حقیقۃ الخلافت

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب در اثبات حقیقت مذہب تشیع و ابطال [illegible]

۹۲۳

حقیقۃ الخلافہ

از تصنیفات لطیفہ و افادات شریفہ قدوۃ المتکلمین جناب مولانا السید محمد آغا عالم الہ آبادی دامت برکاتہ

در مطبع صبح صادق ادارہ اصلاح شہر کھجوہ طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان واوجب علی ذاته
اللطف والاحسان لمقربه الی الطاعة ویبعده عن العصیان
فارسل الانبیاء والرسل لیهدوه الی شرایع الایمان ویمنعوه
عن الالحاد وعبادة الاوثان ونصب الاوصیاء لحفظ الامم عن اتباع
الشیطان وحراستهما عن الغی والطغیان والصلوة والسلام علی
رسوله الذی بعثه علی الانس والجان وفضله علی جمیع الاکوان
وعلی خلفائه الاثنی عشر امناء الرحمن وحلفاء القران الی الورود
علی الحوض فی الجنان وعلی صحابه الذین تمسکوا بعد وفات رسول
الله المنان باذیال عترته وما توا مع الایمان **اما بعد** فیقول
العبد الخاطی الغریق فی بحر المعاصی ابن المغفور المبرور الجناب
السید زین العابدین حشره الله مع من کان سمیه من
الائمة الطاهرین فی یوم الدین **السید اغا** الاله ابادی صانه الله
عن شر الاعادی وانعم علیه بالنعم والایادی ان هذه رسالة
موسومة بحقیقة الخلافة عند اهل السنة والجماعة ورتبتها

علی مقدمۃ وثلاثۃ ابواب وخاتمۃ رجاء ان یہدی اللہ بہا
جمیع المسلمین الی طریق الحق والیقین بجاہ سید المرسلین
وآلہ الہداۃ المہدیین صلوات اللہ علیہم اجمعین
مادارت السموات حول الارضین ۝

مقدمہ

اے مسلمانو سوچو اور غور کرو کہ حیات چند روزہ بہت غنیمت ہی بالآخر ہر شی کو فنا ہی اس پر ال
دنیا کے دام فریب مین نہ پھنسو قیامت کے دن خداے ذوالجلال سے کام پڑیگا ذرہ ذرہ حساب
سمجھانا ہوگا روز بازپرس سے ڈرو جس لیے پیدا کیے گئے ہو اوسکی تعمیل کرو یہ نہ سمجھو کہ خلاق عالم
نے تمکو بیغرض پیدا کیا ہی کسلیے کہ اللہ تعالی شانہٗ حکیم علی الاطلاق ہی اور افعال حکیم کے حکمت سے
خالی نہین ہوتے ہین چنانچہ خود خلاق عالم قران شریف مین بسورۂ مومنون اسی مضمون کیطرف
اشارہ فرماتا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون
ترجمہ آیا پس گمان کیا تم لوگون نے کہ ہمنے تمکو بیفائدہ پیدا کیا ہی اور بتحقیق تم لوگون کی بازگشت
ہماری طرف نہوگی پھر سورۂ ذاریات مین جن وانس کے پیدا کرنیکی غرض کا اظہار فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۝ ترجمہ اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے
جن وانس کو مگر اسلیے کہ میری عبادت کرین پس اس آیہ وافی ہدایہ سے ثابت اور محقق ہوا کہ خلاق عالم کی
غرض خلقت انسان وجن سے صرف اوسیکی عبادت ہی تو بالضرور وہی بندے بروز قیامت رستگار
ہونگے جو غرض خلاق عالم کی پوری پوری بجا لاینگے اور ہرگاہ یہ ثابت ہوا کہ غرض اصلی خلقت انسان
کی عبادت خالق کی ہی تو خدا تعالی پر واجب ہوا کہ ایفاے غرض کیلیے پہلے بندونکو اپنے تئین
پہچنواے اسلیے کہ بے معرفت معبود کے بندے عبادت کسیطرح کر نہین سکتے تھے پھر
بعد معرفت معبود کے یہ بھی لازم ہوا کہ طریقہ اپنی عبادت کا بتاے بنابران ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر
مبعوث کیے اور بعد انتقال پیغمبر کے تا زمان بعثت دوسرے پیغمبر کے اونکے نائب اور
خلیفہ مقرر فرمائے کہ معبود حقیقی کو پہچنوائین اور طریقہ عبادت کا بتائین اور
افضل اور اشرف جمیع پیغمبرون سے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو قرار دیکر انہین حضرت پر نبوت کو ختم کیا انکے بعد
اب کوئی پیغمبر تا قیامت نہوگا پس جو بندے عبادت معبود مطلق

کی حسب ارشاد اوسکے بموجب تعلیم انبیاء کرام اور خلفائے عظام ٹھیک اوسی
طور پر بلا کم و کاست اور بغیر تغیر و تبدیل کسے بجا لائے اور بجا لاتے ہین بیشک و
شبہہ وہ مستوجب مغفرت اور مورد رحمت پروردگار بروز قیامت ہونگے ورنہ
شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید - مگر دین اسلام مین حسب حدیث
طولانی جو مشکوۃ مطبوعہ دہلی مطبع مجتبائی مین بیچ باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ کے بصفحہ ۳۰ منقول ہے بقدر حاجت عبارت اوسکی یہ ہے وتفترق امتی
علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ ۔ ترجمہ
اور امت میری بہتّر فرقون مین تفرق ہوگی ایک فرقہ اونمین سے نجات پائیگا باقی کل
فرقے دوزخ مین جائینگے افتراق اُمت محمدیہ کا تہتر فرقون مین لازم ہوگیا مگر سب فرقے
اسلامیہ قرآن اور حدیث کو متمسک اپنا قرار دیتے ہین اور یہ افتراق اُمت محمدیہ مین بعض
خواہشہائے نفسانی اور طمع دنیاوی سے ہوا ہے اور اسی حصول دنیا کیلئے ہزارون حدیثین جھوٹی
بنوائی گئین اور معانی قرآن مبین کے اپنی خواہش کے موافق گڑھے گئے اور اسقدر
کثرت اور شہرت تفاسیر اور احادیث موضوعہ کی ہوئی ہے کہ بظاہر تمیز حق و باطل کا محال
اور مشکل ہوگیا ہے بسبب اون قواعد اصول و فروع ہر فرقے کے حتے کہ طریقے عبادت کے بھی
مختلف ہوگئے ان سب امور پر تعصب وعناد اہل بیت رسالت سے مانع اور حائل
حصول راہ حق سے ہوا ہے اور اسکے ثبوت کیلئے کتب تواریخ اسلامیہ بکثرت موجود ہین
جسکے دیکھنے سے واضح اور لائح ہو کہ عہد سلطنت بنی امیہ اور بنی العباس مین کیا کیا ظلم
وستم اولاد رسول پر ہوئے اور کتنے سادات قتل کئے گئے یہانتک نوبت قتل سادات
اور شیعونکی پہونچی تھی کہ زندہ دیوارون مین چن دئے گئے تھے اور مقصود اس قتل اور
خونریزی سے مٹانا دین حق کا تھا مگر چونکہ اللہ تعالی حافظ اور نگہبان دین حق کا ہے
باینہمہ ظلم وجور اعدا دین حق کی ترقی ہی ہوئی الغرض اس فرقہ محمدیہ کے اکثر فرقے تو ایسے
نیست اور نابود ہوگئے کہ نام و نشان ایک کا بھی باقی نہین رہے اب فی زماننا ہذا ممالک عرب و عجم
اور ہندوستان مین دوہی فرقونکی شہرت اور کثرت ہے ایک شیعہ اثنا عشری دوسرے

سنت وجماعت لہذا انہین دونو فرقونکی نسبت کلام کیاجاتا ہی اگرچہ فرقہ سنت وجماعت
مین بعتبار تقلید مجتہدین اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبل کے
چار فرقے ساتھہ نسبت کرنے آئمہ مذکورین کے حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی مشہور
ہوئے گو اصولاً یہ فرق اربعہ متحد ہون مگر فروعاً بے انتہا مختلف ہین مگر باوصف اختلافات
کثیرہ کے کہ مجملاً بیان اوسکا انشاء اللہ تعالی محل مناسب مین کیاجاویگا چار فرقے کو ملۃ واحدہ
قرار دیکر سنت وجماعت نامزد کرتے ہین اور ایک دوسرے کی اقتدا سے باخود ہا نماز پڑھنا صحیح و درست
جانتے ہین لہذا اس امر مین کوئی حاجت بحث کی نہین ہی پس ضرور ہی کہ انہین دونو فرقہ یعنی شیعہ
اثنا عشری اور سنت وجماعت سے ایک وہ فرقہ ہی جسکے ناجی ہونیکی خبر مخبر صادق حضرت خاتم النبیین
فخر الاولین والآخرین علت غائی ایجاد عالمین محمد مصطفے احمد مجتبے صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین
الطاہرین نے دی ہی اس صورت مین ہر مسلمان پر فرض عین ہی کہ اوس فرقہ کے تجسس مین کوشش
فراوان اور سعی بے پایان کرے اور بغیر پاس اور لحاظ اس امر کے کہ ہمارے باپ دادا کا مذہب ہے
اسکو کیونکر ترک کرین اور بلا تقلید علما اپنے مذہب کے اس خیال سے کہ بڑے بڑے علما
ہمارے مذہب مین گذرے اور موجود ہین اگر مذہب ہمارا حق نہوتا تو وہ کیونکر اختیار کرتے
دین حق کو قرآن اور حدیث صحیحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جانچ کرکے
اختیار کرے کسلئے کہ باپ اور دادا بسبب نادانی یا تعصب کے ممکن ہی کہ دین باطل اختیار کئے
ہون ایسی ہی تقلید علما بھی اس امر خاص مین معقول اور پسندیدہ نہین ہی کیونکہ اُن فرقون
مین بھی جنکا باطل ہونا مثل حکماء فلسفہ وغیرہ کے یقینی ہے کیسے کیسے علما کامل گذرے ہین
اور اب بھی موجود ہین پس جیسے وہ لوگ باغوای شیطانی اور ہوائے نفسانی کے ضلالت
اور گمراہی مین پڑے تھے اور پڑے ہین ویسی ہی ممکن ہی کہ اوس مذہب کے علما بھی جسکو
انسان اختیار کئے ہے دام تزویر مین شیطان لعین کے پھنسے ہوئے ہون اس صورت مین
ہر شخص پر عقلاً واجب ہے کہ موافق اپنی استعداد کے تحقیق کے بعد دین حق کو اختیار کرے
تا بروز قیامت سچے دین مین اوٹھایا جاوے اور جہنم سے نجات پاوے ہرچند ان
دونون فریق مین اکثر مسائل اصول و فروع اور طریق عبادت مین اختلاف ہی لیکن غور کرنے سے

ثابت ہوتا ہے کہ اصل اختلاف درباب خلافتِ رسول صلعم کے ہے چنانچہ ملل و نحل علامہ شہرستانی مطبوعہ مصر مین کہ معتمد کتاب اہل سنت وجماعت کی ہے واعظم خلاف بَیْنَ الْاُمَّةِ خِلَافُ الْاِمَامَةِ اِذْ مَا سُلَّ سَیْفٌ فِی الْاِسْلَامِ عَلٰی قَاعِدَةٍ دِیْنِیَّةٍ مِثْلَ مَا سُلَّ عَلَی الْاِمَامَةِ فِی کُلِّ زَمَانٍ ۵ ترجمہ بہت بڑا اختلاف امت مین اختلاف امامت کا ہے کہ اسلام مین اور دوسرے قاعدہ دینیہ کے تلوار کبھی جیسی درباره امامت کے ہر زمانہ مین کبھی ۵ ہرچند یہ مسئلہ اہل سنت کے نزدیک داخل اصول نہین ہے مگر بفرضِ تسلیم یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اگر اسکا اختلاف رفع ہوجاوے توکل اختلافاتِ اصول وفروع مرتفع ہوجائینگے کس لئے کہ جس فرقہ کا ان دونو فرقون سے امام برحق ثابت ہوگا تو اخذ مسائل اصول و فروع اوسی امام سے امت پر لازم ہوگا اور وہی طریقہ عبادت جو اوس امام کا ہے طریقہ رسول کا ہوگا تو وہی فرقہ ناجی ہوگا پس فرقہ شیعہ اثناعشری کا درباره خلافت کے یہ عقیدہ ہو کہ خلیفہ رسول کا مقرر کرنا خدا اور رسول پر واجب ہے تابعد رسول امت گمراہی اور ضلالت مین نہ پڑے اور دین خدا ضائع اور برباد نہو جاوے چنانچہ بعد وفات سرور کائنات کے حسب حکم خدا و رسول کے اونکی اولاد پاک سے بارہ خلیفہ ہوئے اور تا قیام قیامت کے یہ خلافت رسول کی قائم رہیگی چنانچہ پہلے خلیفہ حضرت علی علیہ السلام دوسرے خلیفہ حضرت امام حسن علیہ السلام تیسرے خلیفہ حضرت امام حسین علیہ السلام چوتھے خلیفہ حضرت علی زین العابدین علیہ السلام پانچوین خلیفہ حضرت محمد باقر علیہ السلام چھٹے خلیفہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام ساتوین خلیفہ حضرت موسیٰ الکاظم علیہ السلام آٹھو خلیفہ حضرت علی الرضا علیہ السلام نوین خلیفہ حضرت محمد التقی علیہ السلام دسوین خلیفہ حضرت علی النقی علیہ السلام گیارہوین خلیفہ حضرت حسن العسکری علیہ السلام بارہوین خلیفہ حضرت مہدی القائم المنتظر علیہ السلام ہین اور خلیفہ دوازدہم دنیا مین زندہ و موجود ہین ہم لوگون کی نظرون سے بمصلحت الٰہی محجوب و مستور ہین جیسے خضر و الیاس دو پیغمبر خدا نظر خلق سے مخفی و مستور ہین جب دنیا ظلم و جور سے معمور ہوجاویگی تب بحکم خدا ظہور موفور السرور امام مستور کا ہوگا اور عدل و داد سے دنیا کو مملو و مشحون فرمائینگے عجل اللہ ظہورہ اور اہل سنت وجماعت کا درباره خلافت رسول کے

یہ عقیدہ ہے کہ خدا ورسول پر مقرر کرنا خلیفہ رسول کا لازم نہین ہی بلکہ امت پر واجب ہے
کہ جس شخص کو چاہے باقتضاے مصالح دینی اور دنیوی کے خلیفہ اپنا مقرر کرے چنانچہ
اسیطرح سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ
چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ چار خلیفہ کو امت نے مقرر کیا اور ظاہر ہے کہ ان دونون فرقون کا
مستمسک قران وحدیث ہے پس اگر فریقین کی کتابین اور دلائل عقلی ونقلی بلا تعصب وتقلید
اسلاف بچشم انصاف دیکھی جاوین۔ اور تمیز احادیث صحیحہ کا احادیث وضعیہ سے تطبیق
قرآن شریف کے کیا جاے اور تفاسیر جو معادن علوم الٰہی اور وارثان علوم رسالت پناہی
سے منقول ہین ملاحظہ کیجاوین تو توفیق الٰہی شامل حال ہو کر ضرور انکشاف حق کا ہو جاوے
مگر حضرات اہل سنت وجماعت کتابین شیعون کی نہین دیکھتے بلکہ اگر ہم مذہب اونکا کتب
شیعون کی دیکھتا ہے تو علماء اہل سنت وجماعت اوسکو منع کرتے ہین بنا بران یہ رسالہ
صرف تحقیق مسئلہ خلافت رسول صلعم مین از روے تفاسیر واحادیث واقوال منقولہ کتب
معتمدہ اہل سنت وجماعت کی زبان اردو عام فہم مین اس غرض سے تالیف کیا گیا ہی کہ حضرات
اہل سنت وجماعت شیعون کی کتابین نہ دیکھین اپنی ہی کتابون کی عبارات کو جو اس رسالہ مین
لکھی ہین بغیر پاس مذہب وتعصب کے محض بنظر حق جوئی وانصاف پژوہی کے ملاحظہ
فرماوین اوسکے دیکھنے سے جس فرقہ کے خلیفہ رسول کی خلافت ثابت ہو اوسکو
خلیفہ رسول اللہ کا جانکر تصدیق بالقلب واقرار باللسان فرماوین اور اوسی خلیفہ سے
اخذ مسائل اصول وفروع کا کرین اس رسالہ مین کوئی روایت کتب شیعہ سے نہین لکھی گئی
کل استدلال تفاسیر واحادیث اور اقوال علماے معتمد اہل سنت وجماعت سے کیا گیا
ہے اگر کتاب چھاپہ بہم پہونچی ہے تو نام کتاب ومصنف ومطبع وباب وفصل وشمار ورق یا
صفحہ کا لکھا گیا ہے اور اگر کتاب قلمی ملی ہے تو فصل وباب ونام مصنف لکھا ہے
اور اسماے صحابہ وعلماء بتعظیم لکھے ہین تاکہ حضرات اہل سنت وجماعت اس رسالہ کے دیکھنے سے
اعراض نہ فرماوین اور نقل عبارت کتاب مین اہتمام بلیغ کیا گیا ہے انشاء اللہ منقول عنہ سے
تجاوز اور تفاوت نہ نکلے گا خاتمہ رسالہ مین البتہ بارہ حدیثین بہ تعداد آئمہ اثنا عشر علیہم السلام
کی کتب شیعہ سے اس قسم کی لکھین ہین جن مین اسماء متبرکہ ائمہ علیہم السلام

بالتفصیل وارد ہین اور ثبوت خلافت کا اونکی ہوتا ہی یہ اسواسطے لکھے ہین کہ حضرات اہل سنت
وجماعت یہ خیال نہ فرماوین کہ کتب شیعون مین نص صریح بتفصیل اسمار ائمہ اثنا عشر کے
وارد نہین ہی اور غرض ثانی تحریر ان احادیث کی یہ ہی کہ ہرگاہ صحاح اہل سنت مین بھی احادیث
متعددہ شعر بارہ خلیفہ ہونیکے منقول ہین اور علما اہل سنت بعد خلفا اربعہ کے اپنی رای و قیاس سے
بادشاہان بنی امیہ کو جنکے ظالم و فاسق ہونیکے خود مقر ہین خلیفہ قرار دیتے ہین اور اون احادیث
شیعہ کو جنکے راوی اولاد رسول ہین کیون نہین تسلیم کرتے ہین بہر حال حضرات اہل سنت
وجماعت روایات وعبارات مستند لہ رسالہ کو اصل کتب سے مقابلہ فرماکر بصورت تطبیق
اوسکو تسلیم فرماوین یا اگر کچھ جواب اوسکا تحریر فرماوین تو ایسا نکرین کہ اصل عبارت کے جواب دینے سے
چشم پوشی کرکے دوسری روایت یا عبارت سے استدلال کرین جیساکہ بعض رسائل کلامیہ مین دیکھا گیا ہی
کیونکہ یہ طریقہ انصاف کا نہین ہی بلکہ محض تعصب و اعتساف ہے وَاللہُ یُحِقُّ الْحَقَّ وَیَمْحَقُ
الْبَاطِلَ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ وَمِنْہُ یُطْلَبُ تَوْفِیْقُ الصَّوَابِ فِیْ کُلِّ بَابٍ

باب اول اس بیان مین ہی کہ دربارہ خلافت خلفا اربعہ مسلمہ اہل سنت والجماعت کے کوئی
نص قرآن یا نص حدیث وارد ہوا نہین پس واضح ہو کہ کتاب صواعق محرقہ کہ بڑی معتمد کتاب
اہل سنت وجماعت کی ہی اور شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی نے اس کتاب کو اثبات خلافت خلفاے
ثلثہ مین بدلائل سمعیہ ونقلیہ لکھا ہی اور مطبع وہبیہ بہیہ مصر مین چھپی ہی اوسکے مقدمہ ثانیہ مین بصفحہ ۶
لکھا ہی۔ اَلْمُقَدَّمَۃُ الثَّانِیَۃُ اِعْلَمْ اَیْضًا اَنَّ الصَّحَابَۃَ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعُوْا
عَلٰی اَنَّ نَصْبَ الْاِمَامِ بَعْدَ اِنْقِرَاضِ زَمَنِ النُّبُوَّۃِ وَاجِبٌ بَلْ جَعَلُوْہُ اَہَمَّ
الْوَاجِبَاتِ حَیْثُ اشْتَغَلُوْا بِہٖ عَنْ دَفْنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاخْتِلَافُہُمْ فِی التَّعْیِیْنِ لَا یَقْدَحُ فِی الْاِجْمَاعِ الْمَذْکُوْرِ وَلِتِلْکَ الْاَہَمِّیَّۃِ لَمَّا تُوُفِّیَ
رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اَبُوْبَکْرٍ خَطِیْبًا کَمَا سَیَاْتِیْ فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ کَانَ
یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللہَ فَاِنَّ اللہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ
لَا بُدَّ لِہٰذَا الْاَمْرِ مِمَّنْ یَقُوْمُ بِہٖ فَانْظُرُوْا وَہَاتُوْا اٰرَاءَکُمْ فَقَالُوْا صَدَقْتَ نَنْظُرُ
فِیْہِ ثُمَّ ذٰلِکَ الْوُجُوْبُ عِنْدَنَا مَعْشَرَ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ عِنْدَ اَکْثَرِ

الْمُعْتَزِلَةِ بِالسَّمْعِ اَیْ مِنْ جِهَةِ التَّوَاتُرِ وَالْاِجْمَاعِ الْمَذْکُوْرِ ترجمہ
مقدمہ دوسرا پس یہ بھی جان لو کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اجماع کیا ہے اس امر پر
کہ بعد تمام ہوجانے زمانہ نبوت کے مقرر کرنا امام کا واجب ہی بلکہ مقرر کرنا امام کا واجبات مین
اسقدر اہم قرار دیا گیا ہے کہ بسبب اشتغال نصب خلیفہ کے صحابہ دفن رسول اللہ صلعم سے باز رہے
اور اختلاف صحابہ کا بیچ معین کرنے خلیفہ کے نہین توڑتا ہی اجماع مذکور کو اور بسبب اسی اہم
ہونے تقرر خلیفہ کے جب وفات کیا رسول اللہ صلعم نے تو ابوبکر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے
جیسا کہ بیان کیا جائیگا پس کہا اے لوگو جو شخص محمد صلعم کی عبادت کرتا ہو پس بتحقیق محمد
مرگئے اور جو شخص عبادت کرتا ہو خدا کی پس بتحقیق اللہ زندہ ہی اُسکو موت نہین ہی ضرور
ہے واسطے اس امر کے اُس شخص سے کہ قائم ہو ساتھ اسی امر کے پس تم لوگ غور کرو اور
اپنی رائین دو سبھون نے کہا سچ کہا تمنے ہم لوگ غور کرینگے اس امر مین اور یہ وجوب نصب
خلیفہ کا ہماری گروہ اہل سنت وجماعت اور اکثر معتزلہ کے نزدیک بسبب سمع یعنی بسبب
تواتر اور اجماع ذکر کردہ شدہ کے ہے اور پھر صواعق محرقہ کے بیچ باب اول کے فصل ثانی مین
بصفحہ ۱۴ منقول ہی فَعُلِمَ مِمَّا قَرَّرْنَاہُ اِجْمَاعُ الصَّحَابَۃِ وَمَنْ بَعْدَھُمْ عَلٰی حَقِّیَّۃِ خِلَافَۃِ
الصِّدِّیْقِ وَاَنَّہٗ اَھْلٌ لَّھَا وَذَالِکَ کَافٍ لَوْ لَمْ یَرِدْ نَصٌّ عَلَیْھَا بَلِ الْاِجْمَاعُ
اَقْوٰی مِنَ النُّصُوْصِ الَّتِیْ لَمْ تَتَوَاتَرْ لِاَنَّ مُفَادَہٗ قَطْعِیٌّ وَمُفَادُھَا ظَنِّیٌّ
کَمَا سَیَاتِیْ ترجمہ پس جانا گیا اُس چیز سے جسکو ہمنے مقرر کیا ہی کہ اجماع صحابہ کا اور اُن
لوگون کا جو بعد صحابہ کے تھے اوپر حق ہونے خلافت صدیق کے اور اس امر پر کہ صدیق لائق
خلافت کے تھے ہی او ریہ کافی ہو اگرچہ کوئی نص وارد نہو اوپر خلافت کے بلکہ اجماع قوی تر ہی اُن نصوص سے جو متواتر نہون
اسلئے کہ مفاد اجماع کا یقینی ہی اور مفاد نصوص غیر متواتر کا ظنی ہی جیسا کہ قریب بیان ہوگا یعنی اجماع سے
یقین حاصل ہوتا ہی اور احادیث غیر متواترہ سے گمان حاصل ہوتا ہی اور کتاب احیاء العلوم مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
تصنیف امام غزالی مین جو اہل سنت وجماعت کے اکابر علماء اور اہل باطن سے ملقب بحجۃ الاسلام ہین جلد اول کے
رکن رابع مین بصفحہ ۶۹ منقول ہی اَلْاَصْلُ السَّابِعُ اَنَّ الْاِمَامَ الْحَقَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ

وَلَمْ يَكُنْ نَصُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِمَامٍ اَصْلًا اِذْ لَوْ كَانَ
لَكَانَ اَوْلٰى بِالظُّهُوْرِ مِنْ نَصْبِهٖ اٰحَادًا لِّلْوُلَاةِ وَالْاُمَرَاءِ عَلَى الْجُنُوْدِ فِي
الْبِلَادِ وَلَمْ يَخْفَ ذٰلِكَ فَكَيْفَ خَفِيَ هٰذَا وَاِذَا ظَهَرَ فَكَيْفَ انْدَرَسَ
حَتّٰى لَمْ يُنْقَلْ اِلَيْنَا فَلَمْ يَكُنْ اَبُوْ بَكْرٍ اِمَامًا اِلَّا بِالْاِخْتِيَارِ وَالْبَيْعَةِ وَاَمَّا تَقْدِيْرُ
النَّصِّ عَلٰى غَيْرِهٖ فَهُوَ نِسْبَةُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ اِلٰى مُخَالَفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرْقِ الْاِجْمَاعِ وَذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يَسْتَجْرِئْ عَلٰى اخْتِرَاعِهٖ
اِلَّا الرَّوَافِضُ۔ ترجمہ ساتوین اصل بہ تحقیق امام برحق بعد رسول صلعم کے ابوبکر پھر
عمر پھر عثمان پھر علی ہین راضی ہوا اللہ اون سب سے اور نہین ہو کوئی نص رسول صلعم کی اوپر
کسی امام کے ہرگز اسواسطے کہ اگر کوئی نص ہوتی تو اولے ساتھ ظاہر ہونے کی تھے مقرر
کرنے حکام اور امرا سے جو پیغمبر صلعم نے لشکروںپر شہرون مین معین کئے تھے اور نصب
حکام اور امرا کا پوشیدہ نہین ہوا پس نص کرنا امام پر کیسے پوشیدہ ہوگیا یا جسوقت ظاہر ہوا
تو کیونکر نابود ہوگیا یہانتک کہ ہمکو خبر اُسکی نہ پہونچی پس ابوبکر امام نہین ہوئے مگر ساتھ اختیار اور بیعت
کی یعنی پسند کرنے سے اور بیعت کرنے سے خلق کے امام ہوئے اور لاکن فرض کرنا ورود
نص کا اوپر غیر ابوبکر کے پس وہ صحابہ کو نسبت دینا ہو طرف مخالفت رسول صلعم کے اور خلاف
کرنا اجماع کا ہو اور یہ فرض کرنا ورود نص کا اوپر غیر ابوبکر کے اُس چیز سے ہے کہ نہین جرأت
کی ہو اُسکے گڑھنے پر مگر روافض نے۔ اور کتاب روضۃ الاحباب تصنیف سید جمال الدین محدث
کی ایسی معتمد ہو کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین اکثر استناد اُس سے کیا ہے
اور شاہ عبد العزیز دہلوی نے بھی تعریف اور توثیق اُسکی اپنے رسالہ اصول حدیث مطبوعہ کلکتہ مین بصفحہ ۲۸
بدین عبارت کی ہو و آنچہ متعلق بوجود منبع فیوض پیغمبر ما و صحابہ کرام و آل عظام اوست از ابتدای
تولد آنجناب تا غایت آنرا سیرت نامند سیرت ابن اسحق و سیرت ابن ہشام و سیرت ابن عمر
و دیگر کتب بسیار درین باب تصنیف شدہ و بالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث
حسینی اگر بہم رسد کہ خالی از الحاق و تحریف باشد بہتر از ہمہ تصانیف این باب است و مدارج النبوۃ شیخ
عبد الحق محدث و سیرت شامیہ و مواہب لدنیہ مبسوط ترین سیرتہا اند۔ اور محمد تیغ بہادر نے

کتاب مذکور یعنی روضۃ الاحباب کو ۱۲۹۷ھ مین مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ با ہتمام بلیغ کر کے
بتصحیح مولوی محمد صادق علی و مولوی محمد عزیز حسن و مولوی فتح محمد چار نسخہ صحیحہ سے مقابلہ کر کے
چھپوایا ہی اب اسکی صحت مین کچھہ شک و شبہ کو دخل باقی نہین ہی اُسی نسخہ مطبوعہ کی جلد دوم
مین بصفحہ ۲۳ لکھا ہی و این مخالفت از مہاجرین و انصار دلالتے واضحہ دارد بر آنکہ حضرت رسالت
پناہ صلعم بر خلافت ہیچ یک از اصحاب بخصوصہ تنصیص نہ فرمودہ چہ اگر نصے از ان سرور دران
باب واقع شدہ بودی این مقدار مخالفت نہ نمودندے و بان تمسک جستندی واللہ اعلم
اور صحیح مسلم جو مع شرح نووی کے چھپی ہے اُسکی جلد دوم مین بیچ باب الاستخلاف و ترکہ کے
بصفحہ ۱۲۰ دو حدیث منقول ہین جس سے پیغمبر کا کسی کو خلیفہ نہ مقرر کرنا واضح ہے منجملہ
اُنکے ایک حدیث لکھی جاتی ہی کہ جسکے راوی ابن عمر ہین اور خود حضرت عمر کے ارشاد کو روایت
کرتے ہین عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ اَبِی حِیْنَ اُصِیْبَ فَاَثْنَوْا عَلَیْہِ وَقَالُوْا
جَزَاکَ اللہُ خَیْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاھِبٌ قَالُوْا اِسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ
اَمْرَکُمْ حَیًّا وَمَیِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّیْ مِنْہَا الْکَفَافُ لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ
فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَاِنْ اَتْرُکْکُمْ
فَقَدْ تَرَکَکُمْ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ عَبْدُ اللہِ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ حِیْنَ ذَکَرَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ ۵ ابن عمر کہتے ہین کہ جب میرے باپ زخمی ہوے تو مین اونکے
حضور مین حاضر ہوا لوگون نے اُنکی تعریف کی اور کہا خدا تمکو جزای خیر دے میرے باپ نے کہا
لوگ دو قسم کے ہین ایک رغبت کرنیوالے ہین دوسرے ڈرنیوالے ہین لوگون نے کہا آپ خلیفہ مقرر کیجے
میرے باپ نے کہا کیا مین تحمل کرونگا تمہارے امر کا حالت حیات اور ممات مین ہر آئینہ مین دوست
رکھتا تہا کہ خلافت سے میرا حصہ برابر برابر ہو نہ تو میرا اُس سے کچھہ نقصان
ہو اور نہ مجھکو اُس سے کچھہ فائدہ ہو پس اگر مین خلیفہ مقرر کرون (یعنی) تحقیق خلیفہ مقرر کیا
اُس شخص نے جو مجھسے بہتر ہی یعنی ابو بکر نے اور اگر چھوڑ دون (تم) لوگون کو بغیر خلیفہ پس تحقیق
چھوڑا تمکو بغیر نصب خلیفہ کے اُس شخص نے جو مجھسے بہتر ہی وہ رسول اللہ صلعم ہین عبد اللہ بن عمر

ابن عمر کہتے ہین کہ جسوقت میرے باپ نے ذکر رسول اللہ کا کیا تو مینے جانا کہ خلیفہ کسیکو نہ مقرر کرین گے
اور امام نووی بصفحہ مذکورہ شرح مین اس حدیث کے لکھتے ہین وَفِی هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنُصَّ عَلٰی خَلِیْفَةٍ وَهُوَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السُّنَّةِ
وَغَیْرِهِمْ قَالَ الْقَاضِیُ وَخَالَفَ فِیْ ذَالِكَ بَکْرُ بْنُ اُخْتِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
فَزَعَمَ اَنَّهٗ نَصَّ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَقَالَ ابْنُ رَاوَنْدِیْ نَصَّ عَلَی الْعَبَّاسِ وَقَالَتِ
الشِّیْعَةُ وَالرَّافِضَةُ عَلٰی عَلِیٍّ وَهٰذِهٖ دَعَاوِیْ بَاطِلَةٌ وَجَسَارَةٌ عَلَی الْاِفْتِرَاءِ
وَوَقَاحَةٌ فِیْ مُکَابَرَةِ الْحِسِّ وَذَالِكَ لِاَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعُوْا
عَلَی اخْتِیَارِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعَلٰی تَنْفِیْذِ عَهْدِهٖ اِلٰی عُمَرَ وَعَلٰی تَنْفِیْذِ عَهْدِ عُمَرَ
بِالشُّوْرٰی وَلَمْ یُخَالِفْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذَا اَحَدٌ وَلَمْ یَدَّعِ عَلِیٌّ وَلَا الْعَبَّاسُ
وَلَا اَبُوْبَکْرٍ وَصِیَّةً فِیْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ وَقَدِ اتَّفَقَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ عَلٰی جَمِیْعِ
هٰذَا مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ مَانِعَةٍ مِّنْ ذِکْرِ وَصِیَّةٍ لَوْ کَانَتْ فَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ
کَانَ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ وَصِیَّةٌ فَقَدْ نَسَبَ الْاُمَّةَ اِلَی اجْتِمَاعِهَا عَلَی الْخَطَاءِ
وَاسْتِمْرَارِهَا عَلَیْهِ وَکَیْفَ یَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اَنْ یَنْسُبَ الصَّحَابَةَ
اِلَی الْمُوَاطَاةِ عَلَی الْبَاطِلِ فِیْ کُلِّ هٰذِهِ الْاَحْوَالِ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ لَنُقِلَ فَاِنَّهٗ
مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ **ترجمہ** اور بیچ اس حدیث کے دلیل اس بات کی ہو کہ بتحقیق پیغمبر صلعم نے
کسی خلیفہ پر نص نہین فرمائی اور اسی پر اجماع اہل سنت وغیرہ کا ہو کہا قاضی نے اور مخالفت کی ہو
اس اجماع مین بکر بھانجہ نے عبد الواحد کے پس گمان کیا ہو اسنے کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے نص ارشاد
کی ہو اوپر ابوبکر کے اور ابن راوندی نے کہا ہو کہ نص کی ہو رسول اللہ صلعم نے اوپر عباس کے اور شیعہ اور
رافضہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اوپر علی کے نص کی ہو حالانکہ یہ کل دعوی جھوٹ ہین اور دلیری کرنی ہو
اوپر افترا کے اور بے شرمی ہو اوپر جھگڑا کرنیکے امور محسوسہ مین اور یا سلئے کہ صحابہ نے راضی ہو اللہ
اون سے اجماع کیا ہو اوپر پسند کرنے ابوبکر کے اور اوپر جاری کرنے عہد خلافت ابوبکر کے طرف عمر کے
اور اوپر جاری کرنے عہد خلافت عمر کے ساتھ شوری کے اور نہین مخالفت کی کسی چیز مین ان امور
کے کسی شخص نے اور نہین دعوی کیا علی نے اور نہ عباس نے اور نہ ابوبکر نے وصیت کرنے

پیغمبر صلعم کا بیچ کسی وقت کے وقتون سے اور بتحقیق اتفاق کیا علی و عباس نے اوپر کل ان امور
کے بغیر ایسی ضرورت کے کہ باز رکھنے والی ہو بیان کرنے وصیت پیغمبر صلعم سے اگر وصیت ہوتی پس
جو شخص گمان کرے کہ ان تینون شخصون سے کسی کیلئے وصیت پیغمبر صلعم نے کی تھی پس تحقیق
اُسنے نسبت دی امت کو اجماع کرنیکی خطا پر اور ہمیشہ قائم رہنے اوپر خطا کے اور کیونکر حلال ہوگا
کسی شخص کو اہل قبلہ سے یہ کہ نسبت کرے صحابہ کو اوپر موافقت کرنے جھوٹ کے بیچ کل ان حالات
کے اور اگر کچھہ ہوتا تو ہر آئینہ بیان کیا جاتا اسواسطے کہ یہ امور مہمہ سے ہی **تنبیہ** ان کل بیان
سے عموماً اور خصوصاً حدیث منقول صحیح مسلم سے جسکے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر ہین
اور اپنے باپ کے بیان کو نقل کرتے ہین کہ پیغمبر نے کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا تھا بخوبی ثابت
اور متحقق ہی کہ کوئی نص قرآن یا نص حدیث کسی شخص کی خلافت کی نسبت وارد نہین ہے
اور امام نووی شارح مسلم اور امام غزالی تو بدلائل ورود نص خلافت کو باطل اور افترا قرار
دیتے ہین اور کہتے ہین کہ تسلیم ورود نص خلافت سے کل صحابہ کو نسبت دینی پڑتی ہی ساتھہ
مخالفت رسول کے اور ابن حجر مکی نے بھی نہ وارد ہونے نص کا اقرار کیا ہی باوجود اسکے اسی
صواعق محرقہ کے باب اول کی فصل ثالث مین بصفحہ ۱۳ لکھتے ہین - اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی
النُّصُوصِ السَّمْعِیَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰی خِلَافَتِهٖ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ اَمَّا النُّصُوصُ
الْقُرْاٰنِیَّةُ فَمِنْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ اَبُوْبَکْرٍ لَمَّا ارْتَدَّتِ
الْعَرَبُ جَاهَدَهُمْ اَبُوْبَکْرٍ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی رَدَّهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ **ترجمہ**
فصل تیسری بیچ نصوص سمعیہ کے قرآن اور حدیث سے جو دلالت کرتی ہین اوپر خلافت ابوبکر کے
لکن نصوص قرآنی پس بعض اُس سے یہ قول خدا تعالیٰ کا ہی ای لوگو جو ایمان لائے ہو جو شخص تم مین سے
مرتد ہو جاوے اپنے دین سے پس قریب ہے کہ لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ دوست رکھتا ہی اللہ اُنکو اور دوست
رکھتی ہی وہ قوم خدا کو تواضع کرنیوالی ہین اوپر مومنین کی سختی کرنیوالی ہین اوپر کافرون کے جہاد کرینگی

بیچ راہ خدا کی اور نہ ڈرینگی ملامت سے کسی ملامت کرنیوالے کی یہ صفتین ہونا فضل خدا کا ہو دیتا ہو جسے
چاہے اور اللہ کشایش والا ہو فضل مین جاننے والا ہو حالات کا اخراج کیا ہو بیہقی نے حسن بصری سے
بتحقیق حسن بصری نے کہا وہ شخص خدا کی قسم ابو بکر ہو ہرگاہ مرتد ہو گئی عرب جہاد کیا ابو بکر اور
اصحاب ابو بکر نے یہانتک کہ پھیرا اُنکو طرف اسلام کے تنبیہ جلد اول احیاء العلوم مین بیچ باب
رابع کے بصفحہ ۱۶۳ منقول ہو وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ
بِرَائِہٖ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ اور بہ تحقیق فرمایا نبی صلعم نے جو شخص معنی
قرآن کے اپنی راے سے بیان کریگا پس چاہیے کہ جگہ اپنی جہنم قرار دے اور حسن بصری صحابی بھی نہین ہین
کہ احتمال اس بات کا پیدا ہو کہ رسول اللہ صلعم سے معنی آیت کہ اونہون نے سنا ہوگا بہرحال تفسیر اس
آیہ کی حضرت حسن بصری نے اپنی راے سے کی اور حوالہ حدیث کا نسبت اس تفسیر کے نہین دیا ہو حالانکہ کسی
لفظ سے اس آیہ کی خلافت رسول کا اشارہ بھی نہین پایا جاتا ہو اور نہ اس آیہ مین خطاب کسی شخص
خاص کی طرف ہو کل مومنین سے اللہ تعالی نے بضمیر مخاطب خطاب فرمایا ہو کہ اے ایمان والو تم مین سے
جو مرتد ہوجاوے اپنے دین سے سبحان اللہ ابن حجر کے نزدیک یہ آیت نص صریح خلافت پر ہو حالانکہ اس
آیت مین اشارہ بھی خلافت کا نہین نص کا کیا ذکر ہو فقط مدح ایک قوم مجاہدین کی ہو اور طرفہ یہ ہو
کہ تفسیر بالراے حسن بصری کی بھی خالی ذکر خلافت سے ہو اور جو اس آیت سے خلافت سمجھتے ہین
تو چاہیے کہ کل قوم مجاہدین سب خلیفہ ہون مقام عجب ہے فقط ذکر جہاد اس آیہ شریفہ مین بضمیمہ قول
حسن بصری دلیل خلافت ٹھہری اور نص غدیر و منزلت کی تاویل کیجاے اور دلالت
صریحہ سے چشم پوشی کیجاے یہ آیہ تو ارتداد صحابہ کا ثابت کرتا ہو اور باطل کرتا ہو عقیدہ اہل سنت کو
کہ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ یعنی صحابہ کل عادل ہین یہ عقیدہ تو شیعون کا ہو کہ کچھ
صحابہ بعد رسول اللہ صلعم کے مرتد ہو گئے اور بنص قرآن کے یہ عقیدہ شیعہ کا ثابت ہو گیا
حضرت ابو بکر کی خلافت کا تو قطعاً اس آیہ مین ذکر بھی نہین ہو مصرعہ عدو شود سبب خیر
گر خدا خواہد ـ طرفہ تر یہ ہو کہ تفسیر مدارک مین کہ معتبر تفسیر اہل سنت وجماعت تصنیف عبد اللہ
ابن احمد ابن محمود حافظ الدین ابو البرکات نسفی کی ہو اور مطبع افضل المطابع مین چھپی ہے
بصفحہ ۲۲۶ ذیل تفسیر آیہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ کے

لکھا ہی من یرتدّ منکم عن دینہ الی الاسلام الی ما کان علیہ من الکفر یرتدّ
مدنی و شامی ترجمہ جو شخص تم لوگون مین دین اسلام سے پھر جاوے طرف اُس چیز کے
کہ اوپر اوسکے تھا یعنی کفر کے مرتد ہو مدینہ کا رہنے والا۔ یا شام کا رہنے والا۔
فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ یرضی اعمالہم و یثنی علیہم بہا و یطیعونہ و یؤثرون رضاہ
وفیہ دلیل نبوّتہ علیہ السلام حیث اخبرہم بما لم یکن فکان واثبات
خلافۃ الصدیق لانہ جاھد المرتدین وفی صحۃ خلافتہ خلافۃ
عمر وسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہم فضرب علی عاتق سلمان
وقال ھذا وذووہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجال من ابناء
فارس ترجمہ پس قریب ہی کہ لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ دوست رکھتا ہی اللہ اُسکو اور دوست
رکھتی ہی وہ قوم خدا کو اس آیہ کے یہ معنی لکھے ہین کہ پسندیدہ ہوئے ہین اعمال اُس قوم کے
اور تعریف کی گئی ہی انکی بسبب اون اعمال کے اطاعت کرتی ہی وہی قوم خدا کی اور غلبہ دیتی
ہین خوشنودی خدا کو اور بیچ اس آیت کے دلیل نبوّت آنحضرت علیہ السّلام کی ہی اس حیثیت سے
کہ خبر دی آنحضرت نے قوم کو اُس چیز کی کہ نہ تھی اور مطابق اُس خبر کے واقع ہوا اور اثبات
خلافت صدیق کا ہی اسلئے کہ بہ تحقیق جہاد کیا صدیق نے مرتدون سے اور صحیح ہونی خلافت
صدیق سے خلافت عمر کی صحیح ہوتی ہی اور پوچھا گیا نبی صلعم سے کہ وہ قوم کون ہی آنحضرت نے
شانہ سلمان پر مار کر فرمایا کہ وہ یہ ہی اور اسکی قوم ہی اگر ایمان ثریا مین لٹکا ہوا ہو تو پہونچین
اُسکو اولاد فارس کے فقط ابن حجر مکی نے تو تفسیر مین اس آیہ شریفہ کے جو حدیث
وارد تھی مخالف مدعا جانکر اوسکو بیان نہین کیا تھا صرف بیان پر تفسیر بالرائے حضرت حسن
بصری کے اکتفا کر کے چاہا تھا کہ اپنے مریدون کا دل اس بیان سے خوش کر دین کہ خلافت حضرت
ابوبکر کی قرآن سے ثابت ہو مگر حق چھپا نہین رہ سکتا صاحب تفسیر مدارک نے قلعی کھولدی
اور جو تفسیر اس آیہ کی پیغمبر صلعم نے ارشاد فرمائی تھی کہ مراد قوم سے اس آیہ شریفہ مین سلمان
اور اونکی قوم ہین بیان کر دیا ہر چند پہلے بفرط محبت حضرت شیخین کے یہی لکھا ہی کہ اس آیہ
سے اثبات خلافت حضرت شیخین کا ہوتا ہی مگر یہ تفسیر بالرائے ہے کسی حدیث کے حوالہ سے

یہ تفسیر نہیں ہی اور ہر گاہ بعد اُسکے حدیث نبوی جو تفسیر اس آیہ مین وارد ہی لکھدی تو تفسیر
بالرای خود باطل ہو گئی اور تفسیر بالرای کرنیوالا تحت وعید حدیث مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ
بِرَائِہٖ کے داخل ہوا پھر بصفحہ ۱۵ صواعق محرقہ کے باب و فصل مذکور مین منقول ہے
وَمِنْ تِلْكَ الْاٰيَاتِ اَيْضًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مُنْطَبِقَةٌ عَلٰى خِلَافَةِ
الصِّدِّيْقِ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ
الْمَهْرِيْ قَالَ اِنَّ وِلَايَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الخ **ترجمہ** اور بعض اُن آیات سے جو خلافت ابوبکر پر دلالت کرتی ہین یہ بھی
قول اللہ تعالیٰ کا ہی وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین تم مین سے او عمل
نیک کئے ہین ہر آئینہ خلیفہ کریگا اونکو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا تھا اون لوگونکو جو قبل اونکے تھے
اور ہر آئینہ غالب کریگا واسطے اونکے دین اونکا کہ پسند کیا ہی واسطے اونکے اور البتہ بدل دیگا اونکے
بعد خوف کے امن کو عبادت کرینگے مومنین میری نہ شریک کرینگے ساتھ میرے کسی چیز کو۔ کہا ابن کثیر
نے کہ یہ آیہ منطبق ہی اوپر خلافت صدیق کے اور اخراج کیا ہی ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین عبدالرحمن
ابن عبدالحمید مہری سے کہا اُسنے بتحقیق خلافت ابوبکر و عمر کی بیچ قرآن کے ہی بیچ قول خدا وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ **تنبیہ** اس آیہ کو اکثر متکلمین اہل سنت و جماعت نے اثبات خلافت
حضرات خلفائے ثلثہ مین ذکر کیا ہی مگر بوجوہ ذیل ہرگز اس آیہ سے خلافت خلفائے ثلثہ کی ثابت نہین
ہوتی ہی اولاً تفسیر جو صاحب صواعق محرقہ نے اس آیہ کی لکھی ہی تفسیر بالرای ہی کوئی حدیث
نبوی صلعم کی اسکی تفسیر مین بیان نہین کی اور تفسیر بالرای کرنیوالا حسب حدیث نبوی منقول
احیاء العلوم کی مستحق نار ہی اور محض کہنا ابن کثیر وغیرہ کا کہ یہ آیہ خلافت صدیق پر منطبق ہے
دعویٰ بے دلیل ہی اور اس قسم کی تطبیق استخلاف و تمکین کی سب خلفائے بنی امیہ و بنی عباس پر
بھی ہو سکتی ہی ثانیاً اگر یہ آیہ دربارہ خلافت حضرات خلفائے ثلثہ کے نازل ہوا ہی تو لازم آتا ہے

کہ رسول اللہ صلعم نے معاذ اللہ تبلیغ احکام الہی مین کوتاہی کی کہ اپنی امت کو اس حکم سے آگاہ نہ فرمایا پناہ بخدا خود باعث گمراہی امت کے ہوئے ثالثاً اس آیہ مین موعودہ جماعت ہے جو موصوف بہ عمل صالح ہے اور وعدہ استخلاف یعنی خلیفہ مقرر کرنا اور تمکین دین مرضی فی الارض اور امن بعد الخوف ہے اب دیکھنا چاہیے کہ صفات موعودہ یعنے ایمان او عمل صالح حضرات ثلثہ مین پایا جاتا ہی یا نہین اور ایفاء ان وعدونکا انکے عہد خلافت مین ہوا یا نہین پس ایمان اور عمل صالح کا باوصف غضب حق فاطمہ دختر رسول صلعم اور قصد جلانے خانہ سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کی اوایذا دہی کبار صحابہ کی جسکا بیان تفصیلی انشاء اللہ آیندہ مباحث مین کیا جاویگا حضرات خلفائے ثلثہ مین پایا نہین جاتا ہو ایسا ہی حال ایفائے وعدہ کا ہو کسلئے کہ غلبہ دین پسندیدہ کا زمین پر اسطرح سے کہ مومنین عبادت خدا کی کرین اس طرحپر کہ کوئی مشرک باقی نرہے کسی خلیفہ کے عہد مین حاصل نہین ہوا ہی اسیطرح وعدہ ثانی یعنی امن بعد الخوف بھی حضرات خلفائے ثلثہ کو نصیب نہین ہوا اسلئے کہ جسکو خدا امن دیوے پھر اوسکو کون ضرر پہونچا سکتا ہے اگر حضرات خلفائے ثلثہ کو امن خوف سے حاصل ہو گیا تھا کیون حضرت عمر کو باوجود حصول امن من اللہ اور موجودی جم غفیر صحابہ کے ابولولو نے قتل کیا اور حضرت عثمان کو مسلمانان مصر نے جنکے سرگروہ محمد بن ابوبکر خلیفہ زادے تھے باوصف موجودی حضرات طلحہؓ و زبیر و سعدؓ بن وقاص و عبد الرحمنؓ بن عوف و علیؑ ابن ابیطالب جو داخل عشرہ مبشرہ ہین و دیگر کبار صحابہ کے بلوے کرکے اور گھر مین گھسکے بہت بری طرحسے قتل کیا اور کسی نے اعانت انکی نہ کی انشاء اللہ بیان تفصیلی اسکا آویگا اگر امن من اللہ حاصل ہو گیا تھا تو اس طرحسے قتل اونکا نہ واقع ہوتا اور زمانہ خلافت حضرات خلفائے ثلثہ کا تخمیناً چوبیس ۲۴ برس کچھ زیادہ ہوا ہی پس ہرگاہ صفات موعود اور ایفائے وعدہ دونو حضرات ثلثہ مین پائے نہین جاتے تو اس آیہ شریفہ سے خلافت اونکی مراد لینا انصاف کے خلاف ہی بلکہ یہ وعدہ اللہ کا ہنوز پورا نہین ہوا بصیغہ مستقبل خدا نے وعدہ کیا ہی انشاء اللہ تعالی ایفاء اسکا ہنگام ظہور موفور السرور امام دوازدہم علیہ السلام کے ہوگا کہ ہزار ہا سال مومنین بیخوف با امن تمام بادشاہی کرینگے قاف سے

تا قیامت ایک دین ہوگا کوئی مشرک روے زمین پر باقی نہ رہیگا مومنین عبادت خداے یگانہ
بیخطر بجالاوینگے عجل اللہ ظہورہ وسہل مخرجہ اور عہد کرامت مہد حضرت امام ثانی عشر مین
صفات موعودہ اور ایفاے وعدہ یعنے غلبہ دین فی الارض اور امن بعد الخوف بخوبی پایا جاویگا
کہ حضرات اہل سنت وجماعت بھی اسکا انکار نہین کر سکتے ہین یہ ساری خرابیان اسیوجہ سے پیش
آتی ہین کہ حضرات اہل سنت وجماعت کی رجوع تفسیر وحدیث مین طرف اہل بیت رسول کے نہین ہے
حالانکہ اہل بیت رسول معدن علوم الہی واعلم بالقران والسنۃ تھے اور پیغمبر صلعم نے بھی بعد اپنے
تمسک باہلبیت کو وسیلہ نہ گمراہ ہونیکا قرار دیا تھا باوصف اسکے اہل سنت وجماعت اہل بیت رسول
کیطرف رجوع نہین کرتے بلکہ معانی قران کے اپنی راے وقیاس سے بیان کرتے ہین اللہ تعالی
ایسے تعصبات سے بچاوے الغرض شیخ ابن حجر مکی نے اسیطرح سے جیسی یہ دو آیتین بیان
کی گئین اور بھی بعض آیتون سے استدلال خلافت خلفاے ثلثہ کا کیا ہے بخوف طول بیان اسکا
نہین کیا گیا ایسی ہی تفسیر بالراے جیسے ان دو آیتون مین کی ہے اونمین بھی کی ہے منصف
حق پسند ان دو آیتون کی تفسیر سے جو بیان کی گئی ہین بخوبی تمیز حق و باطل کا کرسکتا ہے
اب نصوص حدیث کا بیان کیا جاتا ہے پس صواعق محرقہ کے باب و فصل مذکور مین بصفحہ ۱۹
منقول ہے وَاَمَّا النُّصُوْصُ الْوَارِدَۃُ عَنْہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُصَرِّحَۃُ
بِخِلَافَتِہٖ وَالْمُشِیْرَۃُ اِلَیْہَا فَکَثِیْرَۃٌ جِدًّا اَلْاَوَّلُ اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ
جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتْ اِمْرَءَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہَا
اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْہِ فَقَالَتْ اَرَءَیْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْکَ کَاَنَّہَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ
قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِ اَبَابَکْرٍ وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ
اِمْرَءَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْئَلُہٗ شَیْئًا فَقَالَ لَہَا تَعُوْدِیْنَ
فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنْ عُدْتُ فَلَمْ اَجِدْکَ تُعَرِّضُ بِالْمَوْتِ فَقَالَ اِنْ
جِئْتِ فَلَمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِ اَبَابَکْرٍ فَاِنَّہُ الْخَلِیْفَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ۵ **ترجمہ**
ولیکن حدیثین کہ جو پیغمبر صلعم سے وارد ہین ایسی کہ تصریح کرنیوالی ہین خلافت ابوبکر کی اور
اشارہ کرنیوالی ہین طرف اوسی خلافت کے پس بہت ہین یقینا پہلی حدیث اخراج کیا ہے

شیخین یعنی شیخ بخاری اور مسلم نے جبیر ابن مطعم سے لا ؤنسے کہا کہ ایک عورت پیغمبر صلعم کے
پاس آئی آنحضرت نے فرمایا کہ پھر آنا تو میرے پاس اوس عورت نے کہا کہ مین خیال کرتی
ہون کہ اگر مین آؤن اور آپ کو نپاؤن گویا وہ کہتی تھی کہ آپ مرگئے ہون پیغمبر نے کہا کہ اگر
تو مجھکو نہ پاوے تو ابوبکر کے پاس آنا اور اخراج کیا ہی ابن عساکر نے ابن عباس سے
کہا انہون نے کہ ایک عورت پیغمبر کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے آئی تھی آنحضرت نے فرمایا
کہ پھر آنا تو اوسنے کہا یا رسول اللہ اگر مین پھر آؤن اور آپ کو نہ پاؤن تعریض کیا ساتھ
موت کے آنحضرت نے فرمایا اگر تو مجھکو نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا تحقیق ابوبکر خلیفہ ہی
بعد میرے **تنبیہ** طریقۂ اول حدیث مین فقط آنا حکم ہے کہ ابوبکر کے پاس آنا اور اس فقرہ
کو کچھ خلافت سے ربط نہین ہان ممکن ہی کہ آنحضرت صلعم کو باعجاز نبوت معلوم ہوا ہو کہ انصرام کار
اوس عورت کا بعد آنحضرت کے حضرت ابوبکر سے ہوگا لہذا اوس سے ارشاد فرمایا کہ اگر مین زندہ
نہ رہون تو ابوبکر کے پاس آنا اس بیان سے ہرگز ثبوت خلافت کا نہین ہوتا ہی البتہ طریقہ ابن عساکر
سے جو حدیث بروایت ابن عباس منقول ہی کہ بعد میرے ابوبکر کے پاس آنا کہ وہ خلیفہ ہے بعد
میرے یہ نص صریح ہی اوپر خلافت حضرت ابوبکر کے مگر مشکل یہ ہے کہ ابن عباس بنی ہاشم سے
ہین اور کل بنی ہاشم نے بیعت حضرت ابوبکر سے مدت تک نہین کی پس حضرات اہل سنت
وجماعت کو اختیار ہے کہ یا ابن عباس کی نسبت باوجود نص صریح رسول اللہ صلعم کی بیعت
نہ کرنا حضرت ابوبکر سے کہ مخالفت صریح حکم رسول اللہ صلعم سے ہے تسلیم کرین اور یا موضوعیت
اس حدیث کی اقرار فرماوین دونو شق مین مدعا شیعون کا حاصل ہے **اَلثَّانِی اَخْرَجَ**
اَبُوالْقَاسِمِ الْبَغَوِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ خَلْفِی اثْنَا عَشَرَ
خَلِیْفَةً اَبُوْبَکْرٍ لَا یَلْبَثُ اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** دوسری حدیث اخراج
کیا ہے بغوی نے بسند حسن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہون نے سنا مین نے
رسول اللہ صلعم کو کہتے تھے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونگے ابوبکر نہ توقف کریگا مگر قلیل
تنبیہ صحیح مسلم مین کہ اصح الکتب بعد القرآن نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہے یہ حدیث

اِثنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً بطرق والفاظ مختلفہ سات طرح سے منقول ہے اوسمین یہ جملہ اَبُوبَکرٍ لَایَلبثُ اِلَّا قَلِیلًا مذکور نہین ہے علاوہ اسکے راوی اس حدیث کے عبداللہ بن عمر ہین اور یہ حدیث نص صریح خلافت حضرت ابوبکر مین شیخ ابن حجر مکی نے لکھی ہے اور قبل اسکے صحیح مسلم سے ایک حدیث نقل کیگئی ہے اسکے راوی بھی یہی عبداللہ بن عمر ہین اور اپنے باپ کے بیان کی روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صلعم نے کسیکو خلیفہ نہین کیا اب حضرات اہل سنت وجماعت کو اختیار ہے جس بیان حضرت عبداللہ ابن عمر کو چاہین جھوٹا اور جسکو چاہین سچا تسلیم کرین ہان اگر جملہ اَبُوبَکرٍ لَایَلبثُ اِلَّا قَلِیلًا کے معنی قرار دیوین کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونگے ابوبکر نہ توقف کریگا مگر قلیل یعنی ابوبکر جلد مرجاوینگے لہذا خلیفہ نہین ہونگے تو رفع تناقض دونو قول حضرت عبداللہ بن عمر کا ہوجاتا ہے اَلثَّالِثُ اَخرَجَ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ اِبنُ مَاجَۃَ وَالحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَن حُذَیفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِقتَدُوا بِالَّذِینَ مِن بَعدِی اَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ وَاَخرَجَہُ الطَّبرَانِیُّ مِن حَدِیثِ اَبِی الدَّردَاءِ وَالحَاکِمُ مِن حَدِیثِ بنِ مَسعُودٍ وَرَوَی اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَابنُ حَبَّانَ فِی صَحِیحِہٖ عَن حُذَیفَۃَ اِنِّی لَا اَدرِی مَا قَدرُ بَقَائِی فِیکُم فَاقتَدُوا بِالَّذِینَ مِن بَعدِی اَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ وَتَمَسَّکُوا بِھَدیِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَکُم ابنُ مَسعُودٍ فَصَدِّقُوہُ وَالتِّرمِذِیُّ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ وَالرُّویَانِیُّ عَن حُذَیفَۃَ وَابنُ عَدِیٍّ عَن اَنَسٍ اِقتَدُوا بِالَّذِینَ مِن بَعدِی مِن اَصحَابِی اَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ وَاھتَدُوا بِھَدیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوا بِعَھدِ ابنِ مَسعُودٍ ۵ صواعق محرقہ مین یہ حدیث باب وفصل مذکور مین بصفحہ ۱۰ منقول ہے **ترجمہ** تیسری حدیث اخراج کیا احمد اور ترمذی نے اور حسن جانا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے اور تصحیح کی ہے اوسکی حذیفہ سے کہا حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ پیروی کرو تملوگ بعد میرے دو شخص یعنی ابوبکر وعمر کی اور اخراج کیا ہے طبرانی نے حدیث ابوالدردا سے اور حاکم نے حدیث ابن مسعود سے اور روایت کی ہے احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے

حذیفہ سے اسطرحسے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مین نہین جانتا کہ کسقدر میرا زندہ رہنا تم لوگون
مین ہے پس پیروی کرو تم لوگ بعد میرے دو شخصون کی یعنی ابوبکر و عمر کی اور چنگل مارو
ساتھ رہنمائی عمار کے اور جو بات ابن مسعود کہے پس سچا جانو اور ترمذی نے ابن مسعود سے
اور روبانی نے حذیفہ سے اور ابن عدی نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلعم نے پیروی کرو دو شخص کی بعد میرے میرے اصحاب سے یعنی ابوبکر و عمر کی اور ہدایت
حاصل کرو ساتھ رہنمائی عمار کے اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن مسعود کے **تنبیہ** اس
حدیث کو شیخ ابن حجر مکی نے تین طریقہ اسناد سے بادنی اختلاف الفاظ کے لکھا ہے مگر
ہر طریقۂ اسناد مین حضرت حذیفہ داخل ہین اور حضرت حذیفہ انصار - سے ہین اور
اسی صواعق محرقہ کے صفحہ، مین خود شیخ ابن حجر نے خطبہ حضرت عمر کا نقل کیا ہے اوسمین یہ
عبارت درج ہے۔ وَتَخَلَّفَتِ الْاَنْصَارُ عَنَّا بِاَجْمَعِہَا فِی سَقِیْفَةِ بَنِی سَاعِدَةَ
یعنی اور مخالفت کی ہمسے کل انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ مین پس اہل سنت و جماعت کو
اب کوئی چارہ نہین ہے سوا اسکے کہ اگر حدیث حذیفہ کو کہ انصار - سے تھے صحیح قرار
دیوین تو اس قول حضرت عمر کو جھوٹا ٹھہراوین اور اگر قول حضرت عمر کا سچا مان لین تو حدیث
حذیفہ کے جھوٹے ہونیکا اقرار کرین ہمارا مدعا دونو صورتون مین حاصل ہے اور لطف تو یہ ہے
کہ دو طریقہ حدیث مین یہ جملہ وارد ہے کہ ہدایت حاصل کرو تم لوگ ساتھ رہنمائی عمار کے اس سے
واضح ہے کہ متابعت عمار کی موجب ہدایت ہے باوجود اسکے انہین عمار کی قدر دانی حضرت خلیفہ
ثالث نے اپنے عہد حکمرانی مین یہ کی کہ انکو لاتون سے مارا اور ابن مسعود کو جنکی نسبت اسی
حدیث مین وارد ہے کہ جو ابن مسعود کہین اوسکو سچ مانو کوڑون سے پٹوایا تفصیلی بیان اسکا
انشاءاللہ آیندہ آویگا الغرض اسیطرحسے شیخ ابن حجر مکی نے چودہ حدیثین اثبات
خلافت خلفاے ثلثہ مین لکھی ہین کل احادیث کے بیان مین طول ہوتا لہذا تین حدیث کے
بیان پر کفایت کیگئی تمیز حق و باطل کیلئے اتنا ہی کافی ہے طرفہ تر یہ ہے کہ انہین حضرت
حذیفہ سے ایک حدیث اور اسی صواعق محرقہ کی فصل رابع مین باب اول کے بصفحہ ۲۱ و
۲۲ منقول ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر صلعم نے کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا الفصل الرابع

فی بیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل نص علی خلافۃ ابی بکر اعلم انہم اختلفوا فی ذلک ومن تامل الاحادیث التی قدمناہا علم من اکثرہا انہ نص علیہا نصا ظاہرا وعلی ذلک جماعۃ من المحدثین وہو الحق وقال جمہور اہل السنۃ والمعتزلۃ والخوارج لم ینص علی احد ویؤیدہم ما اخرجہ البزار فی مسندہ عن حذیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ الا تستخلف علینا قال انی ان استخلف علیکم فتعصون خلیفتی ینزل علیکم العذاب ۵ ترجمہ فصل چوتھی اس بیان مین ہو کہ پیغمبر صلعم نے آیا کوئی نص اوپر خلافت ابوبکر کے ارشاد فرمائی ہو جان تو کہ بتحقیق اہل سنت وجماعت نے اس باب مین اختلاف کیا ہو اور جو شخص تامل کریگا اون حدیثون کو جسکو ہمنے پہلے بیان کیا ہے اکثر حدیثون سے جانیگا کہ بتحقیق پیغمبر صلعم نے نص صریح ظاہر اوپر خلافت ابوبکر کے ارشاد فرمائی ہو اور یہی قول ایک گروہ محدثین کا ہے اور یہی حق ہو اور جمہور اہل سنت اور معتزلہ اور خوارج کا یہ قول ہو کہ پیغمبر نے کسی شخص پر نص نہین فرمائی ہو اور تائید کرتی ہو قول جمہور کی وہ حدیث جسکو اخراج کیا ہو بزاز نے اپنی مسند مین حذیفہ سے کہا حذیفہ نے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ خلیفہ مقرر نکرینگے ہم لوگون پر آنحضرت نے فرمایا کہ اگر مین خلیفہ تم لوگون پر مقرر کرون پس تملوگ نافرمانی کروگے میرے خلیفہ کی پھر تملوگون پر عذاب نازل ہوگا **تنبیہ** ارباب عقل ودین پر مخفی نرہے کہ انہین شیخ ابن حجر مکی نے اسی صواعق محرقہ مین حدیث سوم جو درباب اثبات خلافت حضرت شیخین کے لکھی ہو اور ابھی مین نے بلفظہ اوسکو نقل کیا ہے تین طریقہ سے اسناد اوسکی مروی ہو مگر ہر طریقہ سند مین حضرت حذیفہ راوی ہین اور اب یہ حدیث اونہین حضرت حذیفہ سے روایت کیجاتی ہو جسمین بالتصریح وارد ہے کہ پیغمبر صلعم نے کسیکو خلیفہ مقرر نہین کیا پس کونسا بیان حضرت حذیفہ کا سچ جاننا چاہیے حالانکہ حضرت حذیفہ جلیل القدر صحابی ہین ایسا بیان متناقض ہرگز اونکا نہین ہوسکتا ہی بلکہ دونو بیان قابل اعتماد کے باقی نہین رہی بظاہر اہل سنت وجماعت کل صحابہ

کے احترام کو لازم اور واجب کہتے ہین مگر افترا و بہتان کرنے سے نسبت صحابی
جلیل القدر کے کچھہ باک و احتراز نہین کرتے نعوذ باللہ منہا ایک امر اور لایق غور
اور لحاظ ہے کہ جو دہ حدیثین اور بعض آیات قرآنی شیخ ابن حجر مکی نے اثبات خلافت
مین بقرار داد نصوص صریحہ نقل کی ہین چنانچہ چند آیتین اور چند حدیثین اونہین سے
اس رسالہ مین لکھی گئی ہین مگر کسی آیہ قرآنی یا کسی حدیث مین ذکر خلافت چہارم کا
بھی نسبت حضرت علی کے مذکور نہین ہے کیف ما کان بعد بیان کرنے ان احادیث
متناقضہ کے شیخ ابن حجر مکی اوسی صفحہ ۲۲ مین صواعق محرقہ کے رفع تناقض جو
احادیث مستدلہ مین واقع ہوا ہے اسطرح سے نقل کرتے ہین وَلَا مُنَافَاۃَ
بَینَ القَولِ بِالاِستِخلَافِ وَالقَولِ بِعَدَمِہٖ لِاَنَّ مُرَادَ مَن نَفَاہُ
اَنَّہٗ لَم یَنُصَّ عِندَ المَوتِ عَلٰی اِستِخلَافِ اَحَدٍ بِعَینِہٖ وَمُرَادَ مَن
اَثبَتَہٗ اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَصَّ عَلَیہِ اَو اَشَارَ اِلَیہِ قَبلَ
ذٰلِکَ ترجمہ اور منافاۃ نہین ہے درمیان قول خلیفہ مقرر کرنے اور نہ خلیفہ
مقرر کرنے کے اسلیے کہ بتحقیق مراد اون لوگون کی جو انکار کرتے ہین وارد ہونے
نص کا یہ ہے کہ پیغمبر صلعم نے وقت موت کے کسی شخص کی خلافت پر بعینہ حدیث
ارشاد نہین فرمائی اور مراد اون لوگون کی جو وارد ہونے نص کو ثابت کرتے
ہین یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے قبل وقت موت کے تصریح کی خلافت کی یا اشارہ
کیا طرف خلیفہ مقرر کرنے کے **تنبیہ** ارشاد رسول اللہ صلعم کا خواہ قبل موت ہو
خواہ قرب زمان موت مین ہو یکسان ہے امت پر بجا آوری اوسکی لازم ہے اور جب حکم
پیغمبر کا قبل زمانہ موت کے یا قریب زمانہ موت کے صادر ہوا ہو تو شرعًا خواہ عرفًا یہ
نہین کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس باب مین نص پیغمبر کی صادر نہین ہے البتہ قریب زمان
موت مین ارشاد پیغمبر کی نسبت جب پیغمبر نے کاغذ و دوات و قلم طلب فرمایا تھا حضرت
عمر نے یہ فرمایا کہ پیغمبر ہذیان کہہ رہے ہین ہمکو کتاب خدا کی کافی ہے اس سے
یہ بات ضرور نکلی کہ قرب زمان موت مین پیغمبر صلعم کا کلام لازم التعمیل نہین ہے بلکہ پیغمبر

گو آخر وقت مین ہذیان لاحق ہوا تھا مگر تعجب ہے کہ حضرات اہل سنت وجماعت حضرت عائشہ سے حدیث روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صلعم نے آخر وقت وفات مین حضرت ابو بکر کو حکم امامت نماز کا دیا اوسکو محمول ہذیان گوئی پر نہین کرتے بلکہ دلیل قوی خلافت حضرت ابو بکر کی قرار دیتے ہین حالانکہ شہادت دختر کی نفع پدر کے لئے ناکافی ہے اور بفرض تسلیم صحت اس روایت کی امامت نماز سے استحقاق خلافت رسول کا حضرت ابو بکر کو حاصل نہین ہوتا ہی کسلئے کہ امامت نماز کی مذہب اہل سنت وجماعت مین ہر فاسق و فاجر دُھنیا جولاہہ عامی جاہل کر سکتا ہے چنانچہ بصفحہ ۱۱۵ شرح عقائد نسفی مین منقول ہو وَيَجُوزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ترجمہ اور نماز جائز ہے پیچھے ہر نیکوکار اور بدکار کے بہرحال تاویل شیخ ابن حجر مکی ہرگز لایق پسند ارباب عقل کے نہین ہے اور منکرین ورود نص کا ہرگز یہ مقصود نہین ہو کہ قرب زمان وفات مین جناب سرور کائنات نے کوئی نص خلافت کی بابت صادر نہین فرمائی عبارتین اونکی شاہد اس مدعا کی ہین شیخ ابن حجر مکی نے بکمال جودت ذہن بزعم خود اس تناقض کو کہ جس سے تکذیب ایک گروہ کی لازم آتی ہو رفع کیا ہی مگر یہ محال ہو کہ تناقض رفع ہو جاسکے کسلئے کہ اگر تاویل شیخ ابن حجر مکی مان بھی لیجاوے تو بروز وفات رسول اللہ صلعم کے سقیفہ بنی ساعدہ مین دربارہ خلافت کے جب اختلاف درمیان حضرت شیخین اور انصار کے واقع ہوا انصار کہتے تھے کہ ہمارا امیر ہماری گروہ سے اور تمھارا امیر تمھاری گروہ سے ہونا چاہیے اور شور وشغب قریب بجدال ہو گیا جسکی تفصیل تمام کتب احادیث اور سیر مین اہل سنت کی موجود ہی اور انشاء اللہ باب ثانی مین نقل عبارات کتب متعلقہ اس واقعہ کے بھی کیجاویگی اوسکے دیکھنے سے واضح ولائح ہو کہ کسی مہاجر اور انصار نے خواہ خود حضرت ابو بکر وعمر نے ان آیات اور احادیث سے جنکو نصوص صریحہ خلافت کی شیخ ابن حجر مکی نے لکھی ہین پیش نہین کی اور کتب احادیث اہل سنت مین صدہا حدیثین فضائل حضرات خلفاء ثلاثہ مین منقول ہین اونمین سے بھی کوئی حدیث واسطے استحقاق خلافت اور اثبات فضیلت کے پیش نہین کی کیا مہاجر وانصار کلہم ان آن کی

آیتون اور حدیثون کو بھول گئے تھے اور یہ بھی فرض کیا جاوے کہ صحابہ بھول گئے تھے
یا باغراض نفسانی چھپاتے تھے تو خود حضرت شیخین نے کیون آیات اور احادیث جنمین
تصریح انکی خلافت کی وارد ہی یا آیات اور احادیث اپنے فضائل کے پیش نہین کئے اور انصار
کو جو منکر انکی خلافت کے تھے یاد نہ دلایا کہ ہماری خلافت مین یہ آیات قرآنی اور احادیث
رسول اللہ کی وارد ہین تم کسواسطے انکار کرتے ہو اس سے زیادہ کونسا موقع پیش کرنے
ان آیات واحادیث کا تھا خاص ایک خطبہ حضرت عمر کا جسکو شیخ ابن حجر مکی نے صحیحین سے
ذکر حالات سقیفہ بنی ساعدہ مین نقل کیا ہی اور باب ثانی مین انشاء اللہ بلفظہ لکھا جاویگا
وہ شاہد عادل اس دعوی کا ہی کہ ان آیات قرآنی اور احادیث سے ہرگز دعوائے خلافت کا نہیں
کیا گیا بلکہ حضرت ابوبکر نے صرف حدیث الائمۃ من قریش یعنی امام قریش سے
ہونگے پیش کی اس حدیث سے کوئی استحقاق ذاتی اونکا پایا نہین جاتا بلکہ قریش مین
بنی ہاشم افضل ہین اگر بنی ہاشم اس سے استدلال اپنی خلافت کا کرتے تو البتہ قابل
قبول تھا اور حضرت عمر نے واسطے استحقاق خلافت حضرت ابوبکر کے آیۂ غار اور اس امر سے
کہ حضرت ابوبکر نے بحکم رسول اللہ صلعم کے امامت نماز کی کی ہی استدلال کیا پر ظاہر ہی کہ بفرض
تسلیم امامت نماز نسبت حضرت ابوبکر کے استحقاق خلافت اس سے حاصل نہین ہوتا ہی اور پیشتر اسسے
وجوہ تفصیلی اسکی لکھے گئے ہین ایسا ہی غار مین ہمراہ رہنا حضرت ابوبکر کا ساتھ رسول اللہ
صلعم کے مستلزم خلافت کو نہین ہے کسلئے کہ خلیفہ وہ ہوتا ہی جو بعد غیب کے بجاے اوسکے
رہے اور رسول اللہ صلعم نے جب ہجرت مکہ معظمہ سے کی تو باتفاق محدثین اہل سنت کے
ثابت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو رسول اللہ صلعم نے اوس حالت خطرناک مین کہ کفار آمادہ قتل
آنحضرت کے بیت الشرف نبی کو وقت شب گھیرے تھے بجائے اپنے اپنے بچھونے پر سلا کر
گھر سے باہر نکلے پس یہ اپنا قایم مقام حضرت علی کو کرکے مکہ مین چھوڑ جانا اور ایسی جانبازی
علی کی کرنی بیخوف وبے تکلف بجاے رسول اللہ کے سو رہے تو دلیل خلافت علی کی قرار
نہ دیجاوے اور حضرت ابوبکر کا غار مین رسول اللہ کے ساتھ رہنا دلیل خلافت کی اونکے قرار
دیجاوے حالانکہ انصافاً یہ واقعہ اول دلیل ہے اوپر خلافت حضرت علی کے کہ مکہ معظمہ ہی مین رسول اللہ

وسلم نے حضرت علی کو اپنا خلیفہ کیا تھا اور بجا اپنے چھوڑ گئے تھے اور وجوہ تفصیلی اسکے کہ
آیہ غار سے کسیطرح استحقاق خلافت کا حاصل نہین ہوتا ہی انشاء اللہ باب دوم مین بیان کئے
جاوینگی علاوہ ازین اگر آیات واحادیث کثیرہ دربارہ خلافت حضرات شیخین کے وارد تھین
توحضرت ابوبکر نے قریب ہنگام وفات خود تحریر خلافت نامہ حضرت عمر کو کیون خلیفہ مقرر کیا اور
حضرت عمر نے اپنی وفات کیوقت خلافت کو شوری پر کیون چھوڑا اسکے سوا صواعق محرقہ اور
روضۃ الاحباب مین منقول ہو اور باب آیندہ مین انشاء اللہ بلفظ عبارت دونون کتاب کی لکہی
جاویگی کہ بروقت بیعت طلبی حضرت ابوبکر کی اور نیز بروقت شوری خلافت حضرت عثمان کی حضرت
علی نے اپنی خلافت پر آیات واحادیث سے استدلال کیا تھا اگر حضرات خلفاے ثلثہ کی خلافت
کے بارہ مین بھی آیات واحادیث وارد تھین تو بتردید احتجاجات امیر المومنین کے حضرات خلفاے
نے کیون اونکو پیش نکیا اس سے ثابت ہوتا ہو کہ تاعہد حضرت عثمان کے ان آیات واحادیث
کا وجود ہی نہ تھا ورنہ ضرور محل استدلال مین پیش کیجاتین پس بعد عہد حضرت عثمان کے
بنایا جانا احادیث کا اور تفاسیر قرآن کا بالرای گڑھا جانا ضروری ہوگیا باینہمہ حالات شیخ
ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ گروہ محدثین قائل ہین کہ خلافت مین نصوص صریحہ وارد
ہین اور یہی حق ہی برخلاف اسکے جمہور اہل سنت وجماعت کے انکار ورود نص کا دربارہ خلافت تحریر
کرکے عدم ورود نص کی حدیثین نقل کرتے ہین چنانچہ احادیث اور اقوال محدثین او جمہور اہل سنت
کے مفصل لکھے گئے ہین اور تعداد جمہور اہل سنت کی نسبت محدثین کی کثیر ہو بلکہ منکرین ورود نص
مین بعض محدثین بھی مثل شیخ مسلم اور امام نووی شارح اوسکے اور سید جمال الدین محدث
داخل ہین پس اگر احادیث نقل کردہ محدثین صحیح قرار دیجاوین تو جمہور اہل سنت وجماعت کہ جم غفیر
ہین یکسر باطل قرار پاتی ہین اور حدیثین منقول اونکی جھوٹی ہوجاتی ہین اور اگر احادیث نقل کردہ
جمہور کی صحیح مانی جاوین تو احادیث مستدلہ محدثین وضعی اور جھوٹی ہوجاتی ہین کسلیے کہ اجتماع
نقیضین محال ہو اس صورت مین حضرات اہل سنت وجماعت کو اختیار ہو جس گروہ کی حدیثون
کو چاہین وضعی اور جھوٹی قرار دیوین ہمارا مطلب حاصل ہو کس لئے کہ یہ ثابت ہوجاویگا کہ فرقہ
اہل سنت وجماعت مین دربارہ خلافت کے حدیثین بنائی گئین تو عند العقلا ان دونو گروہ سے

کہ دونو اہل سنت وجماعت مین کسیکا قول قابل اعتماد باقی نرہیگا جیسا سعدی نے کہا ہے
شعر چو از قومے یکے بیدانشی کرد ٭ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ٭ حالانکہ مشکوٰۃ مطبوعہ
دہلی مین بیچ فصل ثانی کتاب العلم کے بصفحہ ۳۰ منقول ہی عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ
عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ٭ **ترجمہ** ابن عباس کہتے ہین کہ فرمایا رسول
صلعم نے کہ پرہیز کرو تملوگ روایت کرنے مین حدیث کے مجھسے جبتک بالیقین نہ جانو کہ وہ حدیث
میری ہی پس جو شخص مجھپر قصداً جھوٹھ باندہیگا چاہیے کہ مہیا کرے نشست اپنی جہنم مین
اب محل غور ہی کہ باوجود ایسے وعید سخت وشدید کے یہ فعل شنیع یعنی وضع احادیث کیونکر
ہوا اور کسنی ارتکاب اسکا کیا پس ذراسی فکر اور غور سے صاحبان انصاف دریافت کرسکتے
ہین کہ تمام تر سبب ارتکاب ایسے امر قبیح کا محض عناد وعداوت اہل بیت رسالت کا ہی کسیلیے کہ
باتفاق فریقین ثابت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے دفعات ارشاد فرمایا کہ بعد میرے قرآن اور میرے
اہل بیت سے اگر تمسک کروگے تو تا ورود حوض کوثر گمراہ نہوگے پس اگر بعد اپنے رسول اللہ نے حضرات
ثلثہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا یا کسیکو خلیفہ مقرر نہین کیا تو پھر تمسک باہل بیت کیواسطے بعد
اپنے کیون ارشاد فرمایا اور معاذ اللہ اگر یہ تسلیم کرلیا جاوے تو لازم آتا ہی کہ خود آنحضرت صلعم باعث
گمراہی امت کے ہوے کہ خلفاے ثلثہ کو خلیفہ بھی مقرر کیا اور تمسک باہلبیت بھی بعد اپنے ارشاد
فرمایا پس ضرور ہے کہ جن لوگون نے بعد جناب رسالتمآب کے اہل بیت رسالت سے انحراف کیا وہی
لوگ باعث وضع احادیث کے ہوئے کہ تمسک باہلبیت کو بعد نبی کے مٹادیوین منجملہ اون لوگون کے
عداوت وعناد بنی امیہ کا اہل بیت نبی سے عیان وآشکار ہی جسس قوم کے سرگروہ حضرت معویہ
اور حضرت یزید تھے اور ان دونون صاحبون نے جو سلوک خاندان رسالت سے کیا جنگ صفین
اور معرکۂ کربلا شاہد اوسکا ہی پس جنہون نے خونریزی اولاد واصحاب رسول سے باک نکیا اونکو وضع
احادیث سے کیا باک ہوگا اور مثبت ہماری بیان کا کلام شیخ ابوالحسن مدائنی ہی جو شرح
نہج البلاغہ مین بیچ جلد دوم کے بصفحہ ۹ منقول ہے۔ وَرَوٰی اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ
اَبِیْ سَیْفِ الْمَدَائِنِیْ فِیْ کِتَابِ الْاَحْدَاثِ قَالَ کَتَبَ مُعٰوِیَۃُ نُسْخَۃً

وَاحِدَةً اِلٰی عُمَّالِہٖ بَعْدَ عَامِ الْجَمَاعَۃِ اَنْ بَرِئَتُ الذِّمَّۃُ مِمَّنْ رَوٰی شَیْئًا مِنْ فَضْلِ اَبِیْ تُرَابٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ فَقَامَتِ الْخُطَبَاءُ فِیْ کُلِّ کُوْرَۃٍ وَعَلٰی کُلِّ مِنْبَرٍ یَلْعَنُوْنَ عَلِیًّا وَیَبْرَؤُنَ مِنْہُ وَیَقَعُوْنَ فِیْہِ وَفِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَکَانَ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً حِیْنَئِذٍ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ لِلْکَثْرَۃِ مَنْ بِھَا مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ فَاسْتَعْمَلَ عَلَیْھِمْ زِیَادَ بْنَ سُمَیَّۃَ وَضَمَّ اِلَیْہِ الْبَصْرَۃَ وَکَانَ یَتَتَبَّعُ الشِّیْعَۃَ وَھُوَ بِھِمْ عَارِفٌ لِاَنَّہٗ کَانَ مِنْھُمْ اَیَّامَ عَلِیٍّ فَقَتَلَھُمْ تَحْتَ کُلِّ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَاَخَافَھُمْ وَقَطَعَ الْاَیْدِیَ وَالْاَرْجُلَ وَسَمَلَ الْعُیُوْنَ وَصَلَبَھُمْ عَلٰی جُذُوْعِ النَّخْلِ وَطَرَدَھُمْ عَنِ الْعِرَاقِ فَلَمْ یَبْقَ بِھَا مَعْرُوْفٌ بِھِمْ **ترجمہ** اور روایت کی ہے ابوالحسن علی ابن محمد ابن ابی سیف مداینی نے بیچ کتاب احداث کے کہا مداینی نے کہ معویہ نے بعد سال جماعت کے ایک مضمون کی پروانہ اپنی عاملونکو نام بدین مضمون لکھا کہ مین نے ذمہ داری اپنی اوٹھائی اوس شخص سے جو روایت کریگا کچھ فضیلت ابو تراب اور اونکی اہل بیت کی پس کھڑے ہوئے ہر فرقہ مین خطیبا اور منبرون پر چڑھکر لعنت کرتے تھے علی پر اور بیزاری کرتے تھے اون سے اور مذمت کرتے تھے علی اور اونکے اہل بیت کی اور اسوقت اہل کوفہ سخت تر بلا مین گرفتار تھے بسبب اسکے کہ کثرت سے شیعہ علی کے کوفہ مین تھے پس معویہ نے زیاد پسر سمیہ کو عامل کوفہ کا مقرر کیا اور بصرہ بھی اوسی کے شامل کردیا پس زیاد در پے شیعونکے رہتا تھا درحالیکہ اونکو پہچانتا تھا بسبب اسکے کہ بتحقیق زیاد اونہین شیعون سے زمانہ علی مین تھا پس قتل کیا زیاد نے شیعونکو پتھر اور کنکر کے نیچے دباکے اور ڈرایا اونکو اور ہاتھ اور پاؤن اونکے کاٹے اور آنکھین اونکی نکلوالین اور اونکو شاخہای خرما مین سولی پر چڑھادیا اور عراق سے شیعونکو نکال دیا اور ہنکادیا پس کوفہ مین کوئی مشہور شیعہ باقی نرہا وَکَتَبَ مُعٰوِیَۃُ اِلٰی عُمَّالِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰفَاقِ اَنْ لَّا تُجِیْزُوْا لِاَحَدٍ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ شَھَادَۃً وَکَتَبَ اِلَیْھِمْ اَنِ انْظُرُوْا مَنْ قِبَلَکُمْ مِنْ شِیْعَۃِ عُثْمَانَ وَمُحِبِّیْہِ وَاَھْلِ وِلَایَتِہٖ وَالَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ فَضَائِلَہٗ وَمَنَاقِبَہٗ فَاَدْنُوْا مَجَالِسَھُمْ وَقَرِّبُوْاھُمْ وَاَکْرِمُوْاھُمْ وَاکْتُبُوْا اِلَیَّ بِکُلِّ مَا یَرْوِیْ

كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَاسْمَهُ وَاسْمَ اَبِيهِ وَعَشِيرَتِهِ فَفَعَلُوا ذالِكَ حَتّٰى
اَكْثَرُوا فِي فَضَائِلِ عُثْمَانَ وَمَنَاقِبِهِ لِمَا كَانَ يَبْعَثُهُ اِلَيْهِمْ مُعٰوِيَةُ مِنَ
الصِّلَاتِ وَالْكِسَاءِ وَالْجَنَاتِ وَالْقَطَائِعِ وَيُفِيضُهُ فِي الْعَرَبِ مِنْهُمْ
وَالْمَوَالِي فَكَثُرَ ذالِكَ فِي كُلِّ مِصْرٍ وَتَنَافَسُوا فِي الْمَنَازِلِ وَالدُّنْيَا فَلَيْسَ
يَجِيئُ اَحَدٌ بِخَبَرٍ مَرْدُودٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا صَارَ عَامِلًا مِنْ عُمَّالِ مُعٰوِيَةَ
وَلَا يَرْوِي فِي عُثْمَانَ فَضِيلَةً اَوْ مَنْقَبَةً اِلَّا كَتَبَ اِسْمَهُ وَقَرَّبَهُ وَشَفَّعَهُ
فَلَبِثُوا بِذالِكَ حِينًا ترجمہ اور معویہ نے کل اطراف مین اپنی عاملونکو لکہا کہ نہ جائز رکہو
کسی شیعہ اور اہل بیت علی کی گواہی کو اور لکہا عاملون کو کہ نگرانی کرو اپنی طرف سے شیعہ اور دوستداران
اور اہل ولایت عثمان کی اور جو لوگ کہ روایت کرتے ہین فضائل اور مناقب عثمان کی پس نزدیک
جائے نشست اونکی قرار دو اور مقرب اپنا اونکو کرو اور بزرگی اونکی کرو اور مجھکو لکھو کل اوس
چیز کو جو اون لوگون مین سے روایت کرتاہے اور اوسکا نام اور اوسکے باپ اور قبیلہ کا نام پس عاملون نے
ایسا ہی کیا تا اینکہ فضائل اور مناقب عثمان کے اون لوگون نے کثرت کردی اسلئے کہ معویہ اون
لوگون کو صلے بھیجتا تھا از قسم لباس اور باغات اور زمینون کے اور پہونچاتا تھا اس خبر کو
بیچ عرب کے اور پاس دوستداران عثمان کے پھر کثرت اسکی ہر شہر مین ہوئی اور رمائل ہوے
لوگ بیچ منزلون کے اور دنیا کے پس کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو جھوٹی حدیث لاوے مگر یہ عامل
معویہ کا منجملہ عمال کے ہوجاوے اور نہین روایت کرتا تھا کوئی شخص بیچ حق عثمان کے کوئی فضیلت
یا منقبت مگر نام اوسکا لکھتا تھا اور مقرب اوسکو کرتا تھا اور سفارش اوسکی قبول کرتا تھا
پس اسطرح ایک زمانہ گذرا ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنَّ الْحَدِيثَ فِي عُثْمَانَ قَدْ
كَثُرَ وَفَشَا فِي كُلِّ مِصْرٍ وَفِي كُلِّ وَجْهٍ وَنَاحِيَةٍ فَاِذَا جَاءَكُمْ كِتَابِي هٰذَا
فَادْعُوا النَّاسَ اِلَى الرِّوَايَةِ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالْخُلَفَاءِ الْاَوَّلِينَ وَلَا تَتْرُكُوا
خَبَرًا يَرْوِيهِ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي اَبِي تُرَابٍ اِلَّا وَاْتُونِي بِمُنَاقِضٍ لَهُ فِي الصَّحَابَةِ
فَاِنَّ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ وَاَقَرُّ لِعَيْنِي وَاَدْحَضُ لِحُجَّةِ اَبِي تُرَابٍ وَشِيعَتِهِ وَاَشَدُّ
عَلَيْهِمْ مِنْ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ وَفَضْلِهِ فَقُرِئَتْ كُتُبُهُ عَلَى النَّاسِ فَرُوِيَتْ اَخْبَارٌ

كَثِيرَةً فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ مُفْتَعِلَةً لَا حَقِيقَةَ لَهَا وَجَدَّ النَّاسُ فِي رِوَايَةِ مَا جَرَى حَتّٰى اَشَادُوْا بِذَالِكَ عَلَى الْمَنَابِرِ وَاُلْقِيَ اِلٰى مُعَلِّمِي الْمَكَاتِبِ فَعَلَّمُوْا صِبْيَانَهُمْ وَغِلْمَانَهُمْ مِنْ ذَالِكَ الْكَثِيْرِ الْوَاسِعِ حَتّٰى رَوَوْهُ وَتَعَلَّمُوْهُ كَمَا يَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَحَتّٰى عَلَّمُوْهُ بَنَاتِهِمْ وَنِسَائَهُمْ وَخَدَمَهُمْ وَحَشَمَهُمْ فَلَبِثُوْا بِذَالِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ پہر معویہ نے اپنے عام لوگون کو لکہا کہ تحقیق حدیثین حق عثمان مین بہت ہوگئین اور ہر شہر اور ہر طرف اور ہر گوشہ مین پہیل گئین پس جسوقت یہ خط میرا تم لوگون کے پاس پہونچے تو تم لوگون کو آمادہ کرو طرف بیان کرنے فضائل صحابہ اور دونو خلیفہ پہلے کے اور نہ چہوڑو کسی روایت کو جو کوئی مسلمانون سے بیان کرے حق ابو تراب مین مگر توڑنیوالی اوسکی دوسری حدیث حق صحابہ مین مجہکو دو پس بتحقیق یہ امر مجہکو محبوب تر اور زیادہ خنک کرنیوالا میری آنکہ کا ہے اور بہت توڑنیوالا دلیل ابو تراب اور اونکے شیعہ کا ہے اور سخت تر ہوگا اونکو مناقب اور فضل عثمان سے پہر خطوط معویہ کے لوگونکو پڑہکر سنائے گئے پس روایت کی گئین بہت سی حدیثین تعریف صحابہ مین بنائی ہوئین جنکی کچہہ حقیقت نہ تہی اور کوشش کی لوگون نے بیچ بیان کرنے اسی قسم کی خبرون کے یہانتک کہ اعلان کیا لوگون نے ساتہ بیان کرنے انہین روایتون کے اوپر منبرون کے اور دیگئین وہ روایتین پڑہانیوالون کو مکتب مین پہر تعلیم کیا انہون نے اپنے لڑکونکو اور غلامونکو ان روایات کثیرہ گنجایشی سے تا اینکہ روایت کی اون لوگون نے اوس حدیث کو اور سیکہا اوسکو جیسے قرآن سیکہتے ہین اور یہانتک کہ سکہایا اونہین معلمون نے اپنی بیٹیون کو اور عورتون کو اور نوکر چاکرون کو پس اسی حال سے اون لوگون نے بسر کی جب تک خدا نے چاہا ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ نُسْخَةً وَاحِدَةً اِلٰى جَمِيْعِ الْبُلْدَانِ اُنْظُرُوْا مَنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ اَنَّهٗ يُحِبُّ عَلِيًّا وَاَهْلَبَيْتِهٖ فَامْحُوْهُ مِنَ الدِّيْوَانِ وَاَسْقِطُوْا عَطَاءَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَفَعَ ذَالِكَ بِنُسْخَةٍ اُخْرٰى مَنِ اتَّهَمْتُمُوْهُ بِمُوَالَاةِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَنَكِّلُوْا بِهٖ وَاهْدِمُوْا دَارَهٗ فَلَمْ يَكُنِ الْبَلَاءُ اَشَدَّ وَلَا اَكْثَرَ مِنْهُ بِالْعِرَاقِ وَلَا سِيَّمَا بِالْكُوْفَةِ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ

ليأتيه من يثق به فيدخل بيته فيلقي اليه سره ويخاف من خادمه
ومملوكه ولا يحدثه حتى يأخذ عليه الايمان الغليظة ليكتمن عليه
فظهر حديث كثير موضوع وبهتان منتشر ومضى على ذالك
الفقهاء والقضاة والولاة وكان اعظم الناس في ذالك بلية القراء
المراؤن والمستضعفون الذين يظهرون الخشوع والنسك
فيفتعلون الاحاديث ليحظوا بذالك عند ولاتهم ويقربوا
مجالسهم ويصيبوا به الاموال والضياع والمنازل حتى انتقلت
تلك الاخبار والاحاديث الى ايدي الديانين الذين لا يستحلون
الكذب فقبلوها ورووها وهم يظنون انها حق ولو علموا انها
باطلة لما رووها ولا تدينوا بها فلم يزل الامر كذالك حتى
مات الحسن بن علي فازداد البلاء والفتنة فلم يبق احد من هذا
القبيل الا خائف على دمه او طريد في الارض ۔ ترجمہ پھر معویہ نے اپنے
عاملوںکو پروانہ یک مضمون سب شہروں مین باین مضمون لکھا کہ تمکو دیکھو جس شخص کی نسبت گواہی
سے ثابت ہو کہ تحقیق وہ شخص علی اور اہل بیت علی کو دوست رکھتا ہے پس مٹادو نام اسکا دفتر سے اور
بند کر دو رزق اوسکا اور جو اوسکو ملتا ہوا اور اس پروانہ کی تائید مین پروانہ ثانی مین یہ مضمون لکھا کر
جسکو تم لوگ متہم کرتے ہو ساتھ محبت رکھنے کے اس قوم کی پس عذاب کرو اوسکو اور گھر اوسکا گرادو
پس سخت تر اور زیادہ تر یہ بلا عراق خصوصاً کوفہ مین تھی تا اینکہ اگر کوئی شخص شیعہ علی سے اوس
شخص کے یہان جسپر بھروسا کرتا تھا آتا تھا پھر داخل خانہ اوسکے ہوتا تھا اور راز اپنا اوس سے
کہتا تھا اور ڈرتا تھا اوسکے خادم اور غلام سے اور نہین باتین کرتا تھا اوس سے تا اینکہ اقسام غلیظہ
اوس سے لیتا تھا تاکہ پوشیدہ کرین اوس راز کو پس ظاہر ہوئین بہت سی حدیث بنائی ہوئین اور بہتان
پھیلنے والے اور چلے اسی روش پر سب فقیہ اور قاضی اور حکام اور تھے عظیم ترین ناس اس بلا
مین قاریان ریاکنندگان اور وہ مستضعف جو اظہار خشوع اور عبادت کا کرتے تھے پھر بناتے تھے
حدیثین تا بسبب اسکے بہرہ مند ہوں نزدیک والیان ملک اپنے کے اور قرب حاصل کرین انکے

پاس بیٹھنے سے اور بسبب تقرب کے مال و جائداد و مکان اونکو حاصل ہو یہان تک کہ منتقل ہوئین یہ خبرین اور حدیثین ہاتھ مین اون دینداروں کے کہ جو جھوٹ کو حلال نہین جانتے تھے پس قبول کر لیا اون لوگون نے احادیث موضوعہ کو اور روایت کی اوسکی درحالیکہ وہ لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ حدیثین سچی ہین اور اگر جانتے وہ لوگ کہ یہ حدیثین باطل ہین ہر آئینہ اوسکی روایت نکرتے اور نہ اوس راہ پر چلتے پس یہ امر اسیطرح رہا تا اینکہ وفات کی حسن ابن علی نے پھر اور زیادہ ہوا فساد و بلا پس کوئی شخص اس قسم کا باقی نہ رہا مگر یہ کہ ڈرتا تھا اپنے قتل سے یا نکالا گیا۔ وَقَدْ رَوٰی اِبْنُ عُرْفَۃَ الْمَعْرُوْفُ بِنِفْطَوِیَہ وَھُوَ مِنْ اَکَابِرِ الْمُحَدِّثِیْنَ وَ اَعْلَامِھِمْ فِیْ تَارِیْخِہٖ مَا یُنَاسِبُ ھٰذَا الْخَبَرَ وَقَالَ اِنَّ اَکْثَرَ الْاَحَادِیْثِ الْمَوْضُوْعَۃِ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ اُفْتُعِلَتْ فِیْ اَیَّامِ بَنِیْ اُمَیَّۃَ تَقَرُّبًا اِلَیْھِمْ بِمَا یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ یُرْغِمُوْنَ بِہٖ اَنْفَ بَنِیْ ھَاشِمٍ

ترجمہ اور تحقیق روایت کی ہے ابن عرفہ نے جو مشہور ساتھ نفطویہ کے ہے اور وہی ابن عرفہ بڑی بزرگ محدثین سے ہین اپنی تاریخ مین اوس خبر کو جو مناسب اس خبر کے ہے اور کہا ہے ابن عرفہ نے کہ بہت حدیثین موضوعہ فضائل صحابہ مین بنائی گئین زمانہ ہائے بنی امیہ مین واسطے حاصل کرنے نزدیکی کے اونکی طرف بسبب اسکے کہ بنی امیہ گمان کرتے تھے کہ اون احادیث موضوعہ سے ناک مروڑتے ہین ہم بنی ہاشم کی **تنبیہ** ہرچند مذہب معتزلی منجملہ مذاہب اہل سنت و جماعت کے ہے لیکن بنا بر مزید توثیق اس روایت کے جسکو ابن ابی الحدید نے لکھی ہے یہ بھی ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہ روایت کتاب الاحداث ابو الحسن علی بن محمد بن ابی سیف المداینی اور تاریخ ابن عرفۃ المعروف بنفطویہ سے نقل کی ہے اور مداینی اور ابن عرفۃ معروف بنفطویہ دونو شخص اکابر محدثین اہل سنت و جماعت سے ہین چنانچہ حافظ ابو سعید سمعانی نے کتاب انساب مین لکھا ہے۔ اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ سَیْفٍ الْمَدَائِنِیْ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَۃَ الْقُرَشِیِّ وَھُوَ بَصْرِیٌّ سَکَنَ الْمَدَائِنَ ثُمَّ انْتَقَلَ عَنْھَا اِلٰی بَغْدَادَ فَلَمْ یَزَلْ بِھَا اِلٰی حِیْنِ وَفَاتِہٖ وَھُوَ صَاحِبُ الْکُتُبِ الْمُصَنَّفَۃِ رَوٰی عَنْہُ الزُّبَیْرُ بْنُ الْبَکَّارِ

وَاَحْمَدُ ابْنُ اَبِی خَیْثَمَۃَ وَالْحٰرِثُ ابْنُ اَبِی اُسَامَۃَ قَالَ یَحْیَی ابْنُ مُعِیْنٍ غَیْرَ مَرَّۃٍ اَکْتُبُ عَنِ الْمَدَائِنِیِّ کُتُبَہٗ وَکَانَ اَبُو الْعَبَّاسِ یَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَخْبَارَ الْاِسْلَامِ فَعَلَیْہِ بِکُتُبِ الْمَدَائِنِیِّ ذَکَرَ الْحَارِثُ بْنُ اُسَامَۃَ اَنَّ اَبَا الْحَسَنِ الْمَدَائِنِیَّ سَرَدَ الصَّوْمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثِیْنَ سَنَۃً وَاَنَّہٗ کَانَ قَارَبَ مَاءَۃً فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ مَرَضِہٖ مَا تَشْتَہِیْ فَقَالَ اَشْتَہِیْ اَنْ اَعِیْشَ وَکَانَ مَوْلِدُہٗ وَمَنْشَاءُہٗ بِالْبَصْرَۃِ ثُمَّ صَارَ اِلَی الْمَدَائِنِ بَعْدَ حِیْنٍ ثُمَّ صَارَ اِلٰی بَغْدَادَ فَلَمْ یَزَلْ بِہَا حَتّٰی تُوُفِّیَ بِہَا فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَعِشْرِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَکَانَ عَالِمًا بِاَیَّامِ النَّاسِ وَاَخْبَارِ الْعَرَبِ وَاَنْسَابِہِمْ عَالِمًا بِالْفُتُوْحِ وَالْمَغَازِیْ وَرِوَایَۃِ الشِّعْرِ صَدُوْقًا فِیْ ذٰلِکَ ذَکَرَہٗ غَیْرُہٗ اَنَّہٗ مَاتَ فِیْ سَنَۃِ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ وَمِائَتَیْنِ وَلَہٗ ثَلٰثٌ وَتِسْعُوْنَ ترجمہ ابوالحسن علی ابن محمد بن عبداللہ ابن ابی سیف مداینی غلام عبدالرحمن بن سمرہ قرشی کے ہین اور وہ بصرے کے رہنے والے تھے سکونت مداین کی اختیار کی پھر وہان سے نقل کرکے طرف بغداد کے گئے پس تا وقت وفات وہین رہے اور وہ صاحب تصانیف ہین روایت کی ہی اونسے زبیر ابن بکار اور احمد ابن ابی خیثمہ اور حرث ابن ابی اسامہ نے کہا یحیے بن معین نے مکرر لکھتا ہون مین کتابون کو مداینی سے اور ابوالعباس کہتے تھے کہ جو شخص خواہش کرے اخبار اسلام کی پس او سپر لازم ہی کہ کتابین مداینی کی دیکھے ذکر کیا ہی حارث ابن اسامہ نے کہ بتحقیق ابوالحسن مداینی نے پے در پے روزے رکھی قبل اپنی موت کے تیس ۳۰ برس اور بتحقیق قریب سو برس کے عمر اونکی پہونچی پس حالت مرض مین اونسے پوچھا گیا کہ تم کو کس چیز کی خواہش ہے کہا اونہون نے یہ چاہتا ہون کہ زندہ رہون مین اور جاے ولادت اور جاے نشو و نما اونکی بصرہ تھی پھر بعد ایک زمانہ کے مدائن گئے بعدہ بغداد گئے اور برابر وہین رہے تا اینکہ وہین وفات کیا ماہ ذیقعدہ ۲۲۴ سنہ ہجری مین اور جانتے تھے حالات لوگون کے اور خبرین عرب کا اور نسب اونکا اور جانتے تھے حالات فتوح اور لڑائیون کے اور روایت شعر کی اور بڑے سچے تھے ان سب باتون مین اور بیان کیا ہے غیر حارث نے کہ ابوالحسن ۲۲۵ سنہ ہجری مین بعمر ترانوے برس کے مرے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب بغیۃ الوعاۃ

کے ص ۱۱۲ حرف الہمزہ مین لکھا ہے اِبْرَاهِيْمُ اِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ
اِبْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَبِيْبِ اِبْنِ مُهَلَّبِ اِبْنِ اَبِي صُفْرَةَ
الْعَتَكِيِّ الْاَزْدِيِّ الْوَاسِطِيِّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُلَقَّبُ بِنِفْطَوَيْهِ
لِشِبْهِهِ بِالنِّفْطِ لِدَمَامَتِهِ وَاٰدَمَتِهِ وَجُعِلَ عَلٰى مِثَالِ سِيْبَوَيْهِ
لِانْتِسَابِهِ فِي النَّحْوِ اِلَيْهِ اِلٰى اَنْ قَالَ يَاقُوْتُ كَانَ نِفْطَوَيْهِ
عَالِمًا بِالْعَرَبِيَّةِ وَاللُّغَةِ وَالْحَدِيْثِ اَخَذَ عَنْ ثَعْلَبٍ وَالْمُبَرِّدِ
وَكَانَ طَاهِرَ الْاَخْلَاقِ حَسَنَ الْمُجَالَسَةِ صَادِقًا فِيْمَا
يَرْوِيْهِ حَافِظًا لِلْقُرْاٰنِ فَقِيْهًا عَلٰى مَذْهَبِ دَاؤُدِ الظَّاهِرِيِّ
رَاسًا فِيْهِ مُسْتَنَدًا فِي الْحَدِيْثِ حَافِظًا لِلسِّيَرِ وَاَيَّامِ النَّاسِ
وَالتَّوَارِيْخِ وَالْوَفِيَاتِ ذَا مُرُوَّةٍ وَظَرْفٍ جَلَسَ لِلْاِقْرَاءِ
اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ سَنَةً وَكَانَ يَبْتَدِئُ فِي مَجْلِسِهٖ
بِالْقُرْاٰنِ عَلٰى رِوَايَةِ عَاصِمٍ ثُمَّ يُقْرِءُ الْكُتُبَ ترجمہ

ابراہیم ابن محمد بن عرفہ بن سلیمان بن مغیرہ بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ عتکی ازدی واسطی ابوعبداللہ لقب کیے گئے نفطویہ بسبب مشابہ ہونے کے ساتھ نفط کے بدصورتی اور گندمی رنگ مین اور گردانا گیا نفطویہ مانند سیبویہ کے بسبب منسوب ہونے نفطویہ کے نحو مین طرف سیبویہ کے یہانتک کہ کہا یاقوت نے کہ نفطویہ عالم علم عربی اور لغت اور حدیث کا تھا اور حاصل کیا تھا ثعلب اور مبرد سے اور تھا پاکیزہ خلق نیک صحبت سچا اوس چیز مین جسکو روایت کرتا تھا حافظ قرآن تھا اور فقیہ تھا مذہب داؤد ظاہری کا سردار تھا اوسمین مستند تھا حدیث مین حافظ تھا علم سیرت اور وقائع مردم اور تواریخ اور زمان وفات لوگون کا اور تھا صاحب مروت وظرف پچاس برس سے زیادہ بیٹھا تھا واسطے پڑھانے کے شروع کرتا تھا اپنی مجلس مین ساتھ قرآن کے بنا بر روایت عاصم کے پھر کتابون کو پڑھاتا تھا تنبیہ ہرگاہ اکابر محدثین اہل سنت وجماعت کے بیان سے ثابت وتحقیق ہے کہ حضرت معٰویہ نے حدیثین بکثرت فضائل ومناقب حضرات خلفاء ثلثہ مین بنوائین تواب کوئی ضرورت زیادہ ثابت کرنی اس دعوی کے

دمامت بمعنی بدصورتی ۱۲ از منتخب اللغات

باقی نرہی مگر بنظر مزید اطمینان خاطر اہل سنت وجماعت کے وہ واقعات جو بعد قتل حضرت عثمان کے فیمابین حضرت امیر المومنین اور حضرت معٰویہ کے پیش آئے لکھے جاتے ہین اونسے بخوبی تصدیق وتائید اسکی ہوتی ہے کہ بالضرور حضرت معٰویہ نے جھوٹی حدیثین فضائل خلفائے ثلثہ بین بنوائین چنانچہ جلد سوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۵ و ۶ مرقوم ہے در بعضے از سیر و تواریخ مسطور ست کہ چون امیر المومنین فرمود کہ امر خلافت و حکومت عامہ مسلمانان تعلق باختیار اہل بدر دارد بسمع ایشان رسانیدند طلحہ و زبیر با جماعتی از وجوہ مہاجر و اعیان انصار نزد امیر المومنین علی آمدند و گفتند مسلمانانرا از امامی و خلیفہ چارہ نیست و ہیچ احد سزاوار بانیکار انسب از تو نیست امیر در جواب ایشان فرمود لَاحَاجَةَ لِي فِي أَمْرِكُمْ فَمَنِ اخْتَرْتُمْ رَضِيتُ ایشان گفتند اختیار ما بر تست و مکرر امبالغہ نمودہ این معنی را ادا کردند کہ قبائے دیبائے زیبائے خلافت بر قد قدر ہیچ فرد جز تو چست و درست نمی آید زیرا کہ خاصہ قوم قریش و مقدم طائفہ ہاشمیہ و افضل و اکمل خلائق و اقرب مردمان بہادی سبل و طرائق یعنی رسول حضرت خالق توئی امیر المومنین فرمود من میل این کار ندارم تا من نیز یکے از شما باشم و ہر کہ را امیر سازید او را وزیر و مطیع و مشیر شوم چہ وزارت مرا بہ از امارت است ایشان در التماس و استدعا و الحاح بیشتر نمودند و چون مبالغہ از حد گذشت امیر المومنین علی فرمود اگر با من بیعت میکنید کہ من از حد شرع تجاوز نخواہم کرد و میل و محابا از من واقع نخواہد شد و فصل امور بمشاورت جمہور خواہد بود و یکدرم از بیت المال برائے خود تصرف نکنم و میان شما ترجیح ننہم بلکہ ہر یک را بنظر مرحمت و عاطفت ملاحظہ نمایم و احکام بین العباد بموجب کتاب اللہ و مقتضائے حدیث و سنت رسول صلعم امضا و اجرا کنم آنگاہ فرمود بمسجد روید کہ این امر بخفیہ بمقطع نتوان رسانید پس بمسجد رفتند و اول کسیکہ با او بیعت کرد طلحہ بود و بعد از او زبیر آن سعادت دریافت آنگاہ اہل مصر بیکبار بعد از ان مہاجر و انصار و اہل مدینہ گروہ گروہ شرف بیعت با او دریافتند پس امیر المومنین علی روز جمعہ بر سر منبر رسول اللہ صلعم برآمد و خطبہ در غایت بلاغت و فصاحت انشا فرمود و گویند اول آن خطبہ این بود کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى إِحْسَانِهٖ قَدْ رَجَعَ الْحَقُّ إِلٰى مَكَانِهٖ

تنبیہ ہر چند خطبہ حضرت امیر المومنین کے صرف وہی فقرہ مولف روضۃ الاحباب

نے لکھے ہین مگر طالب حق کو انہین دو فقرون سے تمئیز حق وباطل کا بخوبی ہو سکتا ہے یعنی حضرت فرماتے ہین کہ جمیع حمد خدا کے لئے ثابت ہین اور یہ نیکی کرنے کے اوسکی تحقیق پھر احق طرف اپنی جگہ کے فقرۂ ثانی سے ثابت کہ قبل اس خلافت ظاہری حضرت امیر المومنین کے حق بجائے خود تنہا وہو المطلوب اور بعد چند سطر کے اوسی صفحہ ۶ مین مرقوم ہے نقلست کہ طلحہ و زبیر بعد از اتمام امر بیعت با جمعے از اصحاب بنزد علی ابن ابیطالب رفتند و گفتند قاتلان عثمان را چگونہ بقصاص رسانیم فرمود جمعی کثیر باین امر متہم اند ہمہ را بے گواہ و بے بینہ نتوان کشت واگر یکے را بیقین میدانید کہ این کار کردہ من در قصاص جستن خون عثمان با شما متفقم صبر کنید تا صاحب قصاص بیاید و بر آن معین دعوی کند و شما گواہی دہید من حکم بر قتل کنم آوردہ اند کہ اکثر بنی امیہ از مدینہ فرار اختیار کردہ بعضے بطرف مکہ و برخے بجانب شام نزد معٰویہ رفتند و گویند نعمان بن بشر انصاری با ان جمع کف بریدہ زوجۂ عثمان را باپیراہن خون آلودہ او بنزد معٰویہ بردو شرذمہ قلیلہ ہم در مدینہ مخفی گشتند خایف و ترسان و بہنگام فرصت خود را در مکہ مبارکہ بعایشہ صدیقہ رسانیدند و ہیچ احدے از بنی امیہ با دراک سعادت بیعت با امیر المومنین موفق نگشت **تنبیہ** اِس عبارت سے عیان و آشکار ہے کہ کسی بنی امیہ نے حضرت امیر المومنین سے بیعت نہ کی بلکہ بمجرد خلافت ظاہری حضرت کے کل بنی امیہ خایف و ترسان ہو کر مدینہ طیبہ سے چلے گئے اور حضرت عایشہ اور حضرت معویہ کے پاس مکہ معظمہ اور شام مین حاضر ہوے اور ملجا اور ملاذ اپنا انہین دونون حضرات کو قرار دیا عاقل دیندار اس تخصیص کے سبب کو بخوبی سمجھ کر معلوم کر سکتا ہے یعنی بنی امیہ جانتے تھے کہ حضرت عایشہ اور حضرت معٰویہ کو حضرت امیر المومنین سے عداوت قلبی ہے پس بجز ان دونون حضرات کی حضوری خدمت کی اور کسی جگہ اونکو پناہ نہ ملیگی اور اسی صفحہ مین بعد چند سطر کے لکھا ہے گویند جمعے معدود از ان بیعت تخلف نمودند مانند سعد ابن ابی وقاص و عبد اللہ بن عمر و محمد بن مسلمہ انصاری و اسامہ بن زید بن حارثہ اور صفحہ ۷ مین لکھا ہے و در مستقصی آوردہ کہ صہیب و حسان بن ثابت و کعب بن مالک و زید بن رافع بن خدیج و فضالہ بن عبید و کعب بن عجرہ و قدامہ بن مظعون نیز از بیعت امیر المومنین تخلف نمودند **تنبیہ** اس عبارت سے واضح و لایح ہے کہ صرف بنی امیہ

ہی نے بیعت امیر المومنین کی نہین کی تھی بلکہ اکابر صحابہ بھی جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک ہین بیعت امیر المومنین سے متخلف ہوئے تھے مثل حضرت سعد بن وقاص کے کہ منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین اور حضرت عبد اللہ بن عمر کے اب حضرت امیر المومنین کے حالات کو غور کرنا چاہیئے کہ حضرت نے بعد خلافت ظاہری کے اِن حضرات صحابہ اور بنی امیہ سے کیا طریقہ مسلوک رکھا پس صفحہ ۷۰۸ کتاب مذکور مین مسطور ہے گویند روز شنبہ دوم روز قرار خلافت بر حضرت امیر مغیرہ بن شعبہ کہ شرف صحبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم دریافتہ بود در میان عرب بکمال عقل وذہانت وبہایت تھیوو بھی مشہور واز سخافت رائے وتدبیر بغایت بعیدہ بودہ بخدمت حضرت امیر شتافت دبعرض رسانید کہ ترا خداوند تعالیٰ براست مرحومہ محمدیہ والی وحاکم گردانید و ما را بدولت متابعت تو رسانید پس ما را لابد وضروری باشد کہ نسبت بجناب تو اخلاص ودولت خواہی واختصاص وہوا داری ونیک خواہی بتقدیم رسانیم اکنون مراجہت صلاح مہم تو درسہ امر بخاطر خطور کردہ اگر رخصت فرمائی آنہا را بموقف اظہار رسانم ہر کدامی کہ مرضی ضمیر حضرت امیر باشد اختیار فرماید جناب ولایت مآب اورا دستوری سخن گفتن داد مغیرہ گفت من از بعضے مردم درین امر کہ امیر متصدی آنست تکاہلی وتساہلی وتغافلی فہم میکنم علاج آن یکے ازسہ امرست اول آنست کہ شترے تیز رفتار بدست آری وبران شتر سوار شوی واعراض نمودہ ازین مردم فرار اختیار فرمائی چون ایشان برائے این مہم شایستہ تر از تو دیگرے نیابند ہمہ باتفاق از عقب تو آئید وبدرخواست والتماس تمام مہم خلافت را بر تو قرار دہند واگر این امر پسند خاطر خطیر تو نباشد عمال عثمان را بر اعمالیکہ دارند امسال مقرر داری تا تو در امر خلافت بلا خلاف مستقل ومتمکن گردی زیرا کہ من امین نیستم از خلاف بعضے از ایشان با تو در وایتے آنکہ گفت صواب آن می نماید کہ مکتوبے بمعٰویہ بن ابی سفیان نویسی وایالت وحکومت مملکت شام را چنانکہ سابق بودہ وسالہا استمرار یافتہ بروے مسلم ومقرر داری واورا دران مکتوب باز خود بدل گیری ستمال ومطمئن وفارغ البال گردانی وشرف اوو شرف اسلاف اورا دران کتاب مسطور سازی واعلام فرمائی اورا کہ نسبت باو بہتر سلوک خواہی کرد از سلوک عمر وعثمان وعمر وعاص را بتفویض حکومت مملکت مصر بنوازی واستمالت نامہ باو بنویسی مشتمل بر ذکر شرف وتقدم او بر اکفار واقران وامتیاز او از امثال واشراف واعیان

او چه او شخصے ہست دربند ناموس و نام و بغایت زیرک و با فراست و طالب حکومت و ریاست و من از مخالفت و بغی بہر دو با تو بسیار متوہم و چون با ذعان و انقیاد این دو شخص مہم ترا استحکام و ثباتے پدید آید و امسال باین طریقہ بگذرد و بعد از ان ایشان را بواسطۂ اخبار از احوال عباد بنزد خود طلب فرمائی و ہر گرا خاطرت خواہد بجاے ایشان نصب فرمائی و اگر ازین دو امر ہیچکدام امتیاز نہ فرمائی مناسب آنست کہ ازین بلدہ بیرون روی و رخت توطن و اقامت بجاے دیگر بری کہ اینجا صلاح کراع و لشکر کسی نیست امیر المومنین علی در جواب او فرمود کہ این راے تو مرا صواب نمی نماید اما آنچہ گفتی از مردم قرار نمایم چگونہ این امر را ارتکاب کنم حالانکہ در بیعت من در آمدہ باشند و اما بر عمال عثمان و گذاشتن بر اعمال خود شان سیما معویہ و عمرو عاص خدا تعالی از من پرسد معذور داشتن ایشان را بر حکومت و ایالت ایشان یک ساعت در زمان خلافت من پیوستہ من لیلاً و نہاراً او جہراً نہی میکردم عثمان را از گذاشتن عمال او بر اعمال ایشان و او سخن مرا در این باب ہیچ نشنید تا رسید باو انچہ رسید و دید انچہ نبایست دید اکنون چگونہ دست ایشان را قوی دارم و آن قوم ضال مضل را بر مسلمانان گمارم وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا و اما بیرون رفتن من ازین بلدہ و اقامت و توطن در جاے دگر در این باب تامل کنم و ببینم کہ چہ روے می نماید یعنی **مصرعہ** تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون۔ **تنبیہ** اس عبارت سے ناخوشی حضرت علی کی حضرت عثمان سے اور نیز یہ کہ حضرت علی قوم بنی امیہ کو گمراہ و گمراہ کنندہ جانتے تھے ظاہر و باہر ہے اور صفحہ ۳۵ اسی کتاب مذکور سے لکھا ہے نقل است کہ عایشہ صدیقہ بعد فراغ از اداے حج از مکہ بمدینہ می آمد کہ در اثناے راہ خبر کشتہ شدن عثمان و جلوس علی ابن ابیطالب بر مسند خلافت باو رسید در زمان از راہ برگشتہ بمکہ معاودت نمود ابن عباس در راہ او را پیش آمد حالانکہ او نیز از گزاردن حج فارغ شدہ بود و بمدینہ میرفت و گفت یا ام المومنین چہ حال داری و چرا از راہ مدینہ برگشتے و بطرف مکہ میروی گفت خبر قتل عثمانؓ و خلافت علی بمن رسید دیگر مدینہ جاے توطن من نمیتواند بود و دل عایشہ از جانب علی غبارے داشت براے آنکہ در قضیہ افک با پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شان عایشہ گفتہ بود لِلنِّسَاءِ سُوءٌ كَثِيرَةٌ واللہ اعلم آوردہ اند کہ ہر یک از طلحہ و زبیر طالب ایالت و حکومت ناحیہ از ممالک و بلادے کہ در تحت تصرف

امیرالمومنین بود نمودند طلحہ ایالت بصرہ و زبیر ایالت کوفہ خواست امیر در جواب فرمود کہ من در سوانح مہمات کلیہ بصوابدید و مشاورت شما احتیاج دارم چون شما ہر یک بگوشہ بیرون رفتند من باکہ مشورت نمایم ایشان ہر دو ازین امتناع گرفتہ خاطر شدند و کینہ و فساد و ضغینہ در سینہ آوردند و گفتند علی ہیچ بیعت بر ما ندارد چہ ما باکراہ و اجبار باو بیعت کردیم و چون این سخن طلحہ و زبیر در میان مردم فاش گشت و خبر مراجعت عایشہ بمکہ و تخلف بعضے از صحابہ کہ سابق مذکور شد از بیعت امیرالمومنین شہرت یافت اختلاف و اضطراب در میان پدید آمد اور ان مضامین کی تائید صواعق محرقہ سے بھی ہوتی ہے چنانچہ باب ہشتم مین کتاب مذکور کے بصفحہ ۱۰۴ و ۱۰۵ منقول ہے قَالَ ابْنُ سَعْدٍ وَكَانَتْ مُبَايَعَةُ عَلِيٍّ بِالْخِلَافَةِ الْغَدَ مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعَهُ جَمِيعُ مَنْ كَانَ بِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَيُقَالُ إِنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ بَايَعَا كَارِهَيْنِ غَيْرَ طَائِعَيْنِ ثُمَّ خَرَجَا إِلَى مَكَّةَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِهَا فَأَخَذَاهَا وَخَرَجَا إِلَى الْبَصْرَةِ يَطْلُبُونَ بِدَمِ عُثْمَانَ وَبَلَغَ ذَالِكَ عَلِيًّا فَخَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَقِيَ بِالْبَصْرَةِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَمَنْ مَعَهُمْ وَهِيَ وَقْعَةُ الْجَمَلِ وَكَانَتْ فِي جُمَادَى الْآخِرِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلٰثِيْنَ وَقُتِلَ بِهَا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَبَلَغَتِ الْقَتْلَى ثَلٰثَةَ عَشَرَ أَلْفًا وَأَقَامَ عَلِيٌّ بِالْبَصْرَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ لَيْلَةً ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْكُوفَةِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِ مُعٰوِيَةُ وَمَنْ مَعَهُ بِالشَّامِ فَبَلَغَ عَلِيًّا فَسَارَ فَالْتَقَوْا بِصِفِّيْنِ فِي صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلٰثِيْنَ وَدَامَ الْقَتْلُ بِهَا أَيَّامًا فَرَفَعَ أَهْلُ الشَّامِ الْمَصَاحِفَ يَدْعُونَ إِلَى مَا فِيهَا مَكِيدَةً مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَكَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا أَنْ يُوَافُوا رَأْسَ الْحَوْلِ بِأَذْرُحَ فَيَنْظُرُوا فِي أَمْرِ الْأُمَّةِ وَافْتَرَقَ النَّاسُ وَرَجَعَ مُعٰوِيَةُ إِلَى الشَّامِ وَعَلِيٌّ إِلَى الْكُوفَةِ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ الْخَوَارِجُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ وَقَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ وَعَسْكَرُوا بِحَرُورَاءَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَخَاصَمَهُمْ وَحَجَّهُمْ فَرَجَعَ مِنْهُمْ قَوْمٌ كَثِيرٌ

وثبت قومٌ وساروا الی النہروان فسار الیہم علیٌّ فقتلہم وقتل منہم ذا الثدیۃ الذی اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ذالک سنۃ ثمانٍ وثلثین واجتمع الناس باذرج فی شعبان من ھذہ السنۃ وحضرھا سعد بن ابی وقاص وابن عمر و غیرھما من الصحابۃ فقدم عمرٌو وابا موسی الاشعری مکیدۃ منہ فتکلم فخلع علیًا وتکلم عمرٌو فامر معٰویۃ وبایع لہ وتفرق الناس علی ھذا وصار علیٌّ فی خلافٍ من اصحابہ حتی صار یعض علی یدیہ ویقول اعصی ویطاع معٰویۃ ھذا ملخص تلک الوقائع ولھا بسطٌ لا تحملہ ھذہ العجالۃ علی ان الاختصار فی ھذا المقام ھو اللائق فقد قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وقد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم بوقعۃ الجمل وصفین وقتال عائشۃ رضی اللہ عنہا والزبیر علیًا لما اخرجہ الحاکم وصححہ البیہقی عن ام سلمۃ قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خروج امہات المومنین فضحکت عائشۃ رضی اللہ عنہا فقال انظری یا حمیراء ان لا تکونی انت ثم التفت الی علیٍّ فقال ان ولیت من امرھا شیئًا فارفق واخرج البزار وابو نعیم عن ابن عباسٍ مرفوعًا ایتکن صاحبۃ الجمل الاخمر تخرج حتی تنبحہا کلاب الحوءب فیقتل حولھا قتلی کثیرۃ تنجو بعد ما کادت تنجو و اخرج الحاکم وصححہ والبیہقی عن ابی الاسود قال شہدت الزبیر خرج یرید علیًا فقال لہ علیٌّ انشدک اللہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تقاتلہ وانت لہ ظالمٌ فمضی الزبیر منصرفًا وفی روایۃ ابی یعلی والبیہقی فقال الزبیر بلی ولکن نسیت **ترجمہ** کہا ابن سعد نے بیعت خلافت علیؓ کی صبح روز دوم قتل عثمان کے واقع ہوئی مدینہ میں اور کل اصحاب رسول نے جو مدینہ میں تھے علی سے بیعت کی اور کہا جاتا ہے کہ بتحقیق طلحہ و زبیر

نے بکراہت بیعت کی بغیر رغبت کے پھر وہ دونو مکہ چلے گئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ مین تھین
پھر عایشہ کو لیکر بطلب خون عثمان کے طلحہ و زبیر بصرہ گئے اور یہ خبر علی کو پہونچی پس وہ وانہ
عراق کے ہوے اور بصرہ مین علی طلحہ و زبیر اور اونکے ہمراہیون سے ملاقات ہوئی اور یہی واقعہ جمل ہے
ماہ جمادی الاخری ۳۶ھ مین واقع ہوا اور اسی واقعہ مین طلحہ و زبیر قتل ہوگئے اور تعداد قتل
شدگان کی تیرہ ہزار تک پہونچی اور پندرہ شب علی نے بصرہ مین قیام کیا بعدہ کوفہ کو واپس
گئے پھر خروج کیا معویہ اور اون لوگون نے جو اونکے ساتھ شام مین تھے علی پر پس
یہ خبر سنکر علی چلے پس علی و معویہ سے بمقام صفین کے ملاقات ہوئی ماہ صفر ۳۷ھ ہجری
مین اور اس مقام مین ایک زمانہ تک قتل ہوا کیا پس اہل شام نے بمکر عمرو عاص کے قرآنون
کو بلند کر کے رجوع طرف قرآن کے کی اور آپس مین ایک نوشتہ لکھکر یہ قرار دیا کہ شروع
سال مین بمقام اَذرُح نام قریہ ہے ملک شام مین مجتمع ہوکر حال امت اور افتراق مردم
پر نظر کرین اور معویہ جانب شام اور علی جانب کوفہ کے واپس گئے پھر خروج کیا علی پر
خوارج نے کہ بعض اصحاب علی اور اونکے ہمراہیون سے تھے اور خوارج کہتے تھے کہ نہین
حکم ہے مگر واسطے خدا کے اور لشکر کشی اون لوگون نے مقام حرورا مین کی تب علی نے
ابن عباس کو اون لوگون کے پاس بھیجا ابن عباس نے اون لوگون سے مخاصمہ اور
مباحثہ کیا بعد مباحثہ کے ایک گروہ نے اوس عقیدہ سے رجوع کیا اور قوم کثیر اپنے
اعتقاد فاسد پر قایم رہی و بمقام نہروان چلے گئے تب علی جانب اوس قوم کے گئے
اور اونکو قتل کیا اور اس قوم سے ذوالثدیہ کو قتل کیا کہ جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دی تھی اور یہ واقعہ ۳۸ھ ہجری مین ہوا اور اسی ۳۸ھ مین بماہ شعبان لوگ
بمقام اذرح مین جمع ہوگئے اور سعد ابن وقاص اور عبد اللہ ابن عمر اور سوا انکے اور صحابی
بھی اوس مقام مین حاضر ہوے اوسوقت عمرو عاص نے ابو موسیٰ اشعری سے ایک مکر کیا اور
کہا کہ پہلے تم کلام کرو پس ابو موسے نے علی سے خلافت کو نکال لیا اور کلام کیا عمرو نے
پس معویہ کو خلیفہ مقرر کیا اور اوس سے بیعت کی اور اسی نہج پر لوگ متفرق ہوگئے اور رہے
علی نہج خلاف کرنے اپنے اصحاب کے تا آنکہ بغصہ اپنے ہاتھ کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ میری

نافرمانی کیجاوے اور اطاعت کیجاوے معویہ کی یہ ہے خلاصہ ان وقایع کا اور اسکے لیے تفصیل ایسی ہو کہ یہ رسالہ عجالہ اوسکا تحمل نہین کرسکتا ہو بنا بر اسکے اختصار اس مقام مین لایق ہے پس بتحقیق فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ذکر کیا جاوے میرے اصحاب کا پس زبان کو اپنی بند کرو اور بتحقیق خبر دی پیغمبر صلعم نے واقعہ جمل اور صفین او رجنگ عایشہ اور زبیر کی ساتھ علی کے جیسا کہ اخراج کیا ہو اوسکو حاکم نے او تصحیح کی ہو اوسکی بیہقی نے کہ کہا ام سلمہ نے کہ بیان کیا رسول اللہ نے خروج کرنا مادران مومنین یعنی اپنی ازواج کا تب عایشہ ہنسین پیغمبر نے فرمایا ای حمیرا دیکھ تو نہووے پھر علی کیطرف ملتفت ہوکر فرمایا کہ اگر کسی چیز مین تم حاکم امر عایشہ کے ہو تو اوسکے ساتھ نرمی کرنا اور روایت کی ہے بزار اور ابونعیم نے ابن عباس سے مرفوعاً تم مین کون ہوگی صاحبہ سُرخ اونٹ کی کہ خروج کریگی یہانتک کہ بھونکین گے اوسکو کُتے حواب کے پس قتل کیے جاینگے گرد اوسکے بہت لوگ نجات پاوے بعد اوسکے کہ قریب ہو کہ نجات پاوے اور اخراج کیا ہو اور تصحیح کی ہو اوسکی حاکم نے اور بیہقی نے ابوالاسود سے ابوالاسود کہتے ہین کہ مین موجود تھا جب زبیر بہ تجسس علی کے نکلے تھے اوسوقت علی نے زبیر سے کہا کہ مین تجکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تو نے رسول اللہ صلعم سے نہین سنا ہو کہ آنحضرت کہتے تھے کہ تو علی سے جنگ کریگا اوسوقت تو ظلم کرنیوالا واسطے علی کے ہوگا یہ سنکر زبیر واپس چلے گئے اور روایت ابویعلی اور بیہقی کی یہ ہو کہ زبیر نے بجواب علی کے کہا کہ جو تمنے بیان کیا سچ ہے لیکن مین بھول گیا تھا تمام ہوا ترجمہ اور روایت سگان حواب کی شاہ عبدالعزیز صاحب نے کتاب تحفہ اثنا عشری مین بصفحہ ۵۲۸ باین عبارت لکھی ہو کَاَنِّی بِاِحْدٰیکُنَّ تَنْبَحُھَا کِلَابُ الْحَوْأَبِ فَاِیَّاکِ اَنْ تَکُوْنِیْ یَا حُمَیْرَاءُ ترجمہ گویا مین دیکھتا ہون تم ازواج مین سے ایک کو کہ بھونکتے ہین اوسکو کتے حواب کے پس پرہیز کر تو یہ کہ تو ہووے اے حمیرا پھر اوسی صفحہ مین لکھتے ہین جواب ازین طعن آنکہ ارادہ رجوع از حضرت عایشہ بموجب این روایات ہم ثابت شد چنانچہ در روایات اہل سنت مصرح بہا است کہ فرمود رُدُّوْنِیْ رُدُّوْنِیْ ترجمہ باز گردانید مرا باز گردانید مرا لکن در روایات اہل سنت تمام این قصہ چنین صحیح شدہ کہ حضرت عایشہ

در باب مراجعت استادگی کردو اہل عسکر در رجوع باوے موافقت نمی نمودند و باہم مطارحۂ
این امر بود درین اثنا مروان بن حکم و دیگر مردم عسکر قریب ہشتاد کس را از دہاقین گرد
و نواح شاہد آوردند کہ این آب را حواب نام نیست آن آبے دگر ست پس عایشہ پیشتر روانہ
شد تنبیہ ان کل عبارات روضۃ الاحباب اور صواعق محرقہ اور تحفۂ اثنا عشریہ سے
چند امور ثابت ہوتے ہین اول یہ کہ اکثر صحابہ مثل سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن عمر
وغیرہ اور کل بنی امیہ نے حضرت امیر المومنین سے بیعت نہین کی اور حضرت زبیر اور حضرت
طلحہ نے بیعت کرکے صرف بسبب نہ ملنے حکومت بصرہ اور کوفہ کے بیعت توڑ ڈالی اور
مکہ مین جاکر حضرت عایشہ کو لیکر واسطے طلب خون حضرت عثمان کے بصرہ گئے دوم حضرت
عایشہ کو حضرت امیر المومنین سے اسقدر بغض و عناد تھا کہ مکہ سے مدینہ کو واپس آتی
تھین اثنائے راہ مین خبر قتل حضرت عثمان اور انعقاد خلافت حضرت علی کی سنکر پھر
مکہ کو الٹی پھر گئین اور فرمایا کہ اب مدینہ لایق قیام میرے نہین رہا سیوم پیغمبر خداؐ نے
اپنی حالت حیات مین جنگ جمل و صفین اور خروج اپنی بعض ازواج کی خبر دی تھی اور
بالخصوص حضرت عایشہ سے بتاکید شدید بصیغہ تحذیر فرمایا تھا کہ تم نہونا باوجود ایسی ممانعت
کے حضرت عایشہ نے نہ مانا اور بصرہ جاکر بطلب خون عثمان کے حضرت علی سے لڑین اور
تیرہ ہزار آدمی کی خونریزی اس جنگ مین ہوئی حالانکہ حضرت عایشہ وارث حضرت عثمان
کی نہ تھین اور نہ کوئی منصب خون طلبی عثمان کا انکو حاصل تھا چہارم جب حضرت عایشہ
مقام حواب مین پہونچین اور سگان حواب کے بھونکے تو حضرت عایشہ نے قصد مراجعت
کا کیا پس مروان اور اہل لشکر نے اسی نفر دہاقین سے جھوٹی گواہی دلوائی کہ یہ آب
حواب نہین ہی تب حضرت عایشہ حواب سے آگے بڑھین بڑے تعجب کی بات ہی کہ حضرت
زبیر اور طلحہ کہ داخل عشرہ مبشرہ ہین سردار لشکر اور حضرت عائشہ کو بالخصوص بنا بر خون
طلبی حضرت عثمان کے بصرہ کیجانب لائے تھے باوجود ان دو صحابہ جلیل القدر کے یہ
جھوٹے گواہ کیسے پیش کئے گئے اور کیونکر انکی گواہی مقبول ہوئی ہر چند شاہ عبدالعزیز
صاحب نے صرف نام مروان کا لکھا ہی اور باقی لوگون کا نام جو شہادت کاذبہ کے ادا کرنیمین

شریک تھی بیان نہین کیا مجمل لفظ مردم عسکر درج کیاہی اور اگر اس بحث سے درگذر کیجاوے
تو ہر گاہ مروان کو حضرت عایشہ ملعون جانتی تھین پھر کیون اوسکے بیان پر اعتماد کیا چنانچہ
تاریخ الخلفا مین بصفحہ ۱۳۸ منقول ہی بقدر حاجت عبارت اوسکی نقل کیجاتی ہی فَقَالَتْ
عَائِشَةُ کَذَبَ مَرْوَانُ مَا فِیْهِ نَزَلَتْ وَلٰکِنْ نَزَلَتْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَا مَرْوَانَ وَمَرْوَانَ فِیْ
صُلْبِهٖ فَمَرْوَانُ فَضَضٌ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰہِ = ترجمہ پس عایشہ نے کہا جھوٹھ کہا مروان
نے آیہ حق مین عبد الرحمن بن ابی بکر کے نہین نازل ہوا بلکہ فلان ابن فلان کے حق مین نازل
ہوا ہی اور لکن رسول اللہ صلعم نے لعنت کی باپ پر مروان کے اور مروان پر جبکہ وہ صلب
پدر مین تھا پس مروان نکلا ہی لعنت خدا سے اور گو شاہ عبد العزیز صاحب نے حضرت زبیر کو
بچایا اور نام اونکا نہین لکھا ہی مگر صاحب صواعق محرقہ نے حدیث جناب رسالتمآب کی نقل کی
ہے جسمین وارد ہی کہ بطور پیشین گوئی کے آنحضرت نے زبیر سے فرمایا تھا کہ تم جنگ کروگے
علی سے درحالیکہ تم ظلم کرنیوالے واسطے علی کے ہوگے پس ظلم کنندہ علی کا بیشک وشبہہ حکم
آیہ لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظَّالِمِیْنَ مین داخل ہوگا اور یہ بھی باقرار صاحب صواعق محرقہ
کے ثابت ہی کہ اسی جنگ مین حضرت طلحہ وزبیر ہاتھ سے یاوران علی کے مارے گئے اور جنگ
کنندگان با علی کو حضرات اہل سنت وجماعت باغی قرار دیتے ہین پس یہ دونو صاحب بھی باغی تھے
اور بحالت بغاوت مین مارے گئے تو پھر بری الذمہ عند اللہ کیونکر ہو سکتے ہین اور یہ بھی ظاہر ہی کہ
یہی دونو بزرگوار مدینہ سے حضرت علی کی بیعت توڑ کر اس ناخوشی سے کہ حضرت علی نے حسب استدعاے
اونکے حکومت اور ایالت بصرہ اور کوفہ کی اونکو نہ دی مکہ معظمہ مین پاس ام المومنین عایشہ کے گئے
وہ تو پہلے ہی سے حضرت علی سے ناخوش تھین ان دونو صاحبون کا اغوا اور باعث زیادتی طیش
وغضب حضرت عایشہ کا ہوا اور فی الفور آمادہ جدال وقتال بحیلہ قصاص طلبی قاتلان حضرت
عثمان کی ہوگئین ورنہ اس سے پیشتر تو حضرت عایشہ حضرت عثمان سے اسقدر ناخوش تھین
کہ اونپر لعنت کرتی تھین چنانچہ جلد سوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۵ منقول ہی بالجملہ
بعضے ازین امور حامل و باعث شد مر عایشہ را کہ در شان عثمان گفت لعن اللہ نعثلا

وَقَتَلَ نعثلاً یعنی خدا لعنت کرے نعثل کو اور قتل کرے نعثل کو اور جلد دوم مجمع البحار لغت حدیث اہل سنت وجماعت مین بصفحہ ۳۷۲ بیچ لغت نعثل کے لکھا ہی کَانَ اَعْدَاءُ عُثْمَانَ یُسَمُّوْنَہٗ نعثلاً تَشْبِیْھًا بِرَجُلٍ طَوِیْلِ اللِّحْیَۃِ فِیْ مِصْرَ اِسْمُہٗ نَعْثَلٌ وَقِیْلَ ھُوَ الشَّیْخُ الْاَحْمَقُ وَذَکَرَ الضَّبْعَانَ وَمِنْہُ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ اُقْتُلُوْا نعثلاً قَتَلَ اللّٰہُ نعثلاً یَعْنِیْ عُثْمَانَ وَھٰذَا کَانَ مِنْھَا لَمَّا غَاضَبَتْہُ وَذَھَبَتْ اِلٰی مَکَّۃَ ترجمہ دشمنان عثمان نے نام اونکا نعثل رکھا تھا بسبب مشابہ ہونے ساتھ ایک شخص ریش دراز باشندہ مصر کے اور کہا گیا ہی کہ نعثل کے معنی پیر احمق ہین اور کفتار نر اور اُسی سے حدیث عایشہ ہو کہ وہ کہتی تھین قتل کرو نعثل کو خدا قتل کرے نعثل کو اور یہ اسوقت کا کلام ہی کہ جب عایشہ عثمان سے غضبناک ہو کر مکہ چلی گئین تھین طرفہ تر یہ ہی کہ بنص صریح قرآن کے ازواج نبی کو ممانعت خدا نے کی تھی کہ گھرون مین اپنے رہین اور مثل ایام جاہلیت کے باہر نہ نکلین چنانچہ سورۂ احزاب مین اللہ تعالیٰ بخطاب بازواج نبی کے ارشاد فرماتا ہے وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ترجمہ اور قرار پکڑو تم ازواج نبی اپنے گھرون مین اور دکھاتے نہ پھرو جیسے دکھانا دستور تھا زمانہ جاہلیت مین اور برپا رکھو نماز کو اور دیتے رہو زکوٰۃ کو اور اطاعت مین رہو اللہ ورسول کی باوجود اس نص صریح قرآنی دربارہ استقرار خانہائے خود اور نہ باہر نکلنے مثل ایام جاہلیت کے حضرت عایشہ نے اسپر قناعت نہ کی رسول اللہ صلعم سے اجازت جہاد کی مانگی حضرت نے اجازت نہ دی چنانچہ بخاری مین کتاب الجہاد کے باب جہاد النساء مین بصفحہ ۴۹۱ منقول ہی عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ جِھَادُکُنَّ الْحَجُّ ترجمہ ام المومنین عایشہ کہتی ہین کہ مینے اجازت جہاد کی نبی صلعم سے مانگی پیغمبر نے فرمایا کہ تم لوگون کا جہاد حج ہی اور پیغمبر صلعم نے وقت وفات بھی وصیت اپنی ازواج سے کی تھی کہ گھرون سے باہر نہ نکلنا چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۵۵۰ منقول ہی نصیحت کرد بازواج مطہرات وگفت بر شما باد کہ در گوشہ خانہ خود خود را نگاہ دارید

وخود را از نامحرم مصون و مستور دارید و خواند این آیہ را وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى اور قبل اس آیہ کے اسی سورہ مین اللہ تعالی ازواج نبی سے خطاب کرکے ارشاد فرماتا ہی يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ ترجمہ اے نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین ہین اگر ڈر رکھو تم اس سے ظاہر ہو کہ بشرط تقوی یعنی خوف خدا رکھنے کے ازواج نبی کی مثل عام عورتون کے نہین ہین اور اسی سورہ مین اللہ تعالی بذریعہ اپنے پیغمبر کی ازواج نبی کو تہدیداً ارشاد فرماتا ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ترجمہ اے پیغمبر کہو تم واسطے اپنی بی بیون کے اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کو اور زینت اسکی پس آؤ تم کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا نیک اور اگر چاہتی ہو تم اللہ و رسول اور آخرت کے گھر کو پس تحقیق کہ اللہ تعالی نے تیار کیا ہے واسطے نیکو کارون کے تم مین سے ثواب بڑا مضمون آیہ ثانی ہدایہ سے ظاہر و باہر ہی کہ ازواج نبی سے جو نیکو کار ہین انہین کیلئے خدا نے اجر عظیم مہیا کیا ہی یہ تخصیص نیکو کار کی دلیل قوی اس بات کی ہی کہ انمین ایسی بھی تھین جنکے کام بُرے تھے جلد دوم تفسیر مدارک مین بصفحہ ۲۰۸ بعد سراحا جمیلا کے لکھا ہی أَرَدْنَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا مِنْ ثِيَابٍ وَزِيَادَةِ نَفَقَةٍ وَتَغَايَرْنَ فَغَمَّ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ رض ترجمہ چاہا بی بیون نے نبی کی کچھہ دنیا سے از قسم لباس اور زیادتی خرچ کی اور آپس مین غیرت کیا کرتی تھین پس ان باتون نے غمگین کیا رسول اللہ صلعم کو پس یہ آیہ نازل ہوا پیغمبر صلعم نے شروع کیا ساتھ عائشہ کے یعنی ارشاد خدا کے سمجھانے کی ابتدا آنحضرت نے ام المومنین عائشہ سے کی اس سے پایا جاتا ہی کہ حضرت عائشہ طلب زینت دنیا اور زیادتی نفقہ مین سب ازواج کی نسبت زیادتی کرتی تھین اور اس حد تک یہ طلب دنیا تھی کہ رسول اللہ صلعم غمگین ہوتے تھے چنانچہ تصدیق اس قول کی خود حضرت عائشہ کے

بیان سے جو جلد سیوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۴۲ منقول ہے ہوئی ہے نقلست کہ روز دیگر غنچہ
چمن نبوت و رسالت و سرو بوستان جلالت و بسالت یعنی امام حسن مجتبےٰ را برسم رسالت
بخانۂ عائشہ فرستاد حسنؑ آمد و گفت امیر المومنین می فرماید بدان خدای کہ بشگافت دانہ را
و بیافرید آدم فرزانہ را کہ اگر در زمان تجہیز سفر مدینہ نپردازی پیغامے بتو فرستم و ترا تنبیہ
کنم بر امریکہ کیفیت آنرا تو نیک دانی راوی گوید عائشہ دران وقت سر خویش را شانہ میکرد و جانب
راست را بافتہ بود و میخواست کہ جانب چپ را ببافد چون حسن مجتبےٰ این پیغام رسانید عائشہ النسر
گیسوے خود را نبافتہ در زمان ازان مکان برخواست و با خواص و خدم خویش گفت بار مرا بر راحلہ
من نہید و بکار سازی سفر مدینہ مشغول شوید کہ ہیچ چارہ جز رفتن بمدینہ ندارم و کمال اضطراب
در بشرۂ وی ظاہر شد زنے از نسا و روساے بصرہ از بنی المہلب با عائشہ گفت یا ام المومنین
عبد اللہ ابن عباس بنزد تو آمد و ہمچنین نامہ و پیام رسانید و تو سخن با و بلند گردانیدے کہ ما ہمہ
آواز ترا و رحین مقاولہ و مجادبہ با و شنیدیم چنانکہ وی بغضب خاست و ازین خانہ بیرون رفت و
پدر این جوان یعنی امیر المومنین خود آمد و با تو ازین مقولہ سخن راند ہیچ اقبال بقبول او ننمودے
اکنون چہ افتاد کہ بقول پسر او این ہمہ اضطراب دست داد عایشہ در جواب گفت این جوان سبط
رسولؐ و فرزند بتول و نور دیدۂ اہل قبول است و ہر کسیکہ دوست میدارد کہ نظر بر ہر دو چشم خاتم
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اندازد باید کہ نظر بہ چشمان این فرزند او کند و بتحقیق کہ من دیدم رسول خدا
صلعم را کہ او را میبو سید و میبوئید و بسینۂ اطہر خود ش ملصق میگردانید و پدر رش بدست او پیغامے
فرستادہ و مرا بر امرے اطلاع دادہ کہ بجز طریق سلوک مدینہ پیمودن دوائے دیگر ندارم **شعر**
حالیا مصلحت وقت دران می بینم + کہ کشم رخت بان گوشہ و خوش بنشینم۔ القصہ آن زن از
کیفیت آن امر استفسار نمود عایشہ گفت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم روزے از
غنایم کہ بعلی رسیدہ بود میان ذوی القربی و یاران خود قسمت می فرمود ما نیز یعنی زوجات
مطہرات آنحضرت ازان نقد با حصہ نصیبے طلبیدیم و دران طلب لجاج و مبالغہ بر آن حضرت
از حد اعتدال گذرانیدیم علی ابن ابیطالب علیہ السلام زبان را بملامت ما کشودہ و گفت
بس است کہ مبالغہ کردید والحاح از حد گذرانیدید و حضرت را ملول و بے حضور ساختید

و مارا توبیخ و تقریع بسیار کرد ما نیز هم نمودیم بر او و او را سخنان خشونت آمیز گفتیم وے
این آیت را بر ما خواند که عَسَیٰ رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا
مِّنْکُنَّ یعنی نشاید بود که اگر او دست از شما بر دارد و شما را در حوزه مطلقات در آرد پروردگار
او بهتر شره تر از شما عوض و بدل دهد او را ما نیز در خشونت و درشتی افزودیم رسول الله صلی الله
علیه وسلم از درشتی و غلظت قول ما کہ با علی بن ابیطالب نمودیم در غضب و غصه شد و نظر
بجانب علی کرده فرمود اے علی من طلاق ایشان را در قبضه اختیار تو در آوردم و برآے تو مفوض
ساختم و ترا وکیل خود گردانیدم که هر کدام از ایشان را که تو از قبل من طلاق دهی نام او از دفتر
نساء النبی محو شود و آنحضرت امر طلاق ما را اطلاق فرمود و فرق میان حیات و ممات ننموده مرا
علی بن ابیطالب برین معنی تنبیه میکند اکنون من از فراق کلی می اندیشم مبادا بر زبان او چیزے
رود که تدارک او را تصور نتوان کرد می ترسم که از رسول صلی الله علیه وسلم مایوس شوم و
دران جهان از دولت ملاقات و سعادت خدمت او محروم مانم **شعر** لِکُلِّ
شَیْئٍ عَدِمْتَ مِنْهُ خَلَفٌ + وَمَا لِفَقْدِ الْحَبِیْبِ مِنْ خَلَفٍ ۔ **شعر** بر خاستن از جان و
جهان مشکل نیست + مشکل ز سر کوے تو بر خاستن است ۔ **تنبیہ** اس روایت سے
تو بخوبی تصدیق اس امر کی خود باعتراف حضرت عایشہ کے ہوتی ہے کہ مال غنیمت سے حصہ
طلب کرنے میں اسقدر حضرت عایشہ نے مبالغہ و اصرار کیا کہ رسول اللہ صلعم رنجیدہ و ملول ہوئے
اور حضرت علی نے اونکو منع و سرزنش کی تو حضرت عایشہ نے اون سے بھی خشونت آمیز باتیں
کین تب حضرت امیر نے آیۂ قرآن پڑھا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ قریب ہے پروردگار محمد صلعم کو اگر
وہ تمکو طلاق دین تو تمہارے بدلے تمسے بہتر بی بیان دے اوسکو سنکر حضرت عایشہ
نے زیادہ سختی و درشتی علی سے کی اور آنحضرت صلعم اس سختی اور درشتی عایشہ سے غصہ اور
غضبناک ہوئے اور علی سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے علی مینے اختیار طلاق اپنی ازواج کا
تمکو دیکر وکیل اپنا مقرر کیا جسکو چاہو طلاق دو اور حالت حیات اور بعد ممات میری
یہ اختیار تمکو حاصل رہیگا جسکو تم طلاق دوگے نام اوسکا دفتر ازواج نبی سے خارج
ہوجاویگا اور بنص قرآن یعنی آیہ دانی ہدایہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا

وَحْیٌ یُّوْحٰی سے ظاہر و باہر ہو کہ پیغمبر صلعم اپنی خواہش سے کوئی بات نہین کرتے تھے بغیر
اسکے کہ انکی نسبت وحی الٰہی نازل ہو پس یہ اختیار طلاق اپنی ازواج کا جو رسول اللہ صلعم نے حضرت
علی کو تفویض فرمایا بدلیل اس آیہ شریفہ کے بموجب حکم اور وحی الٰہی کے تھا باوجود ایسی
تنبیہات اور تہدیدات خدا اور رسول کے حضرت عایشہ کو اسقدر بغض و عداوت حضرت علی کا
ہیجان ہوا کہ باغواے حضرت طلحہ و زبیر کے جو قطعی جنتی نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہین خلاف
حکم خدا و رسول کے بے تکلف گھر سے باہر نکلکر بسواری شتر سرخ عین میدان کارزار مین خود
آکر مشغول جنگ و پیکار اس حد تک ہوئین کہ گرد شتر کے انبار کشتو نکا ہو گیا اور بڑے بڑے
صحابی جلیل القدر مانند حضرت طلحہ و زبیر وغیرہ بحمایت حضرت عایشہ کے مارے گئے اور تعداد
مقتولونکی تیرہ ہزار تک پہونچی مقام حیرت یہ ہو کہ حضرت طلحہ و زبیر نے جنکو اہل سنت وجماعت
قطعی جنتی قرار دیتے ہین کیونکر مخالفت و نقض بیعت امام برحق سے اختیار کی اور ایک عورت کو
حاکم بنایا حالانکہ کتاب الفتن بخاری مین بصفحہ ۸۰۸ یہ حدیث منقول ہو عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ
لَقَدْ نَفَعَنِی اللّٰہُ بِکَلِمَۃٍ اَیَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ فَارِسَ مَلَّکُوْا اِبْنَۃَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَءَۃً۔
ترجمہ ابو بکرہ کہتا ہو ہر آئینہ بتحقیق نفع دیا اللہ نے مجکو ساتہ ایک کلمہ کے زمانہ جنگ جمل مین
وہ یہ ہو کہ جب رسول اللہ صلعم کو خبر پہونچی کہ اہل فارس نے دختر کسرے کو اپنا بادشاہ
بنایا ہو فرمایا آنحضرت نے کہ نہ رستگار ہونگے کوئی قوم جو حاکم اپنا عورت کو بنائیگی پس بمفاد
اس حدیث کے حضرت طلحہ و زبیر بلکہ ہزارہا صحابی جو حضرت عایشہ کو اپنا حاکم بناکر مکہ معظمے
بصرہ مین واسطے جنگ کے لائے اور حضرت علی سے لڑی اور بعد قتل حضرت عثمان کے جن
لوگون نے حضرت عایشہ کو حاکمہ شریعت قرار دیکر مجتہدہ بنایا کیونکر رستگار ہونگی اور ہزاروں
آدمی جنمین بڑے بڑے صحابی بھی داخل ہین جو اس جنگ مین مارے گئے ہین اونکے جہنمی ہونیکی نسبت
تو نص صریح جلد دوم صحیح مسلم مین جو معہ شرح نووی کے چھپی ہو بیچ کتاب الفتن کے بصفحہ ۳۸۹
منقول ہو عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِیْدُ ھٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِیَنِیْ
اَبُوْبَکْرَۃَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِیْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ

ترجمہ احنف بن قیس کہتا ہی کہ مین باہر نکلا اور مین قصد ملاقات اس شخص یعنی علی کا رکھتا تھا پس ابوبکرہ سے مجھسے ملاقات ہوئی اوسنے مجھسے پوچھا کہان کا ارادہ تو کرتا ہی مینے کہا ابن عم رسول اللہ صلعم کی مدد کرنا مین چاہتا ہون یعنی علی کی ابوبکرہ نے کہا اے احنف پھر جا پس بہ تحقیق مینے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جسوقت دو مسلمان مقابلہ کرین ساتھ اپنی اپنی تلوار کے پس قاتل اور مقتول دونو داخل جہنم مین ہونگے مینے کہا یا کہا گیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہی پس کیا حال مقتول کا ہی آنحضرت نے فرمایا کہ بتحقیق مقتول نے ارادہ قتل اپنے ساتھی کا کیا تھا پس اس حدیث سے تو بالتصریح جہنمی ہونا مددگاران حضرت عایشہ کا جو اس جنگ مین مارے گئے اور منجملہ اونکے حضرت طلحہ و زبیر بھی ہین ثابت و متحقق ہوگیا مگر قاتلین انکے کہ جنمین خود حضرت اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بھی شامل ہین یا معاونین امیر المومنین جو اس جنگ مین مارے گئے اونمین صدہا صحابی بدری و احدی و شرکای بیعت رضوان و بعض تابعین بالاحسان مثل حضرت عمار اور حضرت خزیمہ و حضرت اویس قرنی وغیرہم داخل ہین انکی نسبت مجال اہل سنت و جماعت کی نہین ہی کہ اونکو جہنمی کہہ سکین اور اگر بالفرض اہل سنت و جماعت بحمایت حضرت عایشہ کے اونکو جہنمی کہین تو قابل قبول کسی صاحب عقل و دیانت کے نہین ہی اسلیے کہ جب برسر حق ہونا حضرت امیر المومنین کا اس جنگ مین باعتراف اہل سنت کے ثابت ہی تو تابعین بھی حضرت کے بدرجہ اولی برسرحق تھی اور جب حق پر مارے گئے تو اللہ تعالی عادل ہی کبھی انکو جہنم میں داخل نہین کریگا باقی رہین حضرت عایشہ کہ اہل سنت و جماعت اونکو مجتہد قرار دیتے ہین اور بذریعہ خطاء اجتہادی کے مستحق ایک ثواب کا ٹھہراتے ہین حالانکہ جب کسی امر خاص مین نص قرآن اور نص حدیث وارد ہو تب اجتہاد حرام ہی اور اس جنگ جمل کی نسبت تو بالخصوص رسول اللہ صلعم نے پیشتر سے خبر دی تھی اور حضرت عایشہ کو اوس سے منع فرمایا تھا اور تہدید و تنبیہ شدید فرمائی تھی کہ بالتفصیل بیان کی گئی ہین اب وہ نصوص جو دربارہ محبت رکھنے ساتھ علی کے اور منع بغض و عداوت اونکی وارد ہین

بیان کیجاتی ہین ہرچند وہ کثیر ہین مگر ہم اونمین سے بعض کے بیان پر کفایت کیجاتی ہے جیسا کہ پچیسوین پارہ
قرآن مین اللہ تعالی بیچ سورہ شوری کے فرماتا ہے قُل لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي
الْقُرْبٰى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ترجمہ
کہو تم اے محمد نہین مانگتا مین تم سے اوپر پیغامبری خدا کے کچھ مزدوری مگر محبت بیچ قرابت والونکی اور جو
شخص کمائی نیکی ہم اوسکی زیادہ کرینگے خوبی تحقیق اللہ معاف کرتا ہے حق مانتا ہے تفسیر بیضاوی کے نسخہ قلمی
مین بعد الا المودة فی القربی کے معنی آیہ لکھکر لکھا ہے رُوِيَ اَنَّهَا لَمَّا نَزَلَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَنْ قَرَابَتُكَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا ترجمہ روایت کیگئی ہے کہ تحقیق جب یہ آیہ نازل ہوئی تو
پوچھا گیا یا رسول اللہ کون قرابتمند آپکے ہین اور کون وہ لوگ ہین جنکی محبت ہمکو کرنی واجب ہوئی
ہے فرمایا رسول صلعم نے وہ علی اور فاطمہ اور دو بیٹے اونکے ہین اور جلد دوم مدارک مطبوعہ مطبع نیابت مصری
بمبئی مین صفحہ (۷۱) مین بھی بلفظہ اسی حدیث کو ذیل تفسیر اس آیہ مین نقل کیا ہے اور شیخ ابن حجر مکی
نے باب یازدہم صواعق محرقہ مین بیچ فصل اول کے چودہ آیتین لکھی ہین جو شان اہل بیت مین نازل
ہوئی ہین منجملہ اونکے چودھوین آیت یہی آیہ مودة ہے بصفحہ (۱۴۹) اس آیہ کی تفسیر مین یہی حدیث
احمد و طبرانی و ابن ابی حاتم و حاکم ابن عباس سے نقل کی ہے بعد اسکے لکھا ہے رَوَى اَبُو الشَّيْخِ
وَغَيْرُهُ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِينَا آلَ حٰمٓ آيَةٌ لَا يَحْفَظُ مَوَدَّتَنَا
اِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ قَرَءَ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي
الْقُرْبٰى ترجمہ روایت کی ہے ابو الشیخ وغیرہ نے کہ کہا علی نے کہ شان مین ہم آل حم کے ایک
آیت نازل ہوئی ہے نہین حفاظت کرینگے ہماری محبت کی مگر کل مومن بعدہ حضرت نے یہ آیہ قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى پڑھا اور سنن ابن ماجہ مطبوعہ مطبع عمدة المطابع کہ منجملہ صحاح
ستہ کے ہے بصفحہ (۱۹) منقول ہے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَا يُحِبُّنِي اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي اِلَّا مُنَافِقٌ
ترجمہ زر ابن جبیش روایت کرتا ہے علی سے کہ کہا علی نے عہد کیا نبی امی نے کہ بتحقیق نہ دوست رکھیگا
مجکو مگر مومن اور نہ بغض رکھیگا مجھسے مگر منافق اور صواعق محرقہ کے باب یازدہم مین بیچ فصل ثانی کے

بصفحہ (۱۶۴) منقول ہو اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِنِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ ترجمہ اخراج کیا ہو ابن عساکر نے علی سے کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایکبال کو علی کے ایذا دیگا اوسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجکو ایذا دی بس بتحقیق اوسنے خدا کو ایذا دی اور باب نہم کی فصل اول مین کتاب مذکور کے بصفحہ (۱۰۰) منقول ہو عَنْ سَعْدِ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِيْ ترجمہ سعد ابن وقاص کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جسنے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا دی مجھکو اور اوسی صفحہ مین منقول ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ ترجمہ ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے علی سے دوستی کی اوسنے مجھسے دوستی کی اور جسنے مجھسے دوستی کی اوسنے خداسے دوستی کی اور جسنے علی سے دشمنی کی اوسنے مجھسے دشمنی کی اور جسنے مجھسے دشمنی کی اوسنے خداسے دشمنی کی اور کتاب مشکوٰۃ مین بیچ باب فضائل اہل بیت کی فصل اول مین بصفحہ (۵۰) منقول ہو عَنْ جُمَيْعِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جمیع ابن عمیر کہتا ہو کہ مین اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عایشہ کے پاس گیا پس پوچھا مین نے کہ کون شخص دوست تر پیش رسول اللہ صلعم کے تھا حضرت عائشہ نے کہا فاطمہ پھر پوچھا گیا کہ مردون سے کون محبوب تر تھا رسول اللہ کو حضرت عایشہ نے کہا شوہر فاطمہ کا اعلام مفید عام اس حدیث مین حضرت عایشہ نے حضرت علی کا نام نہین لیا ایسی ہی ایک حدیث صحیح بخاری مین بیچ باب مرض النبی کے بصفحہ (۶۴۰) منقول ہو اِنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اِسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ وَهُوَ

بین الرجلین تخط رجلاہ فی الارض بین عباس ابن عبد المطلب
ورجل اٰخر قال عبید اللہ فاخبرت عبد اللہ بالذی قالت
عائشۃ فقال لی عبد اللہ ابن عباس ھل تدری من الرجل الاٰخر
الذی لم تسم عائشۃ قال قلت لا قال ابن عباس ھو علیؓ کہا عایشہ زوجہ
نبی نے ہرگاہ بیمار ہوے رسول اللہ صلعم اور شدت درد کی آنحضرت کو ہوئی تو اپنی بی بیون سے اجازت طلب
کی کہ میرے گھر مین بیمارداری حضرت کی کیجاوے پس سب بی بیون نے اجازت دی تب حضرت دو شخص کے
بیچ مین اس حالت سے چلے کہ دونو پانون زمین پر کھینچتے ہوے جاتے تھے درمیان مین عباس ابن
عبد المطلب اور ایک شخص دوسرے کے عبید اللہ کہتے ہین کہ جو عایشہ نے کہا تھا مینے عبد اللہ سے بیان
کیا تب عبد اللہ ابن عباس نے مجھسے پوچھا کہ آیا تم جانتے ہو کہ وہ دوسرا شخص کون ہی جسکا نام عایشہ
نے نہین لیا مینے کہا مین نہین جانتا ابن عباس نے کہا وہ علی ہین ہرچند عبد اللہ ابن عباس کا عبید اللہ
سے یہ پوچھنا کہ تم جانتے ہو وہ کون شخص ہی جسکا نام عایشہ نے نہین لیا دلیل واضح ہی کہ اوس شخص کا
نام کسی وجہ خاص سے حضرت عایشہ نے نہین لیا تھا مگر چونکہ اصل حدیث مین وجہ اوسکی مذکور
نہین ہی وجہ اوسکی ظاہر نہین ہوتی تھی الا ابن حجر نے فتح الباری مین بیچ شرح اس حدیث کے
سچی وجہ اوسکی بلا رعایت لکھدی ہی قولہ ھو علی ابن ابی طالب زاد الاسمٰعیلی من
روایۃ عبد الرزاق عن معمر ولکن عائشۃ لا تطیب نفسا لہ بخیر وابن
اسحٰق فی المغازی عن الزھری ولکنھا کانت لا تقدر علی ان تذکرہ
بخیر ترجمہ قول ابن عباس کا کہ وہ علی ہین اسکے بعد اسمعیلی نے بروایت عبد الرزاق
معمر سے یہ زیادہ کیا ہی کہ ابن عباس نے بعد قول مذکور کے کہا کہ نفس عایشہ کا خوش نہین ہوتا ہی
ذکر خیر سے علی کے اور ابن اسحٰق نے بیچ کتاب مغازی کے اس زیادتی کو زہری سے روایت کیا ہی
اور لکن عایشہ نہین قدرت رکھتی تھین اس امر پر کہ علی کو بہ نیکی یاد کرین پس ثابت ہوا کہ حدیث
منقول مشکوٰۃ مین بھی حضرت عایشہ نے اسی سبب سے نام حضرت علی کا نہین بیان کیا الغرض اسقدر
بغض و عداوت حضرت علی کی حضرت عایشہ کو تھی کہ نام بھی حضرت علی کا زبان پر لانا گوارا نہین
ہوتا تھا اب پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کیجاتی ہی پس مشکوٰۃ کے باب مناقب اہل بیت النبی کی

فصل ثانی مین بصفحہ (۵۶۹) و (۵۷۰) منقول ہے عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ (ای محاربۃ) لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ زید ابن ارقم روایت کرتے ہین کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلعم نے واسطے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے کہ مین جنگ کرنیوالا ہون اوس شخص سے جوان شخصون سے جنگ کرے اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سے جوان لوگون سے صلح کرے **توضیح مقال** منجملہ نصوص مذکورہ بالا کے **نص اول** آیہ قرآنی ہے مفسرین و محدثین اہل سنت وجماعت تفسیر مین آیہ مذکور کی معترف ہین کہ اس آیہ سے اللہ تعالی نے محبت علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کی امت محمدیہ پر واجب کی ہے اور ملا نصر اللہ کابلی نے صواقع مین لکھا ہے یَقُوْلُوْنَ اَیْ اَھْلُ السُّنَّۃِ مَنْ تَرَکَ الْمَوَدَّۃَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَقَدْ خَانَہٗ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰی لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ کَرِہَ اَھْلَبَیْتِہٖ فَقَدْ کَرِھَہٗ ترجمہ یعنی کہتے ہین اہل سنت جسنے چھوڑدی محبت اہل رسول کے پس تحقیق خیانت کی اوسنے رسول کی اور تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہ خیانت کرو تم اللہ کی اور رسول کی اور جسنے کراہت کی اہل بیت رسول سے پس بتحقیق اوسنے کراہت کی خدا سے اور عموماً حضرات اہل سنت وجماعت اقرار بھی کرتے ہین کہ ہم ان چارون حضرات سے محبت رکھتے ہین اور محبت انکی عین ایمان جانتے ہین باوصف اسکے عمل ان حضرات کا مخالف اونکے قول کی ہے دیکھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مین اللہ تعالی نے آل محمد کو درود بھیجنے مین شریک رسول اللہ کے فرماتا ہے اور نماز مین بیچ تشہد کے درود پڑھنا واجب ہے مگر اہل سنت وجماعت نام ان چارون بزرگوار کا کہ آل محمد سے ہین لیتے ہین تو علیہ الصلوۃ نہیں کہتے ہین بلکہ رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اور یہ ایسا جملہ ہے کہ عام طور پر اس جملہ کو علما و فقہا بلکہ دشمنان حضرت علی کی نسبت بھی استعمال کرتے ہین جیسے حضرت معویہ کو بھی رضی اللہ عنہ کہتے ہین حالانکہ انکے بغض و عناد کے ثبوت کیلئے جنگ صفین اور حضرت علی کو خود سب و لعن کرنا اور شام مین عموماً سب و لعن حضرت علی کا خطبون مین جاری کرنا اور تا عہد سلطنت بنی امیہ اس طریقہ شنیعہ کا جاری رہنا کافی ہے منتہائے عداوت اہل بیت کا یہ ہے کہ حضرت یزید قاتل جگر گوشۂ رسول کو بھی خلیفہ

[illegible] النعیم المقیم
آری صفحہ ۳۳

ششم رسول کا منجملہ خلفاے دوازدہ گانہ کے قرار دیتے ہین اور مومن کہتے ہین انشاء اللہ مع سند معتمد تفصیل
ان جملہ امور کی آیندہ لکھی جاویگی کیف ما کان یہ تو باعتراف کل فرقہ اہل سنت کے ثابت ہی کہ محبت
حضرات پنجتن پاک کی ضروری دین و ایمان ہی پس جنگ ان حضرات سے کرنا بداہۃً منافی محبت کی
ہی تو اہل سنت یا حضرات عائشہ اور معٰویہ کا اس عموم حکم وجوب محبت اہل سنت سے مستثنے ہونا ثابت
کرین اور یا دشمن حضرت علی کا ان دونو حضرات کو قرار دیوین ورنہ کوئی بصورت مفر کی نہین ہے
الغرض اس آیہ مودۃ سے تو صرف وجوب محبت ہی ان حضرات کا ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ یہ آیہ تو نص
صریح ہی اوپر خلافت عَلِیٌّ وَحَسَنَیْنِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کے کیلئے کہ اللہ تعالی اس آیہ مین ایک
امر ایسا فرماتا ہی کہ از حضرت آدم تا حضرت عیسے عَلَیْہِمُ السَّلَامُ کسی پیغمبر کی ذریت کی نسبت
ارشاد نہین فرمایا یعنی حضرت خَتْمُ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ الطَّاہِرِیْنَ سے
فرماتا ہی کہ تم اپنی امت سے اجرت پیغامبری خدا کی مانگو اور اجرت اسکی محبت قرابتمندان رسول کی قرار
دیتا ہی چونکہ قرابتمندان رسول کے بکثرت تھے لہذا لفظ قربی کو معرف باللام کیا تا قرابتمندان
رسول کے متعین ہوجاوین چنانچہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نامزد فرمایا کہ وہ علی و فاطمہ و حسنین ہین
پس بخوبترین وجوہ ثابت اور متحقق ہوگیا کہ اس امت محمدیہ مین تمام کافہ خلق سے اللہ تعالی شانہ
نے صرف عَلِیٌّ وَفَاطِمَہ وَحَسَنَیْن کو کہ انہین حضرات سے نسل رسول کی اس دنیا مین باقی رہی منتخب
کرکے انہین کی محبت کو مزد رسالت کی قرار دیا ہی پس ضرور ہی کہ یہ ایک محبت خاص ہو جو عام مومنین
کی نسبت نہین ہوتی ورنہ محبت ہر مومن سے مطلوب خدا ہی اور بنص اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
کُلِّ مُؤْمِنِیْنَ کل مومنین مین الفت برادری ہونا چاہئے پس یہ محبت جو اجر رسالت قرار پائی ہی
اسکو اطاعت و فرمانبرداری و متابعت محبوب کی بھی لازم ہی بنا بر این جمیع امت نبی پر متابعت
اہل بیت کی اور اونکو حاکم و مطاع اپنا قرار دینا واجب ہی جسطرح محبت خدا کے معنی بھی یہی ہین
اور دلیل اسپر قول خدا ہی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
ترجمہ کہو تم ای محمد صلعم اگر تملوگ دوست رکھتے ہو خدا کو پس میری تابعداری کرو خدا تمکو
دوست رکھیگا پس یہ اہل بیت حاکم و مطاع واجب الاتباع ہین چنانچہ تصدیق اسکی کہ حضرات
بعد رسول اللہ صلعم کے ہادی اور رہنماے خلق تھے حدیث نبوی سے ہوتی ہی جو مشکوۃ مین

بیچ فصل دوم کتاب مناقب اہل بیت النبی مین صحیح ترمذی سے بصفحہ (۵۶۹) منقول ہی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَبَیْتِیْ

ترجمہ کہا جابر نے دیکھا مینے رسول اللہ صلعم کو حج مین بروز عرفہ کہ ناقہ قصوی پر سوار خطبہ پڑھتے تھے پس سنا مین نے کہ پیغمبر فرماتے تھے کہ ای لوگو چھوڑا مینے تم مین جبتک تملوگ اوسکو پکڑے رہوگے گمراہ نہوگے وہ کتاب خدا اور اولاد میری یعنی اہل بیت میرے ہین اور اسی باب مین مشکوۃ کے بصفحہ (۵۶۸) بروایت سعد بن وقاص منقول ہو قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلَبَیْتِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ کہا سعد ابن وقاص نے جب آیہ ندع ابناءنا وابناءکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلعم نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بلاکر یہ فرمایا کہ یا اللہ یہ اہل بیت میرے ہین روایت کی ہی اسکو مسلم نے اس حدیث سے واضح ہی کہ اہل بیت نبی سے مراد علی و فاطمہ و حسنین ہین اور پیغمبر صلعم نے بعد اپنے بچنا امت کا گمراہی سے منحصر کیا تہا اوپر اتباع اہل بیت کے کہ وہ علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہین اور آیہ مودہ مین بھی انہین حضرات کی محبت کو خدا نے مزد رسالت قرار دیا اور غرض اوس سے ہدایت خلق تھی تو تا وقتیکہ حضرت علی کو حضرات اہل سنت خلیفہ بلافصل رسول کا نہ قرار دیوین آیہ مودہ اور حدیث تمسک بے معنی ہوئی جاتی ہین حالانکہ حسب تصریحات مندرجہ بالا آیہ مودہ جسکی تفسیر حدیث تمسک ہے نص صریح ہی اوپر خلافت بلافصل حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام کے پس حق سے چشم پوشی کرنا اور تعصب و عناد کو دین خدا مین دخل دینا محض بے انصافی اور ناحق کوشی ہی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاَعْصِمْنَا مِنْ اِضْلَالِ الشَّیْطَانِ اللَّئِیْمِ

نص دوم حدیث نبوی کہ محبت علی کی علامت ایمان اور دشمنی علی کی علامت نفاق ہی **نص سیوم** حدیث نبوی کہ ایک بال کو علی کے ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہے **نص چہارم** حدیث نبوی کہ ایذا علی کی ایذا رسول ہی

نص پنجم حدیث نبوی محبت علی کی محبت خدا کی دشمنی علی کی دشمنی خدا کی ہی نص ششم
حدیث نبوی خود حضرت عایشہ فرماتی ہین محبوب ترین مردم رسول اللہ صلعم کو عورتون مین
فاطمہ تھین اور مردون مین شوہر فاطمہ تھے نص ہفتم حدیث نبوی جو علیؓ و فاطمہ و حسنین
سے جنگ کری وہ ایسے رسول اللہ جنگ کرنیوالے ہین آیا ان سب نصوص قرآن و حدیث کو حضرت
عائشہ جانتی تھین یا نہین اگر نہین جانتی تھین باوصف اسکے کہ امور مذکورہ ضروریات
اسلام سے ہین تو اسدرجہ جاہل احکام خدا اور رسول کا اجتہاد کیونکر کر سکتا ہی لیاقت اجتہاد کی انکو
حاصل نہ تھی اجتہاد باطل ہی اور اگر جانتی تھین اور ضرور جانتی تھین کہ بعض حدیث کی خود
راوی ہین پس دیدہ و دانستہ مخالفت احکام خدا اور رسول کی استخفاف و تحقیر احکام خدا اور رسول کو
لازم کرتا ہے اور جو شخص خفیف و حقیر جانے احکام خدا اور رسول کو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہی مسلمان
نہین ہی علاوہ اسکے جنگ کرنا حضرت عایشہ کا حضرت علی سے تو حضرات اہل سنت کو مسلم ہی اور جنگ کو
ایذا و بغض لازم ہی اور حضرت علی سے حضرت عائشہ کی بغض و عداوت اسدرجہ تک ثابت ہی کہ نام حضرت
علی کا زبان سے لینا انکو ناگوار ہوتا تھا اور بمفاد احادیث مذکورہ کے بغض علی کا علامت
نفاق ہی اور بغض اور ایذا علی کی مستلزم بغض و ایذا خدا ہی اور رسول اللہ صلعم جنگ کنندہ علی سے
جنگ کرنیوالے ہین اور چونکہ یہ سب صفات اس جنگ جمل مین نسبت حضرت عائشہ کے ثابت ہوگئی تھی
لہذا حضرت علی نے بقول صاحب تحفہ کوئی دقیقہ توہین اور تہجین کا ذکی فرو گذاشت نہین کیا
چنانچہ تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع نولکشور مین بصفحہ ۴۶۵ - لکہا ہی کہ چون بعد از شہادت
عثمان رضی اللہ عنہ خلافت بر آن جناب قرار گرفت کسانے را کہ داعیہ برہم زدن این منصب عظیم
بخاطر آورده از مدینہ بر آمده بمکہ شتافتند و در پناہ سایہ حرم محترم رسول یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ
در آمده دعوی قصاص عثمان از قتلا دنموده آماده جنگ و پیکار گشتند بقتل رسانیدند و اصلا پاس
حرم محترم رسول و رعایت ادب یاد خود مادر جمیع مومنین بموجب نص قرآن نفرمود ہر چند در این بین
اسیبی بجناب حرم محترم رسول و المنتہ و ذلتے کہ رسید اظہر من الشمس ست و فی الواقع ہر چہ حضرت امیر
فرمود عین صواب و محض حق بود کہ در این قسم امور عظام کہ موجب فتنہ و فساد عام باشد بمراعات
مصالح جزئیہ مبادی مقدمات فتنہ را واگذاشتن و بتدارک آن نرسیدن باعث کمال بی انتظامی امور دین

دردنیا میباشد اور احادیث بھی دلالت کرتی ہین کہ جنگ امیر المومنین حسب حکم قرآن تھی چنانچہ صواعق محرقہ مین باب یازدہم کی فصل ثانی مین بصفحہ ۱۰۹ اسقدر منقول ہی عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم کہتے تھے کہ علی ساتھ قرآن کے اور قرآن ساتھ علی کے ہی اور نہ جدا ہونگی قرآن اور علی یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین اور صفحہ ۱۰۸ مین منقول ہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّکَ تُقَاتِلُ عَلٰی تَاْوِیْلِ الْقُرْاٰنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ ترجمہ ابو سعید خدری کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علی سے کہ بتحقیق تم جنگ کروگی تاویل قرآن پر جیسے مینے جنگ کی تھی نازل ہونے پر قرآن کے اور ترجمہ صواعق مسمے براہین قاطعہ مین صفحہ ۲۲۴ مین ترجمہ اس حدیث کا اسطرح کیا ہی بدرستیکہ تو کارزار خواہی کرد بحکم قرآن ہمچنانکہ کارزار بر نازل شدن قرآن میکردی بہر حال ہر چند شاہ عبد العزیز صاحب حقیت اس جنگ حضرت علی کا اقرار کرتے مین مگر ان احادیث سے تو بالتصریح بحکم قرآن اس جنگ جمل کا ہونا اور نہ جدا ہونا علی کا قرآن سے تا قیامت ثابت اور متحقق ہے پس اللہ تعالی صاحب ایمان لازم الاحترام سے کبھی حکم جنگ کا نہین دیگا تو ضرور ہوا کہ بسبب اس جنگ کے جو حضرت عائشہ نے حضرت علی سے کی ایمان اونکا زائل ہوگیا تھا اور سب ختیار جاحضا اپنی جگہ بیان اوپر لکھا گیا ہی حضرت علی نے حضرت عائشہ کو طلاق دیکر شرف زوجیت رسول کا بھی نکال لیا تھا اب تذلیل و توہین اونکی بنا بر قول تمھارے کے کی درنہ ممکن ہی نہ تھا کہ باوجود لازم الاحترام ہونے حضرت عائشہ کے امیر المومنین ہتک حرمت اونکا کرتے جیسا کہ آپلوگ خیال کرتے ہین گو کتب اہل سنت مین طلاق دینا حضرت امیر کا عائشہ کو نظر سے نہین گزرا ہی الا کتب شیعہ مین موجود ہی چونکہ اس کتاب مین کتب اہل سنت سے استدلال کیا جاتا ہی لہذا روایت شیعہ کی نہین لکھی گئی مگر یہ تو ظاہر ہی کہ اگر جناب امیر المومنین نے طلاق کسی زوجہ نبی کو نہین دیا تو رسول اللہ نے یہ اختیار کیون امیر المومنین کو عطا فرمایا تھا تطویل لاطائل خلاف شان رسول خدا صلعم کے ہے اور نیز ظاہر ہی کہ قتال تو آخر درجہ تنزل ہی ابتدا تو اسقاط شرف زوجیت ہی اور ابتدا اس کے

ضرور ہو تا قتال مین ادھر سے کوئی عذر باقی نرہے اور آیہ قرآن اوپر لکھی گئی ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
کہ ازواج نبی سے جو نیکوکار ہین اونہین کیلئے خدا نے اجر عظیم مہیا کیا ہی اور جب جناب امیر سے
حضرت عایشہ نے جنگ کی تو نیکوکار نرہین تو بمصداق آیہ شریف جسکو اللہ تعالیٰ سورۂ احزاب مین
بخطاب ازواج نبی کے ارشاد فرماتا ہی یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ
یُّضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ وَکَانَ ذَالِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ترجمہ
اے نبی کی عورتو جو کوئی تم مین سے کرے کام بیحیائی کا صریح دونا ہو اوسکا عذاب اور ہی اللہ
پر یہ آسان مستحق دونے عذاب کی ہوئین اور چونکہ اس جنگ سے بے شبہہ ایذار علی کو ہوئی اور
ایذار علی کی حسب احادیث مصرحہ بالا کے ایذا خدا اور رسول کی ہی تو لفحوائے اس آیہ کے جو اسی
سورۂ احزاب مین نازل ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے
رسول کو اونکو لعنت خدا کی دنیا مین اور آخرۃ مین اور مہیا کیا ہو اللہ نے اونکے لئے عذاب ذلت
دینے والا بعد ترتیب ان مقدمات کے جو نتیجہ نسبت حضرت عائیشہ کے نکلا وہ نہایت ہی ظاہر ہی محتاج بیان
نہین ہی اور جلد دوم صحیح مسلم مین جو مع شرح نووی کے چھپی ہی بیچ کتاب الفتن کے صفحہ ۳۹۴
یہ حدیث منقول ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَاْسُ الْکُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ
الشَّیْطَانِ یَعْنِیْ الْمَشْرِقَ ترجمہ ابن عمر کہتے ہین کہ نکلے رسول اللہ صلعم گھر سے
عائشہ کے پس فرمایا کہ سر کفر کا اس جگہ ہی اسی جگہ سے نکلیگی شاخ شیطان کی مراد لیا حضرت
نے مشرق سے جملہ اخیر یعنی المشرق صریح ایجاد شیخ مسلم کا ہی کیونکہ رسول اللہ تو فرماتے ہین
کہ اس جگہ سے سر کفر کا ہی اسی جگہ سے شاخ شیطان کی نکلیگی پس لفظ اس جگہ یعنی ہٰهُنَا دلالت
اوسی جگہ پر کرتا ہی جس جگہ رسول اللہ نے اس جملہ کو ارشاد فرمایا اگر مشرق مراد آنحضرت کی
ہوتی تو لفظ مشرق ہی ارشاد فرماتے سیاق حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ یہ جملہ داخل اصل حدیث
مین نہین ہی بڑھایا گیا ہی بہرکیف وہ سر کفر اور طلوع شاخ شیطان جو گھر سے حضرت عائیشہ
کے ہوا وہ یہی جنگ جمل تھی کہ جسکے سبب سے ہزارون صحابہ رسول کے خون ہوے دین خدا

مین خلل و رخنہ عظیم پڑا شیطان کی بن آئی ہم غفیر اور جمع کثیر کو اپنے دام فریب و تزویر مین لاکر
گمراہ کیا اب تک لاکھون کروڑون بندگان خدا اوسی شاخ شیطان کی جو گھر سے حضرت عائشہ
کے نکلی تھی پیروی کرتے ہین غضب خدا و رسول سے نہین ڈرتے الغرض واقعات
جنگ جمل کے خاص حضرت عائشہ سے تعلق رکھتے تھے اب وہ واقعات بیان کیے جاتے
ہین جو حضرت عائشہ بنت ابو بکر او حضرت حفصہ بنت حضرت عمر سے بالاشتراک وقوع مین آئے
چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۶۲۰ حال اسماء بنت النعمان ابن الجون الکندیہ الجونیہ کا
کہ آنحضرت نے اوس سے نکاح کیا تھا اور بشب اول قبل زفاف کے آنحضرت نے اونکو طلاق دیا
اسطرح لکھا ہی در روایتے آنکہ چون وی را نزد آنحضرت آوردند زنان بر وی بسیار رشک بردند
در صورت آنحضرت شفقت و مہربانی خود را آوردہ باوی اختلاط کردند عائشہ با حفصہ گفت کہ
تو او را حنا بندی و من موے سرش شانہ میکنم انگاہ بوی آخرف گفتند کہ چون آنحضرت خلوت
کند با او بگوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ چون آن سرور باو بخانہ درآمد و پردہ فروگذاشتند
و خواست کہ باو مباشرت کند گفت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ حضرت از نزد وی برجست فرمود بمعاذی
عظیم پناہ جستی برخیز و باہل خویش ملحق شو و ابو اسید را گفت تا او را بقبیلہ اش برد بعد ازان
آنحضرت را خبردار کردند کہ زنان اینچنین مکر در حق وی انگیختہ بودند فرمود اِنَّھُنَّ صَوَاحِبُ
یُوْسُفَ وَاِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ۝ یعنی بتحقیق یہ عورتین زنان ہمراہیان یوسف ہین اور
تحقیق مکر اونکا بڑے ہین اس روایت سے ظاہر ہی کہ حضرت عائشہ اور حفصہ نے اس بی بی کو دہوکہ
دیکر یکر ایسی تعلیم کی کہ اوس بیچاری نے وقت تشریف آوری رسول اللہ صلعم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْکَ کہا اور آنحضرت نے اوسکو طلاق دیا اور نسبت ان عورتون تعلیم کرنیوالیون کی پیغمبر
نے فرمایا کہ یہ عورتین زنان ہمراہیان یوسف اور مکر انکے بڑے ہین اور اللہ تعالی شانہ نے
سورہ تحریم مین تو انہین حضرت عائشہ اور حفصہ کی مذمت صریح فرمائی ہی اور زنان نوح و لوط
سے کہ کافرہ تھین مثال انکو دی ہی چنانچہ تفسیر مدارک مین بصفحہ ۳۴۴ اور ۲۳۵ لکہا ہی ۔
یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ۝ ترجمہ
اے نبی کسلیے تم حرام کرتے ہو اوس چیز کو جسکو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہی بخواہش اپنی

بی بیون کے تفسیر مین اس آیہ شریفہ کے لکھا ہو رُوِیَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَسَلَّمَ خَلیٰ بِجَارِیَۃٍ فِیۡ یَوۡمِ عَائِشَۃَ وَعَلِمَتۡ بِذٰلِکَ حَفۡصَۃُ فَقَالَ لَھَا
النَّبِیُّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ وَقَدۡ حَرَّمۡتُ مَارِیَۃَ عَلیٰ نَفۡسِیۡ وَاُبَشِّرُکِ اَنَّ اَبَا بَکۡرٍ وَعُمَرَ یَمۡلِکَانِ بَعۡدِیۡ
اَمۡرَ اُمَّتِیۡ فَاَخۡبَرَتۡ بِہٖ عَائِشَۃَ وَکَانَتَا مُتَصَادِقَتَیۡنِ ٥ ترجمہ روایت کیگئی ہو کہ
بتحقیق رسول اللہ صلعم نے بروز مقررہ عائشہ کے ماریہ قبطیہ سے کہ لونڈی حضرت کی تھین
صحبت داری کی اور حفصہ اس امر سے آگاہ ہوئین پس پیغمبر نے فرمایا کہ اس بات کو پوشیدہ
کرنا اور بتحقیق حرام کیا مینے ماریہ کو اپنے نفس پر اور تجھکو خوشخبری دیتا ہون کہ بتحقیق ابو بکر و
عمر مالک ہونگے بعد میرے میری امت کے کام کے پس آگاہ کیا حفصہ نے اس بات سے عائشہ
کو درحالیکہ دونون باہم دوستی تھی ٥ وَاِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلیٰ بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ
یَعۡنِیۡ حَفۡصَۃَ حَدِیۡثًا حَدِیۡثَ مَارِیَۃَ وَاِمَامَۃِ الشَّیۡخَیۡنِ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ
بِہٖ اَفۡشَتۡہُ اِلیٰ عَائِشَۃَ وَاَظۡھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاَطۡلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلیٰ اِفۡشَائِھَا الۡحَدِیۡثَ عَلیٰ لِسَانِ جِبۡرَئِیۡلَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ
عَرَّفَ بَعۡضَہٗ اَیۡ اَعۡلَمَ بِبَعۡضِ الۡحَدِیۡثِ وَاَعۡرَضَ عَنۡ بَعۡضٍ فَلَمۡ
یُخۡبِرۡ بِہٖ تَکَرُّمًا قَالَ سُفۡیَانُ مَازَالَ التَّغَافُلُ مِنۡ فِعۡلِ الۡکِرَامِ
ترجمہ اور جس وقت پوشیدہ کرنیکو کہا نبی نے بعض ازواج اپنی یعنی حفصہ سے بات ماریہ
اور خلافت شیخین کی پس ہرگاہ ظاہر کیا حفصہ نے اوس بات کو عائشہ سے اور ظاہر کیا اوس
افشائے راز کو اللہ نے اوپر پیغمبر کے اور اطلاع دیا نبی علیہ السلام کو افشائے راز کرنے سے
حفصہ کے اوپر زبان جبرئیل علیہ السلام کے جتایا بعض بات کو رسول نے اور منہ پھیر لیا بعض
بات سے رسول نے پس نہ خبر کی بعض بات سے حفصہ کو از روئے بخشش کے کہا سفیان نے کہ
تغافل ہمیشہ عمل صاحب کرم کا ہوا کرتا ہو اور بعد ایک سطر کے لکھا ہو وَقِیۡلَ الۡمُعَرَّفُ
حَدِیۡثُ الۡاِمَامَۃِ وَالۡمُعۡرَضُ عَنۡہُ حَدِیۡثُ مَارِیَۃَ وَرُوِیَ اَنَّہٗ قَالَ لَھَا
اَلَمۡ اَقُلۡ لَکِ اُکۡتُمِیۡ عَلَیَّ قَالَتۡ وَالَّذِیۡ بَعَثَکَ بِالۡحَقِّ مَا مَلَکۡتُ نَفۡسِیۡ
فَرَحًا بِالۡکَرَامَۃِ الَّتِیۡ خَصَّ اللّٰہُ بِھَا اَبَاھَا ترجمہ اور کہا گیا ہو کہ جس بات سے

رسول اللہ صلعم نے حفصہ کو آگاہ کیا تھا وہ حدیث امامت تھی اور جس بات کے بتانے سے
رسول اللہ صلعم نے اعراض کیا تھا وہ حدیث ماریہ تھی اور روایت کی گئی ہے کہ بتحقیق رسول اللہ
صلعم نے حفصہ سے کہا کہ آیا مینے تجھسے نہین کہا تھا کہ پوشیدہ کرنا اور میرے حفصہ نے
جوابدیا کہ قسم ہے اوسکی جسنے آپکو مبعوث بحق کیا میر النفس تحمل نکرسکا بسبب خوشی اوس بزرگی کی
جسکو اللہ نے عایشہ کے باپ کے لئے خاص کی تھی تنبیہ اس روایت سے واضح ہے کہ
جب رسول اللہ صلعم نے حضرت حفصہ کو آگاہ کیا کہ تمنے بات امامت شیخین کی افشا کی اور بات
ماریہ کو ٹال دیا یعنی اوسکی نسبت کچھہ نفرمایا تب حضرت حفصہ نے بقسم کہا کہ میر النفس تحمل نکرسکا
بسبب خوشی اوس بزرگی کے کہ جسکو اللہ نے عائشہ کے باپ کیلئے خاص کی تھی یعنی مالک ہونا امر
امت کا بعد رسول اللہ صلعم کے پس ثابت و متحقق ہو گیا کہ افشائے حدیث ماریہ قبطیہ کو رسول صلعم نے
ٹالکر صرف حدیث امامت شیخین کے افشا سے حضرت حفصہ کو خبر دی اور در واقع سیاق آیات سے
بھی ایسا ہی آشکار و عیان ہے کہ حدیث ماریہ کو تو خود اللہ تعالیٰ نے طے کر دیا تھا یعنی پیغمبر صلعم نے
ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو پھر اپنے رسول پر حلال کر دیا کوئی امر فیصلہ طلب اسکی
نسبت باقی نرہا تھا لہذا رسول اللہ نے حدیث ماریہ کے افشا سے حضرت حفصہ کو خبر نہین دی بلکہ ٹال گئے
اور آیہ قرآن وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ یعنی ٹال دیا بعض بات کو مصداق اسکا ہے اور آیہ
عَرَّفَ بَعْضَهُ یعنی جتایا رسول اللہ نے حفصہ کو بعض بات سے باعتراف مفسرین ظاہر ہے
کہ وہ حدیث امامت شیخین کی ہے پس جو کچھہ خداوند عالم نے بعد ان آیات کے ارشاد فرمایا ہے وہ کل
احکام خدا کی نسبت افشائے حدیث امامت شیخین کی ہین چنانچہ اللہ تعالے بعد ازین ارشاد فرماتا ہے
فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ نَبَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ بِمَا أَفْشَتْ
مِنَ السِّرِّ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ حَفْصَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَنْبَأَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ بِالسَّرَائِرِ الْخَبِيرُ بِالضَّمَائِرِ إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللّٰهِ خِطَابٌ لِحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ عَلَى طَرِيقَةِ الْاِلْتِفَاتِ لِيَكُونَ
أَبْلَغَ فِي مُعَاتَبَتِهِمَا وَجَوَابُ الشَّرْطِ مَحْذُوفٌ وَالتَّقْدِيرُ إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللّٰهِ فَهُوَ الْوَاجِبُ وَدَلَّ عَلَى الْمَحْذُوفِ فَقَدْ صَغَتْ مَا لَمْ تَكُنْ

قُلُوبُکُمَا عَنِ الْوَاجِبِ فِی مُخَالِصَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ حُبِّ مَا یُحِبُّہٗ وَکَرَاھَۃِ مَا یَکْرَھُہٗ ترجمہ پھر جب جتایا نبی صلعم نے
حفصہ کو اون امور پوشیدہ سی کہ جسکو حفصہ نے افشا کیا تھا عایشہ سے بولی حفصہ بی بی سے
کسی نے تمکو یہ بتایا کہا پیغمبر نے بتایا مجھکو جاننے والی بھیدون واقف امور پوشیدہ نے اگر
تم دونو توبہ کرو خطاب ہی حفصہ اور عایشہ سے اوپر طریقہ التفات کی تاکہ زیادہ موثر ہو عتاب مین
انکے لونکو اور جواب شرط کا محذوف ہی اور وہ جواب اسطرح پر ہو کہ اگر توبہ کرو تم دونو پس وہ واجب ہے اور
دلالت کرتا ہی اوپر حذف جواب کے جملہ فَقَدْ صَغَتْ یعنی جھک گئے دل تم دونوں کے بیچ
خالص کرنے محبت اوس چیز کے کہ دوست رکھتی تھی اوسکو رسول اور برا جاننا اوس چیز کے کہ برا
جانتے تھے اوسکو رسول واضح ہو کہ التفات اسکو کہتے ہین کہ بدل دیا جاے عنوان کلام غائب سے
طرف مخاطب کے یا بالعکس یا عدول کیا جاے متکلم سے طرف غائب کے اور مثل اسکے تنبیہ
آیات مابعد سے ظاہر و باہر ہی کہ خطاب اللہ تعالی کا حضرت حفصہ اور عائشہ سے بکمال عتاب
ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِنْ تَظَاھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ
جِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ عَسٰی
رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا ترجمہ
اور اگر دونو چڑھائی کر دیگا اوسپر تو اللہ ہی اوسکا رفیق اور جبریل اور نیک ایمان لانیوالی اور فرشتے
اس پیچھے مددگار ہین ابھی اگر نبی طلاق دے تم سبکو اوسکا رب بدلے مین دیگا عورتین تم سے
بہتر حکم بردار یقین رکھنے والی نماز گزار توبہ کرنیوالی بندگی بجالانیوالی روزہ دار بیاہی بے
بیاہی اور تفسیر صالح المومنین مین لکھا ہی وَمَنْ صَلَحَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَیْ کُلُّ
مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقِیْلَ مَنْ بَرِیَٔ مِنَ النِّفَاقِ وَقِیْلَ الصَّحَابَۃُ
وَھُوَ وَاحِدٌ اُرِیْدَ بِہِ الْجَمْعُ ترجمہ اور جو شخص کہ صالح ہو مومنین سے یعنی ہر
شخص کہ ایمان لایا ہو اور عمل نیک کیا ہی اور کہا گیا کہ صالح المومنین وہ شخص ہو کہ جو دور ہوے
نفاق سے اور کہا گیا کہ مراد صالح المومنین سے صحابہ ہین اور صالح صیغہ واحد ہی ارادہ کیا گیا ہی

اوس سے صیغہ جمع کا اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی و بقول صدیق و فاروق کہ پدر عائشہ و حفصہ اند و
معاونِ آنحضرت کہ رضا او بر رضا و فرزندان خود ایثار کنند و مجاہد گفتہ کہ صالح المومنین مرتضے علی است
اور ثعلبی اور سُدی نے بھی مفسرین اہل سنّت سے حضرت علی کو صالح المومنین لکھا ہی اور لفظ ظہیر
کی تفسیر مین لکھا ہی فوج مظاہر لہٗ فما یبلغ تظاھُر امرء تین علیٰ من
ھُو ظھیرہ ترجمہ فوج فرشتونکی مددگار ہی واسطے اونہین پیغمبر کے پس نہ پہونچیگا
باہم مدد کرنا دو عورتونکا اوپر اوس شخص کے جسکے یہ لوگ مددگار ہون تنبیہ اس سے زیادہ
کیا عتاب الٰہی کا ہوگا کہ اللہ فرماتا ہی کہ اگر رسول اونکو طلاق دین تو اللہ تعالیٰ انسے بہتر بی بیان
عوض انکے دیگا اور صالح المومنین کی تاویل صحابہ سے بعید ہی پس صالح المومنین سے شخص مفرد
خاص مراد ہونا چاہیئے اور نہ عام صحابہ اور نہ حضرت شیخین کہ تثنیہ ہین اور چونکہ لفظ صالح المومنین
مابین لفظ جبریل اور لفظ والملئکہ کی واقع ہی اور جبریل اور ملائکہ بالاتفاق معصوم ہین اور کوئی
صحابہ بالاتفاق معصوم نہین ہی اور حضرت علی باجماع شیعہ معصوم ہین اور آیہ تطہیر نص صریح
عصمت امیر المومنین کی ہی بنا برین علمائے اہل سنّت و جماعت بھی حضرت امیر کو محفوظ کہتے ہین پس
دو معصوم کے درمیان مین غیر معصوم کا واقع ہونا خلاف سیاق و بلاغت قرآن کی ہی تو صالح
المومنین سے جز امیر المومنین کی دوسرا شخص مراد نہین ہوسکتا ہی بہرکیف ہرگاہ باعتراف
مصنف تفسیر مدارک کی ثابت ہی کہ جس بات کے افشا کی خبر بموجب آیہ قرآن کے رسول اللہ
صلعم نے حضرت حفصہ کو دی تھی وہ بات امامت شیخین کی تھی ہرچند جس عبارت کے معنی امامت
شیخین کی ٹھہراتے ہین وہ عبارت یہ ہی کہ ابوبکر اور عمر بعد میرے امر امت کے مالک ہونگے
ان لفظون سے تو امامت اور خلافت کو کچھ تعلق نہین ہی ملکیت شی بناحق بھی ہوسکتی ہی اور
اگر خلافت حقہ ان الفاظ سے مراد رسول اللہ صلعم کی تھی تو اظہار اور اعلان اسکا لازم
اور واجب تھا تاکہ امت بعد رسول اللہ صلعم کے ضلالت و گمراہی سے بچے اور اگر باوصف
حقیت خلافت شیخین کے پیغمبر نے اوسکی پوشیدہ کرنیکو فرمایا نعوذ باللہ خود باعث گمراہی امت
کی ہوئے اور اگر خلافت حقہ تھی تو پھر اوسکے افشا پر اللہ تعالےٰ نے کیون اتنی زجر و توبیخ
حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ کی کی اور دو عورتونکی باہم مدد کرنیکی ایسی کیا وقعت تھی

کہ جسکی نسبت خدا نے یہ اہتمام فرماکر ارشاد کیا کہ اگر وہ دونو عورتین افشاے راز پر باخود ہا مدد کرین تو اللہ اور جبریل اور صالح المومنین مددگار ہین اسپر کفایت نفرمائی پھر ارشاد کیا کہ بعد اسکے فوج فرشتون کی مددگار ہی پس اگر یہ خلافت شیخین کی حقہ تھی تو اوسکے افشا اور باجود ہا حضرت عایشہ اور حفصہ کی مدد کرنے سے کیا وقوع فساد محتمل تھا جسکی نسبت مدد کرنیکا وعدہ اللہ نے خود اپنا اور ملائکہ اور جبریل اور صالح المومنین کا کیا اس سے کالشمس فی رابعۃ النہار عیان و آشکار ہو کہ پیغمبر صلعم نے جو حضرت حفصہ سے بیان کیا تھا کہ ابوبکر و عمر بعد میرے امر امت کے مالک ہونگے یہ ملکیت ناحقہ تھی اور تظاہر سے تظاہر ذاتیہ اون دونوں بیویونکا مراد نہیں ہی کسلیے کہ شاہ عبد القادر صاحب نے ترجمہ وَاِن تَظَاهَرَا عَلَیْهِ کا یہ کیا ہی اور اگر دونو چڑھائی کرو گیان اوسپر تو چڑھائی بغیر اعوان و انصار کے ہو نہین سکتی پس ظاہر و باہر ہو کہ مقصود ان دونون کی تظاہر سے یہی ہے کہ اگر یہ دونو بی بیان باعانت اپنے اپنے باپ اور اونکی اعوان و انصار کے حدیث افشا کردہ شدہ کی نسبت پیغمبر صلعم پر چڑھائی کرین تو کچھ ضرر نہین ہی اللہ اور جبریل اور صالح المومنین اور فوج ملائکہ مددگار رسول اللہ کی ہین اور سیاق قرآنی بھی موید اس بیان کا ہی کہ کل سورۂ تحریم نہین دونو بیبیون کے حق مین نازل ہوا ہی مگر بعد اس آیہ کے کہ اگر تم دونو چڑھائی کرو تو اللہ اور جبریل اور صالح المومنین اور فوج ملائکہ مددگار رسول کی ہین ابھی اگر رسول تمکو طلاق دی تو اللہ بہتر بی بیان تم سے اپنے رسول کو دیگا چار آیتین ایسی نازل کین کہ اومین ان بی بیون کا ذکر نہین ہو آیہ اول یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ ترجمہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانون کو اور اپنے گھر والونکو اوس آگ سے جسکی چھپٹیان آدمی اور پتھر مین اوسپر مقرر ہین فرشتے تند خو زبردست حکمی نہین کرتے اللہ کی اور وہی کرتے ہین جو حکم ہو ۝ اس آیہ مین خدا مومنونکو تنبیہ کرتا ہی کہ تملوگ اپنی نفس اور اپنے گھر والونکو اوس آتش دوزخ سے بچاؤ کہ جسکے ایندھن انسان و پتھر ہین آیہ دوم یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اے گروہ کفار مت

بہانے بتاؤ آج کے دن وہی بدلا پاؤگے جو کرتے تھے اس آیہ مین خداوند عالم کافرون کو آگاہ فرماتا ہی کہ قیامت کا دن عذر کا نہین ہی اوس روز کوئی حیلہ پیشرفت نہین ہو سکتا ہے آیہ سیوم یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کیطرف صاف دلکی توبہ شاید تمہارا رب اوتارے تمسے تمہاری برائیان اور داخل کرے باغون مین جنکے نیچے نہرین بہتی ہین نہرین جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو یقین لائے ہین اوسکے ساتھ اونکی روشنی دوڑتی ہی اُنکے آگے اور اونکے داہنے کہتے ہین اے رب ہمارے پوری کردے ہماری روشنی اور بخشدے ہمکو تو ہر چیز کرسکتا ہی اس آیہ مین اللہ تعالے مومنونکو حکم دیتا ہی کہ توبہ صاف دلسے کرو اور جو توبہ کریگا اللہ اوسکے گناہونکو معاف کرکے جنت مین اوسکو جگہ دیگا اور صفات جنت اور مراتب ایمان والونکی بیان فرماتا ہی آیہ چہارم یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ اے نبی لڑائی کر منکرون سے اور دغابازون سے اور سختی کر اونپر اور اونکا گھر دوزخ ہی اور بُری جگہ پہونچنے کی ہی اس آیہ مین اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو حکم جہاد کا ساتھ کفار اور منافقین کے دیکر خبر دیتا ہی کہ کافرون اور منافقون کا گھر جہنم ہی اور وہ بری جگہ ہی درحقیقت کافرون اور منافقون کو ڈراتا ہی تا اپنے کفر و نفاق سے باز آوین بعد ازین اللہ تعالیٰ نے رجوع اصل مطلب کیطرف فرمائی اونہین حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ کیلئے دو مثال دی ایک زنان نیک کی اور ایک زنان بد کی جو ازواج انبیا سے تھین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ

اٰمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ **ترجمہ** اللہ نے بتائی ایک کہاوت منکرون کیواسطے عورت نوح اور عورت لوط کی گھر مین تھین دو نیک بندونکی ہمارے بندون مین سے پھر اون سے چوری کی پھر وہ کام نہ آئے اونکو اللہ کے ہاتھ سے کچھ اور حکم ہوا کہ جاؤ دوزخ مین ساتھ جانیوالونکی **فائدہ** ترجمہ قرآن شاہ عبد القادر صاحب مین لفظ چوری کے اوپر حاشیہ لکھا ہی یعنی منافق رہیان **تتمہ ترجمہ** اور اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایمان والونکو عورت فرعون کی جب بولی اے رب بنا میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت مین اور بچا نکال مجکو فرعون سے اور اوسکے کام سے اور بچا نکال مجکو ظالم لوگون سے اور مریم بیٹی عمران کی جسنے روکی اپنی شہوت کی جگہ ہمنے پھونک دی اوسمین ایک اپنی طرف کی جان اور سچ جانی اپنے رب کی باتین اور اوسکی کتابین اور تھے بندگی کرنیوالونمین اور جلد دوم تفسیر مدارک مین بصفحہ (۴۴۷) و (۴۴۸) بعد تفسیر ان دو نو آیہ مثل کے لکھا ہی وَفِیْ طَیِّ هٰذَیْنِ التَّمْثِیْلَیْنِ تَعْرِیْضٌ بِاُمَّیِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمَذْکُوْرَتَیْنِ فِیْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ وَمَا فَرَطَ مِنْهُمَا مِنَ التَّظَاهُرِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم بِمَا کَرِهَهٗ وَتَحْذِیْرٌ لَهُمَا عَلٰی اَغْلَظِ وَجْهٍ وَاِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ مِنْ حَقِّهِمَا اَنْ تَکُوْنَا فِی الْاِخْلَاصِ کَهَاتَیْنِ الْمُؤْمِنَتَیْنِ وَاَنْ لَّا تَتَّکِلَا عَلٰی اَنَّهُمَا زَوْجَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم **ترجمہ** اور لپیٹ مین ان دو نو مثلونکی تعریض ہی ساتھ دو نو ام المومنین جنکا اول سورہ مین ذکر کیا گیا ہی اور ساتھ اوس چیز کے کہ زیادتی ہوئی اون دونون سے چڑھائی کرنےمین اوپر رسول اللہ کے اوس بات مین جسکو رسول اللہ برا جانتے تھے اور ڈرایا ہی اون دو نو کو بہت سخت طرحسے اور اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ اون دو نو کی شان یہ ہی کہ ایمان کے خالص کرنے مین اسطرحسے رہین جیسے یہ دو نو مومنہ یعنی مریم اور آسیہ تھین اور نہ بھروسا کرین اسپر کہ ہم دو نو زوجہ رسول اللہ

کی ہین تنبیہ یہ نظم قرآن کہ اول اور آخر سورہ کا لوتو مشتمل ہی اوپر حالات حضرت حفصہ اور
حضرت عایشہ کی اوس بیچ مین چار آیتین بعد اسکے کہ حضرت حفصہ اور عایشہ کی نسبت فرماتا ہی کہ تم دونو
توبہ کرو اور دل تم دونون کے کج ہو گئے ہین اور اگر تم دونو چڑھائی کروگی پیغمبر پر تو اللہ اور
جبریل اور صالح المومنین اور فرشتے مددگار ہین بخطاب مومنین کے یہ فرمانا کہ ای ایمان والو بچاؤ
اپنے نفسونکو اور اپنے گھر والونکو جہنم سے پھر کافرون سے خطاب کرنا کہ بروز قیامت تمہارا
کچھ عذر نہ چلیگا پھر مومنون سے ارشاد فرمانا کہ تملوگ توبہ خالص کرو اور تعریف جنت اور
مومنین کے مراتب کا قیامت مین بیان کرنا پھر رسول اللہ سے خطاب فرمانا کہ کافرون اور منافقون
سے جہاد اور اونپر سختی کرو کہ جگہ اون لوگون کی دوزخ ہی اول دلیل ہی کہ یہ ترغیب و تحریص اور تہدید
و ترہیب اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمائی ہی کہ اوس چڑھائی مین حضرت حفصہ اور عایشہ کے
یہ لوگ شریک تہون اور نعمات جنت کی رغبت کرین اور عذاب جہنم سے ڈرین بعدہ پھر دو مثلین
ارشاد فرمائین ایک زوجہ حضرت نوح اور زوجہ حضرت لوط کی کہ باوجود زوجہ پیغمبر ہونیکے کافرہ
ہوگئین تھین اور دوسری آسیہ زن فرعون کی کہ باوجود ظلم کثیر فرعون کے ایمان پر قائم
رہین اور نیز حضرت مریم کہ اونکی قوم نے بھی انکے ساتھ کیا کیا برائیان کین انتہا یہ ہی کہ معاذ اللہ
تہمت زنا کی اونپر لگائی مگر وہ بی بی صالحہ ثابت قدم ایمان پر رہین چنانچہ مصنف تفسیر مدارک
معترف ہین کہ یہ دو نو مثلین حضرت حفصہ اور عایشہ کی نسبت اللہ تعالی نے بہت غلظت اور سختی سے
دی ہین پس بے شک و شبہ ان دو نو مثلون کے دینے سے مقصود خداوند عالم کا یہی ہی تا کہ لوگون
کو معلوم ہوجاوی کہ محض زوجیت نبی نجات کیلئے کافی نہین ہی اور نہ وہ بی بیان خود اس بات پر
نازان ہون کہ ہم زوجہ نبی ہین جو چاہین کرین خدا ہمکو جنت مین جگہ دیگا بلکہ ایمان کہ عبارت ہی اطاعت
و فرمانبرداری خدا اور رسول سے باعث نجات اخروی کا ہوگا باوجود ایسے احکام صاف و صریح کے
نہ اون دونوں بیبیون نے توبہ کی اور نہ منافقین صحابہ افعال قبیحہ سے باز آئے بلکہ ایک دوسرے
کی مدد کرکے حضرت ابوبکر کو مالک امر امت کی بنائی مین رسول پر چڑھائی کی اور جھوٹھی جھوٹی باتین
پیش کرکے اونکو مالک امر امت رسول کا بنا دیا اور ایک نیا دین بخلاف حکم پیغمبر ایجاد کر دیا اور اہلبیت
رسول کو جنکو اتباع کا حکم پیغمبر نے بعد اپنے بہت صریح و صاف دیا تھا چھوڑ دیا چنانچہ سقیفہ بنی ساعدہ

مین اہل بیت رسول کا نہ شریک کرنا اور بوقت طلبی حضرت ابوبکر کے حضرت علی کا دعوی خلافت
کرنا اور اوس پر متنبہ نہونا جیسا کہ انشاء اللہ تعالی آیندہ بیان کیا جاویگا شاہد عادل اس دعوی
کا ہو اور انشاء اللہ ثبوت کل ان باتونکا اپنے موقع پر کتب اہل سنت وجماعت سے باب آیندہ
مین مفصل لکھا جاویگا پس خدا کا وعدہ جھوٹا نہین ہو تو جن لوگون نے توبہ نہین کی اور حکم
خدا ورسول سے نافرمانی کر کے امر انشاء کردہ شدہ پر بعد پیغمبر کے چڑھائی کی مستحق اوسی
وعید کے ہین جو خدا نے اس سورہ تحریم مین ارشاد فرمایا ہو اور یہ امر تو اہل سنت وجماعت کو
تسلیم ہی محتاج اثبات نہین ہو کہ حضرت مریم اور حضرت آسیہ بروز قیامت ازواج نبی مین
داخل ہونگی پس درحقیقت اللہ تعالی عوض مین ان دو بی بیون کی جو بسبب نافرمانی خدا ورسول
کے شرف زوجیت رسول سے خارج ہوگئین ہین ان دو بی بیون کو جنت مین آنحضرت رسول کو عطا
فرمائیگا تا مصداق الطیبات للطیبین کا صادق آوے ہر چند جب ان آیات قرآنی سے انجام کار
حضرت حفصہ اور عائشہ کا بخوبی منکشف ہوگیا تو اب کچھ حاجت بیان دوسرے امر کی باقی نہ رہی مگر
چونکہ اکثر عوام بعض عام فریب باتون سے دہوکے مین آجاتے ہین لہذا ضرور ہے کہ کل عذر جو درباره برائت حضرت
عائشہ کے اہل سنت وجماعت پیش کرتے ہین حقیقت اونکی ظاہر کردیجاوے چنانچہ منجملہ اونکے ایک
امر یہ ہی کہ جنگ جمل کی نسبت بھی حضرات اہل سنت مدعی ہین کہ حضرت عائشہ نے توبہ کی پس یہ تو بہت
صاف وصریح ہی کہ توبہ سے بندونکے حقوق جو ذمہ تائب کے ہون بغیر ادائے حقوق اونکے بخشے نہین جاینگے
اس صورت مین اگر توبہ حضرت عائشہ کی مان بھی لیجاوے تو تیرہ ہزار بندگان خدا کے خون ناحق
جو اونکی بدولت ہوئے ہین اس مظلمہ اور ملزمہ سے کیونکر حضرت عائشہ بری ہوسکتی ہین اگر بالفرض
محال خون بہا تیرہ ہزار مقتول کا حضرت عائشہ کے مقتولونکی وارثونکو دیتین تو بھی قبول توبہ نہین
ہوسکتی تھی بلکہ اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو جنگ صفین بھی نتیجہ اسی جنگ حضرت عائشہ کا ہو یعنی
جب حضرت عائشہ نے ابتدائی جنگ کی باغوائے حضرت طلحہ وزبیر کے اور یہ مغلوب ہوئین تو حضرت معویہ کو
کہ وہ خود شریک اس جنگ مین تھے حوصلہ جنگ کا حضرت علی سے پیدا ہوا اور ڈیڑھ برس تک حضرت
علی سے بمقام صفین لڑے کہ اجماع اہل شام کا حضرت معویہ پر تھا اور جمعیت کثیر اونکے ساتھ تھی
اور تخمینا اسی ہزار آدمی دست حق پرست امیر المومنین اور دیگر مجاہدین یاوران ومددگاران حضرت

موصوف سے مارے گئے وتقریباً بیس ہزار آدمی ناصران امیر المومنین نے اس جنگ مین شہادت
پائی اور منجملہ اون شہداء کے صدہا صحابۂ کبار رسول اللہ صلعم کے تھے چنانچہ تحفۂ اثنا عشری
مین بصفحہ ۵۸۴ مرقوم ہی وعبدالرحمن ابن ابزی گوید شہد نا صفین مع علیٍ فی ثمان
مائۃٍ ممن بایع تحت الشجرۃ بیعۃ الرضوان وقتل منہم ثلثۃ
وستون رجلا منہم عمار ابن یاسر وخزیمۃ ابن ثابت ذو الشہادتین
وجمع کثیر من المہاجرین والانصار وقد ذکر اکثرہم فی
الاستیعاب وغیرہ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی کہتا ہی کہ مین بمقام صفین ہمراہی اون
آٹھ سو آدمی کے جنہون نے زیر درخت بیعت رضوان کی تھی علی کیساتھ حاضر تہا او قتل کئے
گئے اونمین سے ترسٹھ ۶۳ آدمی بعض کشتگان سے عمار ابن یاسر اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین ہین اور
گروہ کثیر مہاجرین وانصار کی قتل کیگئی اور کتاب استعاب وغیرہ مین اکثر کشتگان کا ذکر کیا گیا ہی فائدہ
حضرت خزیمہ کو ذو الشہادتین کہنے کی یہ وجہ ہی کہ بموجب حکم رسول اللہ کے ایک گواہی اونکی بمنزلہ دو
گواہی کے تھی اور حضرت معویہ نے محض اس جنگ پر قناعت نہین کی تھی بلکہ سب و لعن حضرت امیر المومنین
پر علی رؤس الاشہاد خود کرتی تھی اور اپنے ممالک تحت حکومت مین کراتی تھی چنانچہ ابن ابی الحدید معتزلی
نے مجلد رابع شرح نہج البلاغۃ مین لکھا ہی ذکر شیخنا ابو عثمان الجاحظ ان معاویۃ
کان یقول فی اٰخر خطبۃ الجمعۃ اللّٰہم ان ابا تراب الحد فی دینک
وصد عن سبیلک فالعنہ لعنا وبیلا وعذبہ عذابا الیما وکتب
بذالک الی الاٰفاق فکانت ہذہ الکلمات یتلونہا علی المنابر
الی خلافۃ عمر بن عبد العزیز ترجمہ بیان کیا ہی ہمارے شیخ ابو عثمان جاحظ نے
کہ تحقیق معویہ آخر خطبہ جمعہ مین کہتے تھے کہ یا اللہ ابو تراب نے الحاد کیا تیرے دین مین اور روکا
تیری راہ سے پس لعنت کر تو اوسکو ساتھ لعن ناگوار کے اور عذاب کر تو اوسکو ساتھ عذاب رنج
دہندہ کے اور یہ فقرات ملکونمین بھیجے پس پڑھی جاتی تھی خطبونکے ساتھ یہ فقرات منبرونپر خلافت
عمر ابن عبد العزیز تک اور تائید اسکی عبارت تاریخ الخلفاء سے جو بصفحہ ۱۶۶ مرقوم ہی ہوتی ہی گو
برعایت نام حضرت معویہ کا اوسمین نہین لکھا ہی کان بنو امیۃ یسبون علی ابن ابیطالب
مح

فِی الْخُطْبَةِ فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَبْطَلَهٗ وَکَتَبَ اِلٰی نُوَّابِهٖ بِاِبْطَالِهٖ وَقَرَأَ مَکَانَهٗ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الْاٰیَة فَاسْتَمَرَّتْ قِرَاءَتُهَا فِی الْخُطْبَةِ اِلَی الْاٰنِ ترجمہ بنی امیہ گالی دیتے تھے علی ابن ابیطالب کو خطبون مین پس جب خلیفہ ہوئے عمر ابن عبد العزیز مٹایا اونہون نے اس بدگوئی کو اور اپنی کو اوسکے مٹانے کیلئے لکہا اور بجائے بدگوئی کے پڑھا اوسنے آیہ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ آخر آیہ تک پس اس آیہ کا خطبہ مین پڑھنا اسوقت تک قرار پایا ہی اور تحفہ اثنا عشری مین بصفحہ ۵۸۴ شاہصاحب نے بدگوئی حضرت معویہ کا اقرار نسبت حضرت علی کے کیا ہی لکھتے ہین ومعویہ واہل شام را نیز در ابتدا ہمین دعویٰ بود کہ قاتلان عثمان را باید سپرد وقصاص باید گرفت وسیاست باید نمود چون از طرف امیر در سپردن قاتلان عثمان بسبب شوکت وغلبۂ آنہا خصوصاً بعد از جنگ جمل وخالی شدن میدان از منازع ومزاحم عذر واجبی بود اجابت مدعا آنہا نفرمود آنہا بدگمان شدہ آخر ہا منکر خلافت او شدند وسلب لیاقت این کار از آنجناب وبدگفتن آغاز نہادند وبجنگ برخاستند اور کتب صحاح ستہ سے بھی بدکہنا حضرت علی کو نسبت حضرت معویہ کو ثابت ہی چنانچہ صحیح مسلم مین بیچ جلد دوم کے باب فضائل مین بصفحہ ۲۷۸ اور جامع ترمذی مین بصفحہ ۶۱۷ منقول ہی عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَمَرَ مُعٰوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتُ ثَلٰثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ[له] الخ ترجمہ عامر ابن سعد ابن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ حکم دیا مجھکو معویہ بیٹے ابوسفیان نے کیا امر مانع ہی تجکو بد کہنے سے ابوتراب کے سعد نے کہا آگاہ ہو جب مین یاد کرتا ہون اون تین باتونکو جنکو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی پس کبھی مین بد نہ کہونگا علی کو ہر آئینہ اون مین سے ایک بات مجھکو پسند زیادہ ہی تمام دنیا سے تا آخر حدیث **فائدہ** حکم دینا حضرت معویہ کا حضرت سعد ابن وقاص کو نسبت بد کہنے حضرت علی کے دلیل قوی ہی کہ خود حضرت معویہ اس فعل کو جایز ومباح جانتے تھے اور حریص تھے اسپر کہ اور لوگ

[له] حمر النعم ای الابل الحمر ای الغنم ای اموال العرب فہی کنایة عن الدنیا ۱۲

بھی بد کہا کریں نعوذ باللہ من ذالک اور سنن ابن ماجہ مطبوعہ عمدہ المطابع میں کہ منجملہ صحاح ستہ کے ہو بصفحہ ۲ منقول ہو عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِیَۃُ فِی بَعْضِ حَجَّاتِہٖ فَدَخَلَ عَلَیْہِ سَعْدٌ فَذَکَرُوْا عَلِیًّا فَنَالَ مِنْہُ فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ تَقُوْلُ ھٰذَا الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِی وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ الْیَوْمَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ **ترجمہ**

سعد ابن ابی وقاص کہتے ہیں آئے معویہ بیچ بعض حجوں اپنے کے پس سعد معویہ کے پاس گئے لوگوں نے علی کا ذکر کیا معویہ نے ایسی بات کہی جو لائق شان علی کے نہ تھی تب سعد غصہ ہوئے اور کہا کہ کہتا ہی تو اوس شخص کو جسکی نسبت سنا ہو مینے رسول اللہ کو کہ فرماتے تھے میں جسکا مولے ہوں علی اوسکا مولا ہو اور سنا مینے رسول اللہ کو کہ کہتے تھے کہ تمکو مجھسے وہ مرتبہ حاصل ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسٰے سے حاصل تھا اور سنا مینے رسول اللہ کو کہ کہتے تھے ہر آئینہ دونگا میں علم آج اوس شخص کو جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور جملہ نال منہ کی محشی نے حاشیہ کتاب پر شرح یہ لکھی ہو فَنَالَ مِنْہُ مُعٰوِیَۃُ مِنْہُ اَیْ مِنْ عَلِیٍّ اَیْ قَالَ فِی شَانِہٖ شَیْئًا لَا یَلِیْقُ بِہٖ لِاَنَّ مُعٰوِیَۃَ کَانَ مُخَاصِمًا لَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ترجمہ یعنی کہا معویہ نے شان میں علی کی ایسے چیز کے لائق علی نہ تھے اسلئے کہ معویہ دشمن اونکا تھا راضی ہو اللہ اونسے **تنبیہ** باوجود اسقدر روایات کثیرہ معتمد بالخصوص اعتراف شاہ عبدالعزیز صاحب کے کہ حضرت معویہ و اہل شام نے علی کو بد کہنا شروع کیا اہل سنت کو مجال انکار کی نسبت برائت حضرت معویہ کے باقی نہ رہی اور سب و لعن علی کی نسبت بالتخصیص مشکوۃ میں بیچ مناقب علی کے فصل ثالث میں بصفحہ ۵۶۵ منقول ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ **ترجمہ** ام سلمہ کہتی ہیں کہ کہا رسول اللہ صلعم نے جسنے برا کہا علی کو اوسنے برا کہا مجھکو روایت کی ہو اس حدیث کو احمد نے اور صواعق محرقہ میں بیچ باب نہم کے فصل ثانی میں

بصفحہ ۱۰۰ ایہ حدیث منقول ہی بموجب اس حدیث کے حضرت معویہ نے رسول اللہ صلعم کو بُرا کہا اور
تاریخ الخلفاء مین لکھا ہو کہ سنہ ۴۱ ہجری مین استقرار خلافت حضرت معویہ کا ہوا اور سنہ ۹۹ ہجری مین عمر
ابن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اور عبارت تاریخ الخلفاء سے جو اوپر لکھی گئی ہو ثابت ہو کہ عمر ابن عبد العزیز
نے سب و لعن حضرت علی کا جو خطبون مین بنی امیہ کرتے تھے بند کیا پس باعتراف علامہ جلال
الدین سیوطی کے اٹھاون برس تک سب و لعن حضرت علی پر کہ درحقیقت وہ سب و لعن رسول اللہ
پر تھا عہد بنی امیہ مین ہوا کیا اور ابتدا اس فعل شنیع کی اجراء حضرت معویہ نے کی باانیہمہ صحاح اہل سنت
وجماعت مین احادیث فضائل حضرت معٰویہ کی موجود ہین چنانچہ جلد دوم کتاب تیسیر الوصول مطبوعہ
مطبع نولکشور مین بصفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳ دو حدیث صحیح ترمذی سے منقول ہین عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ
الْخَوْلَانِی قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عُمَیْرَ ابْنَ
سَعْدٍ عَنْ حِمْصٍ وَلّٰی مُعٰوِیَۃَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعٰوِیَۃَ
فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا تَذْکُرُوْا مُعٰوِیَۃَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بِہٖ ترجمہ ابو ادریس خولانی
کہتا ہو کہ جب معزول کیا عمر ابن خطاب نے عمیر ابن سعد کو حمص سے تو حاکم حمص کا معویہ کو مقرر
کیا تب لوگون نے کہا کہ عمر نے معزول کیا عمیر کو اور حاکم مقرر کیا معویہ کو عمر نے کہا کہ نہ یاد کرو معویہ
کو مگر بخیر پس تحقیق مینے سنا ہی رسول اللہ سے کہ کہتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو معویہ کو عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعٰوِیَۃَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا
مَھْدِیًّا وَاھْدِ بِہٖ ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے واسطے معویہ کے یا اللہ قرار دے
تو اوسکو راہ نمایندہ اور ہدایت کردہ شدہ اور ہدایت کر تو بسبب اوسکے برخلاف اسکے شاہ
عبد الحق صاحب محقق دہلوی جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۶۸۴ لکھتے ہین امامعویہ بن ابی سفیان
کنیت کردہ میشود بابو عبد الرحمٰن وی و پدر وی و برادر وی از مسلمۂ فتح اند و از مؤلفۃ القلوب
فائدہ لغت مجمع البحار مین کہ لغت حدیث اہل سنت وجماعت کی ہی جلد اول کے صفحہ ۴۰ مین لکھا ہی
اَلْمُؤَلَّفَۃُ ضُعَفَاءُ النِّیَّۃِ فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ مؤلفہ وہ لوگ ہین جو ضعیف
النیۃ اسلام مین ہین اور مسلمۂ فتح سے مراد یہ ہی کہ جو لوگ بروز فتح مکہ کفار سے مسلمان ہوگئے

اور اون لوگون نے اسلام قبول کیا پیغمبر صلعم نے اونکو رہا کیا اور اونکو طلقا بھی کہتے ہین
اور حضرت معویہ اور والد ماجد اونکے طلقا سے ہین اور کتاب مذکور کے صفحہ ۴۸۵ مین لکھا ہے
وگفتہ اند محدثان کہ ثابت نشدہ است در فضل معویہ ہیچ حدیثے - اور کتاب شواہد النبوت جامی
مطبوعہ مطبع نولکشور مین بصفحہ ۱۰۷ منقول ہے و مشہور آنست کہ ویرا (یعنی امام حسن علیہ السلام)
را خاتون وی جعدہ زہر دادہ است بفرمودہ معویہ) اور ربیع الابرار زمخشری مین منقول ہے
وَجَعَلَ مُعٰوِيَةُ لِجَعْدَةَ بِنْتِ الْاَشْعَثِ اِمْرَءَةِ الْحَسَنِ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ
حَتّٰى سَمَّتْهُ یعنی گردانا معویہ نے واسطے جعدہ دختر اشعث زوجہ حسن کی لاکھ درم
تاانیکہ زہر دیا اوسنے حسن کو ہرگاہ شیخ عبدالحق صاحب محدث کہ متاخرین مین بڑے
معتمد نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہین خود اعتراف کرتے ہین کہ محدثین کے نزدیک کوئی حدیث
فضیلت حضرت معویہ مین ثابت نہین ہی اور حضرت معویہ مولفۃ القلوب یعنی ضعیف النیۃ اسلام
مین تھی تو احادیث فضائل حضرت معویہ کی جو صحیح ترمذی مین کہ منجملہ صحاح ستہ کے ہے
منقول ہین وضعی اور بنائی ہوئی ہین اور یہ ظاہر ہی کہ جس شخص کے ایسے افعال ہون کہ حضرت
علی کو سب و لعن خود کرے اور دوسرون سے کراوے اور اونسے لڑے کہ جسمین ہزار ون
آدمی کے خون ناحق ہوئے اور اونسے دشمنی رکھے کہ عین سب و لعن و بغض و عداوت وجنگ
با رسول اللہ صلعم کی تھی اوسکی نسبت ہرگز رسول اللہ صلعم کلمات مدح وفضیلت کے بیان
نہین فرمائینگے پس جعلی اور وضعی ہونا اون احادیث کا عقلاً بھی ثابت ہی پس جب احادیث
وضعی وجعلی صحاح ستہ مین بھی موجود ہین تو کتب حدیثین اوسکی قابل اعتبار مسلمان دیندار
کے رہین باوجودان روایات واحادیث کی کتب اہل سنت وجماعت مین علمائے وفضلائے جلیل
القدر اس فرقہ کے حضرت معویہ کے بچانے اور جو امور قبیحہ اونسے سرزد ہوے ہین اوسکے
مٹانے کے لیے کیسی کیسی کوششین کرکے باتین بناتے ہین کہ جسکی حد وانتہا نہین ہی مگر کوئی
بات بنتی ہی نہین ہی مثل مشہور ہی شعر گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + باب کوثر و زمزم سفید
نتوان کردم چنانچہ شیخ الاسلام ابن حجر مکی خاتمہ مین صواعق محرقہ کے بصفحہ ۱۹۰ لکھتے ہین
وَمِنْ اِعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَنَّ مَا جَرٰى بَيْنَ مُعٰوِيَةَ وَعَلِيٍّ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا مِنَ الحُرُوبِ فَلَمْ یَکُنْ لِمُنَازَعَۃِ مُعٰوِیَۃَ لِعَلِیٍّ فِی الخِلَافَۃِ لِلْاِجْمَاعِ عَلٰی حَقِیَّتِہَا لِعَلِیٍّ کَمَا مَرَّ فَلَمْ تَہِجْ الفِتْنَۃُ بِسَبَبِہَا وَ اِنَّمَا ہَاجَتْ بِسَبَبِ اَنَّ مُعٰوِیَۃَ وَمَنْ مَعَہٗ طَلَبُوْا مِنْ عَلِیٍّ تَسْلِیْمَ قَتَلَۃِ عُثْمَانَ اِلَیْہِمْ لِکَوْنِ مُعٰوِیَۃَ ابْنَ عَمِّہٖ فَامْتَنَعَ عَلِیٌّ ظَنًّا مِنْہُ اَنَّ تَسْلِیْمَہُمْ اِلَیْہِمْ عَلَی الفَوْرِ مَعَ کَثْرَۃِ عَشَائِرِہِمْ وَ اِخْتِلَاطِہِمْ بِعَسْکَرِ عَلِیٍّ یُؤَدِّیْ اِلَی اضْطِرَابٍ وَ تَزَلْزُلٍ فِی اَمْرِ الخِلَافَۃِ الَّتِیْ بِہَا اِنْتِظَامُ کَلِمَۃِ اَہْلِ الاِسْلَامِ **ترجمہ** اور اعتقاد اہل سنت وجماعت سے یہ ہے کہ درمیان علی ومعویہ کے جو لڑائیاں واقع ہوئیں وہ منازعت معویہ کی علی سے واسطے خلافت کے نہ تھی بسبب اسکے کہ اجماع سے خلافت علی کی حق تھی جیسا کہ بیان اوسکا گذرا پس ہیجان فساد کا بسبب خلافت کے نہیں ہوا اور جز این نیست کہ ہیجان فساد کا اس سبب سے ہوا کہ معویہ اور ہمراہی اونکے چاہتے تھے علی سے کہ قاتلان عثمان کو اونکے سپرد کرین اسلیے کہ معویہ چچازاد بھائی عثمان کے تھے پس علی نے انکار کیا اس خیال سے کہ فی الفور قاتلان عثمان کا سپرد کر دینا معویہ کو باوجود کثرت اونکے قبیلونکی اور وہ لوگ لشکر علی مین سے ملے ہوئے تھے پہونچا دیگا طرف اضطراب و لغزش کے امر خلافت کو ایسی خلافت کہ بسبب اوسیکے انتظام کلمہ اہل اسلام کا تھا **تنبیہ** یہ مضمون جو شیخ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ حضرت معویہ حضرت علی سے واسطے خلافت کے نہین لڑے تھے بسبب اسکے کہ حقیت خلافت علی کی باجماع ثابت تھی تمامتر غلط ہے اس سے پہلے عبارت تحفۂ اثنا عشری کی لکھی گئی ہے جسمین لکھا ہے کہ ابتداءً معویہ واہل شام کو یہی دعوی تھا کہ قاتلان عثمان کو بما سپرد کرو اخواہ منکر خلافت او شدند و سلب لیاقت اینکار از انجناب و بدگفتن آغاز نہادند و بجنگ برخاستند طرفہ تر یہ ہے کہ خود شیخ ابن حجر صواعق محرقہ کے خاتمہ مین بصفحہ ۱۹۰ تحریر فرماتے ہین عَنْ عَبْدِ المَلِکِ ابْنِ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَ مُعٰوِیَۃُ مَا زِلْتُ اَطْمَعُ فِی الخِلَافَۃِ مُنْذُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مُعٰوِیَۃُ اِذَا مَلَکْتَ فَاَحْسِنْ **ترجمہ** عبد الملک ابن عمیر کہتا ہے کہ کہا معویہ نے کہ ہمیشہ مین طمع خلافت کی کرتا تھا جب سے رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تھا کہ اے

معویہ جب بادشاہ ہونا تو تو نیکی کرنا اور تاریخ الخلفاء مین بصفحہ ۱۳۲ بعد تحریر اس روایت کے
یہ لکھا ہی خَرَجَ مُعٰوِیَۃُ عَلٰی کَمَا تَقَدَّمَ وَتَسَمّٰی بِالْخِلَافَۃِ ترجمہ خروج کیا
معویہ نے جیسا کہ پہلے بیان ہوا اور نامزد کیئے گئے ساتھہ خلافت کے ان عبارات سے ثابت
و تحقق ہی کہ حضرت معویہ کو طمع خلافت کی عہد رسول سے تھی اور منکر خلافت حضرت علی کے ہوئے
اور خود بمقابلہ آنحضرت دعوی خلافت کیا شیخ ابن حجر مکی نے باوجود ساکن مکہ معظمہ ہونے کے محض
بفرط محبت و برارت ذمگی حضرت معویہ کی ایسا بیان کہ جسکی تغلیط خود اونکی روایت لکھی ہوئی
سے ہوتی ہو واسطے خوش کرنے مقلدین حضرت معویہ کے لکھا تھا مگر افسوس ہی کہ پیشتر قلعی نہو
اور قلعی کھل گئی طرفہ تر یہ ہی کہ اس بیان پر کفایت نہ کی بلکہ حضرت شیخ الاسلام نے حضرت معویہ
کو بصلہ جنگ با علی کہ عین جنگ بارسول تھی ثواب بھی عطا فرمایا ہی چنانچہ خاتمہ
صواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۹۱ لکھا ہی وَمِنْ اِعْتِقَادِ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ اَیْضًا
اَنَّ مُعٰوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَکُنْ فِیْ اَیَّامِ عَلِیٍّ خَلِیْفَۃً وَاِنَّمَا کَانَ
مِنَ الْمُلُوْکِ وَغَایَۃُ اِجْتِہَادِہٖ اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ عَلٰی اِجْتِہَادِہٖ
ترجمہ اور بھی اعتقاد اہل سنت وجماعت سے یہ ہی کہ بتحقیق معویہ راضی ہوا اللہ اونسے تمانہ علی مین
خلیفہ نہ تھے اور جز این نیست کہ بادشاہ تھے اور انتہا اجتہاد اونکا یہ ہی کہ واسطے انکے ایک ثواب ہی اونکے
اجتہاد پر تنبیہ سبحان اللہ کیا خوب اجتہاد ہی کہ حضرت علی پر سب ولعن کرین اور اونسے لڑین
کہ حسب احادیث مصرحہ بالا سب ولعن رسول اور جنگ بارسول تھی اور ایک ثواب بھی پادین
مگر کتب اہل سنت وجماعت سے تو ثابت ہوتا ہی کہ جنگ صفین مین حضرت معویہ نے جو اجتہاد کیا یہ
موقع اور محل اجتہاد کا نہ تھا چنانچہ نور الانوار مین بصفحہ ۱۹۱ منقول ہی رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم
حِیْنَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لَہٗ بِمَا تَقْضِیْ یَا مُعَاذُ فَقَالَ بِکِتَابِ اللّٰہِ
قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ قَالَ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ قَالَ
اَجْتَہِدُ بِرَأْیِیْ فَقَالَ عم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِہٖ بِمَا
یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُہٗ ترجمہ روایت کیگئی ہی کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے جب بھیجا معاذ کو طرف
یمن کی تو معاذ سے پوچھا کہ کس چیز سے حکم دوگے اے معاذ انھون نے عرض کی کہ ساتھہ کتاب

خدا کی آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کتاب خدا نہ پائی تو معاذ نے عرض کی کہ ساتھ سنت رسول کے آنحضرت نے ارشاد کیا کہ اگر سنت رسول نہ پائی تو معاذ نے عرض کی کہ اجتہاد کرونگا مین اپنی رای سے تب پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جمیع حمد ثنا ثابت ہین واسطے اوس خدا کے جسنے اپنے رسول کے پیغام لیجانیوالے کو ایسی توفیق دی جس سے خوش ہوا رسول اوسکا اس حدیث سے تو بالتصریح عیان ہو کہ جب نص خدا ونص رسول نہ پائی جاۓ تب پیغمبر نے حکم اجتہاد بالرای ارشاد فرمایا اور محبت رکھنے مین ساتھ علی کے اور منع جنگ اور بغض اور عداوت مین ساتھ علی کے اور منع سب ولعن علی مین تو نص قرآن اور نصوص کثیرہ حدیث صحاح اہل سنت وجماعت مین موجود ہین اور اجتہاد حضرت عائشہ مین بالتفصیل لکھی گئی ہین پھر کیسے حضرت معویہ نے اجتہاد کیا اور کیونکر یہ اجتہاد حضرت معویہ کا علماے اہل سنت وجماعت نے خلاف حکم رسول کے مان لیا اور اگر یہ کہا جاۓ کہ اون نصوص مذکورہ سے حضرت معویہ کو علم حاصل نہ تھا تو جو ایسی ضروریات مذہب سے جاہل ہو وہ ہرگز اجتہاد نہین کرسکتا ہو علاوہ اسکے صحیح بخاری مین بیچ کتاب الاعتصام کے بصفحہ ۱۰۳۰ منقول ہو اِذَا اجْتَہَدَ الْعَامِلُ اَوِ الْحَاکِمُ فَاَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ عِلْمٍ فَحُکْمُہٗ مَرْدُوْدٌ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ جسوقت اجتہاد کرے عامل یا حاکم پس خطا کرے بے جانے خلاف رسول کے حکم دے پس حکم اوسکا مردود ہو بموجب قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جو شخص کوئی عمل کرے ایسا جسپر ہمارا حکم نہین ہے پس وہ عمل مردود ہو اس حدیث سے تو خطائی اجتہادی مین ثواب کا پانا ثابت نہین ہو بلکہ اجتہادی کا باطل ہونا متحقق ہوتا ہو پس معلوم ہوا کہ اسطرح کی خطاے اجتہادی کی عوض مین حضرت عایشہ اور حضرت معویہ کو ایک ثواب دینا محض اجتہاد علماے اہل سنت وجماعت کا ہو گویا عطاے ثواب باختیار انہین حضرات کے ہو لیکن چونکہ حضرت معویہ نے علاوہ جنگ اور سب ولعن حضرت علی کی حضرات خلفاے ثلثہ کی فضائل اور مناقب مین ہزاروں حدیثین بنوائین اور شیعیان علی کو بکثرت قتل کرایا جیسا کہ بیان کیا گیا ہو لہذا خاص اسکا صلہ علماے اہل سنت وجماعت نے حضرت معویہ کو یہ دیا ہو کہ اونکو کبار صحابہ مین اور خلف الرشید حضرت یزید کو زمرہ مومنین مین شامل کیا اور حکم دینے یا خوش ہونے حضرت یزید سے نسبت قتل امام حسین سبط رسول الثقلین کے انکار بہت کیا ہو چنانچہ صواعق محرقہ مین

بیچ خاتمہ کے بصفحہ ۱۹۰ مرقوم ہی وَلَا یَجُوزُ الطَّعنُ فِی مُعٰوِیَةَ لِاَنَّهٗ مِنْ کِبَارِ الصَّحَابَةِ
وَلَا یَجُوزُ لَعنُ یَزِیدَ وَلَا تَکفِیرُهٗ فَاِنَّهٗ مِنْ جُملَةِ الْمُؤمِنِینَ وَ اَمرُهٗ اِلٰی
مَشِیَّةِ اللّٰهِ اِنْشَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْشَاءَ عَفَاعَنْهُ قَالَهُ الغَزَالِی وَالْمُتَوَلِّی وَغَیرُهُمْ
قَالَ الغَزَالِی وَغَیرُهٗ وَیَحرُمُ عَلَی الوَاعِظِ وَغَیرِهٖ رِوَایَةُ مَقتَلِ الحَسَنِ
وَالحُسَینِ وَحِکَایَاتُهٗ وَمَاجَرٰی بَینَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ
فَاِنَّهٗ یُهَیِّجُ عَلٰی بُغضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعنِ فِیهِمْ وَهُمْ اَعلَامُ الدِّینِ ترجمہ
اور نہین جائز ہی طعن بیچ حق معویہ کے اسلیئے کہ وہ کبار صحابہ سے ہین اور نہین جائز ہی لعنت کرنا
یزید کو اور کافر جاننا اوسکا پس یزید جملہ مومنین سے ہی اور حکم اوسکا مشیت خدا کی حوالہ ہی اگر
خدا چاہیگا اوسکو عذاب کریگا اور اگر چاہیگا تو اوس سے درگذر کریگا کہا ہی اس قول کو غزالی اور
متولی وغیرہ نے اور غزالی نے کہا ہی کہ حرام ہی واعظ اور غیر واعظ پر ذکر قتل حسن اور حسین کا
اور حکایتین قتل کی اور بیان لڑائی اور جھگڑے باخود ہا صحابہ کا پس بہ تحقیق بیان ان باتون
کا ہیجان مین لاتا ہی بغض صحابہ کو اور اونکے حق مین طعن کرنیکو حالانکہ صحابہ نشان دین کے
ہین اور اوسی کتاب مین بصفحہ ۱۹۶ لکہا ہی وَاَمَّا سَبُّ یَزِیدَ وَلَعنُهٗ فَلَیسَ مِنْ شَاْنِ
الْمُؤمِنِینَ وَاِنْ صَحَّ اِنَّهٗ قَتَلَهٗ اَوْ اَمَرَ بِقَتلِهٖ وَقَدْ وَرَدَ فِی الْحَدِیثِ
الْمَحفُوظِ اِنَّ لَعنَ الْمُسلِمِ کَقَتلِهٖ وَقَاتِلُ الْحُسَینِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
لَا یَکفُرُ بِذٰلِکَ وَاِنَّمَا ارْتَکَبَ اِثْمًا عَظِیمًا ترجمہ اور لاکن گالی دینا
اور لعنت کرنا یزید کو پس شان مومنین کی نہین ہی اگرچہ صحیح ہو کہ یزید نے حسین کو قتل کیا یا حکم
اونکے قتل کا دیا اور بہ تحقیق حدیث محفوظ مین وارد ہوا ہی کہ لعنت کرنا مسلمان کا مثل اوسکے قتل
کے ہی اور قتل کرنیوالا حسین رضی اللہ عنہ کا بسبب قتل حسین کے کافر نہین ہوا جز این نیست کہ اوسنے
ارتکاب بڑے گناہ کا کیا اور امام غزالی نے جلد سیوم احیاء العلوم مین بصفحہ ۶۹ لکھا ہی فَاِنْ قِیلَ هَلْ
یَجُوزُ لَعنُ یَزِیدَ لِاَنَّهٗ قَاتِلُ الْحُسَینِ اَوْ اَمِرٌ بِهٖ قُلْنَا هٰذَا لَمْ یَثْبُتْ
اَصْلًا فَلَا یَجُوزُ اَنْ یُقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَهٗ اَوْ اَمَرَ بِهٖ مَا لَمْ یَثْبُتْ فَضْلًا
عَنِ اللَّعنَةِ لِاَنَّهٗ لَا یَجُوزُ نِسْبَةُ مُسلِمٍ اِلٰی کَبِیرَةٍ مِنْ غَیرِ تَحقِیقٍ ترجمہ

اور اگر کہا جاوے آیا جایز ہے لعنت کرنا یزید کا اسلیئے کہ وہ قاتل حسینؓ کا ہے یا حکم دینے والا قتل حسین کا ہو
ہم کہینگے کہ یہ ہرگز ثابت نہین ہوا ہے پس جائز نہین ہے یہ کہنا کہ یزید نے حسین کو قتل کیا ہے یا حکم دیا ہے
حسین کے قتل کا جبتک ثابت نہو لعنت تو بڑی بات ہے پس جائز نہین ہے کسی مسلمان کو کسی گناہ کبیرہ
کیطرف نسبت دینا بغیر تحقیق کے **تنبیہ** عبارت مذکورہ سے امور ذیل ثابت ہوتے ہین **اول**
یہ کہ یزید کی نسبت قتل یا حکم قتل امام حسین کا دینا ثابت نہین ہے اور یزید مومن ہے **دوم** اگر قتل یا حکم
قتل حسین کا نسبت یزید کے ثابت بھی ہو تو اس جرم سے کافر نہو گا جز این نیست کہ ایک گناہ کبیرہ کیا
سیوم بصورت ثبوت قتل یا حکم قتل حسین کے یزید پر لعنت کرنا جائز نہین ہے اسلئے کہ حدیث مین
وارد ہے کہ لعنت کرنا مسلم کا مثل قتل مسلم کے ہے **چہارم** واعظ و غیر واعظ پر حرام ہے ذکر قتل
حسن اور حسین کا اور بیان لڑائی اور باخود ہا دشمنی صحابہ کا اسلئے کہ ہیجان مین لاتا ہے بغض صحابہ کو امر
اول ایسا مشہور و معروف ہے کہ کفار جنکو علاقہ اسلام سے نہین ہے وہ بھی جانتے ہین اور کہتے ہین امر
عموماً زبان پر ہر کس و ناکس کے جاری ہے کہ حضرت یزید نے امام حسین کو قتل کرایا اور دختران علی و فاطمہ
کو از کوفہ تا شام شتران بے کجاوہ پر سوار کرا کے بلایا لیکہ بعض علمائے اہل سنت و جماعت بھی متقدمین و متاخرین
سے معترف اسکے ہین چنانچہ صواعق محرقہ کی فصل ثالث مین بصفحہ ۱۳۵ منقول ہے۔ قَالَ ابْنُ
الْجَوْزِیُّ وَلَیْسَ الْعَجَبُ اِلَّا مِنْ ضَرْبِ یَزِیْدُ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ بِالْقَضِیْبِ
وَحَمْلِ اٰلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَقْتَابِ الْجِمَالِ اَیْ مُوْثِقِیْنَ
فِی الْحِبَالِ وَالنِّسَاءُ مُکْشِفَاتُ الرُّؤُسِ وَالْوُجُوْہِ وَذَکَرَ اَشْیَاءَ مِنْ
قَبِیْحِ فِعْلِهٖ وَقِیْلَ بَلْ کَانَتِ الرَّاْسُ فِیْ خِزَانَتِهٖ **ترجمہ** کہا ابن جوزی نے
اور نہین عجب ہے مگر مارنے سے یزید کے چھڑی دندان حسینؓ پر اور لیجانے سے آل رسول صلعم کے
پشت شتران پر یعنی بندھی ہوئی رسی مین درحالیکہ منہ اور سر اونکے کھلے ہوئے تھے اور بیان
کیا ہے ابن جوزی نے بہت سی چیزین بداعمالی یزید سے اور کہا گیا ہے کہ تھا سر خزانہ یزید مین اور شاہ
سلامت اللہ صاحب تحریر الشہادتین مین شرح سر الشہادتین مطبوعہ نولکشور مین بصفحہ ۴۷ لکھتے ہین
یزید ابن زیاد را کہ حاکم بصرہ بود بامارت کوفہ و عراق مقرر کردہ باو نوشت کہ زود خود را
از بصرہ بکوفہ رسانیدہ مسلم ابن عقیل و مبایعان و متابعان او را بکشد و از حسین طلب بیعت نماید

اگر او قبول بیعت کردے بہتر والا اور اگر نہ شد باو صف اسکے حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی کو کہ اولیاء اللہ مین شمار کیے جاتے ہین ثابت نہین ہوا کہ حضرت یزید کے حکم سے امام حسین علیہ السلام قتل کیے گئے ہین اور شیخ الاسلام ابن حجر مکی اعتقادات اہل سنت مین داخل کرتے ہین کہ یزید مومن تھا جب ایسے کملا حضرت یزید کے ایمان اور برائت ذمگی کی شہادت دیوین تو پھر حضرات اہل سنت وجماعت کیونکر یزید کی بری الذمہ اور مومن ہونے سے انکار کر سکتے ہین بلکہ جو عالم مخالف انکے ہین لائق اعتماد نہین ہین امر ثانی کو ایسا امر ہی کہ جس سے کمال حسن عقیدت اور پیروی اور تابعی اور تمسک اہل بیت رسول کا نسبت علمائے عظام اہل سنت کی ثابت و متحقق ہو قرآن مین اللہ تعالی سورہ نساء مین ہر مومن کے قتل کی نسبت ارشاد فرماتا ہی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا۔ ترجمہ اور جو شخص قتل کرے کسی مومن کو بالقصد پس سزا اوسکی یہ ہی کہ جہنم مین ہمیشہ رہے اور غضبناک ہوا اللہ اوسپر اور لعنت کرے اوسکو اور تیار کرے اوسکے لیے بڑا عذاب اور قتل فرزند رسول کے سبب سے ظہور غضبناکی خدا اسطور سے ہوا جو قتل مین کسی پیغمبر کے نہین سنا گیا جیسا کہ فصل ثالث مین باب یازدہم کی کتاب صواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۷۱ لکھا ہی وَنَقَلَ ابْنُ الْجَوْزِي عَنِ ابْنِ سِيرِينَ إِنَّ الدُّنْيَا أَظْلَمَتْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْحُمْرَةُ فِي السَّمَاءِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ مَا رُفِعَ حَجَرٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَتَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ وَلَقَدْ مَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا بَقِيَ أَثَرُهُ فِي الثِّيَابِ مُدَّةً حَتَّى تَقَطَّعَتْ ترجمہ نقل کی ہی ابن جوزی نے ابن سیرین سے کہ بتحقیق دنیا تین دن تیرہ و تاریک ہوئی پھر سرخی آسمان پر ظاہر ہوئی اور کہا ابوسعید نے کہ جو پتھر اوٹھایا جاتا تھا دنیا مین اوسکے نیچے سے خون تازہ نکلتا تھا اور بیشک آسمان سے خون برسا اور مدت تک نشان اوسکا باقی رہا تا اینکہ وہ کپڑا پھٹ گیا اور رسول اللہ صلعم کو جسقدر محبت حسنین علیہما السلام سے تھی وہ محتاج اثبات نہین ہی مگر احتیاطاً دو حدیث بھی بیان کیجاتی ہین جو بیچ باب و فصل مسطور کتاب مذکور کے صفحہ ۱۴۰ مین منقول ہین اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطَانِ مِنَ الْأَسْبَاطِ

ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے ہون دوست رکھے اللہ اُسکو جو دوست
رکھے حسین کو حسن اور حسین دو سبط ہین اسباط سے اور دوسری حدیث اُسی صفحہ مین یہ منقول ہی اَنَّ النَّبِیَّ
صلعم قَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا
فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ترجمہ بتحقیق نبی صلعم نے فرمایا جو دوست رکھے حسن اور حسین کو اُسنے مجکو دوست
رکھا اور جو دشمنی کرے اُن دونون سے اُسنے مجھسے دشمنی کی اور آیہ مودۃ اوپر لکھی گئی ہی جس سے
بخوبی ثابت ہوگیا ہی کہ فرد اور عوض پیغمبری کا محبت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہما السلام کی ہی باوجود ایسے
احکام خدا اور رسول کے یہ عقیدہ رکھنا کہ قاتل امام حسین کا کافر نہین ہوا حضرت کے قتل سے بلکہ ایک گناہ
کبیرہ کا ارتکاب کیا اول دلیل ہی حقیقت مذہب اہل سنت وجماعت کی کہ اللہ تعالی تو ایک مومن کے
قتل عمد سے جہنم دائمی کی سزا دینے کا وعید نسبت قاتل کے اور اُسپر غضبناک ہونے اور مہیا کرنے
عذاب عظیم کو نسبت قاتل مومن کے ارشاد فرماوی اور بعد شہادت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام
کے اللہ تعالی اظہار اپنی غضبناکی کا ساتھ خون برسانے آسمان اور تیرہ وتار ہوجانے دنیا کے
تین روز تک اور دیگر آثار وعلامات کی فرماوی باوجود ان امور کے عقیدہ اہل سنت وجماعت مین
یزید قتل حسین سے کافر نہوا وحقیقت امام حسین کو علما کبار اہل سنت وجماعت کی مومن بھی نہین جانتے
مین جیسا چاہیے اسلیے کہ فرزند رسول اور محبوب رسول تھے اور دوستی اُنکی اور عداوت اُنکی عین دوستی
و دشمنی رسول صلعم کی ہی اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ امر سیوم بھی کمال اعتقاد اہل سنت
پر نسبت آل رسول کے دلالت کرتا ہی خداوند عالم اسی آیہ قرآن مین جو ابھی لکھی گئی ہی ارشاد فرماتا ہی
کہ اللہ قاتل مومن کو لعنت کریگا پس نص صریح قرآن سے اعراض دلیل قوی ہی کہ ابن حجر امام حسین
کو مومن بھی نہین جانتے تھے اور دلیل ثانی اسکی یہ ہے کہ خود شیخ ابن حجر نے کتاب صواعق محرقہ
کے باب التخییر والخلافۃ مین بصفحہ ۲۲ لکھا ہی وَفِی الْفَتَاوِی الْبَدِیْعِیَّةِ مَنْ اَنْکَرَ اِمَامَةَ
اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ کَافِرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَالصَّحِیْحُ
اِنَّهٗ کَافِرٌ وَکَذٰلِکَ مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ عُمَرَ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ ط
ترجمہ اور فتاوی بدیعیہ مین ہی کہ جو شخص انکار کرے امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پس وہ
کافر ہی اور بعض علمار نے کہا ہی کہ بدعت کنندہ ہی اور صحیح یہ ہی کہ کافر ہی اور ایسا ہی کافر ہے

جو شخص انکار کرے خلافت عمر کا بیچ صحیح ترین قوال کے سبحان اللہ کیا ایمانداری ہے
اور کیا خوب انصاف ہے کہ نورعین رسول اور پارہ جگر بتول حضرت امام حسین کی جنگ و قتل سے
بھی قائل اونکا کافر نہو اور حضرت ابوبکر و عمر کے انکار امامت سے کافر ہوجاوے مصرعہ
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اسی منشار سے اہل سنت و جماعت نے یہ عقیدہ اپنا قرار
دیا ہے کہ حضرت علی سے حضرات شیخین افضل ہین چنانچہ صواعق محرقہ کے باب ثالث مین بیچ
فصل اول کے صفحہ ۴۹ لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ الَّذِیْ اَطْبَقَ عَلَیْهِ عُظَمَاءُ الْمِلَّةِ وَ
عُلَمَاءُ الْاُمَّةِ اِنَّ اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ
اخْتَلَفُوْا فَالْاَكْثَرُوْنَ وَمِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ عَنْ
مَالِكٍ اَنَّ الْاَفْضَلَ بَعْدَهُمَا عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ ترجمہ جان تو تحقیق جس پر بزرگان
مذہب اور علمائے امت نے اتفاق کیا ہے یہ ہے کہ افضل اس امت کا ابوبکر صدیق ہے پھر عمر بین بعد ازان
اختلاف کیا ہے علماء نے پس اکثر علماء اور بعض انہین سے شافعی اور احمد بین اور وہ مشہور ہے مالک
سے کہ افضل بعد شیخین کے عثمان ہین پھر علی ہین اور صفحہ ۵۱ مین کتاب مذکور کے منقول ہے
فَاِنْ قُلْتَ مَا مُسْتَنَدُ اِجْمَاعِهِمْ عَلٰی ذٰلِكَ قُلْتُ الْاِجْمَاعُ حُجَّةٌ عَلٰی كُلِّ
اَحَدٍ وَاِنْ لَمْ یُعْرَفْ مُسْتَنَدُهٗ لِاَنَّ اللّٰهَ عَصَمَ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ
اَنْ تَجْتَمِعَ عَلٰی ضَلَالَةٍ ترجمہ پس اگر کہے تو کہ کیا سند ہے اجماع علماء کے اوپر فضیلت
دینے خلفاء ثلثہ کے علی پر کہینگے ہم کہ اجماع دلیل ہے اوپر ہر شخص کے اگرچہ مستند اجماع کا معلوم نہو
اسلیے کہ اللہ نے بچایا ہے اس امت کو اس بات سے کہ اجماع کرے گمراہی پر اور شرح عقاید نسفی
مطبوعہ نولکشور میں بعد بیان مسئلہ تفضیل شیخین کے حضرت علی پر بصفحہ ۱۰۷ یہہ لکھا ہے ط
وَالْاِنْصَافُ اَنَّهٗ اِنْ اُرِیْدَ بِالْاَفْضَلِیَّةِ كَثْرَةُ الثَّوَابِ فَلِلتَّوَقُّفِ جِهَةٌ
وَاِنْ اُرِیْدَ كَثْرَةُ مَا یَعُدُّهٗ ذَوُو الْعُقُوْلِ مِنَ الْفَضَائِلِ فَلَا ترجمہ
اور انصاف یہہ ہے کہ اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ افضلیت کے کثرت ثواب کی پس اسکے توقف مین
ایک وجہ ہے اور اگر ارادہ کیا جاوے کثرت اس چیز کی کہ شمار کیا ہے صاحبان عقل نے فضائل
سے پس کوئی وجہ نہین ہے تفضیل عثمان کی علی پر اور لفظ فلا پر یہ حاشیہ لکھا ہے

بصفحہ ۱۰۸ بَلْ یَجِبُ اَنْ یُجْزَمَ بِاَفْضَلِیَّۃِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذْ قَدْ تَوَاتَرَ فِیْ حَقِّہٖ بِالْکَمَالَاتِ وَاخْتِصَاصِہٖ بِالْکَرَامَاتِ ھٰذَا ھُوَ الْمَفْھُوْمُ مِنْ سَوْقِ الْکَلَامِ وَلِھٰذَا قِیْلَ فِیْہِ رَائِحَۃٌ مِنَ الرَّفْضِ لٰکِنَّہٗ فِرْیَۃٌ بِلَامِرْیَۃٍ **ترجمہ** بلکہ واجب ہو کہ یقین کیا جاوے ساتھ افضل ہونے علی کے اسلئے کہ تحقیق متواتر ہین اونکے حق مین کمالات اور مخصوص ہونا انکا ساتھ کرامات کے سوق کلام سے بھی سمجھا جاتا ہو اسیواسطے اس کلام کی نسبت کہا گیا ہی کہ اس مین بو رفض ہی لاکن یہ بہتان ہو بلا شک یہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا کہ حضرات ثلٰثہ حضرت علی سے بدلیل اسکے کہ اجماع امت کا اُنکی افضلیت پر ہوا ہو محض خلاف عقل ونقل اور کمال بے انصافی ہو اسلئے کہ باب نہم کی فصل اوّل مین بصفحہ ۵۰ اپنے کتاب صواعق محرقہ کے مرقوم ہو اَسْلَمَ وَھُوَ ابْنُ عَشَرِ سِنِیْنَ وَقِیْلَ تِسْعٌ وَقِیْلَ ثَمَانٍ وَقِیْلَ دُوْنَ ذٰلِکَ **ترجمہ** اسلام علی دس برس کی عمر مین اور بعضون نے نو برس اور بعضون نے آٹھ برس اور بعضون نے اس سے بھی کم عمر مین اسلام قبول کرنا لکھا ہو وَنَقَلَ اَبُوْ یَعْلٰی عَنْہُ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَسْلَمْتُ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ **ترجمہ** اور نقل کی ہو ابو یعلی نے کہ کہا علی نے پیغمبر ہوے رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے روز اور اسلام لایا مین منگل کے روز وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمْ یَعْبُدِ الْاَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِہٖ **ترجمہ** روایت کی ہو ابن سعد نے حسن بن زید سے وہ کہتا ہو کہ نہین عبادت کی علی نے بتون کی ہرگز بسبب کم سنی اپنے کے اور حضرت ابو بکر چالیس سالگی مین اور حضرت عمر چھبیس سال کی عمر مین اور حضرت عثمان بیالیس برس کی عمر مین اسلام لاے ہرچند شیخ ابن حجر مکی نے نسبت ابوبکر کے قبل از اسلام نفی بت پرستی کی ہو مگر بعد از اسلام خود مقولہ حضرت ابو بکر کا صواعق محرقہ مین بیچ باب اول کے فصل اول مین بصفحہ ۱۰ وہ خطبہ حضرت ابو بکر کا لکھا ہے جو بعد ایک مہینے کے حصول منصب خلافت سے بعد نماز کے پڑھا گیا ہو اُسکے بعض فقرے بقدر حاجت لکھے جاتے ہین اَلَا وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَسْتُ بِخَیْرٍ مِنْ اَحَدٍ کُمْ

فَرَاعُوْنِی فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِی اِسْتَقَمْتُ فَاتَّبِعُوْنِی وَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِی زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِی وَاعْلَمُوْا اَنَّ لِی شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِی فَاِذَا رَاَیْتُمُوْنِی غَضِبْتُ فَاجْتَنِبُوْنِی ترجمہ آگاہ ہو اور جز این نیست کہ مین بشر ہون اور تم مین کسی سے مین بہتر نہین ہون پس میری نگہبانی کرو جسوقت دیکھو کہ مین سیدھا چلتا ہون میری پیروی کرو اور جسوقت دیکھو کہ مین ٹیڑھا ہون مجھکو سیدھا کر دو اور جانو تملوگ کہ میرے لئے ایک شیطان ہو کہ وہ مجھپر غالب رہتا ہے پس جسوقت دیکھو تملوگ مجھکو کہ مین غضبناک ہون تو مجھسے پرہیز کرو اعلام ہدایت انضمام شاہ عبدالعزیز صاحب نے باوجود اس ہمہ دانی اور فضل وکمال کے کہ مشہور ومعروف اس روایت کی نسبت تحفہ اثنا عشری مین بصفحہ تحریر فرمایا ہی این روایت در کتب معتبرہ اہل سنت صحیح نشدہ الغرض ہرگاہ بعد اسلام کے غلبہ شیطان کا خود باعتراف حضرت ابوبکر کے اونپر ثابت ومتحقق ہو تو حالت کفر مین تسلط شیطانی کسدرجہ تک اونپر ہوگا کیف ما کان جو لوگ کہ ستائیس اور چالیس اور بیالیس برس تک کافر رہے ہون اور بت پرستی اور شرابخواری مین اسقدر عمر اپنی بسر کی ہو کوئی عاقل تجویز کریگا کہ ایسے حضرات اُس شخص سے افضل ہون کہ جسنے قبل بلوغ ایمان قبول کیا ہو اور آغوش رسول مین پلا ہو اور عادت اور صحبت رسول سے ادب پایا ہو کبھی بت پرستی نہ کی ہو اور نہ کبھی شرابخواری کی ہو جسکی نسبت رسول اللہ فرمائین جو باب نہم فصل اول صفحہ ۱۰۹ صواعق محرقہ مین منقول ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہتے تھے علی قرآن کے ساتھ ہو اور قرآن علی کے ساتھ ہو دو نو جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین اور کتاب ازالۃ الخفا مین بیچ مقصد دوم کے مآثر علی ابن ابیطالب مین بصفحہ ۲۵۳ منقول ہو از انجملہ آنکہ چون درمیان اصحاب مواخات واقع شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ را برادر خود خواند اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
ترجمہ اخراج کیا ہی ترمذی نے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب
مین ایک کا دوسرے کو بھائی قرار دیا پس علی نے چشم پر آب ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے
اصحاب مین ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور میرا بھائی کسیکو قرار نہین دیا پیغمبر صلعم نے علی سے
فرمایا کہ تم میرے بھائی دنیا اور آخرت مین ہو اب صاحبان انصاف غور فرماوین کہ جو شخص بھائی
پیغمبر کا دنیا اور آخرت مین ہو اور جس سے جدائی قرآن کی تا قیامت ممنوع ہوا سپر وہ لوگ جو مدتون حالت
کفر مین شراب خواری اور بت پرستی کرتے رہے ہون افضل ہو سکتے ہین علاوہ اسکے نصوص قرآنی
سے بھی فضیلت حضرت علی کی بعد رسول ثابت و متحقق ہی چنانچہ آیہ مودہ بیان کی گئی ہی جسمین خدا نے
محبت علی اور فاطمہ اور حسنین کی اجرت پیغامبری کی قرار دی ہی اور آیہ مباہلہ مین جسکا ذکر انشاء اللہ
باب ثالث مین بالتفصیل آئیگا اللہ تعالی نے علی کو نفس یعنی جان رسول کا ارشاد فرمایا ہی باوجود
ایسے احکام خدا اور رسول کے پھر حضرت علی پر حضرات خلفاء ثلثہ کو فضیلت دینا درحقیقت رسول اللہ صلعم
پر فضیلت دینا ہی اور جب ایسی صریح آیات قرآنی اور احادیث نبوی کتب معتبرہ اہل سنت مین موجود ہین
تو علمائے اہل سنت کب مجاز عمل علی الاجماع کے ہین کسلئے کہ بحالت موجودی نص قرآن اور نص
حدیث کی اجماع جائز ہی نہین ہی طرفہ تو یہ ہی کہ باب نہم کی فصل اول مین صواعق محرقہ کی دو حدیث
منقول ہین جسمین خود بیان حضرت ابوبکر اور حضرت عایشہ سے تفضیل حضرت علی کی کل امت پر
ثابت ہوتی ہی چنانچہ بصفحہ ۷۰ منقول ہی وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ اِنَّہٗ ظَہَرَ عَلِیٌّ مِنَ
الْبُعْدِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا سَیِّدُ الْعَرَبِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ
اَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ فَقَالَ اَنَا سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ وَھُوَ سَیِّدُ الْعَرَبِ
وَرَوَاہُ الْحَاکِمُ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِلَفْظِ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ
وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ ترجمہ روایت کی ہی بیہقی نے تحقیق دور سے علی ظاہر ہوئے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ سردار عرب کا ہی عایشہ نے پوچھا کہ آپ سردار عرب کے نہین ہین پیغمبر
نے فرمایا کہ مین سردار عالمین کا ہون اور علی سردار عرب کا ہی اور حاکم نے اپنی صحیح مین ابن عباس
سے بجائے لفظ سردار عالمین کے ہین سردار اولاد آدم اور علی سردار عرب کے مین بیان کیا ہی

حضرات خلفائے ثلٰثہ کے عرب ہونے سے تو اہل سنت انکار نہین کر سکتے اور ہر گاہ خود حضرت عائشہ
کے جواب مین رسول اللہ نے فرمایا کہ علی سردار عرب کے ہین تو حضرات خلفائے ثلٰثہ کے بھی سردار
ہوئے اور بصفحہ ۱۱۱ منقول ہے وَ رَوِیَ ابْنُ سَمَّاکٍ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ قَالَ لَہٗ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْھُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ
الصِّرَاطَ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَہٗ عَلِیٌّ الْجَوَازَ ترجمہ روایت کی ابن سماک نے کہ ابوبکر نے
مجھسے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہتے تھے کوئی شخص صراط سے نہ گزریگا مگر جسکو علی
لکھدینگے اجازت نامہ ف سبحان اللہ کیا خوب حضرات ثلٰثہ کو حضرت علی پر فضیلت ہے کہ پل صراط
سے گزرنے مین تو حاجتمند اجازت نامہ علی کے ہون اور پھر علی سے افضل ہین اور صواعق محرقہ
مین بیچ باب ہشتم کے فصل ثالث مین بصفحہ (۱۱۱) قول حضرت عمر کا منقول ہے کہ عَلِیٌّ اَقْضَانَا
یعنی علی بڑے قاضی ہمکو گو نبین ہین قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَتَعَوَّذُ بِاللّٰہِ مِنْ
مُعْضِلَۃٍ لَیْسَ لَھَا اَبُو الْحَسَنِ یَعْنِیْ عَلِیًّا ترجمہ کہا عمر ابن خطاب نے پناہ مانگی
جاتی ہے اُس مشکل سے کہ جسکے لئے ابو الحسن یعنی علی نہون ان سب روایتون سے جو خود حضرات
شیخین سے منقول ہین واضح و آشکار ہے کہ حضرات شیخین تو اپنے تئین ہرگز افضل امیر المومنین سے
نہین جانتے تھے اپنی لیاقت خوب پہچانتے تھے مگر پیرو اونکے بمصداق پیران نمی پرند مریدان
می پرانند محض اثبات استحقاق و لیاقت خلافت اور نیابت رسول مقبول کے واسطے اس قسم کی
باتین اپنی طبیعت سے ایجاد کرتے ہین مگر مثل مشہور ہے کہ آفتاب خاک ڈالنے سے نہین چھپ سکتا
ہے علاوہ اسکے اللہ جل شانہ سورۂ نسا مین ارشاد فرماتا ہے لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ
وَاَنْفُسِھِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ
دَرَجَۃً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا
دَرَجٰتٍ مِّنْہُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ترجمہ
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین ہے اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اپنے
مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی لڑنیوالونکو اپنے مال اور جان سے اُنپر جو بیٹھے رہین درجہ

مین اور سب کو وعدہ دیا اللہ نے خوبی کا اور زیادہ کیا لڑنیوالونکو بیٹھنے والون سے بڑے
ثواب مین بہت درجون مین اپنے ہان کی اور بخشش مین اور مہربانی مین اور اللہ ہی بخشنے والا مہربان
اس آیہ کے مضمون ہدایت مشحون سے ثابت اور متحقق ہی کہ جن لوگون نے راہ خدا مین
جہاد کیا انکا مرتبہ بیٹھے رہنے والون سے بہت زیادہ ہی کیونکر جہاد کرنیوالونکو بیٹھے رہنے والون
پر فضیلت نہو کہ جہاد مین جان جوکھم ہی ہر ایک کا کام نہین ہی کہ راہ خدا مین خوشی سے جان دینے
پر آمادہ ہوجاوے پس بملاحظہ کتب معتمدہ سیر اہل سنت جماعت کی کسی غزوہ مین جو بعہد رسول اللہ
صلعم کے ہوا حضرات خلفاے ثلثہ نے جہاد کر کے کوئی کار نمایان کیا ہو پایا نہین جاتا ہی بلکہ متعدد
جنگ سے بھاگنا ان حضرات کا ثابت ہوتا ہی لہذا چند غزوات کا حال لکھا جاتا ہی اول غزوہ بدر
یہ غزوہ دوسرے سال ہجرت مین واقع ہوا اس جنگ مین حسب روایت جلد اول روضۃ الاحباب کے[1]
حضرت عثمان شریک نہ تھے دیکھو صفحہ ۲۲۲ اس جنگ مین انصار نے عریش یعنی ایک مچان
رسول اللہ صلعم کیواسطے بنایا تھا چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۱۲۰ منقول ہی اور دہ اند
کہ سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ گفت یا رسول اللہ عریشی برای تو راست کنم کہ تو در انجا باشی و عریشی
خانہ کہ در بستانہا از چوب و برگ بسازند و در سایہ وی آسایش نمایند و اکثر از برگ و چوب خرما سازند
و در نہایہ گفتہ اَلْعَرِیْشُ کُلُّ مَا یُسْتَظَلُّ بِہٖ و آنحضرت در باب مسجد شریف
خود چنانکہ در بعضے روایات آمدہ ہست فرمود پروردگار تعالی مرا امر کردہ کہ عریشی بسازم مانند
عریش موسی و مسجد شریف نیز در ابتداے حال از چوب برگ خرما بود و آمدہ ہست کہ سعد ابن معاذ با جمعی
از انصار در بیرون عریش بودند و حراست و محافظت آنحضرت میکردند اور صفحہ ۲۲۴ مین لکھا ہی
و از حضرت علی رضی اللہ عنہ آمدہ کہ گفت قتال میکردم روز بدر و ہر بار می آمدم بر آنحضرت
در عریش و میدیدم او را کہ میفرمود در سجدہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ
اور نیز صفحہ ۲۲۳ اور ۲۲۴ مین لکھا ہی مروی ہست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چون تزاحف
مردم در حرب مشاہدہ کرد کثرت کفار و قلت اصحاب خود را دید بعریش در آمد و روی بقبلہ آورد
و دست بدعا برداشت و مشغول شد بسوال و مناجات پروردگار و نبود با وی در عریش جز ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ و طلبید از حق فتح و نصرتے کہ وعدہ کردہ بود و گفت خداوندا وفا کن وعدہ

[1] عبارت روضۃ الاحباب اما مہاجر یکی عثمان بن عفان بود کہ بسبب بیماری زوجہ خویش رقیہ دختر رسول صلعم بامر آنحضرت صلعم تخلف نمود ۱۲

بر وعدۂ کہ کردی بمن و گفت خدایا اگر ہلاک میکنی این گروہ اسلام را عبادت کردہ نمیشود ترا بروے زمین و چندان مبالغہ کرد و الحاح نمود در دعا کہ ردا از دوش مبارک وے بیفتاد ابوبکر رداے اطہر وی را بر داشت و بر دوش آنسرور انداخت و گفت یا رسول اللہ بگزار سوال و الحاح را و بس است کہ طلب کردی از پروردگار خویش قریب است کہ وعدۂ خود را با تو راست گرداند تنبیہ آس روایت سے واضح اور ہویدا ہی کہ سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ رئیس انصار نے رسول اللہ صلعم کے لئے عریش بنایا اور آنحضرت اوسی پر بیٹھے تھے اور انصار حفاظت اور حراست آنحضرت کی کرتے تھے اور حضرت علی بار بار عین جنگ و پیکار سے واسطے دریافت حال رسول خدا ذو الجلال کے عریش پر آتے تھے پس ثابت و متحقق ہو کہ عریش جا محفوظ تھے کوئی خوف و خطر اس جگہہ متصور نہ تھا اور حضرت ابوبکر تنہا پیغمبر صلعم کے ساتھ عریش پر تھے کیسطرح کی شجاعت اور دلاوری حضرت ابوبکر سے ظہور مین نہین آئی اور نہ کسی سے جنگ پیکار کی ہر طرح سے محفوظ و مصون با آرام تمام رسول انام کیساتھ عریش پر بیٹھے تھے البتہ اسقدر زحمت انکو ہوئی کہ وقت دعا و تضرع کے درگاہ خدا مین پیغمبر صلعم کی دوش اطہر سے ردا گر گئی تھی اُسکو اُٹھا کر دوش اقدس نبوی پر رکھدی مگر یہ جرأت و شجاعت حضرت ابوبکر سے بے شبہ اعلی درجہ کی وقوع مین آئی کہ رسول اللہ صلعم سے کہا کہ چھوڑیئے الحاح اور سوال کو کہ اپنی پروردگار سے طلب کرتے تھے قریب ہی کہ خداوند عالم اپنے وعدہ کو تمہارے ساتھ پورا کرے پیغمبر خدا کو دعا درگاہ باریتعالے سے روکنا کمال شجاعت اور دلیری ہی کبھی حضرت علی سے ایسی شجاعت وقوع مین نہین آئی ہی چنانچہ محدث دہلوی نے کتاب مذکور مین بصفحہ ۱۲۴ اسی جرأت و جسارت حضرت ابوبکر کی نسبت عجب تقریر لکھی ہی در روضۃ الاحباب از حدیث مناشدت و سوال و الحاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در دعا ہمین مقدار ذکر کردہ و در وے کلامیست طویل مر شراح را کہ اشکال آوردہ اند کہ چگونہ روا باشد کہ اقدام کند ابوبکر برام کردن آنحضرت را بباز داشتن از اجتہاد و الحاح در دعا و سوال و تقویت گند رجا اورا و تثبیت نماید یقین اورا و حال آنکہ مقام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احمد و ارفع و اجل و اعلی است و یقین وی صلی اللہ علیہ وسلم فوق یقین ہمہ ہست و جواب دادہ اند بوجوہ تسہیلی گفتہ کہ صدیق رضی اللہ عنہ دران ساعت در مقام رجا بود و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

در مقام خوف و شہود آنکہ پروردگار تعالیٰ و تقدس میکند ہرچہ میخواہد و ترسید کہ عبادت کردہ نشود حقتعالیٰ پس آن خوف وی عبادت شد و کمال بود نہ نقص و خطائی گفتہ کہ توہم نکند ہیچ یکے کہ ابابکر دفق بود بپروردگار تعالیٰ تقدس از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در آنحالت بلکہ عامل و باعث مر آنحضرت را بر آن شفقت بر اصحاب و تقویت قلوب ایشان بود پس مبالغہ کرد در توجہ و دعا و الحاح و ابتہال تا ساکن گردد و آرام گیرد و ثبوت و قوت پذیرد قلوب ایشان زیرا کہ می دانستند کہ دعا و سوال وی مستجاب و مقبول است پس چون گفت مر او را ابوبکر انچہ گفت باز آمد آنحضرت و دانست کہ مستجاب شد دعائے او از جہت انچہ یافت ابوبکر در نفس خود از قوۃ و طمانینت لہذا تعقب کرد آنرا بقول خود سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ خلاصہ تحریر یہ ہے کہ نسبت اس جرات و جسارت حضرت ابوبکر کی کہ رسول اللہ صلعم کو دعا و تضرع و زاری درگاہ باری سے روکا شراح کو اسمین کلام طویل ہے سہیلی نے یہ کہا ہے کہ اُسوقت حضرت ابوبکر مقام رجا یعنی امید مین تھے اور رسول اللہ صلعم مقام خوف و شہود مین اور خطابی نے یہ لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر کو استجابت دعاء رسول کا حال معلوم ہوگیا تھا اس سبب سے کہ ابوبکر نے اپنے نفس مین قوت اور طمانینت پائی تھی اور جب ابوبکر نے پیغمبر سے کہا تب پیغمبر کو معلوم ہوا کہ دعاء آنحضرت کی مستجاب ہوئی۔ اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا کے صفحہ ۱۲ کے مقصد دوم مین تو اس درجہ سے بھی ترقی کرکے حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے نزول وحی کا آنحضرت صلعم پر لکھا ہے دیگر آنکہ الہام عظیم از جانب غیب قبول نمود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تصویب آن فرمودند عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ ابن عباس کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے بروز جنگ بدر کے یا اللہ سوال کرتا ہون مین تجھسے تیرے عہد کو اور وعدے کو یا اللہ اگر چاہے تو کہ نہ عبادت کیا جائے تو پس ابوبکر نے ہاتھ رسول اللہ کا پکڑ کے کہا کہ کافی ہے تمکو پس نکلے رسول اللہ در حالیکہ

کہتے تھے قریب ہے کہ شکست دیجاویگی یہ سب اور پھیر لیوینگے پیٹھ اخراج کیا ہے اس حدیث کو بخاری نے ومعنی اینکلام نزد فقیر آنست کہ ابوبکر صدیق ملہم شد بانکہ دعا باجابت مقرون گشت وایصورت از جملہ آن واقعہ ہاست کہ الہام صحابہ سبقت نمود در آن بر وحی آنگاہ وحی بر حسب الہام ایشان فرود آید بلکہ بحقیقت ہمین الہام وحی است سوی آنحضرت صلعم بآن وجہ کہ چون ایشان ملہم شدند آنحضرت صلعم بفراست صادقہ خویش دریافت کہ این خاطر از جانب بدر سموات والارض ہست واین فراست وحی باطنی است الخ حالانکہ جنگ بدر اول فتوح اسلام ہے اور باعتراف محدثین اہل سنت وجماعت کے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر اس جنگ مین زمرہ قاتلین خواہ مقتولین یا اسیر کنندگان یا غانمین کسی مین نہ تھے بلکہ قاعدین مین تھے باوجود اسکے آفرین ہے علماء اہل سنت وجماعت کو کہ باعتبار تقرب خدا وقت تضرع ودعا رسول کے حضرت ابوبکر کو مقام رجا اور رسول اللہ کو مقام خوف عطا کیا اور حضرت ابوبکر کو حامل وحی الہی قرار دیکر استجابت دعا کی خبر رسول اللہ کو بذریعہ حضرت ابوبکر کے پہونچائی اور یہ مرتبہ اس غرض سے حضرت ابوبکر کو عطا کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر باعتقاد اہل سنت وجماعت کے حضرت عمر سے افضل ہین اور حضرت عمر کی نسبت صواعق محرقہ کے باب رابع مین بیچ فصل خامس کے صفحہ ۸۰ مین یہ حدیث منقول ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَرَى الرَّأْيَ فَيَنْزِلُ بِهِ الْقُرْآنُ ﴿ ترجمہ مجاہد کہتے ہین کہ جو رائے عمر کی ہوتی تھی اُسکے مطابق قرآن نازل ہوتا تھا پس ہرگاہ حسب رائے حضرت عمر کے قرآن نازل ہوتا تھا تو نزول وحی کا حضرت ابوبکر پر ضروری تھا ورنہ تفضیل مفضول کی لازم آتی ہے طرفہ تر یہ ہے کہ شیخ ابن حجر مکی نے اسی عریش پر بیٹھنے کے ذریعہ سے حضرت ابوبکر کو شجاع تر حضرت علی ابن ابیطالب سے بنا دیا ہے حالانکہ عریش کا محفوظ ہونا اور انصار کا حراست کرنا اور علی ابن ابیطالب کا عین جنگ سے بار بار خبرگیری رسول کیلیے آنا اور حضرت ابوبکر کا نہ جنگ کرنا اور نہ عریش سے نیچے اوترنا محدثین اہل سنت کے بیان سے ثابت ہے باوجود اسکے حضرت ابوبکر حضرت علی ابن ابیطالب سے اشجع ہو گئے چنانچہ باب اول کی فصل پنجم مین صواعق محرقہ کے بصفحہ ۲۴ و ۲۵ لکھا ہے فَقَدْ أَخْرَجَ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ

اشجع قالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منہ
ولکن اخبرونی باشجع الناس قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکر
انہ لما کان یوم بدر جعلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریشا
فقلنا من یکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یھوی الیہ
احد من المشرکین فو اللہ ما دنا منا احد الا ابو بکر شاھرا السیف
علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا یھوی الیہ
احد الا اھوی الیہ فھذا اشجع الناس ترجمہ یس تحقیق روایت کی ہے
بزاز نے اپنی مسند مین علی سے کہ کہا علی نے خبر دو مجھکو شجاع تر سے لوگون نے کہا تم ہو
علی نے کہا کہ مینے کسی سے جنگ نہین کی مگر جس سے مین بدلا لے سکتا تھا لیکن خبر دو مجھکو
شجاع ترمردم سے لوگون نے کہا ہم نہین جانتے ہین آپ بتلائے کون ہے علی نے کہا ابو بکر
ہے اسلیئے کہ بروز جنگ بدر ہمنے رسول صلعم کیلیئے عریش بنایا تھا پھر ہم لوگون نے پوچھا کہ کون
شخص ساتھ رسول اللہ صلعم کے رہیگا تا کوئی مشرک رسول اللہ صلعم کیطرف نہ جھکے پس خدا کی قسم
کوئی شخص ہم مین سے رسول اللہ صلعم کے نزدیک نہ گیا مگر ابو بکر تلوار اپنی نیام سے نکالی ہوئے سر پر
رسول اللہ صلعم کے کھڑے تھے پس کوئی مشرک نہین جھکتا تھا رسول اللہ کیطرف مگر
ابو بکر اسکی طرف جھک جاتے تھے پس یہ ابو بکر شجاع ترین مردم ہے **توضیح** قصہ عریش کا
بالتفصیل لکھا گیا ہے کچھ حاجت اُسکے اعادہ کی نہین ہے جو شجاعت لسانی حضرت ابو بکر نے
رسول سے عریش پر کی ہے اگر وہ دلیل اشجعیت کی قرار دیجائے تو حضرت علی سے کہا بلکہ رسول اللہ
سے حضرت ابو بکر شجاع تر تھے ورنہ حضرت علی کی شجاعت تو ایسی معروف و مشہور زبان
زد خلایق ہے کہ نصاری اور یہود اور مشرک اور بت پرست بھی معترف ہین کہ حضرت علی سے
شجاع تر کوئی شخص اس امت مین نہ تھا آواز غیبی لا فتی الا علی اور ناد علیا مظہر العجائب
مصدق اس دعوی کی ہے انشاء اللہ تفصیل شان نزول ان دو لفظون جملون کے جنگ احد
مین بیان کی جاویگی حضرت ابو بکر کے تو کسی جنگ مین کہانس بھی نہین چبھی تھی مگر محدثین
اہل سنت نے بقول فردوسی شعر منم کردہ ام رستم داستان * وگرنہ یلے بود در سیستان

انکو شجاع ترین مردم بنا دیا لاکن اگر بجائے اس روایت عریش کے روایت منقولہ معارج
النبوۃ جسکو ملا معین نے کتاب مذکور مین بیچ رکن سیوم کے باب دوم کی فصل سیوم مین
بصفحہ ۵۲ و ۵۳ نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور مین لکھا ہی شیخ ابن حجر مکی دلیل شجاعت
حضرت ابوبکر مین لکھتے تو ہرگز کسیکو جائے اعتراض نہوتی وہ یہ ہی **عبارت معارج النبوۃ**
کہ چون صحابہ رضی اللہ عنہم بسی و نہ نفر رسیدند ابوبکر گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
چرا اسلام را پنہان داریم و آشکارا نکنیم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ہنوز قوت تمام
نداریم ابوبکر بسیار مبالغت نمود با حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از خانہ بیرون
رفتند و در حرم بنشستند و ابوبکر باستاد و خطبۂ بلیغ برخواند و آن اول خطبۂ بود کہ در اسلام
خواندند و دران خطبہ دعوت اسلام نمود و مشرکان را بغایت ناخوش آمد و بغلظت تمام
با ایذائے اہل اسلام برخاستند و ابوبکر رضی اللہ را در میان گرفتند و عتبہ بن ربیعہ علیہ اللعنۃ نعلین
برگرفت و چندان بر روئے ابوبکر زد کہ بینی او از رخسار ممتاز نمی گشت فقط **بے شبہہ**
اشاعت اور حمایت دین مین کہنا نا باعث افتخار اور ذریعہ حصول ثواب بے شمار
اور کمال جرأت اور شجاعت حضرت ابوبکر کی اس واقعے سے عیان و آشکار ہی بخدائے کردگار
حضرت علی حیدر کرار مین یہ شجاعت زینہار نہ تھی اس شجاعت مین حضرت ابوبکر حضرت علی
بلکہ رسول مختار سے افضل اور برتر ہین اسی بنا پر شاہ ولی اللہ صاحب نے اس بے ادبی
عتبہ کو جو انہنے حضرت ابوبکر سے کی تھی جہاد اکبر تعبیر کیا ہی لاکن محل حیرت یہ ہی کہ اسوقت
جہاد کا حکم صادر نہین ہوا تھا علاوہ اسکے بموجودی جناب رسالتمآب کے وقوع اس زدو
ضرب کا ہوا اور حضرت نے کچھ اعانت نہ کی حالانکہ حدیث شریف یعنی اعانت مظلوم کی کرنا
حضرت پر واجب تھا پس حضرت کے سکوت سے ثابت ہوتا ہی کہ کسی معاملہ دنیوی کا عوض
عتبہ نے حضرت ابوبکر سے لیا تھا یا ایذائے ابوبکر کا دفع لازم نہ تھا ورنہ آنحضرت اور صحابہ
سکوت نہ فرماتے **الغرض** جلد دوم مدارج النبوۃ کے صفحہ ۱۲۲ مین لکھا ہی کہ اس جنگ
بدر مین اول کسیکہ از لشکر کفار بیرون آمد عتبہ بن ربیعہ و ولید بن عتبہ بود و مبارز طلبیدند
چنانچہ رسول خدا نے عوف اور معاذ اور عبداللہ انصاری کو انکے مقابلہ کیلئے بھیجا مدارج مین

لکھا ہی کہ کفار پرسیدند شما چہ کسانید گفتند ما قومی از انصاریم گفتند ما را با شما کارے نیست
ما ابنار اعمام خود را میخواہیم ویکے از ایشان ندا کرد یا محمد بیرون آر اکفاے ما را از قوم ما پس
فرمودہ بعیدہ بن الحارث وحمزہؓ وعلیؑ برخیزید وبا ایشان مبارزت نمائید فقط چنانکہ یہ کفار
نابکار جو مبارز طلب ہوئے تھے دست حق پرست حضرت حمزہؓ وضرب ذوالفقار حیدر کرار سے
راہی دار البوار ہوئے پس معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر چونکہ مردان جنگ سے نہ تھے اور عتبہ
بن ربیعہ کے ہاتھ سے پیشتر مغلوب اور ستم رسیدہ ہوگئے تھے بخوف لسکے عریش پر رسول اللہ
صلعم کے ساتھ جا بیٹھے تھے تاکہ عتبہ ملعون انکو نہ دیکھے ورنہ اندیشہ تھا کہ بمصداق زدہ را
میتوان زد اگر وہ پاتا تو بالضرور پھر کچھ گستاخی کرتا حضرت علی نے انکا عوض لیا کہ اوسکو
داخل جہنم کیا حضرت ابوبکر اور اونکے تابعین کو تو ممنون احسان حضرت علی کا ہونا لازم تھا
احسان فراموشی نکرنی چاہئے تھی اور حضرت عمر کی کسی دلیری اور شجاعت کا مذکور اس جنگ
مین کتب مذکورہ مین نہین لکھا ہی البتہ دو باتین حضرت عمر سے بعد تمام ہونے جنگ کے واقع
ہوئین ایک یہ کہ لاشہاے کفار کو رسول اللہ صلعم نے کنوئین مین ڈالوا دین بعد ازان حضرت
بالاے چاہ تشریف لیگئے اور عتبہ وغیرہ کفار کا نام لیکر اونسے چند باتین کین اوسوقت حضرت عمر
معترض ہوئے چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ بصفحہ ۱۳۲ - لکھا ہی پس گفت عمر خطاب رضی اللہ عنہ
یا رسول اللہ چہ سخن میکنی با جسادی کہ نیست دران ارواح فرمود آنحضرت سوگند بآن خدا کہ نفس
من بید قدرت اوست کہ نیستند شما شنواتر از ایشان این سخن را کہ میگویم ایشان می شنوند ولکن
ایشان جواب نمیگویند - یہ جرأت یعنی رسول اللہ صلعم پر اعتراض کرنا مخصوص حضرت عمر کیلئے
تھی ہرگز حضرت علی کی یہ مجال نہ تھی کہ پیغمبر خدا پر اعتراض کرتے دوسرے اس جنگ مین ستر
مشرکین زندہ گرفتار ہوکر آئے تھے اوسوقت حضرت عمر کو جوش شجاعت کا ہوا چنانچہ
بصفحہ ۱۳۶ - کتاب مذکور مین لکھا ہی عمر گفت بزن یا رسول اللہ گردن ہاے ایشان را کہ ہمہ کفر اند
و پیشوا کافران اند چونکہ حضرت عمر جانتے تھے کہ یہ سب قیدی رسیون مین بندھے ہوے مجبور ہین
کچھ کر نہین سکتے لہذا یہ اظہار شجاعت کا فرمایا ورنہ اگر شجاعت خلقی ہوتی تو معرکہ جنگ مین
جاکر کسی مشرک سے لڑتے اس جنگ مین تو وعدہ نصرت کا خدا تعالی نے اپنے رسول سے

فرمایا تھا اور تین ہزار فرشتے بنص قرآنی اپنے رسول کی مدد کیلئے بھیجی تھی اور فرشتون نے
جہاد کیا تھا چنانچہ ستر نفر مشرکین سے مارے گئے معارج النبوۃ مین رکن چہارم کی باب چہارم
کی فصل چہارم مین بصفحہ ۶۷ منقول ہے وگویند کہ از لشکر مخالفان ہفتاد نفر کشتہ گشتند
وہفتاد نفر اسیر گشتند واز انجملہ سی وشش کس را مرتضے علی رضی اللہ عنہ بقتل رسانید
بقولے ودر بیست وچہار ہیچ کس را اختلاف نیست اس عبارت سے کیفیت جہاد اور
جانبازی علی ابن ابیطالب کی مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کے عیان و آشکار ہے کہ ستر نفر مشرکین
جو اس جنگ مین مارے گئے تھے منجملہ اونکے چونتیس ۳۴ نفر خواہ چھیالیس نفر ہاتھ سے فرشتون
اور مجاہدین کے مارے گئے اور چھتیس ۳۶ خواہ چوبیس تنہا حضرت علی کی تیغ شرربار سے
داخل دار البوار ہوے پس ثابت ہوا کہ اس جنگ بدر مین حضرت علی جہاد کنندہ اور حضرت
ابوبکر بیٹھنے والے عریش کے اور حضرت عمر بیکار اور حضرت عثمان غیر حاضر تھے دوم غزوہ
اُحد یہ جنگ تیسرے سال ہجرت مین واقع ہوئی اسمین مسلمانون نے رسول اللہ صلعم کو تنہا
چھوڑ دیا اور بھاگ گئے چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۱۶۲ لکھا ہے پس اشرار غلبہ
کردند واخیار ہمہ گریختند وبیکبار قضیہ منعکس گشت کافران قدم در میدان جلادت نہادہ بقتل
اسلام مشغول شدند وشومی وبیفرمانی رسول خدا کہ از جماعت صادر گشت وطمع ومیل حطام دنیاوی
کہ با ایشان راہ یافت شکست بر لشکر اہل اسلام افتاد انا للہ وانا الیہ راجعون اور صفحہ ۱۶۷
و ۱۶۸ مین لکھا ہے منقول است کہ چون مسلمانان رو بہزیمت آوردند وحضرت رسول را
صلے اللہ علیہ وسلم تنہا گذاشتند حضرت در غضب آمد وعرق از پیشانی ہمایونش متقاطر گشت
ومثال مروارید بود دران حالت نظر کرد علی ابن ابیطالب را کہ بر پہلوے مبارکش ایستادہ
است فرمود چونست کہ تو برادران خود ملحق نگشتی علی گفت لَا اَکْفُرُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ
اِنَّ لِیْ بِکَ اُسْوَۃً آیا کافر شوم بعد از ایمان بدرستیکہ مرا بتو اقتدا است یعنی مرا بشما کار است
با یاران وبرادران کہ در پے غنیمت رفتند وہزیمت نمودند چہ کار دارم درین حین جمعی از کافران متوجہ آنحضرت
علیہ السلام شدند فرمود اے علی مرا ازین جمع نگاہدار وحق خدمت ونصرت بجا آر کہ وقت نصرت است
علی مرتضی رضی اللہ عنہ متوجہ آن قوم شد ودہ را از رہ گذار شان برآورد وایشان را متفرق گردانید

وجمعی کثیر را بدوزخ فرستاد و آمده است که دران زمان ملائکه نیز حاضر بودند جبریل و میکائیل علیهما السلام
بر مثال دو مرد با جامه سفید بر یمین و یسار آنحضرت ایستاده بودند و محافظت میکردند و با کفار محاربه مینمودند
و مشهور آنست که محاربه ملائکه مخصوص بغزوه بدر است و در غیر آن حضور در امداد و اعانت ثابت است
نه محاربه و مقاتله چنانکه ذکر این معنی در غزوهٔ بدر گذشت و گفتیم من و الله اعلم تواند که نزول ملائکه بهزار بعد بهزار
بقتال کفار مخصوص به بدر باشد اما ملازمت جبریل و میکائیل که ملازمان خاص درگاه اند در اینجا باشند
و محاربه کرده باشند منافات ندارد و میگویند که چون علی مرتضی کرم الله وجهه این مردانگی کرد و نصرت داد
جبریل علیه السلام با آنحضرت فرمود که این کمال مواسات و جوانمردی است که علی با تو میکند آنحضرت فرمود
اِنَّهٗ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ یعنی بدرستی علی از من است و من از ویم کنایت است از کمال اتحاد
و اخلاص و یگانگی و آمده است که چون آن حضرت این کلمه فرمود جبریل گفت وَ اَنَا مِنْکُمَا
من از شما هر دو ام و گویند آوازی شنیدند که گوینده غیبی میگفت لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارِ در معارج النبوة می آرد و در کشف الغمه مثل این واقعه آورده مبسوط تر ازین
و در آخر آن آورده که آنحضرت فرمود ای علی می شنوی مدح خود را که ملکے که نام او رضوان است در آسمان
میگوید لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ وَ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ انتہے اور اسی صفحہ میں بعد ازین
لکھا ہے گفت بندہ مسکین خصه الله بمزید الیقین که ظاهرا قصه نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
ہم درین معامله در معارکه واقع شده است اما در کتب حدیث هیچ ذکر آن نکرده اند و الله اعلم و بالجمله
وے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حق مبارزت و محاربت و جلادت و شجاعت بجا آورد که فوق آن
تصور نتوان کرد در روایت است از قیس که وے از پدر خود سعد روایت کرد که گفت از علی مرتضی شنیدم
کرم الله وجهه که فرمود در روز احد شانزده ضربه بمن رسید که در چهار ضربه ازان بر زمین افتادم و
هر بار که می افتادم مردی خوبروی خوشبوی بازوی مرا میگرفت و مرا بر پا میکرد و میگفت متوجه کافران شو که تو
در طاعت خدا و رسول اوئی و ایشان هر دو از تو راضی اند بعد از فراغ جنگ آن واقعه را بحضرت رسالت
عرض کردم آن سرور فرمود صلی الله علیه وسلم که تو او را می شناسی گفتم نے اما بدحیه کلبی مشابه آنست
فرمود ای علی خدا تعالی چشم ترا روشن کناد آن جبریل بود علیه السلام توضیح اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ
بِهِ الْاَعْدَاءُ خود محدث دہلوی کے بیان سے ظاہر و باہر ہے کہ اس جنگ احد میں حضرت

علی نے ایسا جہاد کیا کہ آواز غیب آئی کہ لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِی لَا سَیفَ اِلَّا ذُوالفِقَار
یعنی کوئی مرد میدان سوا علی کے نہیں ہے اور دوسری آواز مین نَادِ عَلِیًّا مَظهَرَ العَجَائِب
سنا گیا یعنی پکارو علی کو کہ وہ جا ظہور عجائب ہے جبرئیل نے پیغمبر صلعم سے مدح جہاد اور
جانفشانی علی کی پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ علی کیونکر میرے مواسات نکرے کہ مین علی سے ہون
اور علی مجھسے ہے تب جبرئیل نے کہا کہ مین تم دونون سے ہون چودہ زخم حضرت علی کے اس
جنگ مین لگے چار مرتبہ صدمہ ضرب سے زمین پر گری جبرئیل نے حضرت علی کو اٹھایا اور کہتے تھے
کہ کافرون سے جہاد کرو خدا اور رسول تم سے راضی ہین پس حضرات خلفائے ثلثہ کی نسبت ان جملہ
فضائل سے کہ حضرت علی کو حاصل ہوے ہین کوئی فضیلت بھی حاصل ہوئی ہو تو حضرات اہل سنت
نشان اسکا دین یا حضرات خلفا نے جہاد کیا ہو یا کوئی پھانس بھی انکے اس جنگ احد مین چبھی
ہو تو بیان فرماوین ہر چند محدث دہلوی نے ایک جگہ یہ عبارت لکھی ہے آخیار ہمہ گریختند اور
دوسری جگہ چون مسلمانان رو بہزیمت نہادند و حضرت رسول را تنہا گزاشتند پھر لکھا ہے
دران حالت نظر کرد علی ابن ابیطالب را بر پہلوے مبارکش استادہ ہست جس سے ثابت
اور متحقق ہے کہ جز حضرت علی کے سب بھاگ گئے تھے باوجود اسکے اپنے خلوص عقیدت سے
حضرت ابوبکر و عمر کو اس الزام فرار عن الجہاد سے بچاتے ہین مگر حضرت عثمان کے بھاگ جانے کا
اقرار فرماتے ہین چنانچہ بصفحہ ۱۶۳ - و ۱۶۴ - لکھتے ہین د جز چہاردہ نفر ہفت از مہاجرین
و ہفت از انصار باوے کسے نماند از مہاجران ابوبکر صدیق - و علی مرتضے - و عبدالرحمن بن عوف
و سعد ابن ابی وقاص - و زبیر بن العوام - و طلحہ بن عبید اللہ - و ابو عبیدہ بن الجراح - یہ بیان
محدث دہلوی کا کہ حضرت ابوبکر جنگ احد مین نہین بھاگے تھے تاریخ خمیس سے کہ مصر مین
چھپی ہے سراسر غلط معلوم ہوتا ہے چنانچہ کتاب مذکور کے صفحہ ۴۳۱ - مین لکھا ہے قَالَ
اَبُو بَکرٍ لَمَّا انصَرَفَ النَّاسُ یَومَ اُحُدٍ عَن رَسُولِ اللّٰهِ فَکُنتُ
اَوَّلَ مَن جَاءَ یعنی کہا ابوبکر نے کہ جب احد کے روز رسول اللہ کو چھوڑ کر لوگ بھاگ
گئے تو وقت مراجعت مین سب سے پہلے آیا بعد ازین دس نام انصار کے لکھکر باوصف محدث
نے کسی را آنجا ندیدہ تحریر فرماتے ہین گفت بندہ مسکین ثبتہ اللہ علی

طریق الحق والیقین کہ عجب است کہ در ایشان عمر ابن الخطاب را ذکر نکردہ اند و بود رضی اللہ عنہ
نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در وقتیکہ فراہم آمدند اصحاب بنزد وی ندا کرد ابوسفیان هَلْ فِی
الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ وَهَلْ فِی الْقَوْمِ ابْنُ اَبِی قُحَافَةَ وَهَلْ فِی الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ
و فرمود آنحضرت جواب ندہید آخر عمر ابن الخطاب بیتاب شدہ جواب وے داد اما پیش از ان ہیچ
ذکر نکردہ اند کہ درمیان تیر اندازان بود یا با نہائیکہ ہزیمت خوردند یا میان آنہا کہ متزلزل و
مختلط گشتند آنحکایت مشکل و مشتبہ ماند واللہ اعلم نعم در عثمان رضی اللہ عنہ آمدہ است کہ گریخت
در احد چنانچہ بخاری کی صفحہ ۴۲۰ مین منقول ہی کہ عبد اللہ بن عمر سے کسی شخص نے پوچھا
اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ آیا تم جانتے ہو کہ
عثمان بروز جنگ احد بھاگے عبد اللہ بن عمر نے کہا ہان سبحان اللہ کیا اچھی دلیل حضرت
عمر کے نہ بھاگنے کی محدث دہلوی تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت لوگ رسول اللہ صلعم کے نزدیک
جمع ہوئے تو اُسوقت حضرت ابوسفیان نے کہ سرگروہ لشکر کفار کے تھے آواز دی کہ آیا لشکر مین
محمد ہین اور آیا لشکر مین پسر ابو قحافہ ہین اور آیا لشکر مین پسر خطاب ہین یہ عبارت تو باواز بلند
پکارتی ہی کہ یہ واقعہ بعد جنگ کا ہی اور ثابت کرتی ہی اس بات کو کہ حضرت عمر اس جنگ مین
موجود تھے اس عبارت سے تو نہ بھاگنا انکا ہرگز ثابت نہین ہوتا ہی کسلیے کہ عبارت محدث
دہلوی کی یہ ہی۔ در وقتیکہ فراہم آمدند اصحاب بنزد وی یعنی بعد الفرار جب لوگ جمع ہوئے چنانچہ
تصدیق اسکی کہ بعد اتمام جنگ کے یہ کیفیت ہی عبارت روضۃ الاحباب سے جو جلد اول
مین بصفحہ ۲۶۹ منقول ہی ہوتی ہی وہ یہ ہی و ابوسفیان را با لشکر داعیہ رجوع بمکہ پیدا شد
خواستند کہ بیقین معلوم کنند کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم زندہ است یا نی ابوسفیان پیش آمد و بانگ
برآورد اَفِی الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ حضرت فرمود جوابش مدہید پس گفت اَفِی الْقَوْمِ ابْنُ اَبِی
قُحَافَةَ فرمود جوابش مدہید پس گفت اَفِی الْقَوْمِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فرمود
جوابش مدہید چون ہیچ جواب نشنید روے بقوم خود کرد و گفت بدرستیکہ اینہارا کہ نام بردم ہمہ کشتہ
گشتہ اند اگر زندہ بودی جوابے بگفتندے عمر را طاقت نماند آواز برکشید و گفت اے دشمن خدا دروغ
گفتی حق تعالیٰ ہمہ را برائے جان تو زندہ گذاشتہ اس عبارت سے تو علاوہ اس امر کے

عبارت [illegible] حقیقت
عبارت شرح روضۃ الاحباب
ترجمہ صحیح بخاری کا
جو صفحہ [illegible] منقول
۱۲

کہ یہ واقعہ بعد اختتام جنگ کا ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہو کہ باوجود اسکے کہ تین بار رسول اللہ صلعم نے
صحابہ کو منع فرمایا تھا کہ کچھ جواب ابوسفیان کا ند و حضرت عمر نے مخالفت حکم رسول اللہ
صلعم کے کی اور ابوسفیان کو جواب دیا اگر بمزید شجاعت تاب ضبط کی باقی نہ رہی تھی تو جسوقت
رسول اللہ صلعم تنہا رہگئے تھے اور سب صحابہ بھاگ گئے تھے اُسوقت حضرت عمر اگر نہین بھاگے
تھے تو یہ جوش شجاعت کا کیون نہ ہوا اور کیون کفار سے نہ لڑے اگر لڑے ہون تو کتنے آدمیون
کو قتل کیا اور کتنے زخم آپکے جسم شریف پر لگے حضرات اہل سنت نشان دیوین اور بعد مغلوبی کفار
کے اظہار شجاعت لسانی کا قابل قبول ارباب دین و دیانت نہین ہے بالجملہ کتاب کنز العمال
مین کہ معتمد کتاب اہل سنت کی ہو منقول ہو کہ خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ بروز اُحد مین بھاگ کر پہاڑ کے
اوپر چڑھ گیا تھا کَاَنِّیْ اُرْوِیَۃٌ یعنی مثل مادہ بزکوہی کے اُچکتا تھا اور تفسیر سیوطی مین بھی
بیچ سورۂ آل عمران کے لکھا ہو عَنْ عُمَرَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ ھُزِمْنَا فَفَرَرْتُ
حَتّٰی صَعِدْتُ الْجَبَلَ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَنْزُوْا کَاَنِّیْ اُرْوِیَۃٌ یعنی بروز
جنگ اُحد ہم شکست پاکر بھاگے پھر پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسطرح سے اُچکتا تھا مین جیسے بکری پہاڑی
اُچکتی ہو بہرحال اس جنگ اُحد مین حضرت ابوبکر بھاگنے والے یا بیٹھنے والے اور حضرت عمر اور حضرت
عثمان بھاگنے والے اور حضرت علی جہاد کرنیوالے ایسے کہ بندای غیبی بشرف لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی
وَنَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ ممتاز اور سرافراز ہوئے اور بفرض محال اگر مقولہ شیخ صاحب
محدث دہلوی کا کہ حضرات شیخین جنگ سے نہین بھاگے تھے مان بھی لیا جاوے لاکن ہرگاہ خود محدث
صاحب مقر ہین کہ ندائی غیبی لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی اس جنگ مین آئے جس سے ثابت ہو گیا کہ کوئی جوانمرد سوا علی
کے نہین ہو پس فضیلت جوانمردی کی نامردون پر بہدایت عقل ثابت ہو وَھُوَ الْمَطْلُوْبُ سیوم غزوۂ
احزاب جسکو غزوۂ خندق بھی کہتے ہین سال پنجم مین ہجرت سے یہ جنگ واقع ہوئی حسب التماس
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ صلعم نے اس جنگ مین خندق کھدوائی اور بموجب روایت
روضۃ الاحباب مرقومہ صفحہ (۳۱۷) کے سلمان منجانب رسول اللہ بخلعت سَلْمَانُ رَجُلٌ مِنَّا
اَھْلِ الْبَیْتِ کے یعنی سلمان ایک مرد ہی ہم اہل بیت سے مخلع ہوئے جلد اول روضۃ الاحباب
مین بصفحہ (۳۲۴) لغایت صفحہ (۳۲۶) حال اس جنگ کا یہ لکھا ہی آوردہ اند کہ یک روز کفار

جنگ انداخته بودند جمعی از پهلوانان قریش سمت خندق آمدند مانند عمرو ابن عبد ود و نوفل ابن عبد الله
و ضرار ابن الخطاب و هبیره بن ابی ذهب و عکرمه ابن ابی جهل و شخصی دیگر و مرداس نام از بنی محارب
و مضیقی پیدا ساخته از آنجا در خندق راندند و بدین طرف عبور کردند و سفیان و خالد ابن الولید و فوجی
از روسای قریش و کنانه و غطفان در آنطرف خندق صف کشیده بودند عمر با بوسفیان گفت شما
چرا نمیگریزید ابوسفیان جواب داد اگر حاجت بگذشتن ما شود ما نیز بگریزیم پس عمرو ابن عبد ود که از جمله
مشاهیر ابطال و شجاعان عرب بود و او را با هزار مرد مقابل میداشتند درمیان میدان جولان نمود
و مبارز خواست یاران رسول همه ایستاده بودند هیچ نمیگفتند کَاَنَّمَا عَلیٰ رُؤُسِهِمُ الطَّیْرُ
چه دلاوری و شجاعت عمرو را میدانستند و در روایتی آنکه حضرت فرمود هیچ دوستی باشد که شر این دشمن را از ما
کفایت کند شاه اولیا عَلِیٌّ مُرْتَضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ گفت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا
اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آن سرور هیچ نگفت بار دیگر عمرو مبارز خواست و علی اذن طلبید و ماذون نگشت بار سوم عمرو
گفت درمیان شما هیچ کس نیست که با من مبارزت نماید علی مرتضی کرم الله وجهه گفت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مرا دستوری فرمائی تا با او محاربه کنم پس حضرت شمشیر ذو الفقار خود را بوی داد و زره خویش را در وی پوشانید
و دستار خود بر سر وی نهاد و در روایتی آنکه عمامه از برای وی ببست و گفت اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُ عَلَیْهِ بار خدایا
یاری ده علی را بر عمر بن عبد ود و در روایتی آنکه دستها برداشت بسوی آسمان و گفت الهی عبیده را از روز
بدر از من باز گرفتی و حمزه را در روز احد از من جدا گردانیدی و این علی است برادر من و پسر عم من رَبِّ لَا
تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ پس علی روان شد پیاده و سر راه بر عمرو گرفت
و وی سوار بود جناب ولایت مآب فرمود ای عمرو شنیده ام که تو گفته که هیچکس مرا نخواند بیکی از سه چیز الا که آنرا
قبول کنم عمرو گفت آری علی گفت من ترا میخوانم بآنکه گواهی دهی که خدا یکیست و محمد رسول وی است
و منقاد شوی مر خدای را که پروردگار همه عالم و عالمیانست عمرو گفت از من این توقع مکن سلطان اولیا
گفت پس بدیار خویش باز گرد و ترک محاربه کن با ما اگر کار محمد صلی الله علیه وسلم نظام و رونق گرفت
و بر جماعت اعدای خویش ظفر یافت تو اسعاد و امداد وی بجا آورده باشی و الا مقصود تو حاصل شود
بی آنکه با وی جنگ کنی عمرو گفت زنان قریش تکلم باین نکنند هرگز که مبادا که من قدرت یافته باشم بر
نذر خویش و نذر خود را راست ناکرده باز گردم و حال آنکه وی در حرب بدر زخم یافته گریخته بود و بعد

کردہ کہ تا انتقام از محمد نکشد روغن بر خود نمالد القصہ امیر المومنین علی گفت پس بیا تا با یکدیگر مقابلہ
کنیم عمرو بخندید و گفت این خصلتے است کہ گمان نمی بردم کہ ہیچ فرد از ابطال عرب از من این آرزو خواہد
باز کودک ہنوز ترا وقت جولان در میدان دلیران نیست و حال آنکہ میان من و پدر تو مصادقت بود نمیخواہم
کہ خون تو بر دست من ریختہ شود علی گفت من ترا بمبارزت نخواندم و دوست میدارم کہ از برائے رضائے
خداوند تعالیٰ خون ترا بریزم پس عمرو را حمیت جاہلیت بگرفت پیادہ شد و اسپ خود را پے کرد و شمشیر
کشید و رو بعلی آورد و جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما گوید کہ چون ایشان بیکدیگر نزدیک شدند
گرد و غبار برخاست چنانچہ ما ایشان را نمی دیدیم بعد از لحظہ آواز تکبیر شنیدیم و دانستیم کہ علی ویرا کشتہ
روایت آنکہ عمرو شمشیر کشید و از سر غضب حملہ بر علی کرد وی سپر در سر کشید تیغ عمرو سپر را بشگافت و از کم
اثرے از ان بر سر وے ظاہر شد امیر المومنین فی الحال ذوالفقار را بر رگ گردن عمرو چنانچہ بزد کہ عمرو بر
بدو را افتاد و تکبیر بلند گفت آواز تکبیر وی بسمع شریف نبوی رسید دانست کہ علی عمرو را کشتہ اور
صفحہ ۲۷ میں کتاب مذکور کے لکھا ہے القصہ آنروز مسلمانان را فتح عظیم اتفاق شد بسبب مبارزت علی
مرتضی با عمرو بن عبد ود و در اخبار وارد شدہ کہ حضرت فرمود لَمُبَارَزَۃُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ اَعْمَالِ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ہر آئینہ
جنگ کرنا علی ابن ابیطالب کا بروز خندق افضل ہے میری امت کے اعمال سے تا روز قیامت توضیح ظاہر ہے
کہ اس جنگ میں جس وقت عمرو بن عبد ود مبارز طلب ہوا رسول اللہ صلعم نے تین مرتبہ علی التواتر صحابہ سے
خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی ایسا دوست ہے کہ شر اس دشمن کا مجھسے دفع کرے جز علی ابن ابیطالب کے
کسی صاحب نے جواب تک نہ دیا بالآخر علی مرتضی صلوات اللہ علیہ کو رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے
بسلاح جنگ آراستہ کر کے عمرو بن عبد ود کے مقابلہ کو بھیجا عمرو بن عبد ود ایسا نامی پہلوان عرب میں
تھا کہ ہزار جوان کے مقابل شمار کیا جاتا تھا اور عمر علی ابن ابیطالب کے از روے تخمین ستائیس برس کے
تھے باوجود اسکے حضرت علی نے ایسی ایک ذوالفقار سے داخل دار البوار کیا کہ جسکی نسبت رسول اللہ صلعم
نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنگ علی کی افضل ہے میری امت کے اعمال سے تا روز قیامت آیا حضرات خلفائے
ثلثہ داخل امت میں رسول کے ہیں یا نہیں اگر نہیں داخل ہیں امت رسول میں تو کچھ جائے بحث
نہیں ہے کسلیے کہ غیر امت محمدیہ سے اس رسالہ میں ہمکو گفتگو کی ضرورت نہیں ہے اور اگر امت

محمدیہ مین داخل ہین تو ہر گاہ ایک جنگ علی ابن ابیطالب کی تا روز قیامت کل اعمال سے امت
آنحضرت صلعم کی افضل ہو تو اور غزوات اور عبادات اور ریاضات اور حسنات کا علی ابن ابیطالبؑ
کے احصا فضیلت کا سوا خدا اور رسول کے مجال بشر سے خارج ہو پس بمصداق اس حدیث کے
صرف یہ جنگ حضرت علی کی عمرو بن عبدود سے عبادت حضرات خلفائے ثلثہ سے افضل ہوا اور یہ حدیث
جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۲۲۴ اور مستدرک حاکم مین بسند صحیح علی شرط الشیخین منقول ہے
علاوہ اسکے شیخ ابن حجر مکی نے تو حضرت ابوبکر کو اشجع الناس لکھا ہو وقت مبارزطلبی عمرو بن عبدود کی
شجاعت ذکی کیون ظہور مین نہ آئی اور حضرت عمر جو بڑے غصہ ور اور خشن مزاج تھے کیون مقابلہ مین عمرو بن عبدود
کے نہ آئی یہ اچھی فضیلت ہو کر جان دینے کا جب وقت پیش آوے اور آنحضرت صلعم فرماوین کہ کوئی دوست
ایسا ہو کہ اس کافر کے شر کو دور کرے اسوقت تو کوئی بجز علی ابن ابیطالبؑ کے جواب تک نہ دین چپکے بیٹھے
رہین اور علی بجا آوے بحکم خدا و رسول مین سر مو فرق نکرین کفار سے لڑین زخمی ہوں جانبازی کرین
اپنی جان کو جان نہ سمجھین باوجود اسکے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت علی سے افضل ہین الغرض
اس جنگ خندق مین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان بمقابلہ عمرو بن عبدود کے
بیٹھنے والے اور حضرت علی جہاد کرنیوالے تھے چہارم غزوہ حدیبیہ سال ششم ہجرت مین
واقع ہوا ہر چند اسمین جنگ نہین ہوئی بلکہ صلح ہو گئی لیکن چونکہ حضرات اہل سنت وجماعت بیعت
رضوان جو اس جنگ مین واقع ہوئی ہو اسکو بہت بڑی فضیلت حضرات خلفائے ثلثہ کی قرار دیتے ہین
پس بیان اس واقعہ کا بنظر انکشاف حقیقت حال نیز واسطے اظہار اس امر کے کہ جنگہاے معرکہ آرا
جسمین احتمال تلف جان کا تھا جو کارگزاری اور جنگ آزمائی حضرات خلفائے ثلثہ وغیرہ سے بین آئین وہ تو
بخوبی منکشف ہو گئین مگر مقام صلح اور امن مین جو دلیری اور جوش وخروش ان حضرات کو غایت درجہ
پر ہوتا تھا وہ مخفی رہ جاتین پس واضح ہو کہ جب رسول خدا صلعم مع لشکر قریب مکہ معظمہ کے پہونچے
اور ارادہ عمرہ کا کیا تو حضرت کو یہ منظور نظر ہوا کہ کوئی شخص مکہ مین جاکر قریش کی اطمینان کردی کہ
صرف واسطے بجالانے عمرہ کی رسول خدا تشریف لاتے ہین کسیکی تکلیف دہی مرکوز خاطر شریف نہین ہے
چنانچہ مقام حدیبیہ سے حسب روایت روضۃ الاحباب کے پیغمبر خدا صلعم نے خراش ابن امیہ کعبی کو مکہ
معظمہ بھیجا کہ قریش کو حضرت کے قصد سے خبردار کرے قریش نے اسکو گرفتار کر کے قصد قتل کا

کیا اونکی قوم نے جو مکہ مین موجود تھی حمایت کرکے اونکو چھڑایا بعدہ آنحضرت صلعم نے حضرت
عمر سے فرمایا کہ تم مکہ جاؤ چنانچہ جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۳۵۴ مرقوم ہے پس سید
رسل و ہادی سبل صلے اللہ علیہ وسلم عمر خطاب را بخواند و فرمود کہ ترا بمکہ می باید رفت و قریش را خبردار
گردانید کہ ما داعیہ جنگ نداریم و بزیارت خانہ آمدہ ایم عمر گفت یا رسول بر ضمیر منیرت روشن است کہ
عداوت قریش با من درچہ مرتبہ است و یقین میدانم کہ اگر بمن دست یابند مرا زندہ نگزارند و از
قبیلہ بنی عدی کسے نیست در مکہ کہ حمایت من تواند کرد اگر عثمان بن عفان را بفرستی بہتر باشد
زیرا کہ وی نزد قریش بسیار عزیز است **سبحان اللہ** باوجود اس تند مزاجی و تیز طبعی کے ڈر کے
مارے حضرت عمر مکہ معظمہ نہ گئے اور مخالفت حکم پیغمبر خدا کی کی دیکھو علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو کہ جس شب پیغمبر خدا صلعم نے قصد ہجرت کا مکہ معظمہ سے طرف مدینہ کے کیا تھا کفار بیت
الشرف پیغمبر کو محاصرہ کئے ہوئے منتظر تھے کہ صرف سو جادین تو گھر مین گھس کے حضرت کو ہلاک
کرین پیغمبر نے علی سے فرمایا کہ کفار میرے قتل پر آمادہ ہین تم اس شب میرے بچھونے پر بجا میرے
سو رہو اور چادر سبز خضرمی میری اوڑھ لو تو مین یہان سے باہر جاؤن چنانچہ حضرت علی نے
بکمال مسرت تعمیل ارشاد رسول کی کی اور فرش خواب رسول پر چادر پیغمبر کی اوڑھ کر سو رہے
جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۱۸۶ – ۱۸۷ – منقول ہے مرویست کہ دران شب کہ علی کرم اللہ
وجہہ در جامہ خواب آنحضرت تکیہ نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حق تعالیٰ وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل کہ میان شما ہر دو عقد مواخات بستم – و عمر یکی را بیش از عمر آن دیگر گردانیدم کدام از شما
ایثار حیوۃ دیگرے بر حیوۃ خود میکنید ہر یکے از ایشان گفتند ما ایثار حیوۃ خود بر حیوۃ کسے نمیکنیم زندگی
خویش دوست میداریم حق تعالیٰ وحی کرد با ایشان کہ چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید کہ مواخات بستم
میان او و محمد او نفس خود را فدای محمد ساخت حیوۃ او را بر حیوۃ خویش ایثار نمود بروید بر زمین و ویرا
از شر اعدا محافظت نمائید ایشان بموجب امر خداوند تعالیٰ بر زمین آمدند جبرئیل ببالین علی نشست
و میکائیل بر پائین وی جبرئیل گفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل جلالہ مباہات
کرد بتو بر ملائکہ و لنعم ما قیل **شعر** ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بر بندد ✤ ملک ز عرش بفرمان او کمر بندد –
و گویند آیہ کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ درآن باب نازل شد ترجمہ کوئی شخص ایسا ہی کہ بیچتا ہی اپنے نفس کو خواہش خوشنودی کیلئے اور اللہ بڑا مہربان بندونپر ہواے مسلمانون براے خدا انصاف کرو کہ حضرت عمر تو تعمیل حکم رسول سے انکار کرین اور حضرت علی بجا آوری فرمان پیغمبر مین جان اپنی قربان کرین باوجود اسکے حضرت عمر حضرت علی سے افضل ہین الغرض حضرت عثمان مکہ گئے چونکہ خود حضرت عمر کے بیان سے ثابت ہوا ہی کہ حضرت عثمان عزیز قریش تھے وطن مالوفہ مین اونکا جی لگ گیا دس پانچ مسلمان اور بھی مکہ چلے گئے تھے وہان روک دئے گئے لشکر اسلام مین یہ خبرین پہونچین اور یہ بھی مشہور ہوا کہ حضرت عثمان مارے گئے تب پیغمبر خدا صلعم نے صحابہ کو جمع کرکے زیر درخت ثمرہ تجدید بیعت کی کی اس اقرار سے کہ ثابت قدم رہین اگر جنگ ہو تو منہ جنگ سے نہ پھیرین چنانچہ اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت تحت شجرہ کہتے ہین جب یہ خبر مکہ معظمہ مین پہونچی کہ تجدید بیعت کی گئی ہے کفار خائف ہوے اور قاصد بغرض مصالحت کے روانہ کئے چونکہ رسول اللہ صلعم مامور بحکم خدا تھے بوحی الہی حضرت نے انہین شرائط پر صلح کرلے جو کفار قریش نے کہلا بھیجی تھی چنانچہ کیفیت تحریر صلحنامہ کی جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۳۵۵ و ۳۵۶ مین اس طور پر لکھی ہی درین باب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم فرمود نیکو باشد و علی مرتضی را کرم اللہ وجہہ طلبید و فرمود کہ بنویس بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل گفت کہ واللہ من رحمن را نمیدانم کہ چیست بنویس بسمک اللّٰھم چنانکہ پیش ازین می نوشتی مسلمانان گفتند ما نمینویسیم مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم را حضرت فرمود اے علی بنویس بسمک اللّٰھم علی بموجب فرمودۂ نبی نوشت بسمک اللّٰھم بعد ازان فرمود کہ بنویس ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ علی آنرا نوشت سہیل گفت ما اقرار برسالت تو نداریم اگر دانستیمی کہ تو رسول خدائے از زیارت خانہ منع نمیکردیمی بنویس کہ محمد بن عبداللہ حضرت فرمود واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی و یا علی گفت محو کن کلمہ رسول اللہ را و بجاے آن بنویس کہ محمد بن عبداللہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرمود کہ بخدا سوگند کہ من ہرگز وصف رسالت ترا محو نسازم پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کتابت را از دست وے بستید و کلمہ رسول را ازان صحیفہ محو فرمود بدست خود باوجود آنکہ ہرگز کتابت نکردہ بود بجاے رسول اللہ نوشت کہ ابن عبداللہ اور بعد چند سطر کے اسی صفحہ مین لکھا ہی بعضے از اہل سیر آوردہ اند کہ بعد از آنکہ در صلحنامہ محمد بن عبداللہ بجاے

محمد رسول اللہ نوشتہ شد حضرت روی مبارک را بسوی علی ابن ابیطالب آورد و گفت یا علی ترا نیز مثل این
واقعہ بحسب ضرورت روی خواہد نمود آن سخن اشارت بود بآنکہ در ایام صفین میانہ امیر و حاکم شام
صلحنامہ مینوشتند کاتب نوشت کہ این کتابت مصالحہ امیر المومنین علی است حاکم شام گفت امیر المومنین
منویس کہ اگر او را امیر المومنین شناختمے با وے مقاتلہ نکردمے و متابعت او نمودمے امیر فرمود صدق
رسول اللہ بنویس کہ علی ابن ابیطالب **تنبیہ** عبارت صواعق محرقہ کی ہمنے اوپر لکھی ہی جسمین شیخ
ابن حجر نے بیان کیا ہو کہ حضرت معویہ نے خلافت کیلئے علی سے نہین نزاع کی تھی حالانکہ عبارت
روضۃ الاحباب سے بالتصریح ثابت ہو کہ حضرت معویہ حضرت علی کو امیر المومنین نہین جانتے تھے
اور رسول اللہ کا تشبیہ دینا اپنی صلح سے مستلزم ہو اس امر کا کہ جیسے مشرکین مکہ آنحضرت کو رسول اللہ
نہین جانتے تھے ویسی ہی حضرت علی کو فرقہ مخالف خلیفہ رسول اللہ کا نہین قرار دیتے تھے
پس یہ تشبیہ تام ہی منکر رسالت اور منکر خلافت کا حکم واحد ہونا لازم ہی اور جلد دوم مدارج النبوۃ
مین بصفحہ ۲۸۰ لکھا ہی و این امتناع علی از محو لفظ رسول اللہ از باب ترک امتثال است کہ مستلزم
ترک ادبست بلکہ عین امتثال و ادب و ناشے از غایت عشق و محبت است **اعلام مفید عام**
اس صلح حدیبیہ مین جب صلحنامہ حسب ارشاد رسول اللہ صلعم کے حضرت علی نے لکھا تو اوس مین
محمد رسول اللہ تحریر کیا سہیل مشرک مکہ نے کہا کہ اگر ہم آپکو رسول خدا جانتے تو زیارت خانہ کعبہ
منع نکرتے لہذا محمد ابن عبد اللہ بجای محمد رسول اللہ کے لکھا جاے پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای علی لفظ
رسول اللہ کو محو کر کے محمد ابن عبد اللہ لکھو حضرت علی نے عرض کی کہ خدا کی قسم مین ہرگز وصف
رسالت کا نمٹاؤنگا جسکو شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے لکھا ہی یہ انکار علی کا محو لفظ رسول
سے مستلزم ترک ادب کو نہین ہی بلکہ عین بجا آوری حکم اور ادب اور غایت عشق و محبت سے ہی با وصف
اسکے شاہ عبد العزیز صاحب نے اس نافرمانی کو بجای نافرمانی حضرت عمر کے لکھا ہی جو بروقت طلب
دوات اور قلم اور کاغذ رسول اللہ کے انہون کہا تھا کہ کفایت کرتا ہی ہمکو قرآن جو ہمارے پاس ہی اور کاغذ
اور قلم اور دوات کو حاضر نکیا پس اصل واقعہ قرطاس کا شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ
مین بصفحہ ۲۵۲ یہ لکھا ہی بروایت بخاری و مسلم از ابن عباس آمدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
در مرض موت خود روز پنجشنبہ قبل از وفات چہار روز صحابہ را کہ در حجرہ مبارک حاضر بودند خطاب

فرمود کہ نزد من کاغذ و دوات و قلمے بیارید تا من برای شما کتابے بنویسم کہ بعد از وفات من گمراہ نشوید
پس اختلاف کردند حاضران در آوردن و نیاوردن و عمر گفت کہ کفایت میکند ما را قرآن مجید کہ نزد ما است
و ہر آئینہ آنحضرت را در اینوقت درد شدت دارد پس بعضے تائید قول عمر کردند و بعضے گفتند کہ ہان
بیارید آنچہ حضرت میخواہند از کاغذ و دوات و شور و شغف بسیار شد و درین اثنا کسے این ہم گفت
کہ آیا آنحضرت را ہذیان و اختلاط کلام رو دادہ ہست باز از آنحضرت نیز پرسید کہ چہ ارادہ میفرمایند پس بعضے
از ایشان باز آنکلام را از آنحضرت اعادہ خواستند آنحضرت فرمود کہ اینوقت از پیش من برخیزید
کہ نزد پیغمبران تنازع و شور و شغف لائق نیست و نوشتن کتاب باین قضیہ و پرخاش موقوف ماند
اینست قصۂ قرطاس کہ بخاطر خواہ شیعہ موافق روایات صحیحہ اہل سنت ہست اور بصفحہ ۵۵ ہم کتاب
مذکور بجواب اس طعن کے لکھا ہے دوم ایضاً در صحیح بخاری موجود ہست کہ در غزوۂ حدیبیہ چون صلحنامہ
درمیان پیغمبر و کفار نوشتہ میشد حضرت امیر لفظ رسول اللہ در القاب آنحضرت رقم فرمودہ بود درمیان
کفار از ترقیم این لقب مانع آمدند و گفتند کہ اگر ما این لقب را مسلم میداشتیم با وی چرا جنگ میکردیم آنحضرت
امیر را ہر چند فرمود کہ این لفظ را محو کن حضرت امیر بنا بر کمال ایمان محو نفرمود مخالفت امر رسول
نمود تا آنکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صلحنامہ از دست امیر گرفتہ بدست مبارک محو فرمود پس نزد
اہل سنت دو این قسم امور را مخالفت پیغمبر نمیگویند و نمیدانند و حضرت امیر را برین مخالفت طعن
نمیکنند عمر را چرا طعن خواہند کرد فاعتبروا یا اولی الابصار کجا انکار حیدر کرار
بجا آوری سے اُس حکم سید ابرار کے جسکو حضرت نے حسب درخواست مشرکین کفار کے لفظ رسول اللہ
کا میرے نام کے بعد سے ای علی محو کر دو علی نے عرض کی کہ واللہ صفت رسالت کی آپکے نام مبارک
سے مین کبھی محو نکرونگا یہ انکار تو درحقیقت اقرار رسالت اور کمال دین و دیانت و مزید محبت اور
عین اطاعت حضرت ختمی مرتبت کی ہے اور کجا انکار حضرت عمر کا تعمیل اُس حکم پیغمبر سے جسکو حسب
اعتراف شاہ صاحب آنحضرت نے حالت شدت مرض مین چار روز قبل اپنی وفات کے بخطاب
صحابہ فرمایا تھا کہ کاغذ و دوات و قلم حاضر کرو کہ مین ایک نوشتہ لکھون تا بعد میرے تم لوگ گمراہ نہو
ہر چند اصحاب مین دربارہ حاضر لانے اور نہ حاضر لانے اشیاے مطلوبہ رسول خدا کے اختلاف واقع
ہوا الا سوا حضرت عمر کے کسی نے رسول اللہ کو جواب نہین دیا البتہ حضرت عمر نے کہا ہمکو کتاب خدا

کافی ہو کہ ہمارے پاس ہو اور ہر آئینہ اسوقت حضرت کو شدت درد کی ہو یا انکار حضرت عمر کا تعمیل ارشاد نبوی سے بدین الفاظ کہ ہمکو کتاب خدا کافی ہو اور ہر آئینہ پیغمبر کو شدت درد کی تھی نفاق حضرت عمر کا اور سوء ادب بجناب نبوی کی ثابت کرتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ یہ تو مسلم الثبوت اہل دین اسلام میں ہو کہ فہم و ادراک رسول اللہ کا فہم و ادراک کل مخلوق سے بہتر اور اعلی تھا پس اگر آنحضرت یہ سمجھتے کہ صرف قرآن ہدایت اور منع گمراہی امت کیلئے کافی ہی تو کیون بار بار یہ فرماتے کہ مین قرآن اور اہل بیت اپنے تم لوگون مین چھوڑتا ہون اگر ان دونون سے تمسک کروگے تو گمراہ نہوگے تا اینکہ حوض کوثر پر وارد ہو اور صواعق محرقہ مین فرمانا پیغمبر کا بمقامات مختلف مثل اس مقام غدیر خم اور بحجرۂ مقدسہ خود قریب زمانۂ وفات اسوقت کہ جب حجرہ صحابہ سے بھرا ہوا تھا اس حدیث کو لکھا ہی باوصف اسکے حضرت عمر کا صرف کتاب خدا کو کافی تصور کرنا اور اہل بیت رسول سے روگردانی کرنا اپنی فہم کو فہم رسول پر ترجیح دینا ہی اور چونکہ قرآن ناطق ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی پیغمبر خواہش نفسانی سے کوئی بات نہین کہتے ہین نہین ہی ارشاد پیغمبر کا مگر وحی خدا پس یہ انحراف حضرت عمر کا ارشاد نبوی سے درحقیقت انحراف ہی حکم خدا سے اور نفاق ہی پیغمبر خدا سے اور ستم بالائے ستم یہ ہی کہ پیغمبر کی نسبت دربارۂ طلب کاغذ و قلم و دوات کے یہ کہنا کہ پیغمبر پر درد نے غلبہ کیا ہی یعنی حالت شدت مرض مین بدحواسی مین حضرت نے دوات و قلم و کاغذ طلب کیا ہی ہرچند مآل اس کلام کا اور ہذیان کا ایک ہی مگر بعض کتب معتمدۂ اہل سنت مین بالتصریح وارد ہی کہ حضرت عمر نے یہ کہا کہ نعوذ باللہ پیغمبر ہذیان بکتے ہین چنانچہ نہایہ ابن اثیر جزری مین منقول ہی وَمِنْهُ حَدِيثُ مَرَضِ النَّبِيِّ قَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ أَيِ اخْتَلَفَ كَلَامُهُ بِسَبَبِ الْمَرَضِ عَلَىٰ سَبِيلِ الِاسْتِفْهَامِ أَيْ هَلْ تَغَيَّرَ كَلَامُهُ وَاخْتَلَطَ لِأَجْلِ مَا بِهِ مِنَ الْمَرَضِ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا يُقَالُ فِيهِ وَلَا يُجْعَلُ إِخْبَارًا فَيَكُونُ مِنَ الْفُحْشِ وَالْهَذَيَانِ وَالْقَائِلُ كَانَ عُمَرُ وَلَا يُظَنُّ بِهِ ذَالِكَ ترجمہ اوراسی حدیث مرض نبی کی ہی کہا لوگون نے کیا حال پیغمبر کا ہو آیا ہذیان بکتے ہین یعنی مختلف ہوا ہے کلام پیغمبر کا بسبب مرض بطریق استفہام کے یعنی آیا متغیر ہوا ہی کلام پیغمبر کا اور متمیز نہوا

بسبب اُس چیز کے جو عارض ہوا آنحضرت کو بیماری سے اور یہ بہتر ہے اُس چیز سے جو کہا جاوے اُس کلام مین اور نہ قرار دیا جاوے خبر دینا اور اگر خبر دینا قرار دیا جاوے تو فحش اور ہذیان ہوگا اور کہنے والا اس کلام کا عمر ہے پس گمان نہین کیا جاویگا نسبت عمر کے یہ ۃ اور نسیم الریاض شرح شفائی قاضی عیاض مین یہ لکھا ہے وَفِی بَعْضِ طُرُقِہٖ اَیْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْمَرْوِیَّةِ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِیَّ یَهْجُرُ بِفَتْحِ اَوَّلِهٖ وَضَمِّ ثَالِثِهٖ اَیْ یَاتِیْ بِهُجْرٍ مِنَ الْقَوْلِ ترجمہ اور بیچ بعض طریقہ اس حدیث مرویہ کے اُسی راوی سے یہ ہو کہ پس کہا عمر نے کہ تحقیق پیغمبر ہذیان بکتے ہین لفظ یَهْجُرُ بفتح یاے مضارع وضم جیم اسکے یہ ہین ہذیان کلام سے اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ مین لکھا ہے هَجَرَ بِمَعْنَی اِخْتَلَطَ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ بِمَعْنَی هَذٰی وَفُحْشٍ لِاَنَّ الْقَائِلَ بِعَدَمِ الْکِتَابَةِ عُمَرُ وَلَا یُظَنُّ بِهٖ ذَالِكَ ترجمہ هَجَرَ بمعنی اِخْتَلَطَ ہے اور نہین جایز ہے یہ کہ ہو هَجَرَ بمعنی ہذیان اور فحش کے اسلیے کہ کہنے والے ساتھ نہ لکھنے نوشتہ کے عمر ہین اور عمر کی نسبت ایسا گمان نہین کیا جا سکتا ہے الحمدللہ باشہادت کتب معتمدہ اہل سنت کے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عمر نے پیغمبر کی نسبت کہا کہ حضرت ہذیان کہتے ہین اور یہ جو شاہ صاحب نے تحفہ مین لکھا ہے کہ بالفرض اگر حضرت عمر احضار کاغذ و قلم و دوات سے مانع ہوئے تھے تو حضرت علی نے کیون نہ حاضر کردیا پس واضح ہو کہ موجود ہونا حضرت علی کا بروقت طلب دوات و قلم و کاغذ کسی دلیل سے ثابت نہین ہوتا اور جبتک کہ شاہ صاحب اسکو ثابت نکرین یہ اعتراض بالکل فاسد ہے البتہ کتاب معتمد اہل سنت سے ثابت و متحقق ہے کہ حضرت عمر نے احضار قلم و دوات سے اصحاب کو منع کیا اور اہل بیت نے حاضر لانے اشیائے مطلوبہ رسول اللہ کیلیے الحاح کی اور نزاع کو طول ہوا تا اینکہ آنحضرت نے سب کو باہر جانے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ خیر جاری شرح صحیح بخاری کہ تصنیف ملا یعقوب لاہوری کی ہے اسکے باب کتابۃ العلم من کتاب العلم مین منقول ہے لَاشَكَّ فِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَی الْمَصْلَحَةَ فِیْ کِتَابَةِ الْکِتَابِ بِدَلِیْلِ قَوْلِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ وَلَاشَكَّ اَیْضًا اَنَّ عُمَرَ نَهَی الْاَصْحَابَ عَنْ اِحْضَارِ الدَّوَاتِ وَالْقَلَمِ وَلَاشَكَّ اَیْضًا اَنَّ اَهْلَ الْبَیْتِ

الحقُّ علی اخضارِهما وطالَ النزاعُ بینَ الفریقینِ حتّی اخرجهم النبیُّ جمیعاً وهذا القدرُ مِمّا یُبادرُ الی الذهنِ مِن نصِّ الحدیثِ ولا یرتابُ فیهِ احدٌ ترجمہ نہین شک ہے اسمین کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے بہتری دیکھی تھی لکھنے مین نوشتہ کے بدلیل قول پیغمبر کے کہ ہرآئینہ گمراہ نہوگے تم لوگ بعد میرے اور اسمین بھی شک نہین ہے کہ تحقیق عمر نے منع کیا اصحاب کو حاضر لانے دوات وقلم سے اور بھی نہین شک ہے کہ اہل بیت نے الحاح کیا اُن دو چیز کے حاضر لانے پر اور فریقین مین نزاع کا طول ہوا تا اینکہ سبکو پیغمبر نے باہر کردیا اور اسقدر نص حدیث سے ذہن مین آتا ہے اور کوئی شخص اسمین شک نہین کریگا اور کتب معتمدۂ اہلِ سنت وجماعت مین یہ بھی لکھا ہے کہ قلم ودوات وکاغذ رسول اللہ صلعم نے واسطے تحریر تعیین خلیفہ کے طلب فرمایا تھا چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ مین لکھا ہے قیل کانَ النبیُّ ارادَ ان یکتبَ تعیینَ واحدٍ مِن الصحابۃِ للخلافۃِ لِئلّا یقعَ بعدَہ نزاعٌ منھم وکانَ بکاءُ ابنِ عبّاسٍ لفواتِ مُعتقدِہٖ من ھذا الخبرِ ترجمہ کہا گیا ہے کہ پیغمبر صلعم نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین مقرر کرنا کسی صحابہ کا واسطے خلافت کے تا بعد آنحضرت کے صحابہ مین نزاع واقع ہو اور تمہارا رونا ابن عباس کا واسطے فوت ہونے اُنکے معتقد کے اس حدیث سے اور خفاجی شارح شفای قاضی عیاض نے لکھا ہے قالَ سُفیانُ ارادَ ان یُبیّنَ امرَ الخلافۃِ بعدَہ حتّی لا یختلفوا فیھا ترجمہ کہا سفیان نے ارادہ کیا پیغمبر نے یہ کہ ظاہر کرین امر خلافت کو بعد اپنے تا کہ صحابہ اختلاف نکرین بیچ خلافت کے اور کرمانی شارح صحیح بخاری نے خطابی سے نقل کرکے لکھا ہے ھذا اِنّا قال علی وجھینِ احدُھما انّہ ارادَ ان یکتبَ اسمَ الخلیفۃِ بعدَہ لِئلّا یختلفَ الناسُ ولا یتنازعوا فیؤدیھم ذالک الی الضلالِ انتھی بقدرِ الحاجۃِ ترجمہ اسکی دلیل دو وجہ سے یکجاتی ہے ایک یہ کہ ارادہ کیا پیغمبر نے یہ کہ لکھین نام خلیفہ کا بعد اپنے تاکہ نہ اختلاف کرین لوگ اور نزاع نکرین اور یہ ہو نچادیگا یہ اختلاف لوگونکو طرف گمراہی کے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین بیچ شرح فقرۂ اکتبُ لکم کتاباً کے لکھا ہے ھُوَ تعیینُ الخلیفۃِ بعدَہ ترجمہ وہ مقرر کرنا خلیفہ کا ہے بعد اپنے اور یہ بھی واضح ہے

کہ علمائے اہل سنت و جماعت نے ہجر کے معنی جو اختلاط کلام لکھے ہین یہ محض تاویل اسواسطے کیگئی ہی کہ عوام
دام فریب مین پھنسین اور حضرت عمر اس الزام سوء ادب سے جو جناب نبوی مین اُنسے صادر ہوا ہے
بچین لاکن یہ خیال دور از کار بلکہ محال و دشوار ہی اسلیے کہ صراح مین اختلاط کے معنی آمیختہ شدن
وتباہ شدن عقل لکھا ہی پس آمیختگی عقل اور تباہی عقل حالت بدحواسی مین ہوتی ہی خواہ بسبب شدت
مرض کے ہو یا اور کسی سبب سے ہو اور لغت مذکور مین ہجر کے معنی پریشان گفتن بیمار لکھے ہین مفہوم
دونون کا واحد ہی اور اسیکو ہذیان کہتے ہین بہر حال کل اقوال علمائے اہل سنت وجماعت کے دیکھنے سے جو
بیان کیگئی ہین مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کے عیان اور آشکار ہوگیا کہ رسول اللہ صلعم نے کاغذ و قلم
و دوات واسطے تحریر امر خلافت کی طلب کیا بالخصوص حضرت عمر نے اُسکے احضار سے انکار کیا اہل بیت
نبی نے اصرار کیا حضرت عمر نے اصحاب کو بھی حاضر لانے سے کاغذ و قلم و دوات کی منع کیا پس اسقدر
مبالغہ اور اہتمام منع احضار اشیائے مطلوبہ رسول مین اور حسبنا کتاب اللہ کہنا حضرت عمر کا یعنی
کافی ہی ہمکو کتاب خدا کی باوصف اسکے کہ دفعات پیغمبر خدا بعد اپنے تمسک بقرآن اور اہل بیت کو
باعث نبچنے گمراہی کا فرما چکے تھے اول دلیل ہی کہ حضرت عمر چونکہ بخوبی واقف تھے کہ رسول اللہ حضرت
علی کو وقت جانے جنگ تبوک کے اور مقام غدیر خم مین خلیفہ اپنا مقرر کر چکے ہین ضرور ہی کہ انہین کی
خلافت کو نوشتہ مین لکھدینگے ہمارا مدعا دلی حاصل نہوگا اور بعد تحریر نوشتہ کچھ بس نہ چلے گا
لہذا احضار قرطاس و قلم و دوات سے انکار کیا اور بیساختہ بفحوائے الانا یترشح بما فیہ زبان سے
کہدیا کہ ہمکو کتاب خدا کافی ہی یعنی اہل بیت سے کچھ کام نہیں ہی اور زیادہ ہیجان غیظ مین یہ بھی کہدیا کہ پیغمبر
نعوذ باللہ ہذیان بکتے ہین یعنی ارشاد پیغمبر کا ایسی حالت مین لائق تعمیل کے نہیں ہی پس اس سے
زیادہ کیا ثبوت نفاق اور بغض اہل بیت نبی کا چاہیے اور یہ سوء ادب جو نسبت پیغمبر کے حضرت
عمر نے کیا کوئی ادنے مسلمان بھی نہیں کرسکتا ہی بغیر اسکے کہ حقیقت پیغمبر کا یقین نہ رکھتا ہو اور ظہور اثر
نفاق کا حضرت عمر سے وقت طلب دوات و قلم و کاغذ ہی کے نہیں ہوا ہی بلکہ حدیبیہ مین بھی جب پیغمبر
صلعم نے صلح کی تھی تو حضرت عمر کو آنحضرت کی نبوت مین شک واقع ہوا تھا چنانچہ مقصد دوم کتاب
ازالۃ الخفا مین بصفحہ ۱۴۰ یہ روایت شک کرنے حضرت عمر کے بسبب صلح کرنے کی نسبت جناب
رسالتمآب کی بخاری سے منقول ہی قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللہِ صلعم

فقلتُ اَلستَ نبيَّ اللّٰهِ حقًّا قال بلٰی قلتُ اَلسنا علی الحقِّ وعدوُّنا
علی الباطلِ قال بلٰی قلتُ فلِمَ نُعطی الدَّنیّةَ فی دینِنا اذًا قال
اِنّی رسولُ اللّٰهِ ولستُ اَعصیهِ وهو ناصری قلتُ اَولیسَ کنتَ
تُحدِّثُنا اَنّا سناتی البیتَ فنطوفُ بهٖ قال بلٰی اَفاَخبرتُکَ اِنّا ناتیهِ
العامَ قلتُ لا قال فاِنّکَ اٰتیهِ ومطوِّفٌ بهٖ قال فاتیتُ اَبابکرٍ فقلتُ
یا اَبابکرٍ اَلیسَ هٰذا نبیُّ اللّٰهِ حقًّا قال بلٰی قلتُ اَلسنا علی الحقِّ
وعدوُّنا علی الباطلِ قال بلٰی قلتُ فلِمَ نُعطی الدَّنیّةَ فی دینِنا
اذًا قال یا اَیُّها الرَّجُلُ اِنّهٗ رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّمَ ولیسَ
یَعصی ربَّهٗ وهو ناصرُهٗ فاستمسِکْ بغرزِهٖ فواللّٰهِ اِنّهٗ علی الحقِّ
قلتُ اَلیسَ کان یُحدِّثُنا اَنّا سناتی البیتَ فنطوفُ بهٖ قال بلٰی
اَفاَخبرکَ اَنّکَ تاتیهِ العامَ قلتُ لا قال فاِنّکَ اٰتیهِ ومطوِّفٌ
بهٖ قال عمرُ فعمِلتُ لذٰلکَ اَعمالًا اَخرجهُ البخاریُّ گویا ترجمہ اس
حدیث کا جلد اول روضۃ الاحباب میں بصفحہ ۳۵۸ یہ مرقوم ہو مرویست از عمر خطاب کہ گفت دران روز (از اعمال خیر بکفارہ جرات)
امر عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت کردم با حضرت مراجعتے کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم و در روایتے آنکہ
گفت رفتم بنزد رسول اللہ صلعم و گفتم تو پیغمبر بحق ہستی فرمود بلے ہستم گفتم ما بر حق نیستم و
دشمنان ما بر باطل فرمود بلے گفتم آیا مقتولان ما در بہشت نیستند و مقتولان ایشان در دوزخ فرمود
بلے گفتم پس بچہ سبب ما این منقصت و مذلت قبول میکنیم و باین طریقہ صلح کردہ باز میگردیم حضرت
فرمود ای پسر خطاب بدرستیکہ من فرستادہ خدایم و او مرا ضائع نخواہد گذاشت و در روایتی آنکہ فرمود من رسول
خدایم و نافرمانی وی نکنم و او مرا یاری کنندہ است و این روایت مشعر است بآنکہ آن صلح بوحی واقع شدہ
از آنحضرت نہ برائے اجتہاد عمر گوید گفتم تو با ما نگفتی کہ ما زود باشد کہ بزیارت خانہ کعبہ رویم و طواف بجا آریم
فرمود آرے ولیکن ای عمر ہیچ گفتم کہ امسال خواہد بود گفتم نے فرمود غم مخور کہ تو بزیارت خانہ خواہی رفت
و طواف خواہی کرد عمر گوید ہمچنان ملول و محزون از مجلس آنسرور برخاستم و بنزد ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ رفتم و آن حکایات کہ بعرض حضرت رسانیدہ بودم بادی گفتم و ہمان جواب کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم گفتہ بود از ابوبکر شنیدم . و در روایتے آنکہ صدیق گفت ای عمر برو و دست در رکاب او زن و ہیچ اعتراض مکن کہ وی فرستادہ خدا است و ہرچہ کند بوحی کند و مصلحت دران باشد منقول ہے کہ گفت بسیار از اعمال حسنہ از نماز و روزہ و تصدق و اعتاق نمودم جہت کفارت آن جرأت کہ از من صادر شدہ بود اس عبارت سے ثابت و متحقق ہے کہ حضرت عمر کو بسبب صلح کرنے کے نسبت رسالت آنحضرت کی ایسا امر عظیم دل مین پیدا ہوا کہ کبھی نہوا تھا اور حضرت ابوبکر نے اونکو فہمایش کی کہ آنحضرت پیغمبر خدا کے ہین اور جو کچھ حضرت فرماتے ہین بوحی خدا فرماتے ہین چنانچہ اُسکے کفارہ مین حضرت عمر نے بہت اعمال صالح کئے باوجود ایسے اعتقاد سست کی پھر حضرت علی سے حضرت عمر افضل ہین مثل مشہور ہے کہ پیر من خس است اعتقاد من بس است . اور چونکہ اسی معرکہ مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے صلح کی اور نوبت جہاد اور مقاتلہ کی نہین پہونچی لہذا حضرت شیخین نے اظہار شجاعت کا بھی فرمایا چنانچہ جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۳۱۵ منقول ہے عروہ گفت ای محمد با من بگوی کہ استیصال قوم خود کنی چہ کار کردہ باشی ہیچ شنیدہ کہ پیش از تو کسے از عرب اصل و اہل خویش را ہلاک گردانیدہ مستاصل ساختہ باشد و اگر مغلوب ایشان گشتے خود معلوم است کہ حال چہ نوع خواہد بود بدرستیکہ جماعت اوباش مردم ہر جای می بینم کہ بر تو جمع شدہ اند و چون روزگار شود ترا تنہا بگذارند و بگریزند ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر بود چون این سخن از عروہ شنید گفت اِمْصِصْ بَظْرَ اللَّاتِ ما بگریزیم و ترا تنہا بگذاریم اور اُسی کتاب کے حاشیہ پر شرح اس جملہ عربیہ کے یہ لکھی ہے امصص در لغت مکیدن است و بظر قطعہ ایست کہ بعد از ختنہ کردن در فرج او باقی ہماند و لات نام بتے است کہ قریش و ثقیف می پرستیدند و عادت عرب آن بود کہ چون کسے را دشنام قبیح دادندے گفتندی اِمْصِصْ بَظْرَ اُمِّكَ پس ابوبکر ارادہ مبالغہ در سب عروہ نمودہ و لات را کہ معبود آن بودہ در مقام ام وی داشت نعوذ باللہ منہ اب صاحبان دین و دانش انصاف کرین کہ حضرت ابوبکر غزوہ احد سے بھاگے غزوہ بدر مین عریش پر جا چھپے غزوہ خندق مین مقابلہ مین عمرو بن عبدود کے لڑنے نگئے حدیبیہ مین جاتے تھے کہ عروہ پیغام قریش کا پیغمبر صلعم کے پاس تنہا لایا جب اُسنے کہا کہ وقت جنگ کے یا رسول اللہ یہ ہمراہی آپکے سب بھاگ جاینگے تو یہ کلمہ اسکا حضرت ابوبکر کو سخت ناگوار ہوا اپنی کردار کو جو غزوات مذکورہ مین اونسے صادر ہوئے تھے

بھول گئے اور باطمینان اسکے کہ عروہ تنہا گیا اڑیگا بیٹے تکلف فحش گالی اُسکو دیا کچھ پاس ادب
رسول اللہ صلعم کا نکیا کمال شجاعت اپنی ظاہر کی واقعی نہایت ذی عقل تھی رگ تھا اپنا بجائے
اظہار شجاعت کا فرماتے تھے ایسے ہی حضرت عمر کا حال تھا چنانچہ کتاب مذکور مین بصفحہ ۳۵۷
و ۳۵۸ لکھا ہے خواجۂ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات فرمود ای ابوجندل صبر کن و طلب
ثواب نمائی از حق تعالیٰ زیرا کہ ما عذر نمیکنیم و بدرستیکہ ترا خداوند تعالیٰ فرجی و مخرجی روزی گرداند
عمر خطاب رضی اللہ عنہ از جای خویش برجست و با ابوجندل میرفت و میگفت صبر کن و ایشان مشرکانند
و خون ایشان چون خون سگ ہست و قبضۂ شمشیر خود را فرا پیش او میداشت و او را بسبیل تعریض
و کنایت تحریص میکرد بر آنکہ پدر را بکشد و آن صلح برہم زند چنانکہ از عمر منقول ہست کہ گفت امیدوار
بودم و توقع آن داشتم کہ ابوجندل شمشیر از من بگیرد و گردن پدر را بزند و لکن وی بکشتن پدر خویش
بخیلی نمود دو باتین اس روایت سے نسبت حضرت عمر کے ثابت ہین ایک یہ کہ چونکہ اندیشہ جنگ
حدیبیہ مین باقی نہین رہا تھا فرط شجاعت سے تلوار آپکی نیام سے نکلی پڑتی تھی دوسرے یہ
کہ پیغمبر خدا صلعم نے بحکم خدا صلح مشرکین سے کی تھی باوجود اسکے حضرت عمر چاہتے تھے معاہدہ
صلح کا ٹوٹ جائے آب اہل اسلام بانصاف ارشاد فرماوین کہ اسی کا نام کمال اسلام ہے کہ مخالفت
حکم خدا و رسول مین کوشش تام کیجاوے اب جا معلوم ہوا کہ مخالفت احکام خدا و رسول کی جو حضرات شیخین
بکثرت واقع ہوئی ہین اور حضرت علی سے کبھی مخالفت حکم خدا و رسول سے نہین کی لہذا اسی مخالفت
حکم خدا و رسول مین حضرات شیخین حضرت علی سے افضل ہین الغرض حالات حضرات شیخین کے جو
متعلق اس غزوۂ حدیبیہ کے تھے مختصر ابیان کئے گئے اور کیفیت ان دونون صاحبونکی وثوق ایمان
اور اعتقاد کے واضح و لائح ہوگئی اب وہ آیتین لکھی جاتی ہین جو متعلق اس غزوہ کے قرآن مین نازل ہوئی
ہین اور حضرات اہل سنت و جماعت بہت فخر و مباہات کر کے عوام کو سمجھاتے ہین کہ یہ آیتین مدح مین
حضرات خلفائے ثلثہ کے وارد ہین پس سورۂ فتح مین اللہ فرماتا ہے لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ترجمہ
ہر آئینہ تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے جب بیعت کی اُن لوگون نے نیچے درخت کے پھر
جانا خدا نے جو اُنکے جی مین تھا یہ تو ظاہر ہے کہ بیعت جو لوگون نے کی تھی سب مسلمان تھے

پھر اللہ تعالی نے کیون یہ نہ فرمایا کہ اللہ تعالی بیعت کرنیوالون سے راضی ہوا مومنین کی قید کس واسطے لگائی وجہہ اسکی یہ ہی کہ مومن اور مسلم مین فرق ہی مومن وہ ہی جو تہ دل سے خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہو اور زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق خدا و رسول کی کرتا ہو اور مسلم وہ ہی جو زبان سے بظاہر تصدیق خدا و رسول کی کرتا ہو عام اس سے کہ اُسکے دلمین ایمان یا کفر و نفاق ہو چونکہ علم اللہ تعالی کا ازلی اور ابدی ہی اور ہر ایک کی نیت اور ارادہ دلی سے آگاہ ہی وہ جانتا تھا کہ اس بیعت مین منافقین صحابہ بھی شریک ہین لہذا اپنی خوشنودی کو مخصوص مومنین سے کی در حقیقت یہ قید اللہ تعالی نے تردید عقیدۂ اہل سنت کیلئے موافق اپنی علم ابدی کے لگادی ہے اور اس آیہ کے پیشتر دوسری آیہ مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۔

ترجمہ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے پس توڑتا ہی اپنی برے کو اور جو کوئی پورا کرے جس پر اقرار کیا اللہ سے پس وہ دیگا اُسکو نیگ بڑا اس آیہ مین اللہ تعالی نے بیعت کرنیکو ساتھ رسول کی اپنی بیعت قرار دیا ہی اور یہ بھی بمزید تاکید ارشاد فرمایا کہ بیعت کرنیوالونکے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہی اور رسول اللہ نے یہ اہتمام فرمایا کہ ہمراہیون مین سے کوئی شخص اس بیعت سے بچ نجاوی چنانچہ حضرت عثمان منجملہ ہمراہیونکی مکہ معظمہ بھیجے گئے تھے وہ غیر حاضر تھے لہذا اپنی دست راست کیطرف اشارہ فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان کا ہی اور دست چپ کو اپنی دست راست پر رکھکر فرمایا کہ یہ میرا ہاتھ ہی اور حضرت عثمان سے بھی بیعت لی جیسا کہ ۳۵۵ مین روضۃ الاحباب کے منقول ہی پس اشارت بدست راست خود فرمودہ گفت این دست دست عثمان است و دست چپ خود را گفت این دست منست و بر دست راست خود نہاد و از قبل عثمان با خود بیعت کرد اور بیعت کس اقرار اور کس وعدہ سے لیگئے تھے اُسکی تفصیل کتاب مذکور مین بصفحہ ۳۵۴ یہ لکھی ہے و در پای درخت سمرہ کہ دران موضع بود بنشست و اصحاب را طلبید و با ایشان بیعت نمود بر آنکہ ثابت قدم باشند و اگر جنگ واقع شود رو گردان نشوند۔ خلاصہ اس عہد اور اقرار کا یہ ہے

کہ اگر جنگ ہو تو صحابہ نہ بھاگین اور آیہ مذکورہ مین اللہ تعالی نے عطائے ثواب عظیم کو مشروط ایفائے
وعدہ پر فرمایا ہے پس ایمان اور پورا کرنا عہد کا شرط رضامندی خدا اور عطائے ثواب عظیم کی ہے
اور یہ دونو باتین حضرات خلفائے ثلثہ سے وقوع مین نہین آئین نہ ایمان پر قایم اور نہ وعدہ پورا
کیا حال استقامت ایمان حضرت عمر کا اسی معرکہ حدیبیہ اور قصۂ قرطاس سے جو لکھا گیا ہے
ظاہر و باہر ہے اور کیفیت ایفائے عہد حضرات ثلثہ کی جو بعد اس بیعت کے غزوات سے بھاگے ہین انشاء اللہ
اب لکھی جاویگی الغرض علمائے اہل سنت وجماعت اکثر آیات قرانیہ کو اسیطرح سے اغوائے
عام کیلئے بے تکلف فرماتے ہین کہ شان خلفائے ثلثہ مین بمقام مدح وارد ہین لاکن اگر اہل انصاف
اون آیات کے قیود کو کہ اغلب قید ایمان کی لگی ہوئی ہے ملاحظہ کرین تو محض خیالات فاسدہ
و مظنونات کاسدہ ان حضرات کے پائے جاوینگے ہرگز مضامین آیات قرآنی کے حضرات خلفائے
ثلثہ پر منطبق نہین ہوتے ہین واللہ اعلم بالصواب پنجم غزوہ خیبر سال ہفتم ہجری مین واقع
ہوا حسب روایت روضۃ الاحباب منقول صفحہ ۳۸۵ ۔ علی بسبب درد چشم اور رمد شدید کے حضرت
رسول اللہ صلعم کے ساتھ نہین گئے تھے مدینہ مین رہ گئے تھے بعد ازان حضرت علی باخویشتن گفت
تخلف کردن من از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب نیست کارسازی کردہ از مدینہ بیرون آمد
و در اثنای راہ یا بعد از وصول بخیبر بپیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ملحق شد اور ازالۃ الخفا مطبوعہ
مطبع صدیقی واقع بریلی مین بیچ مقصد دوم کے بصفحہ ۴ منقول ہے واز انجملہ است کہ چون غزوۂ
خیبر واقع شد حضرت صدیق حاضر آن واقعہ بود و بمقتضای سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در
خلفا راکہ بمنزلہ منتظر الامارت معاملہ میکردند حضرت صدیق امیر لشکر شد ہر چند در آخر وقعہ بفضیلت
علی مرتضی غالب برآمد عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اِلٰى بَعْضِ حُصُوْنِ خَيْبَرَ فَقَاتَلَ وَجَهَدَ وَلَمْ
يَكُنْ فَتْحٌ اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ ترجمہ سلمہ بیٹا اکوع کا کہتا ہے کہ بھیجا رسول اللہ
صلعم نے ابوبکر کو طرف بعض قلعہ ہائے خیبر کے پس جنگ اور کوشش کی ہو بیکن فتح نصیب
اونکو نہوئی اخراج کیا ہے اسکو حاکم نے ۔ اور اسی کتاب کے مقصد مذکور مین بصفحہ ۹۴ منقول
ہے ذیل فضائل حضرت عمر مین چہارم آنکہ در بعض ایام خیبر او امیر لشکر بود مجاہدہا نمودہ چنیہ

فتح بردست حضرت مرتضی واقع شد فضیلتے و رضی اللہ عنہ درانیواقعہ غالب تر برآمد علی مرتضی
گفت سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فلما اتاها
بعث عمر وبعث الناس الی مدینتهما وقصرهم فقاتلوهم
فلم یلبثوا ان هزموا عمر واصحابه فجاؤا یجبنونه ویجبنهم
اخرجه الحاکم ترجمہ چلے رسول اللہ صلعم طرف خیبر کے پس جب وہان پہونچے تو عمر کو
اور لوگونکو طرف شہر یا محل خیبریون کے رسول اللہ صلعم نے بھیجا پس جنگ کی عمر اور انکے ساتھیون
نے اہل خیبر سے پس کچھ دیر نہوئی تھی کہ خیبریونسے شکست پائی عمر نے اور اُنکے اصحاب
نے اور چلے آئے پس اصحاب عمر کے عمر کو بزدل کہتے تھے اور عمر اپنے اصحاب کو بزدل کہتے تھے
اس روایت کو حاکم نے اخراج کیا ہے اور ازالۃ الخفا تصنیف شاہ ولی اللہ والد ماجد شاہ عبد العزیز
دہلوی کی ہے خود مصنف مقصد مذکور مین بصفحہ ۳۶۰ لکھتے ہین بالجملہ ما از ایراد احادیث موضوعہ
واحادیث شدیدۃ الضعف کہ بکار متابعات وشواہد نمی آید تحاشی داریم وانچہ در مرتبہ صحت
وحسن ہست یا ضعف متحمل دارد آن را روایت کنیم اس عبارت سے ثابت ہے کہ روایات مندرجہ کتب
مذکور معتمد ولایق الاستناد ہین پس جنگ خیبر مین جو روایت نسبت مقاتلہ حضرت عمر کے ساتھ
خیبریونکی لکھی ہے اوسمین بلا تاخیر شکست کھاکے حضرت عمر کا مع اصحاب کے جنگ سے پھر آنا
اور حضرت عمر کا اپنے اصحاب کو بزدل کہنا اور اصحاب کا حضرت عمر کو بزدل کہنا بالتصریح موجود ہے جسی کو تو بھاگنا جنگ سے کہتے ہین
تغیر اور تبدیل الفاظ سے یہ داغ فرار ورزی حضرت عمر بلکہ حضرت ابوبکر کا بھی جنگ خیبر سے
مٹ نہین سکتا ہے اور صاحب مدارج النبوۃ تو جلد دوم مین بصفحہ (۳۲۲) دو مرتبہ حضرت عمر کا
جنگ کیلئے جانا لکھتے ہین عبارت اُسکی یہ ہے آوردہ اند کہ روزی عمر رضی اللہ عنہ علم برداشتہ
با جمعے از حامیان حوزہ اسلام بپای قلعہ آمد وچندانکہ بذل مجہود نمود روی مراد ندید روز دیگر ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ رایت برگرفت وباطائفہ از شجعان وابطال بقتال وجدال ارباب ضلال
مبادرت نمود ومقاتلات عظیمہ درمیان آوردہ بے نیل مقصود بازگشت ونوبت سیوم باز عمر
ابن الخطاب با زمرہ از اصحاب بمحاصرہ ومحاربہ نمود مراد بدست نیاوردہ مراجعت نمود اگرچہ
ہرچند علمائے اہل سنت وجماعت حال مقاتلہ شیخین کا جنگ خیبر مین ایسی احتیاط سے

لکھتے ہین کہ بھاگنا اونکا اس جنگ سے بادی النظر مین پایا نہین جاتا ہے مگر کل وقائع اس جنگ کے
جو انکے کتب معتمدہ مین لکھے ہین یکجا کرنے سے فرار حضرت شیخین کا اس جنگ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
چنانچہ اُسی کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد دوم مین بصفحہ ۲۵۶ منقول ہے واز انجملہ آنکہ در غزوہ خیبر
در فتح حصنی از حصون درنگ واقع شد رایت بدست حضرت مرتضیٰ دادند و بآنجانب روان
ساختند فتح آن حصن بردست او متحقق گشت قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ بُرَیْدَہُ
بْنُ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَلْمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ بِرَایَتِہٖ اِلٰی بَعْضِ حُصُوْنِ خَیْبَرَ فَقَاتَلَ وَرَجَعَ
وَلَمْ یَکُنْ فَتْحٌ وَقَدْ جَہَدَ ثُمَّ بَعَثَ مِنَ الْغَدِ عُمَرَ فَقَاتَلَ
ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ یَکُنْ فَتْحٌ وَقَدْ جَہَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
کَرَّارٌ غَیْرُ فَرَّارٍ لَا یَرْجِعُ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ قَالَ یَقُوْلُ سَلْمَۃُ
فَدَعَا عَلِیًّا وَھُوَ اَرْمَدُ الْعَیْنَیْنِ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیْہِ ثُمَّ قَالَ خُذْ
ھٰذِہِ الرَّایَۃَ فَامْضِ بِہَا حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ یَقُوْلُ
سَلْمَۃُ فَخَرَجَ بِہَا یُہَرْوِلُ ھَرْوَلَۃً وَاِنَّا خَلْفَہٗ نَتْبَعُ اِثْرَہٗ حَتّٰی
رَکَزَ رَایَتَہٗ فِیْ رَضْمٍ مِنْ حِجَارَۃٍ تَحْتَ الْحِصْنِ فَاطَّلَعَ اِلَیْہِ
الْیَہُوْدِیُّ مِنْ رَاْسِ الْحِصْنِ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
قَالَ یَقُوْلُ الْیَہُوْدِیُّ عَلَوْتُمْ وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی اَوْ کَمَا قَالَ
فَمَا رَجَعَ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِیْ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حَسَنٍ عَنْ بَعْضِ اَھْلِہٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِیْنَ بَعَثَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَایَتِہٖ فَلَمَّا دَنَا الْحِصْنَ خَرَجَ
اِلَیْہِ اَھْلُہٗ فَقَاتَلَہُمْ فَضَرَبَہٗ رَجُلٌ مِنْ یَہُوْدٍ فَطَرَحَ تُرْسَہٗ
مِنْ یَدِہٖ فَتَنَاوَلَ عَلِیٌّ بَابًا کَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ فَتَتَرَّسَ بِہٖ عَنْ

نَفْسِهٖ فَلَمْ یَزَلْ فِیْ یَدِهٖ وَهُوَ یُقَاتِلُ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ ثُمَّ اَلْقَاهُ مِنْ یَدِهٖ حِیْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ نَفَرٍ سَبْعَةٍ اَنَا ثَامِنُهُمْ نَجْهَدُ عَلٰی اَنْ نَقْلِبَ ذٰلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْدِرُ ترجمہ محمد ابن اسحق کہتا ہے کہ بیان کیا مجھسے بریدہ بن سفیان نے بروایت اپنے باپ کے کہ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے ابوبکر کو ساتھ ایک علم کے طرف بعض قلعہ ہای خیبر کے پس جنگ کی ابوبکر نے اور واپس آئے اور فتح نہوئی حالانکہ کوشش کی پھر دوسرے روز پیغمبر نے عمر کو بھیجا پس جنگ کی عمر نے اور واپس آئے اور فتح نہوئی حالانکہ کوشش کی پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہر آئینہ دونگا مین علم کلہ اُس شخص کو جو خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اُسکو دوست رکھتے ہین بڑا لڑنیوالا ہے نہین بھاگنے والا ہے نہ واپس آئیگا جبتک کہ اللہ اُسکے ہاتھ سے فتح نکریگا راوی کہتا ہے کہ سلمہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلعم نے علی کو بلایا حالانکہ انکو آشوب چشم تھا پھر رسول اللہ صلعم نے آب دہن اپنا دونوں آنکھون مین علی کی لگایا پھر فرمایا کہ لو اس علم کو لیکر جاؤ یہانتک کہ خدا فتح دیوے تمھارے ہاتھ پر راوی کہتا ہے کہ سلمہ نے بیان کیا کہ پھر علی علم کو لیکر نکلے اور دوڑتے ہوئے جاتے تھے اور ہم پیچھے انکے نشان قدم پر چلتے تھے یہانتک کہ علی نے زیر قلعہ علم اپنا ایک سنگ خارا مین گاڑا پس چوٹی قلعہ سے یہود نے علی کیطرف جھانک کر دیکھا اور پوچھا کہ تم کون ہو علی نے جواب دیا کہ مین علی بیٹا ابوطالب کا ہون راوی کہتا ہے کہ کہتے تھے یہود بلند ہوئی یا غالب آئے تم قسم ہے اُس چیز کی کہ نازل کیگئی اوپر موسےٰ کے یا جیسا کہا راوی نے پھر علی واپس نہین آئے جبتکہ اللہ نے انکے ہاتھ پر فتح نہین کی ابن اسحاق کہتا ہے کہ بیان کیا مجھسے عبد اللہ بن حسن نے کسی نے انکے بعض قرابتمند نے روایت کی ابو رافع غلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابو رافع نے کہا کہ چلے ہم علی ابن ابیطالب کے ساتھ جب انکو رسول اللہ صلعم نے علم کیساتھ بھیجا پس جسوقت علی قلعہ کے پاس پہونچے تو باشندگان قلعہ کے نکلے اور علی سے جنگ کی پس ایک مرد یہود نے ایک وار علی پر کیا کہ ڈھال علی کے ہاتھ سے گر پڑی تب علی نے ایک دروازہ کو جو نزدیک قلعہ کے تھا اوٹھا کر ڈھال اپنی بنائی اور برابر وہ دروازہ انکے ہاتھ مین تھا اور وہ جنگ کرتے رہے یہانتک کہ خدا نے فتح اونکے ہاتھ پر کی جب جنگ سے علی نے فراغت پائی تو اوس دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینکدیا

پس بتحقیق دیکھا ہنے سات شخص کو جسمین ایک مین بھی تھا کوشش کرتے تھے کہ اُس دروازیکو
اُلٹ دین مگر ہملوگ قادر نہوئے اس روایت سے عیان وآشکار ہی کہ بعض قلعہ خیبر کے فتح کے لئے
پہلے جناب سالتمآب نے حضرت عمر کو بعدہ حضرت ابوبکر کو پھر حضرت عمر کو علم دیکر روانہ جانب قلعہ خیبر
کے فرمایا جب کشود کار نہوا تو حضرت پیغمبر نے ارشاد فرمایا کہ کلہہ مین علم دونگا اُس شخص کو جسکو
خدا ورسول دوست رکھتے ہین اور وہ خدا ورسول کو دوست رکھتا ہی اور وہ شخص کرار غیر فرار ہے
یعنے بڑا ارطینوالا ہی بھاگنے والا نہین ہی یہ فرمان واجب الاذعان رسول اللہ کا کہ بمنطوق وَمَا یَنطِقُ
عَنِ الہَوٰی کی حسب وحی ایزدی تھا اشعار کرتا ہی اس امر کا کہ قبل جو حضرات ابوبکر وعمر فتح
قلعہ خیبر کیلئے گئے تھے انمین اِن صفات ثلٰثہ کا وجود نہ تھا اور اگر یہ فرض کیا جاوے کہ حضرت شیخین
مین یہ صفات ثلٰثہ موجود تھے پس صفات مشترکہ کے بیان کرنے سے کوئی امتیاز درمیان شخص متقدم
اور متاخر کے حاصل نہوگا اور کلام بیفائدہ ہوجاویگا اور یہ خلاف شان نبوت کے ہی تو اہل سنت
کو چاہیے کہ تسلیم کرین کہ صفات ثلٰثہ مذکورہ حضرت شیخین مین موجود نہ تھے اور جب سلب صفات
سہ گانہ کا حضرت شیخین سے مسلم ہوا تو دو صفتاو نین ایسی ہین کہ جنکے سلب سے سلب ایمان کا لازم
آتا ہی اول صفت یہ ہی کہ خدا ورسول اوس شخص کو دوست رکھتا ہی دوسری صفت یہ ہی کہ وہ شخص
خدا ورسول کو دوست رکھتا ہی پس جب حضرت شیخین کو خدا ورسول دوست نہین رکھتے تھے
اور نہ وہ خدا ورسول کو دوست رکھتے تھے تو پھر ایمان ہی باقی نرہا جہاد سے بھاگنا تو مومن کیلئے
ننگ وعار ہی بے ایمان کیلئے شعار ہی گو اب کچھ حاجت اثبات فرار شیخین کی جنگ خیبر سے
باقی نرہی مگر چونکہ اصل حدیث مین صفت ثالث کرار غیر فرار ہی اور صفات سہ گانہ کا سلب
حضرت شیخین سے بموجب نص مذکور کے ثابت ہوگیا ہی تو بالتصریح بھاگنا بھی جنگ خیبر سے
حضرت شیخین کا پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا تحفۂ اثنا عشری مطبوعۂ مطبع نولکشور مین بصفحہ ۲۲۱
اسی بحث جنگ خیبر مین منقول ہی واین حدیث بسیار صحیح وقوی الروایۃ ہست واہل سنت
آنرا مثل الراس والعین نہند ودر کتب خود برای دفع مقالات نواصب وخوارج بکار برند لکن مدعای
شیعہ ازین حاصل نمیشود زیراکہ درمیان محبت خدا ورسول ومحبوبیت ہر دو درمیان امامت
بلافصل ملازمتے نیست ونیز اثبات این دو صفت برای شخصے در کلامے نفی آن دو از دیگران نمیکند

جواب یہ تو حدیث مذکورۂ بالاسے ثابت ہی کہ محبت خدا و رسول اور محبوبیت خدا و رسول یہ
دو نو صفتین حضرت علی مین تھین اور چونکہ پہلے حضرت شیخین واسطے جنگ کے بھیجے گئے تھے
جب اونسے مدعا حاصل نہوا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کلبہ مین ایسے شخص کو علم دونگا جسکو خدا
و رسول دوست رکھتے ہین اور وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہو کرار غیر فرار ہو تو بعد واپسی بے
نیل مرام حضرت شیخین کے یہ فرمانا رسول اللہ صلعم کا ضرور قرینہ ہی تعریض حضرت شیخین کا اور بفرض
تسلیم اسکے کہ دوسرون مین یہ صفت پائی بھی جاوے تو حضرت شیخین کو کچھ نفع حاصل نہوگا جب
اونسے نفی اس صفت کی ہوگئی تو اونکی سلب ایمان کیلئے دلیل کافی ہی اور خلافت بلافصل اس جہت سے بدلیل
عقل ثابت ہی کہ جو محبوب خدا ہو نہین شریک پیغمبر ہو اور جہاد مین ایسی سبقت مجاہدین پر لیجاے
وہ محکوم قرار دیا جاوے اور فرار اسپر حاکم ہو یہ مستلزم تفضیل مفضول علے الفاضل خلاف عقل ہے
اور تصدیق اس دعوی کی قول شاہ ولی اللہ صاحب پدر شاہ عبد العزیز صاحب سے جو ازالۃ الخفا مین
بصفحہ ۱۶ منقول ہی ہوتی ہی و از لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ افضل امت باشد در زمان خلافت
خود عقلاً و نقلاً پھر بصفحہ ۳۴۳ تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہی اگر شیعہ گویند کہ چون محب و محبوب
بودن خدا و رسول در دیگران ہم یافتہ شد پس تخصیص حضرت امیر نماند ولابد درینجا تخصیص مبائن
بگوئیم تخصیص باعتبار مجموع صفات ست یعنی با ملاحظہ یفتح اللہ علی یدیہ و چون
فتح قلعہ بر دست امیر در علم الہی مقدر بود و مجموع صفات من حیث المجموع مخصوص بحضرت امیر شد
گو فرادی فرادی در دیگران ہم یافتہ شود و ذکر این صفت کہ در دیگران نیز مشترک بود درین مقام
نکتہ دارد بس عمیق و آن آنست کہ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ
الْفَاجِرِ ترجمہ بدرستیکہ خدا مدد میدہد دین را بمرد فاجر حدیث صحیح است پس اگر بمجرد فتح
بر دست حضرت امیر بیان میشد موجب فضیلت و بزرگی حضرت امیر نمیشد لہذا تقدیم این صفات نیز
فرمود جواب یہ سوال شیعہ کیطرف سے کرنا بالکل بیوجہ ہی بلکہ بمقتضاے سیاق و قرینہ مقام
تخصیص حضرت امیر علیہ السلام کی صفات ثلثہ مین یعنی محبوبیت خدا و رسول اور محب خدا و
رسول اور کرار غیر فرار ہونیمین ظاہر ہی اور حضرت شیخین مین نہونا ان صفات کا متحتم اور
یقینی ہی جیسا ابھی بیان ہوا اور حدیث اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے
بصفحہ ۱۰۴۱ جلد اول ۱۲

بالرَّجُلِ الفَاجِرِ کو تسلیم کرنا خداوند عالم نے کلمۂ حق زبان پر شاہصاحب کے جاری کردیا
پس اس تائید سے وہ تائید مراد ہی جو عہد حضرت عمر مین فتوحات کثیرہ ہوئین جو مائۂ ناز اہل سنت و
جماعت کی ہین الحمد للہ کہ خود شاہصاحب نے اس حدیث کو بیان کر کے فاجر ہونا حضرت عمر کا ثابت کردیا
اور اگر حضرت عمر اس حدیث مین مراد نہین ہین تو حضرات اہل سنت وجماعت متعین فرمادین کہ جس سے
تائید دین کی ہوئی ہی خلفائے بنی امیہ وبنی العباس سے تو تائید دین کی ہوئی ہی نہین ہی بلکہ تخریب
دین کی ہوئی ہی کہ تمام خاندان رسول کا ان لوگونکے ظلم وجور سے برباد وتباہ ہوگیا پس ضروری ہی
کہ تائید دین اسلام کی جو عہد حضرت عمر مین ہوئی ہی اس حدیث سے مراد ہو ورنہ حضرات اہل سنت
اوس مرد فاجر کو نامزد فرمادین جسکی تائید کی خبر رسول اللہ صلعم نے اس حدیث مین دی ہی مصرعہ
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ قطع نظر ان سب امور سے کر کے اگر صرف قوت اور زور علی ابن
ابیطالب علیہ السّلام کا اس جنگ خیبر مین دیکھا جاوی جیسا کہ ازالۃ الخفاء سے بیان کیا گیا ہی کہ دروازۂ
قلعہ کو اُکھاڑ کر سپر اپنی بنا کر جہاد کرتے رہے بعد فتح جب اوسکو پھینکدیا تو سات آدمیون نے چاہا کہ
اُلٹ دین مگر قادر نہوئے اور اُلٹ نہ سکے اور باب تاسع کی فصل اول صواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۰۶
لکھا ہی وَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللِّوَاءَ فِي مَوَاطِنَ
كَثِيرَةٍ سِيَّمَا يَوْمَ خَيْبَرَ اَخْبَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ
الْفَتْحَ يَكُونُ عَلَى يَدِهٖ كَمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَحَمَلَ يَوْمَئِذٍ
بَابَ حِصْنِهَا عَلَى ظَهْرِهٖ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَفَتَحُوهَا
وَاَنَّهُمْ جَرُّوهُ بَعْدَ ذَالِكَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ اِلَّا اَرْبَعُونَ رَجُلًا
ترجمہ اور نبی صلعم نے بہت مقام مین علی کو علم دیا ہی خصوصاً بروز جنگ خیبر کے خبر دی پیغمبر صلعم نے
بتحقیق فتح ہوگی ہاتھ پر علی کے جیسا کہ صحیحین مین وارد ہی اور اُٹھایا علی نے بروز جنگ خیبر کے
دروازہ قلعہ کا اپنی پیٹھ پر یہانتک کہ مسلمانون نے اُسی دروازے پر چڑھکر قلعہ کو فتح کیا اور
بتحقیق بعد فتح کے اُس دروازہ کو کھینچا پس چالیس آدمیون نے اُسکو اُٹھایا اس روایت
سے عیان ہی کہ دروازہ قلعہ کو اُکھاڑ کر حضرت علی نے اپنی پیٹھ پر رکھکر پل بنایا جسپر سے
لشکر رسول اللہ صلعم نے عبور کیا پس حاشا وکلا کہ یہ زور انسانی نہین ہی نہ مجال کسی بشر کی ہی

کہ ایسی زور آزمائی کر سکے اور نہ آجتک کسی نے از زمانہ آنحضرت تا اینندم ایسی قوت و شجاعت دکھلائی اور نہ راہ خدا مین ایسی جانبازی کی یہ زور یداللّٰہی اور یہ قوت ایمانی تھی حضرت علی کی جو ظہور مین آئی اور کیونکر نہو کہ ابتدای خلقت سے خلاق عالم نے اُنکو پاک و پاکیزہ اُس نور سے جس سے حضرت ختم المرسلین پیدا ہوئے تھے پیدا کیا چنانچہ کتاب ریاض النضرہ مین کہ جس سے تحفہ اثنا عشری کے باب مطاعن مین اور ازالۃ الخفا مین اکثر احادیث سنداً منقول ہین ایک فصل خاص بیچ ذکر سہم اور شریک ہونے حضرت علی کے اُس نور مین جس نور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین یہ حدیث لکھی ہے عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ اَنَا وَعَلِیٌّ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تعالیٰ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ قَسَمَ ذَالِکَ النُّوْرَ جُزْئَیْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ فِی الْمَنَاقِبِ ترجمہ سلمان کہتے ہین کہ سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہتے تھے کہ تھا مین اور علی ایک نور روبروے اللہ تعالیٰ کے چودہ ہزار سال پیشتر خلقت آدم کے پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو تقسیم کیا اُس نور کو دو حصہ پر پس ایک حصہ نور کا مین ہون اور ایک حصہ نور کا علی ہین اخراج کیا ہے اس حدیث کو احمد نے کتاب مناقب مین اور یہ حدیث بتفاوت الفاظ و اتحاد مضمون بہت کتابون مین اہل سنت کی مثل فرائد السمطین اور نزل السائرین اور درر السمطین اور معارج الوصول وغیرہ کے منقول ہے یہی وجہ ہے کہ خلقت علی کی نور نبی سے ہوئی تھی تمامتر نجاستون اور کثافتون سے پاک و منزہ تھی خدا کے گھر یعنی عین خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے اور ولادت ہونا بیت اللہ مین جو قبلہ انبیا و معبد اصفیا اور اوسکو مقام حج و طواف ایک عالم کا خدا نے تا قیامت قرار دیا ہے ایک ایسی فضیلت ہے کہ مخصوص آنحضرت سے ہے کسی پیغمبر کو بھی یہ فضیلت نہین ملی چنانچہ مقصد دوم ازالۃ الخفا مین بصفحہ ۱۵۲ منقول ہے واز مناقب وی رضی اللہ عنہ کہ در حین ولادتہ او ظاہر شد یکے آنست کہ در جوف کعبہ معظمہ تولد یافت بعد ایک سطر کے لکھا ہے فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا

فِی جَوْفِ الْکَعْبَۃِ و از انجملہ آنکہ عنایت الہی جل و علا در صغر سن شامل حال او گشت و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تکفل وی رضی اللہ عنہ بر خود گرفتند و از انجہت اسلام او و نماز گزاردن او با جناب مقدس نبوی پیش از آوان بلوغ بودہ است **ترجمہ** اور بتحقیق متواتر حدیثین ہین کہ فاطمہ بنت اسد نے جناب امیر المومنین علی کو بیچ خانہ کعبہ کے **ای مسلمانو** تعصب کو چھوڑو اور مرنیکو برحق اور جوابدہی روز قیامت کو بیچ اور خدا اور رسول کو حاظر و ناظر جانکر انصاف سے کہو کہ شریک نور نبوی اور مولود خانہ خدا کے ہوتے ہوئے حضرت ابو بکر مستحق خلافت پیغمبر کے ہو سکتے ہین اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو ایسے شخص پر فضیلت دینا درحقیقت حضرت خاتم الانبیا پر فضیلت دینا ہی کسلئے کہ نور علی تو ایک حصہ نور نبی کا تھا پس بعد انتقال رسول اللہ کے شریک نور نبی جسکو اللہ تعالی نے آیہ مباہلہ مین نفس رسول یعنی جان رسول کی سیو جہہ سے ارشاد فرمایا ہی موجود تھا درحقیقت اللہ تعالی نے اس لفظ سے علی کو اسلئے یاد فرمایا ہی کہ تا لوگو پر ظاہر ہو جاوے کہ قائم مقام جسد شریف پیغمبر کا جان پیغمبر کی موجود ہی اور یہ نص صریح خلافت بلا فصل حضرت علی کی ہی باب سیوم مین بالتفصیل بیان اسکا کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی **ششم**

غزوہ حنین یہ غزوہ سال ہشتم ہجرت مین واقع ہوا اور اس غزوہ کو غزوہ ہوازن بھی کہتے ہین جب مکہ معظمہ فتح ہوا اور اطراف و جوانب مین یہ خبر پہونچی تو تمام قبائل عرب نے سرکشی موقوف کرکے اطاعت اسلام قبول کی مگر قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے سرکشی اختیار کی اور میدان حنین مین ہزارہا آدمی جمع ہو گئے آنحضرت کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تب حضرت نے ارادہ جنگ کا کیا اور مکہ سے روانہ ہوئے بارہ ہزار اہل مدینہ اور دو ہزار اہل مکہ ہمراہ حضرت کے چلے چنانچہ جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۴۹۹ و ۵۰۰ منقول ہی نقلست کہ چون نزدیک بوادی حنین رسیدند مالک بن عوف بر مسلمانان سبقت گرفتہ لشکر خویش را در شب بان وادی در آورد و ایشان را بر حرب تحریص کرد و گفت در گزرگاہ ہا کمین کنید و چون لشکر محمد پیدا شود شما بیکبار حملہ نمائید و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم وقت سحر بود کہ تعبیہ لشکر خویش فرمود و الویہ و رایات بمردم داد و برای مہاجرین رایتے بعمر بن خطاب و لوای بعلی ابن ابیطالب و رایتے بسعد ابن ابی وقاص داد و لوای اوس باسید بن حضیر و از ان خزرج

بحباب بن المنذر و دیگری بسعد بن عباده داد و گویند هر بطنی را از اوس و خزرج دران غزوه لوای بود و دیگر قبائل عرب که همراه بودند هر یک لوای داشتند و در هنگام طلوع صبح بوادی حنین که در مغاکی واقع بود از طریق نشیب آمدند و بواسطه آنکه محل در آمدن مضیق بود همه یکبار نتوانستند که از یک محل در آیند بضرورت فوج فوج گشتند و از محال متعدده در آمدند و خالد ولید با قبیله بنی سلیم مقدمهٔ لشکر اسلام بود و هوازن کمین کرده بودند و مسلمانان بیخبر و ایشان تیر انداز ان جلد بودند یکبار از کمین گاه بیرون آمده حمله کردند و تیر باران نمودند اول خیل خالد فرار نمودند بواسطه آنکه اکثر سلاح نداشتند و جماعتی از کفار قریش که همراه آن لشکر بودند و آنها قریب العهد بودند بجاهلیت از مسلمانان از عقب ایشان بگریختند آنگاه بقیهٔ اصحاب بحکم الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین هزیمت نمودند تماشا دیکھیے کہ پہلے حضرت خالد بن ولید جو نزدیک اہل سنت و جماعت کے ملقب بسیف اللہ ہیں بھاگے پھر بقیہ اصحاب کے ساتھ حضرت عمر بھی کہ علمدار لشکر تھے بالضرور بھاگے کیونکہ چند سطر کے بعد اُسی صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے آنگاه حضرت درمیان لشکر گاه بایستاد و چند کس دران معرکه با او ثبات قدم ورزیدند در کمیت عدد و تعیین اشخاص ایشان روایات متعدده بنظر رسیده در روایتی آنکه بصد نمیرسیدند و در روایتی آنکه هشتاد و در روایتی آنکه دوازده و در روایتی آنکه ده بودند و در روایتی آنکه هیچکس با پیغمبر نماند الا چهار کس سه از بنی هاشم و یکی از غیر ایشان علی و عباس و ابو سفیان بن الحارث و عبد الله بن مسعود و علی و عباس طرف پیش روی حضرت نگاه میداشتند و ابو سفیان الحارث عنان استر نگاه داشته بود و عبد الله بن مسعود طرف چپ آنسرور را محافظت می نمود و هر کس از دشمنان که بجانب حضرت توجه مینمود البته کشته میشد و در روایتی هست که حضرت تنها دران لشکر بماند و غالباً این روایت کنایت خواهد بود از غایت قلت یا محمول بر آنکه در اول حال بوده باشد بعد ازان جمع شده باشند و اسامی جماعت دیگر غیر از رفقاء اربعه مذکوره در بعضی از روایات بنظر رسیده مثل فضل و قثم پسران عباس و جعفر پسر ابو سفیان بن الحارث و ربیعه بن الحارث برادر وی و اسامه بن زید و برادر مادری او ایمن بن ام ایمن و عبد الله بن الزبیر بن عبد المطلب و عقیل ابن ابی طالب۔ انتہیٰ تفصیل اسماء صحابۂ ثابت قدموں کی لکھی ہے انہیں

حضرت عمر بلکہ حضرت ابو بکر جنکو اہل سنت افضل الناس بعد رسول اللہ کے کہتے ہین نام داخل
نہین ہو اور نہ حضرت عثمان کا جنکو ذوالنورین کہتے ہین کچھہ نشان ہو پس اس سے ثابت ہو کہ حضرات
ثلثہ اس جنگ سے بھاگ گئے اور چونکہ حضرت عمر او حضرت خالد مہاجرین کے علمدار تھے تو غالباً
حضرت ابو بکر او حضرت عثمان کہ مہاجرین سے تھے ماتحت انکے رہے ہونگے پس ہر گاہ سردار
لشکر بھاگ گئے تو ماتحت کیسے ثابت قدم رہ سکتے ہین بھاگنا ماتحتونکا تابع فرار افسر کے ہے مگر
خدا کی قدرت ہو کہ حضرت عمر کا فرار حدیث بخاری سے جو کتاب المغازی کے باب قول اللہ تعالیٰ
وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ کے صفحہ ۶۲۴ مین ذیل حدیث
طولانی مین وارد ہو ثابت ہوتا ہو وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ
فَاِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا شَانُ النَّاسِ قَالَ
اَمْرُ اللّٰهِ یعنی قتادہ کہتے ہین کہ بھاگے مسلمان لوگ اور مین بھی بھاگا پس دیکھا مینے کہ اون
لوگون مین عمر ابن خطاب بھی رونق افروز ہین مینے پوچھا کیا حال ہوا لوگون کا عمر نے کہا جو خدا کو
منظور تھا وہ ہوا بہر حال اس جنگ مین اللہ تعالیٰ نے مدد اپنے رسول کی فرشتون سے کی ہو
اور رسول پر اور اُن مومنین پر کہ جو ثابت قدم رہے سکینہ نازل فرمایا ہو چنانچہ قرآن مین فرماتا ہو
ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا
لَّمْ تَرَوْهَا ترجمہ پھر نازل کیا خدا نے سکینہ اپنا اپنی رسول اور ایمان لانے والون پر
اور نازل کیا ایسی فوجونکو کہ جسکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتونکو الحاصل چھہ جنگ کا بیان کتب
معتمدہ اہل سنت سے کیا گیا یہ وہ غزوات ہین جنمین رسول اللہ خود تشریف لیگئے تھے منجملہ
ان چھہ جنگ کے حدیبیہ مین صلح ہو گئی اسمین جو شک حضرت عمر کو نسبت جناب رسالتمآب واقع
ہوا اور حضرت ابو بکر نے جو شجاعت لسانی کی بالتفصیل لکھی گئی ہو باقی پانچ جنگ مین لڑائی
ہوئی چنانچہ غزوہ بدر و احد و احزاب مین جو کارروائی حضرات خلفاء ثلثہ سے ظہور مین آئی ہو
بعد ختم واقعات ہر غزوہ کہ نسبت جہاد کرنے یا بیٹھے رہنے یا بھاگ جانے کے لکھی گئی ہو پس غزوہ خیبر
مین حضرت علی مجاہد ایسے کہ فتح قلعہ خیبر کی اونکے ہاتھہ پر ہوئی اور بخلعت محبوبیت اور محب خدا و
رسول اور کرار غیر فرار کے مفتخر و ممتاز ہوئے اور ابو بکر و عمر ایسے مجاہد کہ لڑ کر شکست کھائی

حضرت عمر کو انکے ساتھی بزدل کہتے تھے اور حسب حدیث رسول کے صفات محبوبیت و محب خدا و رسول اور کرار غیر فرار کی اونسے نفی کی گئی اور حضرت عثمان غیر حاضر پائے جاتے ہین کسی نے انکا کچھ ذکر ہی نہین کیا ہی غزوہ حنین مین حضرت علی مجاہد اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمان فرار کنندہ **بہر حال** بدلیل آیۂ قرآن جسکو ہمنے سورۂ نسار سے عنوان بحث مین لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنیوالونکو بیٹھنے والونپر فضیلت دی ہی چہ جائے کہ فرار کنندگان اور کتب معتبرۂ حدیث اہل سنت سے ثابت ہوا کہ حضرت علی ان جہاد پنجگانہ مین مجاہد تھے اور حضرات ثلثہ فرار کنندگان یا نشینندگان مین تھے بہر حال خلاف حکم قرآن کے یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا کہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان حضرت علی سے افضل ہین کیونکر قابل قبول کسی شخص کے جو ذرا سی بھی عقل یا خوف خدا و رسول کا رکھتا ہی ہو سکتا ہی سبحان اللہ حضرت عمر تو بر وقت طلب دوات و قلم و کاغذ کے جواب رسول مین حسبنا کتاب اللہ فرما دین یعنی کافی ہی ہمکو کتاب خدا کی جیسا کہ بیان اسکا گذرا اور پیروان حضرت عمر کی کتاب خدا کو بھی چھوڑ دین اور مخالف آیات قرآن کے عقیدہ اپنا قرار دین اور شیعونکی کفر کا فتویٰ دین نفس الامر یہ ہی کہ بغض و عناد حضرات خلفاے ثلثہ کا ساتھ اہل بیت رسول کے اصل اصیل ہی بعد انقضاء زمانۂ خلافت ظاہریہ خلفاے ثلثہ کی جو ظلم و جور ہاتھ سے حضرت معویہ اور انکے فرزند ارجمند کی اولاد رسول پر گزری یہ فرع اُنکے اصل کی ہی پس اگر علماے اہل سنت و جماعت اجازت لعن و طعن حضرت معویہ اور حضرت یزید کے دین تو ڈرتے ہین کہ پھاٹک کھل جاوے گا اور لعن و طعن جانب اعلے کے ترقی کریگا چنانچہ بجنسہ اسی مضمون کو علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد مطبوعہ مصر مین بصفحہ (۳۰۷) لکھا ہی فَاِنْ قِیْلَ فَمِنْ عُلَمَاءِ الْمَذْهَبِ مَنْ لَمْ یُجَوِّزِ اللَّعْنَ عَلٰی یَزِیْدَ مَعَ عِلْمِهِمْ بِاَنَّهٗ یَسْتَحِقُّ مَا یَرْبُوْ عَلٰی ذٰلِكَ وَیَزِیْدُ قُلْنَا تَحَامِیًا عَنْ اَنْ یَرْتَقِیَ اِلَی الْاَعْلٰی فَالْاَعْلٰی كَمَا هُوَ شِعَارُ الرَّوَافِضِ **ترجمہ** پس اگر کہا جاوے کہ بعض علماے مذہب سے وہ لوگ ہین کہ نہین تجویز کرتے ہین لعن اوپر یزید کے باوجود جاننے اس امر کے کہ یزید مستحق اُس چیز کا ہی کہ جو بالا ہی اور زیادہ ہی اوپر اس لعن کے ہم جواب مین کہینگے کہ واسطے بچانے اس بات کے لعن یزید کا تجویز نہین کرتے ہین کہ لعن چڑھ نجاوے طرف اعلے کے پھر طرف

علما کے جیسا کہ طریقہ رافضیوں کا ہے اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرات خلفائے ثلثہ نے کبھی ظلم و جور
اہل بیت رسول پر مثل ظلم و جور حضرت یزید کے کیا ہے تب تو علمائے مذہب اہل سنت وجماعت کو خوف
ترقی لعن کا طرف اعلی کے ہوا چنانچہ انشاء اللہ یہ امر بھی کتب اہل سنت سے ثابت کیا جاویگا
الغرض لعن یزید تو بخوف صعود لعن طرف اعلا کے ممنوع کرکے یزید کو جملہ مومنین میں داخل کیا جیسا
کہ بیان کیا گیا امر قناعت کی امر چہارم کو اسپر مستزاد کیا وہ یہ ہے کہ واعظ اور غیر واعظ پر حرام ہے
ذکر قتل حسن اور حسین رضہ اور بیان لڑائی اور باخود ما دشمنی صحابہ کا اسلئے کہ ہیجان میں لاتا ہے
بغض صحابہ کو اس عبارت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ظلم یزید کا فرع ہے ظلم صحابہ کا ورنہ قتل
حسنین علیہما السلام سے بغض صحابہ کو کیا علاقہ ہے حالانکہ شاہ عبد العزیز نے سر الشہادتین میں
بصفحہ ۵۰ لکھا ہے ثُمَّ لَمَّا وَقَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اِشْتَهَرَ اَمْرُهَا
بِانْقِلَابِ التُّرْبَةِ دَمًا وَاَمْطَارِ الدَّمِ مِنَ السَّمَاءِ وَهَتْفِ الْهَوَاتِفِ
بِالْمَرَاثِيْ وَنَوْحِ الْجِنِّ وَبُكَائِهِمْ وَطَوَافِ السِّبَاعِ حَافِظَاتٍ
لِجُثَّتِهٖ وَدُخُوْلِ الْحَيَّاتِ فِيْ مَنَاخِرِ قَاتِلِيْهِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ
اَسْبَابِ الشُّهْرَةِ لِيَطَّلِعَ الْحَاضِرُوْنَ وَالْغَائِبُوْنَ عَلٰى وُقُوْعِهَا بَلْ
بِاِبْقَاءِ الْبُكَاءِ وَالْحُزْنِ الْمُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ الْوَقَائِعِ الْهَائِلَةِ
فِيْ اُمَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةُ الشُّهْرَةِ فِي
الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَالْاَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ **ترجمہ** پھر جب واقع ہوا واقعہ شہادت کا تو اسکی شہرت
اسطرح ہوئی کہ مٹی خون ہوگئی اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے اور نوحہ
اور رونا جنوں کا اور پھرنا درندوں کا گرد آپ کی لاش کے نگہبانی کیواسطے اور سانپوں کا گھسنا
قاتلوں کی نتھنوں میں علی ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب تھے تا سب حاضر و غائب اس
واقعہ جانگداز سے آگاہ ہوجاویں بلکہ بقاء دائمی اس رنج و الم کا اور مذکور ہونا ان مصائب
دردناک کا رسول کی امت میں تا قیامت ثمرہ اسی شہادت ظاہری کا ہے سو پہلے سرے کا
شہرہ ہوگیا اس شہادت کا عالم بالا اور عالم خاک اور عالم غیب اور عالم شہادت اور جن اور

آدمیہ نمین او رگویا اور خاموش ہین ۵ سبحان اللہ خداوند عالم نے تو اس غم امام حسین کی یہ عظمت کی
کہ اشیائے غیر ذی روح مثل آسمان و زمین اور جن و انس و وحش و طیر روئے اور اسقدر اسکی شہرت
ہوئی کہ کفار تک اس مصیبت عظمی سے واقف ہین بلکہ بعض کافر حال مصائب حضرت سید الشہدا کا
سُنکر روتے بھی ہین مگر شیخ الاسلام ابن حجر نے براہ سنگدلی یہ چاہا کہ امام حسین کا کوئی نام بھی نہ
لیوے بیان شہادت امام حسین کو حرام کر دیا اور شیخ عبد القادر جیلانی جو مشہور بہ غوث الثقلین اور
پیر دستگیر ہین بجائے غم و الم کے روز عاشور کو روز خوشی کا قرار دیا ہے چنانچہ کتاب غنیۃ الطالبین
مطبوعہ مطبع مرتضوی دہلی مین بصفحہ (۲۸۵) و ۶۸۶ بیچ باب فضائل شہور و ایام کے فصل
فضائل یوم عاشورا مین لکھا ہے كَذَالِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ لَا يُتَّخَذُ يَوْمَ
مُصِيْبَةٍ لِاَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنْ يُتَّخَذَ يَوْمَ مُصِيْبَةٍ لَيْسَ بِاَوْلٰى
مِنْ اَنْ يُتَّخَذَ يَوْمَ فَرَحٍ وَسُرُوْرٍ لِمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ وَفَضْلَهٗ ترجمہ
ایسا ہی روز عاشورا ہے نہ قرار دیا جاوے روز مصیبت کا اسلئے کہ روز عاشورا روز مصیبت
کا قرار دینا اس سے بہتر نہیں ہے کہ روز مسرت اور خوشی کا قرار دیا جاوے اسواسطے کہ ہمنے پہلے ذکر فضیلت
روز عاشورا کی بیان کی ہے اور بصفحہ ۴۸۶ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے جو مطبع مرتضوی چھپی ہے
مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَمْرَضْ مَرَضًا اِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ
وَمَنِ اكْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمَدْ عَيْنُهٗ تِلْكَ
السَّنَةَ كُلَّهَا ۔ اور شور عاشورا کو سرمہ لگانا اور غسل کرنا اور توسیع طعام وغیرہ کرنیکا
ثواب عظیم قرار دیا ہے چنانچہ مدینہ طیبہ مین مینے بچشم خود دیکھا ہے کہ روز عاشورا کو بر تاؤ خوشی کا ہوتا ہے
معلوم نہین ہوتا ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے خلاف قول و فعل اپنے اکابر دین کے یہ کیسے لکھا
ہے کہ بلکہ بقائے دائمی اس رنج و الم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا رسول کی امت مین
تا قیامت ثمرہ اُسی شہادت ظاہری کا ہے الخ حالانکہ تمامی علمائے اہل سنت و جماعت دربے مٹانے
عزاے امام حسین علیہ السلام کی از سلف تا خلف چلے آتے ہین بلکہ یہ چاہتے ہین کہ ذکر بھی
حضرت سید الشہدا کا کوئی نکرے اور کسی اہل علم اہل سنت کو مجلس عزائے خامس آل عبا
کے منعقد کرتے دیکھا اور نہ سنا ہے بلکہ ہندوستان مین جو نقل روضہ و ضریح حضرت امام حسین

کی بنائی جاتی ہی تمامی خواص اہل سنت وجماعت اسکو بدعت وبت پرستی قرار دیکر اُسکے بنانے
کو منع کرتے ہین ہر چند یہ ظاہر ہی کہ تصویر ذی روح کی حرام ہی اور نقل ضریح تصویر ذی روح کی
نہین ہی مگر محض واسطے مٹانے ذکر امام حسین علیہ السلام کے تعزیہ بنانے سے ممانعت
کیجاتی ہی طرفہ تر یہ ہی کہ نقل محمل ام المومنین عایشہ ہر سال مصر سے مکہ معظمہ مین بتاریخ ہفتم
یا ہشتم ذی الحجہ کو آیا کرتی ہی اُسی مین غلاف خانہ کعبہ کا بھی آتا ہی پوشش اُسکی نہایت
پر تکلف سیاہ مخمل کاشانی کی جسپر کار زری کا مغرق ہوتا ہی اور در محمل پر ایک علم
گنگا جمنی نصب رہتا ہی ایک اونٹ طویل القامت پر رکھکر بہمرہی فوج سلطانی باجا رومی
بجاتے ہوئے لاتے ہین تمامی شرفاء علماء مکہ بیرون شہر تک استقبال کو جاتے ہین اور محمل
لاکر غلاف کو خانہ کعبہ پر چڑھاکر اُسی دھوم دھام سے بمقام منیٰ لیجاتے ہین وہان ایک
خیمہ کلان نصب ہوتا ہی اُسمین محمل رکھی جاتی ہی فوج سلطانی محافظت کرتی ہی بعض
اشخاص کو روبروے محمل کے فاتحہ پڑھتے بھی دیکھا ہی شب یازدہم ذی حجہ کو روبروے خیمہ مذکورہ
کے آتشبازی کثیر ہر قسم کی چھوڑی جاتی ہی بارہوین ذی حجہ کو اُسی دھوم سے باجا
بجاتے ہوئے پھر محمل کو مکہ معظمہ مین آخر روز مین لاکر مسجد اطراف خانہ کعبہ مین رکھتے ہین
عشرہ ثالث ذیحجہ مین محمل کو اُسیطرح باہتمام تمام مدینہ طیبہ لیجاتے ہین تا وقتیکہ محمل
روانہ نہین ہوتی ہی حجاج کو اجازت روانگی مدینہ منورہ کی نہین دیتی ہین علماء وشرفاے
مدینہ طیبہ بھی استقبال کے لئے جاتے ہین اور باجا بجتا ہوا محمل کا داخلہ ہوتا ہی اور متصل
ممبر نبوی کے محمل رکھی جاتی ہی ہر حاج وزایر بھی اس سے آگاہ ہی محتاج اثبات یہ واقعہ
نہین ہی اور یہ کہنا کہ غلاف خانہ کعبہ محمل پر رکھکر آتا ہی اسوجہ سے یہ اہتمام کیا جاتا ہی لایق
تسلیم نہین ہی کسلیے کہ تمام عرب کی زبان پر جاری ہی کہ یہ محمل عایشہ ہی علاوہ اسکے غلاف
کعبہ تو بروز داخلہ محمل کے اوتار لیا جاتا ہی پھر کیون منیٰ اور مدینہ طیبہ مین اس اہتمام بلیغ
سے لیجاتے ہین بہر حال نقل محمل حضرت عایشہ کا بنانا تو علماء حرمین شریفین جایز
ومباح ٹھہراوین اور استقبال کرکے باجا بجتا ہوا لاکر مسجد اطراف کعبہ اور حرم مطہر نبوی مین
رکھین اور نقل روضہ فرزند رسول کو بدعت اور بت پرستی قرار دیوین یہ کیا انصاف د

دینداری ہو پس از غور یہ معلوم ہوا کہ ماخذ اس فتوی کا کہ نقل ضریح امام حسین کی بنانا بدعت ہے
وہی فتوی امام غزالی کا ہو کہ بعد ذکر قتل حسنین واعظ اور غیر واعظ پر حرام ہو اسلئے کہ ہیجان بغض
صحابہ کا ہوتا ہو پس تعزیہ بنانے سے تو زیادہ ہیجان بغض صحابہ کا تصور کرکے فتوی اسکی
بدعت اور بت پرستی کا دیا گیا اور چونکہ نقل محمل عایشہ سے ہیجان بغض حضرت علی کا ہوتا
تھا لہذا بناسی حضرت عایشہ کی کہ حضرت علی سے بغض و عناد رکھتی تھین یہانتک کہ بڑی
جنگ کی اور سیکڑون صحابہ کی خونریزی کی باعث ہوئین جایز و مباح قرار دیگئی الغرض
حضرات اہل سنت وجماعت تمامتر مصروف و متوجہ قدیم الایام سے اس امر پر ہین کہ عزاے
امام حسین علیہ السلام کی بند ہو جاوے مگر شاہ عبد العزیز نے جو نسبت باقی رہنے اس غم کی تا قیامت
لکہا ہی یہ مضمون حدیث نبوی صلعم کا ہی اور قول مخبر صادق کا غلط نہین ہو پس بمصداق حکم
پیغمبر صلعم کے فرقہ شیعہ التزام غم والم مظلوم کربلا کا کرتے ہین حتے کہ مکہ معظمہ مین سید ابو الفضل
صاحب مکوف شیعہ اور مرزا محمد علی صاحب نائب انکے اور جدہ مین سید مختار صاحب اور
مدینہ طیبہ مین بنی ہاشم اور بنی نخاولہ کہ اولاد غلام امام زین العابدین علیہ السلام کی ہین یہ سب
شیعہ ہین بالالتزام مجالس عزاے سید الشہدا علیہ السلام کی کرتے ہین بلکہ بنی نخاولہ کا حسینیہ
یعنی امام باڑہ مدینہ طیبہ مین مشہور و معروف ہو اور عشرہ محرم مین باوصف تعصب شدید
اہل مدینہ کے برابر مجلسین کرتے ہین اور خوب گریہ و بکا ہوتی ہو اَللّٰھُمَّ زِدْ فِی
تَوْفِیْقَاتِہِمْ اب تشریح اُس فقرہ کی کیجاتی ہو جو علامہ تفتازانی نے لکھا ہو کہ ہمارے
بعض علماء نے باوجود علم استحقاق یزید کے حکم لعن یزید کا صادر نہین کیا ہو یہ فتوی اس امر
کے بچانے کیلئے دیا گیا ہو کہ لعن ترقی کریگا طرف اعلی پھر طرف اعلی کے حقیقت تو یہ ہو کہ اکثر
علماے اہل سنت وجماعت کے یزید پر لعن نہ کرنیکے لئے باتین بناتے تھے اور وجوہ مختلفہ قایم
کرتے تھے یہانتک کہ یزید کو مومن قرار دیا لاکن اصل وجہ کو پوشیدہ کرتے تھے مگر علامہ
تفتازانی نے سچی وجہ عدم جواز لعن یزید کی بیان کردی واقعی اگر لعن یزید کا فتوی دیا
جاوے تو پھر حضرت معویہ اور حضرت عایشہ نے جو حسن سلوک حضرت علی سے کیا وہ اُس سے کم
نہین ہو جو حضرت یزید نے حضرت امام حسین ع سے سلوک کیا پھر حضرت معویہ اور حضرت عایشہ

کی کوئی صورت حفظ کی نہین ہوسکتی ہو اور جب ہمن اس درجہ پر ترقی کرتا تو پھر حضرات خلفاء
ثلثہ کی کبھی خیر نظر نہین آتی تھی کہ انہین حضرات کی رفتار پر تو حضرت عائشہ اور حضرت
معویہ نے رفتار کی تھی مطاعن انکے کثیر ہین اور تحفہ اثنا عشری مین اصحاب ثلثہ کے
جداگانہ مطاعن لکھکر عام فریب جواب انکے قلمبند کئے ہین مگر تشئید المطاعن مین کل
جواب شاہصاحب کو کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے باطل کرکے ہر طعن کو نسبت
حضرات خلفائے ثلثہ کے ثابت کیا ہو کتاب مذکور چھپ گئی ہو جو چاہے اُسکو دیکھے چونکہ یہ رسالہ
مختصرہ گنجایش اُسکے بیان کی نہین رکھتا ہو لہذا بالاختصار بعض حالات حضرات ثلثہ کے
کتب معتمدہ اہل سنت سے تحریر کئے جاتے ہین **حالاتِ حضرت عثمان** یہ چچیرے
بھائی حضرت معویہ کے ہین بنی امیہ مین پہلی حکومت انہین کی نصیب ہوئی۔ تاریخ
الخلفاء مین بصفحہ ۱۰۶ وصواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۰۲ لکھا ہو قَالَ الزُّهْرِیُّ وَلِیَ
عُثْمَانُ الْخِلَافَةَ اثْنَی عَشَرَ سَنَةً یَعْمَلُ سِتَّ سِنِیْنَ لَا یَنْقِمُ
النَّاسُ عَلَیْهِ شَیْئًا وَاِنَّهٗ لَاَحَبُّ اِلٰی قُرَیْشٍ مِنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ لِاَنَّ عُمَرَ کَانَ شَدِیْدًا عَلَیْهِمْ فَلَمَّا وَلِیَهُمْ عُثْمَانُ
لَانَ لَهُمْ وَوَصَلَهُمْ ثُمَّ تَوَانٰی فِیْ اَمْرِهِمْ وَاسْتَعْمَلَ اَقْرِبَاءَهٗ
وَاَهْلَ بَیْتِهٖ فِی السِّتِّ الْاَوَاخِرِ وَکَتَبَ لِمَرْوَانَ بِخُمْسِ اَفْرِیْقِیَّةَ وَاَعْطٰی
اَقْرِبَاءَهٗ وَاَهْلَ بَیْتِهِ الْمَالَ وَتَاَوَّلَ فِیْ ذَالِکَ الصِّلَةَ الَّتِیْ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا وَقَالَ اِنَّ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ تَرَکَا مِنْ ذَالِکَ مَا هُوَ لَهُمَا
وَاِنِّیْ اَخَذْتُهٗ فَقَسَمْتُهٗ فِیْ اَقْرِبَائِیْ فَاَنْکَرَ النَّاسُ عَلَیْهِ ذَالِکَ
اَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ **ترجمہ** کہا زہری نے کہ بارہ برس تک عثمان والی خلافت کے رہے
چھہ برس تو ایسی کارروائی کی کہ لوگ اُنسے کسی چیز مین ناخوش نہوے اور تحقیق قریش کے
نزدیک وہ دوست زیادہ تھے عمر ابن خطاب سے اسلیے کہ عمر قریش پر سخت تھے پس جب عثمان قریش
کے والی ہوئے تو اُنسے نرمی اور نیکی کی پھر سستی کی عثمان نے امر قریش مین اور آخر کے چھہ سال مین اپنے
قرابتمندون اور گھر والون کو عامل مقرر کیا اور خمس افریقیہ مروان کو لکھدیا اور اپنے قرابتمندون

یہ عبارت کہین تاریخ الخلفا [illegible]
سے ہو

اور گھر والونکو مالدیا اور اسپر دینی مال مین اقربا کی تاویل صلہ رحم کی کی جسکا حکم خدا نے دیا ہی اور
کہا عثمان نے کہ ابوبکر اور عمر نے بدین نظر اس مال کو چھوڑ دیا تھا کہ یہ اُنکا مال نہین ہی اور مین نے
اُس مال کو لیکر اپنے قرابتمندونکو تقسیم کیا پس یہ فعل عثمان کا لوگونکو برا معلوم ہوا اخراج کیا ہی اس
روایت کو ابن سعد نے تعداد خمس افریقیہ کی اس روایت مین مذکور نہین ہی مگر جلد دوم روضۃ
الاحباب مین بصفحہ ۲۷۴ مرقوم ہی نقلست کہ چون خمس غنایم افریقیہ بمدینہ رسید مروان بن
الحکم انرا بپانصد ہزار دینار خرید و عثمان ازانجملہ صد ہزار دینار بوے ارزانی داشت و اہل مدینہ باین
امر عثمان را عیب و سب و طعن کردند تنبیہ ایک دینار تخمیناً ساڑھے چار روپیہ کا ہوتا ہی پس
مال خمس کے کہ مال خدا و رسول اور بنی ہاشم کا ہی ساڑھے چار لاکھ روپیہ حضرت عثمان نے مروان
اپنے چچیرے بھائی کہ بنی امیہ و غیر مستحق مال خمس کے تھے دیا صلہ رحم اپنے مال مین لازم ہے
نہ مال غیر مین شرعاً ہرگز خلیفہ یا کوئی شخص مجاز تصرف کا نہین ہی روز قیامت ہرگز تصرف
کرنیوالا مال خدا و رسول اور شخص غیر کا بری الذمہ نہین ہو سکتا ہی اور نہ خائن لایق خلافت
رسول کے ہی چنانچہ ارتکاب اس فعل قبیح سے اہل مدینہ حضرت عثمان کو دشنام دیتے تھے اور
طعن کرتے تھے دیکھو خلیفہ برحق رسول کے علی ابن ابیطالب تھے کہ بمقابلہ حقوق مسلمانون
کے عقیل اپنے حقیقی بھائی کی کچھ رعایت نہین کی چنانچہ صواعق محرقہ کے باب نہم کی فصل سیوم
مین بصفحہ ۱۱۶ لکھا ہی وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ اَنَّ عَقِيلًا سَئَلَ عَلِيًّا فَقَالَ
اِنِّی مُحْتَاجٌ وَاِنِّی فَقِيرٌ فَاَعْطِنِی قَالَ اَصْبِرْ حَتّٰی يَخْرُجَ عَطَاؤُكَ مَعَ
الْمُسْلِمِينَ فَاُعْطِيكَ مَعَهُمْ فَاَلَحَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لِرَجُلٍ خُذْ بِيَدِهٖ
وَانْطَلِقْ بِهٖ اِلٰى حَوَانِيتِ اَهْلِ السُّوقِ فَقَالَ دُقَّ هٰذِهِ الْاَقْفَالَ
وَخُذْ مَا فِی هٰذِهِ الْحَوَانِيتِ قَالَ تُرِيدُ اَنْ تَتَّخِذَنِی سَارِقًا قَالَ
وَاَنْتَ تُرِيدُ اَنْ تَتَّخِذَنِی سَارِقًا اَنْ آخُذَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ
فَاُعْطِيكَهَا دُونَهُمْ ترجمہ اور اخراج کیا ہی ابن عساکر نے کہ تحقیق عقیل نے
علی سے سوال کیا پس کہا کہ مین محتاج اور فقیر ہون مجھکو دیجیے علی نے کہا صبر کرو تا اینکہ حق مسلمانون
کے ساتھ تمہارا حق نکالا جاوے پس مسلمانونکے ساتھ تمکو دونگا عقیل نے اصرار کیا علی سے

تب علی نے ایک شخص سے کہا کہ ہاتھ عقیل کا پکڑ کر دکانات اہل بازار کیطرف لیجا پھر عقیل سے کہا کہ ان قفلوں کو
توڑ کر اور جو ان دکانوں میں ہے لے لو عقیل نے کہا کہ تم مجکو چور قرار دیا چاہتے ہو علی نے کہا کہ تم
مجکو چور قرار دیا چاہتے ہو کہ مال مسلمانوں کا لوں میں اور تمکو دوں بغیر اونکے دینے کے روحی له
الفداء خلیفہ رسول کے ایسے ہوتے ہیں کہ تعمیل احکام خدا اور رسول و حفظ حقوق ناس میں
قطعاً رعایت اور مروت خویش و اقارب کی نہیں کرتے پھر تاریخ الخلفاء کی صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷
اور صواعق محرقہ کی صفحہ ۱۰۲ میں لکھا ہے واخرج ابن عساکر من وجه آخر
عن الزهری قال قلت لسعید بن المسیب هل انت مخبری کیف کان
قتل عثمان وما کان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلی الله علیه وسلم فقال ابن المسیب قتل عثمان مظلوما ومن قتله
کان ظالما ومن خذله کان معذورا فقلت کیف کان ذالک
قال ان عثمان لما ولی کره ولایته نفر من الصحابة لان عثمان
کان یحب قومه فولی الناس اثنتی عشرة سنة وکان کثیرا ما یولی
بنی امیة ممن لم یکن له مع رسول الله صلی الله علیه وسلم صحبة
فکان یجیء من امرائه ما ینکره اصحاب محمد وکان عثمان یستعتب
فیهم فلا یعزلهم فلما کان فی الست الاواخر استاثر بنی عمه فولا
هم وما اشرک معهم وامرهم بتقوی الله فولی عبد الله بن
ابی سرح مصر فمکث علیها سنین فجاء اهل مصر یشکونه
ویتظلمون منه وقد کان قبل ذالک من عثمان هناة الی
عبد الله بن مسعود وابی ذر وعمار بن یاسر فکانت بنو هذیل
وبنو زهرة فی قلوبهم ما فیها لحال بن مسعود وکانت
بنو غفار واحلافها ومن غضب لابی ذر فی قلوبهم ما فیها
وکانت بنو مخزوم قد حنقت علی عثمان لحال عمار بن یاسر
ترجمہ اخراج کیا ہے ابن عساکر نے دوسرے وجہ سے زہری سے کہتا ہے کہ میں نے سعید بن

عبارت تاریخ الخلفاء کی یہ

مسیب سے کہا آیا خبر دیگا مجھے کہ کیونکر قتل ہوے عثمان اور کیا حال لوگونکا تھا اور کیا حال عثمان کا تھا اور کسلیے اصحاب محمد نے عثمان کی ترک نصرت کی پس ابن مسیب نے کہا کہ عثمان مظلوم قتل کیے گئے اور جسنے اُنکو قتل کیا وہ ظالم ہو اور جسنے اُنکی ترک نصرت کی وہ معذور تھا زہری نے کہا کیونکر یہ واقعہ ہوا ابن مسیب نے کہا بالتحقیق جب عثمان خلیفہ ہوئی تو چند صحابہ کو خلافت اُنکی ناگوار ہوئی اسلیے کہ عثمان اپنی قوم کو دوست رکھتے تھے اور بارہ برس تک عثمان خلیفہ رہے اور اکثر بنی امیہ سے اُن لوگونکو حاکم مقرر کرتے تھے جنکو صحبت رسول کی حاصل نہین ہوئی تھی اور اُن حاکمون سے وہ امور صادر ہوتے تھے جسکو اصحاب محمد بُرا جانتے تھا اور عثمان اُن امور کی خبر سنتے تھے اور اُنکو معزول نہین کرتے تھے پس جب چھ سال آخر کی نوبت پہونچی تو اپنے بنی اعمام کو عثمان نے ترجیح دی اور اُنکو حاکم مقرر کیا اور دوسرے کو شریک اُنکا کیا اور اُنکو خدا سے ڈرنیکا حکم دیا پس عبداللہ بن ابو سرح کو حاکم مصر کا کیا کئی برس عبداللہ مصر مین رہا اہل مصر نے جا کر شکایت عبداللہ کی کی کہ ہمپر ظلم کرتا ہے اور بہ تحقیق قبل اسکے عثمان سے برائیان نسبت عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور عمار یاسر کے واقع ہوئی تھین پس بنو ہذیل اور بنو زہرہ کے دلو نمین بسبب حال ابن مسعود کے ملال تھا اور بنو غفار اور طرفدار اُنکی اور جو لوگ کہ غضبناک ہوئے تھے واسطے ابوذر کے اُنکی دلون مین رنج تھا اور بنو مخزوم عثمان سے خشمناک تھے واسطے حال عمار ابن یاسر کے اس روایت مین تصریح اُن برائیونکی جو حضرت عثمان نے عبداللہ ابن مسعود اور ابوذر غفاری اور عمار یاسر کے ساتھ کی تھی وارد نہین ہو اور غالباً بمصلحت اُسکے بیان سے چشم پوشی کیگئی ہو الا کتب سیر و تواریخ مین اہل سنت کی بالتفصیل موجود ہی مگر اس سالہ مین جسقدر کہ تحفہ اثنا عشری مین باوصف حذف و اسقاط واقعہ تسلیم کیا گیا اُسیکے بیان پر اکتفا کیجاتی ہے پس صفحہ ۱۱۵ مین کتاب مذکور کے منقول ہے وآنچہ در وجہ ناخوشی عبداللہ بن مسعود ذکر کردہ اند نیز غلط وافتراست در کتب صحیحہ ازان اثرے نیست صحیح اینقدر ہست کہ چون عثمان اختلاف مردم در قرات قرآن بحدے مشاہدہ نمود کہ اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ میخوانند و باختلاف قرات قرآن بہانہ می جستند بمشورہ حذیفہ بن الیمان و دیگر اجلائے صحابہ کہ حضرت امیر ہم از انجملہ بود خواست تا ہمہ طوائف عرب و عجم بر یک مصحف جمع شوند و ازان تخلف نورزند و این عزم را بالفعل آورد و عبداللہ بن

مسعود و ابی بن کعب کہ بعض قرات شاذہ در مصحف ہای خود نوشتہ بودند حالانکہ بعضی عبارات ادعیہ
قنوت بودند و بعضے عبارات تفاسیر کہ جناب پیغمبر در وقت تلاوت قرآن بیان معانی آن میفرمودند
از موقوف کردن مصاحف خود ابا ورزیدند و در القای مصاحف ایشان فتنۂ عظیم در دین پیدا
میشد کہ در نفس قرآن اختلاف واقع بود و رفتہ رفتہ منجر بتقبلیع بسیار میشد در گرفتن مصاحف
غلامان عثمان البتہ با ابن مسعود خشونت نمودند و ضرب و صدمہ ہم باو رسید بے آنکہ عثمان ایشان
را باین امر امر میکرد و ابی بن کعب مصحف خود را بے مزاحمت حوالہ نمود با وی بر خاشے بمیان
نیامدہ و کدورتے نماندہ و معہذا عثمان بہرچہ ممکن بود استرضای ابن مسعود خواست و عذرہا کرد
اگر ابن مسعود خواہد نکند ملامت بر ابن مسعود خواہد بود نہ بر عثمان **تنبیہ** یہ بیان شاہ صاحب کا
کہ قرآن میں عبداللہ ابن مسعود کی قرات شاذہ اور بعض عبارات ادعیہ قنوت اور بعض عبارات
تفسیر کی داخل تھین مخالف ہے حدیث منقولہ صحیح بخاری کی جو عبداللہ بن عمر خلیفہ زادہ حضرات
اہل سنت سے بیچ باب الفضائل کے مناقب عبداللہ بن مسعود میں بصفحہ ۲۹ منقول ہے۔ وَقَالَ اِسْتَقْرِؤُا
الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمِ بْنِ مَوْلٰی
اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کہتے
ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ پڑھنا سیکھو قرآن کا عبداللہ بن مسعود اور سالم غلام ابو حذیفہ اور
ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے اس حدیث مین رسول صلعم نے چار شخص سے سیکھنے قرات قرآن کا
ارشاد فرمایا اُن چارون مین سب سے مقدم عبداللہ بن مسعود کو کہا اس سے ظاہر ہے کہ اعلیٰ درجہ کی
قرآن صحیح پڑھنے والے عبداللہ بن مسعود تھے پس اگر یہ حدیث صحیح ہے تو روایت تحفہ اثنا عشری کی کہ
قرآن عبداللہ بن مسعود مین قرات شاذہ اور عبارات دعائے قنوت و عبارات تفسیر شامل تھی محض
غلط اور صرف واسطے حمایت حضرت عثمان کے بنائی گئی ہے اور حدیث صحیح بخاری کو کہ اصح الکتب
بعد القرآن اہل سنت کے نزدیک ہے جھوٹی نہین کہہ سکتے اور مشکوۃ مین بیچ باب فضائل قرآن کے فصل
ثالث مین بصفحہ ۱۹۳ حدیث طولانی منقول ہے بقدر حاجت عبارت اُسکی لکھی جاتی ہے فَقَالَ
حُذَیْفَۃُ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِکْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ قَبْلَ اَنْ
یَّخْتَلِفُوْا فِی الْکِتَابِ اِخْتِلَافَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ

عُثْمَانُ اِلَى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ
ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلَى عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَيْدَ
بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ
لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ
فَفَعَلُوا حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ
اِلَى حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلَى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَاَمَرَ
بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُحْرَقَ

ترجمہ پس کہا حذیفہ نے عثمان سے اے امیر المومنین خبر لو اس امت کی قبل اسکے کہ اختلاف کرین
بیچ کتاب کے مانند اختلاف یہود اور نصاری کے پس عثمان نے حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ صحیفے ہمارے
پاس بھیجو کہ ہم اسکو مصحفون مین لکھوائین بعد اسکے ہم واپس کر دینگے اسکو تمہارے پاس پس
بھیجے حفصہ نے صحیفونکو عثمان کے پاس تب حکم دیا عثمان نے زید بن ثابت انصاری اور عبد اللہ
بن زبیر و سعید بن عاص و عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو لکھا ان لوگون نے صحیفونکو مصحفون مین اور
کہا عثمان نے گروہ قریشیون سے کہ اگر تملوگ اور زید بن ثابت کسی چیز مین بیچ قرآن کے اختلاف کرو پس لکھو
اسکو حسب محاورہ قریش کے جز این نیست کہ قرآن نازل ہوا ہے محاورہ قریش پر پس ایسا ہی کیا
ان لوگون نے تا اینکہ لکھا صحیفونکو مصحف مین عثمان نے صحیفونکو حفصہ کے پاس واپس کیا اور عثمان
نے ہر طرف ایک ایک قرآن انمین سے جو لکھے گئے تھے بھیجدیا اور حکم دیا کہ سوا قرآن نوشتہ شدہ کے
اور جو صحیفے اور مصحف ہین جلادیے جاوین اس روایت سے ظاہر ہے کہ منجملہ ان چارون شخص کی جسکی
نسبت رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تھا کہ پڑھنا قرآن کا انسے سیکھو کسیکو حضرت عثمان نے شریک
تالیف قرآن نہین کیا اور نہ حضرت علی کی شرکت پائی جاتی ہے چنانچہ ترجمہ مشکوۃ مین ذیل ترجمہ مین
اسی حدیث کے لکھا ہے آوردہ اند کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کردہ قرآن را بر ترتیب
نزول و گفتہ اند کہ اگر آن مصحف معمول شدے و مشہور گشتے علم کثیر ازان حاصل شدے کہ معرفت

[illegible]

ناسخ ومنسوخ است وما نانکہ وی رضی اللہ عنہ از ترس اختلاف آنرا بر روے کار نیاورد تا ہمہ بر یک وجہ و یک نسق باشند واللہ اعلم۔ اس عبارت سے ظاہر و باہر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے علیحدہ قرآن بر ترتیب نزول جمع کیا تھا اور شناخت ناسخ ومنسوخ کی اسمین تھی اور اگر وہ قرآن جاری اور معمول بہ اور مشہور ہوتا تو علم کثیر اس سے لوگونکو حاصل ہوتا باوجود اسکے حضرت عثمان نے قرآن مرتبہ حضرت علی کو جاری نہ کیا یہ دلیل صریح مخالفت حضرت علی کی ہے پھر جو شاہصاحب لکھتے ہین کہ عبداللہ بن مسعود سے قرآن کے لینے کے بارہ مین حضرت عثمان نے بمشورہ حضرت علی کے امر کیا تھا غلط محض ہے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ قرآن جو حضرت عثمان نے ترتیب کرایا ہے حسب ترتیب نزول کی نہین ہے اور حضرت حفصہ کے صحیفون سے لکھا گیا یہی وجہ ہے کہ آیہ تطہیر درمیان مین ان آیات کے لکھی گئی ہین جو حق ازواج مین نازل ہین اسی بنیاد پر مفسرین اہل سنت مدعی ہین کہ یہ آیہ شان ازواج مین نازل ہوا ہے جواب اسکا بطرق متعددہ دیا گیا ہے مثل اسکے کہ تمام آیہ تطہیر مین ضمائر مذکر ہین اور جو آیات شان ازواج مین نازل ہین انمین ضمائر مونث موجود ہین علاوہ اسکے مطالب السئول وغیرہ کتب معتمدہ اہل سنت مین حدیثین موجود ہین کہ آیہ تطہیر شان علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام مین نازل ہوا ہے اس استدلال سے بھی قطع نظر کر کے مولف یہ التماس کرتا ہے کہ بفرض تسلیم آیہ تطہیر شان ازواج مین نازل ہوا ہے تو ضرور اور لازم ہے کہ کل ازواج نبی صلعم گناہون سے پاک اور منزہ ہو گئین باوصف اسکے پھر اللہ جل شانہ نے آیات وعید نسبت ازواج نبی کے کیون نازل فرمائین مثل فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَھَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ترجمہ پس بتحقیق مہیا کیا ہے اللہ نے واسطے نیکوکارون کے تم بیبیون سے ثواب بڑا اے بی بیان پیغمبر کی جو تم مین سے بیحیائی صریح کریگی اسکے لئے دو چند عذاب کیا جائیگا ان آیتون سے ظاہر و آشکار ہے کہ ہرگز اللہ تعالی نے ازواج نبی کو گناہون سے پاک و منزہ نہین کیا تھا حضرت عثمان نے صرف واسطے برات حضرت عایشہ اور حفصہ کے آیہ تطہیر کو درمیان آیات منزلہ حق ازواج کے لکھوا دیا ہے اور یہ جو شاہصاحب نے لکھا ہے کہ بغیر حکم حضرت عثمان کے انکے غلامون نے لینے قرآن مین ابن مسعود کو زد و ضرب کی کوئی عاقل اسکو باور کر سکتا ہے کہ

بغیر حکم آقا کے غلامونکی یہ مجال تھی کہ ایسے صحابی جلیل القدر کو زدوضرب کرتے بالضرور حضرت
عثمان کے حکم سے غلامون نے انکو مارپیٹ کی اور بعد تذلیل کے معذرت محض بیکار ہی الغرض معلوم
ہوتا ہی کہ قرآن مرتبہ ابن مسعود کا مخالف ترتیب حضرت عثمان کے تھا جس سے مدعائے دلی انکا حاصل نہو تا
لہذا بیچارہ عبداللہ بن مسعود کو اپنے غلامون سے زدوضرب کرکے زبردستی قرآن جو انہون نے جمع کیا
تھا چھین کر جلا دیا یہ ستم بالائے ستم ہی کہ قرآنونکو جلا دیا اور ہتک حرمت قرآن کی بھی کی اور پھر
قصہ عمار کا تحفہ اثنا عشری مین بصفحہ ۵۱۳ یہ لکھا ہی وقصہ عمار بصورتیکہ نقل نمودہ اند غیر
صحیح نیست بلکہ صورت قصہ او موافق روایات اہل سنت انست کہ روزی عمار و سعد بن ابی
وقاص در مسجد مقدس آمدند و کسے را نزد عثمان فرستادند کہ ما در مسجد آمدہ ایم ترا میباید کہ حاضر
شوی تا باتو در بعضے امور کہ از تو صادر شدہ است و موجب شکایت عوام گشتہ مطارحہ نمائیم
عثمان بدست غلام خود گفتہ فرستاد کہ مرا امروز اشتغال بسیار ہست اینوقت باز گردید فلان روز
شماہست بیائید وانچہ خواہید بگوئید سعد برخاستہ رفت عمار باز کسی را فرستاد کہ ہمین روز باید آمد
عثمان باز عذر کرد باز عمار کس را فرستاد باز عثمان عذر کرد غلامان عثمان عمار را زدہ از مسجد
کشیدہ بیرون کردند و گفتند کہ حد استیذان در شرع سہ مرتبہ ہست حالا از حد شرعی تجاوز کردی تعزیر
تو ہم واجب شد چون اینخبر بعثمان رسید خود دویدہ بمسجد آمد و مردم را حاضر کرد و عمار را طلبید و سوگند
یاد کرد کہ این امر شنیع بگفتۂ من واقع نشدہ ہست وآن غلام را توبیخ فرمود و گفت ہٰذِہٖ یَدِیْ
لِعَمَّارٍ فَلْیَقْتَصَّ مِنِّیْ اِنْ شَاءَ ترجمہ اینست دست من برای عمار پس قصاص
بگیرد از من اگر بخواہد عمار دست او را بوسید و راضی شد سبحان اللہ زدوضرب عمار کو بھی شاہصاحب
نے غلامان حضرت عثمان کی نسبت حوالہ کیا لاکن اگر واقعاً حضرت عثمان ایذا دہی عبداللہ بن مسعود
اور حضرت عمار سے بری اور پاک تھے تو شیخ ابن حجر مکی اور علامہ جلال الدین سیوطی نے صواعق
محرقہ اور تاریخ الخلفاء مین یہ کیون لکھا ہی کہ قبل اسکے منجانب عثمان عبداللہ بن مسعود اور
ابوذر اور عمار کی نسبت برائی واقع ہوئی تھی ایسی صورت مین عیان و آشکار ہی کہ شاہصاحب نے
خلاف اقوال اپنے علمائے معتمد کے محض واسطے بچانے حضرت عثمان کے زدوضرب عبداللہ بن مسعود
اور عمار یاسر کو نسبت غلامان عثمان کے لکھدیا ہی اور حال ابوذر کو شاہصاحب نے تحفہ اثنا عشری

مین تو نہایت مجمل لکھا ہی لہذا حال اُنکا جلد سیوم روضۃ الاحباب سے جو بصفحہ ۱۵ منقول ہی لکھا جاتا ہی
در روایتی آنکہ مردم شکایت بسیار از عثمان بنزد عایشہ صدیقہ می آوردند کہ وی سنت ہای نبویہ محمدیہ
را زود ترک کرد و امور محدثہ کہ در زمان حیات آنسرور نبود از منع حقوق مسلمانان و امتیاز
و ترجیح بنی امیہ و قوی داشتن دست تسلط و تعدی آن قوم بر مردم و احتمال ناہنجاری کجرفتاری
و اغماض از معایب و ناہمواری ایشان و ایذای بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم برای خاطر جمعی
از بنی امیہ و از جملۂ افعال عثمان کہ نزد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بغایت مستبعد نمود آنکہ حکم
ابن عاص را کہ عم عثمان و پدر مروان است بواسطۂ آثار نفاق و شقاق و غلی و سوء ادب نسبت
با حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حرکات شنیعہ و قبیحہ و امور خبیثہ و ذمیمہ کہ از وی بظہور می آمد
ایمعنی از و نزد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تحقق شد او را از مدینہ بیرون کرد و مطرود و مردود
ساخت تا زمان وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در ناحیہ طایف بسر می برد و زہرہ و یارای
آن نداشت کہ پیرامون مدینہ گردد و در زمان ابوبکر ہمون دستور میبود تا زمان عثمان در آمد
وی او را رخصت دخول و اقامت در مدینہ داد و ابوذر غفاری را کہ زبان معجز بیان محمدی در شان
وی بحدیث مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَمَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِی لَهْجَةٍ
نہین سایہ ڈالا آسمان نے اور نہین اٹھایا زمین نے اہل زمانہ سے راست گو اور نہ
صَدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِی ذَرٍّ ناطق گشتہ برای خاطر معویہ از شام اخراج کرد و نیز
زیادہ وفادار ابوذر سے
نگذاشت کہ در مدینہ توطن و اقامت کند و او را از مدینہ بربذہ کہ نزد اہل ذر البغض مواضع بود فرستاد تا بسر
بر د و او بان اکتفا نکردہ او را از جواب فتوی مسلمانان منع نمودہ بالجملہ بعضے ازین امور مذکورہ حامل
و باعث شد مر عایشہ را کہ در شان عثمان گفت لَعَنَ اللّٰهُ نَعْثَلًا وَقَتَلَ نَعْثَلًا یعنی
خدا لعنت کرے نعثل کو اور قتل کرے نعثل کو اور ہم اوپر مجمع البحار سے لکھ چکے ہین کہ حضرت عایشہ حضرت
عثمان کو نعثل کہتی تھین باوجود ایسی راست گفتاری ابوذر کے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے حضرت
عثمان نے جواب فتوی مسلمانون سے حضرت ابوذر کو منع کیا اور صاحب جامع الاصول نے نسائی سے
نقل کی ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا مُلِئَ عَمَّارٌ اِیْمَانًا اِلٰی مُشَاشِهٖ یعنی بھرا ہے عمار ایمان سے
تا سر استخوانہا اور صواعق محرقہ کی صفحہ ۱۶ مین ذیل حدیث فضائل شیخین مین جسکو اوپر ہمنے لکھا ہے
وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وارد ہے یعنی ہدایت حاصل

ف بحدیث جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے منقول ہے ف وفادار زیادہ ابوذر سے

گروساتھ رہنمائی عمار کو اور جنگل مار وساتھ اُنکے جو ابن مسعود کہے بہر حال روایات منقولہ سے ثابت و متحقق ہے کہ حضرت عثمان نے ان تینوں صحابی رسول کو جنکی جلالت قدر احادیث مرویہ کتب اہل سنت سے عیان و آشکار ہے بزد و ضرب ایذا دی اور بی انتہا تذلیل و توہین کی اور حکم بن ابی العاص مروان اپنی چچا کو جسکو رسول اللہ صلعم نے بسبب اسکے کہ آنحضرت سے بے ادبی کرتا تھا مدینہ طیبہ سے نکالدیا تھا اور عہد شیخین میں بھی وہ حکم رسول کا بحال رہا مگر حضرت عثمان نے اپنے عہد حکومت میں دشمن پیغمبر کو پھر مدینہ طیبہ میں بلالیا چنانچہ یہ سب امور باعث اسکے ہوئے کہ حضرت عائشہ حضرت عثمان پر لعنت کرتی تھیں اور کتاب مشکوٰۃ میں فصل ثانی میں بیچ باب مناقب صحابہ کی بصفحہ ۵۵۴ منقول ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے بیچ اصحاب میرے کے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ سے بیچ اصحاب میرے کے نہ قرار دو تم انکو نشانہ اپنے کلام بد کا بعد میرے پس جو شخص انکو دوست رکھیگا پس بسبب میری محبت کے انکو دوست رکھیگا اور جو شخص اُنسے بغض رکھیگا پس میرے بغض سے اُنسے بغض رکھیگا اور جو شخص انکو ایذا دیگا تحقیق اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجکو ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی جلد خدا اُسکو پکڑیگا بموجب اس حدیث کے جو حضرت عثمان نے عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور ابوذر کو ایذا دی وہ عین ایذاء رسول ہے اور ایذاء رسول ایذاء خدا ہے اور ایذا دہندہ خدا و رسول بنص قرآن مستحق لعن ہے انشاء اللہ آیہ قرآن بعد ازین لکھی جائیگی الغرض ایسے ہی امور جب حضرت عثمان سے بکثرت صادر ہوئے تو تمام صحابی رسول اور کسان باشندگان بلاد تحت حکومت اُنکے ناخوش ہوگئے بالآخر جان سے مارے گئے چنانچہ صواعق محرقہ میں بصفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ و تاریخ الخلفاء میں بصفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹ مرقوم ہے وَجَاءَ اَهْلُ مِصْرَ يَشْكُوْنَ مِنِ ابْنِ اَبِيْ سَرْحٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ كِتَابًا يَتَهَدَّدُهٗ فِيْهِ فَاَبٰى ابْنُ اَبِيْ سَرْحٍ اَنْ يَّقْبَلَ مَا نَهَاهُ عَنْهُ عُثْمَانُ وَضَرَبَ

بعض من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان عتب على عثمان فقتله
فخرج من اهل مصر سبع مائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة
في مواقيت الصلوة ما صنع ابن ابي سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله
فكلم عثمان بكلام شديد وارسلت عائشة اليه تقول له تقدم
اليك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم وسئلوك عزل هذا الرجل
فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك و
دخل عليه علي ابن ابي طالب فقال انما يسئلونك رجلا مكان
رجل وقد ادعوا قبله دما فاعزله عنهم واقض بينهم فان
وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم اختاروا رجلا اوليه
عليكم مكانه فاشار الناس عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا استعمل
علينا محمد بن ابي بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد
من المهاجرين والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وبين
ابن ابي سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان على مسيرة
ثلثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير
خبطا كانه رجل يطلب او يطالب فقال له اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم ما قصتك وما شانك كانك هارب
او طالب فقال لهم انا غلام امير المؤمنين وجهني الى عامل
مصر فقال له رجل منهم هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد
واخبر بامره محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه
وجاء به اليه فقال غلام من انت فاقبل مرة يقول انا غلام
امير المؤمنين ومرة يقول انا غلام مروان حتى عرفه رجل
انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر
قال بماذا قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه

فلم يجدوا معه كتابا وكانت معه اداوة قد يبست فيها شيء يتقلقل
فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة فاذا فيها كتاب من عثمان
الى ابن ابي سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين والانصار
وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد
وفلان وفلان فاحتل في قتلهم وابطل كتابه وقر على عملك
حتى ياتيك رايي واحبس من يجيء يتظلم منك الي ليأتيك رايي
في ذالك انشاء الله تعالى فلما قروا الكتاب فزعوا وازمعوا و
رجعوا الى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نفر كانوا معه و
دفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير
وعليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثم
فضوا الكتاب بمحضر منهم واخبروهم بقصة الغلام واقرؤهم
الكتاب فلم يبق احد من اهل المدينة الا حنق على عثمان وزاد
ذالك من كان غضب لابن مسعود وابي ذر وعمار بن ياسر حنقا
وغيظا وقام اصحاب محمد صلعم فلحقوا بمنازلهم ما منهم الا مغتم
لما قرؤا الكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب عليه محمد ابن
ابي بكر بني تيم وغيرهم فلما راى ذالك علي بعث الى طلحة
والزبير وسعد وعمار ونفر من الصحابة كلهم بدري ثم
دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال له علي
هذا الغلام غلامك قال نعم والبعير بعيرك قال نعم قال فانت
كتبت هذا الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب
ولا امرت به ولا علم لي به قال له علي فالخاتم خاتمك
قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك وبكتاب عليه
خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب

وَلَا اَمَرْتُ بِهٖ وَلَا وَجَّهْتُ هٰذَا الْغُلَامَ اِلٰى مِصْرَ قَطُّ وَاَمَّا الْخَطُّ
فَعَرَفُوْا اِنَّهٗ خَطُّ مَرْوَانَ وَشَكُّوْا فِىْ اَمْرِ عُثْمَانَ وَسَئَلُوْا اَنْ يَدْفَعَ
اِلَيْهِمْ مَرْوَانَ فَاَبٰى وَكَانَ مَرْوَانُ عِنْدَهٗ فِى الدَّارِ فَخَرَجَ اَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ غِضَابًا وَشَكُّوْا فِىْ اَمْرِهٖ
وَعَلِمُوْا اَنَّ عُثْمَانَ لَا يَحْلِفُ بِبَاطِلٍ اِلَّا اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لَنْ يَبْرَءَ عُثْمَانُ
مِنْ قُلُوْبِنَا اِلَّا اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْنَا مَرْوَانَ حَتّٰى نَبْحَثَهٗ وَنَعْرِفَ حَالَ الْكِتَابِ
وَكَيْفَ يَامُرُ بِقَتْلِ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِغَيْرِ حَقٍّ فَاِنْ يَكُنْ عُثْمَانُ كَتَبَهٗ عَزَلْنَاهُ وَاِنْ يَكُنْ مَرْوَانُ كَتَبَهٗ
عَلٰى لِسَانِ عُثْمَانَ نَظَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنَّا فِىْ اَمْرِ مَرْوَانَ وَلَزِمُوْا بُيُوْتَهُمْ
وَاَبٰى عُثْمَانُ اَنْ يُخْرِجَ اِلَيْهِمْ مَرْوَانَ وَخَشِىَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ **ترجمہ**

اور اہل مصر نے آکر شکایت پسر ابی سرح کی کی پس عثمان نے اسکو ایک خط لکھا اسمین اسکو دھمکی دی
پسر ابی سرح نے انکار کیا قبول کرنے سے اس امر کی جس سے عثمان نے منع کیا تھا اسکو اور بعض شخص
کو جو منجانب عثمان کے آئے تھے مارا بعد ازان اسکو قتل کیا تب سات سو آدمی اہل مصر کے مدینہ
مین اکر مسجد مین ٹھہرے اور اوقات نماز مین اصحاب رسول سے شکایت ان باتون کی جو پسر ابو سرح نے
ان لوگون سے کی تھی کیا پس طلحہ بن عبید اللہ اٹھے اور عثمان سے کلام سخت کیا اور عایشہ نے عثمان
کے پاس پیغام کہلا بھیجا کہ اصحاب محمد صلعم تمہارے پاس گئے اور تم سے خواہش معزول کرنے اس شخص کی
کیا پس تمنے انکار کیا بتحقیق قتل کیا اسی عامل نے اہل مصر سے ایک شخص کو پس انصاف کرو انکے
حق مین اپنے عامل کی نسبت اور علی ابن ابیطالب عثمان کے پاس گئے اور کہا کہ یہ لوگ تم سے صرف یہ چاہتے
ہین کہ عامل کو بدلو وحالانکہ تحقیق قبل اسکے دعوی خون کا کیا تھا پس اس عامل کو معزول کرو اور حکم کرو درمیان
انکے پس اگر عامل پر کوئی حق انکا ثابت ہو پس انصاف کرو عثمان نے اہل مصر سے کہا کہ کسی شخص کو تم لوگ
پسند کرو کہ بجائے عامل کے اسکو تمہارا حاکم مقرر کرون لوگون نے اشارہ محمد ابن ابی بکر کیطرف
کیا تب عثمان نے پروانہ لکھکر محمد ابن ابی بکر کو حاکم مصر کا مقرر کیا اور محمد ابن ابی بکر کے ساتھ چند کس
مہاجرین اور انصار سے چلے تا کہ دیکھین درمیان اہل مصر اور پسر ابی سرح کے کیا ہوتا ہے

پس محمد اور اُنکی ہمراہی تین منزل مدینہ سی نکلکر پہونچی تھے کہ ناگاہ لوگون نے ایک غلام حبشی کو دیکھا کہ
اونٹ کو بلا تحاشے دوڑائے ہوئے جاتا ہے گویا کسی شخص کی تلاش مین جاتا ہے یا بھاگا ہوا جاتا ہے تب
اصحاب محمد صلعم نے اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا قصہ ہے اور کیا حال ہے گویا تو بھاگا ہوا یا کسیکی تلاش مین جاتا
ہے اُسنے جواب مین کہا کہ مین غلام امیر المؤمنین کا ہون انہون نے مجھکو حاکم مصر کے پاس بھیجا ہے ایک
شخص نے اُن لوگون مین سے کہا کہ عامل مصر یہ ہین غلام نے کہا کہ مین انکو نہین چاہتا ہون اور اُسکی
حال سے محمد ابن ابی بکر کو خبر دیگئی تب محمد نے ایک شخص اُسکی بلانے کیلیے بھیجا وہ شخص اوسکو
پکڑ کے لے آیا پس ایک شخص نے اوس سے پوچھا تو کسکا غلام ہے پھر سامنے آکر ایک مرتبہ کہتا تھا کہ
مین غلام امیر المؤمنین کا ہون اور ایک مرتبہ کہتا تھا کہ مین غلام مروان کا ہون تا اینکہ ایک شخص نے
اسکو پہچانا کہ بتحقیق وہ غلام عثمان کا ہے تب محمد نے پوچھا کسکے پاس تو بھیجا گیا ہے اُسنے کہا عامل
مصر کے پاس محمد نے پوچھا کسلیے اُسنے کہا ایک پیغام کیلیے محمد نے پوچھا تیرے ساتھ کوئی
خط ہے اُسنے کہا نہین ہے پس لوگون نے تلاش کیا اُسکے پاس کوئی خط نہ ملا اُسکے پاس ایک
ڈولچی خشک تھی اُسمین کوئی چیز کھڑکھڑاتی تھی اُسکو ہلایا تاکہ وہ شی نکل آوے مگر وہ نہ نکلی
تب اُسکو پھاڑا پس اُسمین ایک خط طرف سے عثمان کے بنام ابی سرح کے تھا تب محمد نے
مہاجرین اور انصار اور اونکی سوا جو لوگ تھے سب کو جمع کرکے روبرو اونکی اوس خط کو کھولا پس
اُسمین یہ مضمون تھا کہ جب تیرے پاس محمد اور فلان فلان پہونچین تو اُنکی قتل مین حیلہ کر اور
سند اُنکی جھوٹی کر اور اپنے کام پر برقرار رہو تا اینکہ میرا حکم تیرے پاس جاوے اور جو شخص تیری ظلم کی
شکایت مجھسے کریگا اُسکو مین قید کرونگا تا اینکہ اس امر مین میرا حکم تیرے پاس پہونچے انشاء اللہ تعالیٰ
جب سبھون نے خط کو پڑھا ڈرے اور جلدی کی اور واپس چلے طرف مدینہ کے اور محمد نے اُس خط پر
مہرین اپنے ساتھیونکی کرکے ایک شخص کو اونہین لوگون مین سے دیا اور مدینہ مین پہونچے پھر جمع کیا اُنلوگون
نے طلحہ اور زبیر اور علی اور سعد اور ان لوگونکو جو اصحاب محمد صلعم سے تھے اور اُن سب کے روبرو
اُس خط کو کھولا اور قصہ غلام کا بیان کرکے اُس خط کو اُن لوگون سے پڑھوایا پس کوئی شخص
مدینہ مین باقی نرہا کہ عثمان سے غضبناک نہوا ہو اور زیادہ رنج اُن لوگونکو ہوا جو بسبب ابن مسعود
اور ابوذر اور عمار یاسر کے غیظ و غضب مین تھے اور اصحاب اُٹھکر اپنے گھرون مین چلے گئے اور کوئی

شخص اُنمین سے ایسا تہا کہ غمگین نہوا اسلیے کہ سبھون نے خط کو پڑھا تھا اور محاصرہ کیا لوگون نے
عثمان کا اور لشکر کشی کی محمد ابن ابی بکر نے قبیلہ بنی تیم اور غیر بنی تیم کے پس جب علی نے یہ دیکھا طلحہ
اور زبیر اور سعد اور عمار اور چند صحابہ کو کہ کل حاضران جنگ بدر سے تھے بلوا کر عثمان کے پاس
گئے اور اونکے ساتھ خط اور غلام اور اونٹ کو لیتے گئے پس علی نے عثمان سے پوچھا کہ یہ غلام تمہارا
غلام ہے عثمان نے کہا ہان پوچھا یہ اونٹ تمہارا اونٹ ہے عثمان نے کہا ہان پوچھا کہ پھر تمنے یہ خط
لکھا ہے عثمان نے کہا نہین اور حلف کیا ساتھ خدا کے کہ مینے اس خط کو نہین لکھا اور نہ مینے اُسکے
لکھنے کا حکم دیا اور نہ مجھکو اوس سے آگہی تھی تب علی نے عثمان سے کہا کہ مہر تمہاری مہر ہے
عثمان نے کہا ہان علی نے کہا پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمہارا غلام تمہارے اونٹ پر سوار تھا اوس خط
کے لیکے جسپر تمہاری مہر ہو اور تم نہ جانتے ہو پھر عثمان نے خدا کی قسم کھائی کہ ہرگز مینے اس خط کو
نہین لکھا اور نہ اُسکے لکھنے کا حکم دیا اور نہ اس غلام کو مینے جانب مصر کے بھیجا پھر پہچانا اُن لوگون نے
کہ وہ خط مروان کا ہے اور شک کیا سب صحابہ نے امر عثمان مین اور خواہش کی کہ مروان کو ہمارے حوالہ
کرو پس انکار کیا عثمان نے حالانکہ مروان اُنکے پاس گھر مین تھا پس اصحاب محمد صلعم عثمان کے پاس سے
غضبناک باہر نکلے اور شک کیا کل صحابہ نے امر عثمان مین حالانکہ جانا سبھون نے کہ بتحقیق عثمان
جھوٹھا حلف نکریگا مگر بتحقیق ایک قوم نے کہا کہ ہرآئینہ نہین برأت ہوگی عثمان کی ہمارے دلون سے
مگر یہ کہ عثمان مروان کو ہمکو دیدے تاکہ ہم مروان سے بحث کرین اور دریافت کرین حال خط کا اور کیونکر اُسنے
ایک شخص کا اصحاب محمد سے ناحق حکم قتل کا دیا پس اگر عثمان نے وہ خط لکھا ہوگا تو اُسکو ہم لوگ خلافت
سے معزول کرینگے اور اگر مروان نے طرف سے عثمان کے لکھا ہوگا تو ہم غور کرینگے کہ کیا رائے ہماری دربارہ
مروان کے ہے اور اُن لوگون نے خانہ نشینی اختیار کی اور انکار کیا عثمان نے کہ مروان کو نکالکر اُن لوگون
کو دیوے اور ڈرے عثمان قتل مروان سے تنبیہ آخر کار نوبت یہ آئی کہ محمد ابن ابی بکر مع اپنے دو ہمراہیون
کے دیوار پر چڑھکے گھر مین حضرت عثمان کے کود ے اور اُنکو قتل کیا اب صاحبان دین و دیانت
بچشم انصاف کل واقعات کو دیکھین اور غور فرماوین کہ کیونکر حضرت عثمان کی بیجرمی ثابت ہوتی
ہے اسلیے کہ ہرگاہ خود حضرت عثمان کو اعتراف تھا کہ یہ غلام اور اونٹ میرا ہے اور خط پر مہر میری ہے
اور کل صحابہ مہاجرین اور انصار اور بدری اُنسے مشکوک بھی ہوگئے تھے باوجود ایسی شہادت

جیدہ کی محض حضرت عثمان کی قسم انکار سے کیونکہ حضرت عثمان شرعاً بری الذمہ اس کارروائی دغا اور فریب سے ہوجائینگے اور فرضاً اگر حضرت عثمان نے سچا حلف کیا تھا اور خلیفہ برحق رسول کے تھے تو بروقت طلب صحابہ کہ مروان کو کہ اُنکے پاس گھر مین موجود تھا کیون نہ دیدیا مجرم خدا و رسول کو پناہ دینا اور تعزیرات شرعیہ سے بلحاظ قرابت کے بچانا ہرگز شرعاً روا نہین ہے اور نہ خلیفہ رسول ایسا کرسکتا ہے اور جو شخص ایسا فعل قبیح کرے وہ ہرگز خلیفہ رسول کا نہین ہے اس مروان کے چھپانے سے باوجود اصرار صحابہ کے تو ثابت ہوتا ہے کہ جسقدر یہ معاملہ تھا کل حضرت عثمان کا خود کیا ہوا تھا اور وقت تحقیقات حضرت علی کے حضرت عثمان نے اس کل کارروائی کو مروان پر عاید کیا اور مارے گئے مگر مروان کو حاضر نکیا اس خیال سے کہ حاضری مروان سے اصل حال عند التحقیقات کھل جاویگا اور مین مجرم ہوجاؤنگا مگر کل صحابہ کو یقین جرم کا نسبت حضرت عثمان کے بالضرور حاصل ہوگیا تھا تب تو بوجہ ہی اُن صحابہ کی حضرت عثمان ایسی بُری طرح سے مارے گئے اور کوئی شریک اُنکا نہوا اور نہ کسی صحابہ نے بچایا اور محمد ابن ابی بکر سرگروہ ان بلوائیون کے تھے یہ خود گھر مین حضرت عثمان کے کود پڑے اور پہلے ریش شریف اُنکی پکڑی چنانچہ صواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۰۴ منقول ہے فَدَخَلَ مُحَمَّدٌ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِہٖ یعنی جس گھر مین حضرت عثمان تھے محمد داخل ہوے اور داڑھی اُنکی پکڑ لی اگر قتل ناحق حضرت عثمان کا خلیفہ زادہ یعنی خود محمد نے کیا ہوتا یا ناحق باعث قتل اُنکی ہوئی ہوتی تو حاشا وکلا حضرت علی کی محبوب اور مخصوص ہرگز محمد ابن ابی بکر نہوتے اور ایک محمد پر منحصر نہین ہے کل شرکا قتل حضرت عثمان کی جنگ حضرت عایشہ کے وقت لشکر حضرت علی مین موجود تھے اور حضرت عایشہ قاتلان عثمان کو مانگتی تھین حضرت علی نے ندیا علاوہ اسکے محمد ابن ابی بکر پر بعد جنگ جمل و صفین کے کیون حکم شرعیہ نسبت خون ناحق عثمان کی جاری نکیا اس سے ثابت ہے کہ قتل حضرت عثمان کا حق ہوا تھا چنانچہ موید اس بیان کا خود قول جناب امیر علیہ السلام کا کتاب مسند احمد بن حنبل مین کہ نسخہ قلمی اسکا پیش نظر ہے موجود ہے مِنْ عَلِیٍّ قَالَ مَنْ کَانَ سَائِلًا عَنْ دَمِ عُثْمَانَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَتَلَہٗ وَاَنَا مَعَہٗ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ ھٰذِہٖ کَلِمَۃٌ قُرَشِیَّۃٌ ذَاتُ وُجُوْہٍ ترجمہ کہا علی نے جو شخص خواہندہ خون عثمان کا ہو پس بتحقیق اللہ نے اُسکو قتل کیا اور مین خدا کے ساتھ ہون کہا ابن سیرین نے کہ معتمد تابعین اہل سنت سے ہین یہ کلمہ قرشی ساتھ وجہ کے ہے ان کلمات ہدایت سمات سے

مثل آفتاب نصف النہار کے عیان و آشکار ہے کہ اللہ نے حضرت عثمان کو قتل کیا اور خدا ظالم نہیں ہے
قتل ناحق نہیں کرتا ہو اور یہ ارشاد حضرت علی کا کہ میں خدا کے ساتھ ہوں اور ابن سیرین نے ان کلمات
کو ذات وجہ لکھا ہو وجہ اسکی یہی تھی کہ حضرت علی قتل حضرت عثمان کو قتل حق جانتے تھے بنا برین
باوصفیکہ محمد ابن ابی بکر سرگروہ بلوائیان اور قاتل حضرت عثمان کے تھے اور ہمہ تن مطیع و منقاد حضرت
علی کے تھے تو یقینا حضرت علی کو کوئی محل خوف وخطر کا بلوائیون سے نہ تھا پھر حضرت علی نے لاش
عثمان کو دفن نکیا اور تین دن تک بے گور و کفن پڑی رہے یہ ادل دلیل ہو کہ حضرت عثمان اگر ظلماً ناحق
قتل کئے گئے ہوتے تو ممکن نہ تہا کہ حضرت لاش اُنکی بغیر دفن کیے چھوڑ دیتے علاوہ جناب امیر کے اوپر
ثابت ہوا ہو کہ صحابہ کثیر مہاجرین و انصار اور بدری مثل حضرات طلحہ و زبیر و سعد بن وقاص وغیرہم موجود
تھے ان لوگوں کا ناخوش ہوجانا حضرت عثمان سے اور نہ دفن کرنا لاش حضرت عثمان کا دلیل قاطع
ہو کہ یہ کل صحابہ قتل حضرت عثمان کو علی الحق جانتے تھے چنانچہ جلد دوم روضۃ الاحباب میں بصفحہ ۲۹۵-
۲۹۶ و لکھا ہو وگویند آنروز و بقولے سہ روز عثمان بانخال مطروح بود کہ کس را مجال برداشتن وے نبود
بعد ازان دوازدہ مرد و عایشہ دختر عثمان و زینب جدوے را بر تختہ دری نہادند تا بہ بقیع غرقد می بردند
و در راہ سر مبارک وے طق طق میکرد و در روایتی آنکہ ہاتفی از غیب ندا داد کہ دفن کنید و بر او بر وے نماز
نگزارید فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَلّٰی عَلَیْہِ و روایتے آنکہ حکیم بن حزام با خویطب بن عبد العزے
یا جبیر بن مطعم یا زبیر بن العوام بر وے نماز گذارد و در روایتی آنکہ وصیت فرمودہ بود کہ زبیر بر من نماز گزارد
و مرا دفن کند و علی اختلاف الروایات والاقاویل میخواستند کہ ویرا در مقبرہ بقیع مدفون سازند
مردے از بنی مازن مانع ایشان شد گفت اگر ویرا درین مقبرہ دفن کنید من جماعت ادباش را خبر دہم
تا ویرا از قبر اخراج کنند و انواع فضیحت باو رسانند بالضرورت جنازہ اورا بر داشتہ بموضعیکہ معروف
بحش کوکب بود آوردند و جسم عثمان را دران موضع مدفون ساختند معنی حش کوکب کی
مجمع البحار لغت حدیث اہل سنت میں بصفحہ ۲۷۰ مجلد اول کے یہ لکھے ہیں وَفِیْہِ اَنَّ ھٰذِہِ
الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ یَعْنِیْ الْکُنُفَ وَمَوَاضِعَ قَضَاءِ الْحَاجَۃِ اَلْوَاحِدُ حُشٌّ
بِالْفَتْحِ وَاَصْلُہٗ مِنَ الْحُشِّ الْبُسْتَانِ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا کَثِیْرًا مَا یَتَغَوَّطُوْنَ
فِی الْبَسَاتِیْنِ ترجمہ اور یہ اوسی لغت کے یہ مثل ہو ان الحشوش محتضرۃ مراد لیا ہو حشوش

محتضرۃ سے پائخانہ اور جائے قضائے حاجت کے اور واحد اوسکا حش بالفتح اور اصل اس مثل کی حش
بستان یعنی باغ کے گھورے سے ہی اسلئے کہ عرب اکثر باغوں مین کرتے ہین وَفِی ح عُثْمَان
اِنَّہٗ دُفِنَ فِی حَشِّ کَوْکَبٍ وَھُوَ بُسْتَانٌ بِظَاھِرِ الْمَدِیْنَۃِ خَارِجَ
الْبَقِیْعِ ترجمہ اور بیچ حدیث عثمان کے ہی کہ بتحقیق عثمان دفن کیے گئے حش کوکب مین اور وہ باغ
ہی ظاہر مدینہ مین بقیع سے باہر اور کوکب نام اُس شخص کا ہی جسکا وہ پائخانہ تھا اور جذب القلوب
مین بصفحہ ۲۵۳ - لکھا ہی کہ مروان نے عہد حکومت حضرت معویہ مین قبر حضرت عثمان کی داخل
احاطہ جنت البقیع کی کر دیا **مقام حیرت** ہی کہ کیسے یہ صحابہ مہاجرین و انصار و بدری تھے کہ خلیفہ
برحق ناحق مارا گیا کسی نے انکو دفن نکیا تین دن تک لاش پڑی رہی باختلاف روایات
کسی نے نماز تک پڑھی بالآخر دفن بھی ہوئے تو کیسے مقام مین اگر یہ کہا جاوے کہ خدا نے اُنکی نماز
پڑھی تو خدا کی نماز پڑھنے سے فرض بندونکا ساقط نہین ہوتا ہی اگر یہ کہا جاوے کہ بلوائی تھا
صحابہ بسبب خوف کے شریک نہوئے تو بلوائی کفار نہ تھے مسلمان تھے سرگروہ انکے محمد ابن ابی بکر خلیفہ زادی
اور خود صحابی تھے اور حضرت علی کے تو فرزند ربیب اور مطیع و فرمانبردار تھے اُنسے تو کوئی خوف
صحابہ کو نہ تھا باعتقاد اہل سنت کے تو حضرت علی پر بڑا الزام عاید ہوتا ہی اب سوا اسکے چارہ نہین ہے
کہ یا حضرات اہل سنت وجماعت عموما کل صحابہ موجودین مدینہ او خصوصا حضرت علی کو اس امر خاص مین
معاذ اللہ خطا کار قرار دین یا حضرت عثمان کا علی الحق قتل ہونا تسلیم کرین صورت اول کے تسلیم مین
علاوہ اسکے ایک امر عظیم اور بھی علی ابن ابیطالب نے کیا کہ انہین بلوائیونکو ہمراہ اپنے لیکر حضرت عایشہ سے
جنگ کی جسکی کیفیت تفصیلی ہمنے اوپر لکھی ہی معاذ اللہ یہ خطائے ثانی حضرت علی کی ہوگی پھر حضرت
علی بمذاق اہل سنت کے لایق خلافت اور قابل تکریم و منزلت کے باقی نہین رہینگے اور اعتراف صورت
ثانی مین خلافت حضرت عثمان باطل قرار پائیگی اور حضرت عثمان نے اپنے عہد حکمرانی مین اجراے
بدعات بھی کیا ہی چنانچہ تاریخ الخلفا مین اولیات عثمان مین مفصل موجود ہین بنظر خوف طول
اس مقام پر صرف دو بدعت کا ذکر کیا جاتا ہی - کتاب مذکور کے صفحہ ۱۱۲ مین فصل اولیات عثمان مین
لکھا ہی اَوَّلُ مَنْ اَمَرَ بِالْاَذَانِ الْاَوَّلِ فِی الْجُمُعَۃِ ترجمہ عثمان وہ ہین
جنہون نے پہلے پہل حکم دیا اذان اوّل کا جمعہ مین وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ

عَلیٰ حَرْفٍ وَاحِدٍ فِی الْقِرءۃ ترجمہ اور عثمان وہ ہین جنہون نے پہلے پہل جمع کیا لوگونکو حرف
واحد پر بیچ پڑھنے قرآن کے بالجملہ یہ توہین صحابہ کبار یعنی عبداللہ بن مسعود اور ابوذر غفاری اور عمار یاسر
کے اور یہ معاملہ جو ساتھ محمد ابن ابی بکر خلیفہ زادہ اور صحابی رسول کے حضرت عثمان نے کیا جسکی پاداش
مین نوبت بقتل پہونچی حضرت عثمان کو تحت حکم اس حدیث مین جسکو تاریخ الخلفاء مین بصفحہ ۶۶
صحیح ترمذی سے منجملہ اون احادیث کے جسکے حضرت ابوبکر راوی ہین چھبیسوین ۲۶ حدیث لکھی ہے
داخل کرتا ہے مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ ترجمہ لعنت کیا گیا ہے وہ شخص
جو ضرر پہونچاوے کسی مومن کو یا مکر کرے اوسکے ساتھ ہرچند الزامات حضرت عثمان کے کثیر ہین مگر
اسیقدر بیان اہل بصیرت کیلئے کافی و وافی ہے **حالات حضرت عمر** اس قبیل کی بہت زیادہ ہین
اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ کی باب مطاعن مین کسقدر لکھے ہین حالانکہ اسکے علاوہ مطاعن کثیرہ
ہین یہ رسالہ گنجایش بیان سب مطاعن کی نہین رکھتا ہے لہذا بعض حالات او صفات حضرت عمر کے لکھے
جاتے ہین پس منجملہ صفات حضرت عمر کے ایک صفت خاص انکی یہ تھی کہ نہایت تندخو و سخت مزاج
اور بدزبان تھے بدینوجہ اکثر صحابہ اُنسے خوش نہ تھے چنانچہ جلد چہارم احیاء العلوم مین بصفحہ ۲۶۴
منقول ہے وَلَمَّا ثَقُلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرَادَ النَّاسُ اَنْ
یَسْتَخْلِفَ فَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ فَقَالَ النَّاسُ لَہٗ اِسْتَخْلَفْتَ
عَلَیْنَا فَظًّا غَلِیْظًا مَاذَا تَقُوْلُ لِرَبِّکَ فَقَالَ اَقُوْلُ اِسْتَخْلَفْتُ عَلیٰ
خَلْقِکَ ترجمہ جب شدت مرض کی ابوبکر کو ہوئی رضی ہو اللہ تعالیٰ اُنسے اور چاہا لوگون نے کہ وہ
خلیفہ مقرر کرین پس عمر کو راضی ہو اللہ اُنسے خلیفہ مقرر کیا تب لوگون نے کہا ابوبکر سے کہ تمنے ہملوگونپر
خلیفہ مقرر کیا بدخلق سنگدل سخت مزاج کو کیا جواب دوگے اپنے پروردگار کو ابوبکر نے کہا کہ مین جواب
دونگا کہ تیری خلق پر مینے تیری بہترین خلق کو خلیفہ مقرر کیا ہے ہرچند اس عبارت مین تصریح نہین ہے
کہ صحابہ نے شکایت بدزبانی اور بدمزاجی حضرت عمر کی کی مگر صواعق محرقہ کی باب ثانی کی فصل رابع مین
بصفحہ ۸۰ تصریح صحابہ کی وارد ہے وَدَخَلَ عَلَیْہِ بَعْضُ الصَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ
مِنْہُمْ مَا اَنْتَ قَائِلٌ لِرَبِّکَ اِذَا سَئَلَکَ عَنْ تَوْلِیَۃِ عُمَرَ عَلَیْنَا وَقَدْ
تَریٰ غِلْظَتَہٗ ترجمہ اور بعض صحابہ ابوبکر کے پاس گئے پس ایک کہنے والے نے

ف
اور لغت قاموس مین ہے
لغت ... لکھے ہین الغلیظ
الجانب السیٔ الخلق
القاسی الخشن الکلام
ترجمہ درشت بدخلق سنگدل
ختم کلامہ ۱۲

اونمین سے کہا تو کیا جواب دیگا اپنے پروردگار کو جب تجھسے پوچھیگا حاکم مقرر کرنے سے عمر کے ہملوگو نپر
حالانکہ تو جانتا ہی سخت مزاجی کو عمر کی سوء خلق صفات ذمیمہ سے ہی اور قرآن مین اللہ تعالی اپنے
پیغمبر سے ارشاد فرماتا ہی اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بہ تحقیق تو ای محمد اوپر خلق بڑے کی ہی اور
احادیث کثیرہ مذمت بد خلقی مین احیاء العلوم کی جلد سیوم مین بصفحہ ۲۹ و ۳۰ منقول ہین بعض
اونمین سے یہ ہین وَقَالَ الْفُضَيْلُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ فُلَانَةَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَهِيَ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ تُؤْذِيْ
جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ لَاخَيْرَ فِيْهَا هِيَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ترجمہ فضیل نے
رسول اللہ صلعم سے کہ فلان عورت ذکر روزہ رکھتی ہی اور شب بیداری کرتی ہی حالانکہ وہ بد خلق ہی
اپنی زبان سے اپنی ہمسایہ کو ایذا دیتی ہی آنحضرت نی فرمایا کہ اُسمین نیکی نہین ہی اور وہ اہل دوزخ سے
ہے وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَوَّلُ مَا يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءُ وَلَمَّا خَلَقَ
اللّٰهُ الْاِيْمَانَ قَالَ اللّٰهُمَّ قَوِّنِيْ فَقَوَّاهُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَلَمَّا
خَلَقَ اللّٰهُ الْكُفْرَ قَالَ اللّٰهُمَّ قَوِّنِيْ فَقَوَّاهُ بِالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْخُلُقِ
ترجمہ اور کہا ابو الدرداء نی سنا مینے رسول اللہ صلعم سے فرماتے تھے کہ پہلے جو چیز میزان مین رکھی
جاویگی خوش خلقی اور سخاوت ہی اور ہر گاہ اللہ نی ایمان کو پیدا کیا تو ایمان نی دعا کی کہ یا اللہ مجھکو قوت
دے پس خدا نے اُسکو قوت خوش خلقی اور سخاوت سے دی اور جب اللہ نے کفر کو پیدا کیا اور کفر نے
دعا کی کہ یا اللہ مجھکو قوت دے تو اُسکو بخل اور بد خلقی سے قوت دے وَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُهُمْ اِيْمَانًا قَالَ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ترجمہ اور پوچھا
گیا یا رسول اللہ ایمان والون مین کون افضل ہین ایمان مین فرمایا آنحضرت نے جو بہترین خلق مین
وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ
خُلُقِهٖ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفٌ
فِي الْعِبَادَةِ ترجمہ اور انس نی روایت کی کہ فرمایا نبی صلعم نے بہ تحقیق بندہ ہر آئینہ پہونچتا ہے
بسبب خوش خلقی کے بڑے درجون پر آخرت کے اور بزرگی منزلتو نپر درحالیکہ وہ کمزور ہین عبادت مین

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُوْءُ الْخُلْقِ ذَنْبٌ لَا یُغْفَرُ وَسُوْءُ الظَّنِّ خَطِیْئَۃٌ تَفُوْحُ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَبْلُغُ مِنْ سُوْءِ خُلْقِہٖ اَسْفَلَ دَرْکِ جَھَنَّمَ ترجمہ اور کہا پیغمبر صلعم نے بدخلقی ایسا گناہ ہے کہ نہ بخشا جاویگا اور بدگمانی ایسی خطا ہے کہ ظاہر ہو جاتی ہے اور کہا پیغمبر علیہ السلام نے بتحقیق بندہ بر آئینہ پہونچیگا بدخلقی سے سب سے نیچے درجے مین جہنم کے ان احادیث خمسہ سے ثابت و متحقق ہے کہ بدخلقی ایسا گناہ ہے کہ صاحب اسکا باوجود کرنے نماز و رکھنے روزہ کے اہلِ دوزخ سے ہوگا اور ایسا گناہ ہے کہ بخشا نہ جائیگا اور اسفل السافلین مین دوزخکے بھیجا جائیگا باوجود ایسی احادیث شدیدہ کے حضرت عمر کی بدخلقی اسدرجہ پر تھی کہ صحابہ رسول انکے خلیفہ ہونے سے راضی اور خوش نہ تھے حضرت ابوبکر سے شکایت کی کہ ایسی تندمزاج بدخلق کو جو تمنے خلیفہ مقرر کیا ہے خدا کو کیا جواب دوگے **فائدہ** اگر بقول علمائے اہلِ سنت وجماعت کے آیات قرآنی اور احادیث نبوی دربارہ خلافت خلفائے ثلثہ کے وارد تھین تو حضرت ابوبکر کو حسب درخواست لوگونکی حضرت عمر کے خلیفہ مقرر کرنیکی کیا ضرورت تھی اور جب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا تو پھر صحابہ نے کیون شکایت کی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی آیۂ قرآن اور کوئی حدیث نبوی دربارۂ تقررِ خلیفہ کے وارد نہ تھی ورنہ حضرت ابوبکر رد اعتراض صحابہ معترضین مین ضرور پیش کرتے **الغرض** اسقدر بدخلقی اور تند مزاجی اور سنگدلی حضرت عمر کی بڑہگئی تھی کہ حضرت علی کو انسے ملنا اور انکا دیکھنا گوارا نہوتا تھا نہین چاہتے تھے کہ حضرت عمر انکے گھر آوین چنانچہ صواعق محرقہ کی فصل ثانی مین باب اول کے بصفحہ ۱۲ لکھا ہے کہ بعد انتقال دختر رسول ذوالجلال کے حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو بلایا فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا یَاْتِنَا مَعَکَ اَحَدٌ کَرَاھِیَۃً لِّحُضُوْرِ عُمَرَ اور بخاری مین بیچ کتاب المغازی کے غزوہ خیبر مین بصفحہ ۶۰۷ اور مسلم مین بیچ جلد دوم کتاب الجہاد کے باب الفی مین بصفحہ ۹۱ عبارت مذکورۂ ذیل مین ایک حدیث طویل کی وارد ہے انشاء اللہ آئندہ پوری حدیث نقل کیجاویگی **ترجمہ** پس پیغام بھیجا علی نے ابوبکر کے پاس کہ تم میرے یہان آؤ مگر کوئی تمہارے ساتھ نہ آوے بسبب برا جاننے حاضر ہونے عمر کو اب معلوم ہونا چاہیے کہ کیا وجہ تھی کہ امیر المومنین کو حضرت عمر سے اسقدر نفرت تھی کہ انکا آنا اپنے گھر پسند نہین کرتے تھے شیعونکی کتابون مین تو بہت سے اسباب اسکے لکھے ہین اور بعض کتب اہلِ سنت مین بھی منقول ہین مگر

اس رسالہ مین بخوف طول صرف ایک ہی سبب لکھا جاتا ہی جو تحفۂ اثنا عشری سے پایا جاتا ہی گو شاہ صاحب
اصل واقعہ سے انکار کرتے ہین مگر جسقدر واقعہ سے اعتراف کرتے ہین ہمارے مدعا کی ثبوت کے لئے
کافی ہی پس تحفۂ اثنا عشری مطبوعۂ مطبع نولکشور مین بصفحہ ۲۶۴ و ۲۶۵ منقول ہو طعن دوم آنکہ
عمر رضی اللہ عنہ خانۂ حضرت سیدۃ النساء را بسوخت و بر پہلوے مبارک آن معصومہ بشمشیر خود
صدمہ رسانیدہ کہ موجب اسقاط حمل گردید و این قصہ سراسر واہی و بہتان و افترا است ہیچ اصلی
ندارد و لہذا اکثر امامیہ قایل این قصہ نیستند و گویند کہ قصد سوختن آن خانۂ مبارک کردہ بود لاکن
بعمل نیاورد و قصد از امور قلبیہ ہست کہ بر آن غیر از خدا تعالی دیگرے مطلع نمیتواند شد و اگر
مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانی ہست و گفتن اینکہ من خواہم سوخت پس وجہش آنست کہ
این تخویف و تہدید کسانے را بود کہ خانۂ حضرت زہرا را ملجا و پناہ ہر صاحب خیانت دانستہ و حکم
حرم مکہ معظمہ دادہ در آنجا جمع میشدند و فتنہ و فساد منظور میداشتند و بر ہم زدن خلافت خلیفۂ
اول بکنکاشہا و شورہاے فساد انگیز قصد میکردند و حضرت زہرا ہم از این نشست و برخاست
مکدر و ناخوش بود لاکن بسبب کمال حسن خلق با آنہا بے پردہ نمیفرمود کہ در خانۂ من نیامدہ باشند
عمر بن الخطاب چون دید کہ حال بر این منوال ہست آنجماعہ را تہدید نمود کہ من خانہ بر شما خواہم سوخت
و تخصیص سوختن در این تہدید مبنی بر استنباط دقیق ہست از حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنحضرت
نیز در حق کسانیکہ در جماعت حاضر نمیشدند و با امام اقتدا نمیکردند ہمین قسم ارشاد فرمودہ بود کہ این
جماعت اگر از ترک جماعت باز نخواہند آمد من خانہا را بر ایشان خواہم سوخت و چون ابو بکر نیز امام منصوبہ
کردۂ پیغمبر بود در نماز و آنہا ترک اقتدا را آن امام بحق بخاطر خود نمی اندیشیدند و در خالفت جماعت مسلمین
در این باب نمیکردند مستحق ہمان تہدید پیغمبر شدند پس این قول عمر مشابہ ہست بفعل پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کہ چون روز فتح مکہ بحضور او عرض نمودند کہ ابن خطل کہ یکے از شعراے کفار بود و بارہا بہجو
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در اشعار خود روے خود را سیاہ کردہ پناہ بخانہ خدا یعنی کعبہ معظمہ بردہ
و در پردہاے آن خانہ تجلی آشیانہ خود را پنہان ساختہ در باب او چہ حکم ہست فرمود کہ او را ہمانجا بکشید
و پاس نکنید و ہرگاہ این قسم مردودان جناب الٰہی را در خانۂ خدا پناہ نباشد در خانۂ حضرت زہرا
چرا پناہ باید داد و حضرت زہرا از سزا دادن اشرار فساد پیشہ مکدر نگردد کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ

ترجمہ خوگیرید بعادتہا خود اشیوۂ آن پاک طینت بود و معہذا از روی اخبار صحیحہ ثابت است کہ حضرت
زہرا نیز آن مردم را ازین اجماع منع فرمودہ بود و نیز قول عمر درینجا بسیار کمتر از فعل حضرت امیر است
کہ چون بعد از شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلافت بر آن جناب قرار گرفت کسانے را کہ داعیہ
برہم زدن این منصب عظیم بخاطر آوردہ از مدینہ برآمدہ بمکہ شتافتند و در پناہ سایہ حرم محترم رسول یعنی
ام المومنین عایشہ صدیقہ در آمدہ دعوے قصاص عثمان از قتلۂ او نمودہ آمادہ جنگ و پیکار گشتند
بقتل رسانید و اصلا پاس حرم محترم رسول و رعایت ادب مادر خود و مادر جمیع مومنان بموجب نص
قرآن نفرمود ہر چند درین ہیں آسیبے بجناب حرم محترم رسول و اہانتے و ذلتے کہ رسید اظہر من الشمس
است و فی الواقع ہر چہ حضرت امیر فرمود عین صواب و محض حق بود کہ درین قسم امور عظام کہ بموجب فتنہ
و فساد عام باشد بمراعات مصالح جزئیہ مبادی مقدمات فتنہ را واگزاشتن و تبدارک آن نرسیدن
باعث کمال بے انتظامی امور دین و دنیا می باشد و چنانچہ خانہ حضرت زہرا واجب التعظیم والاحترام
بود ام المومنین حرم محترم رسول و زوجۂ محبوبۂ او کہ محبوب الہی بود نیز واجب التعظیم والاحترام بود بلکہ از عمر
محض قول و تخویف بنا بر تہدید و ترہیب بوقوع آمدہ نہ فعل و حضرت امیر فعل را ہم باقصے الغایت
رسانید پس درین مقام زبان طعن در حق عمر کشادن حالانکہ قول او بمراتب کمتر از فعل حضرت امیر
است مبنی بر تعصب و عناد است لاغیر - اور صفحہ ۲۶۶ ہم مین لکھا ہے و طرفہ این است کہ بعضے از فضلاے
شیعہ درین طعن بطریق ترقی ذکر کردہ اند کہ زبیر ابن العوام ابن عمہ رسول علیہ السلام نیز از جملۂ آنجماعت
بود کہ برای تہدید و ترہیب شان عمر اینکلام گفت و من بعد حضرت زہرا آن جوانان بنی ہاشم را و زبیر را
نیز جواب داد کہ در خانۂ من بعد ازین مجلس و اجتماع نکردہ باشید سبحان اللہ ہیچ فہمیدہ نمیشود کہ در
خلافت ابوبکر اگر زبیر ابن العوام تدبیر افسادی نماید معصوم و واجب التعظیم گردد و در باب قصاص
خواستن عثمان اگر سخن درشت بگوید واجب القتل والتعزیر شود و چون در خانۂ حضرت زہرا مردم داعیہ
فسادی و کنکاش فتنہ برپا کنند واجب القبول باشند و ہر گاہ در حضور حرم محترم رسول و ہمراہ او
کہ بلاشبہ ام المومنین است دعوے قصاص یا شکایت از قتلۂ عثمان بر زبان آرد واجب الرد والازالہ گردد
تنبیہ چونکہ عبارت منقولہ تحفہ اثنا عشری کے طویل اور مضامین عدیدہ کو حاوی ہے لہذا ہر مضمون
کا خلاصہ جداگانہ لکھکر تشریح اوسکی مع جواب کے تحریر کیجاتی ہے پس خلاصہ عبارت شاہ صاحب

از سطر اول تا سطر ۱۲ یہ ہے کہ دوسرا طعن شیعوں کا یہ ہے کہ حضرت عمر نے گھر فاطمہ زہرا کا جلا دیا اور پہلوے مبارک پر انکی اپنی تلوار سے صدمہ پہونچایا کہ اسقاط حمل کا ہوا تمامتر بہتان اور بے اصل ہے لہذا اکثر شیعہ قائل اسکے نہین ہین اور کہتے ہین کہ ارادہ جلانیکا کیا تھا اگر جلایا نہین اور قصد متعلق دل کے ہے کہ اسکو سوا خدا کے دوسرا نہین جان سکتا ہے اور اگر مراد شیعونکی قصد سے ڈرانا اور دھمکانا زبانی ہے اور یہ کہنا کہ ہم جلا دینگے پس اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ڈرانا اور دھمکانا اُن لوگونکو تھا جنہون نے گھر کو حضرت زہرا کے جاے پناہ ہر صاحب خیانت کے جانا تھا اور اُس گھر پر حکم حرم مکہ معظمہ کا دیکر وہان جمع ہوتے تھے اور فتنہ و فساد منظور رکھتے تھے اور ساتھ مشورہ ہاے فساد انگیز کے ارادہ برہم زنی خلافت خلیفہ اول کا کرتے تھے اور حضرت زہرا بھی اس نشست و برخاست سے اُن لوگونکی ناخوش اور مکدر تھین مگر بسبب کمال خلق کے صاف نہین کہتی تھین کہ میرے گھر مین نہ آؤ عمر بن خطاب نے جب دیکھا کہ حال یہ ہے اُس گروہ کو ڈرایا کہ مین تملوگونپر گھر کو جلا دونگا **تشریح مع جواب** خانہ سیدہ صلوات اللہ علیہا بڑا محل اور عمارت عالی نہین رکھتا تھا اور قطعات متعدد اُسمین نہ تھے اسی گھر مین رسول اللہ صلعم اکثر تشریف لاتے تھے نزول وحی و ملایک کا وہان ہوا کرتا تھا فرشتے بغیر اذن اُسمین نہین جا سکتے تھے ایسے گھر کو جو صاحب خیانت اپنی جاے پناہ قرار دیکر اور حکم حرم مکہ معظمہ کا اُسپر جاری کرکے اور فتنہ و فساد منظور رکھکر برہم زنی خلافت خلیفۂ اول کیلیے مشورہ ہاے فساد انگیز کرتے تھے دو شق سے خالی نہین ہے کہ وہ لوگ اغیار تھے یا اقرباے سیدہ صدیقہ صلوات اللہ علیہا کے تھے اگر اغیار تھے تو معاذ اللہ خانہ دختر رسولؐ خدا بھٹنگیڑ خانہ دہلی کا تھا کہ لچے اور بدمعاش وہان جمع ہوکر مشورے فاسد کرتے تھے اور خود سیدہؑ اور حضرت علیؑ اُنکے شوہر کو مطلقا پابندی احکام خدا اور رسول کی نہ تھی اور بمروت ایسے امر ناجائز اور مجمع مفسدین کو اپنے گھر مین جایز اور مباح جانتے تھے اور اگر اقرباے سیدہؑ اُس گھر مین جمع ہوتے تھے جیسا کہ خود عبارت شاہصاحب سے ثابت ہوتا ہے جو بضمن ذکر حضرت زبیر کے لکھی ہے وہ یہ ہے و من بعد حضرت زہرا آن جوانان بنی ہاشم را و نیز زبیر را جواب داد کہ در خانہ من بعد ازین مجلس و اجتماع نکردہ باشید اور باب و فصل اول صواعق محرقہ مین بھی بصفحہ ۷ منقول ہے حِینَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَلِيًّا وَالزُّبَیْرَ وَمَنْ مَعَہُمَا تَخَلَّفُوْا فِي بَیْتِ فَاطِمَۃَ ترجمہ جسوقت وفات کیا

رسول اللہ صلعم نے بتحقیق علی اور زبیر اور دونو کی ساتھیون نے مخالفت کی گھر مین فاطمہؑ کے پس خود
عبارت شاہصاحب اور عبارت صواعق محرقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف کرنیوالے خلافت خلیفہ اول
مین حضرت علی اور حضرت زبیر اور دیگر جوانان بنی ہاشم تھے شاہصاحب نے دیدہ و دانستہ بفرط محبت
حضرت عمر کے انہین لوگونکو خیانت پیشہ اور مفسد قرار دیا ہے اب مین علماے اعلام اہل سنت وجماعت سے
استفتاء کرتا ہون کہ بموجب شریعت اہل سنت کے ایسے شخص کی نسبت جو علی و زبیر و جوانان بنی ہاشم
کو خیانت پیشہ اور مفسد کہے اُسکی نسبت کیا حکم صادر کرینگے ستم بالاے ستم یہ ہے کہ حضرت شاہصاحب نے
ان الفاظ پر قناعت نہین فرمایا بعد ازین آن مخالفت کنندگان خلافت حضرت ابوبکر کو کافر مشرک
سے تشبیہ دی ہے اور جو کلمہ توہین کا اُس مشرک کی نسبت استعمال کیا ہے وہ اُن لوگونپر بھی عاید ہوتا ہے
چنانچہ خلاصہ عبارت شاہصاحب کا از سطر ۱۳ الغایۃ ۲۷ یہ ہے اور تخصیص جلانی گھر کے جو حضرت
عمر نے اس تہدید مین کی وہ استنباط دقیق ہے کہ حدیث پیغمبر سے اُنکو حاصل ہوا تھا کہ آنحضرت نے
تارکین جماعت کی نسبت فرمایا تھا کہ اگر یہ لوگ جماعت مین شریک نہونگے تو انکی گھرونکو جلا دونگا اور
چونکہ ابوبکر کو پیغمبر نے امام جماعت مقرر کیا تھا اور اُن لوگون نے ترک اقتدار امام بحق کی اپنی دلون مین
سوچا تھا اور گروہ مسلمین کا ساتھ نہین دیتے تھے پس اُسی تہدید پیغمبر کی جو تارکین جماعت کو کی
تھی یہ لوگ بھی مستحق ہوئے پس یہ قول عمر کا مشابہ ہے فعل پیغمبر سے یعنی جب بروز فتح مکہ لوگونے عرض کی
کہ ابن خطل نے پناہ خانہ کعبہ مین لی ہے اور پردہ ہاے خانہ تجلی آشیانہ مین چھپا ہے اُسکی نسبت کیا حکم حضرت
کا ہے اور ابن خطل شعراے کفار سے تھا اور بارہا آنحضرت کی اُسنے ہجو کی تھی آنحضرت نے حکم دیا کہ ابن خطل
کو جہان وہ چھپا ہے وہین قتل کرو اور کچھ پاس خانہ کعبہ کا نکرو اور ہرگاہ ایسے مردودان جناب الٰہی کو
خانہ خدا مین پناہ نہو تو خانہ حضرت زہرا مین کیون پناہ دینا چاہیے اور حضرت زہرا کیون سزا دینے سے
فساد پیشہ شریرونکی مکدر ہون کہ عادتین خدا کی اختیار کرنا اُنکا پیشہ تھا **الجواب** تمثیل نماز جماعت
کی اس مقام پر محض نادرست ہے کس واسطے کہ حضرت علی مع جوانان بنی ہاشم حضرت ابوبکر کو خلیفہ رسول
نہین جانتے تھے اسلیے کہ رسول اللہ نے انکو خلیفہ نہین مقرر کیا تھا انکار خلافت سے انکار جماعت
نماز کا نہین لازم آتا ہے خصوصاً طریقہ اہل سنت وجماعت کے رو سے کہ اُنکے یہان تو ہر نیکوکار اور
بدکار کی اقتدار نماز مین جائز ہے البتہ مثال ثانی مین شاہصاحب نے کمال تہذیب اور حسن عقیدت

اپنی نسبت اقربائے رسول کی ظاہر کی ہی کہ ابن خطل مشرک سے جوانان بنی ہاشم کو نسبت دیکر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب ایسے مردودان درگاہ الٰہی یعنی ابن خطل کو خانۂ کعبہ مین پناہ نہ ملی تو خانۂ زہرا مین کیونکر پناہ دیجاتی پس بیچ پناہ بخدا بنی ہاشم کو جسمین حضرت علی بھی شامل تھے حضرت شاہ صاحب بلفظ مردودان درگاہ الٰہی لکھین اور پھر یہ دعوی کرین کہ ہم اہل سنت وجماعت اہل بیت رسول کی مطیع ہین اور اُنکے طریقہ پر چلتے ہین علاوہ اسکے شاہصاحب نے کچھہ خوف خدا اور رسول کا نکیا اور ایسا کلمہ جو دین اسلام سے خارج کردے زبان پر جاری کیا اور پھر پکے سنی مسلمان بلکہ مقتدا اور پیشوا اہل سنت کے بنے رہے خلاصہ عبارت شاہصاحب کا از سطر ۲۸ لغایۃ ۴۲ یہ ہی کہ قول حضرت عمر کا نسبت تہدید جلانے خانہ فاطمہ کے فعل حضرت امیر سے جو نسبت ام المومنین عایشہ کے وقوع مین آیا بہت کم ہی کہ امیر المومنین نے اصلاً پاس حرم محترم رسول کا نکیا اور جو ذلت اور اہانت انکو پہونچی وہ اظہر من الشمس ہے اور فی الواقع جو کچھہ حضرت علی نے کیا وہ حق اور عین صواب تھا جیسے خانۂ زہرا واجب التعظیم تہا ویسے ہی زوجہ محبوبہ رسول بھی واجب الاحترام تھین حضرت عمر نے تو زبانی تہدید کی تھی اور حضرت علی نے تو فعلاً توہین اور تہجین ام المومنین کی کی پس حضرت عمر پر اعتراض کرنا کہ اونکا قول وفعل حضرت علی کے قول وفعل حضرت علی کے قول وفعل سے کمتر ہی مبنی تعصب اور عناد پر ہی **الجواب** مثال حضرت عایشہ کی ساتھ جناب صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے جواب مین شیعونکے لانا شاہصاحب ہی کا کام ہی کسو اسطے کہ شیعہ تو حضرت عایشہ کو مستحق اُسیکا جانتے ہین جو حضرت امیر نے انکے ساتھ کیا بلکہ کلمۂ حق بر زبان جاری ہو گیا کہ شاہصاحب نے بھی تسلیم کیا ہی کہ جو کچھہ جناب امیر نے اُنکے ساتھ کیا محض حق اور عین صواب تھا اور حضرت علی نے تو بموجب حدیث نبوی مسلمہ شاہصاحب جو بصفحہ ۵۰۸ کی تحفہ اثنا عشری مین منقول ہی کہ او را نیز جناب پیغمبر وصیت فرمودہ بود (یعنی علی کے تئین وصیت کی تھی) **یَا عَلِیُّ لَا تَجْتَمِعُ الْاُمَّۃُ عَلَیْکَ بَعْدِیْ وَ اِنَّکَ تُقَاتِلُ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ** ترجمہ ای علی جمع نخواہد شد امت بر ریاست تو بعد از من وہر آئینہ جنگ خواہی کرد با عہد شکنان وبے انصافان واز دین بیرون شوندگان را وقتیکہ حضرت امیر سر آرائے خلافت راشدۂ پیغمبر شد بقدر مقدور در تسکین فتنہ ودفع مخالفان کہ طلحہ وزبیر وام المومنین عایشہ صدیقہ ویعلی ابن امیہ وابو موسیٰ

اشعری و دیگر صحابہ کرام بودند کوشش و سعی فرمود و از قتل و قتال و جنگ جدال با ایشان باک نفرمود للّٰہ بلکہ بحکم خدا حضرت عایشہ سے جنگ کی تھی کسلیے کہ بنص قرآنی ثابت ہو کہ بحکم پیغمبر کا بوحی خدا کے ہوتا تھا پس جو کچھ توہین اور تذلیل حضرت عایشہ کے جناب امیر نے کی وہ بحکم خدا کے کی اور اللہ تعالیٰ شانہٗ عادل ہو غیر مستحق کے ساتھ حکم قتال و جدال کا صادر نہین فرمائیگا پس جن حضرات کا نام شاہ صاحب نے مخالفین حضرت علیؑ مین لکھا ہو وہ پیش خدا مستحق اُسی توہین و تذلیل و قتل و نہب کی تھی جو امیر المومنین نے اُنکے ساتھ کیا پس جیسے ہمنے کتاب اہل سنت سے ثابت کر دیا کہ حضرت عایشہ کی توہین و تذلیل جناب امیر المومنین نے بحکم خدا و رسول کی تھی ویسے ہی اہل سنّت کو بھی لازم ہو کہ کوئی حدیث اپنی ہی کتابون سے پیش کرین کہ تہدید شدید حضرت صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کا حکم پیغمبر صلعم نے حضرت عمر کو دیا تھا یہ کہان ممکن ہو فاطمہ زہراؑ سردار زنان عالمین پارہ جگر خاتم النّبیین ہین اور ازواج رسول قران مین مخاطب بوعید یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ہین یعنی اے ازواج نبی جو تم مین سے بیحیائی صریح کریگی اُسکو دونا عذاب دیا جائیگا اور اس سے زیادہ کیا بیحیائی صریح ہوگی کہ شتر سرخ پر سوار ہو کر قتال و جدال نفس رسول کیواسطے میدان جنگ مین خود حضرت عایشہ تشریف لائین اور باعث خون ریزی صدہا صحابہ کی ہوئین چنانچہ قبل اسکے بالتفصیل یہ واقعات لکھے گئے اعادہ کی ضرورت نہین ہو اور جو عبارت شاہ صاحب نے دربارہ حضرت زبیر کے لکھی ہو جسکا خلاصہ یہ ہو کہ بعض فضلائے شیعہ نے اس طعن حضرت عمر کو بطریق ترقی ذکر کیا ہو کہ جن جوانونکو حضرت عمر نے تہدید کی تھی اُسمین حضرت زبیر بھی شامل تھے اور مِن بعد حضرت زہرا نے جوانان بنی ہاشم اور حضرت زبیر کو اپنے گھر مین بیٹھنے سے منع کر دیا سبحان اللہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہو کہ جب زبیر خلافت ابوبکر مین کچھ فساد کرے تو معصوم اور واجب التعظیم ہو جاوے اور جب دربارہ قصاص طلبی عثمان کے سخن درشت کہے واجب التعزیر ہو جاوے اور جو لوگ گھر مین حضرت زہرا کے دعوی فساد اور مشورہ فتنہ برپا کرین واجب القبول ہوئے اور جسوقت بہمراہی ام المومنین حرم محترم رسول کے دعوی قصاص کرین واجب الرد ہوئے **الجواب** ممکن ہی نہین تھا کہ گھر مین فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے مشورہ فتنہ و فساد کیا جاتا کہ وہ دختر رسول معصومہ تھین

اور حضرت علی اُس شوری مین شریک تھے اور مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۵۲۱۰ تتمہ حدیث غدیر مین
یہ بھی فقرہ نسبت حضرت علی کے منقول ہو آدِر الحقّ معہٗ حیثُ دار وبگردان حق
را با علی بہر سو کہ بگردد اور یہ حدیث بھی ہمنے قبل اسکے لکھی ہو کہ علی قرآن کے ساتھ ہو اور قرآن
علی کے ساتھ ہو پس ایسا شخص معاذ اللہ کبھی شورہ فتنہ وفساد نکریگا یا اپنے گھر مین مفسدون کو
واسطے فتنہ انگیزی کے بیٹھنے دیگا شاہصاحب نے تہمت صریح اور نہایت دریدہ دہنی نسبت
حضرت علی کی کی ہو محض حضرت عمر کے اس الزام قصد احراق خانہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے بچانے
کیلئے مگر یہ محال ہو کہ رفع الزام ہو جاوے یہ البتہ ثابت ہو گیا کہ شاہصاحب نے بھی بتقلید حضرت معٰویہ
کے حضرت علیؑ کی نسبت کلمات سوءِ ادب کا استعمال کیا اور یہ امر تو عقلاً اور شرعاً بہتر اور پسندیدہ ہے
کہ جو شخص شریک امر حق ہوگا اُس فعل خاص کی نسبت مدح کیا جاویگا اور جب ناحق کوشش کریگا مذمت
کیا جاویگا چنانچہ حضرت زبیر جبتک بمقاد حدیث ثقلین اتباع حضرت علی کا کرتے رہے اُسوقت
تک لائق المدح رہے اور جب حضرت عایشہ کو لیکر حضرت علی سے لڑے کہ وہ جنگ با رسولؐ تھی
لائق الزام ہو گئے شیعون کا یہی مسلک وعقیدہ ہو کہ تا وقتیکہ صحابی با ایمان نہ مرے لائق مدح نہین ہے
بخلاف اہل سنت وجماعت کے کہ باوجود علی کے ساتھ جنگ کرنیکے حضرت زبیر کو قطعی جنتی جانتے ہین
پھر اُنکی نسبت شاہصاحب نے جو کلمات مفسد اور صاحب خیانت اور مردود درگاہ الٰہی استعمال
کیا ہو یہ خلاف عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہو اور چونکہ شاہ صاحب نے جو عبارت نسبت حضرت
زبیر کے لکھی ہو فی الجملہ پیچیدہ اور مختصر ہو کوئی معترض یہ کہے کہ اُس عبارت سے صاف یہ بات
ثابت نہین ہوتی ہو کہ حضرت زبیر شریک مفسدین تھے اسی اعتراض کے رفع کرنے کیلئے ہمنے
عبارت صواعق محرقہ کی لکھدی ہو جسمین واضح طور سے وارد ہو کہ علیؑ اور زبیر اور اُنکے ساتھیون
نے گھر مین فاطمہؑ کے مخالفت کے علاوہ اسکے والد ماجد شاہصاحب کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد
دوم مین بصفحہ ۲۹ و ۳۰ لکھتے ہین۔ ودرہمین ایام مشکلے دیگر کہ فوق جمیع مشکلات توان شمرد پیش
آمد وآن این بود کہ زبیر وجمعے از بنی ہاشم درخانہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمع شدہ در
باب نقض خلافت مشورہا بکار می بردند حضرت شیخین آنرا تدبیر یکہ بایستے برہم زدند وتدارک
ملالے کہ بر مزاج حضرت مرتضےٰ عارض شدہ بود بحسن ملاطفت فرمودند وداۃ انیقصہ ہر یکی

چیزرا حفظ کرد و چیزے ترک نمود و در اینجا چند روایت بنویسیم تا تصفیہ منقح گردد عن زید ابن
اسلم عن ابیہ انہ حین بویع لابی بکر بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان علیؑ والزبیر یدخلان علی فاطمۃ بنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فیشاورونھا ویرجعون فی امرھم فلما بلغ
ذلک عمر بن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمۃ فقال یا بنت
رسول اللہ واللہ ما من الخلق احد احب الینا من ابیک وما من
احد احب الینا بعد ابیک منک وایم اللہ ما ذاک بمانعی ان
اجتمع ھؤلاء النفر عندک ان امر بھم ان یحرق علیھم البیت
قال فلما خرج عمر جاؤھا فقالت تعلمون ان عمر قد جاءنی وقد
حلف باللہ لئن عدتم لیحرقن علیکم البیت وایم اللہ لیمضین
لما حلف علیہ فانصرفوا راشدین فروا رایکم ولا ترجعوا
الی فانصرفوا عنھا فلم یرجعوا الیھا حتی بایعوا لابی بکر
اخرجہ ابن ابی شیبۃ **ترجمہ** زید ابن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ بتحقیق جب
ابوبکر سے بیعت کیگئی بعد رسول اللہ صلعم کے تو علی اور زبیر فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کے پاس جاتے تھے اور اُنسے مشورہ کرتے تھے اور رجوع کرتے تھے اپنے کام مین پس جب یہ خبر
عمر بن خطاب کو پہونچی تو وہ فاطمہ کے یہان گئو اور کہا کہ ای دختر رسول اللہ خدا کی قسم خلق مین مجکو
دوست تر تمہاری باپ سے زیادہ کوئی شخص نہین تھا اور بعد تمہاری باپ کے کوئی شخص تمسے
زیادہ دوست مجھکو نہین ہی اور قسم خدا کی نہین ہی یہ امر باز دارندہ اس بات سے کہ اگر یہ لوگ
تمہاری پاس جمع ہونگے تو حکم دونگا مین کہ گھر اُنلوگونپر جلا دیا جاوی راوی کہتا ہو کہ جب عمر چلے گئے
وہ لوگ یعنی علی اور زبیر فاطمہ کے پاس آئے پس فاطمہ نے کہا تملوگ جانتے ہو کہ عمر آئے تھے
میرے یہان اور بتحقیق قسم کھائی ہی انہون نے خدا کی کہ اگر پھر تملوگ آوگے تو ہر آئینہ جلا دینگے عمر
تملوگونپر گھر کو اور ہر آئینہ وہ جاری کرینگے اُس چیز کو جسکی نسبت قسم کھائی ہی پس تملوگ سیدھے
پھر جاؤ اور دیکھو اپنی رای کو اور پھر میرے یہان نہ آنا پس وہ لوگ پھر گئے فاطمہ کے پاس سے

اور پھر فاطمہ کے پاس نہ آئے جبتک بیعت ابوبکر سے نہین کی روایت کی ہے اسکو ابن ابی شیبہ نے
تنبیہ اب تو بحمد اللہ اقرار سے والد ماجد شاہ عبد العزیز صاحب کے بخوبی ثابت ہو گیا کہ گھر
مین فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے علی و زبیر فاطمہ سے مشورہ کرتے تھے اور انہین کو حضرت عمر
نے تہدید ان الفاظ سے کی تھی کہ مین گھر تملوگون پر جلا دونگا پس شاہ عبد العزیز صاحب نے
بہ تبعیت حضرت عمر کے کہ فظ غلیظ تھی حضرت علی اور حضرت زبیر کو مفسد اور خیانت پیشہ اور مردود
درگاہ باری کا فرمایا اگرچہ حضرت علی بمقابلہ حضرت عمر کے کچھ وقعت شاہ صاحب کے نزدیک
نہ رکھتے ہون لاکن حضرت زبیر تو بالضرور لازم الاحترام ہین کہ بڑی معین و مددگار حضرت عایشہ
کے جنگ جمل مین تھے اور حضرت علی سے بذریعہ قصاص طلبی خون حضرت عثمان کی لڑے اور داخل
عشرہ مبشرہ ہین مگر غالباً علماے اہل سنت وجماعت اس بے ادبی اور دریدہ دہنی شاہ صاحب کو جو
نسبت حضرت امیر اور حضرت زبیر کے انسے صادر ہوئی ہے خطائی اجتہادی قرار دیکر ایک ثواب عطا فرماوینگے
اب یہہ روایت معتمد جو والد ماجد شاہ صاحب نے لکھی ہے لایق غور ہے پس یہ امر تو ثابت و متحقق ہے
کہ امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا زن و شو تھے اور تا حیات سیدہ حضرت
امیر المومنین پر دوسرا عقد جایز نہ تھا تو بالضرور ایک ہی گھر مین دونو بزرگوار رہا کرتے تھے اور
روایت منقولہ والد ماجد شاہ صاحب سے واضح و لایح ہے کہ جب حضرت عمر نے سیدہ کے پاس آکے بقسم
کہا کہ اگر یہ لوگ پھر تمھارے یہان جمع ہونگے تو انکے گھر کو جلا دونگا چنانچہ حضرت سیدہ نے علی و
زبیر سے کیفیت واقعہ بیان کر کے کہدیا کہ پھر گھر مین نہ آنا اور ان لوگون نے جب تک کہ بیعت
حضرت ابوبکر سے نہ کرلی تب تک خانہ سیدہ مین نہین آئے اور روایت مذکورہ مین امتناع سیدہ
مین حضرت علی مستثنے نہین ہین اور صحیحین سے ثابت ہے کہ تا حیات حضرت سیدہ کے ان دونو
صاحبون نے حضرت ابوبکر سے بیعت نہین کی تو ضرور ہے کہ حضرت المومنین نے بھی سیدہ کے پاس آمد و
رفت ترک کر دی تھی اگر یہ کہا جاوے کہ امتناع سیدہ نسبت آنے اپنے گھر کے بمعیت حضرت زبیر کے
تھی لایق التسلیم نہین ہے کسلیے کہ حضرت علی ہی کو دعوی خلافت کا تھا اور خود حضرت سیدہ
دعویدار خلافت کی نہ تھین اور یہ روایت مذکورہ مین وارد ہے کہ یہ دونو صاحب حضرت سیدہ سے
مشورہ کرتے تھے اور حضرت عمر نے اسی انسداد مشورہ کیواسطے قسم کھائی تھی کہ اگر یہ لوگ تمھارے

پاس جمع ہونگی تو انپر گھر کو جلا دونگا پس اگر حضرت امیر کی آمد و رفت حضرت سیدہ کے پاس رہتی
تو ضرور ہی کہ حضرت عمر ایفاے اپنی قسم کا کرتے اور گھر کا جلانا بقول شاہ عبد العزیز صاحب کے
غلط ہی تو بالضرور حضرت امیر کا آنا پاس سیدہ کی حسب الحکم حضرت عمر کے تا حیات معصومہ کے
بند رہا حالانکہ اسکا انکار اہل سنّت و جماعت کو نہیں ہی کہ بعد انتقال رسول اللہ صلعم کی حضرت
سیدہ تا زندگی کہ بروایت اہل سنّت و جماعت کے کل چہ مہینے زندہ رہین روز و شب رویا کرتی
تھین سوا اسکے دوسرا شغل معصومہ کا نتہا اور اس بیقراری سی گریہ و زاری کرتی تھین کہ شیوخ
مدینہ نے آکر حضرت امیر سے عرض کیا تہا کہ دختر رسول اللہ کو فہمایش کیجئے کہ دنکو رویا کرین کہ ہملوگ
شیب کو آسایش کرین یا شب کو رویا کرین کہ ہملوگ دن کو آرام کیا کرین یہ سُنکر جناب سیدہ بہت
روئین اور فرمایا کہ اہل مدینہ سے کہو کہ میرے ایام زندگی کے قلیل باقی رہ گئے ہین اور مین تملوگون
مین چند روزہ ہون مگر گریہ و زاری ترک نہین فرمایا تب امیر المومنین نے جنتہ البقیع مین کہ بیرون
شہر مدینہ واقع ہی ایک کوٹھری بنوادی کہ جو مشہور بہ بیت الحزن ابتک موجود ہی بعد نماز صبح حضرت
امیر المومنین سیدہ کو وہان پہونچادیتے تھے دن بھر وہ معصومہ وہان رویا کرتی تھین بعد
مغربین کے حضرت امیر اُنکو دولتسرا مین لاتے تھے چنانچہ یہ شعر حضرت سیدہ کا مشہور و معروف
ہے اسی سے موازنہ اُن مصائب اور آلام کا جو اُن معصومہ پر بعد انتقال جناب خاتم النبیین کے
پہونچے تھے بخوبی ہوتا ہی اور شرح جامی مین بھی یہ شعر منقول ہی شعر صُبَّتْ عَلَیَّ
مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا ✦ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا - یعنی وہ مصیبتین مجہ
پڑی ہین کہ اگر دنون پر پڑتین تو دن رات ہوجاتی پس حضرت سیدہ بصیغہ جمع الجمع پہونچنا مصیبت
کا اپنے اوپر ارشاد فرماتی ہین چونکہ دختر رسول ہین اُنکے کلام مین کذب کو دخل نہین ہی پس حضرات
اہل سنت و جماعت بیان فرماوین کہ سوائے ان مصائب کے جو ہاتھ سے حضرات شیخین کے سیدہ پر
پہونچے تھے مثل قصد سوختن خانہ زہرا و اسقاط حمل محسن اور غضب فدک وغیرہ کی اور کونسی
مصیبتین حضرت سیدہ پر پہونچین تھین ہرچند قضیہ جلانے گھر سیدہ کا شاہ عبد العزیز صاحب نے
تو بالکل جھوٹھ و افترا قرار دیکر جسقدر کا اقرار کیا ہی وہ بھی ایسی عبارت مین لکھا ہی جس سے
ظاہر نظر مین اصل حال نہ کھلے مگر والد ماجد نے شاہ صاحب کے اُسکی نسبت کسیقدر صاف

لکھا ہے الا جو کچھ غلظت اور درشتی اس باب میں حضرت عمر سے نسبت جناب سیدہ کے واقع ہوئی ہے
اُسکے بیان سے اغماض کیا ہے مگر اور کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت میں موجود ہے چنانچہ علامہ ابو الفدا
اسمعیل نے اپنی تاریخ مسمّٰے بالمختصر فی اخبار البشر میں بیچ ذکر بیعت سقیفہ کے لکھا ہے کہ جلد اول
تشئید المطاعن میں بصفحہ ۴۳۹ و ۴۴۰ منقول ہے ذِکرُ اَخبارِ اَبی بَکرِ الصِّدِّیقِ
وَخِلافَتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ لَمَّا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ قَالَ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ
مَن قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَاتَ عَلَوتُ
رَاسَہٗ بِسَیفِی ھٰذَا وَاِنَّمَا ارتَفَعَ اِلَی السَّمَاءِ فَقَرَءَ اَبُوبَکرٍ وَمَا
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِن مَّاتَ اَو قُتِلَ
انقَلَبتُم عَلٰی اَعقَابِکُم فَرَجَعَ القَومُ اِلٰی قَولِہٖ وَبَادَرُوا سَقِیفَۃَ
بَنِی سَاعِدَۃَ فَبَایَعَ عُمَرُ اَبَابَکرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ وَانثَالَ النَّاسُ عَلَیہِ
یُبَایِعُونَہٗ فِی العَشرِ الاَوسَطِ مِن رَبِیعِ الاَوَّلِ سَنَۃَ اِحدٰی عَشَرَ
خَلَا جَمَاعَۃً مِن بَنِی ھَاشِمٍ وَالزُّبَیرِ وَعُتبَۃَ بنِ اَبِی لَھَبٍ وَخَالِدِ
بنِ سَعِیدِ بنِ العَاصِ وَالمِقدَادِ بنِ عَمرٍو وَسَلمَانَ الفَارِسِیِّ
وَاَبَا ذَرٍّ وَعَمَّارِ بنِ یَاسِرٍ وَالبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ وَاُبَیِّ ابنِ کَعبٍ
وَمَالُوا مَعَ عَلِیِّ ابنِ ابیطَالِبٍ وَقَالَ فِی ذَالِکَ عُتبَۃُ بنُ اَبِی لَھَبٍ
شِعر مَا کُنتُ اَحسَبُ اَنَّ الاَمرَ مُنصَرِفٌ ؛ عَن ھَاشِمٍ
ثُمَّ مِنھُم عَن اَبِی حَسَنٍ ؛ اَلَیسَ اَوَّلَ النَّاسِ اِیمَانًا وَسَابِقَۃً ؛ وَاَعلَمَ
النَّاسِ بِالقُراٰنِ وَالسُّنَنِ ؛ وَاٰخِرَ النَّاسِ عَھدًا بِالنَّبِیِّ وَمَن
جِبرَئِیلُ عَونٌ لَہٗ فِی الغُسلِ وَالکَفَنِ ؛ مَا فِیہِ مَا فِیھِم لَا یَمتَرُونَ
بِہٖ ؛ وَلَیسَ فِی القَومِ مَا فِیہِ مِنَ الحَسَنِ ؛ وَکَذَالِکَ تَخَلَّفَ
عَن بَیعَۃِ اَبِی بَکرٍ اَبُو سُفیَانَ مِن بَنِی اُمَیَّۃَ ثُمَّ اِنَّ اَبَابَکرٍ بَعَثَ
عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ اِلٰی عَلِیٍّ وَمَن مَعَہٗ لِیُخرِجَھُم مِن
بَیتِ فَاطِمَۃَ الزَّھرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا وَقَالَ اِن اَبَوا عَلَیکَ فَقَاتِلھُم

فاقبل عمر بشيءٍ من نارٍ علیٰ ان یضرم الدار فلقیته فاطمة وقالت الی این یا ابن الخطاب اجئت لتحرق دارنا قال نعم او یدخلوا فیما دخل فیه الامۃ فخرج علیؑ حتّی اتی ابا بکرٍ فبایعه کذا نقله القاضی جمال الدین من واصلٍ واسنده الی ابن عبد ربه المغربی ترجمہ بیان جزءہا خلافت ابی بکر صدیق اور انکی خلافت کا ہو اللہ اُنسے راضی ہو ہر گاہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی قبض روح کی عمر ابن خطاب نے کہا جو شخص کہیگا کہ پیغمبر صلعم مرگئے مین اپنی اس تلوار پر اُسکا سر بلند کرونگا جز این نیست کہ پیغمبر جانب آسمان کی اُٹھگئے ہین پس ابو بکر نے اس آیہ کو پڑھا کہ نہین ہین محمد مگر رسول بتحقیق گزرے ہین قبل اُنکے پیغمبر بہت آیا پس اگر مرجاینں یا قتل کئے جاینں محمد صلعم اُلٹے پاؤن پھر جاؤگے تملوگ پس رجوع ہوئی قوم طرف قول خدا کی اور جلد دوڑی سقیفہ بنی ساعدہ مین پس بیعت کی عمر نے ابو بکر کی راضی ہو اللہ اُنسے اور ہر طرف سے لوگ جمع ہو کر ابو بکر سے بیعت کرتے تھے عشرہ درمیانی ربیع الاول ۱۱ھ مین سوا گروہ بنی ہاشم اور زبیر اور عتبہ پسر ابو لہب اور خالد ابن سعید ابن عاص اور مقداد بن عمرو اور سلمان فارسی اور ابوذر اور عمار بن یاسر اور براء بن عازب اور ابی بن کعب کے اور میل کی انلوگون نے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اسی باب مین عقبہ ابن ابی لہب نے یہ اشعار کہے ہین (مین نہین گمان کرتا تھا کہ امر خلافت کا پھر جائیگا ہاشم سے پھر انہین نبی ہاشم مین سے ابو الحسن سے آیا ابو الحسن اول الایمان اور سابق الایمان لوگون سے نہین ہی اور جاننے والا زیادہ لوگون سے قرآن اور حدیث کا ہی اور آخر العہد لوگون مین ساتھ پیغمبر کے ہی اور وہ ہی کہ جبریل جسکے مددگار بیچ غسل وکفن رسول کے ہوئے جو چیز کہ ابو الحسن مین ہی لوگون مین نہین ہے اور نہ کسیکو اسمین شک ہی اور جو خوبی ابو الحسن مین ہی قوم مین نہین ہی) اور ایسی ہی تخلف کیا بیعت ابو بکر سے ابو سفیان نے بنی امیہ سے پھر ابو بکر نے عمر کو علی اور اُنکے ساتھیون کی پاس بھیجا کہ اُنلوگونکو گھر سے فاطمہؑ کے راضی ہو اللہ اُنسے نکالی اور ابو بکر نے کہا کہ اگر وہ لوگ گھر سے نکلنے کی نسبت انکار کرین پس جنگ کرو اُن لوگون سے پس عمر تھوڑی سی آگ لیکر چلے اس قصد سے کہ گھر کو جلا دین پس فاطمہ نے عمر سے ملاقات کی اور کہا کہاں آئے ہو تم ای بیٹے خطاب کے

آیا تم آئے ہو کہ ہمارا گھر جلادو عمر نے کہا ہان گھر جلادونگا تا اینکہ داخل ہون یہ لوگ اُس امر مین جسمین امت داخل ہوئی ہے پس علی نکلے تا اینکہ ابوبکر کے پاس آکر بیعت اُنسے کی ایسا بیان کیا ہے قاضی جمال الدین واصل نے اور اسناد کی ہے اسکی طرف ابن عبد ربہ مغربی کے اور انہین ابن عبد ربہ نے اپنی تاریخ مین یہ بھی لکھا ہے فَاَمَّا عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ فَقَعَدَ اِنِّی بَیْتِ فَاطِمَۃَ حَتّٰی بَعَثَ اِلَیْہِمَا اَبُوْبَکْرٍ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ لِیُخْرِجَہُمَا مِنْ بَیْتِ فَاطِمَۃَ وَقَالَ لَہٗ اِنْ اَبَیَا فَقَاتِلْہُمَا فَاَقْبَلَ بِقَبَسٍ مِنْ نَارٍ عَلٰی اَنْ یُضْرِمَ عَلَیْہِمَا النَّارَ فَلَقِیَتْہُ فَاطِمَۃُ فَقَالَتْ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا فَقَالَ نَعَمْ ترجمہ پس لیکن علی و عباس پس بیٹھے وہ دونو گھر مین فاطمہ کے یہانتک کہ بھیجا ان دونون کے پاس ابوبکر نے عمر بیٹے خطّاب کو تاکہ نکالے عمر اُن دونون کے تئین گھر سے فاطمہ کے اور کہا ابوبکر نے عمر سے کہ اگر انکار کرین وہ دونو بیعت سے تو جنگ کر تو اُن دونون سے پس عمر انگارا آگ کا لیکر گئے بنا بر اسکے کہ آگ لگادیوین پس ملاقات کی فاطمہ نے عمر سے پھر کہا فاطمہ نے ای بیٹے خطاب کے تو آیا ہے کہ ہمارے گھر کو جلادے پس کہا عمر نے ہان اور کتاب ملل و نحل مین علامہ شہرستانی نے بصفحہ ۳۰ لکھا ہے فَقَالَ النَّظَّامُ اِنَّ عُمَرَ ضَرَبَ بَطْنَ فَاطِمَۃَ یَوْمَ الْبَیْعَۃِ حَتّٰی اَلْقَتِ الْمُحْسِنَ مِنْ بَطْنِہَا وَکَانَ یَصِیْحُ اِحْرِقُوْھَا بِمَنْ فِیْہَا وَمَا کَانَ فِی الدَّارِ غَیْرُ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ترجمہ پس کہا نظام نے بتحقیق مارا عمر نے پیٹ پر فاطمہ کے بروز بیعت تا اینکہ محسن شکم فاطمہ سے ساقط ہوئے اور چلاتے تھے عمر کہ گھر کو مع اُن لوگونکے جو اُسمین ہین جلادو اور گھر مین سوائے علی و فاطمہ اور حسن اور حسین کے کوئی نہ تھا واضح ہو کہ نظام معتمد علمائے اہل سنت سے ہین چنانچہ علامہ شہرستانی نے فرقہائے اہل سنت کی تفصیل مین نظامیہ بھی لکھا ہے مگر چونکہ نظام نے اقرار اسقاط حضرت محسن بضرب حضرت عمر کے کیا ہے لہذا یہ بھی لکھاہے کہ نظام کو میل رفض کیطرف تھا یہ قاعدہ علمائے اہل سنت کا ہے کہ جو کلمہ حق خلاف عقیدہ اونکے کہتا ہے اُسکو ایسا ہی کہتے ہین کہ رافضی ہوگیا ہے تنبیہ آب صاحبان بصیرت ان تمام روایات منقولہ کتب اہل سنت و جماعت کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین کہ آیا حضرت فاطمہ زہرا

(از تشئید المطاعن صفحہ ۱۳۳۵)

پارۂ جگر رسول خدا ایسی حالت مصیبت مین کہ پدر بزرگوار نے اُنکے رحلت کی تھی دنیا اُنکی
نظر مین تیرہ و تار تھی لایق اسکے تھین کہ اُنکی دلجوئی اور تشفی کیجاتی یا اس سختی اور درشتی کی
مستحق تھین جو حضرت شیخین سے وقوع مین آئی ایسے وقت مین تو دشمن بھی رحم کرتا ہے
چہ جائیکہ حضرت شیخین تو بقول اہل سنت وجماعت کے خاص الخاص صحابہ رسول اللہ کے تھے
اور فاطمہ کے باپ ہی کے دعویدار خلافت کے تھے باوصف اسکے پہلے ہی فاطمہ زہرا کا گھر کے
جلانیکا قصد کیا اور آگ لیکر موجود ہوگئے حالانکہ تفسیر درمنثور مین علامہ جلال الدین سیوطی
نے کہ معتمد علماے اہل سنت وجماعت سے ہین یہ حدیث لکھی ہے اَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَیْدَۃَ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ
فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ اَیُّ بُیُوْتٍ
ھٰذِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بُیُوْتُ الْاَنْبِیَاءِ فَقَامَ اِلَیْہِ اَبُوْبَکْرٍ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْبَیْتُ مِنْھَا الْبَیْتِ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ قَالَ نَعَمْ مِنْ
اَفَاضِلِھَا **ترجمہ** اخراج کیا ہے ابن مردویہ نے انس ابن مالک اور بریدہ سے کہا
اُنہنے پڑھا رسول اللہ صلعم نے اس آیت کو فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ
یعنی بیچ گھرونکے کہ حکم کیا ہے اللہ نے کہ بلند کیا جاے پس کھڑا ہوا ایک شخص طرف رسول اللہ کے
پھر پوچھا اُسنے یہ کون گھر ہین یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خانہاے انبیا ہین پھر
ابوبکر نے کھڑے ہوکر پوچھا یا رسول اللہ یہ گھر خانۂ علی وفاطمہ اُنہین گھرون سے ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہان یہ گھر فاضل ترین اُن گھرون سے ہے **سبحان اللہ** جس گھر کو جناب رسالتمآب
بزرگترین اُن گھرون سے کہ جن گھرونکی قرآن مین حق تعالی نے مدح کی ہے قرار دیوین اُسی گھر کی
نسبت حضرت عمر فرماوین کہ من آنرا خواہم سوخت اور اسباب اُسکے جلانیکا جمع کرین اور لکڑی
اور آگ باہتمام تمام اُس گھر کے جلانیکو لیجائین پھر خلیفۂ رسول بنجائین اور اہل سنت وجماعت
انکو پیشوا بنائین طرہ یہ ہے کہ حضرت عمر نے ان ظلمون پر جو دختر خیر البشر پر کئے تھے کفایت
نہین کی بلکہ اسقدر بدعتین جاری کین کہ تمام احکام خدا ورسول متبدل ومتغیر ہوگئے اگر کل
محدثات فی الدین حضرت عمر کے لکھے جاوین تو ایک کتاب ضخیم جداگانہ ہوجاے و لہذا بعض ایجاد

من تشیید المطاعن
صفحہ (۱۲۳) ۱۲

فی الدین جو حضرت عمر نے کین اسکے بیان پر اقتصار کیا جاتا ہی چنانچہ تاریخ الخلفا میں بصفحہ
(۱۶) لکھا ہی - وَاَوَّلُ مَنْ سُمِّیَ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرُ اِبْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ
اَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الدِّرَّةَ وَاَوَّلُ مَنْ اَرَّخَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَاَوَّلُ مَنْ
اَمَرَ بِصَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ وَاَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الدِّیْوَانَ ترجمہ اور پہلے جو
شخص نام کیا گیا ساتھ امیر المومنین کے عمر ابن خطاب ہین اور وہی عمر ابن خطاب وہ ہین جسنے
پہلے درہ بنایا اور پہلے جسنے تاریخ ہجرت کی لکھی اور پہلے جسنے حکم دیا نماز تراویح کا اور پہلے جسنے بنایا کچہری کو اور اُسی کتاب مین
بصفحہ (۵۳) - لکھا ہی فَصْلٌ فِی الْاَوَّلِیَّاتِ عُمَرُ یعنی یہ وہ فصل ہی جسمین بیان ہی
اُن چیزونکا کہ جنکو پہلے پہل حضرت عمر نے جاری کیا بعد ازین لکھا ہی قَالَ الْعَسْکَرِیُّ
هُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ کَتَبَ التَّارِیْخَ مِنَ
الْهِجْرَةِ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ بَیْتَ الْمَالِ وَاَوَّلُ مَنْ سَنَّ قِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ
وَاَوَّلُ مَنْ عَسَّ بِاللَّیْلِ وَاَوَّلُ مَنْ عَاقَبَ عَلَی الْهِجَاءِ وَاَوَّلُ مَنْ
ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ حَرَّمَ الْمُتْعَةَ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰی عَنْ
بَیْعِ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ فِی صَلٰوةِ الْجَنَائِزِ
عَلٰی اَرْبَعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الدِّیْوَانَ وَاَوَّلُ مَنْ فَتَحَ
الْفُتُوْحَ وَمَسَحَ السَّوَادَ وَاَوَّلُ مَنْ حَمَلَ الطَّعَامَ مِنْ مِصْرَ فِی
بَحْرِ اَیْلَةَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَاَوَّلُ مَنِ احْتَبَسَ صَدَقَةً فِی الْاِسْلَامِ
وَاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ وَاَوَّلُ مَنْ اَخَذَ زَکٰوةَ الْخَیْلِ وَاَوَّلُ
مَنْ قَالَ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَکَ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ وَاَوَّلُ مَنْ قَالَ اَیَّدَکَ
اللّٰهُ قَالَهٗ لِعَلِیٍّ هٰذَا اٰخِرُ مَا ذَکَرَهُ الْعَسْکَرِیُّ ترجمہ کہا عسکری نے
عمر پہلے وہ شخص ہین جو نامزد کیے گئے ساتھ امیر المومنین کے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے لکھی
تاریخ ہجرت سے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے بیت المال بنایا اور پہلے وہ شخص ہین جسنے
سنت قرار دیا قیام شہر رمضان کو اور پہلے وہ شخص ہین جسنے چوکیداری کی بیچ شب کے اور
پہلے وہ شخص ہین جسنے عقاب کیا اوپر ہجو کرنے کے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے شراب

پینے کی عوض مین اسّی درّے مارے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے حرام کیا متعہ کو اور پہلے
وہ شخص ہین جسنے منع کیا بیچنے سے لونڈیان صاحب اولاد کے اور پہلے وہ شخص ہین
جسنے جمع کیا لوگونکو بیچ نماز جنازہ کے اوپر چار تکبیرونکے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے بنایا
مکان کچہری کو اور پہلے وہ شخص ہین جسنے فتح کیا شہر دنکو اور پیمایش کی حدود کی اونکی
اور پہلے وہ شخص ہین جسنے منگوایا غلہ کو مصرسے بیچ دریا ایلہ کے طرف مدینہ کے اور پہلے
وہ شخص ہین جسنے بند کیا صدقہ کو بیچ اسلام کے اور پہلے وہ شخص ہین جسنے مسئلہ عول
کا جاری کیا فرایض مین اور پہلے وہ شخص ہین کہ لیا جسنے زکات گھوڑونکی اور پہلے وہ شخص
ہین جسنے کہا واسطے علی کے اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكَ یعنی طول کرے اللہ تمھارے
باقی رکھنے کو اور پہلے وہ شخص ہین جسنے کہا واسطے علی کے اَیَّدَكَ اللّٰهُ یعنی مدد کرے
تمھاری اللہ یہ آخر اُس چیز کا ہو کہ بیان کیا ہو اُسکے تئین عسکری نے اور اُسی صفحہ مین بعد
ساڑھے سات سطر کے دوسری فصل مین لکھا ہو وَهَدَمَ الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ وَزَادَ
فِيْهِ وَوَسَّعَهُ وَفَرَشَهُ بِالْحَصْبَاءِ اور بعد ایک سطر کے لکھا ہو وَهُوَ الَّذِيْ
اَخَّرَ مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ اِلٰى مَوْضِعِهِ الْيَوْمَ وَكَانَ مُلْصَقًا بِالْبَيْتِ
ترجمہ وہی عمر وہ شخص ہین گرادیا جسنے مسجد نبوی کو اور زیادہ کیا اور توسیع کی اس مسجد کی
اور فرش بنایا اُس مسجد کا ساتھ سنگریزونکے اور وہی عمر وہ شخص ہین کہ ہٹا کر بنایا مقام ابراہیم
کو جسجگہ پر کہ آجکے دن ہی حالانکہ مقام ابراہیم ملا ہوا تھا ساتھ خانہ کعبہ کے **تنبیہ** تمام
اہل اسلام بخوبی جانتے ہین کہ حضرت عمر پیغمبر نہ تھے انپر احکام خدا کے نہین نازل ہوتے
تھے جبریل انکے پاس وحی نہین لاتے تھے باوجود اسکے حضرت عمر نے دین خاتم الانبیا مین
کس اختیار سے دست اندازی کی کہ خلاف احکام خدا و رسول کے تراویح کو ماہ رمضان مین
سنت قرار دیا شراب پینے والیکو اسّی کوڑے لگائے متعہ کو حرام کیا بیع اُمہات اولاد سے
منع کیا نماز جنازہ سے ایک تکبیر ساقط کر دی صدقہ اسلام مین بند کر دیا گھوڑونپر زکات
لگائی مسجد نبوی کو گرا کر وسیع کر دیا مقام ابراہیم کو کہ خانہ کعبہ سے متصل تھا اپنی جگہ سے
ہٹا کر دور بنایا اہین باتونکو تو احداث فی الدین اور اجرای بدعت کہتے ہین چونکہ بمصداق

آیہ قرآنی بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ یعنی
بلکہ انسان اپنی نفس پر بینا ہو اگرچہ ڈالی عذرات اپنے حضرت عمر اپنے افعال اور کردار کی حسن
و قبح سے خوب واقف تھے تب براہِ دوراندیشی کہ حضرت علی انکو اچھا نہین جانتے ہونگے حضرت
علی اور حضرت عباس سے فرمایا کہ تم دونو حضرت ابوبکر کو اور مجکو کاذب آثم غادر خائن جانتے ہو
حالانکہ ہم دونو ایسے نہین ہین چنانچہ جلد دوم صحیح مسلم کی جو مع شرح نووی چھپی ہو کتاب الجہاد
کے باب حکم الفی مین ایک حدیث طولانی بصفحہ (۹۱) منقول ہو عبارت اُسکی بقدر حاجت
اس مقام پر لکھی جاتی ہو قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِیْرَاثَکَ مِنِ ابْنِ اَخِیْکَ وَیَطْلُبُ ھٰذَا مِیْرَاثَ
امْرَءَتِہٖ مِنْ اَبِیْھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَرَاَیْتُمَاہُ کَاذِبًا اٰثِمًا
غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّہٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ
ثُمَّ تُوُفِّیَ اَبُوْبَکْرٍ فَکُنْتُ وَلِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَوَلِیَّ اَبِیْ بَکْرٍ فَرَاَیْتُمَانِیْ کَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ
اِنِّیْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ انتھٰی بِقَدْرِ الْحَاجَۃِ ترجمہ
کہا عمر نے جب وفات کی رسول اللہ صلعم نے کہا ابوبکر نے کہ مین خلیفہ رسول اللہ صلعم کا ہون
پس تم دونو آے عباس سے کہا کہ تم میراث اپنے ابن عم کی طلب کرتے تھے اور یہ یعنی علی
میراث اپنی زوجہ کے باپ کی طلب کرتے تھے پس ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ ہمارا کوئی
وارث نہوگا جو ہمنے چھوڑا صدقہ ہو پس تم دونون نے ابوبکر کو جھوٹا گنہگار بیوفائی کرنیوالا خیانت
کرنیوالا جانا اور اللہ جانتا ہو کہ تحقیق ابوبکر ہر آئینہ راست گفتار نیکوکار راہ راست کے چلنے والے
تابع حق کے تھے پھر جب ابوبکر نے وفات کی پس ہوا مین خلیفہ رسول اللہ اور خلیفہ ابوبکر کا پھر
تم دونو نے مجھکو جھوٹا گنہگار بیوفای کرنیوالا خیانت کرنیوالا جانا اور اللہ جانتا ہو کہ تحقیق مین
ہر آئینہ راست گفتار نیکوکار راہِ راست کا چلنے والا تابع حق کا ہون تنبیہ اس حدیث سے

ثابت ہو کہ حضرت عمر نے بخطاب حضرت عباس اور حضرت علی کی فرمایا کہ تم دونو حضرت ابو بکر اور مجھکو کاذب آثم غادر خائن جانتے ہو حضرت عباس اور حضرت علی نے کچھہ عذر غیر واقعیت قول حضرت عمر کا نہین کیا بلکہ سکوت فرمایا پس دو شق سی خالی نہین یا یہ کہ حضرت علی اور حضرت عباس حضرات شیخین کو متصف بصفات اربعہ مذکورہ نہین جانتے تھے حضرت عمر نے اُنپر تہمت کی غالباً اس شق کو حضرات اہل سنت تسلیم نکرینگے کسلئے کہ اتہام کسی مومن پر خلاف شان خلافت حقہ ہو یا یہ کہ واقعی حضرت عباس اور حضرت علی حضرات شیخین کو متصف بصفات اربعہ مذکورہ جانتے تھے پس سکوت ان دونو حضرت کا بعد استماع قول حضرت عمر کے اثبات شق ثانی کیلئے کافی ہو چونکہ حسب حدیث منقولہ مدارج النبوۃ صفحہ (۲۲۸) فرمانا حضرت رسول کا نسبت حضرت علی کی دَارَ الحقُّ حَیثُ دَارَ و بگردان حق را با علی ہر سو کہ بگردد معیت حق کی حضرت علی کو لازم ہوگئی تو حضرت علی کا حضرات شیخین کو متصف بصفات مذکورہ جاننا عین حق از روئے حدیث مسلمہ اہل سنت کی قرار پایا اور کذب و غدر و خیانت بموجب حدیث صحیح مسلم کے جلد اوّل مین کتاب الایمان کی باب خصال المنافق مین بصفحہ ۵۶ منقول ہو علامت نفاق کی ہو وہ حدیث یہ ہو عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نشان منافق کی تین ہین جسوقت بات کرے جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جسوقت اُسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت کرے اور دوسری حدیث اُسی صفحہ مین منقول ہو حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ اَبُوْ زُكَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلٰی بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ عقبہ بن مکرم نابینا روایت کرتا ہو کہا اُسنے کہ روایت کی یحییٰ ابن محمد ابن قیس ابو زکیر نے ہمسے کہتا ہو کہ سنا مینے علی ابن عبد الرحمن سے کہ بیان کرتا تھا اسی اسناد سے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور گمان کرے کہ بتحقیق وہ مسلمان ہے

ہرچند ان حدیثون سے نفاق حضرات شیخین کا ثابت ہی لیکن از روے مجادلہ اگر حضرات اہل سنت
وجماعت حضرت علی وعباس کا کاذب وغادر وخائن حضرات شیخین کو جاننا کہ علامت نفاق
کی ہی واسطے ثبوت نفاق حضرات شیخین کے کافی نہ سمجھین تو بحمد اللہ تعالی خود حضرت عمر کا اقرار
اپنے منافق ہونیکا اُنکی کتاب معتمدین موجود ہی چنانچہ میزان الاعتدال ذہبی مین کہ معتمد کتاب رجال
اہل سنت کی ہی اور نسخہ قلمی اسکا پیش نظر ہی بیچ ترجمہ زید ابن وہب کے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے
کہا یا حُذَیفَۃُ بِاللہِ اَنَا مِنَ المُنَافِقِینَ یعنی اے حذیفہ خدا کی قسم مین منافقون سے
ہون پس جب حضرت عمر بقسم شرعی اقرار اپنے منافق ہونیکا کرتے ہین تو اب مجال انکار اہل سنت
وجماعت کو نسبت منافق ہونے انکی باقی نرہی اور چونکہ حضرت ابوبکر وعمر کَنَفسٍ وَاحِدٍ تھے تو
نفاق حضرت عمر کا مثبت نفاق حضرت ابوبکر کا بھی ہی اور منافق کی نسبت اللہ تعالی سورہ
نسا مین فرماتا ہی اِنَّ المُنَافِقِینَ فِی الدَّرکِ الاَسفَلِ مِنَ النَّارِ یعنی
منافقین جہنم کے نیچے کے درجہ مین ہونگے پس مصنف شرح مقاصد کو جسکی عبارت ہمنے
اوپر لکھی ہی دربارہ لعن یزید کی جو وجہ تامل تھی بحمد اللہ تفصیل اُسکی کتب معتمدہ اہل سنت سے
بخوبی کیگئی اور ان واقعات سے بالیقین لعن طرف حضرت شیخین کے ترقی کرتا ہی وہر گاہ نفاق
حضرت ابوبکر کا بھی حدیث عذر وخیانت منقولہ صحیح مسلم سے ثابت ہوگیا تو اب کچھ حاجت
بیان حالات حضرت ابوبکر کے باقی نہین رہے تھے مگر بنظر تکمیل ترتیب بیان کی بالاختصار
حال حضرت ابوبکر کا بھی بیان کیا جاتا ہی **حالات حضرت ابوبکر** پس جلد دوم صحیح
مسلم مین جو مع شرح نووی کے چھپی ہی کتاب الجہاد کے باب الفی مین بصفحہ (۹۱) وصحیح بخاری
کے کتاب المغازی کی باب غزوہ خیبر مین بصفحہ (۳۵۲) متحد اللفظ یہ حدیث منقول ہی
عَن عُروَۃَ عَن عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنتَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
اَرسَلَت اِلَی اَبِی بَکرٍ تَسئَلُہُ مِیرَاثَہَا مِن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللہُ عَلَیہِ بِالمَدِینَۃِ وَفَدَکَ وَمَا بَقِیَ مِن
خُمسِ خَیبَرَ فَقَالَ اَبُوبَکرٍ اِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَکنَا صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَاکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِی

هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اُغَیِّرُ شَیْئًا مِنْ صَدَقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِہَا الَّتِیْ کَانَ عَلَیْہَا فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْہَا بِمَا عَمِلَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَبُوْبَکْرٍ اَنْ یَدْفَعَ اِلٰی فَاطِمَۃَ مِنْہَا شَیْئًا
فَوَجَدَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ ذَالِکَ فَہَجَرَتْہُ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ
حَتّٰی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ
اَشْہُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَتْ دَفَنَہَا زَوْجُہَا عَلِیٌّ لَیْلًا وَلَمْ یُؤْذِنْ بِہَا اَبَابَکْرٍ
وَصَلّٰی عَلَیْہَا وَکَانَ لِعَلِیٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْہٌ حَیَاۃَ فَاطِمَۃَ فَلَمَّا
تُوُفِّیَتْ اِسْتَنْکَرَ عَلِیٌّ وُجُوْہَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَمُبَایَعَتَہٗ
وَلَمْ یَکُنْ یُبَایِعُ تِلْکَ الْاَشْہُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنِ ائْتِنَا
وَلَا یَاْتِنَا اَحَدٌ مَعَکَ کَرَاہِیَۃً لِیَحْضُرَ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللّٰہِ
لَا تَدْخُلْ عَلَیْہِمْ وَحْدَکَ اِنْتَہٰی بِقَدْرِ الْحَاجَۃِ ترجمہ عروہ عائشہ سے

روایت کرتا ہی کہ تحقیق فاطمہ دختر رسول اللہ صلعم نے پیغام بھیجا پاس ابوبکر کے بطلب میراث اپنے باپ رسول خدا کی جسکو خدا نے مدینہ مین خالصہ رسول اللہ صلعم کا کردیا تھا اور فدک در باقی خمس خیبر سے ابوبکر نے کہا کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ ہمارا کوئی وارث نہوگا جو تر کہ ہمارا ہی صدقہ ہی جز این نیست کہ کہا سکتے ہین اس مال سے آل محمد صلعم اور بتحقیق مین خدا کی قسم کچھ تغیر نہین کرونگا صدقہ رسول صلعم مین اُس حال سے کہ زمانہ رسول اللہ صلعم مین تھا اور ہر آئینہ عمل کرونگا مین اُسمین جو عمل کرتے تھے رسول اللہ صلعم کر ہی لیکن انکار کیا ابوبکر نے اس امر سے کہ فاطمہ کو کچھ دیوین پس غضبناک ہوئین فاطمہ اس بات سے ابوبکر پر اور ترک ملاقات ابوبکر کی کی پھر ہرگز کلام نکیا فاطمہ نے ابوبکر سے تا اینکہ وفات کی اور زندہ رہین فاطمہ بعد پیغمبر صلعم کے چھ مہینے پس ہرگاہ فاطمہ نے وفات کی دفن کیا اُنکو اُنکے شوہر علی نے رات کو اور نہ خبر کی وفات فاطمہ کی ابوبکر کو اور نماز جنازہ فاطمہ پر علی نے پڑھی اور علی کیلئے زندگی فاطمہ مین رو داری تھی پس ہرگاہ فاطمہ نے وفات کی تو علی نے لوگونکو منہ پھیرے ہوئے پایا تب علی نے التماس مصالحت

اور بیعت کرنیکی ابوبکر سے کی اور اس چھ مہینے تک بیعت نہ کی تھی پس ابوبکر کے پاس پیغام
بھیجا کہ تم میرے پاس آؤ اور تمھارے ساتھ کوئی نہ آوے بسبب بُرا جاننے اس امر کے کہ عمر آوین
پس عمر نے ابوبکر سے کہا کہ قسم خدا کی تم تنہا اُنکے پاس نہ جاؤ فقط اور پھر صحیح بخاری مین یہ
روایت بیچ باب فرض الخمس بصفحہ ۴۳۱ کے کسقدر اختلاف عبارت سے لکھی ہے مگر مضمون
واحد ہے جسقدر عبارت اُسمین اس حدیث سے زیادہ ہے وہ لکھی جاتی ہے فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ
بِالْمَدِیْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰی عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ وَاَمَّا خَیْبَرُ وَفَدَكُ
فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِیْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰی
مَنْ وَلِیَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰی ذٰلِكَ اِلَی الْیَوْمِ ترجمہ پس لیکن
صدقہ رسول کا جو مدینہ مین تھا عمر نے اُسی علی و عباس کو دیا اور لیکن خیبر اور فدک پس روکا
ان دونو کو عمر نے اور کہا کہ یہ دونو صدقہ رسول اللہ صلعم مین تھے یہ دونو صدقے اُن امور کیلئے
تھے جو پیش آتے تھے آنحضرت کو اور آنحضرت کے مصائب کیواسطے اور حکم دیا خیبر اور فدک
کی نسبت کہ بتصرف حاکم کے رہے پس وہ آجتک اُسیطرح پر ہین اور قبل اسکے صحیح مسلم سے حدیث
غدر وخیانت لکھی گئی ہے اُس حدیث مین کہ طولانی ہے بصفحہ (۹۰) یہ فقرات بھی لکھے ہین
ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْعَبَّاسِ وَعَلِیٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِالَّذِیْ بِاِذْنِهٖ
تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ ترجمہ
پھر متوجہ ہوئے عمر طرف علی و عباس کے اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تم دونو کو اُسکے جسکے حکم سے قایم ہے
آسمان وزمین آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہو گا جو ہم چھوڑتے
ہین وہ صدقہ ہے عباس اور علی نے کہا ہان یعنی ہم جانتے ہین اور حدیث ثانی صحیح مسلم سے ثابت ہے
کہ حضرت عمر نے جب قسم دیکر حضرت علی وعباس سے پوچھا کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمارا
کوئی وارث نہو گا جو کچھ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے بجواب اسکے حضرت علی و عباس نے اقرار کیا کہ
ہم جانتے ہین باوصف اسکے پھر علی وعباس نے دومرتبہ دعویٰ وراثت کا نسبت فدک کے

ایک مرتبہ بعد حضرت ابوبکر اور بار ثانی بعد حضرت عمر پیش کیا حالانکہ محدثین اہل سنت نسبت
حضرت علی کے یہ بھی حدیثین لکھتے ہین کہ حسب دعاء رسول حق اُنکے ساتھ پھرتا تھا جدھر
وہ پھرتے تھے اور معیت قرآن کی اونکو تا قیامت لازم تھی اور صواعق محرقہ مین بصفوٗ
(۱۱۲) لکھا ہو و اَخرجَ ابنُ عساکِر نزلَ فی علیٍ ثلٰثُ مأۃِ آیۃٍ یعنی تین
سو آیتین شان مین علی ابن ابیطالب کے نازل ہوئین باوصف ایسے فضائل کے ممکن ہی نہین ہے
کہ علی ابن ابیطالب خلاف حق دعوی فدک کا از جانب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کرتے اور بسبب
منع دعوی ناحقہ کے حضرت ابوبکر سے اسقدر غضبناک ہوتے کہ رحلت فاطمہ کے انکو اطلاع نکرتے
خود نماز جنازہ فاطمہ کی پڑھکر شبکو دفن کر دیتے اور حضرت عمر سے اسقدر ناخوش ہوتے کہ انکا
سامنے آنا انکا گوارا نفرماتے اور زیادہ تر محل تعجب یہ ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مسئلہ عدم میراث کا اپنی کہ خاص متعلق ساتھ فاطمہ زہرا کے تھا اُنسے نہ کہا اور حضرت ابوبکر سے
کہدیا اس سے لازم آتا ہو کہ پیغمبر خدا نے تبلیغ احکام خدا کی نہ کی بلکہ خود باعث اس فتنہ و فساد
کے ہوئے معاذ اللہ کوئی مسلمان نسبت رسول اللہ کے ایسا اعتقاد فاسد نہین کر سکتا ہے
اور اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت سیدہ صلوات اللہ علیہا کو پیغمبر خدا نے اس مسئلہ سے آگاہ کر دیا تھا
مگر سیدہؑ نے خلاف حکم رسول کے دعوی وراثت فدک کا کیا پس حاشا و کلا کہ فاطمہ سردار نساء
عالمین پارۂ جگر خاتم النبیین کی تھین کبھی ممکن ہی نہین ہو کہ وہ خلاف حق دعوی وراثت
فدک کا کرتین اور باوجود دعوی ناحقہ کے حضرت ابوبکر سے اس معاملہ مین اسقدر رنجیدہ و غضبناک
ہوتین کہ اُنکو ترک کر دیتین اور پھر تا حیات اپنی اُنسے بات نکرتین کسلئے کہ اگر صدور ایسے افعال
قبیحہ کا حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے ممکن ہوتا تو اللہ تعالی عالم الغیب کبھی اُنکی حق مین آیہ
تطہیر جسمین پاک کرنا اُنکا رجس سے ارشاد فرماتا ہو کہ باب آیندہ مین۔ انشاء اللہ تفسیر اس آیہ
کی لکھی جائیگی اور آیہ قربی جسمین محبت اُنکی اجر رسالت قرار دی ہو جسکی تفسیر کتب اہل سنت
سے باب اول مین لکھی گئی ہو نازل نہ فرماتا پس جسکو اللہ تعالی رجس سے پاک کر دے
اُس سے صدور فعل ناحق کا محال ہو تو ضرور ہو کہ جو کچھ علی و فاطمہ کرتے تھے وہ عین حق
و صواب تھا بنا برین جب رسول اللہ صلعم کو وثوق صدق و طہارت علی و فاطمہ کا بنص

قرآنی ثابت و متحقق ہوگیا اب آنحضرت نے بھی احادیث مفصلہ ذیل شان مین اُنکی ارشاد فرمایا
حدیث اوّل صواعق محرقہ کے باب اول کی فصل نہم مین بصفحہ ۱۰۸ یہ حدیث منقول ہی
عَنْ سَعْدِ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِيْ ترجمہ سعد ابن وقاص کہتے ہین کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جسنے ایذا دی علی کو اُسنے ایذا دی مجکو حدیث ثانی بخاری کے
باب مناقب فاطمہ مین بصفحہ ۳۹۱ لکھا ہی عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا
فَقَدْ اَغْضَبَنِيْ ترجمہ مسور ابن مخرمہ کہتا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فاطمہ پارۂ جگر میری ہی جو اُسکو غضب مین لایا پس بتحقیق وہ مجکو غضب مین لایا حدیث
ثالث صحیح مسلم مین جو مع شرح نووی کی چھپی ہی باب فضائل فاطمہ مین بصفحہ ۲۹۰ منقول ہی
عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا ترجمہ مسور ابن مخرمہ
کہتا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جزاین نیست کہ فاطمہ میری پارۂ جگر ہی جو چیز فاطمہ کو ایذا دیتی
ہی وہ مجھکو ایذا دیتی ہی ان احادیث ثلثہ سے ثابت ہی کہ ایذاء علی و فاطمہ ایذاء رسول و
اغضاب رسول ہی اور غضب بغیر اذیت کے نہین ہوتا ہی پس اس سے زیادہ کیا اذیت ہوگی
کہ حضرت فاطمہ کا آذوقہ فدک سے تھا اوسکو حضرات شیخین نے ضبط کیا اور سیدہ کو محتاج
کر دیا و ہرگاہ ایذاء علی و فاطمہ اور اغضاب فاطمہ کہ مستلزم ایذا و اغضاب رسول اللہ ہی نسبت حضرت
شیخین کے احادیث صحیحین سے ثابت ہی اور موذی رسول اللہ کی نسبت خداوند عالم قرآن مین
بیچ سورۂ احزاب کے ارشاد فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ترجمہ اور جو لوگ کہ
ایذا دیتے ہین اللہ اور اللہ کے رسول کو لعنت کیا اللہ نے اُنپر بیچ دنیا و آخرت کے اور مہیا
کیا ہی اُنکے لئے عذاب خوار کرنیوالا چونکہ نتیجہ۔ ان مقدمات مرتبہ کا بدیہی ہی ہر شخص سمجھ سکتا ہی لہذا
مجھکو استخراج نتیجہ کی ضرورت نہین ہی اور اسی قسم کا نتیجہ بنسبت حضرت شیخین اور بھی بعض

حدیث معتمدہ و منقولہ کتب اہلِ سنت سے نکلتا ہی چنانچہ کتاب ملل و نحل علامہ شہرستانی مین کہ علمائ معتمدین اہل سنت سے ہین اور کتاب مذکور مصر مین چھپی ہی بصفحہ ۹ لکھا ہی اَلْخِلَافُ الثَّانِی فِی مَرَضِہٖ اِنَّہٗ قَالَ جَہِّزُوْا جَیْشَ اُسَامَۃَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا فَقَالَ قَوْمٌ یَجِبُ عَلَیْنَا اِمْتِثَالُ اَمْرِہٖ وَاُسَامَۃُ قَدْ بَرَزَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ قَوْمٌ قَدِ اشْتَدَّ مَرَضُ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَا تَسَعُ قُلُوْبُنَا لِمُفَارَقَتِہٖ وَالْحَالَۃُ ھٰذِہٖ فَنَصْبِرُ حَتّٰی نُبْصِرَ اَیْشَ یَکُوْنُ مِنْ اَمْرِہٖ **ترجمہ** دوسرا خلاف جو حالت مرض رسول اللہ صلعم مین واقع ہوا یہ ہی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سامان کرو تم سب لوگ لشکر اسامہ کا لعنت کری خدا اُس شخص پر جو وار بیٹھے اُس جنگ سے پھر ایک قوم نی کہا واجب ہی ہم پر بجالانا حکم آنحضرت کا اور اسامہ مدینے سے باہر نکلا اور ایک گروہ نے کہا کہ مرض آنحضرت کا شدید ہوگیا ہی دلونکو ہماری تاب جدائی آنحضرت کی نہین ہی اور حالیکہ حالت آنحضرت کی یہ ہی پس صبر کرین ہملوگ تا اینکہ دیکھین ہم کہ امر حضرت کا کیا ہوتا ہی **تنبیہ** کتاب ملل و نحل تصنیف علامہ شہرستانی کی نہایت معتمد کتاب مذہب اہلِ سنت و جماعت کی ہی اور نایاب بھی نہین ہی اور خصوصاً مطبع بولاق مصر مین جہانکے حاکم بھی اہل سنت و جماعت ہین چھپی ہی اب اُسکی صحت مین کچھ جائ گفتگو باقی نہین رہی باوصف اسکے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشری مین بصفحہ (۴۲۲)- لکھا ہی کہ جملہ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا ہرگز کتب اہل سنت مین موجود نہین ہی چنانچہ عبارت اُسکی یہ ہی وجملہ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْہَا ہرگز در کتب اہل سنت موجود نیست و بالفرض اگر صحیح ہم باشد معنیش آنست کہ اسامہ را تنہا گذاشتن و ازمہم رومیان برای انتقام زید بن حارثہ پہلو تہی کردن حرام است و چون ابوبکر بخدمت امامت متعین شد ازانہمہ امور او را استثنا واقع ہست بلا شبہ قَالَ الشَّہْرِسْتَانِیُّ فِی الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ اِنَّ ھٰذِہِ الْجُمْلَۃَ مَوْضُوْعَۃٌ وَمُفْتَرَاۃٌ و بعضے فارسی نویسان کہ خود را محدثین اہل سنت شمردہ اند و در سیر خود این جملہ را آوردہ برای الزام اہل سنت کفایت نمیکند زیرا کہ اعتبار حدیث نزد اہل سنت بیافتن حدیث در کتب مسندہ محدثین ہست مع الحکم بالصحۃ و حدیث بے سند نزد ایشان شتر بے مہار است

کو اصلاً گوش بآن نمی نہند یہ جرات وجسارت شاہصاحب کے لایق دید ہے کہ صرف انکار حدیث پر کفایت نہ کی بلکہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ ملل ونحل مین لکھا ہے کہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا بنایا ہوا اور افترا کیا گیا ہے حالانکہ ملل ونحل مین حدیث لعن اللہ من تخلف عنہا موجود ہے وجملہ موضوعہ شاہصاحب کا وجود نہین ہے ملاحظہ تحفۂ اثنا عشری سے معلوم ہوا کہ شاہصاحب کے عادات سے ہے کہ اپنے مقلدین کی خوش کرنے کیواسطے بے باکانہ مضامین غیر صحیح لکھدیتے ہین چنانچہ قصہ فدک مین بصفحہ ۲۳۴ لکھا ہے سلمنا کہ حضرت زہرا بنابر منع میراث یا بنابر نشنیدن دعویٰ ہبہ غضب فرمود وترک کلام با ابوبکر نمود لکن در روایات شیعہ وسنی صحیح وثابت ہست کہ این امر خیلے برابوبکر شاق آمد وخود را بدر سراے زہرا حاضر آورد وامیر المومنین علی را شفیع خود ساخت تا آنکہ حضرت زہرا ازو خوشنود شد اما روایات اہل سنت پس در مدارج النبوۃ وکتاب الوفا بیہقی وشروح مشکوۃ موجود ہست بلکہ در شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق نوشتہ ہست کہ ابوبکر صدیق بعد ازاین قضیہ بخانۂ فاطمہ رفت ودر گرمی آفتاب بر در باستاد وعذر خواہی کرد وحضرت زہرا ازو راضی شد ودر ریاض النضرۃ نیز این قصہ بتفصیل مذکور ہست ودر فصل الخطاب بروایت بیہقی از شعبے نیز ہمین قصہ مروی ست وابن السمان در کتاب الموافقۃ از اوزاعی روایت کردہ کہ گفت بیرون آمد ابوبکر بر در فاطمہ در روز گرم وگفت نمیروم ازینجا تا راضی نگردد از من بنت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس در آمد بروی علی پس سوگند داد بر فاطمہ کہ راضی شو پس راضی شد فاطمہ واما روایات شیعہ پس زیدیہ خود بعینہ موافق روایت اہل سنت درین باب روایت کردہ اند واما امامیہ پس صاحب محجاج السالکین وغیر او از علماے ایشان روایت کردہ اند بعد اسکے شاہ صاحب نے عبارت عربی محجاج السالکین کی لکھی ہے حالانکہ کوئی کتاب اس نام کی شیعونکی معتمد کتابون مین نہین ہے مگر قدرت خدا لایق تماشا ہے کہ شاہصاحب نے اس پیرایہ مین اس بات کا تو اقرار کیا کہ حضرت فاطمہ زہرا بنابر منع میراث یا بنابر نہ سننے دعوے ہبہ کی غضبناک ہوئین اور ترک کلام کیا ابوبکر سے گو بعد غضبناکی رضامند ہوگئے ہون لاکن احادیث صحیحین سے ہم ثابت کر آئے ہین کہ اغضاب فاطمہ اغضاب رسول ہے اور قبیح اغضاب رسول ظاہر وباہر ہے محتاج بیان نہین ہے پھر صفحہ ۲۳۴ مین تحفہ اثنا عشری کے شاہصاحب نے

لکھا ہی دعوی ہبہ از حضرت زہرا و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی اختلاف
الروایات در کتب اہل سنت اصلا موجود نیست محض از مفتریات شیعہ ہست در مقام الزام
اہل سنت آوردن و جواب آن طلبیدن کمال سفاہت ہست بلکہ در کتب اہل سنت برخلاف
آن موجود ہست تمام ہوئی عبارت تحفہ کی یہ بیان شاہ صاحب کہ حضرت فاطمہ کا دعوے
ہبۂ فدک کرنا کتب اہل سنت مین اصلا موجود نہین ہی محض مفتریات شیعہ سے ہی تمام تر جھوٹ
اور کذب بحت ہی سچ ہی مفتری تمام جہان کو مفتری جانتا ہی اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلٰی
نَفْسِہٖ مثل مشہور ہی کسلئے کہ بہت سی کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت مین دعوی ہبہ سیدہ
کا نسبت فدک کے کرنا مسطور ومنقول ہی منجملہ انکی شرح مواقف مطبوعہ مطبع نولکشور مین بصفحہ
(٧٣٥) لکھا ہی فَاِنِ ادَّعَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَحَلَهَا اَیْ
اَعْطَاهَا فَدَكَ كَالنِّحْلَةِ اَیْ عَطِيَّةً وَشَهِدَ عَلَيْهِ عَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ رض وَالصَّحِيْحُ اُمُّ اَيْمَنَ وَهِیَ اِمْرَءَةٌ اَعْتَقَهَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ حَافِظَةَ اَوْلَادِهٖ وَزَوَّجَهَا
مِنْ زَيْدٍ فَوَلَدَتْ لَهٗ اُسَامَةُ فَرَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ شَهَادَتَهُمْ فَيَكُوْنُ
ظَالِمًا قُلْنَا اَمَّا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَلِلْفَرْعِيَّةِ لِاَنَّ شَهَادَةَ الْوَلَدِ
لَا يُقْبَلُ لِاَحَدِ اَبَوَيْهِ وَاَجْدَادِهٖ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاَيْضًا
هُمَا كَانَا صَغِيْرَيْنِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَاَمَّا عَلِیٌّ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ
فَلِقُصُوْرِهِمَا عَنْ نِصَابِ الْبَيِّنَةِ وَهُمَا رَجُلَانِ اَوْ رَجُلٌ اَوْ امْرَاَ
تَانِ ترجمہ پس اگر دعوی کیا فاطمہ نے کہ تحقیق انہین پیغمبر صلعم نے بخشا انہین فاطمہ
کے تئین یعنی عطا کیا انہین فاطمہ کے تئین فدک کو بخشش کرنے کر یعنی عطا کرنے کر اور
گواہی دی اوپر اسی دعوے کے علی وحسن وحسین وام کلثوم رضی اللہ عنہم نے اور
اصح یہ ہی کہ ام ایمن نے اور وہی ام ایمن ایک عورت ہی کہ آزاد کیا اُسکے تئین رسول اللہ صلعم نے اور
تھین ام ایمن نگہبان اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نکاح کیا تھا انہین ام ایمن کا رسول
اللہ صلعم نے زید سے پس پیدا ہوئے بطن ام ایمن سے نطفہ زید اسامہ پھر رد کیا ابو بکر نے

گواہی اُن سبھونکی پس ہوگئے ابوبکر ظالم ہم جواب مین کہینگے لیکن حسن وحسین پس بسبب فرع ہونیکے اسواسطے کہ گواہی بیٹی کی نہین قبول کیجاتی ہو واسطے والدین کے اور اجداد کے نزدیک اکثر صاحب علم کے اور بھی وہ دونون کمسن تھے بیچ اسوقت کے اور لیکن علی وام کلثوم پس واسطے قصور انہین دونو کے نصاب گواہی سے وہی دو مرد ہین یا ایک مرد اور دو عورت اور معارج النبوۃ مین بیچ رکن چہارم کے باب دہم مین بصفحہ ۲۲۱ یہ عبارت لکھی ہے و بعضے گویند کہ بسوئے فدک حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین را رضی اللہ عنہ فرستادہ مصالحہ بدست امیر رضی اللہ عنہ واقع شد بران نہج کہ امیر قصد خون ایشان نکند و حوائط خاص ازان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد جبرئیل علیہ السلام فرود آمدہ گفت کہ حق تعالی میفرماید کہ حق ایشان بدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ خویشان من کیستند وحق ایشان چیست جبرئیل علیہ السلام گفت کہ فاطمہ است حوائط فدک را بادہ وانچہ از خدا و رسول است در فدک ہمہ بادہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ را بخواند و برای او حجتے نوشت وآن وثیقہ بود با و بعد از وفات رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آورد گفت این کتاب رسول خدا است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برای من وحسن وحسین نوشتہ است اور صواعق محرقہ مین بصفحہ ۲۱ و ملل ونحل مین بصفحہ ــــ ہے کہ یہ دونو کتابین مصر مین چھپی ہین اور علاوہ اسکے بیس اکیس کتب معتمدۂ اہل سنت مین یہ روایت مرقوم ومسطور ہے بسبب خوف طول دو کتاب کی نقل عبارت پر کفایت کیگئی باوصف اسکے شاہصاحب نے باانہمہ فضل وکمال اس روایت سے قطعاً انکار کرکے لکھا کہ کتب اہل سنت مین اصلا موجود نہین ہو یہ راستی گفتار اور صدق مقال شاہ صاحب کالائق عبرت ولحاظ ارباب دین ودیانت ہو اصل حال یہ ہو کہ علمائے اہل سنت وجماعت دربارۂ اثبات خلافت حضرات ثلثہ کیواسطے اغوای عوام کے بلالحاظ صدق وکذب جو چاہتے ہین بیباکانہ لکھدیتے ہین اور اسی بنا پر اپنی اہل مذہب کو کتب مناظرہ کو دیکھنے سے منع کرتے ہین اب مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون اور قصہ تجہیز جیش اسامہ کا کتاب معتمد اہل سنت سے لکھتا ہون پس جلد دوم کتاب مدارج النبوۃ مین بصفحہ ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲

یکی و آخر غزوات و سرایا سریه اسامه بن زید بن حارثه است که او را در روز دوشنبه بست و ششم
ماه صفر سنه یازدهم از هجرت بجانب اُبنی بضم همزه و سکون موحده که از دیار روم است و مقتل
پدر او بود در سریه موته امیر ساخت که بر سر آنجماعه تاختن آرد و آتش در خانمان ایشان زند و در رفتن
تعجیل نماید تا پیش از وصول خبر بسران قوم رود و پیش از رفتن جواسیس و طلایع بفرستد
و راهبران با خود ببرد و در همین فکر بودند که روز چهارشنبه بست و هشتم ماه مذکور آنحضرت را مرض
طاری شد و تپ و درد سر عارض گشت و روز دیگر باوجود مرض بدست مبارک خود لوای برای او
عقد نمود و فرمود اُغزُ بِسمِ اللهِ وفی سبیل الله فَقَاتِلْ مَنْ کفر بالله پس
اسامه لوا را گرفت و بیرون رفت و لوا را بریده بن الحصیب داد تا در ان لشکر صاحب لوای او باشد
و در جرف بضم جیم و را و بقا که نام موضعی است قریب مدینه مطهره و در اصل بمعنی آب کندن است منزل
ساخت تا سپاه آنجا جمع شد و حکم عالی چنان صادر شد که اعیان مهاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق
و عمر فاروق و عثمان ذی النورین و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیده بن الجراح و غیرهم الا علی مرتضی
را رضی الله عنهم اجمعین که همراه نکرد در ان لشکر همراه اسامه باشند و این معنی بر خاطر بعضی مردم گران آمد
که غلامی را بر اکابر مهاجرین و انصار امیر گردانید و در مجلس از این جماعه سخنان ازین باب بظهور می آمد
و در دمی یافت چون این اخبار بسمع شریف رسید خاطر مبارکش رنجیده شد و بغضب در آمد و باوجود
تپ و درد سر از خانه مبارک بعصابه بربسته بیرون آمد و بر سر منبر رفت و خطبه خواند و فرمود ای معشر الناس
اینچه سخن است که در باب امیر ساختن من اسامه را از شما سر بر میزند در باب امارت پدرش در غزوه
موته نیز طعن میکردند بخدا سوگند که وی سزاوار امارت است و پدرش نیز سزاوار امارت بود و زید از
دوست‌ترین مردم بود بمن و پسرش اسامه نیز از دوست‌ترین مردم است نزد من بعد از وی و هر دو مظنه خیر اند
الکنون وصیت من در شان وی به نیکی قبول کنید که وی از جمله خیار شما است پس از منبر فرود آمد و
بخانه مبارک درون رفت و بعضی از فضائل اسامه نیز در سریه موته مذکور شده آمده است که چون
عمر ابن الخطاب در زمان خلافتش اسامه را میدید میگفت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الاَمِیر
اسامه میگفت غَفَرَ اللهُ لَکَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِین میگوئی تو مرا امیر پس گفت عمر
همیشه هستم که میخوانم ترا امیر تا زنده ام وی گفت رفت رسول خدا ازین عالم و تو بر ما امیر بودی

و بود اسامه نزد وفات رسول خدا صلی الله علیه وسلم هیژده یا نوزده ساله و بعضی بیست گفته اند
و گویند این واقعه در دهم ربیع الاول بود و در این روز طوایف مردم که مامور بودند برفتن نزد اسامه
فوج فوج می آمدند و آنحضرت صلی الله علیه وسلم را وداع کرده بالشکرگاه می تافتند و در آن
روز مرض رسول خدا صلی الله علیه وسلم از روزهای دیگر بیشتر بود و میفرمود جیش اسامه را
روان کنند و روز یازدهم اسامه از معسکر خود بعزم وداع آنحضرت آمد و بربالین شریف حاضر
شد و سر مبارک را پیش برد و سر و دست مبارکش را تقبیل نمود و ثقل مرض بر آنحضرت چنان
غلبه داشت که مجال تکلم نداشت و اما دستهای مبارک آنحضرت بجانب آسمان بر آورده بر اسامه فرود می آورد
و اسامه گفت چنان دانستم که مرا دعا میکرد پس اسامه از حجره رسول صلی الله علیه وسلم بیرون آمده
بلشکرگاه آمده رفت صباح روز شنبه باز آمد و آنحضرت را صلی الله علیه وسلم خفتی حاصل شده بود
اسامه را وداع نمود و فرمود اُغْدُ عَلٰی بَرَکَةِ اللهِ و اسامه بنا بر فرمودهٔ آنحضرت صلی الله
علیه وسلم بلشکرگاه رفت و فرمان داد تا لشکر کوچ کنند و چون خواست که خود سوار شود مادرش ام ایمن
پیغام فرستاد که رسول خدا در نزع است اسامه باز گشت و اشراف صحابه رضی الله عنهم نیز مراجعت
نمودند و ابوبکر صدیق و عمر فاروق و امثال ایشان رضوان الله علیهم خود در مدینه مطهره بودند
و بریده بن الحصیب لوا را بر در آنحضرت برد و چون از دفن آن سرور صلی الله علیه وسلم فارغ گشتند
و خلافت بر امیر المومنین ابوبکر رضی الله عنه قرار یافت حکم کرد تا لوا را بر در خانه اسامه بردند تا
بلشکری که رسول خدا صلی الله علیه وسلم مقرر فرموده بود و حکمی که آنحضرت صلی الله علیه وسلم
کرده بنفاذ آید پس اسامه بیرون رفت و در جرف منزل ساخت تا مردم جمع شوند درین اثنا خبر
بمدینه رسید که از قبایل عرب مرتد گشتند یعنی مردم گفتند که اگر رفتن اسامه موقوف باشد
تا دقیقه که خاطر از قصه اهل ارتداد فارغ گردد بهتر باشد مبادا که چون بشنوند که درین فرصت
لشکر قوی از مدینه بیرون رفته دلیر شوند و بر مدینه تاختن آرند و تعرضی با اهل مدینه نمایند
صدیق اکبر رضی الله عنه این حکایت را قبول نمود و گفت اگر دانم که بسبب فرستادن لشکر
اسامه در مدینه لقمه سباع خواهم شد خلاف فرمان رسول صلی الله علیه وسلم جائز ندارم فاما
از اسامه درخواست نمود که عمر خطاب را رضی الله عنه دستوری دهد تا نزد وی باشد پس باذن وی عمر

ازان جیش متخلف شد وچون ماه ربیع الآخر درآمد اسامه بجانب وی توجه نمود وبر اہل آنجا ظفر
یافت وبسیاری از ایشان را بقتل آورد و بعضے از اشجار ومنازل وبساتین و زراعات
رابسوخت وقاتل پدر خود را بقتل آورد وغنیمت بسیار حاصل کرد ومراجعت نمود ومدت
غیبت ابن جیش چہل روز بود اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ یہ ہو کہ بتاریخ چھبیسوین ۲۶ صفر
رسول اللہ صلعم نے اسامہ کو کہ غلام زادہ بطن کنیزک سے تھے واسطے جنگ اہنی کے کردیا
روم سے ہی متعین کر کے تعجیل روانگی فرمائے ۲۸ صفر کو آنحضرت بیمار ہوئے باوجود مرض
کے اپنے دست مبارک سے علم تیار کر کے اسامہ کو دیا اسامہ نے بمقام جرف کہ متصل مدینہ
کے ہے قیام کیا کہ لشکر وہان جمع ہو اور جناب رسالتماب نے حکم صادر فرمایا کہ باستثنائے امیرالمومنین
علیہ السلام کے اعیان مہاجر وانصار مثل حضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت عثمان وغیرھم
ہمراہ لشکر اسامہ کے رہین یہ امر صحابہ کو ناگوار ہوا کہ غلام زادہ کو رسول اللہ صلعم نے اکابر صحابہ پر
امیر کیا جب یہ خبر آنحضرت کے گوش زد ہوئی تو حضرت رنجیدہ ہو کر غضبناک ہوئے وباوجود تپ
ودرد سر کے باہر تشریف لائے اور منبر پر جا کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ای گروہ مردم یہ کیا سخن ہے
کہ دربارۂ امیر کرنے اسامہ کے تملوک کرتے ہو خدا کی قسم اُسامہ لایق امارت ودوست ترین
مردم میرے نزدیک ہی اور باپ بھی اسکا ایسا ہی تھا اور کہتے ہین کہ یہ واقعہ دہم ربیع الاول کا ہی
یازدہم ربیع الاول کو پھر اسامہ وداع کیلئے حاضر ہوئے آنحضرت کو شدت مرض سے طاقت
کلام کرنیکی نہ تھی مگر ہاتھ آسمان کیطرف اُٹھا کر دعا کرتے تھے اسامہ رخصت ہو کر اپنے لشکرگاہ
کو گئے صبحکو اُسکی پھر حاضر ہوئے آنحضرت کو مرض مین کچھ خفت تھی حضرت نے اسامہ کو رخصت
کیا اور حکم روانگی کا دیا جب اسامہ لشکرگاہ مین پہونچے اور حکم دیا کہ لشکر کوچ کرے اور خود
سوار ہوئے کہ ام ایمن نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلعم کی حالت نزع ہو اسامہ اور اشراف صحابہ
پھر آئے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور امثال اُنکے مدینہ مین تھے مدینہ سے باہر نہین گئے تھے
جب دفن آنحضرت سے فراغت ہوئی اور خلافت حضرت ابوبکر پر قرار پائی اُنہون نے حکم روانگی
جیش اسامہ کا صادر فرمایا اس اثنا مین خبر ارتداد قبائل عرب کی پہونچی لوگون نے کہا کہ جب
تک اہل ارتداد سے اطمینان نہو روانگی اسامہ کی ملتوی رہی حضرت ابوبکر نے کہا کہ خلاف

حکم رسول اللہ کے مین نکرونگا اور اسامہ سے درخواست کی کہ حضرت عمر کو اجازت دین کہ وہ میرے
پاس رہین اسامہ نے اجازت دی اور باذن اسامہ کے حضرت عمر متخلف جنگ اسامہ سے ہوئی اور نہ خود
حضرت ابوبکر اس جنگ مین گئے اس عبارت سے دو امر مستفاد ہوتے ہین اول یہ کہ رسول اللہ صلعم
نے اسامہ کو کہ غلام زادہ اور کنیزک زادہ رسول اللہ صلعم کا تھا مرض الموت مین جب جنگ دیار روم
کیلئے متعین کیا تو حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و دیگر صحابہ کبیر قرار دیا اور ان سب صحابہ کو تابع اور مطیع
اسامہ کا کیا اور بقسم ارشاد فرمایا کہ اسامہ سزاوار امارت اور دوسترین مردم میرے نزدیک ہے اور امیر المومنین
علیہ السلام کو مامور و مطیع اسامہ کا نہین کیا اس سے ثابت ہوا کہ اسامہ افضل حضرت ابوبکر سے تھے
اور حضرت امیر المومنین اسامہ سے افضل تھے اور ازالۃ الخفا مین بصفحہ (١٦) مرقوم ہے و آز لوازم خلافۃ
خاصہ آنست کہ خلیفہ افضل امت باشد در زمان خلافت خود نقلاً و عقلاً از انجہت کہ در نکتہ اولی
تقریر کردیم کہ چون خلافت ظاہرہ ہمدوش خلافت حقیقیہ باشد وضع شی در محل خود ثابت گردد
پس بموجودی اسامہ کے خلافت حضرت ابوبکر کی باطل ہوجاتی ہے چہ جاے حضرت امیر المومنین کہ وہ
تو اسامہ سے بھی افضل تھے اور بعد رسول اللہ صلعم کے افضل امت بجز امیر علیہ السلام کے کوئی
دوسرا شخص نہ تھا تو خلافت حضرت امیر علیہ السلام کی حسب اقرار شاہ صاحب کے مسلم الثبوت ہوگئی
زیادہ تر مقام تعجب یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت روایت مرویہ حضرت عایشہ سے دربارہ اسکے کہ رسول اللہ
نے حالت مرض مین حضرت ابوبکر کو اجازت امامت نماز کی دی تھی استدلال خلافت حضرت ابوبکر
کا کرتے ہین حالانکہ شرح عقاید نسفی مین بصفحہ ١١٥ منقول ہے وَیَجُوزُ الصَّلٰوۃُ
خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ یعنی اور جایز ہے نماز پیچھے ہر نیکوکار اور بدکار کے ہر گاہ
امامت نماز کی ہر فاسق و فاجر کر سکتا ہے تو بفرض صحت اس روایت کے امامت نماز دلیل خلافت
کی ہرگز نہین ہوسکتی ہے اور رسول اللہ صلعم کا اسامہ کو امیر المومنین پر امیر نکرنیکو کہ ادل دلیل افضلیت
امیر المومنین کی جملہ صحابہ سے ہے دلیل خلافت حضرت المومنین کی نہین قرار دیتے ع ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + امر دوم یہ کہ رسول اللہ صلعم نے اسامہ کو تاکید شدید روانگی کی
تعجیل فرمائی تھی اور مقام جرف مین لشکر اسامہ کا مجتمع ہوا اور اسامہ آمادہ کوچ ہوئے مگر
حضرات ثلثہ مدینہ سے باہر نہ گئے متخلف ہوا اور بعد وفات سرور کائنات کے نہ حضرت ابوبکر

اسامہ کے ساتھ گئے اور نہ حضرت عمر کو جانے دیا باجازت اُسامہ کہ اس اعتراض کا جواب شاہ
عبدالعزیز صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہر گاہ بعد رسول اللہ صلعم کے حضرت ابوبکر کو صحابہ نے خلیفہ
مقرر کیا تو وہ خود حاکم اور اطاعت اسامہ سے بری ہو گئے اور حضرت عمر کو باجازت اسامہ اپنے
پاس رکھ لیا تو تخلف جیش اسامہ سے نہین لازم آیا یہ بیان شاہ صاحب کا کسیطرح سے لائق
تسلیم ارباب عقل کے نہین ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرات شیخین کو مطیع اسامہ کا فرمایا
تھا تو گو وہ خلیفہ ہو گئے مگر رسول اللہ صلعم کے حکم کی منسوخی کا نہ اُنکو اختیار حاصل ہو گیا
تھا نہ اسامہ کو شاید اسی خیال سے کہ نسخ حکم رسول کا خلفائے ثلثہ کو اختیار حاصل ہے حضرت عمر
نے متعہ کو حرام کر دیا تھا بہر حال کسی نہج سے شرعاً و عرفاً حضرات شیخین تخلف سے بچ نہین
سکتے اور جب جیش اسامہ سے تخلف ہونا ثابت ہے تو مصداق جملہ حدیث لَعَنَ اللّٰہُ
مَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا کے بالضرور ہو گئے ہر چند یہ مقام مقتضی بیان ارتداد قبائل
عرب کا نہ تھا مگر چونکہ عبارت مدارج النبوۃ مین ضمن ذکر تجہیز جیش اسامہ مین یہ فقرہ وارد ہے
کہ درین اثنا خبر رسید کہ از قبائل عرب مرتد گشتند لہذا بالاجمال ذکر اس قصہ کا بھی کیا جاتا
ہے کہ مالک ابن نویرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ صحابی رسول تھے بعد وفات سرور کائنات
دینے زکات سے حضرت ابوبکر کو انکار کیا تھا اسوجہ سے کہ وہ حضرت ابوبکر کو خلیفہ رسول نہ جانتے تھے
نہ یہ کہ زکوۃ کے وجوب کے منکر ہون مگر حضرت ابوبکر نے اس انکار کو محمول اُنکے ارتداد پر کر کے
حضرت خالد ابن ولید کو اُنکے جہاد پر تعین کیا حضرت خالد نے مالک ابن نویرہ رضی اللہ عنہ کو
شہید کر کے اُسی شب کو اُنکی زوجہ سے مقاربت کی کہ کتب تواریخ مین اسکی تفصیل مندرج ہے
مگر یہ امر ایسا قبیح و منکر حضرت ابوبکر سے وقوع مین آیا تھا کہ حضرت عمر نے اُنسے مخالفت
کی چنانچہ ملل و نحل مین بصفحہ (۱۰) مرقوم ہے اَلْخِلَافُ السَّابِعُ فِیْ قِتَالِ مَانِعِیْ
الزَّکوٰۃِ فَقَالَ قَوْمٌ لَا نُقَاتِلُھُمْ قِتَالَ الْکَفَرَۃِ وَقَالَ قَوْمٌ بَلْ
نُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا مِمَّا اَعْطَوْا رَسُوْلَ
اللّٰہِ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلَیْہِ وَمَضٰی بِنَفْسِہٖ اِلٰی قِتَالِھِمْ وَوَافَقَہُ الصَّحَابَۃُ
بِاَسْرِھِمْ وَقَدْ اَدّٰی اجْتِھَادُ عُمَرَ فِیْ اَیَّامِ خِلَافَتِہٖ اِلٰی رَدِّ السَّبَایَا

وَالاَمْوَالِ اِلَیْھِمْ وَاِطْلَاقِ الْمَحْبُوْسِیْنَ مِنْھُمْ ترجمہ ساتوان خلاف
بعد وفات سرور کائنات کے دربارہ قتال انکار کرنیوالون زکوۃ کے واقع ہوا لیس کہا ایک قوم نے
نہ قتال کرینگے ہم اُنسے قتال کافرونکا اور کہا ایک قوم نے کہ قتال کرینگے ہم اُنسے یہانتک کہ
کہا ابوبکر نے اگر انکار کرینگے وہ لوگ مجھسے ایک رسی کے دینے مین منجملہ اُن چیزون کے کہ جو رسول اللہ
کو دیتے تھے ہر آیینہ قتال کرونگا مین اُنسے اور اسکے اور گئے ابوبکر بنفسہ طرف قتال اُن لوگون کے
اور موافقت کی ابوبکر کے کل صحابہ نے پس بتحقیق مودی ہوا اجتہاد عمر کا یعنی رای اونکی اپنے
زمانہ خلافت مین یہ ہوئی کہ پھیر دے جاوین زنان قید شدہ اور اموال اُنکے اور چھوڑ دئے جاوین
قیدی اُنکے اس قتال کے ناجائز اور باطل ہونے کے ثبوت کیلئے یہی کافی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے
عہد خلافت مین اس قتال کو ناحق جانکر مال و اسباب مقتولین کا واپس کیا اور اُنکے قیدیون کو
چھوڑ دیا اور عبارت مدارج النبوۃ سے ثابت ہے کہ معرکہ مانعین زکوۃ اور روانگی جیش اسامہ
کا زمانہ واحد مین واقع ہوا باوصف اسکے حضرت ابوبکر واسطے قتال مانعین زکوۃ کے خود بنفس نفیس
تشریف لیگئے اور اسامہ کے ساتھ نہ خود گئے اور نہ حضرت عمر کو جانے دیا اور متخلف ہوگئے اور مخالفت
حکم رسول اللہ صلعم کی کی اور کچھ پروا نکی کہ آنحضرت نے متخلفین جیش اسامہ پر لعنت کی ہے
بنظر ایسے ہی واقعات و حالات کے علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد مین جسکی عبارت
ہمنے اوپر لکھی ہے تحریر کیا ہے کہ ہمارے بعض علمانے باوجود علم بدافعالی یزید کے حکم لعن یزید کا
نہین دیا ہے یہ فتویٰ اس امر کے بچانے کیلئے دیا گیا ہے کہ لعن ترقی کریگا طرف اعلیٰ کے پھر طرف
اعلیٰ کے واقعی علماء اہل سنت و جماعت نے بڑی دوراندیشی سے فتوائے عدم جواز لعن
یزید کا دیا ورنہ جو حالات حضرات خلفائے ثلثہ کے سب کتب اہل سنت و جماعت سے لکھے
ہین وہ ہرگز مقتضی اسکے نہین ہین کہ حضرات موصوف بصورت فتوائے جواز لعن یزید کی
اس حکم سے بری ہوجاتے بنابرین علمائے اہل سنت و جماعت عموماً لعن کرنے سے مستحق لعن
کی بھی ممانعت کرتے ہین اور لعن کو تعبیر بدشنام کرکے اپنے مقلدین کو لعن گوئی سے باز
رکھتے ہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشری مین یہ شعر لکھا ہے **شعر**
دشنام بمذہبیکہ طاعت باشد * مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم۔ حالانکہ صراحتہً مین

کہ معتمد کتاب لغت اہل سنت وجماعت کی ہے معنی لفظ لعن کے راندن و دور کردن از نیکی و رحمت لکھے ہین ان معنی کو دشنام سے کچھ علاقہ نہین ہے اور دشنام دہی مذہب شیعہ مین منجملہ گناہان کبیرہ کے ہے کتاب کافی مین کہ کتب معتمدۂ احادیث شیعہ کی ہے باب البذا موجود ہے جسمین احادیث کثیرہ دربارۂ منع و مذمت دشنام دہی کے وارد ہین ہرگز مذہب شیعہ مین دشنام دہی جایز نہین ہے مرتکب اُسکا فاسق ہے باوصف اسکے شاہصاحب عوام کے بہکانے کیلئے شیعون پر افترا و تہمت کرتے ہین کہ یہ صحابہ کو دشنام دیتے ہین اور اُسکو عبادت جانتے ہین حالانکہ لعن ایسا لفظ ہے کہ خدا و رسول نے بکثرت استعمال اُسکا قرآن و حدیث مین فرمایا ہے اور بعض آیات قرآنی سے تو اجازت لعن گوئی کے بھی مستحق لعن پر مستفاد ہوتی ہے چنانچہ بیچ سورۂ بقر کے پارۂ دوم مین اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ترجمہ بتحقیق جو لوگ کہ چھپاتی ہین اُس چیز کو کہ اُتارا ہمنے دلیلون سے اور ہدایت سے پیچھے اس سے کہ بیان کیا ہمنے اُسکو واسطے آدمیون کے بیچ کتاب کے یہ لوگ ہین کہ لعنت کیا اُنکو خدا نے اور لعنت کرتی ہین اُنکو لعنت کرنیوالے بعد اُسکے اسی پارہ مین فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اور مرے اور وہ کافر ہین یہ لوگ اوپر اُنکے لعنت خدا کی ہے اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی **تنبیہ** پہلے آیہ مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ لعنت کرتے ہین اُنکو لعنت کرنیوالے اور دوسرے آیہ مین فرماتا ہے کہ لعنت اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی پس اگر لعنت کرنا مستحق لعن پر نوع انسان کو جایز نہوتا تو خداوند عالم آیہ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ و لَعْنَةُ النَّاسِ کا استعمال قرآن مین نہ فرماتا اور ہرگاہ شیعہ اُنہین لوگونپر لعنت کرتے ہین جنلوگون نے حسب مضمون آیہ اولی خدا کی دلیلون اور ہدایتونکو جسکو خدا نے قرآن مین نازل کیا تہا چھپایا اور اپنی رای و قیاس سے اُسکے دوسرے معانی گڑھکر عوام کو بہکایا پس ایسے لوگونپر لعنت کرنا درحقیقت تعمیل و بجا آوری حکم پروردگار عالم

کی ہو ہرگز دیا الزام شیعون پر عاید نہین ہو سکتا اور بفرض محال اگر لعنت کے معنی دشنام
ہی تسلیم کر لئے جائین پس ہرگاہ خدا اور رسول نے قرآن و حدیث مین لفظ لعن کا بکثرت
استعمال فرمایا ہی تو حسب مضمون شعر نوشتہ شاہ عبد العزیز صاحب کے معاذ اللہ خدا و
رسول دشنام دہندہ ہوئے اور جب خدا اور رسول دشنام دہندہ ہوئے تو شیعون کو دشنام دہندہ
ہونے مین کوئی عذر نہین ہی بلکہ بسر و چشم قبول و تسلیم کرتے ہین کہ معاذ اللہ اگر خدا اور رسول دشنام
دہندہ ہین تو شیعہ بھی دشنام دہندہ ہین باقی رہا یہ اعتراض شاہ عبد العزیز صاحب کا
کہ شیعہ لعنت کرنے کو عبادت جانتے ہین پس حدیث منقولہ صحیح بخاری سے ثابت ہے
کہ رسول اللہ صلعم بھی نماز مین لعنت کرتے تھے چنانچہ کتاب مذکور کے باب غزوہ اُحد مین
صفحہ (۵۸۴) منقول ہی حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مِنْ رَکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ
مِنَ الْفَجْرِ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَ فُلَانًا بَعْدَ مَا یَقُوْلُ سَمِعَ
اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ لَیْسَ مِنَ الْاَمْرِ
شَیْءٌ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُوْنَ ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت کرتا ہے
کہ تحقیق اُسنے سُنا رسول اللہ صلعم کو کہ جس وقت پیغمبر نے سر اپنا رکوع رکعت آخر نماز فجر
سے اُٹھایا تو آنحضرت فرماتے تھے یا اللہ لعنت کر تو فلان پر لعنت کر تو فلان پر لعنت کر تو
فلان پر بعد کہنے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے پس نازل کیا اللہ نے
اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ فَاِنَّہُمْ ظَالِمُوْنَ تک ترجمہ اس حدیث مین تو کچھ
گنجایش تاویل و تسویل کی بھی نہین ہی مضمون حدیث سے صاف عیان و آشکارا ہی کہ فریضہ صبح
کی رکعت ثانی مین حضرت ختم المرسلین نے بعد رکوع سے سر اُٹھانے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد
کے کہنے کے تین شخص پر لعنت کی اگر لعنت کرنا مستحق لعن پر عبادت نہوتا بلکہ گالی ہوتا تو نماز
باطل ہو جاتی معاذ اللہ رسول اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ کلمۂ دشنام کو عموماً خصوصاً جا بجا عین نماز مین
زبان پر لاتے پس ہرگاہ رسول اللہ صلعم نے استعمال اس لفظ کا عین نماز مین کہ بہترین عبادت
ہی فرمایا تو ثابت ہو گیا کہ دشمنان دین پر لعنت کرنا عبادت ہی اور قول و فعل شیعون کا موافق

قول وفعل رسول اللہ صلعم کے ہے طرفہ تریہ ہی کہ علاوہ عبادت ہونے استعمال لفظ لعن کے
ایک اور امر جو مین مقصود شیعون کا ہی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اس حدیث مین
نام اُن لوگونکے جنپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہی بیان نہین کیگئی بلکہ بجاے
نام ملعونونکے لفظ فلان وارد ہی پس اگر آنحضرت نے نام ملعونون کا بخوف بیان نہین فرمایا
تو لازم آتا ہی کہ آنحضرت نے تقیہ کیا اور تقیہ اہل سنت کے یہان حرام ہی جایز نہین ہی حالانکہ
محل تقیہ کا بھی نہین ہی کہ غزوہ اُحد مین شان نزول اس حدیث کا ہی اور جب جہاد
کیواسطے آنحضرت تشریف لیگئے تھے تو تقیہ کیون کرتے علاوہ اسکے بفرض محال اگر آنحضرت
کو کچھ خوف تھا تو بجہہ اس جملہ کو ارشاد نہ فرماتے چپکے سے کہتے پس ان وجوہ سے ثابت
ہوگیا کہ آنحضرت نے بالضرور نام لیکر لعنت فرمائی تھی مگر ایسے لوگون کے نام تھے کہ جنکو
شیخ محمد ابن اسمعیل بخاری بیان کرنا خلاف اپنے عقیدہ کے اور مذہب کے جانتے تھے ورنہ کوئی
وجہ چھپانے نام کی پائی نہین جاتی مگر باوجود اس حزم واحتیاط شیخ بخاری کے تین مرتبہ
کے تکرار لفظ فلان سے پردہ فاش ہوگیا کسلیے کہ غزوہ اُحد سے بھاگنا حضرات ثلثہ کا اور
حضرت علی سے پیغمبر کا کہنا کہ چون است کہ تو برادران خویش ملحق نگشتی علی گفت لَا اَکْفُرُ
بَعْدَ الْاِیْمَانِ اِنَّ لِیْ بِکَ اُسْوَۃٌ اور جناب سالتمآب کا حضرت علی کی نسبت
فرمانا اِنَّہٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ اور جبریل کا کہنا اَنَا مِنْکُمَا اور بخلعت لَا فَتٰے
اِلَّا عَلِیٌّ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار حضرت علی کا مخلع ہونا کتب معتمدہ اہل سنت
وجماعت سے ثابت ہی دیکھو صفحہ (۱۶۷)۔ و (۱۶۸) جلد دوم مدارج النبوۃ چونکہ اوپر ہمنے
پوری عبارت مدارج النبوۃ کی متعلق اس واقعہ کے لکھی ہی لہذا اس مقام پر اعادہ کی ضرورت
نہین ہی پس ضرور ہی کہ یہ حدیث نسبت حضرات ثلثہ کے پیغمبر برحق نے ارشاد و بالتصریح اُنکے
نامونکو یاد فرمایا تھا مگر شیخ بخاری نے بکمال خیرخواہی وحسن عقیدت اور باطل ہوجانے
بنا مذہب اہل سنت وجماعت کے نام اُنکے حدیث سے نکالکر لفظ فلان بجاے نام کے داخل
کردیا اور اسی حدیث مین شیخ بخاری نے یہ تحریف نہین کی ہی بلکہ حدیث غدر وخیانت
جو صحیح مسلم مین نسخ جلد دوم کے بصفحہ ۱۹ منقول ہی اور ہمنے اس حدیث کو بلفظہ اوپر لکھا ہی

اسمین حضرت عمر کا حضرت علی اور حضرت عباس سے دربارہ وراثت رسول اللہ صلعم کے
کلام طویل وارد ہی منجملہ اُسکے نسبت حضرت ابو بکر کے اور اپنی یہ بھی حضرت عمر نے کہا فرأیتماہ
کاذبا اٰثما غادرا خائنا و فرأیتمانی کاذبا اٰثما غادرا خائنا
یعنی تم دونو نے حضرت ابو بکر اور مجھکو کاذب اور غادر اور آثم اور خائن جانا اور شیخ محمد نے بخاری مین
بیچ باب ما یکرہ من التعمق والتنازع والغلو فی الدین کی بصفحہ ۱۰۸۳۲ اس حدیث کو نقل کیا ہو
مگر بجای الفاظ کاذبا اٰثما غادرا خائنا کے صرف لفظ کذا لکھا ہو وہ یہ ہو فاقبل
علی علیٍّ و عباسٍ تزعمان ان ابا بکر فیہا کذا واللہ یعلم
انہ فیہا صادقٌ بارٌّ راشدٌ تابعٌ للحق ترجمہ پس عمر متوجہ ہو طرف
علی اور عباس کی کہ تم دونو گمان کرتے ہو کہ بتحقیق ابو بکر بیچ اس معاملہ کے ایسے تھے حالانکہ اللہ جانتا ہی
کہ ابو بکر اس معاملہ مین سچی نیکی کنندہ راہ راست پر تابع حق کے تھے اور حضرت عمر کی نسبت تو لفظ
کذا بھی نہین لکھا کل جملہ کو حذف کر دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ دربارہ تحریف حدیث کے
شیخصاحب کو مہارت تام اور دستگاہ تمام تھی اسیطرح اور حدیثون مین بھی تصرف کیا
ہوگا اور روایت حدیث مین بھی کمال احتیاط مدنظر رکھتے تھے انتہای احتیاط یہ ہو کہ جناب
جعفر صادق علیہ السلام کو صادق اللہجہ نہین جانتے تھے لہذا اُنسے روایت حدیث کی نہین
کرتے ہین اور عمران ابن حطان مادح ابن ملجم قاتل علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو موثق اور سچا
جانتے تھے اور اُس سے روایت حدیث کی کرتے ہین چنانچہ ذہبی نے کہ اکابر علماء اہل سنت
سے ہین میزان الاعتدال مین بیچ ترجمہ جعفر کے لکھا ہو قال جعفر بن محمد بن علی
بن الحسین الہاشمی ابو عبد اللہ احد الائمۃ الاعلام برٌّ
صادقٌ کبیر الشان لم یحتج بہ البخاری قال یحیی ابن
سعید مجالدٌ احب الی منہ فی نفسی منہ شیءٌ و قال مصعب
بن عبد اللہ الدراوردی قال لم یرو مالک عن جعفر
حتی ظہر امر بنی العباس قال مصعب بن عبد اللہ کان
مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمہ الی احد ترجمہ کہا ذہبی نے کہ جعفر

از جلد اول استقصاء صفحہ ۱۲۹۱۲

ابن محمد بن علی بن حسین ہاشمی ابو عبد اللہ ایک آئمہ مشہورین سے نیکو کار سچے بزرگ شان ہین نہین روایت کی ہو بخاری نے اسنے بخاری کہتے تھے کہ یحییٰ ابن سعید مجالد دوست تر ہو مجکو جعفر سے میرے دل مین جعفر کیطرف سے کچھ ہو اور کہا مصعب بن عبد اللہ نے دراوردی سے دراوردی نے کہا کہ مالک نے نہین روایت کی ہو جعفر سے تا اینکہ ظاہر ہوا امر بنی العباس کا کہا مصعب بن عبد اللہ نے کہ نہین روایت کرتے تھے مالک جعفر سے جب تک کہ کسی دوسرے کو جعفر کے ساتھ شامل نہین کرتے تھے اور ذو النسبین ابن وحیہ نے کہ علماء اعلام اہل سنت سے ہین بیچ کتاب شرح اسماء النبی صلعم کے بعد بیان اس حدیث کے جسمین بریدہ نے رسول اللہ صلعم سے شکایت حضرت علی کی کی تھی لکھا ہو اوردہ البخاری ناقصا مبترا کما تری وھی عادتہ فی ایراد الاحادیث التی من ھذا القبیل وما ذاک الا لسوء رائہ فی التنکب عن ھذہ السبیل ترجمہ وارد کیا ہو بخاری نے اسی حدیث بریدہ کو ناقص ناتمام جیسا کہ دیکھتا ہو تو اور یہی عادت بخاری کی ہو بیان کرنیمین اس قسم کی حدیثون کی اور نہین ہو یہ عادت بخاری کی مگر بسبب بدی رائے بخاری کی بیچ روگردانی کے اس راہ سے اس عبارت سے واضح اور لائح ہو کہ احادیث مدح اہل بیت نبی صلعم کی بیان کرنے مین شیخ بخاری کی عادت ہو کہ کم اور ناقص کردیتے ہین پس اب تو کچھ شک نہین ہو کہ حدیث سابق مین جسمین رسول اللہ صلعم نے عین نماز مین تین شخص پر لعنت کی ہو اُس مین بجاے نام ملعونون کے لفظ فلان شیخ بخاری نے وارد کیا ہو حضرات ثلثہ کے نام تھے اور مصنف عینی شارح صحیح بخاری نے بنسبت استناد روایت حدیث کے عمران بن حطان مادح ابن ملجم سے جو شیخ بخاری نے کی ہو براہ انصاف لکھا ہو کہ عمران بن حطان رئیس خوارج تھا اور وہ شخص ہو جسنے ابن ملجم قاتل علی ابن ابیطالب کی مدح کی ہو ساتھ ابیات مشہورہ کے پس اگر کوئی شخص کہے کہ کسلئے بخاری اسکی روایت پر اعتماد کرتے ہین اور کیونکر اسکا قول قبول ہو سکتا ہو جو قاتل علی ابن ابیطالب کی مدح کرے بجواب اسکے ہم کہینگے کہ بعضون نے اس باب مین یہ توجیہ کی ہو کہ بخاری نے حسب قاعدہ اپنے کہ جب کوئی شخص متدین صادق اللہجہ ہو تو اوس سے روایت حدیث

مین مضائقہ نہین کہتے عمران بن حطان سے روایت حدیث کی ہی بعد اسکے صاحب عینی
لکھتے ہین کہ بخاری کے پاس ہرگز حجت ودلیل اخذ جواز روایت حدیث کی عمران بن حطان سے
نہین ہی اور اسیوجہ سے مسلم اس سے روایت نہین کرتا ہی اور کہان سے ثابت ہوا کہ عمران
بن حطان سچا تھا حالانکہ بدترین کذب کا درباب مدح ابن ملجم ملعون کے مرتکب ہوا اور دینداہ
کیونکر خوش ہوگا ساتھ قتل کئے جانے مثل علی ابن ابیطالب کے تا مدح کرے اونکے
قاتل کی ترجمہ تمام ہوا چونکہ عینی کتاب نایاب نہین ہی جو چاہے اسکو دیکھ سکتا ہے لہذا
محض ترجمہ پر کفایت کیگئی اصل عبارت نہین لکھی گئی بہرکیف حسن عقیدت شیخ محمد بخاری
کی حضرت امیرالمومنین اور حضرت صادق علیہما السلام سے بخوبی آشکار وعیان ہوئی باوصف
اسکے حضرات اہل سنت وجماعت شیخ بخاری کو بڑی عظمت وشان سے یاد کرتے ہین چنانچہ
شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ قلمی مین بصفحہ ہ لکھتے ہین و بخاری پیشواء
ومقتدا رفن حدیث واہل آن بودہ واورا درمیان محدثان امیرالمومنین فی الحدیث و
ناصرالاحادیث النبویہ وناشرالمواریث المحمدیہ القاب ہست اور بعد چند سطر کے اسی ورق مین
یہ بھی لکھا ہی کہ بعضے علما در شان او گفتہ اندکہ وی آیتے از آیتہاے الہی است کہ بروے زمین میرود
اور یہ بھی لکھا ہی کہ مغیرہ جد او ست مجوسی بودہ اور یہ بھی بورق ۱۱ - لکھا ہی و جمہور علما بر آنند کہ کتاب
او در صحت مقدم ست بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتب بعد کتاب اللہ
صحیح البخاری الغرض یہ مدح وثنائے کتاب اور عظمت وبزرگی والقاب شیخ بخاری کو بصلہ
اسی امر کے دیا گیا ہی کہ حضرت علی اور اولاد علی کو اچھا نہین جانتے تھے اور احادیث فضائل
حضرت علی کے ناقص اور ناتمام لکھتے ہین اور جناب صادق علیہ السلام کو سچا نہین جانتے
تھے اور درحقیقت شیخ محمد ابن اسماعیل بخاری نے دربارہ اعتماد صدق بیانی حضرت
صادق علیہ السلام کی تقلید اور ناستی حضرت عثمان ذوالنورین کی ہی کہ وہ حضرت علی علیہ السلام
کو معتمد نہین جانتے تھے بنائے علیہ قران مرتبہ علی کو جاری نہین کیا حالانکہ صواعق محرقہ
کے باب نہم مین بیچ فصل ثانی کے بصفحہ ۱۰۹ منقول ہی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلِيٌّ

مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَی الْحَوْضِ

ترجمہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے آنحضرت کہ علی ساتھ قرآن کے اور قرآن ساتھ علی کے ہے یہ دونو جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون اس حدیث سے معیت قرآن علی کے ساتھ اور نہ جدا ہونا علی قرآن کا تا ورود حوض کوثر ثابت ہے باوصف اسکے حضرت عثمان نے قرآن جمع کردہ حضرت علی کو جاری نکیا چنانچہ مشکوۃ مین کتاب فضائل القرآن کے باب آخر مین بیچ فصل ثانی کے بصفحہ ۱۹۳ منقول ہے۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَكَانَ یُغَازِی اَهْلَ الشَّامِ فِیْ فَتْحِ اِرْمِیْنِیَّةَ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَیْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِی الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ یَخْتَلِفُوْا فِی الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِی الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَیْكِ فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ اِلٰی عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِیِّیْنَ الثَّلَاثِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰی اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰی حَفْصَةَ وَاَرْسَلَ اِلٰی كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوْا وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ كُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ یُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِنَّهُ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ اٰیَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِیْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا

فوجدنا ہا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فالحقناھا فی سورتہا فی المصحف رواہ البخاری ترجمہ انس ابن مالک روایت کرتے ہین کہ تحقیق حذیفہ بن الیمان آئے عثمان پاس درحالیکہ جنگ کرنے کے لئے اہل شام سے بیچ فتح ارمینیہ وآذربیجان کے گئے تھے ساتھ اہل عراق کے پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو اختلاف نے اُن لوگون کے بیچ پڑھنے قرآن کے پھر حذیفہ نے عثمان سے کہا ای امیرالمومنین خبر لو اس امت کی قبل اسکے کہ اختلاف کرین کتاب اللہ مین مثل اختلاف یہود ونصاری کے پس عثمان نے کسیکو حفصہ کے پاس بھیجا کہ میرے پاس بھیجدو صحیفے تا لکھواؤن مین ان صحیفونکو مصحفون مین پھر واپس کرونگا مین ان صحیفونکو تمھارے پاس پس صحیفونکو حفصہ نے عثمان کے پاس بھیجدیا تب عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ مصحفون مین لکھو لوگون نے لکھا اور تین گروہ قریشیون سے عثمان نے کہا جب تملوگ اور زید ابن ثابت اختلاف کرو بیچ کسی چیز کے قرآن سے پس اُسکو حسب محاورۂ قریش کے لکھو اسلیئے کہ قریش کے محاورہ کے موافق نازل ہوا ہی پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ جب صحیفونکو لکھ چکے قرآنون مین تو عثمان نے صحیفون کو حفصہ کے پاس واپس کیا اور ہر طرف ایک ایک مصحف بھیجدیا اور سوا ان مصحفون کے اور صحیفونکو حکم دیا عثمان نے کہ جلادیے جائین کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجکو خارجہ بن زید بن ثابت نے کہ اُسنے سنا زید بن ثابت سے کہا زید نے کہ ایک آیہ گم کیا مینے سورۂ احزاب سے وقت لکھنے مصحف کے کہ تحقیق مینے سنا تھا کہ رسول اللہ صلعم اس آیہ کو پڑھتے تھے مینے اس آیہ کو تلاش کیا اُسکو پاس خزیمہ بن ثابت انصاری کے پایا پس اُس آیہ کو مینے اُسکے سورہ مین ملادیا بیچ مصحف کے اور وہ آیہ یہ تھا من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ روایت کی ہی اس حدیث کو بخاری نے **تنبیہ** برائے خدا صاحبان دین ودیانت اس حدیث کو بغور ملاحظہ فرمائین کہ حضرت عثمان نے خود قرآن جمع نہین کیا بلکہ حضرت حفصہ کے پاس سے صحیفہ منگوا کر چار صحابی کے سپرد کیا تملوگ لکھو اور

بصورت وقوع اختلاف بھی تصفیہ اسکا اپنے متعلق نکیا بلکہ یہ کہدیا کہ جب اختلاف کسی چیز
مین قرآن کے واقع ہو تو بمحاورہ قریش کے اسکو لکھنا اور علی ابن ابیطالب جسکو حسب حدیث
رسول بعیت قرآن کی تا قیامت لازم تھی نپوچھا اور صحائف جو حضرت حفصہ کی پاس رکھے
انکو اور ان چار صحابہ کو حضرت علی سے معتمد تر جانا اور اعتماد حضرت حفصہ کے صحائف کا
اسی سے عیان ہی کہ ایک آیہ سورۂ احزاب کا غائب تھا وہ پیچھے سے ملایا گیا باوجود یکہ
قرآن جمع کردہ جناب امیر المومنین کو جاری نکیا بلکہ اور صحابہ سے جو قرآن جمع کرایا تھا اسکو
جاری کیا حالانکہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے ترجمہ قلمی مشکوٰۃ کی ورق ۴۰۵
بعد ترجمہ حدیث مذکور کے لکھا ہی آوردہ اندکہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نیز جمع کردہ
قرآن را بر ترتیب نزول وگفتہ اندکہ اگر آن مصحف معمول بہ شدے ومشہور گشتے علم کثیر از آن
حاصل شدے کہ معرفت ناسخ ومنسوخ است وماناکہ وے رضی اللہ عنہ از ترس اختلاف
آنرا بروے کار نیاورد تاہمہ بریک وجہ ویک نسق باشد واللہ اعلم اس عبارت سے
یہ تو ظاہر ہی کہ قرآن جمع کردہ حضرت علی کا بترتیب نزول تھا اگر وہ جاری ہوتا تو علم کثیر
اوس سے حاصل ہوتا اور شناخت ناسخ ومنسوخ کی ہوتی پس ثابت ہوا کہ قرآن جمع کردہ
حضرت عثمان کا بترتیب نزول نہین ہی اور نہ شناخت ناسخ ومنسوخ کی اس قرآن سے ہوسکتی
ہے باوصف اسکے حضرت عثمان نے دربارہ جمع قرآن کے حضرت علی کیطرف رجوع نہین کی
اور نہ اس قرآن سے جسکو حضرت علی نے ترتیب دیا تھا اپنے قرآن مرتبہ کا مقابلہ کیا اور نہ
قرآن مرتبہ اپنا حضرت علی کو دکھلایا بظاہر اس مین ایک سر مخفی تھا اور اسیوجہ سے حضرت
عثمان نے حضرت علی کیطرف رجوع نہین کی اور نہ قرآن مرتبہ اپنا حضرت علی کو دکھلایا وہ راز
مخفیہ یہ تھا کہ عبد الرحمن بن عوف نے سیرت شیخین پر عثمان سے بیعت کی تھی اور حضرت
عمر نے حیات رسول اللہ مین قرب زمان وفات آنحضرت سے کہا تھا حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ
یعنی ہمکو کتاب خدا کافی ہی تمسک اہل بیت کی حاجت نہین پھر حضرت عثمان خلاف سیرت
حضرت عمر کے حضرت علی کیجانب کیونکر رجوع کرتے اور یہی وجہ ہی کہ محدثین اور اکابر علماء اہل سنت
وجماعت کی مثل شیخ بخاری وشاہ عبد العزیز صاحب وشیخ ابن حجر وغیرہم اہل بیت نبی سے

حسن عقیدت نہین رکھتے ہین یہانتک اسکا اثر علماء اہل سنت وجماعت پر پہونچا ہے کہ امام فخرالدین رازی نے بعض ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کو بے علم معاذ اللہ گویا جاہل قرار دیا ہے چنانچہ نہایت العقول مین بیچ باب ما کان ابوبکر عالماً کے مرقوم ہے وَالْعَجَبُ اَنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ فِي التَّقِيِّ وَالنَّقِيِّ وَالْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ اِنَّهُمْ كَانُوْا عَالِمِيْنَ بِجَمِيْعِ الْمَسَائِلِ الْاُصُوْلِيَّةِ وَالْفُرُوْعِيَّةِ جُمَلِهَا وَتَفَاصِيْلِهَا مَعَ اَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ زَمَانٍ كَثُرَ خَوْضُ الْعُلَمَاءِ فِيْ اَصْنَافِ الْعُلُوْمِ وَكَثُرَتْ تَصَانِيْفُهُمْ مَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَظْهَرْ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْعُلُوْمِ لَا بِالْقَلِيْلِ وَلَا بِالْكَثِيْرِ وَلَمْ يَحْضُرُوْا مَحْفِلًا وَلَا تَكَلَّمُوْا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَسَائِلِ مَعَ الْمُخَالِفِيْنَ وَلَمْ يَظْهَرْ مِنْهُمْ تَصْنِيْفٌ مُنْتَفَعٌ بِهٖ كَمَا ظَهَرَ مِنَ الشَّافِعِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِيْنَ وَالْمُفَسِّرِيْنَ

ترجمہ اور عجب ہے کہ تحقیق شیعہ گمان کرتے ہین کہ تقی اور نقی اور حسن عسکری عالم تھے سب مسائل مجمل اور مفصل اصولیہ اور فروعیہ کے باوصف اسکے کہ ایسے زمانہ مین یہ تینون شخص تھے کہ علمانے اقسام علوم مین بہت فکر کی تھی اور تصانیف بھی انکی بہت ہوئی تھین ساتھ اسکے ان تینون شخص مین ایک سے کوئی چیز علوم کی تھوڑی ہو یا بہت ظاہر نہین ہوئی اور نہ یہ تینون شخص کسی مجلس مین حاضر ہوئے اور نہ مخالفین سے کسی چیز مین از قسم مسائل کے کلام کیا اور نہین ظاہر ہوئی ان تینون شخص سے کوئی تصنیف جس سے نفع حاصل ہو جیسا کہ ظاہر ہوئے شافعی اور محمد بن حسن وغیرہ فقہا اور متکلمین اور مفسرین سے

تنبیہ یہ زبان درازی امام سنیو نکی دیکھئے فرزندان ووارثان علم رسول اور جگر گوشگان علی وبتول کے نامہاے گرامی کیسی تحقیر وتوہین سے لکھکر معاذ اللہ انکو جاہل ٹھہرا کر اور مرتبہ انکا امام شافعی اور محمد بن حسن اور دیگر فقہا ومحدثین اور مفسرین سے کمتر قرار دیا باوصف اسکے اہل سنت وجماعت یہ دعوے کرتے ہین کہ ہم اولاد رسول کے مطیع ومنقاد اور انکی محبت کو ضروری دین جانتے ہین اصل حال یہ ہے کہ کتب احادیث اہل سنت وجماعت کے حالات سے

نو امام کے یعنی از امام زین العابدین تا امام ثانی عشر علیہم السلام کلیتہً خالی ہین اور کتب شیعونکی
دیکھنے کی علماء اُنکے ممانعت کرتے ہین چنانچہ اسقدر حالات آئمہ ہدیٰ سے اجنبیت زدۂ
اہلِ سنت کو ہو کہ تمام جہان کے سنیون مین فی ہزار ایک شخص بھی اسمائے طیبہ ائمہ اثنا عشر
علیہم السلام کا بترتیب نہ جانتا ہوگا اور اکثر تو بغیر ترتیب بھی نام سے آگاہ نہین ہین جناب
امیر اور حسنین علیہم السلام کی تو کسیقدر احادیث فضائل کی کتب احادیث اہلِ سنت مین
منقول ہین مگر اُسکے ساتھ محدثین اُنکے کسی حدیث کو ضعیف کسی کو شاذ کسی کو غریب
کسیکو احاد مین قرار دیکر مجروح کر دیتے ہین اسیوجہسے امام فخرالدین رازی نے حضرت امام
محمد تقی اور حضرت امام علی نقی اور حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام کی نسبت ایسے کلمات
سوءِ ادب کے لکھے ورنہ ان حضرات سے تو ایسے دقایق و حقایق علوم کے شائع ہوئے ہین
کہ جسکی انتہا نہین ہے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے مجلس مامون مین ایک مسئلہ صید محرم
کا ایسی فصاحت و بلاغت سے بیان فرمایا کہ علماء وقت متحیر ہو گئے اور حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام کی تفسیر شیعونکے یہان موجود ہے غزارت علم حضرت کا اُس سے عیان و آشکار ہے
علاوہ اسکے تمام کتب احادیث شیعونکی علمی کمالات اور معجزات باہرات سے ان حضرات
کی مملو و مشحون ہین چنانچہ ملا جامی نے کتاب شواہد النبوۃ مین بالاختصار کچھ حالات ان
حضرات کے کتب شیعون سے اخذ کرکے لکھا ہے اور اعتراف کمالات ظاہری اور باطنی ان حضرات
کا کیا ہے مگر بعد اتمام ذکر ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے بصفحہ ۲۱۷ یہ بھی لکھا ہے و میباید کہ
فضیلت و کمال و ولایت و کرامت اہلِ بیت را منحصر در این دوازدہ تن ندانی و اگرچہ ایشان
بمزید فضیلت و کمال اختصاص اشتہار یافتہ اند زیرا کہ اہلِ فضیلت و کمال از اہلِ بیت بسیار
بودہ اند چہ در طبقات آئمہ مذکورین و چہ متاخرین از ایشان و بعضے از متاخران در کتاب
نفحات الانس در طبقات صوفیہ مذکور شدہ اند چون ابراہیم سعد علوی و سیدی عبدالقادر
جیلانی وغیرہما قدس اللہ اسرارہم والتوفیق من اللہ سبحانہ آن دوازدہ امام مین اول
حضرت امیر المومنین ہین اور آخر قایم آلِ محمد ہین یہ سب حضرات اولاد پاک مفخر موجودات سرور
کائنات علیہم الصلوٰۃ والتحیات سے ہین بالخصوص جناب امیر اور حسنین علیہم السلام

پروردۂ آغوش رسول اور بلا واسطہ علم آنحضرت کا انکو پہونچا تھا اور متادب بآداب جناب ختمی مآب کے تھے اور کمالات اور معجزات اس کثرت سے ان حضرات سے صادر ہوئے ہین کہ جنکا حد واحصہ محال ہے با وصف اسکے ملا صاحب نے کچھ پاس ادب نفس پیغمبر دیار ہای جگر حضرت خیر البشر کا نکیا اور بیخوف وخطر لکھدیا کہ فضیلت وکمال وولایت وکرامت کو منحصر انہین بارہ تن مین نہ جاننا چاہیے بلکہ اہل فضیلت وکمال اہل بیت سے بہت ہوے ہین جیسے ابراہیم سعد علوی وسید عبد القادر جیلانی آپ صاحبان انصاف غور فرماوین کہ کجا حضرت علی جسکو اللہ رسول کی جان قرآن مین بیچ آیۂ مباہلہ کے ارشاد فرماوے اور رسول مقبول حسنین کو سردار جوانان بہشت اور حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون فرماوے اور کجا ابراہیم سعد علوی اور سید عبد القادر جیلانی جنہون نے غنیۃ الطالبین مین روز عاشورائے محرم کو روز فرح وسرور قرار دیا ہے اور یہ وہ روز ہے کہ ماتم حسین فرزند رسول الثقلین مین زمین وآسمان روئے ہین مگر حضرت پیر دستگیر اس روز خوشی کرتے تھے غالباً اسی صلہ مین ملا جامی نے انکو فضیلت وکمال اور ولایت اور کرامت عطا فرمائی ہے الغرض کتاب نفحات الانس وفضائل غوثیہ ومدارتیہ وغیرہ مین بکثرت کرامات اور معجزات مثل احیاء اموات وعطائے اولاد اور نابینا کا بینا ہوجانا اور مبروص ومجذوم کا صحت پانا اور اسی قبیل سے اور امور عجیبہ اور غریبہ کا ان حضرات سے صادر ہونا لکھا ہے غرض یاسکی صرف یہی ہے کہ جب کرامات اور خرق عادات ان لوگون کی بکثرت لکھے اور بیان کیے جاوینگے تو لوگون کی نظر مین کچھ وقار دوازدہ امام علیہم السلام کا باقی نرہیگا اور انکی طرف رجوع نکرینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ امام حسین علیہ السلام کے بعد جو نو امام گذرے ہین عوام اہل سنت تو نام تک نہین جانتے اور خواص مین بھی بہت کم لوگ ایسے نکلینگے جو واقف اسماء مقدسہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے ہون اور زیارت قبور مشائخین صوفیہ کیواسطے عموماً خواص وعوام پھرا پچ اور صفی پور اور کالپی اور اگرہ اور اجمیر وغیرہ بکمال اشتیاق جاتے ہین مگر کربلائے معلیٰ اور نجف اشرف اور کاظمین اور سامرہ کوئی اہل سنت نہین جاتا ہے مین نے بچشم خود دیکھا کہ زیارت قبر شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت امام ابو حنیفہ کیلئے حضرات اہل سنت بغداد تک گئے

اور کاظمین مین کہ تقریباً ایک یا دو فرسخ کا فاصلہ ہے او اور گھوڑے کی ریل بھی جاری ہے نہین گئے بلکہ جو اہل سنت خاص مقامات متبرکہ مین سکونت پذیر ہین قریب چھ مہینے کے مین عراق مین رہا کسیکو زیارت قبور آئمہ علیہم السلام کیلئے آتے نہ دیکھا مدینہ طیبہ مین مین نے دیکھا کہ زیارت قبور مطہرہ امام حسنؑ و امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام کیلئے کہ جنت البقیع مین واقع ہین کوئی اہل سنت اندرون قبہ نہین جاتا ہے اگر کوئی صاحب گئے بھی تو بیرون قبہ سے فاتحہ پڑھ لیا اور چلے آئے اس زمانہ مین بھی ہر بلاد و قصبات وغیرہ مین اولیاء اللہ مسلمہ اہل سنت کی کثرت ہے بعضے اُن مین سے نہ نماز پڑھتے ہین اور نہ روزہ رکھتے ہین گانجہ و بنگ و چرس و شراب پیتے ہین ننگے پھرتے ہین نجاسات سے پرہیز نہین کرتے بعضے ناچ دیکھتے ہین اور گانا مع المزامیر مساجد و خانقاہ مین سننا عبادت جانتے ہین امرد پرستی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ گاتے بجاتے گاگر اور نسبت نکالتے ہین گانا سنکے خدا یاد آتا ہے کودتے تھرکتے ہین اور اوسکو حال قال کہتے ہین طریقہ عبادت کا ایجاد کیا ہے جسکا نام مراقبہ اور ضرب لگانا اور حبلہ کشی رکھا ہے حالانکہ کسی حدیث مین اہل سنت و جماعت کے یہ طریقہ منقول نہین ہین بلکہ قرآن مجید مین اس قسم کی عبادت کی مذمت وارد ہے چنانچہ سورۂ انفال مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا کَانَ صَلٰوتُھُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُکَآءً وَّتَصْدِیَةً ترجمہ اور نہین ہے نماز کافرونکی نزدیک خانہ کعبہ کے مگر سیٹی بجانا اور تالی بجانا اور نسبت جواز گانا سننے کے کتب اہل سنت مین احادیث منقول ہین جسمین وارد ہے کہ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم نے گانا سنا ہے چنانچہ امام غزالی نے کہ اولیاء اللہ سے ہین کتاب احیاء العلوم کی جلد دوم مین صفحہ ۱۵۵ منجملہ احادیث جواز غنا کی ایک حدیث یہ نقل کی ہے وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْھَہٗ فَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَانْتَھَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّیْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا ترجمہ اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آئے میرے یہان رسول اللہ صلعم اُس حالت مین کہ میرے پاس دو لڑکیان گاتی تھین راگ بغاث کا پھر رسول اللہ صلعم بچھونے پر لیٹے اور منہ اپنا پھیر لیا پس داخل ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور مجھے جھڑک کر کہا کہ ساز گانے شیطان کا رسول اللہ صلعم کے پاس ہے تب رسول اللہ نے ابو بکر کیطرف منہ کیا اور فرمایا کہ چھوڑ دو دونو چھوکریونکو جب ابو بکر اُن دونو چھوکریون سے غافل ہوئے تو مینے اُنسے اشارہ کیا وہ باہر چلی گئین ہرچند امام غزالی نے اس حدیث کو ثبوت جواز سماع غنا مین لکھا ہے مگر منہ پھیر کے لیٹنے سے رسول اللہ کے اور حضرت ابو بکر کے حضرت عایشہ کو جھڑکنے اور اس کہنے سے کہ مزمار شیطان کا پاس رسول اللہ کے ہے ثابت ہوتا ہے کہ بیشک گانا اُن لڑکیونکا مزمار شیطان اور فعل بد تھا البتہ معاذ اللہ رسول اللہ صلعم صرف بپاس خاطر اور فرط محبت حضرت عایشہ کے بکراہت گانا سنتے تھے مگر حضرت ابو بکر نے کچھ رعایت و پاس خاطر اپنی دختر نیک اختر کا نکیا حضرت عایشہ سے ناخوش ہو کر صاف کہدیا کہ مزمار شیطان کا پاس رسول اللہ کے ہے یہ دینداری حضرت ابو بکر کی حضرت رسول اللہ سے بڑھگئی اور لایق آفرین ہے علاوہ اسکے مذمت راگ کی سننے کی بنص قرآنی بھی ثابت ہے چنانچہ سورہ لقمان مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ترجمہ اور بعض لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتونکے تا گمراہ کرین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین اُسکو ہنسی اُنہین لوگونکے واسطے عذاب ذلیل کرنیوالا۔ مدارک مین کہ معتمد کتاب اہل سنت کی ہے بذیل تفسیر اس آیہ شریفہ کی بصفحہ (۱۹۱-) لکھا ہے وَاللَّهْوُ كُلُّ بَاطِلٍ اَلْهٰى عَنِ الْخَيْرِ وَعَمَّا يَعْنِيْ وَلَهْوُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ السَّمَرِ بِالْاَسَاطِيْرِ الَّتِيْ لَا اَصْلَ لَهَا وَالْغِنَاءُ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْلِفَانِ اَنَّهُ الْغِنَاءُ وَقِيْلَ اَلْغِنَاءُ مَفْسَدَةٌ لِّلْقَلْبِ مَنْفَدَةٌ لِّلْمَالِ مَسْخَطَةٌ لِّلرَّبِّ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْغِنَاءِ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ اَحَدُهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَنْكِبِ

وَالاٰخَرُ عَلیٰ ھٰذَا المَنکَبِ فَلَا یَزَالُ اَن یَضرِبَانِہٖ بِاَرجُلِھِمَا حَتّٰی یَکُونَ ھُوَالَّذِی یَسکُتُ ترجمہ اور بعضی لہو کو ہر شی جھوٹھ ہو کہ جو باز رکھے خیر سے اور اُس سے مراد ہے کہ جو مقصود ہیں اور بعضی لہو الحدیث کو مثل شب کی قصہ خوانی کے بیہودہ ساتھ کہانیون کے جسکی اصل نہین ہے اور راگ ہی اور ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم اس آیہ مین حلف کرتے تھے کہ تحقیق لہو الحدیث غنا ہی اور کہا گیا ہی کہ غنا یعنی راگ خراب کرنیوالا ہی دلکا ضائع کرنیوالا ہی مال کا غضب کی کرنیوالا ہے پروردگار کا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ نہین ہی کوئی شخص کہ بلند کرتا ہی اپنی آواز کو بیچ راگ کی مگر یہ کہ برانگیختہ کرتا ہی اللہ دو شیطان کو ایک اس کا ندھے پر اور دوسرا اُس کاندھے پر پس وہ دونو شیطان مارتے ہین اپنے دونو پاؤن سے گانیوالی کو تا اینکہ چپ ہووے باوجود ایسے نصوص صریحہ کے جو خود کتب معتمدہ اہل سنت مین موجود ہین جو لوگ گانے بجانیکو عبادت جانتے ہین اور ایجاد دین مین کرتے ہین اور مسائل شرعیہ مین احکام اور فتوی قیاس سے دیا کرتے ہین وہی لوگ اولیاء اللہ شمار کیے جاتے ہین اور انکی کمالات اور خرق عادات اسقدر بیان کیے گئے ہین کہ صدہا کتابین تصنیف ہو گئی ہین اور برابر ہوتی جاتی ہین منجملہ اولیاء اللہ کے صفت درویشی تو مجملاً کیفیت بیان حضرت غوث الاعظم و امام غزالی کا لکھا گیا اب زمرۂ فقہا اور علما سے حضرت امام ابو حنیفہ کی کرامت اور ولایت کا حال تحریر کیا جاتا ہی پس یہ بزرگ منجملہ ائمہ اربعۂ اہل سنت و جماعت کے ہین اور اسماء ائمہ اربعہ یہ ہین امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل انہین چارون امام پر اجتہاد کا خاتمہ ہوا ہی مگر باوجود ہاں چارون امام کی مسائل فرعیہ مین بکثرت اختلاف ہی اور ایسے اختلافات ہین کہ ایک دوسرے کے نزدیک مرتکب اُسکا نجس اور حرام خوار قرار پاویگا مثلاً امام ابو حنیفہ کے نزدیک پانی دہ در دہ یعنی سو گز پاک مجتمع نہو طاہر و مطہر نہین ہی اور امام شافعی کی نزدیک قلتین یعنی دو مشکا پانی پاک اگر حوض یا گڑھے مین مجتمع ہو تو اُسمین جا کر غسل جنابت وغیرہ کر سکتے ہین اور وہ طاہر و مطہر ہی اور طہارت قلتین مین حدیثین صحاح اہل سنت مین موجود ہین اور دہ در دہ پانی کی نسبت کوئی حدیث منقول نہین ہی بہر حال جو شخص آب قلتین سے غسل جنابت کریگا وہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نجس ہے پاک نہوگا امام شافعی کی نزدیک خصیہ جانور ذبیحہ کا حلال ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام شرح وقایہ مین کہ کتاب فقہ حنفی کی ہی بصفحہ ۱۴۰ لکھا ہی۔ وَکُلُّ اِھَابٍ دُبِغَ فَقَد

طُهِرَ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِیِّ ترجمہ اور جو کھال سجھائی جائیگی تحقیق کہ پاک ہوجاویگی مگر کھال سور کی اور آدمی کی پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی کھال سجھائی ہوئی جو اگر مصلی لباس اپنا بناوے تو نماز جایز ہوگی اور کتاب مذکور کے صفحہ ۴۳ مین لکھا ہے وَلَوْ اَحْدَثَ عَمَدًا بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا يُنَافِی الصَّلٰوةَ تَمَّتْ لِوُجُوْدِ الْخُرُوْجِ بِصُنْعِهٖ وَيُبْطِلُهَا بَعْدَهٗ اَیْ بَعْدَ التَّشَهُّدِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ ترجمہ اور اگر حدث کرے بالقصد بعد تشہد کے یا کوئی فعل منافی نماز کی کرے تو نماز پوری ہوجاویگی واسطے پائے جانے نکلنے کے بسبب کسی فعل کے اور باطل کریگا حدث یعنی بغیر قصد نماز کو بعد تشہد کے نزدیک ابوحنیفہ کے یعنی بجائے لفظ سلام کے اگر کوئی شخص گوز بالقصد صادر کرے بعد تشہد کے تو نماز صحیح ہوجاویگی اور اگر بعد تشہد کے بغیر قصد کے گوز خارج ہوجاوے تو نماز باطل ہوجاویگی نزدیک ابوحنیفہ کے اور کتاب مذکور کی صفحہ ۱۶۴ مین منقول ہے وَلَا مَنْ وَطِیَ اَجْنَبِيَّةً زُفَّتْ اِلَيْهِ وَقُلْنَ هِیَ عِرْسُكَ وَعَلَيْهِ مَهْرُهَا وَمُحَرَّمَةً نَكَحَهَا ترجمہ اور نہین حد جاری کیجاویگی اوپر اُس شخص کے کہ مقاربت کرے زن اجنبیہ سے کہ نزدیک کیگئی طرف اسکے اور کہا عورتون نے کہ عروس تیری ہے اور اُسی شخص پر واجب ہے مہر اسکا اور نہین حد جاری کیجاویگی اُس شخص پر نکاح کرے زن حرام کردہ شدہ سے یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر کوئی شخص ماں یا بہن یا بیٹی زنان محرمہ سے نکاح کرکے مقاربت کرے تو اُسپر حد زنا کی جاری نہین کیجاویگی اور شافعی کے نزدیک حد جاری کیجاویگی امام ابوحنیفہ کے نزدیک غسالہ وضو کا نجس ہے بنجاست شدیدہ چنانچہ کتاب مذکور مین بصفحہ ۴۱ منقول ہے فَعِنْدَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ هُوَ نَجِسٌ نَجَاسَةً غَلِيْظَةً ترجمہ پس نزدیک ابوحنیفہ کے یہی غسالہ وضو کا نجس ہے بنجاست شدیدہ اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک طاہر و مطہر ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نبیذ حلال ہے اور وضو بھی اُس سے جائز ہے چنانچہ شرح وقایہ مین بصفحہ ۴۵۳ و ۴۶۴ لکھا ہے وَنَبِيْذُ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَطْبُوْخًا اَدْنٰى طَبْخَةٍ وَاِنِ اشْتَدَّ اِذَا شَرِبَ مَا لَمْ يُسْكِرْ بِلَا لَهْوٍ وَطَرَبٍ ترجمہ اور حلال ہے نبیذ خرما اور کشمش کی کم پکائی ہوئی اگرچہ جوش کھاوے جسوقت پی جاوے تک نشہ کرے بغیر لہو اور سرور کے اور شرح مین لکھا ہے وَشَرْطُ اَنْ شَرِبَ لَا لِقَصْدِ اللَّهْوِ

وَالطَّرَبِ بَلْ لِقَصْدِ التَّقَوِّی ترجمہ اور شرط کیگئی ہی حلال ہونے مین اگر پیئے بارادہ
لہو و سرور کی بلکہ بارادہ حاصل کرنے قوت کی عبارت متن سی ثابت ہی کہ نبیذ نشہ کرتی ہی لاکن اس
حد تک پینا نبیذ کا جایز ہی جب تک نشہ نکری اور عبارت شرح سے تو صاف ظاہر ہی کہ اگر بقصد
حصول قوت کے پیئے تو حلال ہی اور حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی نے تو لکھا ہی کہ حضرت عمر کو دم واپسین
تک نبیذ پلائی گئی چنانچہ جلد چہارم احیاء العلوم مین بصفحہ ۳۶۵ حال وفات حضرت عمر مین لکھا ہی
فَاُتِیَ بِنَبِیْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ ترجمہ یعنی جب حضرت عمر زخمی ہوئے
تو نبیذ حاضر کیگئی پس تھوڑی نبیذ حضرت عمر نے پی پس بہ گئی حلق و زخم سے اُنکے ہر چند عبارت
شرح وقایہ سی بھی سکر ہونا نبیذ کا مستفاد ہوتا ہی مگر طرفہ تر یہ ہی کہ جلد چہارم احیاء العلوم مین بصفحہ
۱۳ خود امام غزالی تحریر فرماتے ہین ۔ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اِذَا شَرِبَ
الْحَنَفِیُّ النَّبِیْذَ حَدَدْتُهٗ وَلَمْ اَرُدَّ شَهَادَتَهٗ فَقَدْ جَعَلَهٗ كَبِيْرَةً
بِاِيْجَابِ الْحَدِّ وَلَمْ يَرُدَّ بِهِ الشَّهَادَةَ ترجمہ اور کہا شافعی رضی اللہ عنہ نے
جسوقت حنفی نبیذ پیئے گا تو مین اُسپر حد جاری کرونگا اور نہین رد کرونگا مین گواہی اُسکی پس
تحقیق کیا اُسنے گناہ کبیرہ ساتھ قبول کرنے حد کے اور نہین رد کیجاویگی اُسکی گواہی اس عبارت سے
تو حرمت نبیذ کی نزدیک شافعی کی ظاہر ہی اور خود امام غزالی شافعی المذہب تھے پس باقرار امام
غزالی کے حضرت عمر کو نبیذ پلائی گئی حالانکہ وہ حرام تھی اور منتخب اللغات مین تو صاف نبیذ کے معنی
یہ لکھے ہین نبیذ فُقّاع بالضم و تشدید قاف یعنی شراب خرما وجو و آبیکہ از حبوب و جز آن گیرند پس
ثابت ہوا کہ درحقیقت نبیذ یعنی فقاع شراب خرما کو کہتے ہین چونکہ حضرت عمر اُسکو استعمال فرماتے تھے
لہذا حنیفہ نبیذ کو حلال جانتے ہین مگر فقاع اُسکو نہین کہتے ہین بلکہ نام اُسکا بدلکر نبیذ کہتے ہین پس
اس تبدیل اسم سے کچھ بھی نفع اہل سنت کو حاصل نہین ہوگا اسلئے کہ مقصد اول ازالۃ الخفا مین
بصفحہ ۱۳۳ منقول ہی عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامُ حَتّٰى تَشْرَبَ طَائِفَةٌ
مِنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ترجمہ ابو امامہ باہلی کہتا ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگذرینگی راتین اور دن یہانتک کہ پیئے گا ایک گروہ میری

امت سے شراب کو نام رکھیگا اُسکا غیر نام شراب کے اس حدیث سے تصدیق استدلال مذکورہ بالا کی
بخوبی ہوگئی علاوہ اسکے طریقہ نماز پڑھنے کا بھی ائمہ اربعہ مذکورہ بالا کا مختلف ہی کوئی سینہ پر
کوئی بالائے ناف ہاتھ باندھکر کوئی ارسال یدکر کے نماز پڑھتا ہی کوئی رفع یدین عند التکبیرات
کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی کوئی بسم اللہ کو جزو سورہ جانتا ہی کوئی جزو سورہ نہین جانتا ہے
کوئی بعد الحمد آمین بالجہر کہتا ہی کوئی اسکو بدعت قرار دیتا ہی بنا برین اختلافات خانہ کعبہ مین
بنا مزد انہین ائمہ اربعہ کے چار مصلے جدا گانہ بچھائے گئے ہین حالانکہ عہد رسول اللہ صلعم خواہ عہد
صحابہ مین ہرگز چار مصلے نہ تھے یہ بدعت خاص خانہ کعبہ مین جاری کیگئی اور ابتک جاری ہے
کیا خوب کسی نے کہا ہی مصرعہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ مقلدین ائمہ اربعہ نے ہمالات
حلی انکے اسقدر مبالغہ سے درج کتب کیا ہی کہ علوم انبیاء پر ترجیح و تفضیل انکو دی ہی چونکہ چارون امام
کے حالات لکھنے سے کتاب بہت طویل ہوجاویگی لہذا صرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کے تبحر علم فقہ و
شریعت کی ایک روایت کی بیان پر کفایت کیجاتی ہی پس کتاب مشارق الانوار فی فوز اہل الاعتبار مین جو
تصنیف شیخ حسن العدوی الحمزاوی کی ہی اور مطبع وہبیہ مصر مین چھپی ہی صفحہ ۸۰ لکھا ہی و نقل
صَاحِبُ البَدَائِعِ عَنِ ابْنِ الجَوْزِيِّ اِنَّ الخِضْرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ
يَحْضُرُ مَجْلِسَ فِقْهِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَقْتَ الصُّبْحِ يَتَعَلَّمُ مِنْ
عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ سَأَلَ الخِضْرُ رَبَّهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَى
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رُوْحَهُ فِي قَبْرِهِ حَتّٰى يَتِمَّ لَهُ عُلُوْمُ الشَّرِيْعَةِ فَكَانَ
يَاْتِيْ كُلَّ يَوْمٍ وَقْتَ الصُّبْحِ عَلٰى عَادَتِهِ عِنْدَ القَبْرِ يَسْمَعُ مِنْهُ
مَسَائِلَ الفِقْهِ وَالشَّرِيْعَةِ بَعْدَ مَوْتِهِ **ترجمہ** اور نقل کی ہی صاحب بدائع نے
ابن جوزی سے کہ بتحقیق خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے مجلس فقہ ابو حنیفہ مین ہر روز وقت صبح کے
سیکھتے تھے علم شریعت کا پس ہرگاہ مرگئے ابو حنیفہ تو سوال کیا خضر نے اپنے پروردگار سے کہ
ابو حنیفہ کی روح کو انکی قبر مین پھیر دیا کرے یہانتک کہ پورے ہوجاوین خضر کو علوم شریعت کے پس
خضر ہر روز وقت صبح کے حسب عادت اپنی نزدیک قبر کے آتے تھے اور سنتے تھے مسائل فقہ اور شریعت
کے بعد موت ابو حنیفہ کے حالانکہ حضرت خضر علی نبینا و علیہ السلام پیغمبر تھے اور ایسے عالم تھے جن سے

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رسول صاحب دین وکتاب نے درخواست تعلم علم کی تھی چنانچہ
سورۂ کہف مین اللہ تعالیٰ اسی قصہ کو بیان فرماتا ہے اور مع عبارت تفسیر مدارک صفحہ (۵۱۰) جلد
اول کے آیات قرآن یہ ہین فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا اَیِ الْخَضِرَ رَاقِدًا تَحْتَ
ثَوْبٍ اَوْ جَالِسًا فِی الْبَحْرِ اٰتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا هِیَ الْوَحْیُ وَالنُّبُوَّةُ
اَوِ الْعِلْمُ اَوْ طُوْلُ الْحَیٰوةِ وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا یَعْنِی الْاِخْبَارَ
بِالْغُیُوْبِ وَقِیْلَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّیُّ مَا حَصَلَ لِلْعَبْدِ بِطَرِیْقِ الْاِلْهَامِ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا اَیْ
عِلْمًا ذَا رُشْدٍ اَرْشُدُ بِهٖ فِیْ دِیْنِیْ رُشْدًا ترجمہ پس پایا موسیٰ اور یوشع
بن نون نے ایک بندہ کو ہمارے بندون سے یعنی خضر کو سوتا ہوا نیچے کپڑے کے یا بیٹھا ہوا دریا مین دی ہمنے
انہین خضر کو رحمت اپنے پاس سے وہ رحمت وحی ہے اور نبوۃ ہے یا علم ہے یا طول زندگی ہے اور سکھایا ہمنے
انہین خضر کو اپنے نزدیک سے علم مراد لی ہے اللہ نے علم سے خبر دینی غیب کی اور کہا گیا ہے کہ علم لدنی ہے اور وہ
علم ہے کہ جو حاصل ہو بندہ کو بطریق الہام کے کہا خضر سے موسیٰ نے آیا مین تمہاری پیروی کرون بنا بر اسکے
کہ سکھاؤ تم مجھکو اُس علم راہ راست کو کہ جو سکھائے گئے ہو تم یعنی علم صاحب رشد کہ چلون مین بسبب اسکے
اپنے دین مین براستی پس بنص قرآن واعتراف صاحب مدارک کے ثابت اور متحقق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام
نبی تھے اور علم لدنی اللہ تعالیٰ نے انکو عطا فرمایا تھا باوصف اسکے علم فقہ اور شریعت نہین جانتے
تھے اور امام ابوحنیفہ سے تعلم علم مذکورہ کا کرتے تھے سخت محل افسوس ہے کہ امام ابوحنیفہ کو باوجود عطائے
ایسے علم وفضل کے خداوند عالم نے مبعوث بہ نبوت نکیا اور حضرت خضر کو باوجودیکہ معاذ اللہ علم شریعت سے
بے بہرہ تھے نبی کر دیا مگر طرفہ تر یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ جنکے پیرو خاص تھے یعنی حضرات خلفائے ثلثہ علم قرآن
وحدیث بہت کم جانتے تھے بلکہ اور صحابہ سے پوچھتے تھے اور عورتین انکو الزام دیتی تھین چنانچہ
سیوطی نے بیچ کتاب اتقان کے نوع سادس وثلثون فی معرفۃ غریب القرآن مین لکھا ہے واخرج
ابو عبید فی الفضائل عن ابراهیم التیمی ان ابابكر الصدیق
سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاكِهَةً وَّاَبًّا فَقَالَ اَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ
وَاَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ اِذَا اَنَا قُلْتُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا لَا اَعْلَمُ

ترجمہ الاتقان جلد اول صفحہ ۲۳۸

ترجمہ روایت کی ہو ابو عبیدہ نے بیچ فضائل کے ابراہیم تیمی سے کہ تحقیق ابو بکر صدیق سے قول خدا
فاکہۃ وابا کے معنی پوچھے گئے پس کہا ابو بکر نے کہ کون آسمان سایہ افگن مجھپر ہوگا اور کون زمین مجھکو
اٹھائیگی ہرگاہ کہون مین بیچ کتاب خدا کے اُس چیز کو کہ نہین جانتا ہون مین اور ازالۃ الخفا کے
مقصد دوم مین بصفحہ ۱۳۱ لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر کا مقدمات مین حکم صادر کرنیکا یہ طریقہ تھا کہ جب
کوئی مقدمہ پیش ہوتا تھا پس قرآن مین اگر حکم اُسکا پایا جاتا تھا تو بموجب اُسکے حکم دیتے تھے
اور اگر قرآن سے حکم نہین نکلتا تھا تو حدیث رسول کے بموجب حکم دیتے تھے اور اگر اونکو
حدیث نہین معلوم ہوتی تھی تو مسلمانون سے پوچھتے تھے کہ تمکو معلوم ہے اگر وہ کوئی حدیث
بتلاتے تھے تو اُسکے بموجب حکم دیتے اگر مسلمانون سے بھی کوئی حدیث نہین پاتے تھے جَمَعَ
رُؤُسَ النَّاسِ وَاَخْيَارَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَاِذَا اجْتَمَعَ رَايُهُمْ
عَلٰى اَمْرٍ قَضٰى بِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ترجمہ تو جمع کرتے تھے عمایداور نیکان اشخاص
کو اور اُنسے مشورہ کرتے تھے پس جب اتفاق رائے اُنکا کسی امر پر ہوجاتا تھا تو ابو بکر اُسکے بموجب
حکم دیتے تھے روایت کی ہے اسکے دارمی نے بعد ازان در میراث جدہ مسئلہ وارد شد حضرت صدیق
تفحص بلیغ فرمود تا آنکہ حدیث ظاہر شد و مسئلہ منقح گشت عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ
اِلٰى اَبِي بَكْرٍ جَدَّةٌ اُمُّ اَبٍ اَوْ اُمُّ اُمٍّ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِي اَوِ ابْنَ
ابْنَتِي تُوُفِّيَ وَبَلَغَنِي اَنَّ لِي نَصِيبًا فَمَا لِي فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهَا شَيْئًا وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ
فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَدَّةِ شَيْئًا فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَا قَالَ
مَاذَا قَالَ اَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا
قَالَ اَيَعْلَمُ ذَالِكَ اَحَدٌ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ صَدَقَ
فَاَعْطَاهَا اَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ فَجَاءَتْ اِلٰى عُمَرَ مِثْلُهَا فَقَالَ مَا اَدْرِي
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا شَيْئًا فَاَسْئَلُ
النَّاسَ فَحَدَّثُوهُ بِحَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ

فقال عمر ایتکما خلت به فکما السدس فان اجتمعتما فهو بینکما ترجمہ زہری کہتاہی کہ آئی ابوبکر کے پاس ایک جدہ یعنی دادی یا نانی اُسنے کہا پوتا میرا یا نواسہ میرا مرگیا ہی اور مجکو خبر پہونچی ہی کہ اُسکی متروکہ مین میرا حصہ ہی پس کتنا میرا حصہ ہے ابوبکر نے کہا مینے نہین سنا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے دربارہ حصہ جدہ کے کچھ کہا ہو قریب ہے کہ ہو لوگو سے پوچھونگا پس جب نماز ظہر ابوبکر نے پڑھی تو لوگون سے پوچھا کہ تم لوگون مین سے کسی نے سنا ہی کہ رسول اللہ صلعم نے دربارہ حصہ جدہ کے کچھ کہا ہی پس مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین نے سنا ہی ابوبکر نے پوچھا وہ کیا ہی مغیرہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے جدہ کو چھٹا حصہ دلوایا ہے ابوبکر نے پوچھا آیا سوا تیرے دوسرا شخص بھی یہ جانتا ہی محمد ابن مسلمہ نے کہا کہ سچ کہا ہی مغیرہ نے پس ابوبکر نے اُس جدہ کو چھٹا حصہ دلوایا پھر عمر کے پاس مانند اُس عورت کے ایک عورت آئی عمر نے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے نہین سنا ہی رسول اللہ صلعم سے دربارہ حصہ جدہ کے کچھ پس قریب ہی کہ مین لوگون سے پوچھونگا پس لوگون نے بیان کیا عمر سے حدیث مغیرہ بن شعبہ اور محمد بن مسلمہ کی پس عمر نے کہا کہ تم دونون یعنی دادی اور نانی سے جو تنہا ہوگی پس واسطے اُسکے چھٹا حصہ ہی پس اگر دونون موجود ہونگی تو وہی چھٹا حصہ درمیان تم دونو کی تقسیم ہوگا روایت کی ہی اسکی مالک اور دارمی نے اس حدیث سے تو ناواقفیت حضرت شیخین کی علم حدیث سے ثابت ہی مگر حضرت عمر تو باوصف پانے حدیث نبوی کی بھی یہ تنسیخ حکم پیغمبر کے حکم صادر کرتے تھے چنانچہ بیچ مقصد دوم ازالۃ الخفا کے صفحہ ۱۱۳ مین منقول ہی منہا حدیث بیع امہات الاولاد فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر ثم نہی عمر عنہ ترجمہ بعض اُن احادیث سے کہ جنمین حضرت عمر نے دوسرے معنی پر فتوی دیا ہی حدیث بیچنی لونڈیمن صاحب اولادکی ہی کہ بیچ زمانہ نبی صلعم اور ابوبکر کے بیچنا اُنکا جاری تہا پھر منع کیا عمر نے اُنکے بیچنے سے اور تفسیر کبیر مین کہ تصنیف امام فخر الدین رازی کی ہی بیچ ذیل تفسیر آیہ فما استمتعتم بہ کی جو پارہ پنجم مین نازل ہی بیچ المسئلۃ الثالثۃ من آیۃ فما استمتعتم بہ کے لکھاہی واختلفوا فی انہا نسخت ام لا فذہب السواد الاعظم من الامۃ الی انہا صارت منسوخۃ وقال السواد منہم انہا بقیت

تفسیر الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰

مُباحَةً كماكانت وهٰذا القولُ مَروِیٌّ عن ابنِ عباسٍ وعمرانَ ابنِ حصینٍ اَمّا ابنُ عباسٍ فعنہُ ثلاثُ روایاتٍ اِلیٰ اَن قال بعد ذکرِ الروایاتِ عن ابنِ عباسٍ واَمّا عمرانُ ابنُ الحصینِ فانّہُ قال نزلت اٰیۃُ المتعۃِ فی کتابِ اللّٰہِ ولم تنزل بعدَھا اٰیۃٌ تنسخھا واَمرنا بھا رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ وتمتعنا معہُ وماتَ ولم ینھنا عنہُ ثمّ قال رجلٌ برائہٖ ماشاء ترجمہ

اور اختلاف کیا ہی لوگون نے اس امر مین کہ آیہ منسوخ ہوا یا نہین پس ایک گروہ بڑا امت سے اسطرف گیا ہی کہ آیہ متعہ کا منسوخ ہوگیا ہی اور کم لوگون نے اُس گروہ سے کہا ہی کہ متعہ باقی رہا ہی مباح جیسا کہ تھا اور یہ قول مباح ہونیکا روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور عمران ابن حصین سے لاکن ابن عباس پس اُنسے تین روایت ہین یہانتک کہ کہا بعد ذکر روایات ابن عباس کی اور لاکن عمران بن حصین پس بتحقیق اسنے کہا نازل ہوا ہی آیہ متعہ کا بیچ قرآن کی اور بعد اُسکے کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہی کہ منسوخ کری اُسکو اور حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلعم نے متعہ کا اور متعہ کیا ہمنے بمعیت رسول اللہ صلعم کے اور انتقال فرمایا رسول اللہ صلعم نے اور منع نہین کیا ہمکو متعہ سی پھر ایک شخص نے اپنی رای سے جو چاہا کیا پھر بعد بیان حجت ثالثہ کے لکھا ہی وھٰذا ھو الحجۃُ التی احتجَّ بہٖ عمرانُ ابنُ حصینٍ حیثُ قال اِنَّ اللّٰہَ انزلَ فی المتعۃِ اٰیۃً وما نسخھا اٰیۃٌ اُخریٰ واَمرنا رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ بالمتعۃِ وما نھانا عنھا ثمّ قال رجلٌ برائہٖ ماشاء یُرید اَنّ عمرَ نھٰی عنھا ترجمہ اور یہ وہ دلیل ہی جس سے احتجاج کیا ہی عمران بن حصین نے اسطرحسے کہ کہا بتحقیق اللہ نے نازل کیا بیچ متعہ کی ایک آیہ اور نہین منسوخ کیا اُس آیہ کو دوسرے آیہ نے اور حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلعم نے متعہ کا اور نہین منع کیا ہمکو متعہ سے پھر کہا ایک شخص نے اپنی رای سے جو چاہا ارادہ کیا عمران نے کہ بتحقیق عمر نے منع کیا متعہ سے اور نیشاپوری نے تفسیر غرائب القرآن مین کہ معتمد تفسیر اہل سنت کی ہی لکھا ہی واَمّا عمرانُ ابنُ الحصینِ فانّہُ قال نزلت اٰیۃُ المتعۃِ فی کتابِ اللّٰہِ ولم تنزل بعدَھا اٰیۃٌ تنسخھا واَمرنا بھا

رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَہٗ وَمَاتَ وَلَمْ یَنْہَنَا عَنْہَا ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بِرَائِہٖ مَاشَاءَ یُرِیْدُ اَنَّ عُمَرَ نَہٰی عَنْہَا

ترجمہ لاکن عمران بن حصین پس اُسنے کہاکہ نازل ہوا ہو آیہ متعہ کا بیچ قرآن کے اور بعد اُسکے کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہو کہ منسوخ کرے آیہ متعہ کو اور حکم دیا متعہ کا ہمکو رسول اللہ صلعم نے اور متعہ کیا ہمنے بمعیت رسول اللہ صلعم کے اور انتقال کیا رسول اللہ صلعم نے اور نہین منع کیا ہمکو اُسی متعہ سے پھر کہا ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا ارادہ کیا عمران نے اس جملہ سے کہ منع کیا عمر نے متعہ سے اور کتاب فتح الباری شرح بخاری مین بیچ تحریم نکاح متعہ کے لکھا ہو قَالَ

ابْنُ بَطَّالٍ رَوٰی اَھْلُ یَمَنٍ وَمَکَّۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِبَاحَۃَ الْمُتْعَۃِ وَرُوِیَ عَنْہُ الرُّجُوْعُ بِاَسَانِیْدَ ضَعِیْفَۃٍ وَاِجَازَۃُ الْمُتْعَۃِ عَنْہُ اَصَحُّ وَھُوَ مَذْھَبُ الشِّیْعَۃِ ترجمہ کہا ابن بطال نے کہ روایت کی ہو اہل یمن اور مکہ نے ابن عباس سے مباح ہونے متعہ کے اور روایت کیگئی ہو کہ ابن عباس قول مباح ہونے متعہ سے پھر گئے تھے ساتھ سند ہاے ضعیف کے اور اجازت متعہ کی ابن عباس سے صحیح ہو اور یہی مذہب شیعہ کا ہو اور ملا علی متقی نے کنز العمال مین لکھا ہو عَنْ یَعْقُوْبَ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ یَسْتَشِیْرُ عَبْدَ اللہِ ابْنَ عَبَّاسٍ فِی الْاَمْرِ اِذَا اَھَمَّہٗ وَیَقُوْلُ غُصْ غَوَّاصٍ ترجمہ یعقوب بن یزید کہتا ہو کہ عمر ابن خطاب طلب مشورہ کرتے تھے ابن عباس سے جب امر اہم اُنکو پیش آتا تھا اور کہتے تھے کہ ابن عباس غواص دریاے زخار ہین اور اُسی کتاب مین منقول ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَوْمًا فَسَأَلَنِیْ عَنْ مَسْئَلَۃٍ کَتَبَ اِلَیْہِ بِھَا یَعْلَی بْنُ اُمَیَّۃَ مِنَ الْیَمَنِ فَاَجَبْتُہٗ فِیْھَا فَقَالَ عُمَرُ اَشْھَدُ اَنَّکَ تَنْطِقُ مِنْ بَیْتِ نُبُوَّۃٍ ترجمہ

ابن عباس کہتے ہین کہ ایکدن مین عمر خطاب کے پاس گیا پس پوچھا عمر نے مجھ سے ایک مسئلہ جو یعلی ابن امیہ نے یمن سے عمر کو لکھکر بھیجا تھا مینے اُسکا جواب عمر کو بتلایا پس عمر نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم خاندان نبوت سے گویائی کرتے ہو سبحان اللہ باوجودیکہ خود حضرت عمر اسقدر فضیلت عبد اللہ ابن عباس کی مقر تھے کہ اُنکے کلام کو نطق خاندان نبوت کی تعبیر کرتے تھے اور ایسا فقیہ جانتے

کہ مسائل کی جواب اُنسے پوچھتے تھے اور امور مہمہ مین اُنسے مشورہ کرتے تھے اور اپنی فقہ دانی سے
تو خوب واقف تھے کہ مسئلہ میراث جدّہ تک کا نہین جانتے تھے مگر متعہ کو باوصفیکہ وہی ابن عباس
کہ جو متعا علیہ انکی تھے متعہ کی حلت کے بنص قرانی قائل تھے حضرت عمر نے حرام کر دیا اور اگر یہ کہا جاوے
کہ کوئی نص قرآن دربارہ تحریم متعہ کے حضرت عمر نے خود ملاحظ کر کے متعہ کی حرمت کا حکم دیا ہوگا تو
یہ غلط ہے اسلیے کہ علم قرآن سے بھی آپ نا واقف تھے کہ خلاف آیات قرآن کے حکم دیتے تھے اور
عورتین اُنپر اعتراض کرتی تھین چنانچہ سورہ نساء مین بیچ پارہ چہارم کے آیہ وَاٰتَیْتُمْ
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا نازل ہے یعنی اور دو تم ایک ایک زوجہ کو مال عظیم اسکے تفسیر مین
مدارک مین لکھا ہے وَقَالَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تُغَالُوْا بِصَدُقَاتِ النِّسَاءِ
فَقَالَتْ اِمْرَءَةٌ اَنَتَّبِعُ قَوْلَكَ اَمْ قَوْلَ اللهِ وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ
قِنْطَارًا فَقَالَ عُمَرُ كُلُّ اَحَدٍ اَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ تَزَوَّجُوْا عَلٰى
مَا شِئْتُمْ ترجمہ اور کہا عمر نے منبر پر کہ گران کرو تم لوگ مہر و نکو عورتونکی تب ایک عورت نے
کہا کہ آیا ہم پیروی کرین تمھاری قول کی یا قول خدا وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا
کے تب کہا عمر نے ہر ایک شخص عالم تر ہے عمر سے نکاح کرو تم لوگ جسقدر مہر پر چاہو پس باوصف ایسی
ناواقفیت علم قران اور علم حدیث کے حضرت شیخین کی نسبت علمائے اہل سنت وجماعت بالخصوص
شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ الخفا مین یہ دعوی کرتے ہین کہ قرآن حضرت عمر کی رای پر نازل ہوتا
تھا اور قوت استنباطی انبیاء کی حضرات شیخین کو حاصل تھی غالباً اسیوجہ سے حضرت عمر باوجود
آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کے خلاف حکم خدا اور رسول کے اجتہاد کرتے تھے گو تحریم متعہ کا تو ایک
سبب خاص تھا کہ کتب شیعہ مین مفصل منقول ہے مگر چونکہ خلاف وضع اس رسالہ کے روایت شیعہ سے
استدلال مناسب نہین ہے لہذا اُسکا ذکر نہین کیا گیا بہرحال حضرت عثمان کا بھی مبلغ علم ایسا ہی
تھا کہ باستعانت و استشارہ دیگر صحابہ کے احکام شرعیہ جاری کرتے تھے چنانچہ ازالۃ الخفا کے
مقصد اول مین بصفحہ ۱۳۰ منقول ہے تحقیق آنست کہ تا زمان حضرت عثمان اختلاف مسائل
فقہیہ واقع نمیشد و در محل اختلاف بخلیفہ رجوع میکردند و خلیفہ بعد مشاورہ امرے اختیار
میکرد و ہمان امر مجمع علیہ میشد و بعد وجود فتنہ ہر عالمی برأس خود فتوی میداد و در این زمانہ

اختلاف واقع شد وانچہ شہرستانی درکتاب ملل ونحل گفتہ کہ بمجرد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اختلاف پدید آمد خطا ست علامہ شہرستانی نے بہت سچ لکھا ہی بعد انتقال رسول اللہ
صلعم کے دربارہ استقرار خلیفہ کے ایسا اختلاف واقع ہوا کہ تہتر فرقے اسلام مین ہوگئے
ابتک وہی اختلاف چلا جاتا ہی شاہصاحب محض واسطے اثبات اجماع کی خلافت حضرت
ابوبکر پر وقوع اختلاف کا انکار کرتے ہین حالانکہ صریح البطلان ہی کیف ما کان خلیفہ رسول اللہ
کا علم بالقران وبالحدیث ہوتا تضروری ہی کسلئے کہ خدا تعالی نے پیغمبرون کو واسطے ہدایت
خلق کی مبعوث کیا تھا تو نائب پیغمبر بعد پیغمبر کے وہی کام کریگا جو پیغمبر کرتے تھے اور کار پیغمبر
کا کہ ہدایت خلق کی ہی اور ہدایت بغیر واقفیت تام علم قرآن اور حدیث کی نہین ہوسکتی ہی اور حضرات
ثلثہ کا اعلم بالقران وبالحدیث نہونا تو خود کتب اہل سنت سے کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر
اور آشکار ہوگیا بلکہ حضرات خلفائے ثلثہ کی مبلغ علم دین سے تو امام ابوحنیفہ کا مبلغ علم دین بمراتب
بڑھا ہوا تھا کہ حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام نی علم دین اُنسے حاصل کیا تھا اور جو تکمیل
تعلم علم دین کی باقی رہگئی تھی اسکے لئے حسب دعائے خضر کے اللہ تعالی امام ابوحنیفہ کو
قبر مین زندہ کردیتا تھا اور حضرت خضر اُنسے تعلم کرتے تھے بہرحال حضرات ثلثہ سے تو بسبب
نہ جاننے علم قرآن وحدیث کے سلب لیاقت خلافت کا کتب اہل سنت سے ظاہر وباہر ہی مگر طرفہ
یہ ہی کہ امام ابوحنیفہ کا فضل وکمال اور ولایت تو روایت مذکورہ سے عیان وآشکار ہے
باوجود اسکے فرقہ وہابیہ تو عموماً اور چند اولیائے کرام بھی اہل سنت وجماعت کے کلمات سوء
ادب نسبت انکی زبان پر جاری فرماتی ہین چنانچہ محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
کتاب غنیۃ الطالبین مین جو کہ مطبع مرتضوی دہلوی مین چھپی ہے بصفحہ ۲۱۱ - ارشاد
فرماتے ہین فَاَصْلُ ثَلَاثٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً عَشَرَۃٌ اَهْلُ السُّنَّۃِ
وَالْخَوَارِجُ وَالشِّیْعَۃُ وَالْمُعْتَزِلَۃُ وَالْمُرْجِئَۃُ وَالْمُشَبِّهَۃُ وَالْجَهْمِیَّۃُ
وَالضِّرَارِیَّۃُ وَالنَّجَّارِیَّۃُ وَالْکَلَابِیَّۃُ فَاَهْلُ السُّنَّۃِ
طَایِفَۃٌ وَاحِدَۃٌ ترجمہ پس تہتر فرقون مین اصل دس ہین اہل سنت اور
خوارج اور شیعہ اور معتزلہ اور مرجیہ اور مشبہہ اور جہمیہ اور ضراریہ اور نجاریہ اور کلابیہ

استقصاء جلد اول ۲۲۴
مین کل عبارت غنیہ کی
صحیح ۱۲

پس اہل سنت ایک طائفہ ہو پھر بعد فاصلہ کی یہ عبارت بصفحہ ۲۲۷ لکھی ہو وَاَمَّا الْمُرْجِئَةُ فَفِرَقُهَا اِثْنَا عَشَرَ فِرْقَةً اَلْجَهْمِيَّةُ وَالصَّالِحِيَّةُ وَالشِّمْرِيَّةُ وَالْيُوْنُسِيَّةُ وَالْيُوْنَانِيَّةُ وَالنَّجَّارِيَّةُ وَالْغَيْلَانِيَّةُ وَالشَّبِيْبِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَالْمُعَاذِيَّةُ وَالْمُرِيْسِيَّةُ وَالْكَرَّامِيَّةُ **ترجمہ** لاکن مرجئہ پس اُسکے بارہ فرقے ہیں حسب تفصیل مندرجہ بالا منجملہ اُنکے نوان فرقہ حنفیہ لکھا ہے پھر بعد فاصلہ بصفحہ (۲۳۰) لکھا ہے اَمَّا الْحَنَفِيَّةُ فَهُمْ بَعْضُ اَصْحَابِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نُعْمَانِ ابْنِ ثَابِتٍ **ترجمہ** ترجمہ جو اُسی کتاب میں لکھا ہے اما حنفیہ پس ایشان یاران ابی حنیفہ کوفی اند اور صحیح ترمذی میں یہ حدیث منقول ہے صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَهُمَا مِنَ الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَحَدُهُمَا مُرْجِیٌّ وَالْاٰخَرُ قَدَرِیٌّ **ترجمہ** دو قسم میری امت میں ہیں جنکے لیے حصہ اسلام سے نہیں جو ایک مرجی ہیں دوسرے قدری ہیں اور حسب اعتراف حضرت غوث الثقلین حنفیہ فرقہ مرجیہ سے ہیں اور حسب تصریح حدیث مرویہ ترمذی فرقہ مرجیہ اسلام سے بے نصیب ہے اور حجۃ الاسلام امام غزالی نے کتاب منخول میں لکھا ہے وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَقَدْ قَلَبَ الشَّرِيْعَةَ ظَهْرًا لِّلْبَطْنِ وَشَوَّشَ مَسْلَكَهَا وَغَيَّرَ نِظَامَهَا **ترجمہ** لاکن ابو حنیفہ نے شریعت کو از سر تا پا اُلٹ دیا اور پریشان کیا راہ شریعت کو اور متغیر کیا انتظام شریعت کو پس بشہادت دو ولی کامل کے اسلام امام حنیفہ کا باایں ہمہ علم و فضل ثابت نہیں ہوتا ہے چہ جائے ولایت و کرامت لاکن محل حیرت یہ ہے کہ جو الزام ان دونو ولی خدا نے نسبت امام ابو حنیفہ کے لگایا ہے وہ تغیر و تبدل شریعت کا ہے اور اسی الزام سے امام موصوف کو ایمان سے خارج کرتے ہیں پس یہی الزام تو بجنسہ حضرات ثلٰثہ پر بھی عاید ہوتا ہے کہ یہ حضرات بھی علم قران و حدیث سے بے بہرہ تھے برخلاف آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے حکم دیتے تھے دوسروں سے مسائل شرعیہ پوچھتے تھے باوجود نصوص صریحہ اپنی رائے و قیاس سے احکام شرعیہ جاری کرتے تھے کیا ان باتوں سے شریعت منقلب نہیں ہوئی اور راہ شریعت کی پریشان نہیں ہوئی اور انتظام شرع کا متغیر نہیں ہوا نہیں بالضرور شریعت مصطفویہ میں بڑا فتور پڑا مذاہب مختلفہ ملت محمدیہ میں

پیدا ہوگئے لاکھون آدمی گمراہ ہوکر راہ حق کو بھول گئے ضلالت مین پڑگئے بنیاد اس فساد کی صرف اسوجہ سے پڑی ہے کہ بعد رسول اللہ صلعم کے جو اعلم بالقران و بالسنتہ تھے اور جنکی نسبت رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تھا کہ بعد میرے اگر انسے تمسک کروگے تو گمراہ نہوگے انکو چھوڑ دیا اور یہہ صفات جز علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے اور کسی صحابہ مین از روی کتب اہل سنت کے پائے نہین جاتے ہین چنانچہ صواعق محرقہ کے باب نہم کی فصل دوم مین بصفحہ ۱۱۱ منقول ہے وَفِی رِوَایَةٍ اَنَّہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی مَرَضِ مَوْتِہٖ اَیُّہَا النَّاسُ یُوْشِکُ اَنْ اُقْبَضَ سَرِیْعًا فَیُنْطَلَقُ بِیْ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْکُمْ اَلَا اِنِّیْ مُخَلِّفٌ فِیْکُمْ کِتَابَ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ وَعِتْرَتِیْ اَہْلَبَیْتِیْ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَرَفَعَہَا فَقَالَ ہٰذَا عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَاَسْئَلُہُمَا مَا خُلِّفْتُ فِیْہِمَا ترجمہ اور بیچ ایک حدیث کے ہے کہ بتحقیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت مین فرمایا کہ اے لوگو قریب ہے کہ مین جلد مرجاؤن اسکے قبل بھی مینے تملوگون سے کہا تھا اب پھر کہتا ہون واسطے رفع عذر تملوگونکے آگاہ ہو کہ مین تم لوگونکے درمیان مین چھوڑتا ہون قرآن اور اولاد یعنی اہل بیت اپنے پھر ہاتھ علی کا پکڑکے بلند کیا اور کہا کہ یہ علی ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے نہ جدا ہونگے یہ دونو یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض پر پس ان دونوکی حال سے پوچھونگا کہ بعد میرے ان دونوسے تملوگون نے کیا سلوک کیا اور مشکوٰۃ مین بھی یہی حدیث بکمی و بیشی بعض فقرات بصفحہ ۵۶۹ منقول ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُہُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَہْلَبَیْتِیْ وَلَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْہِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ زید ابن ارقم کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بتحقیق مین چھوڑنے والا ہون تم لوگون مین جبتک تملوگ اس سے تمسک کروگے گمراہ نہوگے ایک دوسرے سے بزرگ ہے وہ کتاب

خدای غالب وبزرگ ایک رسی ہی کہ کھچی ہوئی ہی آسمان سی زمین تک اور اولاد میری یعنی اہل بیت
میرے ہین اور ہرگز یہ دونو جدا نہونگی یہانتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض پر پس دیکھو کیونکر
تملوگ بعد میرے سلوک کرتے ہو اُن دونون سی روایت کی ہی اسکو ترمذی نے اور پھر
صواعق محرقہ مین بیچ باب نہم کے فصل ثالث مین بصفحہ ۱۱۱- روایات مندرجہ ذیل منقول ہین
قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلِيٌّ اَقْضَانَا ترجمہ کہا
ابوہریرہ نے کہ عمر نے کہا ہی کہ ہملوگون مین عالم ترین علم قضا کے علی ہین وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ اَقْضٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيٌّ ترجمہ ابن مسعود کہتی ہین کہ عالم ترین اہل مدینہ کی
علم قضا مین علی ہین وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَتَعَوَّذُ
بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبُو الْحَسَنِ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَاَخْرَجَ عَنْهُ قَالَ
لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَقُوْلُ سَلُوْنِيْ اِلَّا عَلِيٌّ ترجمہ سعید ابن مسیب
روایت کرتا ہی کہ عمر نے کہا کہ خدا سی پناہ مانگی جاتی ہی اُس مشکل سی کہ جسکے حل کیلئے ابوالحسن یعنی
علی نہون اور مسیب نے عمر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھے کہ سوا علی کے کوئی شخص صحابہ مین ایسا نہ تھا کہ لوگون
سے کہتا ہو کہ مجھسے پوچھو وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَفْرَضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَقْضَاهَا
عَلِيٌّ وَذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّهٗ اَعْلَمُ مَنْ بَقِيَ بِالسُّنَّةِ
ترجمہ ابن مسعود نے کہا کہ عالم ترین علم فرائض و علم قضا کی ساکنان مدینہ مین علی ہین اور ذکر
کیا گیا علی کا عایشہ کے نزدیک کہا عایشہ نی کہ بتحقیق علی عالم ترین علم حدیث کے ہین باقیماندگان
مین پہلے حدیثون سے بخوبی ثابت ہی کہ معیت قران کی حضرت علی کو تا قیامت ضروری ہی اور ان
دونو مین جدائی نہو گی اور بعد رسول اللہ صلعم کے جوان دونو سے تمسک کریگا وہ گمراہ تا ورود حوض
کوثر کے نہوگا او معیت قرآن کی علی کو اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی قرار دینا کہ ہر وقت حضرت علی
کے پاس قرآن رہیگا اسکا تو کوئی فائدہ پایا نہین جاتا پس ضرور ہی کہ اسکے معنی یہی ہین کہ علم قرآن
حضرت علی کی ساتھ تا روز قیامت رہیگا ایسا ہی تمسک قران اور اہل بیت کی نسبت پیغمبر نے
ارشاد فرمایا کہ ان دونو سے اگر تمسک کروگے تو تا ورود حوض کوثر کے گمراہ نہوگے پس جو شخص
صرف قرآن سے تمسک کریگا اوسکو تمسک بالقرآن بھی حاصل ہوجائیگا کسلئے کہ خود اہل بیت متمسک

بالقرآن تھی بجنہٖ اس حدیث مین عام لفظ اہل بیت کا وارد ہی مگر چونکہ اُسی حدیث مین حضرت
علی کو معیت قرآن کا لازم ہوناہی ارشاد فرمایا ہی جس سے جز حضرت علی کے اہل بیت مین کوئی
دوسرا مراد نہین ہوسکتا ہی اور شیخ ابن حجر مکی نے بھی صواعق محرقہ مین بصفحہ ۱۳۳ ذیل
شرح مین حدیث ثقلین کی یہ عبارت لکھی ہی ثُمَّ اَحَقُّ مَنْ يُتَمَسَّكُ بِهٖ مِنْهُمْ
اِمَامُهُمْ وَعَالِمُهُمْ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لِمَا
قَدَّمْنَاهُ مِنْ مَزِيْدِ عِلْمِهٖ وَدَقَائِقِ مُسْتَنْبَطَاتِهٖ وَمِنْ ثَمَّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ
عَلِيٌّ عِتْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيِ الَّذِيْنَ حَثَّ عَلَى
التَّمَسُّكِ بِهِمْ فَخَصَّهٗ لِمَا قُلْنَا ترجمہ پس زیادہ حقدار اہل بیت سے وہ شخص ہی
جس سے تمسک کیا جاوی ساتھ اسکے امام اُنہین اہل بیت کا اور عالم اُنکا علی ابن ابیطالب
ہے بزرگ کرے اللہ انکی منہ کو اسلئے کہ ہمنے پہلے بیان کیا ہی اُنکا مزید علم اور باریکیان اونکی استنباط
کی اور اسی جگہ سے ابوبکر نے کہا ہی کہ علی عترت رسول اللہ صلعم سے ہین یعنی وہ لوگ جنکے تمسک
کی پیغمبر صلعم نے ترغیب دی ہی انہین سے خاص کیا ہی علی کو اُسی وجہ سے جو ہمنے بیان کی ہی
پس اب تو باعتراف حضرت ابوبکر کی ثابت ہوگیا کہ تمسک اہل بیت سے مراد اس حدیث
مین تمسک ساتھ حضرت علی کے ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ تمسک کی معنی لغوی چنگل مارنا ہی پس
چنگل مارنے سے یہ مراد نہین ہی کہ حضرت علی کو پکڑ لو بلکہ اتباع و پیروی و اخذ معارف دینیہ
اور مسائل شرعیہ مراد ہی اور خود اعتراف حضرت عمر اور حضرت عایشہ اور دیگر صحابہ سے ثابت ہی
کہ حضرت علی اعلم یعنی دانا تر علم حدیث کے تھے اور امور مشکلہ مین خود حضرت عمر کہتے تھے کہ مین خدا
سے پناہ مانگتا ہون کہ جسکے حل کیلئے علی نہون اور کوئی صحابہ یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ جو چاہو مجھسے
پوچھو غیر علی ابن ابیطالب کے اس کلمہ ہدایت انضمام کے ارشاد کا یہ سبب تھا کہ خود حضرت علی فرماتے تھے
جو بصفحہ ۱۱۲ - بیچ باب تاسع کے فصل رابع مین صواعق محرقہ کے منقول ہی اَخْرَجَهُ ابْنُ
سَعْدٍ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَ نَزَلَتْ وَ
اَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ اِنَّ رَبِّيْ وَهَبَ لِيْ قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا
نَاطِقًا ترجمہ اخراج کیا ہی ابن سعد نے علی سے کہ کہا علی نے خدا کی قسم کوئی آیہ نازل نہین ہوا

مگر یہ کہ مین جانتا کس باب مین نازل ہوا ہے اور کہان نازل ہوا اور کسکے حق مین نازل ہوا ہے تحقیق میرے پروردگار نے مجھکو دل صاحب عقل اور زبان گویا عطا فرمایا ہے اور اسی صفحہ مین منقول ہے وَاَخرَجَ ابنُ سَعدٍ وَغَیرُہُ عَن اَبِی الطُّفَیلِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ سَلُونِی عَن کِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّہُ لَیسَ مِن اٰیَۃٍ اِلَّا وَقَد عَرَفتُ بِلَیلٍ نَزَلَت اَم بِنَہَارٍ اَم فِی سَہلٍ اَم جَبَلٍ ترجمہ روایت کی ہے ابن سعد وغیرہ نے ابو الطفیل سے ابا الطفیل کہتا ہے کہا علی نے پوچھو تم لوگ مجھسے معنی قرآن کے پس تحقیق کوئی آیہ قرآن کا نہین ہے مگر یہ کہ مین جانتا ہون کہ رات کو نازل ہوا ہے یا دن کو یا بیچ زمین کے نازل ہوا ہے یا بیچ پہاڑ کے نازل ہوا ہے پس جو شخص ایسا دانندۂ علم قرآن کا ہو کجا وہ اور کجا وہ لوگ جو معنی فَاکِہَۃً وَّاَبًّا نہ جانتے ہون اور میراث جدہ کے مسئلے سے ناواقف ہون اور عبد اللہ ابن عباس سے جو شاگرد علی ابن ابیطالب کے تھے مسائل کے جواب پوچھتے ہون اور جو کبھی خود کوئی مسئلہ بیان کرین تو خلاف آیہ قرآن کے بیان کرین آیہ قرآن کو پڑھکر عورتین الزام دیوین بہرحال یہ تو بخوبی کتب اہل سنت سے ثابت ہو گیا کہ جملہ صحابہ بخصوص حضرات ثلثہ سے حضرت علی اعلم بالقرآن اور بالحدیث تھے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرب اتصال زمانہ ارتحال تک رسول ذو الجلال نے تمسک بقرآن اور اہل بیت کی تاکید شدید فرمائی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تک تمسک ان دونوسے کروگے گمراہ نہوگے اس فقرہ سے یہ متحقق ہے کہ جب ان دونو سے تمسک نکروگے تو گمراہ ہو جاوٴگے اور یہ بھی سیاق حدیث او راعتراف ابن حجر مکی شیخ الاسلام اہل سنت سے مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کی عیان و آشکار ہے کہ اہل بیت سے مراد جنکے تمسک کا بعد اپنے پیغمبر نے حکم دیا ہے علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ اس حکم تمسک بالقرآن و بالاہل بیت سے پیغمبر صلعم نے حضرات ثلثہ کو مستثنےٰ نہین فرمایا ہے کیونکہ مَا اِن تَمَسَّکتُم مین صیغہ جمع کا ہے یہ حضرات بھی اسمین داخل ہین تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ کتب اہل سنت وجماعت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد انتقال رسول خدا تعالےٰ کے حضرات ثلثہ نے تمسک بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام کیا یا نہین پس کتب احادیث اہل سنت مین اصح الکتب بعد القرآن بخاری اور مسلم ہے ان دو کتابون سے ہرگز ثابت نہین ہوتا ہے کہ حضرات ثلثہ نے تمسک بعلی بعد رسول کے کیا ہو

بلکہ بخاری مین بیچ حدیث طلب قرطاس کی جواب حضرت عمر کا پیغمبر کو دینا جملہ حسبنا کتاب اللہ
وارد ہی جسکا ترجمہ یہ ہی کہ ہمکو کتاب خدا کافی ہی حالانکہ حدیث ثقلین مین بالتصریح پیغمبر خدا قرب زمان
وفات مین اپنی گمراہی سے بچنے کیلئے جملہ صحابہ سے تمسک بقرآن وباہل بیت کو فرما چکے تھے
باوصف اسکے حضرت عمر نے پیغمبر کے جواب مین تمسک اہل بیت سے اعراض کرکے کہدیا کہ ہمکو کتاب
خدا کی کافی ہی حالانکہ اگر صرف کتاب خدا گمراہی سے بچنے کیلئے کافی ہوتی تو پیغمبر خدا کہ بنص قرآنی
جو فرماتے تھے وہ بوحی الٰہی فرماتے تھے ہرگز قرآن اور اہل بیت دونوں کی تمسک کو ارشاد نفرماتے چنانچہ
حضرات ثلثہ نے بعد انتقال جناب سالتمآب کے حسب اعراض حضرت عمر کے رجوع طرف اہل بیت کے
نہین کی اور نہ اُنسے تمسک کیا شاہد عادل اس بیان کی ثبوت کیلئے وہی حدیثین ہین جو ابھی
ہمنے لکھی ہین کہ معانی قرآن اور احادیث دوسرے صحابہ سے حضرات ثلثہ پوچھا کرتے تھے حضرت علی سے
نہین پوچھتے تھے یا اپنے اجتہاد سے بعضے احکام شرعیہ جاری کرتے تھے جس سے احکام خدا ورسول منسوخ
ہوتے تھے اور روایات غصب فدک و قصہ سوختن خانہ فاطمہ زہرا دختر رسول خدا اور ایذا علی کی ہمنے
بالتفصیل کتب معتمدہ اہل سنت سے اوپر لکھی ہی اُنسے تو ترک تمسک اہل بیت کیسا عداوت رکھنا حضرات
ثلثہ کا حضرت علی و فاطمہ سے ثابت ہی پس ترک تمسک بعلی بعد الرسول اور عداوت رکھنا حضرت علی
سے یہ دونو امر علامت نفاق اور ضلالت کے ہین اور یہ تو اُن احادیث سے جو ہمنے ابھی اوپر لکھے
ہین بخوبی واضح ہی کہ قولاً حضرات شیخین فضائل اور مناقب حضرت علی کے خود بیان فرماتے تھے مگر
عملاً حضرت علی سے کچھ نہین پوچھتے تھے عبد اللہ ابن عباس اور دیگر صحابہ سے مسائل کا جواب
پوچھتے تھے اور تصدیق احادیث کی کرتے تھے اسیکو تو نفاق کہتے ہین چونکہ انسان اپنی حال سے
نسبت غیر کے زیادہ تر واقف ہوتا ہی پس بعد رسول اللہ صلعم کے حضرت عمر نے جو سلوک حضرت
علی اور صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا وعلی ابیہا وبعلہا و ابنیہا سے کیا تہا اُس سے
خوب آگاہ تھے بنابراین خود حضرت عمر نے حضرت عباس اور علی سے فرمایا کہ تم دونون حضرت ابوبکر
کو اور مجھکو کاذب غادر آثم خاین جانتے ہو اور یہ حدیث صحیح مسلم سے جو اصح الکتب بعد القرآن ہے
ہمنے اوپر بلفظہ بیان کی ہی اور یہ بھی احادیث صحاح اہل سنت سے لکھا ہی کہ غدر و خیانت علامت
نفاق کی ہی پس ان سب احادیث کو یکجا کرکے بنظر انصاف دیکھئے تو نفاق حضرات شیخین کا بہت

اچھی طرح سے ثابت اور متحقق ہوجاتا ہے چنانچہ بجنسہ یہی روش جو حضرات ثلثہ کی تھی اہل سنت
وجماعت نے بھی اختیار کی ہے کہ قولاً تو بالاتفاق فرماتے ہین کہ جو حضرت علی اور آئمہ دوازدہ گانہ کا دشمن ہو
وہ مسلمان نہین ہے اور محبت انکی اہل سنت جزو ایمان جانتے ہین اور پیروی انکی کرتے ہین مگر عملاً
بلکہ اسکا وجود نہین ہے ایک عمدہ امر ثبوت اس بیان کیلئے یہ ہے کہ ہزارون کتب فقہیہ عربی اور
فارسی اور اردو کی بطریقہ اہل سنت کے قلمی اور چھاپہ کی مشہور و معروف ہین اور ہر قسم کے مسائل
ائمہ اربعہ اہل سنت اور دیگر مجتہدین کے انمین منقول ہین مگر ایک مسئلہ بھی منجملہ آئمہ اثنا عشر کے کسی
امام سے منقول نہین ہے کیا یہ بارہو امام معاذ اللہ جاہل تھے بقول امام فخر الدین رازی کے جیسا
امام محمد تقی اور امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہم السلام کی نسبت لکھا ہے اور اوپر ہم اُس قول کو
بلفظہ نقل کر چکے ہین اگر بالاجماع علمائے اہل سنت معاذ اللہ جہالت آئمہ ہدیٰ علیہم السلام کا اقرار
کرین تو پھر ہمکو کچھ جائے بحث نہین رہیگی لاکن ہرگاہ انکے فضائل و کمالات اور اپنے اتباع اور پیروی
اہل بیت کا اقرار لسانی کرتے ہین تو پھر کیون کتابین اونکی فتاوی اور مسائل آئمہ ہدیٰ سے خالی ہین
ایسی ہی زیارت قبور اولیاء اللہ کے فضائل سے اور جو فوائد زیارت سے اونکے حاصل ہوتے ہین
کتابین تصوف اہل سنت کی مالامال ہین چنانچہ کتاب مشارق الانوار مطبوعہ مصر مین بصفحہ ۸۰
لکھا ہے وَقَدْ نَقَلَ الْعَارِفُ الشَّعْرَانِيُّ عَنْ بَعْضِ مَشَايِخِهِ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى يُوَكِّلُ بِقَبْرِ كُلِّ وَلِيٍّ مَلَكًا يَقْضِي حَوَائِجَ الزَّائِرِيْنَ
وَتَارَةً يَخْرُجُ الْوَلِيُّ بِنَفْسِهِ مِنَ الْقَبْرِ وَيَقْضِي الْحَاجَةَ لِاَنَّ لِلْاَوْلِيَاءِ
الْاِطْلَاقَ فِي الْبَرْزَخِ وَالسَّرَاحَ لِاَرْوَاحِهِمْ ترجمہ اور تحقیق نقل کی ہے
عارف شعرانی نے بعض مشایخ اپنے سے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے ہر ولی کی قبر پر ایک
فرشتہ کو کہ بر لاتا ہے حاجتین زیارت کرنیوالونکی اور کبھی نکلتا ہے خود ولی بذاتہ اپنی قبر سے اور حاجت
بر لاتا ہے اسلئے کہ بتحقیق واسطے اولیا کے روحون کی پابندی نہین ہے بیچ برزخ کے ، بعد اسکے
روایت امام ابو حنیفہ کی لکھی ہے جس سے کمال ولایت اور عظمت اُنکی بعد موت کے عیان و آشکار ہے
اور مزار اُنکا اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کا بغداد مین واقع ہے حضرات اہل سنت بغداد مین زیارت
قبور ان دو نو حضرات کیلئے جاتے ہین مگر کاظمین و سامرہ و کربلا و نجف اشرف زیارت ائمہ ہدیٰ کے

علیہم السّلام کیلئے ایک شخص بھی نہین جاتا ہی مدینہ طیبہ مین زیارت ائمہ اربعہ مدفون جنت البقیع
کی جسطرح سے اہل سنت کرتی ہین کیفیت اُسکی ہم اوپر لکھ چکی ہین یعنی صرف دوازدہ قبہ مطہرہ پر فاتحہ
پڑھکر چلی آتے ہین اندر قبہ کی نہین جاتے ہین بلکہ یہ مدنظر رہتا ہی کہ فرقہ شیعہ بھی زیارت معصومین
مدفونین بقیع کو کم جاوین بنا برآن شیعونپر فی کس سوا پانچ آنہ محصول مقرر کردیا ہی شبانہ روز مین جو
مرتبہ شیعہ زیارت کو قبہ آئمہ مین جاوین فی کس سوا پانچ آنہ ہر مرتبہ لے لینگے اور یہ محصول مخصوص
قبہ اہل بیت کیلئے ہی جسمین امام حسن اور امام زین العابدین او رامام محمد باقر اور امام جعفر صادق و
بروایتی حضرت سیدہ صلوات اللہ علیہم دفن ہین اور بقیہ قبے جو جنت البقیع مین واقع ہین اُنمین زیارت
کیلئے جانے سے محصول نہین لیا جاتا ہی پس یہ تخصیص محصول کی شیعونپر بالخصوص زیارت قبہ
آئمہ اربعہ علیہم السّلام کیلئے درواقع عجب لطف شیعونکو دیتی ہی کہ الحمد للہ علیٰ احسانہ ائمہ اربعہ علیہم السّلام
کی مخصوصین مین فرقہ شیعہ قرار پایا ہی اور بپاداش محبت حضرات موصوفین علیہم کے سزا ے جرمانہ سے
افتخار حاصل کرتا ہی طرفہ تر یہ ہی کہ حرمین شریفین مین ہی اتنک شیعہ ہین اور بنی نخاولہ کہ غلام امام زین العابدین
علیہ السّلام کی اولاد مین ہین حسینیہ بھی بنایا ہی عزاداری امام حسین علیہ السّلام کی علانیہ کرتے ہین
پس باوصفیکہ عہد سلطنت بنی امیہ سی الی الیوم سلطنت اہل سنت وجماعت کی علی الاتصال حرمین
شریفین مین چلی آتی ہی اور تعصب اہل مدینہ کا اسقدر بڑھا ہوا ہی کہ جسکی حد وانتہا نہین ہی بمجرد نام
لینے کسی امام کی کہتے ہین کہ ھذا رافضی یہ تخصیص تشیع کی سادات مین اول دلیل حقیت
مذہب شیعہ کی ہی بہرحال ان امور سی اچھی طرح سے ہویدا اور آشکار ہی کہ گو اہل سنت وجماعت زبانی اتباع
واعتقاد اپنا ساتھ آئمہ اثنا عشر کے بیان کرتے ہین مگر حقیقت مین اُنکو اولیاء اللہ مین بھی نہین
جانتے ہین اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور امام ابو حنیفہ بلکہ شیخ معین الدین چشتی و شاہ بدیع الدین
مدار وغیرہم اولیاء ہند سی بھی کم مرتبہ جانتے ہین کسلئے کہ بہرائچ اور دہلی شریف اور مکن پور اور اجمیر اور کالپی شریف
وغیرہ جہان ان بزرگونکی قبرین ہین جاتے ہین اور استفاضہ اُنسے کرتے ہین اور فیض و برکت سے
مستفیض ہوتے ہین اگر ائمہ اثنا عشر علیہم السّلام سی کچھ اعتقاد رکھتے یا اونکو اولیاء اللہ دلمین
یقین جانتے تو ضرور ان حضرات ائمہ علیہم السّلام کیطرف بھی رجوع کرتے حقیقت تو یہ ہی کہ گو حضرات
اہل سنت وجماعت زبان سے اقرار اتحاد اور اعتقاد اہل بیت کا کرتے ہین مگر درحقیقت دل مین

عداوت رکھتے ہین اور پوری پوری تقلید حضرت عمر کی کرتے ہین ایک ادنے ثبوت عداوت کا
ان حضرات کی یہ ہو کہ سورہ احزاب مین اللہ تعالی فرماتا ہو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ترجمہ
تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہین نبی پر اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو درود بھیجو تملوگ
اوپر نبی کے اور سلام بھیجو سلام لایق۔ صواعق محرقہ مین باب یازدہم کی فصل اول مین بصفحہ
۱۲۸ منجملہ آیات منزلہ شان اہل بیت کے یہ تیسرا آیہ لکھاہو بعد لکھنے اس آیہ کے تفسیر یہ کی ہو
صَحَّ عَنْ کَعْبِ ابْنِ عُجْرَۃَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قُلْنَا یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ
فَقَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ صحیح ہوا ہو کعب
ابن عجرہ سے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا تو ہملوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم جانتے ہین جسطرح سلام
آپ پر بھیجین پس صلوۃ کیونکر آپ پر بھیجین تب فرمایا پیغمبر صلعم نے کہو تم لوگ اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد اور بلفظہ اسی روایت کو روح البیان مین کہ تفسیر معتمد اہل سنت کی ہو اور بصرہ مین
چھپی ہو ملا اسمعیل قندی نے بھی لکھاہو اور صواعق محرقہ مین بعد سطر۔ ۵ صفحہ مذکور مین
بشمول صفحہ ۱۲۹ لکھاہو۔ وَیُرْوٰی لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ الْبَتْرَاءَ فَقَالُوْا
وَمَا الصَّلٰوۃُ الْبُتْرَاءُ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّتُمْسِکُوْنَ
بَلْ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ترجمہ اور روایت
کیجاتی ہو کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے کہ نہ صلوۃ بھیجو مجھپر تملوگ صلوۃ دم بریدہ تب لوگون نے پوچھا کہ صلوۃ
دم بریدہ کیا چیز ہو آنحضرت نے فرمایا کہ تملوگ اللھم صل علی محمد کہو اور چپ رہو بلکہ کہو اللھم صل محمد
وعلی آل محمد۔ اور غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی مین بصفحہ ۱۰۵ منقول ہو وَیَجُوْزُ
اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِغَیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی فُلَانِ
ابْنِ فُلَانٍ ترجمہ اور جایز ہو یہ کہ کہے کوئی شخص واسطے غیر شخص کے کہ صلوۃ خدا کی نازل
ہو تجھپر اور صلوۃ نازل کرے اللہ اوپر فلان بیٹے فلان کے باوجود اسکے اہل سنت آل رسول اللہ
صلعم کو لایق صلوۃ بھیجنے کے نہین جانتے فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ باوجود

اسکے کہ نص صحیح اپنی کتابون مین علماء اہل سنت وجماعت اس قسم کی نقل کرتے ہین کہ نہایۃ غیر
پر صلوۃ بھیجنے کو حضرت نے منع فرمایا اور صلوۃ دم بریدہ قرار دیا ہو مگر عمل اسپر نہین کرتی ہین
تمام صحاح ستہ اور دیگر کتب معتمدہ اہل سنت کی دیکھی جاوین جہان نام پاک آنحضرت کا لکھتی
ہین اسکے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہین لفظ آلہ کبھی نہین لکھتے ہین یہ امر ثبوت نفاق
اہل سنت وجماعت کیلئے کافی اور وافی ہو اور وجہ وجیہ اس بغض و نفاق اہل سنت وجماعت
کے ساتھ آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کی یہ معلوم ہوتی ہو کہ ملت محمدیہ مین لقب فرقہ حقہ ناجیہ کا
شیعہ اور مذہب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا بھی شیعہ کتب اہل سنت وجماعت سے ثابت ہوتا ہے
اور مذہب شیعہ اصولاً اور فروعاً مخالف اصول و فروع اہل سنت وجماعت کی ہو پس اگر
حضرات اہل سنت وجماعت تقلید و اتباع ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کی کرین تو تمام طریقہ مقررہ
اہل سنت وجماعت سے مخالفت ہو جاویگی اور حضرات خلفاء ثلثہ کے اقوال و افعال باطل اور
غیر صحیح ٹھہر جاوینگے اور اگر زبان سے مخالفت آئمہ اثنا عشر کا اقرار کرین تو دین اسلام سے
خارج ہو جاوین لہذا مجبوراً واسطے فریب عوام کے یہ طریقہ اختیار کیا ہو کہ زبان سے تو اقرار اتباع
اور محبت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا کرتے ہین اور عملاً اور قلباً بغض و نفاق اُنسے رکھتے ہین اور
ثبوت اسکا کہ لقب فرقہ حقہ محمدیہ کا شیعہ تھا پس سورہ والصافات مین اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمُ روح البیان تفسیر معتمد اہل سنت وجماعت
تصنیف اسمعیل افندی مطبوعہ مصر مین بیچ ذیل تفسیر آیہ مذکورہ کے لکھا ہو وَفِي بَعْضِ
التَّفَاسِيْرِ اِنَّ الضَّمِيْرَ عَائِدٌ اِلٰى حَضْرَةِ صَاحِبِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فَاِبْرَاهِيْمُ اِنْ كَانَ سَابِقًا فِي
الصُّوْرَةِ لٰكِنَّهٗ مُتَابِعٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْحَقِيْقَةِ ترجمہ اور بیچ بعض
تفسیرون کے لکھا ہو کہ تحقیق ضمیر شیعتہ مین راجع ہو طرف حضرت صاحب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اگرچہ آنحضرت کا ذکر نہین ہو پس ابراہیم اگرچہ ظاہر مین پہلے آنحضرت صلعم کے
تھے لیکن حقیقت مین پیروی کرنیوالے ہین رسول اللہ صلعم کی بنابر اس تفسیر کے ترجمہ
آیہ کا یہ ہوا کہ تحقیق شیعہ محمد صلعم سے ہر آئینہ ابراہیم ہین اور صواعق محرقہ مین بیچ

باب یازدہم کی فصل اول مین منجملہ آیات منزلہ شان اہل بیت علیہم السلام کی بصفحہ ۲۴۲ ۱
گیارہوین آیت یہ لکھی ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوْ الصَّالِحَاتِ
اُوْلٰئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ اَخْرَجَ الْحَافِظُ جَمَالُ الدِّیْنِ الزَّرَنْدِیْ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ هُوَ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ تَاْتِیْ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَاضِیِّیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَیَاْتِیْ عَدُوُّکَ غِضَابًا مُقْمَحِیْنَ
قَالَ وَمَنْ عَدُوِّیْ قَالَ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْکَ وَلَعَنَکَ ترجمہ بتحقیق جو ایمان
لائے ہین اور جنہون نے عمل نیک کیے ہین وہ لوگ بہترین خلق ہین اخراج کیا ہے حافظ جمال الدین
زرندی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بتحقیق جب یہ آیہ نازل ہوا تو فرمایا پیغمبر صلعم نے واسطے
علی کے کہ وہ بہترین خلق تم اور شیعہ تمہارے ہین اور آوگے تم اور شیعہ تمہارے بروز قیامت خوش
و محظوظ اور آئینگے دشمن تمہارے غضب کردہ شدہ سر اٹھائے ہوے اور آنکھین بند کیے ہوے
اسطرح کہ گردن کی زنجیرون سے نہ سر جھکا سکتے ہون علی نے پوچھا میرا دشمن کون ہے آنحضرت نے
فرمایا جو تم سے بیزاری اور تم پر لعنت کرے ان دونو آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر سے واضح و لائح ہے کہ فرقہ
حقہ محمدیہ کا لقب شیعہ ہے اور اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ کو شیعہ
محمد صلعم سے قرار دیا ہے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے اپنے شیعون کو
شیعہ علی ارشاد فرمایا ہے کسواسطے کہ جناب امیر المومنین خود شیعہ محمد صلعم سے ہین تو شیعہ علی
بدرجہ اولی شیعہ محمد صلعم کے ہونگے اور ہر گاہ پیغمبر صلعم افضلیت حضرت علی اور شیعہ علی کے تمام خلق
سے ارشاد فرماتے ہین اور بفحوائے آیہ وافی ہدایہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْیٌ یُّوْحٰی کے یعنی پیغمبر صلعم بخواہش نفسانی کوئی بات نہیں کرتے تھے جو بات کرتے تھے
بوحی الٰہی کرتے تھے پس بوحی الٰہی فضیلت حضرت علی بلکہ شیعہ علی کے جمیع خلق سے اور قیامت
مین خوش و محظوظ آنا حضرت علی اور اونکے شیعونکا اور دشمنونکا اونکے مغضوب اور دست بستہ
گردنون مین وارد ہونا ثابت اور متحقق ہے پس اگر خلق مین حضرات ثلثہ کا شامل ہونا حضرات
اہل سنت تسلیم کرین تو شیعہ علی بھی اونسے بہتر ہین اور اگر حضرت علی کے شیعون مین حضرات ثلثہ کو

بھی داخل فرماوین تو بطلان خلافت کا تینون صاحب کے لازم آتا ہو کہ تفضیل مفضول کی قبیح ہو پس ضرور ہو کہ حضرات ثلثہ اور پیروان انکے بیچ زمرۂ بیزاری کنندگان اور لعنت کنندگان حضرت علی علیہ السلام کے شامل ہون اور یہی ٹھیک بھی ہو کسلیے کہ حضرات ثلثہ اور پیرو اُنکے بے شبہ حضرت علی کے بہترین خلق ہونے سے منکر اور بیزار ہین اور حضرات خلفاے ثلثہ کو حضرت علی سے افضل جانتے ہین بلکہ خود حضرات ثلثہ نے خیر خلق ہونے سے حضرت علی کے تبرا یعنی بیزاری کی کہ موجودی علی مین خود خلیفہ بن بیٹھے اور حضرت معویہ اور حضرت یزید اونکے خلف الرشید نے تو علیٰ رؤس الاشہاد منبرون پر خطبون مین حضرت علی پر سب ولعن اور خاندان رسول کو تباہ و برباد کیا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دغا سے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو تیغ جفاے تشنہ و گرسنہ شہید کیا اس ظلم پر بھی تسکین خاطر خلف الرشید حضرت معویہ کی نہوئی دختران رسول و پارہ ہاے جگر علی و بتول کو لوٹا اور قید کرکے کوفہ و شام مین برہنہ سر پھرایا پس حدیث رسول صلعم مین جو علامت دشمنی علی مین جملہ مَنْ تبرّءُ مِنکَ یَلعنکَ وارد ہی مصداق جملہ اول کی بتصریح مندرجۂ بالا حضرات خلفاے ثلثہ ہین یعنی ان حضرات نے خیر خلق ہونے سے حضرت علی کی بیزاری کی اور مصداق جملہ ثانی کی حضرت معویہ ہین کہ احادیث صحاح اہل سنت سے حضرت معویہ کا سب و لعن کرنا حضرت علی کو ثابت ہی اور حضرت یزید نے تو خونریزی اولاد علی کی اور بیحرمتی ناموس نبی کی کی اس سے زیادہ کیا ثبوت قاطع دشمنی حضرت علی کیلئے نسبت حضرات ثلثہ اور حضرت معویہ اور حضرت یزید کی چاہیے اور چونکہ حضرات اہل سنت و جماعت بھی بسبب اسکے کہ مقتدا اُنکے دشمن حضرت علی کے تھے حضرت علی سے دشمنی باطنی رکھتے ہین اور مثل مشہور ہو کہ اَلاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ یعنی جو ظرف مین ہوگا وہی اُس سے ٹپکے گا بنابران چونکہ جناب سالتمآب صلعم نے فرقہ حقہ کو شیعہ علی ارشاد فرمایا تھا اور بہ تسلیم صاحب قاموس خاص پیروان علی ابن ابیطالب کا شیعہ نام ہوگیا ہی باوجودیکہ نص قرآن سے بھی لقب فرقہ حقہ کا شیعہ ثابت ہی مگر بعداوت علی کہ اہل سنت و جماعت نے اُسکو ترک کیا چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشری مین بصفحہ ۱۷ لکھتے ہین ونیز باید دانست کہ شیعہ اولیٰ کہ فرقۂ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند چون

غلاۃ و روافض و زیدیان و اسمٰعیلیہ باین لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً عن التباس الحق بالباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را اہل سنت و جماعت ملقب کردند پس یہ وجہ غیر وجیہ قابل تسلیم اہل دین و دیانت کے نہین ہو سکتے کہ جو لقب رسول اللہ صلعم نے فرقہ حقہ کا قرار دیا تھا اوسکی تغییر و تبدیل کا کسیکو اختیار نہین ہو یہ جرأت اور جسارت فرقہ اہل سنت و جماعت کو بتقلید حضرت عمر کے حاصل ہوئی ہو کہ امور دینیہ مین جس چیز کو چاہا خلاف حکم رسول اللہ ترک کر دیا و در جس چیز کو چاہا اختیار کر لیا اسی ایجاد فی الدین کو بدعت کہتے ہین اور ایجاد بدعات مین بتقلید اسلاف حضرات اہل سنت کو دستگاہ تام حاصل ہو بنا بر آن وجہ تبدیل لقب جو شاہ صاحب نے لکھی ہو غیر کافی ہو بلکہ اصل وجہ ترک اس لقب کی وہی عداوت حضرت علی کی ہو جو ہمنے بیان کی ہو مگر شاہ صاحب نے اصل وجہ اختیار لقب سنت و جماعت کی مخفی رکی ہو در حقیقت وجہ اُسکے افراط محبت حضرت معویہ کی ہو کہ انہون نے کوشش ہای فراوان استحکام بنیاد خلافت حضرات ثلثہ مین کی ہو اور ہزارون حدیثین در بارہ خلافت حضرات ثلثہ کے بنوائین مین چنانچہ سنہ ۴۱ ہجری مین جب امام حسن علیہ السلام نے خلافت سی نزول فرمایا اور حضرت معویہ سریر آرای خلافت کے ہوے تو حضرت معویہ نے اُس سال کا نام سال جماعت رکہا تصدیق اسکی عبارت صواعق محرقہ سی کہ بصفحہ ۱۹۳ مرقوم ہوتی ہو وہ یہ ہو فسمی هذا العام عام الجماعة پس نام رکھا معویہ نے اس سال کا سال جماعت اور سنہ ۶۱ مین حضرت یزید خلف الرشید معویہ نے قتل حسین اور ہجو ہتی ناموس رسول کی کی باوصف اسکے اونکو اہل سنت و جماعت نے زمرۂ مومنین مین داخل کر کے خلیفہ ششم منجملہ خلفاء دوازدہ گانہ منصوصہ رسول اللہ کی قرار دیا و ہر گاہ حضرت یزید خلیفہ رسول کے ہوئے تو ہنگام خلافت رسول کے جو افعال اُنسے صادر ہوے وہ سب صحیح و درست تھے پس قتل امام حسین علیہ السلام کا جو سنہ ۶۱ ہجری مین بحکم و سنت حضرت یزید کی واقع ہوا بمذاق اہل نہایت بجا و درست تھا بنا بر آن یہ سال اجرای سنت حضرت یزید کا ہو پس انہین دو نو سال سنت و جماعت سے ترکیب دیکر اس فرقہ نے لقب اپنا سنت و جماعت اختیار کیا ہو در حقیقت یہ صلہ ہو حضرت معویہ کی خیر خواہیونکا جو حضرات ثلثہ کی اُنہون نے کی ہو اور چونکہ حضرت معویہ عداوت قلبی حضرت علی

اور اولاد علی سے رکھتے تھے بتقلید اونکی اس فرقہ کو بھی آئمہ اثنا عشر علیہم السلام سے اسقدر جبہ
عداوت ہو کہ دیدہ و دانستہ قصداً عمداً باوصف ثبوت اس امر کے کہ بعض علما کی نسبت منجملہ
آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کے کتب معتمدہ اہل سنت مین مجمل اور مصرح وارد ہو کہ مذہب شیعہ و امامیہ
رکھتے تھے دین حق سے چشم پوشی اور اعراض کرتے ہین چنانچہ ملل و نحل مین علامہ شہرستانی نے
کہ معتمد علمائے اہل سنت سے ہین بصفحہ ۹۴۔ ۹۵ بنسبت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے لکھا ہے
وَهُوَ ذُو عِلْمٍ غَزِيْرٍ فِي الدِّيْنِ وَاَدَبٍ كَامِلٍ فِي الْحِكْمَةِ وَزُهْدٍ
بَالِغٍ فِي الدُّنْيَا وَوَرَعٍ تَامٍّ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَقَدْ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ
مُدَّةً يُفِيْدُ الشِّيْعَةَ الْمُنْتَمِيْنَ اِلَيْهِ وَيُفِيْضُ عَلَى الْمُوَالِيْنَ لَهُ اَسْرَارَ
الْعُلُوْمِ ترجمہ اردو یعنی جعفر صادق علیہ السلام صاحب علم عزیز تھے دین مین اور صاحب
ادب کامل تھے حکمت مین اور بڑے کنارہ کش تھے دنیا سے اور پورے پرہیزگار تھے خواہشہائے نفسانی
سے اور مدینہ مین مدت تک قیام کیا جو شیعہ انکی جانب منسوب تھے انکو فائدہ پہونچاتے تھے
اور اپنے دوستونکو رازہائے علوم کے فیض سے سرفراز کرتے تھے اس عبارت سے کمال علم و زہد و تقویٰ
اور افاضہ اور افادہ علوم اپنے شیعون اور دوستونکو حضرت جعفر صادق علیہ السلام کا عیان و آشکار
کالشمس فی رابعۃ النہار ہو پس تخصیص اپنے شیعونکی افاضہ اور افادہ کی دلیل قوی ہو کہ عام
مسلمانان خواہ اہل سنت اونسے مراد نہین ہین اور اگر اہل سنت مراد ہوتی تو ضرور تھا کہ وہ لوگ لسانًا
حضرت کو لااقل مجتہد تو کہہ سکتے تھے اور بصورت تسلیم اجتہاد حضرت کے ضرور تھا کہ انکے مسائل اور
فتاوی اہل سنت کی کتب فقہیہ مین درج ہوتی حالانکہ زمانہ حضرت صادق علیہ السلام اور امام ابوحنیفہ
مجتہد سنیان کا متحد تھا اور امام ابوحنیفہ کے مسائل اجتہادیہ اس کثرت سے جاری اور شایع ہوئے
کہ ایک مذہب خاص بنام حنیفہ کے قرار پایا اور امام محمد اور امام ابو یوسف دو شاگرد انکے ہین اکثر
مسائل مین شاگردونکو استاد کی رای سے تخالف ہوا ہو اور تفصیل اسکی تمام کتب فقہیہ حنفیہ مین درج
ہو مگر حضرت صادق علیہ السلام سے ایک مسئلہ بھی منقول نہین ہو پس اگر حضرت صادق کا مذہب
[illegible] ضرور ہو کہ مسائل حضرت کے کتب فقہیہ مین انکے لکھے جاتے جیسے شیعہ کی کتابون مین حضرت
صادق علیہ السلام [illegible] دقایق علوم اور حقایق معرفت اور ہدایت سے جو اپنے شیعونکو تعلیم فرمائے ہین

مملو اور مشحون ہین اور حضرت جعفر صادق کے عہد مین اسقدر اشاعت دین کی ہوئی کہ مذہب
شیعہ مذہب جعفری مشہور ہوگیا پس اس سے ثابت و متحقق ہے کہ حضرت صادق کا مذہب
شیعہ تھا اور اسی فرقہ کو حضرت افادہ اور افاضہ علوم فرماتے تھے اور عبارت ملل و نحل کا بھی
مقصود و مراد یہی ہے اور علامہ جلال الدین سیوطی نے کہ بڑے معتمد محدث فرقہ اہل سنت و
جماعت کے ہین کتاب تاریخ الخلفاء مین بیچ بیان خلافت مامون رشید کی بصفحہ ۲۰۹ یہ لکھا ہے
وَفِی سَنَۃِ اَحِدیٰ وَمِائَتَیْنِ خَلَعَ اَخَاہُ الْمُؤْتَمَنَ مِنَ الْعَھْدِ
وَجَعَلَ وَلِیَّ الْعَھْدِ مِنْ بَعْدِہٖ عَلِیَّ ابْنَ الرِّضَا ابْنَ مُوْسیٰ الْکَاظِمِ
ابْنَ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ حَمَلَہٗ عَلیٰ ذَالِکَ اِفْرَاطُہٗ فِی التَّشَیُّعِ حَتّٰی
قِیْلَ اِنَّہٗ ھَمَّ اَنْ یَّخْلَعَ نَفْسَہٗ وَیُفَوِّضَ الْاَمْرَ اِلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ
لَقَّبَہُ الرِّضَا وَضَرَبَ الدَّرَاھِمَ بِاِسْمِہٖ وَزَوَّجَہٗ بِنْتَہٗ وَکَتَبَ
اِلَی الْاٰفَاقِ بِذَالِکَ وَاَمَرَ بِتَرْکِ السَّوَادِ وَلُبْسِ الْخُضْرِ فَاشْتَدَّ
ذَالِکَ عَلیٰ بَنِی الْعَبَّاسِ جِدًّا **ترجمہ** اور بیچ سنہ دو سو ایک کے مامون رشید
نے اپنی بھائی موتمن کو ولی عہدی سے نکالا اور مقرر کیا ولی عہد بعد اُسکے علی رضا بیٹے موسیٰ کاظم
بیٹے جعفر صادق کو اور موتمن کے خلع ولیعہدی سے اور تقرر ولیعہدی رضا کا باعث حد سے
بڑھا ہوا تشیع مامون رشید کا تھا یہانتک کہا گیا ہے کہ مامون نے قصد کیا تھا کہ خود ترک کرکے
حکومت کو سپرد رضا کی کردے اور مامون نے انکو ملقب برضا کیا اور سکے انکے نام جاری کیا اور اپنی
بیٹی کا عقد اُنکی ساتھ کیا اور اطراف عالم مین ان امور کو لکھ بھیجا اور حکم دیا کہ سیاہ لباس کا پہنا
ترک کیا جاوے اور لباس سبز پہنا جاوے پس بہت سخت ہوئے تھے یہ امور بنی العباس پر
قطعاً اس عبارت سے واضح و لایح ہے کہ بسبب زیادتی تشیع کے مامون رشید نے حضرت امام
رضا کو بعد خلع موتمن اپنے بھائی کے ولی عہد اپنا مقرر کیا پس اگر حضرت امام رضا شیعہ نہ تھے
تو افراط تشیع مامون رشید کا سبب تقرری ولی عہدی حضرت امام رضا علیہ السلام کا واقع نہوتا
اور کتاب جامع الاصول مین کہ درحقیقت صحاح ستہ ہے اور معتمد ترین کتاب حدیث اہل سنت
وجماعت کی ہے شرح غریب الفنون مین بعد ذکر حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

علیٰ رأس کلّ مأۃ سنۃٍ من تجدّد لھا دینھا کی لکھا ہو ونحن

نذکر الآن المذاھب المشھورۃ فی الاسلام التی علیھا

مدار المسلمین فی اقطار الارض وھی مذھب الشافعی

وابی حنیفۃ ومالکٍ واحمد ومذھب الامامیۃ ترجمہ کہ تحقیق

اللہ اٹھائیگا واسطے اس امت کے ہر سیکڑہ مین سنہ کی اُس شخص کو کہ تجدید کریگا دین اس

امت کا اور ہم بیان کرتی ہین اب مذہب ہاے مشہورہ اسلام کو ایسے مذاہب کو کہ جنپر مدار مسلمانون

کا ہو اطراف زمین مین اور وہ مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد اور مذہب امامیہ کا

ہے بعد ازین حال صدی اول کا لکھکر بیان حال صدی دوم مین یہ عبارت لکھی ہو وامّا

من کان علیٰ رأس المأۃ فمن اولی الامر المامون بن الرشید

ومن الفقھاء الشافعی والحسن بن زیاد اللؤلؤی من اصحاب

ابی حنیفۃ واشھب بن عبد العزیز من اصحاب مالکٍ وامّا

احمد فلم یکن یومئذٍ مشھورًا فانہ مات سنۃ احدیٰ

واربعین ومأتین ومن الامامیۃ علیّ ابن موسی الرضا ترجمہ

اور لیکن جو لوگ کہ دوسری صدی سنہ مین مجدد دین کے تھے پس بادشاہون سے مامون پسر

رشید تھا اور فقیہون سے شافعی اور حسن بن زیاد لولوے اصحاب ابو حنیفہ سے اور اشہب ابن

عبد العزیز اصحاب مالک سے تھے اور لیکن احمد پس اُسوقت مین مشہور نہ تھے اسلیے کہ وہ سنہ ۲۴۱ھ

مین مر گئے تھے اور فقہاے امامیہ سے علی بن موسی الرضا تھے ہر چند علامہ شہرستانی اور علامہ سیوطی

نے ایسی عبارت سنی شیعہ ہونا حضرت جعفر صادق او رحضرت امام رضا علیہ السلام کا لکھا ہے کہ

حضرات اہل سنت وجماعت تاویل اسکی حسب عادت علماے اپنے مذہب کی کر سکتے ہین لاکن محدث

جلیل القدر صاحب جامع الاصول نے بہت صاف وصریح عبارت سے لکھدیا کہ حضرت

امام علی ابن موسی الرضا علیہ السلام صدی دوم مین مجدد دین امامیہ کے تھے اب تو کوئی گنجایش

تاویل کی بھی باقی نہ رہی اور باقرار اکابر اہل سنت وجماعت کے ثابت ہو گیا کہ امام رضا

علیہ السلام دوسری صدی مین مجدد دین امامیہ تھے اور تجدید دین کی بغیر اسکے کہ خود مذہب امامیہ

رکھتے ہون نہین ہوسکتی ہے اور فرقہ اہل سنت یہ کہہ نہین سکتے ہین کہ حضرت امام رضا علیہ السلام خلاف مذہب رسول اللہ صلعم کے مذہب امامیہ اختیار کرگئے تھے پس ضرور ہو کہ جو مذہب حضرت امام رضا علیہ السلام نے اختیار کیا تھا وہی مذہب رسول اللہ صلعم کا تھا اور امام رضا علیہ السلام کا مذہب امامیہ ہونا کتب اہل سنت سے ثابت ہی تو رسول اللہ صلعم کا بھی مذہب امامیہ ہونا ثابت ہوگیا اور یہ بھی بخوبی ثابت و متحقق ہو کہ مذہب اہل سنت وجماعت تمامتر اصولاً اور فروعاً مخالف مذہب امامیہ کے ہو پس یہ نتیجہ اسکا حاصل ہوا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا حسب تصریح مندرجہ کتب انکی مذہب کے مخالف مذہب رسول اللہ صلعم کے ہو باوجود اسکے اہل سنت وجماعت کی علمار مذہب شیعہ کو باطل اور دین جدید کہتے ہین اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہو کہ مذہب شیعہ کو عبداللہ ابن سبا نے ایجاد کیا ہو حالانکہ وہ مذہب غالی رکھتا تھا اور اسکو شیعہ کافر جانتے ہین یہ محض افترا اور تہمت شاہصاحب نے شیعون پر کی ہو مگر شکر خدا کا ہو کہ کتب معتمدۂ اہل سنت مذہب شاہصاحب سے فرزندان رسول کا مذہب شیعہ امامیہ رکھنا ثابت ہوگیا اور شاہصاحب کی دروغ بیانی عیان و آشکار ہوگئی اسیطرح اہل سنت وجماعت کی علماء وغیر علمار شیعون پر یہ بھی الزام عاید کرتے ہین کہ یہ فرقہ قطعاً صحابہ مہاجرین اور انصار کو جنکی مدح قرآن مین وارد ہو برا کہتے ہین اور انسے بد اعتقاد ہین یہ بھی افترائے محض اور تہمت بہت ہی ہرگز ہرگز شیعہ اُن صحابہ مہاجرین وانصار کو بلکہ مہاجرین وانصار کے سوا بھی اُن صحابہ کو جو منافق نہ تھے اور جو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مائل دنیا کیطرف نہین ہوئے اور مرتد نہین ہوگئے بلکہ حسب ارشاد للازم لا انقیاد حضرت رسول اللہ صلعم کے بعد وفات آنحضرت کے متمسک بقرآن و باذیال طاہرۂ اولاد پیغمبر کے رہے اور با ایمان مرے انکی تعظیم اور تکریم لازم اور واجب جانتے ہین چنانچہ اس قسم کے صحابی کی تعداد بارہ ہزار کتب شیعہ مین وارد ہی منجملہ اونکے اسماء کرام تیس صحابی مہاجرین وانصار وغیرہم کی جنکی مدح قرآن مین وارد ہو لکھے جاتی ہین [۱] حضرت عباس بن عتبہ [۲] حضرت عباس بن ربیعہ [۳] حضرت نوفل بن حارث [۴] حضرت مغیرہ بن حارث [۵] حضرت عبداللہ ابن ابوسفیان [۶] حضرت سلمان فارسی [۷] حضرت ابوذر غفاری [۸] حضرت مقداد بن اسود کندی [۹] حضرت عمار یاسر [۱۰] حضرت محمد ابن ابی بکر خلیفہ زادہ اہل سنت [۱۱] حضرت خالد بن سعید اموی [۱۲] حضرت عدی بن حاتم [۱۳] حضرت ابراہیم ابو رافع [۱۴] حضرت حارث بن ہشام

[15] حضرت ابوسفیان ابن الحارث [16] حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ [17] حضرت عمر ابن ابی سلمہ [18] حضرت حکیم بن جبلہ [19] حضرت ابو عبیدہ انصاری [20] حضرت خزیمہ ذو الشہادتین ابن ثابت انصاری [21] حضرت ابو الہیثم مالک ابن التیہان انصاری [22] حضرت عثمان ابن حنیف انصاری [23] حضرت سہیل ابن حنیف انصاری [24] حضرت حذیفہ بن الیمان انصاری [25] حضرت ابوایوب بن زید انصاری [26] حضرت قیس ابن سعد انصاری [27] حضرت سعید بن سعد انصاری [28] حضرت بلال حبشی [29] حضرت صہیب حضرت خباب ابن ارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضیعنہ انہیں کی شان مین خداوند عالم قرآن مین ارشاد فرماتا ہی یہ وہ لوگ ہین کہ تا زندگی اطاعت خدا و رسول سے دم بھر غافل نہین رہے بعد انتقال رسول حسب فرمان واجب الاذعان رسول کے متمسک باذیال طاہرہ اولاد رسول کے رہے اکثر انہین سے جنگ جمل و صفین مین باعانت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فائز بدرجہ شہادت ہوا انہین سے اکثر شرکاء بیعت رضوان ہین جنہون نے نکث بیعت نہین کی کبھی نفاق کے گرد نہین پھرے ظاہراً اور باطناً محبت رسول اور علی و بتول و فرزندان رسول مین کہ بنص قرآنی اجرت رسالت کی ہی مستغرق رہے اور اسی نشہ محبت مین علی اور اولاد علی کے تاحیات سرشار رہکر راہی دارالقرار اور مورد رحمت کردگار ہوئے شعر خدا اُنسے راضی رسول اُنسے خوش * علی اُنسے راضی بتول اُنسے خوش۔ البتہ منافقین صحابہ کو جو ظاہر مین اسلام کا دم بھرتے تھے اور باطن مین مستحکم ایمان پر نہ تھے جنہون نے حدیبیہ مین کفار سے جب پیغمبر نے صلح کی آنحضرت کی نبوت مین شک کر کے اعتراض کیا بیعت رضوان کو توڑ ڈالا غزوات مین پیغمبر صلعم کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے وصایائے پیغمبر کو کچھ خیال مین نہ لائے پیغمبر تو فرماوین کہ بعد میرے قرآن اور میرے اہل بیت سے تمسک کروگے تو گمراہ نہوگے وہ کہین کہ ہمکو کتاب خدا کافی ہی پیغمبر حکم دین کہ لشکر اسامہ کے ساتھ جاؤ وہ گھر بیٹھ رہین پیغمبر تو اپنی پارہ جگر نور نظر جناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ کی نسبت فرماوین کہ جسنے ان دونو کو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی وہ فاطمہ زہرا کو وراثت پدری سے محروم کر کے جو آذوقہ اُنکا تہا جس سے اُنکی بسر اوقات ہوتی تھی اُسکو ضبط کرین گواہی کو علی ابن ابیطالب کی دربارۂ فاطمہ کے مقبول نکرین آگ لکڑی لیکر سیدہ کے گھر جلانے کو کہین بلاشک و شبہ ان باتون سے حضرت علی و فاطمہ کو ایذا پہونچی

اور اُنکی ایذا عین ایذاء رسول ہے اور ایذاء رسول عین ایذا بخدا ہے ایسونکو ہرگز شیعہ اچھا نہین جانتے ہین اُنکی نسبت اُنہین الفاظ کا استعمال کرتے ہین جنکا استعمال خدا تعالی نے قرآن مین نسبت ایذا دہندہ رسول کے فرمایا ہے یہ تو عین اطاعت خدا و رسول کی ہے اسپر طعن کرنا اہل سنت کا محض خلاف عقل اور نقل کے ہے بحمد اللہ باب اول اتمام کو پہونچا اور کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ کوئی نص قرآن یا نص حدیث دربارہ خلافت حضرات خلفاے ثلثہ کے وارد نہین ہے اور جو نصوص اس بارہ مین بیچ کتب اہل سنت وجماعت کے منقول ہین وہ وضعی اور جعلی ہین عہد حضرت معویہ مین بنائی گئین ہین انشاء اللہ باب دوسرا شروع ہوگا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ

باب ۲ دوم اس بیان مین ہے کہ کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے خلافت حضرت ابوبکر کی باجماع ثابت ہے یا نہین پس ضرور ہے کہ پہلے کیفیت حصول امارت حضرت ابوبکر کی جسکو حضرات اہل سنت تعبیر خلافت رسول سے کرتے ہین بیان کیجاوے بعدہ یہ بیان کیا جاوے کہ اہل سنت کی کتب معتمدہ مین اجماع کسے کہتے ہین اور بموجب اُسکے حضرت ابوبکر پر اجماع ہوا یا نہین پس صواعق محرقہ کے باب اول کی فصل اول مین بصفحہ ۔۔۔ کیفیت خلافت حضرت ابوبکر کی یہ لکھی ہے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ بَيَانِ كَيْفِيَّتِهَا رَوَى الشَّيْخَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا الَّذَيْنِ هُمَا اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ بِاِجْمَاعِ مَنْ يُّعْتَدُّ بِهِ ترجمہ فصل پہلی بیچ کیفیت خلافت حضرت ابوبکر کے ہے روایت کی ہے دونو شیخ بخاری اور مسلم نے اپنی دونو صحیح مین کہ یہ دونو کتابین صحیح تر کتابونمین بعد قرآن کے ہین باتفاق اُن لوگونکے جنکا اعتبار کیا جاتا ہے چنانچہ بخاری مین بیچ کتاب المحاربین من اہل الکفر والردہ کے باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت مین بصفحہ ۱۰۰۹ منقول ہے اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحَجِّ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اِنَّ قَائِلًا مِّنْكُمْ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرَءٌ اَنْ يَّقُوْلَ اِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِيْ بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ اَلَا وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

له تمامه بلغنی
کل عبارت صحیح بخاری سے
لکھی ہے اور [illegible] میں
عبارت صواعق محرقہ کی ہے
اور صواعق محرقہ میں بھی
یہ عبارت تمام و کمال منقول ہے

وفی شرها ترجمہ بتحقیق کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وقت اپنی ایسی کہ حج سے لوگون سے مخاطب ہو کر اپنے خطبہ مین یہ کہا کہ پس بہ تحقیق مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ کوئی کہنے والا تملوگو نمین سے کہتا ہے کہ اگر عمر مرجائین تو مین فلان شخص سے بیعت کرونگا پس کوئی شخص دھوکھے مین نہ آکر یہ کہے کہ جز این نیست کہ بیعت ابوبکر کی بیک ناگاہ ہوئی اور تمام ہوئی آگاہ ہو کہ بہ تحقیق وہ بیعت ہوئی ایسے ہی لکن اللہ نے اُس بیعت کی شر سے بچایا چونکہ یہ خطبہ خاص حضرت عمر نے اپنی زبان سے ارشاد فرمایا ہے اور صحیحین مین منقول ہے اسکی صحت مین حضرات اہل سنت کو مجال چون وچرا نہین ہے اور حضرت عمر اسمین اقرار کرتے ہین کہ بیعت حضرت ابوبکر کی بیک ناگاہ ہوئی یعنے باتفاق مہاجرین اور انصار کے نہین ہوئی جس سے بطلان کل اجماع ظاہر وباہر ہے اور نیز یہ بھی ارشاد حضرت عمر کا ہے کہ اللہ نے اس بیعت کی شر سے بچایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت حضرت ابوبکر سے جو واقع ہوئی تھی اوسمین احتمال وقوع شر کا تھا پس اگر خلافت حضرت ابوبکر جیسا کہ مذہب محدثین اہل سنت کا ہے منصوص بنص ظاہری تھی یا باجماع مہاجرین اور انصار کی واقع ہوئی تھی تو پھر انعقاد خلافت حقہ مین احتمال شر کا بے معنی محض ہے بنا بر آن شیخ ابن حجر مکی نے جواب اسکا فصل پنجم مین بیچ باب اول صواعق محرقہ کی شبہہ سادسہ مین بصفحہ ۳۰ و ۳۱ یہ لکھا ہے

اَلشُّبْهَةُ السَّادِسَةُ زَعَمُوْا اَنَّ قَوْلَ عُمَرَ اَنَّ بَيْعَةَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ فَلْتَةً لٰكِنْ وَقَى اللّٰهُ شَرَّهَا فَمَنْ عَادَ اِلٰى مِثْلِهَا فَاقْتُلُوْهُ قَادِحٌ فِيْ حَقِّيَّتِهَا وَجَوَابُهَا اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ غَبَاوَاتِهِمْ وَجَهَالَاتِهِمْ اِذْ لَا دَلَالَةَ فِيْ ذَالِكَ لِمَا زَعَمُوْهُ لِاَنَّ مَعْنَاهُ اِنَّ الْاِقْدَامَ عَلٰى مِثْلِ ذَالِكَ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةِ الْغَيْرِ وَحُصُوْلِ الْاِتِّفَاقِ مِنْهُ مَظِنَّةُ الْفِتْنَةِ فَلَا يَقْدِمَنَّ اَحَدٌ عَلٰى ذَالِكَ عَلٰى اَنِّيْ قَدْ مْتُ عَلَيْهِ فَسَلِمْتُ عَلٰى خِلَافِ الْعَادَةِ بِبَرَكَةِ صِحَّةِ النِّيَّةِ وَخَوْفُ الْفِتْنَةِ لَوْ حَصَلَ التَّوَانِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا مَرَّ مَبْسُوْطًا فِيْ فَصْلِ الْمُبَايَعَةِ ترجمہ گمان کیا شیعون نے کہ بتحقیق یہ قول عمر کا کہ بیعت ابوبکر کی بیک ناگاہ ہوئی لکن اللہ نے اُسکے شر سے بچایا پس جو شخص مثل اوس بیعت کے پھر کرے پس اوسکو

قتل کرو قادح ہی حقیقت مین خلافت کے جواب اسکا یہ ہی کہ بتحقیق یہ اعتراض بسبب غبی ہونے
اور جاہل ہونی شیعونکے ہی اسلئے کہ قول عمر مین کوئی دلالت اُس امر پر نہین ہی جسکا شیعون نے
گمان کیا ہی اسلئے کہ معنی قول عمر کے یہ ہین کہ تحقیق اقدام اوپر مثل بیعت ابوبکر کے کہ بغیر مشورہ
غیر اور حاصل ہونے اتفاق کی ہوئی تھی اوس سے گمان فساد کا تھا پس نہ اقدام کرے کوئی شخص
اوپر مثل بیعت ابوبکر کی بنا براین کہ مبنے بیشی کی ہی اور بیعت ابوبکر کر پس بچ گیا مین برخلاف
عادت بسبب برکت صحیح ہونی نیت کے اور خوف فساد کا تھا اگر حاصل ہوتی دیری اس امر مین جیسا
کہ فصل بیعت مین مفصل بیان گزرا ہی سبحان اللہ اپنی ناحق کوشی اور حق پوشی کو شیخ
ابن حجر شیعونکی عباوت اور جہالت پر محمول کرتے ہین یہ جواب شیخ نی تحریر فرمایا ہی ہرگز لایق تسلیم
اہل دین و دیانت کے نہین ہی کسلئے کہ اس معنی سے بھی جسکو شیخ صاحب نے قول حضرت عمر
کے بیان کئے ہین ثابت ہی کہ حضرت عمر نے جو بیعت حضرت ابوبکر سے کی وہ بغیر مشورہ غیر اور بغیر
حصول اتفاق کی کی اور اجماع مین اتفاق شرط ہی جیسا کہ انشاء اللہ تعالی آیندہ بیان کیا جاویگا
اور ہرگاہ دعوی اجماع باطل ہی تو خلافت حضرت ابوبکر کی حق نہوئی بلکہ یہ جملہ اس مقام پر جو شیخ
ابن حجر نے قول حضرت عمر مین زیادہ کیا ہی کہ پس جو شخص مثل بیعت حضرت ابوبکر کی پھر بیعت
کری تو اوسکو قتل کرو زیادہ تر دعوی شیعونکا ثابت کرتا ہی کسلئے کہ اگر بیعت حضرت ابوبکر سے حضرت
عمر نے بطور اجماع شرعی کی کی ہی تو اُس قسم کی پھر بیعت کرنیوالی کی نسبت حکم قتل کا کیون صادر فرمایا
اب کیفیت بیعت حضرت ابوبکر کی جسطرح واقع ہوئی خود حضرت عمر خطبہ مذکورین بیان فرماتے ہین

تتمة الخطبة وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْاَعْنَاقُ اِلَيْهِ مِثْلُ
اَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُبَايَعُ
هُوَ وَلَا الَّذِي تَابَعَهُ تَغِرَّةً اَنْ يُقْتَلَا وَاِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِيْنَ
تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ الْاَنْصَارَ خَالَفُوْنَا
وَاجْتَمَعُوْا بِاَسْرِهِمْ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ
وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ لِاَبِي بَكْرٍ
يَا اَبَا بَكْرٍ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى اِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا

فقلت نريدهم فلما دنونا منهم رجلان[1] صالحان فذكرا ما تما
لاء عليه القوم فقالا اين تريدون يا معشر المهاجرين فقلت
نريد اخواننا هؤلاء من الانصار فقالا عليكم ان لا تقربوهم
اقضوا امركم فقلت والله لناتينهم فانطلقنا حتى اتيناهم
في سقيفة بني ساعدة فاذا رجل مزمل بين ظهرانيهم
فقلت من هذا قالوا هذا سعد بن عبادة فقلت لهم ماله
قالوا يوعك فلما جلسنا قليلا تشهد خطيبهم فاثنى على الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فنحن انصار الله وكتيبة الاسلام
وانتم معاشر المهاجرين رهط وقد دفت دافة من قومكم
فاذا هم يريدون ان يختزلونا من اصلنا وان يحضنونا من
الامر فلما سكت اردت ان اتكلم وكنت قد زورت
مقالة اعجبتني اريد ان اقدمها بين يدي ابي بكر وكنت اداري
منه بعض الحد فلما اردت ان اتكلم قال ابو بكر على
رسلك فكرهت ان اغضبه فتكلم ابو بكر وكان هو احلم
مني واوقر والله ما ترك من كلمة اعجبتني في تزويري الا
قال في بديهته مثلها او افضل منها حتى سكت فقال ما
ذكرتم فيكم من خير فانتم له اهل ولن يعرف هذا الامر
الا لهذا الحي من قريش هم اوسط العرب نسبا ودارا وقد
رضيت لكم احد هذين الرجلين فبايعوا ايهما شئتم فاخذ
بيدي وبيد ابي عبيدة بن الجراح وهو جالس بيننا فلم اكره
مما قال غيرها كان والله ان اقدم فتضرب عنقي لا يقربني
ذلك من اثم احب الي من ان اتامر على قوم فيهم ابو بكر
اللهم الا ان تسول لي نفسي عند الموت شيئا لا اجده الآن

[1] ای عویم بن ساعدہ و معن بن عدی انصاری ۱۲

فقال قائل من الانصار انا جذیلها المحکک وعذیقها المرجب
منا امیر و منکم یا معشر قریش فکثر اللغط وارتفعت
الاصوات حتی فرقت من الاختلاف فقلت ابسط یدک یا
ابا بکر فبسط یده فبایعته وبایعه المهاجرون ثم بایعته
الانصار ونزونا علی سعد ابن عبادة فقال قائل منهم قتلتم
سعد ابن عبادة فقلت قتل الله سعد بن عبادة قال عمر و
انا والله ما وجدنا فیما حضرنا من امر اقوی من مبایعة
ابی بکر خشینا ان فارقنا القوم ولم تکن بیعة ان یبایعوا رجلا
منهم بعدنا فاما تابعناهم علی ما لا نرضی واما نخالفهم
فیکون فسادا فمن بایع رجلا علی غیر مشورة من المسلمین فلا یبایع
هو ولا الذی تابعه تغرة ان یقتلا ترجمہ اور نہین ہے تمکو گو نہین کوئی شخص
ایسا جسکی طرف گردنین قطع کیجائین مثل ابوبکر کے جو کوئی بیعت کرے کسی شخص سے بغیر مشورہ مسلمانونکے
پس نہین پیروی کیا جاویگا وہ اور نہ وہ شخص جسنے متابعت کی اُس بیعت کنندہ کی بسبب خوف قتل اُن
دونونکے اور بتحقیق ابوبکر تمکو گو نہین بہتر تھے جسوقت خدا نے اپنے پیغمبر صلعم کو موت دی مگر بتحقیق انصار نے
مخالفت کی ہمسے اور کل انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے اور مخالفت کی ہمسے علی اور زبیر اور انکے
ساتھیون نے اور اجتماع کیا مہاجرین نے طرف ابوبکر کے پس مینے ابوبکر سے کہا کہ اے ابوبکر ہمارے ساتھ چلو طرف
برادران انصار کے پھر ہم دونو بارادہ ملاقات انصار کے چلے جب قریب ہم اونکے پہونچے تو دو شخص نیک
لوگون نے ہمسے ملے تب اون دونون نے بیان کیا اُس امر کو جسپر قوم نے میلان کیا تہا پھر پوچھا
دونون نے اے گروہ مہاجرین کہان جانیکا ارادہ رکھتے ہو ہمنے کہا کہ ہم برادران انصار سے ملنا چاہتے ہین
ان دونون نے کہا کہ تم پر لازم نہین ہے کہ تم انصار کے پاس جاؤ حکم دو تم اپنے امر مین مینے کہا خدا کی قسم
ہم انصار کے پاس جاوینگے پھر ہم چلے اور سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچے پس ناگاہ دیکھا ہمنے ایک شخص
کو چادر لپیٹے ہوے درمیان اونکے پس پوچھا ہمنے یہ کون ہے اُن لوگون نے کہا یہ سعد بن عبادہ ہے
ہم لوگون نے پوچھا کیا ہوا ہے اسکو انہون نے کہا بخار ہے پھر تھوڑی دیر ہم بیٹھے کہ [illegible] ہوا خطیب

انصار کا پس خدا کی تعریف اُسنے کی جس صفت کے لایق ہی پھر کہا اُسنے لکن بعد حمد خدا کی پس
ہم مددگاران خدا اور فوج اسلام کے ہین اور تم ای گروہ مہاجرین ایک طائفہ ہو حال آنکہ آئی تھی
ایک قوم تمہاری بطلب علو و رفعت اپنی کے اور چاہتے ہو تم کہ قطع کرو ہمکو ہماری اصل سے اور ہمکو
باز رکھو اس امر سے یعنی خلافت سے اور خود خلافت مین منفرد ہو پس جب خطیب چپ ہوا تو ارادہ
کیا مینے کہ مین بولون اور مینے بتحقیق ایک بات اپنے دلمین ایسی بنائی تھی کہ مجھکو خوش معلوم
ہوتی تھی چاہا مینے کہ سامنے ابوبکر کے اُس بات کو پیش کرون حالانکہ مین ہمیشہ مدارات ابوبکر کی
بعض حد مین کرتا تہا پس جب مینے قصد بولنے کا کیا ابوبکر نے کہا جلدی نکرو ٹھہر جاؤ پس
مکروہ جانا مینے کہ مین اونکو غضبناک کرون پس کلام کیا ابوبکر نے حالانکہ وہ مجھسے بردبار تر اور ذوقی
تھے خدا کی قسم کوئی کلمہ اوس تزویر کا جسکو مینے بنایا تھا اور مجھکو خوش معلوم ہوا تہا نہین
چھوڑا ابوبکر نی بلکہ مثل اوسکو یا زیادہ اُس سے فے البدیہہ بیان کیا تا اینکہ چپ ہوے پھر کہا کہ
جو تمنے ذکر نکوئی کا بیچ اپنی کیا ہی پس تم واسطے اوسکے لایق ہو اور ہرگز نہین شناخت کیا جاویگا یہ
خلافت کا مگر واسطے اسی قبیلہ قریش کے کہ وہ سردار عرب کے از روی نسب اور گھر یعنی سکونت مکہ کی
ہین اور بتحقیق راضی ہوا مین واسطے تمہاری خلافت کی ایک شخص کی نسبت ان دو شخص سے پس
بیعت کرو تملوگ ان دونو سے جن سے چاہو پھر ابوبکر نے ہاتھ میرا یعنی عمر کا اور ہاتھ ابوعبیدہ بن
جراح کا پکڑا در حالیکہ وہ ہملوگونکے بیچ مین بیٹھا ہوا تھا عمر کہتے ہین کہ سوا اس بات کے مجکو کوئی بات
ابوبکر کی بری نہین معلوم ہوئی خدا کی قسم اگر کوئی شخص میرے آگے آتا اور گردن میری مارتا
درحالیکہ مین بسبب اسکے گناہگار نہون یہ دوست تر تھا مجھکو اس سے کہ امیر مومنین اوس قوم
جس قوم کے درمیان مین ابوبکر ہون یا اللہ مگر یہ کہ میرا نفس ترغیب دے مجھے اور آراستہ کرے میرے
لئے وقت موت ایسی چیز کو کہ جسکو مین اسوقت مین پاتا ہون پس او نہین انصار مین سے ایک
شخص یعنی حباب بن منذر نے کہا کہ ہملوگ صاحب رائے ہین کہ ہماریطرف حوادث مین رجوع کیجاتی ہی
اور ہملوگ مثل درخت کھجور پرثمر کے ہین ہماری قوم سے ہمارا امیر ہو اور تمہاری قوم سے تمہارا امیر
ہوا ای گروہ قریش کی پس شور و غل بہت ہوا اور آوازین بلند ہوئین یہانتک کہ دوڑا مین اختلاف
سے پس کہا مینے ابوبکر سے کہ اپنا ہاتھ پھیلاؤ تب ابوبکر نے ہاتھ پھیلایا پس بیعت کی

اور بیعت کی اُنسے مہاجرین نے پیچھے اُنکے بیعت کی اُنسے انصار نے اور حملہ کیا ہمنے سعد بن عبادہ پر
پس ایک شخص نے انصار سے کہا کہ تمنے سعد ابن عبادہ کو قتل کیا مینے کہا کہ اللہ قتل کرے سعد بن
عبادہ کو کہا عمر نے خدا کی قسم حالت موجودہ مین ہمنے ابوبکر کی بیعت کرنے سے کوئی امر قوی تر نہین پایا
ڈرے ہم کہ اگر قوم نے ہمسے جدائی کی درحالیکہ بیعت نہوئی تو قوم کسی شخص سے بیعت کریگی بعد ہمارے
پھر یا ہم خلاف مرضی اپنے اونکی متابعت کرینگے اور یا اونکی مخالفت کرینگے تو فساد ہوگا پس جو شخص بیعت
کرے کسی شخص سے بغیر مشورہ مسلمانونکے پس نہ اوس شخص کی اور نہ اوسکی جسنے بیعت کنندہ کی تبعیت
کی ہے پیروی کیجاویگی بسبب خوف اسکے کہ وہ دونو قتل ہون **تنبیہ** یہ خطبہ صحیح بخاری سے نقل کیا گیا ہے
اس سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوتے ہین **امر اول** یہ کہ بانی مبانی امارت حضرت ابوبکر کی حضرت عمر
ہوئے تھے اونکو سقیفہ بنی ساعدہ مین لیگئے دو شخص اونکو راہ مین ملے جنہون نے حضرت عمر کو وہان جانے سے
روکا اور کہا کہ اے گروہ مہاجرین تم اپنے امر مین خود حکم دو اس سے یہ ثابت ہو کہ سقیفہ بنی ساعدہ مین جو
صحابہ کا مجمع کثیر تھا اُسکو امارت حضرت ابوبکر کا قبل پہونچنے حضرت عمر کے خیال بھی نہ تھا **دوم**
یہ کہ خود حضرت ابوبکر نے ہاتھ حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ جراح کا پکڑ کے انصار سے کہا کہ مینے تم لوگون کیلئے
ان دو شخصونکو پسند کیا ہے تم لوگ ان دونون سے جسکو چاہو اختیار کرو **سوم** یہ کہ جب خطیب انصار کا
خطبہ تمام کر چکا تو حضرت عمر فرماتے ہین کہ مینے چاہا کچھ گفتگو کرون وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً
أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ اسمین لفظ زَوَّرْتُ وارد ہے مصدر
اسکا تزویر ہے معنی اسکے قاموس مین کہ معتمد ترین لغت تصنیف ملا مجد الدین فیروزآبادی عالم اہل سنت
وجماعت کی ہے یہ لکھتے ہین زَوَّرَ تَزْوِيرًا زَيَّنَ الْكِذْبَ وَالشَّيْءَ حَسَّنَهُ وَقَوَّمَهُ یعنی تزویر کے
معنی یہ ہین کہ آراستہ کیا جھوٹھ اور کسی چیز کو اچھی بنایا اور اوسکو مضبوط کیا اب ترجمہ اوس فقرہ کا
جسکو حضرت عمر نے ارشاد کیا ہے یہ ہوا کہ تحقیق مینے ایک جھوٹھ بات ایسی آراستہ کی تھی کہ مجھکو خوش
معلوم ہوتی تھی چاہا مینے کہ اوسکو سامنے ابوبکر کے پیش کرون حضرت ابوبکر نے اونکو روک دیا اور خود
گفتگو کی حضرت عمر خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہین کہ حضرت ابوبکر نے فی البدیہہ اوسی تزویری بات کو
جسکو حضرت عمر نے بنایا تھا کل بیان کیا مثل اُسکے بلکہ اوس سے افضل ادا کیا الغرض ان امور سے جو
خود بیان حضرت عمر سے ثابت ہوئے ہین عیان و آشکار ہے کہ روز شوری سقیفہ تک کوئی نص قرآن یا نص

حدیث دربارۂ خلافت حضرات ثلثہ کے قطعاً وارد نہین ہوئی تھی اگر وارد ہوتی تو صحابہ رسول دربارۂ خلافت
حضرت ابوبکر کے اسقدر اختلاف نکرتے اور بالفرض صحابہ نے باوجود نص کے اختلاف کیا تھا تو خود حضرت ابوبکر
یا حضرت عمر نے کہ بانی امارت حضرت ابوبکر کے تھے نصوص خلافت یا فضائل حضرت ابوبکر کے کیون پیش
کئے علاوہ اسکے اگر نصوص خلافت اور فضائل حضرت ابوبکر کا کچھ بھی وجود ہوتا تو خود حضرت ابوبکر حضرت عمر
اور حضرت ابوعبیدہ جراح کو خلافت اور امارت قوم کیلئے پسند نکرتے کیسلئے کہ مستلزم خلاف ورزی حکم
رسول اللہ کو ہی اور باوجود رفعت شان حضرت ابوبکر کے جیسا اہلسنت جماعت بیان کرتی ہین ہرگز حضرت ابوبکر
مخالفت حکم رسول سے نکرتے اور اگر نصوص خلافت اور فضائل حضرت ابوبکر کی وارد ہوئی تھین تو حضرت
عمر تو دیکی باتین بیان کرنیکا قصد نکرتے ان وجوہ سے ثابت و متحقق ہوگیا کہ روز شوری سقیفہ تک ہرگز
کسی نص قرآن یا نص حدیث کا دربارۂ خلافت یا فضیلت حضرت ابوبکر کے وجود نہ تھا بلکہ بہ تزویر باتین
بنا کر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو امیر قوم بنا دیا بلکہ اوسوقت تک خلافت رسول کا خیال خود حضرت
ابوبکر کو بھی اپنی نسبت نہ تھا اسی جہت سے خطبۂ حضرت عمر مین قطعاً کسی نص قرآن خواہ نص حدیث
سے احتجاج خلافت حضرت ابوبکر پر منقول نہین ہی لیکن صواعق محرقہ مین بعد اتمام خطبہ مذکورہ کے بصفحہ
لکھا ہی وَفِی رِوَایَۃٍ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اِحْتَجَّ عَلَی الْاَنْصَارِ بِخَبَرِ الْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ وَھُوَ
حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَرَدَ مِنْ طُرُقٍ عَنْ نَحْوِ اَرْبَعِیْنَ صَحَابِیًّا وَاَخْرَجَ النَّسَائِیُّ
وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ فَاَتَاھُمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّ النَّاسَ وَاَیُّکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُہٗ اَنْ یَّتَقَدَّمَ
اَبَا بَکْرٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَکْرٍ ترجمہ اور ایک روایت مین
کہ ابوبکر نے انصار پر حدیث الائمہ من قریش کو دلیل مین پیش کیا یعنی امام قریش سے ہونگے اور یہ حدیث صحیح
ہی چالیس صحابی سے طریقون متعددہ مین وارد ہوئی ہی اور اخراج کیا ہی نسائی اور ابویعلی اور حاکم نے اور
تصحیح کی ہی اوسکی ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ جب انتقال فرمایا رسول اللہ صلعم نے تو انصار
نے کہا کہ ہمارا امیر ہماری قوم سے اور تمہارا امیر تمہاری قوم سے ہو پس انصار کے پاس عمر ابن خطاب آئے

اور کہا کہ اے گروہ انصار آیا تملوگ نہین جانتے ہو کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ابوبکر کو کہ امامت نماز مین کرین لوگونکی پس تملوگون سے کسکے نفس کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ پیشی کرے ابوبکر پر تب کہا انصار نے کہ ہملوگ خدا سے پناہ چاہتے ہین اس امر مین کہ پیشی کرین ابوبکر پر **اب صاحبان دین اسلام** بغور تمام انصاف سے ان دونون روایتون کو جنکو شیخ ابن حجر مکی شیخ الاسلام اہل سنت وجماعت نے بکمال توثیق وتصحیح نقل کیا ہے کہ خود حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اپنی خلافت کے احتجاج مین بمقابلہ انصار کے پیش کیا ہے حدیث اول یہ ہے کہ ائمہ قریش سے ہونگے اس حدیث سے استحقاق خلافت حضرت ابوبکر کو کیا حاصل ہوتا ہے اسقدر البتہ ثابت ہوتا ہے کہ امام قریشی ہونا چاہئے اور قریشیون مین علماً ونسباً وفضلاً اعلے بنی ہاشم تھے پس باوجود افضل کے مفضول کو استحقاق خلافت کا ہرگز حاصل نہین ہوسکتا ہے اور حدیث ثانی جس سے حضرت خلیفہ ثانی اہلِ سنت نے استدلال فرمایا ہے کہ پیغمبر صلعم نے حضرت ابوبکر کو امامت نماز کا حکم دیا یہ استدلال بھی مثل استدلال اول کے ہے بفرض تسلیم صحت حدیث کی استحقاق خلافت حضرت ابوبکر کا ثابت نہین کرتا ہے کسلئے کہ شرح عقائد نسفی مین بصفحہ (۱۱۵) منقول ہے۔ **وَيَجُوزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ** ترجمہ اور جایز ہے نماز پیچھے ہر نیکوکار اور بدکار کے چنانچہ اب تک اسی پر عمل اہل سنت وجماعت کا ہے کہ ہر فاسق اور فاجر اور عامی وجاہل دھنیا اور جولاہہ جسکو الفاظ قرآنی بھی صحیح نہین یاد ہین امامت نماز کی کرتا ہے پس فرضاً اگر رسول اللہ صلعم نے اجازت امامت نماز کی حضرت ابوبکر کو دی تو کیا باعث فخر حضرت ابوبکر کا حسب طریقہ مسلمہ اہل سنت وجماعت کے ہوا اور امامت نماز سے استحقاق خلافت حضرت ابوبکر کو کیونکر حاصل ہوگیا حالانکہ یہ حدیث امامتِ نماز کی روایت حضرت عایشہ سے ہے پس جیسی شہادت حضرت علی کی دربارہ ہبہ فدک کے بسبب شوہر ہونے حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کے حضرت ابوبکر نے قبول نہین کی ویسے ہی صاحبان دین ودیانت اس روایت حضرت عایشہ کو نسبت حضرت ابوبکر کے کہ والد ماجد انکے تھے کب صحیح تسلیم کرینگے علاوہ اسکے صرف انہین دو حدیثون سے شیخین کے احتجاج سے یہ تو بخوبی ثابت اور متحقق ہوگیا کہ کتب اہلِ سنت وجماعت خصوص صواعق محرقہ اور ازالۃ الخفا مین جو نصوص صریحہ قرآنی اور احادیث نبویہ بکثرت دربارہ خلافت حضرت شیخین کے منقول ہین وہ حضرت شیخین کو ہرگز ہرگز نہین معلوم تھین ورنہ بمقابلہ نصوص صریحہ کے ایسی حدیثین جو مطلق اثبات خلافت پر دلالت بھی نہین کرتی ہین پیش نہین کرتے مثل مشہور ہے کہ مدعی سست گواہ چست بہرحال جو تاویلات

نصوص قرآنی اور احادیث نبوی دربارۂ اثبات خلافت حضرت شیخین کے کتب اہل سنت جماعت مین منقول
ہین اور ہمنے باب اول مین چند آیات واحادیث اونمین سے لکھین ہین اونکی کیفیت صحت اور اعتبار کی تو
بخوبی واضح وآشکار ہوگی کہ حضرات شیخین کو اونسے ہرگز آگاہی نہ تھی ورنہ محل احتجاج مین ضرور پیش کرتے
پس یہ سب نصوص عہد حضرت معویہ مین بنائی گئین جیسا کہ باب اول مین ہمنے بیان کیا ہو اب باقی رہگیا
اجماع پس اسکی کیفیت تفصیلی خود حضرت عمر نے اپنے خطبہ مین جو ہمنے صحیح بخاری سے نقل کی ہو لکھی ہو وہ یہ ہے
کہ خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ جب حضرت ابوبکر نے انصار سے کہا کہ مینے تم لوگون سے حضرت عمر اور حضرت
ابوعبیدہ جراح کو پسند کیا ہو ان دونون مین سے تملوگ جسکو چاہو پسند کرو حضرت عمر فرماتے ہین کہ یہ سخن حضرت
ابوبکر کا مجھکو نہایت ناگوار ہوا کہ حضرت ابوبکر کے ہوتے ہوئے مین امیر ہون پھر حباب بن منذر نے کہا
کہ ہماری قوم سے ہمارا امیر ہو اور تمھاری قوم سے تمھارا امیر ہو اور شور و شغب بلند ہوا حضرت عمر کہتے ہین کہ مجھکو
خوف اختلاف کا ہوا اور مینے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہاتھ پھیلاؤ انہون نے ہاتھ پھیلایا مینے اونسے بیعت کی
پھر مہاجرین نے بیعت کی پھر انصار نے بیعت کی حضرت عمر کہتے ہین کہ خدا کی قسم حالت موجودہ مین سوا بیعت
کرنے حضرت ابوبکر کے کوئی امر قوی تر نہ تھا ڈر تھا ہم کو اگر بیعت نہوئی اور قوم ہم سے جدا ہوجاویگی تو کسی دوسرے
شخص سے بیعت کرلیگی بعد ہمارے پھر یا ہمکو خلاف مرضی اپنی اوسکی متابعت کرنی پڑیگی یا ہم اوس بیعت سے
انکار کرینگے تو فساد ہوگا پھر خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ جو کسی شخص کی بیعت بغیر مشورہ مسلمانون کے کرے
پیروی اوسکی نہ کیجاوے اور یہ بھی فرماتے ہین کہ بیعت حضرت ابوبکر کی یک ناگاہ ہوئی خدا نے اوسکے شر سے
بچایا جو پھر ایسا کرے اوسکو قتل کرو پس اس بیان حضرت عمر سے عیان وآشکار ہو کہ بغیر مشورۂ قومی
اور بغیر اتفاق مہاجرین وانصار کے حضرت عمر نے بیعت حضرت ابوبکر سے کی پھر اجماع کیونکر منعقد ہوا
اور قریب المضمون خطبہ حضرت عمر کے بخاری مین بصفحہ (۳۷۹) و (۳۸۰) حضرت عائشہ سے بھی ایک حدیث
بیچ باب فضل ابی بکر بعد النبی کے لکھی ہو وہ یہ ہو حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثَنِی سُلَیْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ
زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَاتَ وَاَبُوْبَکْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ تَعْنِیْ بِالْعَالِیَۃِ فَقَامَ عُمَرُ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ
مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ

يقع في نفسي الا ذاك وليبعثنه الله فليقطعن ايدي رجال وارجلهم
فجاء ابو بكر فكشف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبله
فقال بابي انت وامي طبت حيا وميتا والذي نفسي بيده لا
يذيقك الله الموتتين ابدا ثم خرج فقال ايها الحالف على رسلك
فلما تكلم ابو بكر جلس عمر فحمد الله ابو بكر واثنى عليه وقال
الا من كان يعبد محمدا فان محمدا صلى الله عليه وسلم قد مات
ومن كان يعبد الله فان الله حي لا يموت وقال انك ميت وانهم
ميتون وقال وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل
افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن
يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين قال فنشج الناس يبكون قال
واجتمعت الانصار الى سعد ابن عبادة في سقيفة بني ساعدة فقالوا
منا امير ومنكم امير فذهب ابو بكر وعمر ابن الخطاب وابو عبيدة
ابن الجراح فذهب عمر يتكلم فاسكته ابو بكر وكان عمر يقول والله
ما اردت بذلك الا اني قد هيأت كلاما قد اعجبني خشيت
ان لا يبلغه ابو بكر ثم تكلم ابو بكر فتكلم ابلغ الناس فقال
في كلامه نحن الامراء وانتم الوزراء فقال حباب ابن المنذر
لا والله لا نفعل منا امير ومنكم امير فقال ابو بكر لا ولكنا الامراء
وانتم الوزراء هم اوسط العرب دارا واعربهم احسابا فبايعوا
عمر او ابا عبيدة ابن الجراح فقال عمر بل نبايعك انت فانت سيدنا
وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ عمر بيده
فبايعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة قال عمر
قتله الله ترجمہ روایت کی ہم اسمٰعیل ابن عبد اللہ نے وہ کہتا ہے کہ روایت کی ہے مجھسے سلیمان بن بلال
نے ہشام بن عروہ سے ہشام کہتا ہے کہ خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے عایشہ زوجہ نبی صلعم سے کہ بتحقیق

رسول اللہ صلعم مرگئے اور ابوبکر سنح مین تھے اسمعیل کہتا ہو کہ مراد عایشہ کی سُنح سے عالیہ ہو اور عالیہ وہ مقام ہے
جہان بنی الحارث خزرج کے رہنے والے تھے پس کھڑے ہوے عمر درحالیکہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ
وسلم نہین مری ہین عایشہ کہتی ہین کہ اور کہا عمر نے کہ نہین آیا میرے دلمین مگر یہ کہ پیغمبر نہین مرے ہین
اور ہر آئینہ اوٹھاویگا اللہ اور نہین پیغمبر کو پس کاٹینگے پیغمبر ہاتھونکو اور پاؤن کو اون لوگونکے جو کہتے ہین کہ
وہ مرگئے پس آئے ابوبکر پھر روے رسول اللہ کو کھولکر بوسہ دیا پھر کہا ابوبکر نے باپ اور مان میری فدا ہون
تم پاکیزہ ہو حالت حیات اور ممات مین اور قسم اوسکی جسکے قبضۂ اختیار مین میری جان ہو نہ چکھاویگا اللہ
تمکو دو موت ہمیشہ پھر ابوبکر باہر نکلے تب کہا اے قسم کھانیوالے ٹھہر جا جلدی نکر جب ابوبکر نے کلام کیا تو عمر
بیٹھ گئے پھر ابوبکر نے حمد و ثناے خدا کی کی اور کہا آگاہ ہو جو شخص عبادت محمد کی کرتا تھا پس بتحقیق محمد مر گئے
اور جو شخص عبادت خدا کی کرتا تھا پس بتحقیق خدا زندہ ہو اور نہ مریگا اور اللہ اپنے رسول سے فرماتا ہو کہ تم
مرنیوالے ہو اور بتحقیق وہ لوگ بھی مرنیوالے ہین اور اللہ فرماتا ہو اور نہین ہین محمد مگر رسول بتحقیق گذرے ہین پہلے
اونکے پیغمبران آیا پس اگر مر جائین یا مارے جائین محمد تملوگ اولٹے پاؤن پھر جاؤگے اور جو اولٹے پاؤن پھر جاویگا
پس ہرگز ضرر نکریگا اللہ کو بالکل اور قریب ہو کہ بدلا دیگا اللہ شکر کرنیوالونکو پس فریاد کرکے لوگ روے اور جمع ہوے
انصار پاس سعد بن عبادہ کے بیچ سقیفہ بنی ساعدہ کے پس انصار نے کہا مہاجرین سے کہ ہمارا امیر ہماری قوم سے
اور تمھارا امیر تمھاری قوم سے ہو پس ابوبکر اور عمر اور ابوعبیدہ بن جراح انصار کیطرف گئے پس عمر گئے کہ کچھ بات
کرین پس خاموش کیا عمر کو ابوبکر نے اور عمر کہتے تھے کہ خدا کی قسم نہین ارادہ کیا تھا مینے ساتھ کلام کرنیکے مگر
یہ کہ مہیا کیا تھا مینے ایک ایسا کلام کہ خوش آیا تھا مجھکو ڈرا مین کہ نہ پہونچین اوسکلام کو ابوبکر پھر کلام کیا ابوبکر نے
پس کلام کیا ابوبکر نے درحالیکہ بلیغ ترین مردم کا کلام تھا پس کہا ابوبکر نے اپنے کلام مین کہ ہملوگ امرا ہین اور تملوگ
وزرا ہو پھر حباب بن منذر انصاری نے کہا کہ خدا کی قسم ہم ایسا نکرینگے ہماری قوم سے ہمارا امیر ہو تمھاری قوم
سے تمھارا امیر ہو پھر ابوبکر نے کہا ایسا نہین ہوگا لاکن امرا ہملوگ رہین اور وزرا تملوگ رہو قریش افضل
عرب ہین از روی گھر کے اور ظاہر ترین عرب ہین از روی حسب کے پس بیعت کرو عمر سے یا ابوعبیدہ جراح سے پھر
عمر نے کہا مین تمسے بیعت کرونگا پس بتحقیق تم سزاوار اور بہترین ہملوگونکے ہو اور محبوب ترین ہملوگونکے ہو نزدیک
رسول اللہ کے پھر عمر نے ہاتھ ابوبکر کا پکڑا اور بیعت اونسے کی پھر لوگون نے بیعت کی پھر کسی کہنے والے نے
کہا قتل کیا تم لوگون نے سعد بن عبادہ کو عمر نے کہا قَتَلَہُ اللہ شرح فارسی بخاری مین ترجمہ اس فقرہ کا

فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ قَتَلَهُ اللّٰهُ یہ لکھاہی پس گفت گوینده کشتید سعد بن عباده یعنی آنکه این کشتن او بہ بیعت ابوبکر بحکم خداست واین دعا برو ی از جہت یاری نذادن او ست حق را و امتناع اوست از ابی بکر گویند وی بشام رفت و ہمانجا مرد در سنہ چاردہم یا پانزدہم اور قاموس مین بیچ لغت قَتَلَهُ کے لکھاہی وَقُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهُ لُعِنَ وَقَاتَلَهُمُ اللّٰهُ لَعَنَهُمُ یعنی قتل الانسان کے معنی لعنت کیا گیا انسان اور قاتلهم الله کے معنی لعنت کیا الله نے اونپر ہین اور منتہے الارب مین لکھاہی بیچ لغت قتل کے وَقُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهُ ہمچو لالعنت کرده شد تنبیہ حدیث مرویہ حضرت عایشہ سے ایک امر اور ثابت ہوتا ہی کہ بر وقت وفات سرور کائنات علیہ وآلہ التحیات کے حضرت ابوبکر بمقام سُنح کہ وہین اونکا گھر تھا تشریف رکھتے تھے ایسے وقت کی غیر حاضری حضرت ابوبکر کی دلیل قوی ہی کہ پیغمبر صلعم سے وہ کمال محبت رکھتے تھے اور پیغمبر صلعم اونکو بہت چاہتے تھے اور پھر جب تشریف لائے تو بغیر تغسیل وتکفین وتدفین رسول الله صلعم کے سقیفہ بنی ساعده مین مع حضرت عمر اور حضرت ابوعبیده جراح کے بطلب امارت اور حکومت کے چلے گئے اور دفن رسول الله مین بھی شریک نہوے چنانچہ بتصدیق اس بیان کے باب اول مین ہمنے عبارت صواعق محرقہ اور روضۃ الاحباب کی لکھی ہی یہ فعل حضرت شیخین کا دلیل قاطع ہی اونکے کامل الایمان اور راسخ الایقان ہونیکا الغرض بشہادت حضرت عمر اور حضرت عایشہ کے یہ امر تو بخوبی ثابت ہی کہ انصار کو بیعت سے حضرت ابوبکر کی انکار تھا حضرت ابوبکر انصار سے کہتے تھے کہ ہملوگ امیر رہین اور تملوگ وزیر رہو انصار نہین مانتے تھے تب حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابوعبیده جراح سے تملوگ بیعت کرو یہ فرمانا حضرت ابوبکر کا اون کل نصوص خلافت حضرت ابوبکر کو جو محدثین اہل سنت وجماعت روایت کرتے ہین جھوٹھی اور وضعی ہونا ثابت کرتا ہی کیسلیے کہ ہرگاه رسول الله نے حضرت ابوبکر کی خلافت پر احادیث صریحہ ارشاد فرمائی تھین تو حضرت ابوبکر خلاف احکام رسول کے کیون حضرت عمر اور حضرت ابوعبیده سے بیعت کرنیکو انصار سے کہتے تھے الغرض جب انصار راضی نہوئے تب حضرت عمر نے بغیر اتفاق انصار کے حضرت ابوبکر سے بیعت کی تو اجماع کہان ہوا اگر یہ کہا جاوے کہ گو وقت بیعت کرنے حضرت عمر کے حضرت ابوبکر سے انصار نے اتفاق نہین کیا تھا مگر بعد بیعت حضرت عمر کے اوسی جلسہ مین انصار نے بھی حضرت ابوبکر سے بیعت کی تو اجماع تمام ہوگیا پس ہم جواب مین اسکے یہ کہینگے کہ نور الانوار کتاب اصول فقہ اہل سنت

تصنیف شیخ احمد المدعو بشیخ جیون مطبوعہ مطبع منشی نولکشور میں بصفحہ (۱۸۶) معنی اجماع کے یہ
لکھے ہیں بَابُ الْاِجْمَاعِ وَهُوَ فِي اللُّغَةِ الْاِتِّفَاقُ وَفِي الشَّرِيْعَةِ اِتِّفَاقُ مُجْتَهِدِيْنَ
صَالِحِيْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِيْ عَصْرٍ وَاحِدٍ عَلٰى اَمْرٍ قَوْلِيٍّ اَوْ فِعْلِيٍّ
رُكْنُ الْاِجْمَاعِ نَوْعَانِ عَزِيْمَةٌ وَهُوَ التَّكَلُّمُ مِنْهُمْ بِمَا يُوْجِبُ
الْاِتِّفَاقَ اَيْ اِتِّفَاقَ الْكُلِّ عَلَى الْحُكْمِ بِاَنْ يَقُوْلُوْا اَجْمَعْنَا عَلٰى هٰذَا
اِنْ كَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ مِنْ بَابِ الْقَوْلِ اَوْ شُرُوْعُهُمْ فِي الْفِعْلِ اِنْ كَانَ
مِنْ بَابِهٖ ترجمہ یہ باب اجماع کا ہے اور اجماع لغت میں بمعنی اتفاق ہے اور شریعت میں معنی
اجماع کے یہ ہیں کہ مجتہدین نیکوکار امت محمد صلعم کے کسی امر قولی یا فعلی پر زمانہ واحد میں اتفاق کریں
رکن اجماع کی دو قسم ہے ایک عزیمت ہے اور عزیمت کے یہ معنی ہیں کہ اہل اجماع ایسا کلام کریں جو واجب کرتا
ہو اتفاق کو یعنی اتفاق کل کو اوپر حکم کے بایں طور کہ کہیں اہل اجماع کہ اجماع کیا ہم نے اوپر اس امر کے
اگر وہ امر باب قول سے ہو یا شروع کرنا اہل اجماع کا بیچ کام کے اگر وہ امر باب فعل سے ہو وَرُخْصَةٌ
وَهُوَ اَنْ يَتَكَلَّمَ اَوْ يَفْعَلَ الْبَعْضُ دُوْنَ الْبَعْضِ اَيْ يَتَّفِقُ بَعْضُهُمْ عَلٰى
قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ وَسَكَتَ الْبَاقُوْنَ مِنْهُمْ وَلَا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ مُضِيِّ مُدَّةِ
التَّاَمُّلِ وَهِيَ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ اَوْ مَجْلِسُ الْعِلْمِ وَيُسَمّٰى هٰذَا اِجْمَاعًا سُكُوْتِيًّا وَهُوَ
مَقْبُوْلٌ عِنْدَنَا وَفِيْهِ خِلَافُ الشَّافِعِيِّ لِاَنَّ السُّكُوْتَ كَمَا يَكُوْنُ لِلْمُوَافَقَةِ
يَكُوْنُ لِلْمَهَابَةِ وَلَا يَدُلُّ عَلَى الرِّضَا كَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ خَالَفَ
عُمَرَ فِيْ مَسْئَلَةِ الْعَوْلِ فَقِيْلَ لَهُ هَلَّا اَظْهَرْتَ حُجَّتَكَ عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ كَانَ
رَجُلًا مَهِيْبًا فَهِبْتُهُ وَمَنَعَتْنِيْ دِرَّتُهُ ترجمہ دوسری قسم رکن اجماع کی رخصت ہے
اور اسکے یہ معنی ہیں کہ کلام کریں یا کریں بعض اور بعض نہ کریں یعنی اتفاق کریں بعض اہل اجماع سے اور
سکوت کرنیوالے اور نہ رد کریں اتفاق کرنیوالوں پر بعد گزرنے مدت تامل کے کہ وہ مدت تین دن ہے یا بعد
تمام ہو جانے مجلس علم کے اور اس اجماع کو ساتھ اجماع سکوتی کے نامزد کرتے ہیں اور اجماع سکوتی
ہمارے نزدیک یعنی حنفی کے نزدیک مقبول ہے اور اس اجماع سکوتی میں شافعی کو خلاف ہے اسلئے
کہ سکوت جیسا واسطے موافقت کے ہوتا ہے ویسا ہی بسبب ہیبت کسی شخص کے ہوتا ہے اور سکوت جو

جو ہیبت سے ہو وہ رضامندی پر دلالت نہین کرتا ہے جیسا کہ روایت کیگئی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے مسئلہ عول مین مخالفت کی عمر سے پس ابن عباس سے کہا گیا کہ کسلیے تمنے اپنی دلیل ظاہر نہ کی اوپر عمر کے ابن عباس نے کہا کہ عمر ایک مرد با ہیبت تھا مین اونسے ڈرا اور اظہار دلیل سے مجھکو درہ عمر کا مانع ہوا پھر اوسی صفحہ او رصفحہ ۱۸۷ مین لکھا ہے وَاَهْلُ الْاِجْمَاعِ مَنْ كَانَ مُجْتَهِدًا صَالِحًا اِلَّا فِيْمَا يُسْتَغْنٰى فِيْهِ عَنِ الْاِجْتِهَادِ لَيْسَ فِيْهِ هَوًى وَلَا فِسْقٌ صِفَةٌ لِقَوْلِهِ مُجْتَهِدًا كَاَنَّهٗ قَالَ اَهْلُ الْاِجْمَاعِ مَنْ كَانَ مُجْتَهِدًا صَالِحًا اِلَّا فِيْمَا يُسْتَغْنٰى عَنِ الرَّاْيِ فَاِنَّهٗ لَا يُشْتَرَطُ فِيْهِ اَهْلُ الْاِجْتِهَادِ بَلْ لَا بُدَّ فِيْهِ مِنِ اتِّفَاقِ الْكُلِّ مِنَ الْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِّ حَتّٰى لَوْ خَالَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ لَمْ يَكُنْ اِجْمَاعًا ترجمہ اور اہل اجماع وہ شخص ہے جو مجتہد نیکوکار ہو مگر بیچ اوس چیز کے جسمین بے پروائی ہے واسطے اجتہاد سے اور یہ مجتہد اہل اجماع اس صفت کا ہو کہ اوسمین خواہش نفسانی اور فسق نہو اور یہ جملہ لیس فیہ ہوی ولا فسق صفۃ ہے لفظ مجتہدا کی گویا ماتن نے یہ کہا ہے کہ صاحب اجماع وہ شخص ہے جو مجتہد نیکوکار ہو مگر بیچ اوس چیز کے جو بے پروا ہو راے سے پس بتحقیق نہین شرط کیا جاتا ہے اوس چیز مین جسمین حاجت رای کی نہو اتفاق اہل اجتہاد کا بلکہ اوسمین ضرور ہے اتفاق کل خاص و عام کا یہانتک کہ اگر خواص و عوام سے ایک شخص اختلاف کریگا تو اجماع نہوگا پھر صفحہ ۱۸۸ مین لکھا ہے وَالشَّرْطُ اِجْتِمَاعُ الْكُلِّ وَخِلَافُ الْوَاحِدِ مَانِعٌ كَخِلَافِ الْاَكْثَرِ يَعْنِيْ فِيْ حِيْنِ انْعِقَادِ الْاِجْمَاعِ لَوْ خَالَفَ وَاحِدٌ كَانَ خِلَافُهٗ مُعْتَبَرًا وَّلَا يَنْعَقِدُ الْاِجْمَاعُ لِاَنَّ لَفْظَ الْاُمَّةِ فِيْ قَوْلِهٖ عم لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ يَتَنَاوَلُ الْكُلَّ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ الصَّوَابُ مَعَ الْمُخَالِفِ ترجمہ اور شرط اجتماع کل کی ہے اور خلاف ایک شخص کا مانع ہے مانند خلاف اکثر کے یعنی بیچ وقت منعقد ہونے اجماع کے اگر مخالفت کرے ایک شخص تو اعتبار کیا جاویگا خلاف اوسکا اور اجماع منعقد نہوگا اسلیے کہ لفظ امت کا قول پیغمبر علیہ السلام مین کہ نہ اجماع کریگی امت میری گمراہی پر شامل ہے کل کو پس احتمال ہے کہ حق ساتھ مخالف کے ہو **خلاصہ** کل عبارت کا یہ ہے کہ حسب اصول اہل سنت وجماعت کے اجماع کے معنی لغت مین اتفاق کے ہین اور شریعت مین معنی اجماع کے یہ ہین کہ مجتہدین نیکوکار زمانہ واحد مین کسی امر قولی یا امر فعلی پر

اتفاق کرین اور رکن اجماع کے دو ہین پہلا رکن عزیمت ہو عزیمت کے یہ معنی ہین کہ کسی امر مین حکم دیا جاوے
اور کل مجتہدین امت محمدیہ سے بالاتفاق کہین کہ ہمنے اس امر پر اجماع کیا اور اگر کوئی امر فعلی ہو تو کل مجتہدین
بالاتفاق اوس فعل کو شروع کرین پس خلافت حضرت ابوبکر کی امر قولی اگر قرار دیجاوے تو ظاہر ہے
کہ خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ بلا مشورہ قوم کے ہمنے حضرت ابوبکر سے بیعت کی اور کل انصار نے ہمسے
مخالفت کی اور مجتمع ہوئے سقیفہ بنی ساعدہ مین اور مخالفت کی ہمسے علی اور زبیر نے گھر مین فاطمہ
کے پس کل مجتہدین ذی وقت واحد مین یہ نہین کہا کہ ہمنے خلیفہ مقرر کرنے پر حضرت ابوبکر کی اتفاق کیا
تو امر قولی پر اجماع نہوا اور اگر خلافت حضرت ابوبکر کی امر فعلی قرار دیجاوے تاہم کل مجتہدین نے بیعت
حضرت ابوبکر سے زمانہ واحد مین نہین کی تو امر فعلی پر بھی اجماع نہوا دوسرا رکن اجماع کا رخصت ہے
اسکے یہ معنی ہین کہ مجتہدین صالحین مین سے بعض امر قولی یا فعلی کی نسبت اتفاق کرین اور بعض سکوت
کرین اور اعتراض اوس امر پر بعد مدت تین دن کے نکرین یا مجلس علم مین اعتراض نکرین اسکو اجماع
سکوتی کہتے ہین حنفیہ کے نزدیک یہ اجماع صحیح ہے اور شافعی کو اس اجماع سکوتی مین اختلاف ہے وہ کہتے ہین کہ سکوت
جیسے بسبب موافقت کے ہوتا ہے ویسا ہی بسبب ہیبت کے بھی ہوتا ہے اور سکوت بسبب ہیبت کے دلیل رضا
کی نہین ہے جیسا کہ ابن عباس نے مسئلہ عول مین حضرت عمر سے اختلاف کیا لوگون نے ابن عباس سے کہا کہ تم نے
اپنی دلیل کیون نہین بیان کی تب ابن عباس نے جواب دیا کہ عمر مرد خوفناک ہے مین انسے ڈرا اور اونکا ڈر
مجکو مانع ہوا اظہار دلیل سے پس حضرت ابوبکر کی خلافت پر اجماع سکوتی بھی نہین ہوا ہے کسلئے کہ بعد
بیعت سقیفہ کے جو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کی تھی حضرت علی نے سکوت نہین فرمایا بلکہ حضرت علی کو بعد
سقیفہ کے جب حضرت ابوبکر نے بلا کر درخواست اپنی بیعت کی کی تو حضرت علی نے انکار کیا چنانچہ جلد دوم روضۃ
الاحباب مین بصفحہ (٣٣) و (٣٤) منقول ہے جمعی از اہل تواریخ آوردہ اند کہ چون از مہم بیعت
فرغ حاصل شد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از وجوہ مہاجر و اعیان انصار مجمع ساختہ
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ را بآن مجلس طلبید وی اجابت فرمودہ دران مجمع حاضر شد و در محلی لائق
خود بنشست و از موجب طلب خویش پرسید عمر فاروق گفت موجب آنست کہ میخواہیم کہ چنانچہ سایر
اصحاب با ابوبکر رضی اللہ عنہ بیعت کردہ اند تو ہم بیعت کنی علی گفت من ہمان سخن کہ شما بر انصار حجت
ساختہ اید این منصب را گرفتید بر شما حجت میگردانم راست گوئید کہ بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ

وسلم کہ اقرب بود کیست عمر گفت ترا نگذاریم تا بیعت نکنی علی فرمود اول این سخن مرا جواب باصواب بگوئید
بعد ازان از من بیعت جوئید ابو عبیدہ گفت ای ابو الحسن تو بواسطۂ سبقت در اسلام و فضل و قرابت
قریبہ با سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سزاوار حکومت و خلافتے ولکن چون صحابہ بر ابوبکر اجماع و اتفاق نمودہ
اند مناسب اہل سنت کہ تو نیز قدم در دائرۂ وفاق در آری علی گفت ای ابو عبیدہ تو امین این امتی بقول
رسول مختار و بمقتضی امانت سزاوار نیست در گفتار و کردار مومنے کہ حق سبحانہ و تعالی بخاندان نبوت
کرامت فرمودہ در بندان مباشید کہ بجای دیگر نقل کنید مہبط قران و وحی و مورد امر و نہی و منبع فضل و
علم و معدن عقل و حلم ماایم و بواسطۂ این امور خلافت را شایستہ و امامت را سزائیم بشر بن سعد انصاری
گفت ای ابو الحسن اگر این داعیہ کہ تو امروز ظاہر میکنی پیش ازین معلوم مردم شدے ہر آئینہ کہ با تو مضایقہ
و منازعہ نمیکردند و با تو بیعت مینمودند ولکن چون در خانۂ خود نشستے و در اختلاط با مردم بستے ایشان را
گمان این شد کہ تو از خلافت کنارہ میکنی و دفع اعبای این امور از خود چارہ میکنی اکنون کہ جماعت مسلمانان
کسے دیگر را قبول کردہ اند پیشوائی از پی در می آئی خود را طرز دیگر می نمائی علی فرمود ای بشر تو روا میداری
کہ من جسد اطہر و قالب انور سید عالم را غسل نا دادہ و تجہیز و تکفین وے نمودہ و از دفن فراغت حاصل
نکردہ دم در طلب خلافت و حکومت زدمی و با مردم در منازعت و خصومت شدمے ابوبکر صدیق چون
دید کہ کلمات علی جملہ محکم و استوار و ہر یکی از انہا مقابل صد کلمہ بل ہزار است از راہ رفق و مدارا در آمد
و گفت ای ابو الحسن مرا گمان این بود کہ ترا با من درین امر مضایقہ نباشد نا گرمیدانستم کہ از بیعت با من
تخلف خواہی کرد ہرگز آنرا قبول نمیکردم اکنون کہ مردم با من اتفاق نمودہ اند اگر تو نیز با ایشان
موافقت نمائی ظن مرا مطابق واقع ساختہ باشی و اگر حالا توقف کنی و خواہی کہ درین امر تفکر و تامل
نمائی ہیچ حرجی بر تو نیست پس علی از مجلس برخاست و متوجہ خانۂ خویش گشت اور تنہا حضرت
علی نے بیعت سے حضرت ابوبکر کے اختلاف نہین کیا تھا بلکہ حضرت زبیر اور طلحہ بلکہ کل بنی ہاشم اور
بنی امیہ سے حضرت ابو سفیان نے بیعت نہین کی تھی چنانچہ جلد دوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ (۲۴)
لکھا ہے عمر گفت بلکہ ما با تو بیعت میکنیم مہتر و بہتر ما توئی و دوست ترین ما بودی بر رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم و کیست آنکہ وی را مثل این سہ فضیلت جمع بود کہ از آیت ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا معلوم میشود دوست ابوبکر را گرفت

دوبارہ بیعت کردہ مہاجران راگفت تا بیعت کردند بعد ازان انصار مبایعت نمودند الا طائفہ قلیلہ کہ
بعضے گفتند کہ ما مبایعت با ہیچکس نکنیم الا بعلی ابن ابیطالب وگویا شیخ فرید الدین عطار قدس اللہ تعالیٰ
سرہ از زبان آنجمع گفتہ **شعر** ز مشرق تا بمغرب گر امام ست ٭ علی وآل واولادش تمام ست ۔
وسعد بن عبادہ از روے تعصب وحمیت تا زندہ بود بیعت نکرد و در روایتی ضعیف ہست کہ آخر الامر
از وے باکراہ بیعت گرفتند ہرچند اوس جمع قلیل کی جسنے بیعت حضرت ابوبکر سے انکار کیا تھا تفصیل
اسماء صاحب روضۃ الاحباب نے نہین لکھی ہی مگر ابن اثیر جزری نے کتاب اسد الغابہ مین لکھا ہے
وَتَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَتِهٖ عَلِيٌّ وَبَنُو هَاشِمٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَخَالِدُ بْنُ
سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ ثُمَّ اِنَّ الْجَمِيعَ بَايَعُوا
بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ اِلَّا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ
يُبَايِعْ اِلٰى اَنْ مَاتَ **ترجمہ** اور مخالفت کی بیعت ابوبکر سی علی اور بنی ہاشم اور زبیر پسر عوام
اور خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری نی پھر بتحقیق سب نے بیعت کی بعد موت
فاطمہ دختر رسول اللہ کی مگر سعد ابن عبادہ نے پس بتحقیق سعد نے کسی سے بیعت نہین کی تا اینکہ
مرگئی اور صواعق محرقہ مین بصفحہ (۱۱) نام حضرت طلحہ کا بھی منکرین بیعت حضرت ابوبکر مین لکھا ہے
آیندہ انشاء اللہ عبارت مذکورہ لکھی جاویگی اور ابن عبد البر نے کتاب استیعاب مین لکھا ہے
رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَحُذَيْفَةَ وَخَبَّابٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ
سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْطَالِبٍ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ
وَفَضَّلَهٗ هٰؤُلَاۗءِ عَلٰى غَيْرِهٖ روایت کیگئی ہی سلمان اور ابوذر اور مقداد اور حذیفہ اور
جناب اور جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن اسلم سے کہ بتحقیق علی ابن ابیطالب پہلے سب سے اسلام
لائے اور کل اون لوگون نے فضیلت دی علی کو اونکے غیر پر بہرحال یہ گروہ صحابہ بھی منکرین خلافت
حضرت ابوبکر سے تھے اور عبارت مذکورہ اسد الغابہ سے اور نیز حدیث منقولہ جلد دوم صحیح مسلم صفحہ (۱)
سے جسکی عبارت بقدر حاجت یہ ہی وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ
لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ

وَجْهَةٌ حَيٰوةَ فَاطِمَه فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اِسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالِحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ ترجمہ اور زندہ رہین فاطمہ بعد رسول اللہ صلعم کے چھ مہینے پس جب وفات پائی فاطمہ نے تو دفن کیا انکو علی ابن ابیطالب انکے شوہر نے رات کو اور نہ خبر دی وفات فاطمہ کی ابوبکر کو اور نماز جنازہ فاطمہ پر علی نے پڑھی اور حیات فاطمہ مین رو دادی علی کی لوگون مین تھی جب فاطمہ نے وفات پائی تو منھ پھیرے دیکھے لوگون کے علی نے پس التماس کی علی نے صلح کرنے کا خود اور بیعت کرنیکی ابوبکر سے اور ان چھ مہینے تک علی نے بیعت نہین کی بخوبتر ین وجوہ عیان و آشکار ہے کہ تا حیات حضرت فاطمہ کہ وہ مدت چھ مہینے کی حضرت علی اور کل بنی ہاشم اور اون گروہ صحابہ نے جنکے نام بالتفصیل لکھے گئے حضرت ابوبکر سے بیعت نہین کی اور مدت تامل کی اجماع مین کل تین دن ہے اور یہان زمانہ چھ مہینے کا گزر گیا کہ ان لوگون نے حضرت ابوبکر سے بیعت نہین کی اور انعقاد اجماع مین حسب اصول مسلمہ اہل سنت کے اتفاق مجتہدین صالحین کا زمانہ واحد مین شرط ہے اور اہل اجماع سے مجتہدین صالحین مراد ہین اور اتفاق مجتہدین کا صحت اجماع کیلئے اوس حالت مین شرط ہے کہ جب کوئی مسئلہ علمی لایق اجتہاد کے ہو اور اگر ایسا نہو تو اتفاق کل خواص و عوام کا شرط ہے پس خلافت حضرت ابوبکر کا مسئلہ اگر فرض کیا جاے کہ اجماع سے ثابت ہوسکتا تھا تو اوس قسم کا تھا جسمین اتفاق اہل علم کا شرط ہو بلکہ یہ خلافت پیغمبر کی تو ریاست عامہ مومنین سے مراد ہے اس مین اتفاق کل خواص و عوام کا ضروری تھا ہر گاہ اسکے انعقاد مین اخص الخاص یعنی حضرت علی اور حضرت عباس اور حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بلکہ کل بنی ہاشم کا کہ اہل سنت کے نزدیک بھی یہ سب حضرات اہل علم اور اکابر صحابہ سے تھے خصوصاً حضرت علی اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ داخل عشرہ مبشرہ ہین۔ اتفاق خلافت حضرت ابوبکر پر نہوا تو بالیقین اجماع باطل ہوگیا کسلئے کہ نور الانوار مین جسکی عبارت ہمنے لکھی ہے اوسمین صاف مرقوم ہے کہ اگر ایک شخص بھی اختلاف کرے تو اجماع باطل ہے چہ جائیکہ اتنے کثیر خواص صحابہ اختلاف کرین بہر حال حضرات اہل سنت وجماعت کی کتب اصول فقہ مین اجماع کی جو صورتین لکھی ہین اونکے بموجب کسیطرح سے اجماع نسبت خلافت حضرت ابوبکر کی ثابت نہین ہوتا ہے بنا برین مصنف شرح مواقف نے جب دیکھا کہ حسب اصول مقررہ اہل سنت کے اجماع خلافت حضرت ابوبکر کے ثبوت کو نہین پہونچتا ہے تو بے تکلف شرح مواقف مین جو مطبع منشی نولکشور کے چھپی ہے بصفحہ (۷۳۳)

لکھدیا کہ امامت کی ثبوت کیواسطے اجماع کل اہل حل وعقد کی ضرورت نہین ہی بلکہ ایک شخص یا دو شخص کا اتفاق کافی ہی چنانچہ اوسکی عبارت یہ ہی وَاِذَا ثَبَتَ حُصُوْلُ الْاِمَامَةِ بِالْاِخْتِیَارِ وَالْبَیْعَةِ فَاعْلَمْ اَنَّ ذَالِکَ الْحُصُوْلَ لَا یَفْتَقِرُ اِلَی الْاِجْمَاعِ مِنْ جَمِیْعِ اَھْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ اِذْ لَمْ یَقُمْ عَلَیْهِ اَیْ ھٰذَا الْاِفْتِقَارِ دَلِیْلٌ مِنَ الْعَقْلِ وَالسَّمْعِ بَلِ الْوَاحِدُ وَالْاِثْنَانِ مِنْ اَھْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ کَافٍ فِیْ ثُبُوْتِ الْاِمَامَةِ وَوُجُوْبِ الْاِتِّبَاعِ لِلْاِمَامِ عَلٰی اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَذَالِکَ لِعِلْمِنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ مَعَ صَلَابَتِهِمْ فِی الدِّیْنِ وَشِدَّةِ مُحَافَظَتِهِمْ عَلٰی اُمُوْرِ الشَّرْعِ کَمَا ھُوَ حَقُّهَا اِکْتَفَوْا فِیْ عَقْدِ الْاِمَامَةِ بِذَالِکَ مِنَ الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَیْنِ کَعَقْدِ عُمَرَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعَقْدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لِعُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ وَلَمْ یَشْتَرِطُوْا فِیْ عَقْدِهَا اِجْتِمَاعَ مَنْ فِی الْمَدِیْنَةِ مِنْ اَھْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ فَضْلًا مِنْ اِجْمَاعِ الْاُمَّةِ مِنْ عُلَمَاءِ اَمْصَارِ الْاِسْلَامِ وَمُجْتَهِدِیْ جَمِیْعِ اَقْطَارِهَا ترجمہ اور جسوقت ثابت ہوا حاصل ہونا امامت کا ساتھ پسند کرنی اور بیعت کے پس جان تو کہ یہ حاصل ہونا محتاج نہین ہی اجماع کل اہل حل وعقد کا اسواسطے کہ نہین قایم ہوئی ہی اوپر اس احتیاج کے کوئی دلیل عقل وسمع سے بلکہ ایک اور دو شخص کا بیعت کرنا اہل حل وعقد سے کافی ہی بیچ ثبوت امامت کے اور واجب ہوتی پیروی امام کی اوپر اہل اسلام کے اور یہ بسبب جاننے ہمارے اس امر کے کہ بتحقیق صحابہ نی باوجود سخت ہونیکے دین مین اور شدت سے نگہبانی کرنیکے اوپر امور شرع کی جیسا کہ حق حفاظت کا ہی کفایت کیا ہی بیچ عقد امامت کی ساتھ بیعت کرنے ایک اور دو شخص کے مانند بیعت کرنے عمر کے واسطے ابوبکر کے اور بیعت کرنی عبد الرحمن بن عوف کی واسطے عثمان کے راضی ہو اللہ سب سے اور نہین شرط کیا صحابہ نے بیچ عقد بیعت کی اجماع اون لوگونکا جو مدینہ مین اہل حل وعقد تھے چہ جاے اجماع امت کا علمار شہرہای اسلام سے اور مجتہدین اطراف سے تمام ہوا ترجمہ خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہی کہ ہرگاہ ثابت ہوا ہی کہ امامت امام کی پسند کرنے اور بیعت کرنے سی حاصل ہوتی ہی تو حاصل ہونا امامت کا محتاج اجماع کل اہل حل وعقد کا نہین ہی اور نہ احتیاج اجماع

کیلئے کوئی دلیل عقلی یا نقلی قایم ہوئی ہی بلکہ ایک اور دو شخص کا بیعت کرنا اہل حل وعقد سی واسطے
ثبوت امامت اور واجب ہونی پیروی امام کی اوپر اہل اسلام کی کافی ہی اور نہ شرط ہونا اجماع کا
حصول امامت کیلئے بہنے اس سبب سے جانا کہ صحابہ نی باوجودیکہ دین مین سخت تھے اور نگہبانی امور
شرعیہ کی کماحقہ کرتے تھے انعقاد امامت مین ایک اور دو شخص کی بیعت پر کفایت کی اور اجماع اہل
وعقد باشندگان مدینہ کا شرط نہین کیا چہ جاے اجماع علما و مجتہدین بلاد اسلام و اطراف عالم
کی جیسے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سی اور حضرت عبد الرحمن نے حضرت عثمان سے بیعت کی پس
بحمد اللہ تعالی مصنف شرح مواقف نی کہ اکابر علماے اہل سنت وجماعت سے ہین اقرار و اعتراف
کیا کہ حضرت ابوبکر کی خلافت پر اجماع اہل حل وعقد مدینہ کا نہین ہوا صرف بسبب پسند کرنی حضرت
ابوبکر کی اور بیعت کرنی حضرت عمر کی امامت حضرت ابوبکر کو ہوئی آب تو شیعونکو کچھ ضرورت باقی نہی
کہ کوئی دوسری دلیل اجماع کے باطل کرنیکے لیے پیش کرین اور جو کچھ اہتمام اور کوشش علماے
اعلام اہل سنت وجماعت کی دربارۂ اثبات اجماع کے کرتے تھے وہ سب ضائع اور برباد ہوگئے اور
چونکہ اعلم علماے اہل سنت سے صاحب شرح مواقف ہین تو کوئی محل وموقع عذر و انکار کا نسبت اونکی
کلام کی بھی حضرات اہل سنت کو باقی نہین رہا علاوہ اسکے صاحب شرح مواقف نے جو صورت
انعقاد امامت حضرت ابوبکر کی لکھی ہی بجنسہ یہی صورت تو خود حضرت عمر اسی خطبہ مین اور حضرت
عایشہ اپنی حدیث مین بیان فرماتے ہین ایسی صورتین اگر حضرات اہل سنت کچھ تاویل بھی کرین تو قابل
قبول نہین ہوسکتی ہی اور یہ مضمون جو صاحب شرح مواقف نی لکھا ہی کہ صحابہ نی انعقاد خلافت مین ایک اور
دو آدمی کی بیعت پر کفایت کی اور اجماع اہل حل وعقد باشندگان مدینہ کا شرط صحت امامت مین نہین
کیا مثل بیعت عمر کے واسطے ابوبکر کے یہ قول اور فعل حضرت عمر کا شیعونکے مقابلہ مین غیر کافی ہی اور
قابل قبول کے نہین ہی کسلئے کہ شیعہ یہی تو کہتے ہین کہ نہ پیغمبر صلعم نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ مقرر کیا اور نہ
اجماع امت کا امامت پر حضرت ابوبکر کی ہوا بلکہ حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ جراح نے زبردستی اونکو خلیفہ
بنا دیا اور اگر صرف بیعت کرنا حضرت عمر کا حضرت ابوبکر سے واسطے صحت اونکی خلافت کی حق مان لیا جاے
تو یہ قباحت لازم آتی ہی کہ حضرت علی وکل بنی ہاشم و دیگر اکابر صحابہ نی جنکے نام ہمنے اوپر لکھے ہین خصوصاً
حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے کہ باعتقاد اہل سنت کی داخل عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین مدت شش ماہ تک

بیعت حضرت ابوبکر سے کیون نہین کی اور کسلیے حق سے مخالفت کی پس بیعت نکرنا ان حضرت کا چھ مہینے
تک دلیل قاطع ہے کہ خلافت حضرت ابوبکر کو ناحق جانتے تھے اور بیعت حق کے ساتھ حضرت علی کے مسلمات
اہل سنت سے ہے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین بیچ باب ہفتم کے بصفحہ ۳۴۳ لکھا ہے حدیث رحم
رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ ترجمہ رحمت کناد خدا
علی را بارخدایا بگردان حق را ہمراہ او ہر جا کہ بگردد این حدیث را نیز اہل سنت علی الراس والعین قبول
دارند پس ہرگاہ صحت اس حدیث کی شاہ عبدالعزیز صاحب کہ اکابر علماے متکلمین اہل سنت سے ہین تسلیم
کرتے ہین اور حدیث کو سر و چشم پر رکھتے ہین تو حضرت علی کا چھ مہینے تک بیعت نکرنا حضرت ابوبکر سے
علے الحق ثابت ہو گیا اور حضرت عمر نے جو اونسے بیعت کی صرف بہواے امارت اور حکومت کے کی کسلیے کہ
خود خطبہ حضرت عمر مین موجود ہے کہ بقسم فرماتے ہین کہ سقیفہ بنی ساعدہ مین بوقت مخالفت انصار کے کوئی امر
ہمکو قوی تر بیعت کرنی ابوبکر سے معلوم نہوا ہم اس بات سے ڈرے کہ اگر ہم انسے الگ ہوے تو یہ دوسرے کسی شخص سے
بیعت کر لینگے اور نیز ایسی خواہش سلطنت اور حکومت کی اونکو تھی کہ لاش حضرت رسول صلعم کو بغیر غسل و بیکفن
و بے دفن چھوڑ کر حضرت شیخین سقیفہ بنی ساعدہ مین بطمع امارت چلے گئے اور وہان ہو جھگڑا انصار سے دو بدل
کرکے بغیر مشورہ اور اتفاق کسی دوسرے کے حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی پس بالضرور یہ فعل
حضرت عمر کا ہواے نفسانی سے تھا اور نور الانوار کی عبارت جو ہمنے لکھی ہے اوس مین مرقوم ہے کہ اہل اجماع سے
مراد وہ مجتہد صالح ہے جسمین ہوا اور فسق نہو پس جب ہواے امارت حضرت عمر کی ثابت ہے تو عقد خلافت حضرت
ابوبکر کا باطل ہو گیا اور چونکہ حضرت سعد ابن عبادہ انصاری رئیس قبیلہ خزرج کی نسبت حضرت عمر نے جملہ
مندرجہ ذیل مین ارشاد فرمایا کہ خود اونکے خطبہ مین اور نیز حدیث مرویہ حضرت عایشہ مین باین عبارت وارد ہے
فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللهُ سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ جسکا ترجمہ شرح فارسی صحیح بخاری مین کہ نسخہ قدیمہ قلمی اوسکا پیش نظر ہے باین عبارت لکھا ہے
پس گفت گویندہ کشتید سعد ابن عبادہ یعنی خوار و رسوا کردید اورا گفت عمر بکشاد او را خداے عاید است بروے
از جہت یاری ندادن اوست حق را و امتناع اوست از ابی بکر گویند وے بشام رفت و بانجام در سنہ چہاردہم
یا پانزدہم اور قاموس مین بیچ لغت قَتَلَهٗ کے لکھا ہے وَقُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ لُعِنَ
وَقَاتَلَهُمُ اللهُ لَعَنَهُمْ یعنی قتل الانسان کے یہ معنی ہین کہ لعنت کیا گیا انسان اور قاتلہم اللہ

کے یہ معنی ہین کہ لعنت کی اللہ نے اونکو اور لغت منتہی الارب مین لکھا ہو وَقُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ
مجہولاً لعنت کردہ شدہ پس عبارت شارح صحیح بخاری سے واضح ہو کہ حضرت عمر نے دعائے بد نسبت سعد ابن عبادہ
انصاری کے کی اور عبارت دونو لغت سے آشکار ہو کہ قتل بمعنی لعن لغت عرب مین مستعمل ہو اور لعن در
واقع دعائے بد ہی پس حضرت عمر نے ایسے صحابی جلیل القدر کی نسبت استعمال لفظ لعن کا صرف اس جرم
مین کہ انہون نے حضرت ابوبکر سے سقیفہ بنی ساعدہ مین بیعت نہین کی تھی کیا حالانکہ اصل عقیدہ اہل سنت
دربارہ صحابہ کے یہ ہو کہ اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ یعنی صحابہ کل عادل ہین اور نیز قرآن و احادیث
صحاح اہل سنت مین فضائل اور مناقب انصار کے بکثرت موجود ہین چنانچہ جلد دوم صحیح مسلم مین بیچ فضائل
انصار کے بصفحہ (٣٠٥) منقول ہو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ
ترجمہ زید ابن ارقم کہتے ہین کہ کہا رسول اللہ صلعم نے یا اللہ بخش تو انصار کو اور فرزندان انصار کو اور انصار
کے فرزندون کے فرزندونکو ایضاً صفحہ مذکور مین وارد ہو عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَاَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ
النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ ترجمہ انس کہتے ہین کہ تحقیق دیکھا نبی صلعم نے لڑکونکو اور عورتونکو
سامنے سے آتے ہوئے کسی شادی سے پس پیغمبر خدا نے سیدھے کھڑے ہو کر فرمایا یا اللہ تم لوگ محبوب ترین مردم مجھکو
ہو یا اللہ تم لوگ محبوب ترین مردم مجھکو ہو یعنی انصار اور بخاری مین بیچ باب مناقب الانصار کے بصفحہ (٥٣٠)
منقول ہو حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ
ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ
اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ ترجمہ
حجاج بن منہال کہتا ہو کہ مجھسے روایت کی شعبہ اور شعبہ کہتا ہو کہ خبر دی مجھکو عدی بن ثابت نے
عدی کہتا ہو کہ مینے براء سے سنا وہ کہتا تھا کہ مینے سُنا نبی صلعم سے یا کہتا تھا کہ کہا نبی صلعم نے کہ
نہین دوست رکھیگا انصار کو مگر مومن اور نہین بغض رکھیگا اونسے مگر منافق پس جو انصار کو

دوست رکھیگا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور جو انصار سے بغض رکھیگا خدا اوس سے بغض رکھیگا ایضاً
اوسی صفحہ مین یہ حدیث وارد ہی حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ
الْاَنْصَارِ ترجمہ روایت کی ہو مسلم بن ابراہیم نے شعبہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ ابن جبیر سی اور شعبہ
نے روایت کی ہو انس بن مالک سے انس کہتے ہین کہ کہا نبی صلعم نے کہ علامت ایمان کی محبت انصار کی ہو
اور علامت نفاق کی بغض انصار کا ہی یہ احادیث عام انصار کے فضائل مین لکھی گئین اب خاص حضرت
سعد بن عبادہ کے فضائل یہ ہین کہ جلد اول روضۃ الاحباب مین بیچ حال سال دوازدہم از نبوت کے
بصفحہ (۱۷۸) لکھا ہی گویند دوازدہ نفر از اہل مدینہ در موسم حج بعزم زیارت کعبہ بمکہ آمدہ بودند وعبادہ
بن الصامت از انجملہ بود و در عقبہ با آنسرور ملاقات نمودند و بیعت کردند اس روایت سے عیان ہے
قبل از ہجرت سب سے پہلے اہل مدینہ سے بارہ آدمی منجملہ اونکے حضرت عبادہ پدر سعد کے آنحضرت پر ایمان لائے
اور حال سال سیزدہم از نبوت مین بصفحہ (۱۷۹) لکھا ہو اہل سیر رحمہم اللہ آوردہ اند کہ چون سال سیزدہم از
نبوت در آمد و ارادہ قدیمہ حضرت حق تعالی جل جلالہ متعلق بآن شد کہ اعزاز دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماید و نصرت آنسرور را بجا آرد و اساس کفر و شرک را ز قلع و قمع کند و اہل آنرا اذلال نماید دران سال
از اہل مدینہ قریب بانصد و بروایتی سیصد نفر از اوس و خزرج از مسلمان و کافران آنجا در موسم
حج بقصد زیارت بیت اللہ بمکہ معظمہ آمدند و ہفتاد مرد و بروایتی ہفتاد و سہ مرد و دو زن از انجملہ اتفاق
نمودند و با آنسرور ملاقات کردند حضرت وعدہ فرمود بایشان کہ در شب دوم از شبہای ایام التشریق در شعب
عقبہ حاضر شوید تا باہم بیعت کنیم کعب بن مالک گوید چون شب اوسط ایام التشریق شد نیم شبے بود کہ
از میان قوم خود بہ پنہانی از مشرکان بیرون آمدیم و متوجہ عقبہ شدیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بر ما پیشی گرفتہ و بموعد رفتہ بود با عم خویش عباس بن عبد المطلب و او دران وقت بر دین
قریش بود و لکن بجہت شفقت و اہتمام بر حال برادر زادہ خویش با وی حاضر شدہ بود بعد اسکے کیفیت
بیعت انصار کی لکھکر بصفحہ (۱۸۰) لکھا ہو پس سارے انصار مبایعت کردند پھر بصفحہ (۱۸۱) لکھا
بعد ازان دوازدہ نفر ازان میان اختیار کرد و نقبائے ایشان گردانید دہ نفر از خزرج و دو نفر

ازاوس ورواتیرا آنکه فرمود باید که هیچکس از شما را قہر وغضب نیاید که غیراورا بجہت نقابت فرا میگیرم
زیراکه من بخو اختیار نمیکنم بلکه جبرئیل از برای من اختیار میکند وچون نقبا مقرر شدند حضرت بایشان
فرمود که شما کفیلان قوم خود اید ہمچنانکه حواریین کفیل عیسےٰ بودند ومن بر جملہ امت خویش کفیلم پھر
بعد آٹھ سطر کے اوسی صفحہ مین لکھا ہی پس قافلہ مدینہ بوطن خویش مراجعت نمودند قریش در صدد
تفتیش وتحقیق آن خبر شدند ومعلوم کردند که راست بوده از عقب مدنیان بیرون رفتند وسعد بن
عبادہ ومنذر بن عمرو از اہل مدینہ رسیدند ومنذر بیرون رفت وسعد را گرفته دستہا بر گردن بستہ بمکہ
آوردند جبیر ابن مطعم وحارث بن امیہ گفتند مرتجار بلاد این شخص است مصلحت آنست که ویرا بگذارید تا بمدینہ
رود سخن اورا قبول نمودند وویرا خلاص ساختند تا بسلامت متوجہ مدینہ شد اہل قافلہ متہی آن میشدند
که بجہت استخلاص سعد بمکہ بازگردند که در راہ بایشان رسید انتہیٰ اس روایت سے واضح ہوکہ بعد از بعثت آنحضرت
صلعم کے بسال سیزدہم پانسو آدمی قبیلہ خزرج اور اوس کی مکہ معظمہ سے آکر شرفیاب ملازمت حضرت
نبوی صلعم کی ہوئے اور پانچسو ایمان لائے اور آنحضرت نے منجملہ اونکے دس نفر کو قبیلہ خزرج سے اور دو نفر کو قبیلۂ
اوس سے جملہ بارہ نفر کو نقیب مقرر فرماکر ارشاد کیا کہ تم کفیل اپنی قوم کے ہو جیسے حواریان که اونکی تعداد بھی بارہ
تھی کفیل حضرت عیسے کے تھے اور مین کفیل جمیع امت کا ہون چنانچہ دیگر کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ منجملہ
نقبا کے حضرت سعد بن عبادہ کو بھی آنحضرت نے نقیب مقرر کیا تہا اور جب اہل مدینہ راہی اپنے وطن کو ہوئے
تو قریش نے سعد بن عبادہ کو گرفتار کیا اور اونکی مشکین باندھ کر مکہ مین لائے مگر پھر بخیال اسکے کہ مدینہ راہ گذر تاجرونکا
ہے اونکو چھوڑ دیا **فائدہ** بڑے تعجب کا مقام ہے کہ حالت حیات مین جناب رسالتمآب نے واسطے کفالت
وحفاظت صرف قبیلۂ خزرج اوسکے بارہ نقیب مقرر فرمائے اور بعد وفات اپنے کہ اوسوقت ہزارہا
آدمی مسلمان ہو چکے تھے کسیکو اونکا کفیل اور محافظ مقرر نفرمایا اور امت کو بے والی وحاکم چھوڑ دیا اور اگر
فرضاً مقرر کیا تو چار ہی خلیفہ پر کفایت کی کہ زمانہ اونکی خلافت کا تیس ۳۰ برس مین منقضی ہوگیا من بعد
پھر کوئی کفیل امت آن حضرت کا نرہا کہ حفاظت دین نبوی کی کرے معاذ اللہ اس امر سے تو لازم آتا ہے کہ خود
آن حضرت صلعم باعث گمراہی اپنی امت کے ہوئے حاشا وکلا ہمارے پیغمبر آخر الزمان ہرگز ایسے نہ تھے بلکہ
تمامتر متوجہ او پر حال امت کے تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین بیچ سورہ توبہ کے ارشاد فرماتا ہے
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ

رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ ہر آئینہ بتحقیق آیا ہی تمہاری پاس رسول تمہاری مین کا بھاری ہی اوسپر
جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکہتا ہی تمہاری ایمان والونپر شفقت رکھتا مہربان ہی پس بنص قرآن ثابت ہے
کہ رسول اللہ صلعم کو اپنی امت کا رنج و کلفت گران گذرتا تھا جو یابان حال امت کے رہتے تھے اونپر شفیق
و مہربان تھے تو ممکن ہی نہین ہی کہ برخلاف نص قرآنی کے آنحضرت صلعم اپنی امت کی نگہبانی اور اونپر
شفقت اور مہربانی نفرماتے اور تا قیام قیامت اپنی امت کو بیوالی و حاکم و راہ نمایندہ طریق حق کے
بعد اپنے چہوڑ جاتے یہ عقیدہ کہ تقرر خلیفہ رسول کا خدا اور رسول پر واجب نہین ہے بلکہ امت پر واجب ہی
کہ جس شخص کو چاہے حسب مصالح دینی اور دنیوی کے اپنا خلیفہ مقرر کر لیوے محض واسطے اثبات
خلافت حضرات ثلثہ کے اہل سنت و جماعت نے بنا لیا ہی ورنہ ہمارے پیغمبر نے بارہ خلیفہ ہونیکی اپنے بعد خبر
دی اور منجملہ اونکے حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل اپنا مقرر کیا کہ کتب معتمدہ اہل سنت مین موجود ہے اور
انشاء اللہ تعالی باب ثالث مین مفصل لکہا جاویگا اب پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون
کہ علاوہ روایات منقولہ روضۃ الاحباب کے کتب معتمدہ اہل سنت مین خاص احادیث فضائل مین حضرت
سعد بن عبادہ کی بھی وارد ہین چنانچہ بخاری مین بصفحہ ۳۹۵ بیچ باب منقبت سعد ابن عبادہ کے
منقول ہی وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا ترجمہ اور کہا عائشہ
نے کہ سعد ابن عبادہ قبل اسکے مرد نیکوکار تھے بعد قول حضرت عائشہ کے بخاری مین یہ حدیث منقول ہی
حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ
بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ
وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْاِسْلَامِ
اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ
فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيْرٍ ترجمہ روایت کی ہی اسحٰق نے روایت کی ہی عبد الصمد نے روایت
کی شعبہ نے روایت کی ہی قتادہ نے کہ سنا مینے انس بن مالک سے کہ کہا اُسید نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ بہترین خانہائے انصار کی بنو نجار ہین پھر بنو عبد الاشہل ہین پھر بنو حارث بن خزرج ہین پھر بنی ساعدہ
ہین اور بیچ کل خانہائے انصار کے خیر ہی پس سعد بن عبادہ نے کہا اور تھے سعد بن عبادہ صاحب قدم

کہ کتاب اکمال فی اسماء الرجال مین منقول ہے سعد ابن عبادہ یکنی ابا ثابت الانصاری الساعدی الخزرجی کان احد نقباء الاثنی عشر وکان سید الانصار مقدما فیھم وجیھا فی الریاسۃ وسیادۃ یعترف لہ قومہ ترجمہ سعد بن عبادہ کنیت کی جاتی ہے ابو ثابت انصاری ساعدی خزرجی منجملہ بارہ نقیبون کے اور سردار انصار تھے اور مقدم اور نیکی وجیہہ تھے انصار مین اونکی ریاست اور سرداری کا اقرار تہا اونکی قوم کو

استوار اسلام مین یا قدیم الاسلام تھے دیکھنا ہو تمین رسول اللہ صلعم کو تحقیق فضیلت دی آنحضرت نے
ہم پر تب کہا گیا سعد ابن عبادہ سے کہ تحقیق فضیلت دی ہو رسول اللہ صلعم نے تمکو بہت لوگو نپر اور کتاب
اصابہ فی معرفۃ الصحابہ مین منقول ہو رَوِیَ اَبُوْ عَلِیٍّ مِنْ حَدِیْثِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا الْاَنْصَارَ خَیْرًا اَلَا سِیَّمَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنِ
الْحَرَامِ وَسَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ ترجمہ روایت کی ہو ابو علی نے حدیث جابر سے کہا جابر نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلعم نے جزا دی اللہ ہماری جانب سے انصار کو بہتر خصوصاً عبد اللہ ابن عمرو بن حرام اور
سعد بن عبادہ کو اور اوسی کتاب مین دوسری یہ حدیث منقول ہو وَرَوٰی اَحْمَدُ مِنْ طَرِیْقِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَۃَ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ زَارَنَا
النَّبِیُّ فِیْ مَنْزِلِنَا فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَدِیْثُ وَفِیْہِ ثُمَّ
رَفَعَ یَدَہٗ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی اٰلِ سَعْدِ بْنِ
عُبَادَۃَ ترجمہ روایت کی ہو احمد نے طریق محمد ابن عبد الرحمن بن سعد ابن زرارہ سے کہ قیس بن سعد
کہتے ہین کہ نبی صلعم ہمارے گھر ہمارے دیکھنے کو تشریف لائے پس فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسی حدیث مین
وارد ہو کہ پھر آنحضرت صلعم نے ہاتھ اپنا اوٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ نازل کر تو اپنا درود اور رحمت اوپر اولاد
سعد بن عبادہ کی ان احادیث اربعہ سے ثابت ہو کہ حضرت عائشہ بھی اعتراف فرماتی ہین کہ قبل
اسکے سعد ابن عبادہ مرد نیکو کار تھے ہر چند حدیث تصریح نہین ہو کہ کس زمانہ کی قبل حضرت عائشہ
نیکوکاری سعد ابن عبادہ کی تصدیق کرتے ہین مگر مظنون بظن غالب یہی ہو کہ قبل واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ
کی نیکوکاری سعد ابن عبادہ کی تسلیم فرماتے ہین حضرت ابو بکر اونکی بدر عالیمقدار کی بیعت نکرنے سے
سعد بن عبادہ بدکار ہو گئے حالانکہ احادیث فرمودہ رسول اللہ صلعم سے ظاہر ہو کہ سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
رسول اللہ کے نزدیک جمیع انصار سے افضل تھے اور رسول خود سعد کی ملاقات کیلئے اونکے گھر گئے اور
دعائے نزول صلوۃ ورحمت کی اولاد سعد پر کی اور عموماً فضائل انصار مین آنحضرت نے فرمایا کہ محبت
کرنا انصار سے محبت کرنا خدا سے اور دشمنی کرنا انصار سے نشان نفاق ہو باینہمہ فضائل اور مناقب حضرت
سعد ابن عبادہ کی حضرت عمر نے صرف اسی جرم کے عوض مین کہ سعد نے حضرت ابو بکر سے سقیفہ بنی ساعدہ مین
بلکہ تازندگی بیعت نہ کی اونکی نسبت دعائے بد حسب اعتراف شارح کے کی آور یہ ظاہر ہو کہ دوست کو کوئی شخص

از جلد اول تشیید المطاعن

بد دعا نہیں دیتا ہی پس سعد کو حضرت عمر نے دشمن قرار دیا اور دشمنی انصار کی حسب قول رسول مختار کے
علامت نفاق کی ہی اور منافق کی نسبت اللہ تعالی علاوہ وعید عذاب جہنم کے بیچ سورہ برارۃ کے یہ
بھی ارشاد فرماتا ہی اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ترجمہ بتحقیق منافقین فاسق ہین
پس بمفاد اس آیہ شریفہ کی حضرت عمر فاسق بھی ہوئے اور ہرگاہ فسق حضرت عمر کا ثابت ہوگیا اور
حسب عبارت نور الانوار کے جسکو ہمنے سابقاً لکھا ہی اہل اجماع فاسق نہین ہو سکتا ہی تو صاحب
شرح مواقف جو در بارۂ خلافت حضرت ابوبکر کے صرف بیعت کرنی حضرت عمر کو انعقاد و صحت
خلافت کیلئے کافی لکھتے ہین غیر مسلم ہو اسلئے کہ اولاً اجماع حسب اصول مقررۂ اہل سنت کے حسب
تصریح مندرجۂ بالا بغیر اتفاق مجتہدین صالحین یا کل خاص و عام کے منعقد نہین ہو سکتا ہے
ثانیاً بفرض تسلیم بیان صاحب شرح مواقف کہ باب امامت مین ایک اور دو شخص کی بیعت کرنا تقرر
امام کیلئے کافی ہی مگر یہ تو ضرور ہی کہ وہ ایک شخص بیعت کرنیوالا صالح اور متقی ہو اور جب وہ ایک شخص بھی
فاسق ہی تو کبھی صرف بیعت کرنا اوسکا عند الشرع صحت خلافت کیلئے کافی نہین ہی کما فی نور الانوار
اور اگر معنی قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ کے حسب لغت جیسا ہمنے بیان کیا ہی لعن اللہ کے قرار
دیئے جاوین تو حضرت عمر نے صحابی جلیل القدر رسول کو سب کیا اور بصفحہ (۴) کتاب صواعق محرقہ
کے ابن عباس سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ جو شخص برا کہی میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت خدا کی
اور فرشتوں کی اور آدمیون سب کی پس جو مفاد اس حدیث کا ہی وہ ظاہر ہی پھر بیعت کرنے سے حضرت عمر کے
خلافت حضرت ابوبکر کی صحیح نہوگی علاوہ اسکے شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشری کے تتمہ الباب
باب چہارم مین بصفحہ (۲۰۱) لکھا ہی باید دانست کہ باتفاق شیعہ و سنی اینحدیث ثابت است کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم فرمود اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ
اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ ترجمہ
ہر آیئنہ من گذاشتیم در شما دو چیز گرانقدر را کہ اگر گرفتید بآن ہرگز گمراہ نشوید بعد من یکی ازان ہر دو بزرگتر است
از دیگر قرآن شریف و اولاد از اہل بیت من پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی و احکام شرعی مارا پیغمبر
حوالہ باین دو چیز عظیم القدر فرمودہ است پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۂ د

عملاً باطل و نامعتبر ہے دہر کہ نگار این دو بزرگ نماید گمرہ و خارج از دین آس حدیث مین کہین قید اس امر کی نہین ہے کہ صرف مقدمات دینی اور احکام شرعی مین تم قرآن اور اہل بیت سے تمسک کرو اور مقدمات دنیوی مین تمسک نکرو شاہصاحب نے شاید تخصیص مقدمات دینی کی اسواسطے کی ہو کہ خلافت رسول کو مقدمات دنیوی مین قرار دیکر تمسک اہل بیت نبی کو در بارۂ خلافت کا لازم قرار نہ دیوین حالانکہ خلافت نیابت رسول کی ہے اور نائب رسول مقدمات دینی اور دنیوی دونو کا حاکم بعد رسول کے ہے اور کوئی مقدمہ دنیوی ایسا نہین ہے جسکی نسبت احکام خدا و رسول کے صادر اور نافذ نہوئے ہون کیفما کان کوئی عاقل یہ نہین کہہ سکتا ہو کہ تقرر نائب رسول کا مقدمات دینیہ اور احکام شرعیہ سے نہین ہے بہرحال یہ امر باعتراف شاہصاحب کے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بعد اپنے گمراہی سے بچنا منحصر صرف اسی امر پر کیا کہ قرآن اور میرے اہل بیت سے تمسک کرو یعنی قرآن اور اہل بیت کا اتباع کرو پس اگر کوئی اتباع قرآن اور اہل بیت کا نکرے تو گمراہ ہے اور صواعق محرقہ مین باب تاسع کی فصل دوم مین گیارہوین حدیث فضائل حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام مین بصفحہ (۱۰۹) یہ لکھی ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ اور قرآن ساتھ علی کے ہے یہ دونو جدا نہونگے تا اینکہ حوض پر میرے پاس وارد ہون اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ تا قیامت حضرت علی اور قرآن جدا نہونگے اور پھر صواعق محرقہ کے گیارہوین باب کی فصل اول مین بصفحہ (۱۳۳) بیچ شرح حدیث ثقلین کے یہ عبارت لکھی ہے ثُمَّ اَحَقُّ مَنْ یُّتَمَسَّکُ بِہٖ مِنْہُمْ اِمَامُہُمْ وَعَالِمُہُمْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ ترجمہ پھر زیادہ حقدار جس سے تمسک کیا جاوے اہل بیت نبی سے امام اہل بیت کا اور عالم اہل بیت کے علی ابن ابیطالب ہین بزرگ کرے اللہ منہ کو پس حدیث مرویہ حضرت ام سلمہ سے معیت قرآن کی حضرت علی کو تا قیامت حسب ارشاد رسول اللہ صلعم کے لازم اور یقینی ہے اس صورت مین بعد پیغمبر کے تمسک ساتھ علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے تمسک بالقرآن بھی ہے اور جو شخص صرف قرآن سے تمسک کرے اور علی سے تمسک نکرے وہ بمفاد حدیث ثقلین کے گمراہ ہے اور شیخ الاسلام ابن حجر مکی معترف ہین کہ بعد رسول اللہ صلعم کے اہل بیت نبی کے

امام ور عالم اور احق تر اسکے کہ اونسے تمسک کیا جاوے علی ابن ابیطالب ہین اور تقرر خلافت حضرت ابوبکر
مین نہ خود حضرت ابوبکر نے اور نہ حضرت عمر نے تمسک علی سے کیا بلکہ حضرت علی سے مخالفت کی کیسلیے کہ حضرت
علی حضرت ابوبکر کی خلافت سے نارضامند تھے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر متمسک بثقلین نہین تھے
اور مآل اسکا ظاہر ہے الغرض کسیطرح کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے اجماع مقررہ اونکا نسبت
خلافت حضرت ابوبکر کی پایہ ثبوت کو نہین پہونچتا ہے اور نہ بقول صاحب شرح مواقف کے صرف بیعت
کرنا حضرت عمر کا حضرت ابوبکر سے واسطے صحت اونکی خلافت کے کافی ہے بنابراین متکلمین اہل سنت وجماعت
نے جب یہ دیکھا کہ بصورت مخالفت حضرت علی کی بیعت سے حضرت ابوبکر کی اجماع مقررہ اونکا ثابت
نہین ہوتا ہے اور نہ صرف بیعت کرنا حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ جراح کا حضرت ابوبکر سے اونکی خلافت
کی صحت کیلیے کافی ہوسکتا ہے تب تاویلات رکیکہ اور تسویلات سخیفہ نسبت رضامندی جناب امیر
علیہ السلام کی خلافت حضرت ابوبکر سے کرتے ہین مگر وہ ایسی تاویلین رکیک اور بیچ ہین کہ کوئی نادان
اور سفیہ بھی اوسکو نہین باور کرسکتا ہے چہ جائیکہ اہل علم وعاقل کے چنانچہ شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین
باب اول کی فصل دوم مین بصفحہ (۱۱) لکھتے ہین = وَاَخْرَجَ اَسدُ السُّنَّۃِ عَنْ مُعٰوِیَۃَ بْنِ
قُرَّۃَ قَالَ مَا کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشُکُّوْنَ اَنَّ
اَبَا بَکْرٍ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا کَانُوْا یُسَمُّوْنَہٗ
اِلَّا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا کَانُوْا یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی خَطَأٍ وَلَا ضَلَالَۃٍ وَاَیْضًا فَا
لْاُمَّۃُ اِجْتَمَعَتْ عَلٰی حَقِّیَّۃِ اِمَامَۃِ اَحَدِ الثَّلٰثَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعَلِیٍّ وَالْعَبَّاسِ
ثُمَّ اِنَّہُمَا لَمْ یُنَازِعَاہُ بَلْ بَایَعَاہُ فَتَمَّ بِذٰلِکَ الْاِجْمَاعُ لَہٗ عَلٰی اِمَامَتِہٖ
دُوْنَہُمَا اِذْ لَوْ لَمْ یَکُنْ عَلٰی اَحَقٍّ لَنَازَعَاہُ کَمَا نَازَعَ عَلِیٌّ مُعٰوِیَۃَ مَعَ
قُوَّۃِ شَوْکَۃِ مُعٰوِیَۃَ عُدَّۃً وَعَدَدًا عَلٰی شَوْکَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاِذَا لَمْ یُبَالِ عَلِیٌّ بِہَا
وَنَازَعَہٗ فَکَانَتْ مُنَازَعَتُہٗ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَوْلٰی وَاَحْرٰی فَحَیْثُ لَمْ یُنَازِعْہُ دَلَّ
عَلٰی اِعْتِرَافِہٖ بِحَقِّیَّۃِ خِلَافَتِہٖ وَلَقَدْ سَئَلَہُ الْعَبَّاسُ فِیْ اَنْ یُّبَایِعَہٗ
فَلَمْ تَقْبَلْ وَلَوْ عَلِمَ نَصًّا عَلَیْہِ لَقَبِلَ سِیَّمَا وَمَعَہُ الزُّبَیْرُ مَعَ شُجَاعَتِہٖ
وَبَنُوْہَاشِمٍ وَغَیْرُہُمْ وَمَرَّ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَرِہُوْا بَیْعَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَقَالُوْا

منا امیر ومنکم امیر فدفعهم ابو بکر بخبر الائمة من قریش فانقادوا
له واطاعوه وعلي اقوى منهم شوكة وعدة وعددا وشجاعة فلو
كان معه نص لكان احرى بالمنازعة واحق بالاجابة ولا يقدح في
حكاية الاجماع تأخر علي والزبير والعباس وطلحة مدة لامور
منها انهم رأوا ان الامر تم بمن تيسر حضوره حينئذ من اهل
الحل والعقد ومنها انهم لما جاؤا وبايعوا اعتذر كما مر
عن الاولين من طرق بانهم اخروا عن المشورة مع ان لهم
فيها حقا لا للقدح في خلافة الصديق هذا مع الاحتياج
في هذا الامر لخطره الى الشورى التامة ولهذا مر عن عمر بسند
صحيح ان تلك البيعة كانت فلتة ولكن وقى الله شرها ويوافق
ما مر عن الاولين من الاعتذار ما اخرجه الدارقطني من
طرق كثيرة انهما قالا عند مبايعتهما لابي بكر الا انا اخرنا
عن المشورة وانا لنرى ان ابا بكر احق الناس بها انه لصاحب
الغار وثاني اثنين وانا لنعرف له شرفه وكبره وفي اخرها انه
اعتذر اليهم فقال والله ما كنت حريصا على الامارة يوما قط
ولا ليلة ولا كنت فيها راغبا ولا سألتها الله عز وجل في سر
ولا علانية ولكني اشفقت من الفتنة ومالي في الامارة من
راحة ولقد قلدت امرا عظيما الى اخر ما مر فقبلوا منه ذالك وما اعتذر

ترجمہ اس عبارت کا ٹکڑے ٹکڑے کر کے لکھا جاویگا اور انشاء اللہ جواب ہر امر مندرجہ
عبارت کا اوسکے بعد لکھا جاویگا ترجمہ روایت کی ہے اسد السنۃ نے معویہ بن قرہ سے
کہا اونسے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کے نہیں شک کرتے تھے اس میں کہ بتحقیق
ابوبکر خلیفہ رسول اللہ صلعم کے ہیں اور نہیں نامزد کرتے تھے ابوبکر کو مگر خلیفہ رسول اللہ صلعم کے
اور نہیں اجماع کرتے تھے صحابہ رسول اللہ صلعم کے اوپر خطا اور گمراہی کے الجواب
یہ غلط محض ہیں امر اول اگر صحابہ کو خلافت حضرت ابوبکر میں شک نہوتا تو حسب اعتراف

حضرت عمر اور حضرت عایشہ کے انصار یہ نکھے کہ ہماری قوم سے ہمارا امیر ہو اور تمہاری قوم
تمہارا امیر ہو اور حضرت ابوبکر یہ نکھتے کہ ہم امیر ہین اور تم وزیر ہو اور حضرت سعد بن عبادہ
زندگی بیعت اسے کیون انکار کرے اور حضرت علی اور زبیر بلکہ کل بنی ہاشم اور وہ صحابہ کبار
نام ہمنے اوپر لکھے ہین چھہ مہینے تک بیعت حضرت ابوبکر سے انکار کرتے امر دوم اگر صحابہ
ابوبکر کو نامزد بخلیفہ رسول کرتے تھے اور خلیفہ رسول جانتے تھے تو انکار کیون کیا بیعت
حضرت امیر علیہ السلام اور دیگر بنی ہاشم نے اور سعد نے امر سیوم اگر صحابہ خطا و گمراہی
حضرات اہل سنت و جماعت کے اجماع نہین کرتے تھے تو حضرت زبیر اور طلحہ مع دیگر صحابہ ہمراہی
حضرت عایشہ نے جنگ جمل مین اور حضرت معویہ نے کہ باعتراف خود شیخ ابن حجر مکی کے اکابر صحابہ
مع دیگر صحابہ ہمراہیان نے اونکے جنگ صفین مین اجماع حق پر کیا اور حضرت علی معاذ اللہ باطل
تھے پس اگر یہ عقیدہ کہ صحابہ اجماع خطا و ضلالت پر نہین کرتے صحیح قرار دیا جاوے تو اہل سنت کو لازم
کہ بلا توریہ اقرار کرین کہ حضرت زبیر و حضرت طلحہ اور حضرت معویہ نے جو حضرت علی سے جنگ کی و
ورنہ اجماع امت کا بلکہ اجماع اون صحابہ کا جو مبشر بالجنت تھے بمعیت حضرت عایشہ ام المومنین کے
و الضلالۃ لازم آویگا قطع نظر اسکے خلافت حضرت ابوبکر پر تو اجماع بھی نہین ہوا ہے جیسا کہ
ہمنے لکھا ہے تتمہ ترجمہ عبارت صواعق محرقہ اور نیز پھر امت نے اجماع کیا اوپر حقیت
ایک کی تین شخص سے یعنی ابوبکر اور علی اور عباس کی پھر علی و عباس نے ابوبکر سے نزاع نہین کی
ابوبکر سے پس اس بیعت کرنے سے علی و عباس کے تمام ہوگیا اجماع ابوبکر کے امامت پر اسلئے کہ اگر ابوبکر
پر نہوتے تو علی و عباس اونسے نزاع کرتے جیسے نزاع کی علی نے معویہ سے باوجود قوت و بد
از روے سامان اور لشکر کے اوپر شوکت ابوبکر کے پس جسوقت علی نے شوکت معویہ کی پروا نہ کی اور
معویہ سے تو علی کو ابوبکر سے جنگ کرنا لایق تر اور بہتر تھا پس جب علی نے ابوبکر سے باوجود جنگ
دلیل ہو کہ علی کو اقرار حقیت خلافت ابوبکر کا تھا الجواب ہرگز حضرت ابوبکر کی خلافت پر اجماع نہین
ابھی ہمنے بالتفصیل کیفیت اجماع کی لکھی ہی اور حضرت علی و عباس نے بیعت اگر حضرت ابوبکر سے کی
اکراہ کے کہ صحیح مسلم کی حدیث جو ہمنے لکھی ہے مصدق اسکی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ تا حیات جناب فاطمہ
علی کی تھی بعد وفات اونکے جب علی نے منہ پھیرے ہوئے لوگونکو دیکھے تو ابوبکر سے التماس مصالحت اور مبایعت
اور اجبار اور اکراہ حضرت عمر کا کہ بانی مبانی خلافت حضرت ابوبکر کے ہوے حدیث منقول نورالانوار سے

جو بیعت اجماع مین لکھا ہی واسطے رد یہ تھا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے جب کہ عول مین حضرت عمر
سے اختلاف کیا تو اپنی دلیل ہیبت وخوف درہ حضرت عمر کے بیان نکر سکے حالانکہ حضرت عبد اللہ بنی ہاشم
اور ابن عم رسول اللہ کے تھے اسیطرح بفرض صحت بیان شیخ ابن حجر کے حضرت علی وحضرت عباس
نے بھی حضرت ابوبکر سے بیعت کی اور نہ جنگ کرنا حضرت علی کا ابوبکر بلکہ حضرات ثلثہ سے محض باتباع رسول اللہ
صلعم کے تھا پس جیسے رسول اللہ صلعم باوجودیکہ حضرت علی سے افضل اور اشجع تھے بعد بعثت کے
تیرہ برس تک مکہ معظمہ مین علے الاتصال رہے اور کفار ومشرکین ہر طرح کی اذیتین اور تکلیفین حضرت
کو پہونچاتے تھے اس حد تک ایذاء مشرکین کی پہونچی تھی کہ جب آنحضرت راہ چلتے تھے تو راہ مین
گڑھا کھود کر کانٹے بچھا دیتے تھے ڈھیلے پتھر مارتے تھے آلایش شکم جانور ذبیحہ کی حضرت کے جسم
اقدس پر پھینکتے تھے بدزبانی کرتے تھے کلمات سخت ودرشت کہتے تھے مگر حضرت نے صبر کیا اور جہاد نہین
کیا ویسے ہی علی مرتضےٰ نے بھی بتاسی اپنے پیغمبر کے جنکے خلیفہ تھے عہد امارت حضرات ثلثہ مین تحمل
مصائب والالام کا مثل غصب فدک وقصد احراق خانہ سیدہ صلوات اللہ علیہا وغیرہ کی کیا اور جہاد
نہین فرمانا پیغمبر کا بلکہ صبر کرنا اس سبب سے تھا کہ مامور بجہاد تا قیام مکہ کے نہین ہوئے تھے اور بمصداق
آیہ شریفہ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا یعنی اور جو اوسکے اندر آیا اوسکو امن ملا حرم مکہ معظمہ کے
اندر جدال وقتال حرام تھا چنانچہ مشکوۃ مین بیچ باب حرم مکہ معظمہ کی فصل اول مین بصفحہ (۲۳۷)
منقول ہی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ
قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ الخ ترجمہ کہا ابن عباس ذکر فرمایا رسول اللہ صلعم نے بروز فتح مکہ کے اب ہجرت
نہین ہی لیکن جہاد اور حسن نیت ہی اور جسوقت چاہو تم نکلنا واسطے جہاد کے پس نکلو تم اور فرمایا پیغمبر صلعم
نے بروز فتح مکہ کہ بتحقیق اللہ نے اس شہر کی حرمت کی ہی جسروز آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا تھا
پس وہ محترم ہی ساتھ حرمت خدا کے قیامت تک اور تحقیق نہین حلال ہوا ہی جنگ کرنا اوس شہر مین

کسیکے لئے میرے پہلے اور نہین حلال ہوا ہو میرے لئے مگر ایک ساعت روز پس وہ قتال حرام ہی ساتھ حرمت خدا کی قیامت تک پس بنص قران و حدیث کے ثابت ہو گیا کہ مکہ معظمہ مین قتل و خونریزی حرام تھی صرف بروز فتح مکہ ایک ساعت کیلئے ہمارے پیغمبر صلعم کو مکہ مین اباحت قتال کا ساتھ مشرکین کے حکم ہوا تھا پھر تا قیامت حرام ہو گیا اسیطرح مدینہ طیبہ مین بھی خونریزی اور قتال حرام تھا بنا براین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کو حرمین شریفین کہتے ہین چنانچہ کتاب مذکور کے باب حرم مدینہ مین بصفحہ (۴۳۹) صحیح مسلم سے حدیث منقول ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا بَیْنَ مَأْزِمَیْهَا اَنْ لَا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا یُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ ترجمہ ابو سعید کہتا ہو کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے کہ بتحقیق حضرت ابراہیم نے حرمت کی مکہ کی پس قرار دیا اسکو حرام اور تحقیق قرار دیا مینے مدینہ کو حرام درمیان دونو طرف مدینہ باینطور کہ نہ گرایا جاوے بیچ اُسکے خون یعنی جنگ مدینہ مین نہ کیجاوے اور نہ ہتھیار باندھا جاوے واسطے جنگ کے بیچ مدینہ کے اور نہ اُکھاڑا جاوے مدینہ مین کوئی درخت مگر واسطے چارا چوپایون کے الغرض ان احادیث سے تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ دونون مین جنگ و جدال حرام تھا پس بتعمیل ان نصوص کے جیسے رسول اللہ صلعم نے قبل ہجرت کے ہنگام قیام مکہ معظمہ کے جہاد نہین کیا ویسے ہی اُنکے خلیفہ برحق و بلا فصل یعنی حضرت علی نے بھی تا قیام مدینہ طیبہ کے جہاد نہین کیا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و علی آلہ الاطیاب کا مامور بصبر ہونا اور محکوم بجہاد نہونا تا قیام مکہ معظمہ کے بعد از بعثت تیرہ برس تک مشہور اور معروف ہی اور کسی اہل اسلام کو مجال انکار اسمین نہین ہی لہذا بخیال طول ثبوت اس امر کا نہین لکھا گیا پس مثل رسول اللہ صلعم کے حضرت علی بھی بعد ارتحال پیغمبر ذو الجلال کے مامور بصبر تھے اور محکوم بجہاد نہ تھے چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۵۵۴) و (۵۵۵) بیچ ذکر وفات سرور کائنات علیہ و آلہ التحیات کے لکھا ہے۔ تما ازواج مطہرہ را وصیت کرد بعد ازان فرمود برادر من علی را بیارید علی بیامد و بر بالین آنحضرت بنشست و سر مبارکش را بر زانوے خویش نہاد و آنسرور فرمود ای علی فلان یہودی پیش من چندین مبلغ دارد کہ از وی براے تجہیز لشکر اسامہ بقرض گرفتہ بودم زینہار کہ حق او را از ذمہ من ادا کنی و فرمود ای علی

ف / واللازم نفتلہ ... سکوبا الهمزة ... الموضع الضيق ... العبال حيث يلتقي بعضها ببعض ويتبع ماوراءه والمراد ما بين جانبي المدينة وطرفيها والمراد باهراق الدم القتال والاوفق ... الدم المنهي عنها على الاطلاق ۱۲ المرقات واللمعات

تا اول کسے خواہی بود کہ در لب حوض کوثر بمن برسی و بعد از من مکروہات بتو خواہد رسید باید کہ دل تنگ نشوی و صبر کنی و چون بہ بینی کہ مردم دنیا اختیار کنند باید کہ تو آخرت را اختیار کنی اور کتاب ریاض النضرہ کہ معتمد ترین کتاب اہل سنت و جماعت کی ہی اُسکی توثیق اور اعتماد کیلئے اسیقدر کافی ہی کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے رسالہ اصول حدیث مطبوعہ کلکتہ مین بصفحہ (۲۸) لکھا ہی و احادیث مناقب و مثالب را علم المناقب گویند و در این باب نیز تصانیف متعددہ و متنوعہ واقع شدہ و بعضے محدثین بالخصوص مناقب از آل و اصحاب جدا نوشتہ اند برای غرضیکہ متعلق شد بآن مثل مناقب قریش و مناقب الانصار و مناقب العشرۃ المبشرہ کہ تصنیف محب طبیری است و مسمے بریاض النضرہ فی مناقب العشرہ و ذخائر العقبے فی مناقب ذوی القربی اُسکے باب رابع کی فصل تاسع مین بیچ ذکر زہد آنحضرت صلعم کے اور نیز کتاب الاکتفا تصنیف ابراہیم بن عبد اللہ یمنی شافعی مین یہ حدیث منقول ہی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا زَھِدَ النَّاسُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَرَغِبُوْا فِی الدُّنْیَا وَاَکَلُوا التُّرَاثَ اَکْلًا لَمًّا وَاَحَبُّوا الْمَالَ حُبًّا جَمًّا وَاتَّخَذُوْا دِیْنَ اللّٰہِ دَغَلًا وَمَالَ اللّٰہِ دُوَلًا فَقُلْتُ اَتْرُکُھُمْ وَمَا اخْتَارُوْا وَاَخْتَارُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَاَصْبِرُ عَلٰی مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَبَلْوَاھَا حَتّٰی اَلْحَقَ بِکَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ صَدَقْتَ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ ذَالِکَ بِہٖ اَخْرَجَہُ الْحَافِظُ الثَّقَفِیُّ فِی الْاَرْبَعِیْنَ ترجمہ کہا علی نے کہ پوچھا رسول اللہ نے کیا کروگے اے علی تم جسوقت لوگ کنارہ کرینگے بیچ آخرت کے اور رغبت کرینگے بیچ دنیا کے اور کھائینگے مردے کا مال سمیٹ کر اور دوست رکھینگے مال کو جی بھر کے اور بگاڑینگے دین خدا کو کھوٹا اور مال خدا کو دولت پس علی نے عرض کیا کہ چھوڑ دونگا مین اُن لوگونکو اور اُس چیز کو کہ جسکو پسند کیا ہوگا اُن لوگون نے اور پسند کرونگا مین اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور آخرت کے گھر کو اور صبر کرونگا مین دنیا کی مصیبتون پر اور آزمایش دنیا پر تا اینکہ ملونگا آپ سے اگر چاہا خدا برتر نے فرمایا رسول اللہ نے سچ کہا تمنے یا اللہ ایسا ہی کر نو ساتھ علی کے اس حدیث کو حافظ ثقفی نے کتاب اربعین مین روایت کیا ہی آن دو نو حدیث منقولہ کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت سے صاف و صریح بلا تاویل ثابت و متحقق ہی کہ بعد رسول اللہ صلعم کے لوگ دنیا کیطرف مائل ہونگے مردونکا مال کھائینگے مال کو دوست رکھینگے دین خدا کو کھوٹا

اور مال خدا کو دولت قرار دینگے ایسے وقت مین حضرت علی کو رسول صلعم نے حکم دیا تھا کہ تم صبر کرنا اور
آخرت کو اختیار کرنا چونکہ یہ امر متفق علیہ فرقۂ اسلام مین ہو کہ ہمارے پیغمبر صلعم مخبر صادق تھے جو کچھ حضرت
نے فرمایا اور جس امر کی پیشینگوئی کی وہ سب مطابق ارشاد حضرت کے واقع ہوا اور جو باقی ہو وہ آیندہ
واقع ہوگا پس ضرور ہو کہ جو باتین آنحضرت صلعم نے اس حدیث مین ارشاد فرمائی ہین وہ سب بعد
وفات آنحضرت صلعم کے واقع ہوئین اور چونکہ حضرت علی کو وقوع اُن امور پر پیغمبر برحق نے مامور بصبر
کیا تھا تو یہ بالعم ہوا کہ وہ جملہ امور حیات حضرت علی مین واقع ہوے اور حضرت علی نے صرف تا عہد حکمرانی حضرات
ثلثہ کے قتال اور جنگ نہین کیا بلکہ بموجب حکم رسول اللہ صلعم کے صبر فرمایا اور بعد واقعہ قتل حضرت
عثمان کے حضرت عایشہ اور حضرت معٰویہ سے بڑی معرکہ آرا جنگ کی اس فعل حضرت علی سے ظاہر ہو گیا
کہ جن باتونکو واقع ہونیکی بعد اپنے پیغمبر مخبر صادق نے خبر دی تھی اور حضرت علی کو وقوع پر اُن امور
کے مامور بصبر فرمایا تھا وہ سب باتین عہد حکمرانی حضرات ثلثہ ہی مین واقع ہوئین پس پہلا امر آنحضرت نے
یہ فرمایا تھا کہ لوگ کنارہ کرینگے آخرت سے اور رغبت کرینگے دنیا کی ظہور اسکا بخوبترین وجوہ حضرت
شیخین سے ہوا کہ پیغمبر برحق کو بغیر غسل و کفن و دفن چھوڑ کر واسطے حصول امارت کے سقیفہ بنی ساعدہ
مین چلے گئے کچھ حق پیغمبر کی رعایت نکی اور نہ خوف خدا کیا زبردستی خلیفہ بن بیٹھے اس سے زیادہ کیا رغبت
دنیا کی ہوگی دوسرا جملہ حدیث کا یہ تھا کہ کھا جائینگے مردے کا مال سمیٹ کر وہ میراث پیغمبر صلعم کی تھی کہ فدک
متروکہ پیغمبر کا تھا حضرت سیدہ صلوات اللہ علیہا کو باوجود دعوی کے نہ دیا تیسرا جملہ حدیث کا یہ تھا کہ دوست
رکھینگے مال کو جی بھر کے اور بگاڑینگے دین خدا کو کھوٹا اور مال خدا کو دولت یہ حضرت عثمان نے
کیا کہ لاکھون روپیہ مال خدا کے حضرت مروان کو دے اور فساق بنی امیہ کو عامل بیجا بیجا مقرر کیا جنھون
نے دین خدا کو متغیر اور متبدل کر دیا انواع فسوق و فجور کا ارتکاب کیا جسکی کیفیت کسیقدر ہمنے
باب اول مین لکھی ہے اب حضرات اہل سنت و جماعت اگر ان امور کا مصداق جیسا مینے لکھا ہے
حضرات ثلثہ کو نہ قرار دیوین تو براہ مہربانی بقید نام بتلائین کہ بعد رسول اللہ صلعم کے عہد حکمرانی
اور سلطنت حضرات خلفاے ثلثہ مین کس نے بمصداق حدیث نبوی کے کنارہ کشی آخرت سے اور
رغبت دنیا کی کی اور کس نے مال مردہ کھایا اور کس نے مال کو دوست رکھا اور کس نے دین خدا
کو کھوٹا کیا اور کس نے مال خدا کو دولت قرار دیا اور یہ بھی ارشاد فرماوین کہ مرتکب ان افعال شنیعہ کا

صحابی تھا یا غیر صحابی تھا الغرض بصورت قرار دینے دوسرے شخص کے حضرات ثلثہ نے تعزیر اسکے مرتکب کو دی یا نہیں ہر چند ناممکن ہے کہ حضرات اہل سنت وجماعت یہ امور بیان کر سکیں لاکن بفرض محال اگر کسی شخص کو مرتکب ان افعال مذکورہ حدیث کا قرار بھی دیویں تو دو شق سے خالی نہیں ہے یا صحابی مرتکب افعال مذکورہ کا ہوا یا غیر صحابی اگر صحابی ہوا تو مخالفت عقیدہ اہل سنت کے کہ کل صحابہ کے پاک اور اچھا ہونیکے قائل ہیں لازم آویگی اور اگر غیر صحابی تھا تو حضرات ثلثہ نے بطریق مقررہ شرع کے انسداد اُسکا کیون نکیا تاہم الزام سے بری نہیں ہو سکتے ہیں بہر حال بحمد اللہ المتعال یہ تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ جیسے رسول اللہ صلعم بعد بعثت کے تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں مامور بصبر اور محکوم بجہاد نتھے ویسے ہی علی ابن ابیطالب کو رسول اللہ صلعم نے بعد اپنے مامور بصبر فرمایا تھا اور حکم قتال کا نہیں دیا تھا پس حضرات ثلثہ سے نزاع و قتال نکرنا حضرت علی کا اس سبب سے نہ تھا کہ اُنکی خلافت کو حق جانتے ہوں جیسا کہ شیخ ابن حجر نے لکھا ہے بلکہ محض بتعمیل حکم رسول اللہ صلعم کے تھا کسلئے اگر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام خلافت حضرات ثلثہ کو حق جانتے تو اپنی خلافت کا دعوی نکرتے جیسا کہ جلد دوم روضۃ الاحباب میں بصفحہ (۳۳) و (۳۴) منقول ہے اور یہی عبارت اُسکی بلفظہ اوپر لکھی ہے جس سے ثابت ہے کہ بعد استقرار اپنی خلافت کے حضرت ابوبکر نے حضرت علی کو بلایا اور اُنسے خواہان اپنی بیعت کے ہوئے حضرت علی نے بڑے زور شور سے دعوی خلافت کا مجمع صحابہ میں کیا اور پھر بروز شوری حضرت عثمان کے بھی امیر المومنین علیہ السلام نے احتجاج اپنی خلافت پر فرمایا کہ تصدیق اُسکی حدیث منقولہ صواعق محرقہ سے جو بصفحہ ۱۳۷ مرقوم ہے ہوتی ہے

وَاَخْرَجَ الدَّارُ قُطْنِی اِنَّ عَلِیًّا یَوْمَ الشُّوْرٰی اِحْتَجَّ عَلٰی اَھْلِھَا فَقَالَ لَھُمْ اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ اَقْرَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّحِمِ مِنِّیْ وَمَنْ جَعَلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفْسَہٗ وَاَبْنَائَہٗ اَبْنَائَہٗ وَنِسَائَہٗ نِسَائَہٗ غَیْرِیْ قَالُوا اللّٰھُمَّ لَا ترجمہ

اور اخراج کیا ہے اس حدیث کو دار قطنی نے کہ تحقیق علی نے روز شوری دلیل پیش کی اوپر صاحبان شوری کے پس کہا اُن لوگون سے کہ میں تم لوگونکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم لوگون میں کوئی شخص ایسا ہے کہ قریب تر رسول خدا صلعم سے قرابت میں ہو اور کون شخص ایسا ہے جسکو رسول اللہ

صلعم نے جان اپنی اور اُسکے بیٹونکو اپنی بیٹی اور اُسکی عورتونکو اپنی عورت قرار دیا ہو سوا امیر سبھون نے
بتلایا اللہ کوئی شخص ایسا نہین ہو بتائیے اس روایت کے روایات کثیرہ کتب اہل سنت وجماعت
مین موجود ہین بخوف طول اسجگہ نہین لکھی گئین انشاءاللہ تعالی بیان اُنکا ذکر خلافت حضرت عثمان
مین بالتفصیل کیا جاویگا۔ پس بخوبترین وجوہ ثابت اور متحقق ہوا کہ حضرت علی کا حضرات ثلثہ سے
قتال ونزاع نکرنا محض تعمیل حکم رسول مقبول کے تھا جیسے کہ خود رسول اللہ نے بعد بعثت کے
تا قیام مکہ جہاد نہین فرمایا تھا باقی رہا یہ امر کہ حضرت عایشہ اور حضرت معویہ سے پھر کیون حضرت
علی نے قتال کیا پس خداوند عالم سورہ تحریم مین جسکا شان نزول دربارہ حضرت عایشہ
اور حضرت حفصہ کی بمُنے تفاسیر اہل سنت سے باب اول مین لکھا ہو اللہ تعالی فرماتا ہو۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ
جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَ
بِئْسَ الْمَصِیْرُ **ترجمہ** ای نبی جہاد کرو تم کفار سے اور منافقون سے اور سختی کرو اُنپر اور جای پناہ
اُنکی جہنم اور وہ بری جای بازگشت ہو پس آیہ شریف مین اللہ تعالی نے کافرون سے اور منافقون سے
حکم جہاد کا اپنے پیغمبر کو دیا تھا چنانچہ جب آنحضرت صلعم مدینہ طیبہ مین ہجرت کرکے تشریف لائے تو کفار سے
مشغول جہاد ہوئے دیامداد الہی وزور بازوے یداللہی کیسے کیسے معرکہ آرا جہاد مین مظفر ومنصور ہوئے
کہ آجتک ضرب المثل ہو اور شجاعت اور قوت حضرت علی کا اسقدر شہرہ ہو کہ کفار تک اقرار واعتراف
کرتے ہین مگر پیغمبر صلعم کی حیات نے اسقدر وفا نہ کی کہ بتعمیل حکم آیہ شریفہ مذکورہ کہ کافرون اور منافقون
دونون سے جہاد کرتے صرف جہاد کفار کی نوبت آئی تھی کہ آنحضرت صلعم نے اس دار دنیا سے طرف
دار آخرت کے رحلت فرمائی چونکہ اللہ تعالی نے بصیغۂ امر کہ وجوب پر دلالت کرتا ہو حکم جہاد کفار اور
منافقین کا نازل فرمایا تھا لہذا آنحضرت نے تعمیل اس حکم واجب کی بذریعۂ اپنے خلیفہ بلافصل برحق
اور وصی مطلق علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام کے کرائی یعنی جہاد منافقین کا حکم حضرت
علی کو دیا اور سورۂ تحریم مین کہ جو شانِ حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ مین نازل ہوا ہو اس آیہ
کا داخل ہونا نفاق حضرت عایشہ کو ثابت کرتا ہو چنانچہ کتاب سیرت محمدیہ مطبوعہ مصر مین بصفحہ ۲۵۹
منقول ہو رُوِیَ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمُرَادُ بِالنَّاکِثِیْنَ

طَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ اَصحَابُ الجَمَلِ وَبِالمَارِقِینَ الخَوَارِجُ وَبِالقَاسِطِینَ
مُعٰوِیَۃُ **ترجمہ** روایت کی ہے ابن عساکر نے علی سے کہ کہا علی نے حکم دیا مجھکو رسول اللہ نے ساتھ
جنگ کرنے ناکثین اور مارقین اور قاسطین کی اور مراد ناکثین سے طلحہ و زبیر اصحاب جمل ہین اور مارقین سے
خوارج اور قاسطین سے معویہ ہین اور مجمع بحار الانوار لغت حدیث مین کہ معتمد کتاب اہل سنت کی ہے بیچ
لغت نکث کے بصفحہ (۳۹۵) مطبوعہ مطبع منشی نولکشور مین لکھا ہے فِی حَدِیثِ عَلِیٍّ اُمِرتُ
بِقِتَالِ النَّاکِثِینَ وَالقَاسِطِینَ وَالمَارِقِینَ النَّکثُ نَقضُ العَھدِ وَالاِسمُ
بِالکَسرِ وَاَرَادَ بِھِم اَھلَ وَقعَۃِ الجَمَلِ لِاَنَّھُم کَانُوا بَایَعُوہُ ثُمَّ
نَقَضُوا بَیعَتَہٗ وَقَاتَلُوہُ وَبِالقَاسِطِینَ اَھلَ الشَّامِ وَبِالمَارِقِینَ
الخَوَارِجَ **ترجمہ** بیچ حدیث علی کے ہے کہ حکم دیا گیا مین ساتھ جنگ کرنے ناکثین اور قاسطین
اور مارقین کے معنے نکث کے توڑنا عہد کا ہے اور نکث بالکسر اسم ہے اور ارادہ کیا علی نے ناکثین سے
جنگ جمل کا اسواسطے کہ اُنلوگون نے علی سے بیعت کی پھر اُسکو توڑا پھر جنگ کی علی سے اور قاسطین
سے اہل شام اور مارقین سے خوارج کا ارادہ کیا اور تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور مین بصفحہ
(۵۰۸) مطاعن حضرت عثمان مین شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا یا علیُّ
لَا تَجمَعُ الاُمَّۃُ عَلَیکَ بَعدِی وَاِنَّکَ تُقَاتِلُ النَّاکِثِینَ وَالقَاسِطِینَ
وَالمَارِقِینَ **ترجمہ** ای علی جمع نخواہد شد امت بر ریاست تو بعد از من و ہر آئینہ جنگ خواہی کرد با عہد
شکنان و بے انصافان و از دین بیرون شوندگان را و قتیکہ حضرت امیر سریر آرای خلافت راشدہ
بیغمبر شد بقدر مقدور در تسکین فتنہ و دفع مخالفان کہ طلحہ و زبیر و ام المومنین عایشہ صدیقہ و یعلی
بن امیہ و ابو موسیٰ اشعری و دیگر صحابہ کرام بودند کوشش و سعی فرمود و از قتل و قتال و جنگ و جدال
با ایشان باک نفرمود ان روایتون سے بخوبی ثابت ہے کہ ناکثین سے مراد جنگ حضرت عایشہ اور قاسطین
سے مراد جنگ حضرت معویہ اور مارقین سے مراد جنگ خوارج ہے رسول اللہ صلعم نے بحیثیت واحدہ تینو جنگ کی
پیشینگوئی حضرت علی سے کی باوصف اسکے حضرات اہل سنت ناکثین و قاسطین کو عوض جنگ با علی
کے ایک ثواب عطا فرماتے ہین اور مارقین کو ثواب سے محروم کرتے ہین حالانکہ نص قرآنی موجود ہے کہ قاسطین
جہنم کی لکڑی ہونگی چنانچہ سورہ جن مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّا القَاسِطُونَ فَکَانُوا لِجَھَنَّمَ

حَطَبًا ترجمہ اور لکن قاسطون پس ہونگی جہنم کی لکڑی اور انہین تینو جنگ ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو رسول اللہ صلعم نے جنگ علی تاویل القرآن بھی ارشاد فرمایا ہی چنانچہ باب نہم کی فصل اول مین کتاب صواعق محرقہ کی صفحہ ۱۰۸ منقول ہی اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّكَ تُقَاتِلُ عَلٰى تَاوِيْلِ الْقُرْاٰن كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ ترجمہ اخراج کیا ہی احمد نے اور حاکم نے بسند صحیح ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے علی سے فرمایا کہ تحقیق تم جنگ کروگے اوپر معنی باطنی قرآن کے جیسی جنگ کی ہینے اوپر نازل ہونے قرآن کے چونکہ حضرت علی نے بعد جناب سالتمآب صلعم بجز ان تینون جنگ کے اور کوئی جنگ نہین کی تو بالیقین یہی تینو جنگ ناکثین و قاسطین و مارقین کی علی تاویل القرآن یعنی بحکم قرآن تہین تو خلاف عقل ہے کہ خود خدا جن لوگون سے حکم جنگ کا حضرت علی کو دے اور رسول اللہ صلعم حسب مضمون حدیث منقولہ مشکوۃ جسکو ہمنے باب اول مین لکھا ہی علی کے ساتھ جنگ کرنیوالیکو اپنے ساتھ جنگ کرنیوالا ارشاد فرماوین باوصف اسکے اللہ تعالیٰ جنگ کنندگان با علی کو ایک ثواب دے نعوذ باللہ من امثال ہذا الاعتقاد معلوم ہوتا ہی کہ جیسے حضرات ثلثہ کو بعد جناب سالتمآب صلعم کے حکومت دنیاوی ملکی دیگئی ہی حضرات اہل سنت وجماعت کو بسبب پیروی انہین حضرات ثلثہ کے شاید حکومت روز قیامت کی ملگئی ہے اسی بنا پر قبل آنے قیامت کی تقسیم ثواب مین مشغول ہوگئے اور حضرت عایشہ اور حضرت معویہ کو عوض مین جنگ با علی کے ایک ثواب عطا فرمایا اور ایسی باتین بیان کرکے دنیا مین دل اپنے مقلدونکا خوش کردیا مثل مشہور ہی عاقبت کی خبر خدا جانے اور قیامت مین جو کچھ ہوتا ہی وہ تو بنص حدیث و قرآن عیان ہی مثل مشہور ہی کہ عیان را چہ بیان اور نیز علی ابن ابیطالب کا حضرات ثلثہ سے جہاد نکرنا بمقتضای مصلحت یہ تھا کہ ہنگام وفات سرور کائنات علیہ و علی آلہ آلاف التحیات کے دین اسلام تمام ملک عرب مین بھی شائع نہوا تھا چہ جا بلاد دیگر پس اگر بعد وقوع حادثہ جانگزا یعنی رحلت خاتم الانبیا کے حضرت علی مرتضیٰ حضرت ابوبکر سے جہاد کرتے تو بالضرور کفار بد شعار مضحکہ و استہزا کرتے اور کہتے اچھا دین اسلام ہی کہ بفور رحلت حضرت رسالت کے واسطے خلافت و سلطنت کے اہل اسلام آپس مین لڑ مرے اگر یہ دین حق ہوتا تو یہ لوگ واسطے طلب جاہ و دولت دنیا کے باخود ہا قتال و جدال

نکرتے پس شوکت دین اسلام کو بالکل ضایع و برباد ہوجاتی برخلاف ہنگام جنگ حضرت عایشہ و حضرت معٰویہ کی تمام ملک عرب بلکہ ملک فارس و شام مین بھی دین اسلام شایع ہوگیا تھا اور حسب حدیث منقولہ صحیح بخاری صفحہ (۳۱۰) اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بتحقیق اللہ مدد کریگا اس دین کی ایک مرد فاجر سے حضرت عمر تائید دین اسلام کی بخوبی کر چکے تھے لہذا رسول اللہ صلعم نے واسطے تعمیل حکم خدا یعنی جہاد منافقین کے جو آنحضرت سے متروک ہوگیا تھا حضرت علی کو حکم دیا تاکہ ادائگی حکم احدیت سے پورے طور پر حاصل ہوجاوے اگر حضرات اہل سنت جماعت اہل ناکثین وقاسطین ومارقین کو منافق نہ قرار دیوین تو اونکو لازم ہی کہ رسول اللہ صلعم کا منافقین سے جہاد کرنا ثابت کرین ورنہ حکم خدا کا نسبت جہاد منافقین کے بلا تعمیل رہجاویگا اور یہ عقلاً وشرعاً محال ہی کہ رسول اللہ صلعم حکم واجب خدا کو بلا تعمیل چھوڑ دین اور چونکہ صواعق محرقہ کے باب نہم کی فصل اول مین صفحہ (۱۰۸) منقول ہے عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ **ترجمہ** سعد ابن ابی وقاص کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے ایذا دی علی کو اُسنے ایذا دی مجھکو اور اُسی صفحہ مین دوسری حدیث یہ منقول ہی عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ **ترجمہ** ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے دوستی کی علی سے اُسنے دوستی کی مجھسے اور جسنے دشمنی کی علی سے اُسنے دشمنی کی مجھسے اور جسنے مجھسے دشمنی کی اُسنے دشمنی کی خدا سے ان دونون حدیث سے ثابت ہی کہ ایذاء و بغض علی کا ایذاء و بغض خدا و رسول ہی اور اس سے کیا زیادہ ایذاء و بغض علی کا ہوگا کہ حضرت عایشہ و حضرت معٰویہ نے باوجود اظہار اسلام کے حضرت علی سے ایسی جنگ کی کہ جسمین صدہا صحابی جلیل القدر ہمراہی حضرت علی کے بدرجۂ شہادت فایز ہوئے تو حسب مضمون ان دونون حدیثون کے حضرت عایشہ اور حضرت معٰویہ نے رسول اللہ صلعم کو ایذا دی اور آنحضرت سے دشمنی کی اور ایذا و دشمنی رسول اللہ صلعم کی بے شبہ اول دلیل نفاق کی ہی پس جب احادیث مرویہ اہل سنت سے نفاق ناکثین وقاسطین ومارقین کا ثابت ہوگیا تو بالضرور حضرت علی کے یہ تینو جنگ منافقون سے تعمیل حکم خدا و رسول کے تھے باوصف موجودی ایسی نصوص صریحہ

کے حضرات اہل سنت وجماعت جنگ کنندگان با علی کو مستحق ایک ثواب کا جانتے ہین اور پھر دعوے
کرتے ہین کہ ہم حضرت علی سے محبت رکھتے ہین اور دشمنان علی کو برا کہتے ہین پس بحمد اللہ القادر القہار کالشمس
فی رابعۃ النہار کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے عیان و آشکار ہوگیا کہ حال حیدر کرار کا بالکل مانا و مشابہ
حال رسول مختار سے تھا یعنی جیسے رسول اللہ صلعم مکہ معظمہ مین مامور بصبر تھے اور ماذون بجہاد نہ تھے
ویسے ہی حضرت علی بعد وفات رسول اللہ صلعم کے مامور بصبر تھے اور مدینہ طیبہ مین کہ خلفائے ثلثہ وہین سکونت
پذیر تھے ماذون بجہاد نہ تھے اور جیسے پیغمبر صلعم نے جب ہجرت کی اور حکم جہاد کا ملا تب حضرت نے جہاد کیا
ویسے ہی جب علی کو پیغمبر صلعم نے جنلوگون سے حکم جہاد کا عطا فرمایا تب حضرت علی نے بیرون مدینہ طیبہ
بمقام بصرہ اور صفین کے بلالحاظ کثرت اور جمعیت مخالفین کے ایسا جہاد کیا کہ آجتک اثر اُسکا اعدا کے
دلون مین موجود ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ کہ دھوکے کی جو ٹٹی کھڑی کی گئی تھی وہ گر کر بالکل
نیست و نابود ہوگئی اور حق ظاہر و باہر اسطرحسے ہوگیا کہ کسیکو مجال دم زدن باقی نہین رہا **تتمہ**

ترجمہ عبارت صواعق محرقہ اور ہر آئینہ بتحقیق عباس نے سوال کیا علی سے کہ
اُنسے بیعت کرین پس نہ قبول کیا علی نے اگر علی جانتے کہ اُنکے حق مین کوئی نص ہی تو ہر آئینہ قبول کرتے
خصوص درحالیکہ علی کیساتھ زبیر باوجود اپنی شجاعت کے اور بنو ہاشم اور غیر اُنکے تھے اور بیان کیا گیا ہی
کہ بتحقیق انصار نے کہا کہ ہماری قوم سے ہمارا امیر ہو اور تمہاری قوم سے تمہارا امیر ہو پس انصار کی حجت
کو دور کیا ابوبکر نے ساتھ اس حدیث کے کہ امام قریش سے ہین تابعداری اور اطاعت کی انصار نے
ابوبکر کی اور علی قوی تر تھے اُنہین انصار سے از روے دبدبہ و شجاعت و شمار کی پس اگر علی کیلئے
کوئی نص ہوتی تو ہر آئینہ علی لایق تر ساتھ نزاع کرنیکے اور زیادہ حقدار ساتھ قبول کرنیکے تھے
جواب ابھی ہمنے روضۃ الاحباب اور صواعق محرقہ سے نقل کیا ہی کہ حضرت ابوبکر نے حضرت
علی کو واسطے بیعت کے طلب کیا تو حضرت نے فرمایا کہ جس موہبت کو کہ حق سبحانہ وتعالی نے خاندان
نبوت مین کرامت فرمایا ہی تم چاہتے ہو کہ دوسری جگہ نقل کرو یہ ارشاد حضرت کا اول دلیل ہی اس بات پر کہ اللہ
تعالی حضرت علی کو خلیفہ رسول مقرر کر چکا تھا چونکہ بمقام غدیر خم مجمع صحابہ مین بحکم اللہ تعالی شانہ کے
پیغمبر برحق نے اپنا خلیفہ مطلق حضرت علی کو مقرر کیا سب اُس سے آگاہ تھے لہذا زیادہ تفصیل
حضرت نے نہین کی پھر حضرت نے آیہ مباہلہ سے احتجاج کیا جسمین خداوند عالم نے رسول کی

جان حضرت کو قرار دیا ہے درحقیقت یہ لفظ ایسا ہے کہ کوئی لفظ اسکا مثل ہو ہی نہین سکتا ہے یعنی جان رسول
کی جب موجود ہو تو صحابہ کیسے فرزندان رسول کو بھی ترجیح جان رسول پر نہین ہوسکتی ہے اور حضرت علی
کی منازعت اور قتال نکرنیکا تو جواب تفصیلی ہمنے ابھی لکھا ہے اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے اور حضرت
ابوبکر نے جو بمقابلہ انصار کے حدیث الائمة من قریش سے احتجاج کیا اس سے کوئی استحقاق
خلافت کا بالخصوص اُنکو حاصل نہین ہوتا ہے بلکہ افضل قریش مین بنی ہاشم اور بنی ہاشم مین حضرت علی
افضل تھے کہ داخل اہل بیت ہین اور باعتراف صاحب صواعق محرقہ کے حضرت علی امام اور عادل اہل بیت
کے ہین پس حدیث مستدلہ حضرت ابوبکر سے بھی حضرت علی مستحق خلافت رسول اللہ کے تھے
تتمہ ترجمہ صواعق محرقہ اور نہین قصور کرتا ہے اجماع مین تاخیر کرنا علی اور زبیر اور عباس اور طلحہ کا ایک
مدت تک کئی امر سے بعض امراؤن مین سے یہ ہے کہ بتحقیق صحابہ نے دیکھا کہ امر اجماع کا تمام ہوگیا ساتھ اُنلوگون کے
جنکا حاضر ہونا اہل حل و عقد سے ممکن تھا **جواب** تمامتر یہ دلیل ناکافی ہے کسلئے کہ ہمنے اور نیز کتب اہل سنت سے
ثابت کیا ہے کہ صحت اجماع مین اتفاق مجتہدین صالحین کا زمانہ واحد مین شرط ہے اور اگر ایک بھی اختلاف کرے
تو اجماع باطل ہوگا کما فی نور الانوار اور یہان تو خود باقرار شیخ الاسلام شیخ ابن حجر کے
ثابت ہے کہ حضرت علی اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ اور حضرت عباس نے مدت تک بیعت مین تاخیر کی تو باطل ہونے
مین اجماع خلافت حضرت ابوبکر کے کوئی گنجایش گفتگو باقی ہی نہین رہتی **تتمہ ترجمہ صواعق محرقہ**
اور بعض امراء نہین امور سے یہ ہے کہ بتحقیق جب علی اور زبیر اور عباس اور طلحہ آئے اور بیعت کی تو عذر کیا جیسا کہ
گزرا ہے دو شخص اول یعنی علی اور زبیر سے چند اسنادوں سے باینطور کہ تاخیر بیعت مین بسبب اعتراض خلافت
ابوبکر کے نہ تھی بلکہ اسوجہ سے تھی کہ مشورے مین ان لوگون کو بھی شرکت کا حق تھا پھر یہ لوگ موخر
کئے گئے باوجود احتیاج ان لوگونکی شرکت کی اسی اجماع مین واسطے اندیشہ اس امر کے کہ اجماع پورا نہوگا بنا بر
ابن عمر سے بسند صحیح بیان کیا گیا ہے کہ بتحقیق یہ بیعت ابوبکر کی یک ناگاہ واقع ہوئی اور لیکن اللہ نے اُسکے شر
سے بچایا **جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ کہ شیخ ابن حجر کی زبان سے کلمۂ حق جاری ہوگیا
یعنی عدم شرکت سے حضرت علی اور حضرت زبیر اور حضرت عباس اور حضرت طلحہ کے مشورۂ خلافت حضرت ابوبکر
مین اندیشہ نہ تمام ہونے اجماع کا تھا پس یہ بیان حضرت شیخ الاسلام کا کہ حضرات موصوفین کو خلافت حضرت
ابوبکر مین کچھ اعتراض نہ تھا بلکہ بسبب شریک کرنے مشورہ کے بیعت حضرت ابوبکر مین تاخیر کی تھی تمامتر غلط ہے

کسلئے کہ اگر یہ امر صحیح تھا تو حضرت علی اپنی خلافت کا باستدلال دعوی کیون کرتے اور بروایت صحیح مسلم کے چھ مہینے تک یعنی تا حیات حضرت صدیقہ طاہرہ پارۂ جگر و نور نظر رسول خدا صلوات اللہ علیہا کے صرف اتنی بات پر کہ شریک شوری مین نہین کئے گئے تھے بیعت خلیفۂ برحق سے انکار اور اعراض نفرماتے بلکہ حدیث مذکورہ مین تو وجہ بھی درخواست بیعت کرنیکی وارد ہے چنانچہ جلد دوم صحیح مسلم مین جو مع شرح نووی کے چھپی ہے بیچ کتاب الجہاد کے باب حکم الفئی مین بصفحہ (۹۱) - حدیث طولانی دربارۂ ضبط فدک کی منقول ہے اُس سے بقدر حاجت نقل کیجاتی ہے - وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اِسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ ترجمہ اور تھی واسطے علی کے روداری زندگی فاطمہ مین پس جب وفات کی فاطمہ نے منہ پھیرے پائی علی نے لوگونکی تب التماس کی علی نے صلح کرنے اور بیعت کرنے ابوبکر کا اس حدیث مسلم سے بمجبوری درخواست مصالحت اور مبایعت حضرت ابوبکر کی نسبت حضرت علی کے مسلم ہے اور تاریخ طبری مین کہ معتمدترین تاریخ اہل سنت وجماعت کی ہے روایت طویل متضمن ماجرائے سقیفہ بنی ساعدہ اور کیفیت بیعت لوگونکی حضرت ابوبکر سے لکھکر حال بیعت حضرت علی و زبیر کا حضرت ابوبکر سے بدین عبارت لکھا ہے وَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَاخْتَرَطَ الزُّبَيْرُ سَيْفَهُ وَقَالَ لَا اُغْمِدُهُ حَتّٰى يُبَايَعَ عَلِيٌّ فَبَلَغَ ذَالِكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ خُذُوْا سَيْفَ الزُّبَيْرِ فَاضْرِبُوْا بِهِ الْحَجَرَ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِمْ عُمَرُ فَجَاءَ بِهِمَا تَعَبًا وَقَالَ لَتُبَايِعَانِ وَاَنْتُمَا كَارِهَانِ فَبَايَعَا ترجمہ اور تخلف کیا علی اور زبیر نے اور تلوار اپنی نیام سے کھینچ لی زبیر نے اور کہا کہ نیام مین نکرونگا اُسکو یہانتک کہ علی سے بیعت نکی جاوے پس یہ خبر پہونچی ابوبکر اور عمر کو راوی کہتا ہے تب عمر نے کہا کہ چھین لو تلوار زبیر کی اور مارو اُسکو پتھر راوی کہتا ہے پھر خود عمر اُنکے پاس گئے اور علی اور زبیر کو بسختی لے آئے اور کہا تم دونو بیعت کرو حالانکہ تم دونو کارہ اور ناخوش ہو بیعت کرنے سے پس دونو نے بیعت کی اس روایت سے تو صریح ظلم حضرت عمر کا اوپر حضرت علی اور زبیر کے اور بجبر بیعت کرانا اُنسے ثابت اور متحقق ہے پس ایسی بیعت جبریہ سے تو اجماع ہرگز تمام نہین ہوتا ہے علاوہ اسکے ہرگاہ حدیث مسلمہ اہل سنت سے حضرت علی کو معیت قرآن اور حق کی لازم تھی اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ حسب عقیدۂ اہل سنت کے مبشر بالجنت ہین اور باتباع انکی کل بنی ہاشم اور اکابر صحابہ

مثل ابوذر و سلمان و مقداد و عمار و حذیفہ و ابوسعید خدری اور سعد بن عبادہ انصاری وغیرہم نے کہ بالضرور یہ سب اہل حل و عقد سے تھے حضرت ابوبکر کی بیعت سے چھ مہینے تک تخلف کیا اور بالآخر بیعت جبریہ کرائی گئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ حضرت زبیر نے تلوار نیام سے کھینچ لی تو پھر کسطرح اجماع شرعی صحیح ہو سکتا ہی کسلئے کہ ہرگاہ حسب اصول مقررہ اہل سنت کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی ایک مجتہد کے اختلاف سے اجماع باطل ہوتا ہی تو اتنی اکابر دین کے اختلاف سے بدرجۂ اولی اجماع بیعت حضرت ابوبکر کا باطل اور کالعدم ہوگیا اور اسی تخلف سے ان حضرات کی یہبھی ثابت اور متحقق ہوگیا کہ محدثین اہل سنت و جماعت جو نصوص کثیرہ دربارہ خلافت حضرات ثلثہ کے اپنی کتابون مین لکھتے ہین وہ سب وضعی اور جعلی ہین ورنہ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ باوجود صحت اُن نصوص کے حضرات بنی ہاشم اور صحابہ کبار عمل اُنپر نکرتے اور خلافت حضرت ابوبکر سے انکار کرتے طرفہ یہ ہی کہ بعض روایات مرویہ حضرت عمر سے تو یہ پایا جاتا ہی کہ خود ان حضرت کو بالیقین معلوم تھا کہ خلیفہ برحق رسول اللہ کے حضرت علی ہین اور خلافت حضرت ابوبکر کی ناحق ہی چنانچہ سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربی مین بصفحہ ۱۶ لکہا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَصَبَ رَسُوْلُ اللهِ عَلِيًّا عَلَمًا فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ شَهِيْدِيْ عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانَ فِيْ جَنْبِيْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَقَالَ لِيْ يَا عُمَرُ لَقَدْ عَقَدَ رَسُوْلُ اللهِ عَقْدًا لَا يَحُلُّهُ اِلَّا مُنَافِقٌ فَاحْذَرْ اَنْ تَحُلَّهُ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ عَلِيٍّ كَانَ فِيْ جَنْبِيْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ يَا عُمَرُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ لٰكِنَّهُ جِبْرَئِيْلُ اَرَادَ اَنْ يُؤَكِّدَ عَلَيْكُمْ مَا قُلْتُهُ فِيْ عَلِيٍّ

ترجمہ عمر ابن خطاب سے روایت کیگئی ہی کہا عمر نے کہ نصب کیا رسول خدا صلعم نے علی کو علم اور فرمایا مین جسکا مولی ہون پس علی اُسکا مولی ہی یا اللہ موالات کر اور دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علی کو اور معادات کر اور دشمن رکھ اُسکو جو دشمن رکھے علی کو اور مخذول کر اُسکو جو علی کو مخذول کرے اور مدد کر اُسکی جو علی کی مدد کرے یا اللہ تو گواہ میرا ہی ان لوگونپر عمر نے کہا کہ میرے پہلو مین ایک جوان خوشرو پاکیزہ بو تھا

پس اُس جوان نے مجھسے کہا کہ اے عمر عقد کیا رسول اللہ صلعم نے ایسی گرہ کہ نہین کھولیگا اسکو مگر کوئی منافق
پس فُرتو اس سے کہ کھولے تو اُس گرہ کو کہا عمر نے کہ پھر کہا مینے یا رسول اللہ جسوقت کہ آپ نے دربارۂ علی
کے کہا جو کچھ کہا میرے پہلو مین ایک جوان خوشرو پاکیزہ بو تھا اُسنے ایسا ایسا کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے
ہان اے عمر بتحقیق کہ وہ جوان اولاد آدم سے نہین ہے لکن وہ جبرئیل ہین ارادہ کیا جبرئیل نے کہ تاکید کرین تمکو
اُس چیز کی کہ جو حق مین علی کے مینے کہا ہے الحمد للہ علی احسانہٖ کہ خود باعتراف حضرت
عمر کے ثابت ہوگیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے بروز غدیر علی کو مولی کل مسلمانون کا مقرر کیا اور حضرت
جبرئیل نے بالخصوص حضرت عمر کو بتاکید تمام دوڑایا تھا کہ جس عقد کو رسول اللہ نے باندھا ہے اُسکو سوا
منافق کے دوسرا شخص نہ کھولیگا پس اے عمر تم نہ کھولنا باوجود اسکے رغبت دنیا کی ایسی غالب ہوئی کہ حضرت
عمر نے اُس عقد بستۂ رسول کو بروز شوریٰ سقیفہ کے کھول ڈالا اور کچھہ تحذیر اور انذار حضرت جبرئیل کا خیال
نکیا اور حضرت ابوبکر کو زبردستی خلیفہ بنا دیا چونکہ اس حدیث کے خود حضرت عمر راوی ہین پس یہ کیونکر کہا
جا سکتا ہے کہ اس واقعہ کو شوریٰ سقیفہ مین بھول گئے تھے بلکہ حسب پیشنگوئی جناب پیغمبر کے جیسا ہمنے بیان
کیا ہے مایل دنیا کیجانب ہوگئے آخرت کو بھول گئے بانی مبانی خلافت حضرت ابوبکر کے بھی حضرت ہوئے برائے نام
حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا کر خود حکمرانی اور امارت کی بالآخر خلافت نامہ لکھوا کر بعد اُنکے مستقلاً خلیفہ بن بیٹھے
اور حسب دلخواہ حکومت کی جہانتک ممکن ہوا دختر رسول و درروح بتول کی ایذا، وابلام مین کوشش کی اور یہی ذریعہ
خوشنودی خدا و رسول کا سمجھے زیادہ اس سے بیان کیحاجت نہین ہے اہل بصیرت کو اسیقدر کافی ہے
باب آیندہ مین یہ مضمون انشاء اللہ کتب اہل سنت سے ثابت بھی کیا جاویگا **تتمہ ترجمہ عبارت**
صواعق محرقہ اور اسیواسطے بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیگئی ہے کہ بتحقیق یہ بیعت حضرت ابوبکر
کی یکبیک ناگاہ ہوئی اور لکن اللہ نے اسکے شر سے بچایا ہے اور موافق ہے اُس چیز سے جو عذر علی اور زبیر سے بیان کیا
گیا ہے وہ حدیث جسکو روایت کی ہے دارقطنی نے اسناد کثیرہ سے کہ بتحقیق علی اور زبیر نے وقت بیعت کرنے ابوبکر
سے کہا آگاہ ہو کہ آخر مین ہم ڈالے گئے مشورہ سے حالانکہ ہم جانتے ہین کہ ابوبکر زیادہ حقدار لوگون سے ساتھ
خلافت کے ہین بتحقیق ابوبکر ساتھی غار کے ہین اور دوسرے دو کے ہین اور بتحقیق ہم بزرگی اور سن کا زیادہ ہونا
ابوبکر کا جانتے ہین اور بآخر تقریر مین ابوبکر عذر اون لوگون سے کیا پھر کہا کہ واللہ مین نہین تھا حرص کرنیوالا
امارت کا ہرگز کسی دن اور نہ کسی شب کو اور نہ مین خلافت پر راغب تھا اور نہ کبھی مینے ظاہر یا پوشیدہ خدا سے

خلافت کی طلب کی تھی اور لکن مین ڈرا فسادسے اور نہین مجکو بیچ امارت کے راحت ہی اور بہر آئینہ تحقیق
گلے مین لٹکا یا مینے امر عظیم کو تا آخر پس قبول کیا اُن لوگون نے عذر ابوبکر کو فقط جواب حقیقت
حال مفصل بیعت کرنی حضرت علی اور زبیر کی کہ بالجبر اُنسے بیعت کرائی گئی ہمنے کتب اہل سنت سے
ابھی بیان کی ہی اُن روایتون سے تکذیب اس روایت دارقطنی کی بخوبی عیان اور نمایان ہی کچھ حاجت
اعادہ کی نہین ہی باقی رہا عذر حضرت ابوبکر کا کہ مجھکو حرص امارت اور رغبت خلافت کی نہ تھی عجب
نہین ہے کہ سچ ہو کسلئے کہ حضرت عمر نے محض اپنی بدنامی بچانے کیلئے یہ سمجھ کے کہ یہ پیرانہ سال ہین انسے
انتظام امارت کیا ہو سکیگا درحقیقت امارت مین کرونگا انکو خلیفہ بنادیا تھا چنانچہ ویسا ہی ہوا اور عذر حضرت
علی مین جو یہ فقرہ وارد ہی کہ ہم جانتے ہین کہ ابوبکر زیادہ حقدار خلافت کے ہین اور وہ صاحب غار اور
ثانی اثنین ہین اور ہم اُنکے شرف اور زیادہ ہونے سن کو جانتے ہین محض تہمت اور افترا بحق حضرت
علی پر کی ہی اور قاعدہ ہی ان حضرات اہل سنت کا کہ جس روایت کا اعتماد بڑھانا منظور ہوتا ہی اُسکو حضرت
علی کیطرف منسوب کر دیتے ہین اسیطرح اس روایت کو بھی زیادتی اعتبار کیواسطے حضرت علی
کیجانب منسوب کر دیا ہی ورنہ حضرت علی سے جنکو باعتراف علماے اہل سنت کی معیت قرآن و حق کی لازم تھی
ممکن ہی نہین ہی کہ باوجود خلیفہ برحق جاننے کے صرف اتنی بات پر کہ شریک مشورہ نہین کئے گئے تھے چھ مہینے
تک حضرت ابوبکر سے بیعت نکرتے باقی رہی فضیلت اور کبرسنی حضرت ابوبکر کی بصورت تسلیم فرض
محال مستلزم خلافت کو نہین ہی اگر کبرسنی ہی باعث استحقاق خلافت کے ہوتی تو حضرت ابوقحافہ
والد ماجد حضرت ابوبکر کے کہ صحابی بھی تھے اور حضرت ابوبکر سے زیادہ کبیر السن تھے
اور اسیطرح آیہ غار کو کچھ علاقہ استحقاق خلافت سے نہین ہی اور نہ کوئی فضیلت حضرت ابوبکر کی اُس سے
نکلتی تھی پس واضح ہو کہ آیہ غار سورہ توبہ مین وارد ہی اللہ تعالی فرماتا ہی۔ اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ
نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ
اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ
وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی
وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ترجمہ اگر تم نہ مدد کروگے
رسول کی تو اُسکی مدد کی ہی اللہ نے جسوقت اُسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونو تھے غار مین جب

ازالۃ الخفا

کہنے لگا اپنی توفیق کو تو غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اُتاری اپنی طرف سے تسکین اس پر
مدد کو اُسکی پہونچین فوجین کہ تمنے نہین دیکھین اور نیچے ڈالی بات کافرونکی اور اللہ کی بات ہمیشہ او
ہے اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ۔ **حاصل مطلب** اس آیہ شریفکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اصحاب
سے اپنے پیغمبر کے خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تم ہمارے رسول کی مدد نکروگے تو کیا ہوگا ہمنے اُسکی ایسے
موقع پر مدد کی ہے کہ جب وہ تنہا صرف ایک آدمی کیساتھ غار مین تھا اور وہ آدمی ایسا ڈرپوک تھا کہ تلاش
کرنیوالے کو دیکھکے رونیلگا مگر ہمارے رسول کی جرأت اور شجاعت دیکھو کہ وہ اپنے ساتھی ڈرپوک کے رو
سے بددل نہوئے اور نہ کچھ خوف کھایا بلکہ ساتھی سے اپنے کہا کہ غمگین نہو ہمارے ساتھ خدا ہے چنانچہ اللہ
نے اپنے رسول پر تسکین نازل کی اور اُنکی مدد فرشتون سے کی آپ اہل انصاف غور سے ملاحظہ کرین کہ اس
کیا فضیلت حضرت ابوبکر کی نکلتی ہے بلکہ سراسر مذمت اور توہین صاحب غار کی عیان و آشکار ہے کہ باوجود
رسول کے جب بالاے غار ثور کے حضرت ابوبکر نے کفار کو دیکھا تو ڈر کر بخوف اپنی جان کے رونے لگے اگر ا
کامل ہوتا اور حضرت پیغمبر کو سچا رسول خدا کا جانتے تو جب اس امر سے واقف تھے کہ خدا کے حکم
پیغمبر نے ہجرت کی ہے خدا تعالیٰ حافظ و ناصر و حامی و مددگار اپنے رسول کا ہے کبھی خایف و ترسان
گریان و نالان نہوتے یہ خوف اور گریہ حضرت ابوبکر کا بمعیت رسول کے اول دلیل ہے عدم استقامت
ایمان پر انکے اگر یہ تاویل کیجاوے کہ واقعہ غار مین بسبب ناتجربہ کاری کے کہ یہ ابتداے اول تھی حضرت
ابوبکر سے استقلال نہوسکا حزن اُنپر طاری ہوا تاہم الزام سے بری نہین ہوسکتے ہین کسلیے کہ غار
تو بچشم خود ملاحظہ کر چلے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت اپنے پیغمبر کی کس خوبی سے کی کہ منہ پر غار کے
مکڑے نے جالا تنا کبوتر نے اُسپر انڈا دیا کفار لب غار تک پہونچگئے تھے مگر بمشاہدہ امور مذکورہ کے
یہ خیال کیا کہ اگر آنحضرت اس غار مین تشریف لیگئے ہوتے تو مکڑے کا جالا اور کبوتر کا انڈا حالت اصلی پر
باقی نرہتا بالاے غار سے واپس گئے باوجود اس تجربہ کے جب آنحضرت صلعم غار سے نکلکر مدینہ طیبہ کو تشریف
لیچلے تو راہ مین سراقہ بھیجا ہوا مشرکین مکہ کا واسطے سراغ رسانی کے آنحضرت سے ملا بمجرد اسکے دیکھنے
کے پھر حضرت ابوبکر پر خوف و ہراس طاری ہوا اور رونے لگے چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۸۰
لکھا ہے آوردہ اند کہ چون سراقہ نزدیک رسید ابوبکر گریہ کرد و گفت یا رسول اللہ طالب بما در رسید
اس مرتبہ ثانی کی گریہ وزاری سے حضرت ابوبکر کے تو کچھ شک و شبہ باقی نرہا کہ ہرگز انکو پیغمبر صلعم ک

ایمانی تصدیق نہ تھی اور نہ آنحضرت کو سچا جانتے تھے کس لئے کہ قرآن ناطق ہی کہ بروقت وہلۂ اول کے حسب حکم
قرآنی پیغمبر صلعم نے اُنسے فرمایا تھا کہ حزین نہو اللہ ہمارے ساتھ ہی قطع نظر اسکے ہم صواعق محرقہ سے اوپر لکھ
چکے ہین کہ حسب مرویات اہل سنت کے حضرت ابوبکر حضرت علی سے شجاع تر بلکہ اشجع الناس تھے اور سراقہ
جو آیا تھا لشکر اُسکے ساتھ نہ تھا باوجود اسکے بمجرد اُسکے دیکھنے کے حضرت ابی بکر رو دیے اور
اگر شجاع تھے تو تلوار لیکر اُس سے مقابلہ کرتے شر سے اُسکے رسول اللہ صلعم کو بچاتے رونا تو دلیل
بزدلی ہی شیخ ناسخ مرحوم کا شعر کیا خوب مناسب حال ہی **شعر** کج طینتونکو خاک ہو نسبت سے راستی +
تھا اژدہا بھی ساتھ پیمبر کے غار مین - اور تصدیق اسکی کہ حضرت ابوبکر کو ایمان سے بہرہ نہ تھا
یہ قرآن سے بھی ہوتی ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سورۂ یونس مین ارشاد فرماتا ہی - اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ
اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** آگاہ ہو کہ تحقیق دوستان خدا پر
خوف طاری ہوتا ہی اور نہ حزین ہوتے ہین پس بمصداق اس آیۂ شریفہ کے حضرت ابوبکر پر معیت
رسول اللہ کے جب خوف اور حزن طاری ہوا تو زمرۂ اولیاء اللہ سے خارج ہو کر طائفہ اعداء اللہ مین داخل
ہوئے دیکھو اسی واقعہ ہجرت مین جب رسول اللہ صلعم نے قصد ہجرت کا کیا تو حضرت علی علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے کیسی جانبازی کی اور مطلق خوف و حزن اُنپر طاری نہوا جیسا کہ جلد اول روضۃ الاحباب
مین صفحہ (۱۸۶) و - (۱۸۷) منقول ہی نقل ست کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین بسید المرسلین
آمد و از حقیقت آن حال او را خبر دار گردانید و فرمان آورد کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ بِالْهِجْرَةِ و گفت
امشب در خانۂ خواب خود کہ ہر شب میبودی تکیہ مکن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون
شب در آمد کفار بدستوریکہ مقرر کردہ بودند بر در سرائے حضرت جمع آمدند و مترصد میبودند تا کی در خواب شود کہ بر سرے
در آیند و ہلاکش کنند و پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بران حال مطلع شد علی مرتضی را کرم اللہ وجہہ
گفت کفار قصد قتل من دارند من از ینجا بیرون میروم تو امشب برجائے خواب من تکیہ کن و برد سبز حضرمی مرا بر خود
پوش و آن بردی بود کہ ہر شب حضرت دران تکیہ میکردہ بادے گفت دل قوی دار کہ ایشان ہیچ مکروہے بتو نتوانند
رسانید و در روایتی آنست کہ فرمود مرا اذن ہجرت بمدینہ دادند من فردا تجہیز سفر می نمایم و بطرف مدینہ روان می شوم
امانات و ودائع کہ نزد حضرت بود ہمہ را بعلی سپرد تا بصاحبانش رساند و خود از عقب آن سرور بمدینہ آید علی
کرم اللہ وجہہ بر فراش خاص پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تکیہ فرمود و ردا بر در کشید و حضرت از خانہ بیرون رفت

واول سورہ یٰس تا اینجا کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔ میخواند و مشتِ خاک بر سرہای ایشان میپاشید و بر ایشان بگزشت
وآن سرگشتگان بادیہ ضلالت ویرا ندیدند مرویست در آن شب کہ علی کرم اللہ وجہہ در جامہ خواب آنحضرت
تکیہ نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حقتعالی وحی کرد بجبرئیل و میکائیل کہ میانِ شما ہر دو عقد مواخات
بستم و عمر یکے را بیش از عمر ان گردانیدم کدام از شما ایثار حیات دیگرے بر حیات خود میکند ہر یکی از ایشان
گفتند ما ایثار حیات خود بر حیات کسے نمیکنیم زندگی خویش دوست میداریم اللہ تعالی وحی کرد بایشان کہ چرا
مثل علی ابن ابیطالب نبستید کہ مواخات بستم میان او و محمد او نفس خود را فدای محمد ساخت حیات
او را بر حیات خویش ایثار نمود بروید بر زمین و ویرا از شر اعدا محافظت نمائید ایشان بموجب امر خداوند تعالی
بر زمین آمدند جبریل بر بالین علی بنشست و میکال بر پائین وی جبریل گفت بخ بخ کیست مثل تو اے
علی ابن ابیطالب حق جل جلالہ مباہات کرد بتو بر ملئکہ ولنعم ما قیل **شعر** ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بر بندد
ملک زعرش بفرمان او کمر بندد ٭ وگویند آیہ کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ
مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ دران باب نازل شدیہ آیہ سورہ بقر کے دوسرے
پارہ مین نازل ہی ترجمہ اسکا یہ ہی اور بعض آدمیون سے وہ شخص ہی کہ بیچتا ہی اپنی جان کو واسطے طلب خوشنودی خدا کی اور
اللہ مہربانی کرنیوالا ہی ساتھ بندونکی دیکھئی جانبازی اور دینداری علی ابن ابیطالب کی کہ کفار گھر کو
گھیرے ہو رات کو منتظر اسکے تھے کہ آنحضرت خواب استراحت فرمادین تو گھر مین گھسکے حضرت کو قتل کرین
ایسے وقت مین پیغمبر خدا نے علی سے فرمایا کہ تم میری بردیمانی اوڑھکر میری جگہ سو رہو تمکو کچھ ضرر نہ پہونچے گا
کمال ایمان علی کو دیکھیے کہ ارشاد رسول کو بکشادہ پیشانی قبول کیا اور بیخوف وہراس و بغیر حزن وغم
کے فرش رسول اللہ پر سو رہے ایسے خلوص نیت سے جان اپنی رسول اللہ پر نثار کی کہ اللہ تعالی نے اوپر
ملئکہ کے مباہات کی اور جبریل نے مبارکباد دی اور بخلعت آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ کے منجانب پروردگار عالم کے سرفراز اور بشرف خلافت رسول اللہ صلعم
کے ممتاز ہوئے خلیفہ کے معنی یہی ہین کہ جو بعد کسی شخص کے اُسکا نائب اور جانشین ہو پس رسول اللہ
نے بعد اپنے اپنا جانشین علی کو کیا اور فرمایا کہ زر امانت وغیرہ جو حضرت کے پاس مجتمع تھا اُسکو حضرت
علی منجانب رسول کے واپس دیوین دینا بر این حضرت ابوبکر کو اپنے ساتھ لیا تا معلوم ہو جائے

لوگونکو کہ اُنکو استحقاق در لیاقت خلافت مابعد رسول کے حاصل نہین ہو الغرض باوجود ایسی جانبازی
اور کمال قوت ایمانی اور تصدیق رسالت حضرت علی کی شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی دریغ
لسکے ہین کہ معیت غار مین آنحضرت کی جو حضرت ابوبکر نے کی اسکو حضرت علی کے فرش خواب
رسول اللہ پر باوجود نرغۂ کفار کے سو رہنے پر ترجیح دین اور حضرت ابوبکر کے رسول اللہ کیساتھ
رہنے سے شجاعت ثابت کرین چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۸۰) مرقوم ہو وعلماء را درین
مقام مقال ہست کہ کدام یکے ازین دو حال در شجاعت کامل تر و قوی تر ہست شجاعت علی مرتضے
کہ بالفعل جان خود را ایثار کرد و فدا ساخت یا شجاعت و جرات ابوبکر صدیق کہ ہمراہ آنحضرت رفت
و در مہلکۂ عظیم افتاد کہ ہیچکس باوی دران شریک نبود بعضے گویند کہ این قوی تر ہست کہ در جائے آنحضرت
خفت و دشمنان شمشیر ہا کشیدہ بقصد اہلاک بر در استادند و آنجا ہلاک محتمل ہست و ابوبکر در پناہ شوکت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرود و گویند کہ اینجا بر قریش قدرت نداشتند کہ بر پسر ابوطالب کہ رئیس و
شریف بنی ہاشم بود بیفتند و در یغ تراز ند و در روضۃ الاحباب آوردہ کہ آنخضرت برائے دی فرمود دل قوی
دار کہ ایشان ہیچ مکروہے بتو نتوانند رسانید اس عبارت سے بھی کمال ایمان اور شجاعت حضرت علی کی
اور ضعف ایمان اور بزدلی حضرت ابوبکر کی عیان او آشکار ہو کہ حضرت رسالت پناہ نے بحکم خدا ہجرت کی تھی محال
تھا کہ آنحضرت کو کسیطرح کا ضرر پہونچتا باوجود اسکے حضرت ابوبکر بسبب ضعف ایمان کے خائف اور گریان
ہوئے اور حضرت علی کی قوت ایمانیہ اسدرجہ بڑھی ہوئی تھی کہ حسب ارشاد رسول اللہ کے فوراً بجائے
آنحضرت کے سو رہے باوجودیکہ مشرکین تلوارین نیام سے کھینچے ہو مکان کو گھیرے ہو آمادہ قتل تھے
کچھ خوف و ہراس اُنپر طاری نہوا حضرت علی سے پیغمبر نے فرمایا کہ تمکو کچھ ضرر نہ پہونچیگا علی نے اُسکو
سچ جانا غار مین آیہ قرآن نازل ہوا کہ کہواے محمد صلعم اپنے ساتھی سے کہ حزین نہو اللہ ہمارے ساتھ ہے

شرح آیہ غار

حضرت ابوبکر کو یقین نہوا غار سے بعد نکلنے کے بھی جب سراقہ آیا رونے لگے ع ببین تفاوت رہ از
کجاست تا بکجا .. اب بنابر مزید توضیح کے الفاظ آیۂ غار کی تشریح کیجاتی ہو کہ کسی لفظ یا کسی جملے سے
آیہ مذکور کی کوئی فضیلت حضرت ابوبکر کی نہین نکلتی ہو پس پہلا لفظ ثَانِیَ اثْنَیْنِ یعنی دوسرا
دو کا یہ شمار عدد کا ہے جو مشعر ہو اسکا کہ آنحضرت تنہا نہ تھے بلکہ دو شخص تھے بعدہ اِذْ هُمَا فِی الْغَار
یعنی جسوقت کہ وہ دونو غار مین تھے اس کلمہ سے بھی سوائے اسکے کہ ایک مکان مین دو شخص کا ثابت ہو

اور کوئی امر فضیلت ابوبکر کا نہین معلوم ہوتا ہی جسے دلالت اسلام پربھی نہین کرتا ہی اور محض غار مین
کسی اور کا ہونا مثل ہونے کژدم و مار کے ہی غار مین پس ثابت ہوا کہ ان الفاظ سے کوئی شرف حضرت
ابوبکر کو حاصل نہین ہوتا ہی بعد اُسکے اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ہی یعنی صاحب رسول کا جسکے
معنی ساتھی رسول کے ہین خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کو صاحب ارشاد فرمایا پس قرآن شریف مین متعدد
مقامات پر اللہ جل شانہٗ نے نسبت مومن اور کافر دونون کے لفظ صاحب کا استعمال فرمایا ہی جیساکہ سورہ
کہف مین ایک جا وارد ہی فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
وَّاَعَزُّ نَفَرًا ترجمہ پس کہا اُس کافر نے واسطے اپنے ساتھی یعنی بھائی مومن کے درحالیکہ
وہ ردوبدل کرتا تھا اُسی سے کہ مین بہت زیادہ ہون تجھسے مال مین اور زیادہ عزت والا ہون آدمیون مین
اس آیہ مین کافر کا صاحب مومن کو ارشاد فرماتا ہی بعد اُسکے اُسی سورہ مین وارد ہی قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ترجمہ کہا بھائی مومن
نے واسطے اُس کافر اپنے بھائی کے درحالیکہ وہ ردوبدل کرتا تھا کیا کفر کیا تو نے ساتھ اُس شخص کے
جسنے پیدا کیا تجھکو خاک سے۔ اس مقام پربھی کافر کا صاحب مومن کو ارشاد کیا ہی اور سورہ یوسف مین حکایۃً
عن قول یوسف ارشاد فرماتا ہی يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ترجمہ حضرت یوسف نے کہا ای دونو صاحب قیدخانہ کے آیا پروردگاران
متفرق بہتر ہین یا اللہ ایک بڑا قہر کرنیوالا اس آیہ مین حضرت یوسف نے دو کافر قیدی کو صاحب ارشاد فرمایا ہی
پس ان آیات سے ثابت ہوا کہ محاورہ عرب مین لفظ صاحب کا استعمال عام ہی کافر و مومن دونو کی نسبت بولا جاتا
ہے کوئی فضیلت خاص اس لفظ سے مفہوم نہین ہوئی ہی اور یہ ظاہر ہی کہ ساتھی ہونا رسول اللہ صلعم کا بغیر ایمان
خالص کے نافع نہین ہی کسلئے کہ مسجد نبوی صلعم بالضرور غار سے افضل تھی اُسمین منافقین صحابہ بھی آنحضرت
کیساتھ بیٹھتے تھے وہ مصاحبت رسول کی منافقین صحابہ کو کچھ فائدہ نہین دیگی اور بروایت روضۃ الاحباب
مندرجہ صفحہ (۱۸۹) حیات و عقارب ابوبکر را میگزیدند و از شدت آنحال اشک از رخسار وی
روان میشد سید کائنات فرمود یا ابابکر لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کے واضح ہو کہ سانپ
اور بچھو بھی غار مین تھا اور حضرت ابوبکر کے پاؤن مین اُسنے کاٹا اور آنحضرت صلعم کو کچھ ضرر اُن سے نہین پہونچا
پس اگر حضرت ابوبکر کو ایمان خالص ہوتا تو انکو بھی سانپ نکاٹتا اور چونکہ سانپ غار مین تھا اُسکو بھی صاحب

غار کہہ سکتے ہین بعد ازین جملہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا مین نا ضمیر متکلم مع الغیر کی ہی کہا جاتا ہی کہ اس مین
حضرت ابوبکر بھی شامل ہین اور معیت خدا کی انکو بھی حاصل ہوئی اگر یہ دعویٰ اہل سنت کا صحیح مان لیا جاے تو یہ امر
بسبب رسول اللہ صلعم کے انکو حاصل ہوا بالذات حضرت ابوبکر کو معیت خدا کی حاصل نہین ہوئی اگر
بذاتہٖ معیت خدا کی حاصل ہوتی تو سانپ انکو نہ کاٹتا جیسے رسول کو نہین کاٹا اور گریہ و خوف انپر طاری
نہوتا در حقیقت ضمیر جمع متکلم کی اللہ تعالیٰ نے تعظیماً للرسول وارد فرمایا ہی جیسے اپنی ذات کی نسبت ضمیر
جمع متکلم کی اکثر آیات قرآنی مین استعمال فرمایا ہی مَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ
ترجمہ نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلعم مگر واسطے رحمت تمام عالم کے دوسرے آیہ مین ارشاد فرماتا ہی اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ترجمہ بتحقیق اُتارا ہمنے قرآن کو اور بتحقیق
ہم واسطے اُسکے نگہبان ہین ان آیات مین ضمیر جمع متکلم مع الغیر کی موجود ہی اور خداوند عالم کا کوئی شریک
نہین ہی واحد ہی ہمتا ہی پس ضرور ہی کہ اپنی ذات اقدس کی تعظیم کیلئے ان آیتون مین ضمیر جمع متکلم کی اللہ
تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہی اسیطرح اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا مین واسطے تعظیم کے نازل فرمایا ہی بعد اسکے آیہ
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا ہی ترجمہ پس اُتارا اللہ
نے تسکین اپنی اوپر اُسکے اور مدد کی اُسکے ساتھ لشکرون فرشتون کی کہ نہین دیکھا تمنے اُن لشکرون کو اس آیہ مین
علماے اہل سنت یہ کہتے ہین کہ خدا نے سکینہ اپنا حضرت ابوبکر پر نازل کیا اور ضمیر عَلَیْہِ کو طرف حضرت ابوبکر کی پھیرتے
ہین پس اگر سکینہ خدا کا انپر نازل ہوا ہوتو غار مین اور بعد خروج غار کے جب سراقہ ملا تھا حضرت ابوبکر پر
خوف اور گریہ طاری نہوتا علاوہ اسکے قاعدہ نحویہ سے بھی ارجاع ضمیر کا طرف حضرت کے مُخل فصاحت
ہی کسلیے کہ اگر ضمیر عَلَیْہِ کیطرف حضرت ابوبکر کے راجع کیجاے تو ضرور ہی کہ ضمیر اَیَّدَہٗ کی بھی اُنہین کیطرف
پھیری جاوے اور چونکہ فوج مَلٰئِکَہ نے تائید حضرت ابوبکر کی نہین کی تو ضمیر اَیَّدَہٗ کی اُنکی طرف راجع نہین
ہوسکتی تھی اور اگر ضمیر عَلَیْہِ کیطرف حضرت ابوبکر کی اور ضمیر اَیَّدَہٗ کی طرف جناب رسالتمآب کے راجع کیجاوے
تو انتشار ضمائر کا ہوتا ہی یہ خلاف فصاحت کی ہی کلام خالق مین استعمال جملہ غیر فصیح کا محال ہی تعالیٰ اللہ
عَنْ ذٰلِکَ بہرحال یہ آیہ غار جو مایہ افتخار اہل سنت کا ہی کسیطرح فضیلت حضرت ابوبکر پر دلالت نہین
کرتا ہی بلکہ اس آیہ شریفہ سے حسب تصریحات بالا توہین اور مذمت اُنکی ثابت ہوتی ہی علاوہ ان وجوہ کے
معاملہ فروخت شتر کا جو وقت ہجرت فرمانیکے رسول اللہ صلعم کے ساتھ حضرت ابوبکر نے کیا وہ مسلمان

خالص الاعتقاد اور مومن صاحب صدق وسداد اپنی پیغمبر کیساتھ ہوا اگر لکا ایسے وقت انتشار کے کہ آنحضرت صلعم کو حکم خدا کا نسبت ہجرت کرنیکے صادر ہوا اور شب کو حضرت خانہ اقدس سے تن تنہا حضرت علی کو اپنا قایم مقام کر کے تشریف لیچلے آنحضرت کو سواری کی ضرورت ہوئی تب حضرت ابوبکر سے اونٹ خرید کیا اُنہون نے ایک اونٹ بنفع سنو درہم اور بروایتے بنفع پانسو درہم کے بیچا چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۸۱) منقول ہی وابوبکر را دو شتر بود کہ بچہار صد درم و در روایتے بہشت صد خریدہ و مدت چہار ماہ آنرا علت دادہ فربہ ساختہ نگاہداشتہ بود بہر دو را پیش آورد تا یکی را آنحضرت قبول فرماید فرمود قبول کردم ولکن بشرط ابتیاع پس بہ نہ صد درہم آن ناقہ را از ابوبکر صدیق بخریدہ ۵ = ہر چند مقتضائے ایمانداری کا تو یہی تھا کہ ایسے وقت مین حضرت ابوبکر قیمت بھی اونٹ کی نہ لیتے گو بفرض تسلیم صحت اس روایت کی کہ آنحضرت نے بشرط بیع کے اونٹ کا لینا قبول فرمایا تھا مگر اصل قیمت پر ایسے وقت مین رسول اللہ صلعم سے نفع لینا ہرگز دیندار کا کام نہین ہی پیغمبر خدا صلعم نے شرط بیع مین یہ نہین شرط کی تھی کہ اسقدر نفع کثیر تم مجھسے لینا پس حضرات اہل سنت جو یہ حدیث فضیلت حضرت ابوبکر مین نقل فرماتے ہین مَا نَفَعَنِی مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِی مَالُ اَبِی بَکْرٍ یعنی نہین نفع دیا مجھکو کسیکے مال نے جسقدر نفع دیا مجھکو مال ابی بکر نے موضوعیت اس حدیث کی اس معاملۂ خریدِ شتر سے بر وقت ہجرت کے بخوبی ثابت ہوتی ہی یعنی ہر عاقل و زیرک سمجھ سکتا ہو کہ جس شخص نے ایک اونٹ کو ایسے وقت مین کہ آنحضرت تن تنہا شب کو بقصد ہجرت کے گھر سے نکلے تھے کفار آمادۂ قتل حضرت کے گھر کو گھیرے ہوئے تھے کہ تعاقب حضرت کا کرین اور کیا بھی بغیر نفع کے نہین بیچا تو اوسنے مال کثیر اپنا مفت کیونکر رسول اللہ صلعم کو دیا ہوگا کہ اوس سے نفع کثیر حضرت کو پہونچا ہو الغرض ان تمام واقعات سے جو کتب معتمدۂ اہل سنت وجماعت سے لکھے گئے ثبوت خلافت حضرت ابوبکر کا نہ کسی نص صحیح اور نہ اجماع شرعی سے ہوتا ہی و ہرگاہ خلافت حضرت ابوبکر کی باطل ہوگئی تو خلافت حضرت عمر اور حضرت عثمان کی کہ فرع خلافت حضرت ابوبکر کی ہی بدرجہ اولی باطل ہوگی پس انکی خلافت کی کیفیت بیان کرنیکی کچھ حاجت نہ تھی مگر بنظر مزید اطمینان خاطر اصحاب دین دار باب یقین کے ذکر کیفیت خلافت ان دونون حضرات کا بھی کیا جاتا ہی چنانچہ حال خلافت حضرت عمر کا صواعق محرقہ کی فصل رابع مین باب ثانی کے بصفحہ (۷۸) ۔ اس طرح پر لکھا ہی

بموجب ارشاد ابتناء اسلام دو مومن بعضو و ترک ۱۲

حال خلافت عمر

وأخرج الواقدي من طرق أن أبا بكر لما ثقل دعا عبد الرحمن
بن عوف فقال أخبرني عن عمر بن الخطاب فقال ما تسألني عن أمر إلا
وأنت أعلم به مني فقال أبو بكر وإن تكن فقال عبد الرحمن هو والله
أفضل من رأيك فيه ثم دعا عثمان فقال أخبرني عن عمر فقال أنت
أخبرنا به فقال على ذالك اللهم علمي به أن سريرته خير من
علانيته وأن ليس فينا مثله وشاور معهما سعيد بن زيد أسيد بن
حضير وغيرهما من المهاجرين والأنصار فقال أسيد اللهم
أعلمه الخير بعدك يرضى للرضى ويسخط للسخط الذي يسر
خير من الذي يعلن ولن يلي هذا الأمر أحد أقوى عليه منه
ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما أنت قائل
لربك إذا سألك عن تولية عمر علينا وقد ترى غلظته فقال أبو بكر
بالله تخوفني أقول اللهم استخلفت عليهم خير أهلك أبلغ عني
ما قلت من وراءك ثم دعا عثمان فقال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
هذا ما عهد أبو بكر بن أبي قحافة في آخر عهده بالدنيا خارجا منها
وعند أول عهده بالآخرة داخلا فيها حيث يؤمن الكافر و
يوقن الفاجر ويصدق الكاذب إني استخلفت عليكم بعدي
عمر بن الخطاب فاسمعوا له وأطيعوا وإني لم آل الله ورسوله و
دينه ونفسي وإياكم خيرا فإن عدل فذالك ظني فيه وعلمي به
وإن بدل فلكل امرئ ما اكتسب والخير أردت ولا أعلم الغيب
وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون والسلام عليكم
ورحمة الله ثم أمر بالكتاب فختمه ثم أمر عثمان فخرج بالكتاب
مختوما فبايع الناس ورضوا به ثم دعا أبو بكر عمر خاليا فأوصاه
بما أوصاه به ثم خرج من عنده فرفع أبو بكر يديه فقال اللهم

اِنِّی لَمْ اُرِدْ بِذٰلِکَ اِلَّا اِصْلَاحَهُمْ وَخِفْتُ عَلَیْهِمُ الْفِتْنَهَ
فَعَمِلْتُ فِیْهِمْ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ وَاجْتَهَدْتُ لَهُمْ رَاْیِیْ فَوَلَّیْتُ
عَلَیْهِمْ خَیْرَهُمْ وَاَقْوَاهُمْ وَاَحْرَصَهُمْ عَلٰی مَا اَرْشَدَ لَهُمْ وَقَدْ
حَضَرَنِیْ مِنْ اَمْرِکَ مَا حَضَرَ فَاخْلُفْنِیْ فِیْهِمْ فَهُمْ عِبَادُکَ وَنَوَاصِیْهِمْ
بِیَدِکَ اَصْلِحْ وَالِیَهُمْ وَاجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَائِکَ الرَّاشِدِیْنَ وَاَصْلِحْ
لَهٗ رَعِیَّتَهٗ **ترجمہ** اور واقدی نے بہت سندون سے روایت کی ہے کہ تحقیق جب ابوبکر کو شدت مرض
کی ہوئی تو عبدالرحمن بن عوف کو بلا کر پوچھا کہ عمر ابن خطاب کے حال سے مجھکو خبر دو عبدالرحمن نے
کہا کہ جس چیز کو تم مجھسے زیادہ جانتے ہو اوسکو مجھسے کیا پوچھتے ہو ابوبکر نے کہا اگرچہ ایسا ہی تب عبدالرحمن
نے کہا کہ عمر خدا کی قسم جو تمہاری راے اونکے حق مین ہے اوس سے افضل ہے پھر ابوبکر نے عثمان کو بلا کر پوچھا کہ مجھکو عمر
کے حال سے خبر دو عثمان نے کہا کہ تم زیادہ تر آگاہ ہو عمر کے حال سے تب ابوبکر نے کہا یا اللہ میرے علم مین
باطن عمر کا بہتر ہے اوسکے ظاہر سے اور نہیں ہے ہملوگون مین کوئی شخص مانند اوسکا اور مشورہ کیا ابوبکر نے
ان دونو شخص کے ساتھ سعد بن زید اور اُسید بن حضیر اور سوا اونکے اور مہاجرین و انصار سے پھر
اُسید نے کہا یا اللہ جانتا ہون مین عمر کو بہتر بعد تمہارے بجا رضا راضی بجا غضب غضب کنندہ ہے
باطن اوسکا بہتر ہے اوسکے ظاہر سے اور والی امر خلافت کا نہوگا کوئی شخص کہ قوی زیادہ عمر سے ہو اور بعض
صحابہ ابوبکر کے پاس آئے اونمین سے کسی نے کہا کہ تم جواب دوگے اپنے پروردگار کو جب تمسے پوچھیگا نسبت
خلیفہ کرنے عمر کے حالانکہ تم سختی اور درشتی عمر کو جانتے ہو پس ابوبکر نے جواب دیا تو خدا سے مجھکو ڈراتا ہے کہونگا
مین یا اللہ مینے خلیفہ مقرر کیا بہترین اہل کو تیرے اونلوگون پر اور اس بات کو جو مینے کہا ہے پہونچا اونلوگون کو
جو تیرے سوا ہین پھر عثمان سے بلا کر کہا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ چیز ہے جسکا عہد کیا ابوبکر ابن ابو قحافہ
نے اپنے آخر زمانہ مین دنیا سے نکلنے کے اور اول زمانہ مین آخرت کے داخل ہونیکے جسوقت کہ ایمان لاتا ہے کافر
اور یقین کرتا ہے بدکار اور تصدیق کرتا ہے کاذب تحقیق مینے خلیفہ کیا تملوگون پر بعد اپنے عمر ابن خطاب
کو پس سنو تملوگ اوسکی بات کو اور اطاعت اوسکی کرو اور ہرگز نہین منہ پھیرا مینے خدا اور رسول اور دین خدا سے
اور نہین تقصیر کی اپنی اور تمہاری بہتری مین اگر عدل کرے عمر پس یہی گمان میرا اوسکی نسبت ہے
اور اگر بدل دیوے عدل کو ساتھ ظلم کے پس جو شخص جیسا کریگا ویسا بدلا پاویگا اور مینے بہتری کا

ارادہ کیا ہی اور علم غیب کا مجھکو نہین ہی اور قریب ہی کہ جانینگے وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہی کہ کس پلٹے سے
پلٹا کھا وینگے اور سلام تملوگونپر اور رحمت اللہ کی نازل ہو پھر حسب حکم ابوبکر کے عہدنامہ پر مہر کیا پھر حکم دیا
عثمان کو کہ وہ بعد مہر کرنیکے عہدنامہ کو باہر لیگئے پس لوگون نے بیعت کی اور اوس سے خوش ہوے پھر ابوبکر
نے عمر کو تنہائی مین بلایا اور چند وصیت کی پھر عمر چلے گئے تب ابوبکر نے ہاتھ اوٹھا کر دعا کی اور کہا
کہ یا اللہ مینے خلیفہ کرنے مین عمر کے ارادہ نہین کیا ہی مگر اصلاح حال لوگونکا اور ڈرا مین اون لوگون پر
فساد کو پھر عمل کیا مینے اون لوگون مین ساتھ اوس چیز کے جس سے تو عالم تر ہی اور لوگونکے لئے اجتہاد رائے
کیا مینے پس والی کیا مینے اون لوگونپر بہتر اور قوی تر اور حریص تر کو اوپر اوس چیز کے جو ہدایت کرے اونکو اور
بتحقیق حاضر ہوا ہی میرے پاس حکم تیرا یعنی موت میری آئی ہی پس خلیفہ رہ تو میرا بیچ اون لوگونکے کہ وہ تیرے
بندے ہین اور چوٹیان اونکی تیرے اختیار مین ہین اصلاح حال کر تو اونکے والی کی اور قرار دے تو عمر کو خلفاے
راشدین سے اور صلاح حال رعیت کی کر واسطے عمر کے اور جلد چہارم اَحْیَاءِ الْعُلُوْم مین بصفحہ (۲۶۴)
اس واقعہ کو یون عبارت لکھا ہی = وَلَمَّا ثَقُلَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَاَرَادَ
النَّاسُ مِنْہُ اَنْ یَّسْتَخْلِفَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ النَّاسُ لَہٗ اَسْتَخْلَفْتَ
عَلَیْنَا فَظًّا غَلِیْظًا فَمَاذَا تَقُوْلُ لِرَبِّکَ فَقَالَ اَقُوْلُ اسْتَخْلَفْتُ عَلٰی
خَلْقِکَ خَیْرَ خَلْقِکَ قاموس مین بیچ لغت فظ کے بصفحہ (۴۵۸) معنی فَظٌّ غَلِیْظٌ کے
یہ ہین اَلْغَیْظُ الْجَانِبِ السَّیِّئُ الْخُلُقِ الْقَاسِی الْخَشِنُ الْکَلَامِ ترجمہ
سخت دل بدخلق سنگدل سخت کلام **ترجمہ عبارت احیاء العلوم** اور ہرگاہ شدت مرض کی
ہوئی ابوبکر کو راضی ہوا اللہ اونسے اور لوگون نے چاہا اونسے کہ کسیکو خلیفہ مقرر کرین پس ابوبکر نے خلیفہ مقرر کیا عمر کو
راضی ہوا اللہ اونسے تب لوگون نے ابوبکر سے کہا کہ خلیفہ مقرر کیا تنے سنگدل بدخلق بدزبان کو ہمپر پس کیا جواب
دوگے اپنے پروردگار کو ابوبکر نے کہا کہ مین جواب دونگا کہ خلیفہ مقرر کیا مینے تیرے خلق پر تیرے بہترین
خلق کو **تنبیہ** ان دونو کتاب کی عبارت سے واضح ولائح ہی کہ جب حضرت ابوبکر کو شدت مرض کی ہوئی
تو لوگون نے خواہش کی کہ خلیفہ مقرر کرو تب حضرت ابوبکر نے پہلے حضرت عبد الرحمن بن عوف پھر
حضرت عثمان پھر حضرت سعید ابن زید اور حضرت اسید بن حضیر سے نسبت خلیفہ مقرر کرنے
حضرت عمر کے مشورہ کیا ہرچند بعد تحریر اسماے ان چارون بزرگوار کے یہ بھی لکھا ہی کہ دیگر مہاجرین و انصار سے

بھی استشارہ کیا اگر نام کسی کا نہین لکھا اس سے ثابت ہوتا ہو کہ حضرت علی بلکہ کل بنی ہاشم اور خیر خواہان حضرت علی کے شریک مشورہ نہین سمجھے گئے حالانکہ حضرت علی وہ تھے کہ جنسے رسول اللہ صلعم سرگوشی کیا کرتے تھے چنانچہ مشکوۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی مین بصفحہ (۵۶۴) منقول ہو۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر کہتے ہین کہ بلایا رسول اللہ صلعم نے علی کو بروز جنگ طائف کے اور سرگوشی کی اوسنے پس کہا لوگون نے بتحقیق طول ہوئی سرگوشی رسول کی ساتھ ابن عم اپنے کے تب فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مینے علی سے سرگوشی نہین کی لیکن خدا نے مجھکو حکم دیا کہ مین علی سے سرگوشی کرون روایت کی ہو اس حدیث کو ترمذی نے اور نیز پیغمبر صلعم نے قرب زمان وفات مین اپنے فرمایا تھا کہ اگر بعد میرے قرآن و اہل بیت سے میرے تمسک کروگے تو گمراہ نہوگے تا ورود حوض کوثر کے اس ارشاد رسول کی خوب تعمیل حضرت ابوبکر نے کی کہ تقرر خلافت حضرت عمر مین حضرت علی کو پوچھا بھی نہین خدا تعالی تو اپنے پیغمبر کو حکم سرگوشی کا حضرت علی سے دیوے اور حضرت ابوبکر امور اہم مین غیرون سے مشورہ کرین حضرت علی کو نہ پوچھین غالباً حضرت ابوبکر نے بجواب اون صحابہ کے جو خلافت حضرت عمر سے ناراض ہوکر معترض ہوئے تھے یہ کہا تھا اَبْلِغْ عَنِّیْ مَا قُلْتُ مَنْ وَرَاءَکَ یعنی جو مینے درباره مقرر کرنے خلیفہ عمر کے کہا ہو اس خبر کو تو جو سوا تیرے لوگ ہین اونکو پہونچا مراد ان لوگون سے حضرت علی اور بنی ہاشم ہین ہر چند اس الزام سے بچانے کے لئے حضرت ابوبکر کے شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ مین بعد بیان روایت مذکورہ کے یہ روایت بصفحہ (۸۷) و (۸۹) لکھی ہو اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ یَسَارِ بْنِ حَمْزَۃَ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ بَکْرٍ اَشْرَفَ عَلَی النَّاسِ مِنْ کُوَّۃٍ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ عَھِدْتُ عَھْدًا اَفَتَرْضَوْنَ بِہٖ فَقَالَ النَّاسُ رَضِیْنَا یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقَامَ عَلِیٌّ فَقَالَ لَا نَرْضٰی اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عُمَرَ قَالَ فَاِنَّہٗ عُمَرُ ترجمہ روایت کی ہو ابن عساکر نے یسار بن حمزہ سے اوسنے کہا کہ جب شدت مرض کی ہوئی ابوبکر کو تو ابوبکر نے جھروکے سے جھانک کر لوگون سے کہا کہ ایہا الناس مینے جو عہد کیا ہو تم لوگ اوس سے راضی ہو سبھون نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ہم راضی ہین

تب علی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم راضی ہیں اگر یہ عہد تمہارا عمر کے حق میں ہو کہا ابوبکر نے تحقیق کہ وہ عمر ہی ہے تکذیب
اس روایت کی روایت منقولہ صحیح مسلم سے جو کتاب الجہاد کے باب الفئ میں بصفحہ (۹۱) مرقوم ہی ہوتی ہے اور باب
اول میں ہمنے پوری حدیث لکھی ہے اس مقام پر بقدر حاجت عبارت اوسکی لکھی جاتی ہے فارسل الی ابی بکرٍ
اَنِ ائتنا وَلَا یاتنا معک احدٌ کراھیۃَ محضرِ عمرَ بنِ الخطاب ترجمہ پس
پیغام بھیجا علی نے ابوبکر کے پاس کہ میرے یہاں آؤ اور کوئی تمہارے ساتھ نہ آوے واسطے برا جاننے حاضری عمر
ابن خطاب کے صحیح مسلم صحاح ستہ سے ہے اسکی روایات پر احتمال کذب کا نہیں ہو سکتا ہے پس اس روایت سے
تو حضرت علی کا نفرت کرنا حضرت عمر سے اس درجہ تک ثابت ہے کہ حضرت کو اپنے گھر آنا حضرت عمر کا ناگوار
تھا اور تائید اس کلام کی عبارت شرح عقاید نسفی سے بھی ہوتی ہے چنانچہ کتاب مطبوعہ مطبع نولکشور
کے صفحہ (۱۰۸) میں منقول ہے ثُمَّ اَنَّ اَبَا بَکرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ لَمَّا اَیِسَ
مِن حَیَاتِہٖ دَعَا عُثمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ وَاَملٰی عَلَیہِ کِتَابَ عَھدِہٖ لِعُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ فَلَمَّا کُتِبَ خَتَمَ الصَّحِیفَۃَ وَاَخرَجَھَا اِلَی النَّاسِ
وَاَمَرَھُم اَن یُّبَایِعُوا لِمَن فِی الصَّحِیفَۃِ فَبَایَعُوا حَتّٰی مَرَّت بِعَلِیٍّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ فَقَالَ بَایَعنَا لِمَن فِیھَا وَاِن کَانَ عُمَرُ ترجمہ پھر تحقیق ابوبکر
راضی ہو اللہ اوس سے ہرگاہ مایوس ہوئے اپنی زندگی سے تو عثمان کو راضی ہو اللہ اوس سے بلایا اور لکھوایا ایک عہد
نامہ واسطے عمر کے راضی ہو اللہ اوس سے جب لکھ گیا عہدنامہ تو اوس پر مہر کی اور بھیجا اوسکو لوگوں کے پاس اور حکم دیا
کہ لوگ بیعت کریں اوس شخص سے جسکا نام عہدنامہ میں لکھا ہے پس لوگوں نے بیعت کی یہانتک کہ وہ خلافتنامہ
حضرت علی کے پاس پہونچا پس علی نے کہا کہ بیعت کی ہمنے اوس شخص سے جسکا نام اس خلافتنامہ میں
لکھا ہے اگرچہ وہ شخص عمر ہو اس عبارت سے واضح ولائح ہے کہ حضرت علی کو واقفیت اس سے نہ تھی کہ
کسکا نام خلافتنامہ میں مندرج ہے جس سے عدم شرکت حضرت علی کے مشورہ استخلاف حضرت عمر میں ثابت ہے
اور نیز یہ امر بھی ظاہر ہے کہ حضرت علی حضرت عمر کو برا جانتے تھے تبھی تو فرمایا کہ میں نے بیعت کی اوس شخص سے
جسکا نام خلافتنامہ میں مندرج ہے اگرچہ وہ شخص عمر ہو پس اگر یہ روایت بیان کردہ شیخ ابن حجر کی واقعی
حضرت علی نے ارشاد کی ہوتی تو یہ جملہ کبھی حضرت نہ فرماتے اور علاوہ حضرت علی کے اور صحابہ کی بھی
نارضامندی بدرجہ کمال ثابت ہے کہ استخلاف حضرت عمر سے ناراض تھے اور حضرت ابوبکر سے

کہتے تھے کہ کیا خدا کو جواب دو گے کہ ایسے شخص سنگدل اور بدزبان کو ہم پر خلیفہ مقرر کرتے ہو پس ہرگاہ حسب معتقدات اہل سنت کے کل صحابہ عادل ہیں اور اکابر صحابہ اس استخلاف حضرت عمر سے ناراض تھے تو کیونکر یہ استخلاف صحیح ہوگا قطع نظر اسکے ہرگاہ محدثین اہل سنت قایل ہیں کہ نصوص صریحہ نبوی در بارۂ خلافت حضرات ثلثہ کے وارد ہیں پھر استخلاف کی حضرت ابوبکر کو کیا حاجت تھی اور حضرت ابوبکر نے اوس خلافتنامہ میں یہ عبارت کیوں لکھی وَاجْتَهَدْتُ لَكُمْ رَأْيِي فَوَلَّيْتُ عَلَيْكُمْ خَيْرَكُمْ یعنی اور اجتہاد کیا مینے واسطے لوگوں کے اپنی راے سے پس والی مقرر کیا مینے اونکو جو تم میں بہتر تھا اور صحابہ نے کہ کل عادل تھے حکم رسول سے کیوں مخالفت کی ان وجوہ سے ثابت ہے کہ ہرگز کوئی نص نبوی در بارۂ خلافت حضرات ثلثہ کے وارد نہیں ہوا اور جو نصوص محدثین اہل سنت کے در بارۂ خلافت حضرات ثلثہ کے لکھتے ہیں سب وضعی اور جعلی ہیں حضرت عمر کو صرف حضرت ابوبکر نے اپنے اجتہاد و راے سے باتفاق ہوا خواہاں حضرت عمر کے بتحریر خلافتنامہ خلیفہ اپنے بعد مقرر کیا لاکن جب حضرت ابوبکر ہی کی خلافت کتب معتمدۂ اہل سنت سے نہ بالنص ثابت ہے اور نہ بالاجماع تو استخلاف نسبت حضرت عمر کے کیونکر صحیح ہوسکتا ہے اصل تو یہ ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو امیر قوم بنایا اور حضرت ابوبکر نے اپنے بعد حضرت عمر کو امیر بنادیا خلافت رسول سے کچھ اسکو علاقہ نہیں ہے اور بفرض محال اگر مان لیا جاوے کہ یہ حضرات خلیفۂ رسول برحق تھے تو متعدد صحابہ نے جو دونو صاحب کی خلافت میں اختلاف کیا تو یہ اختلاف اونکا مستلزم ہے مخالفت حکم رسول کو اور ثبوت مخالفت حکم رسول سے عقیدہ عدالت کل صحابہ کا باطل ہوجاویگا وهو المطلوب تمام ہوئی کیفیت خلافت حضرت عمر کی اب حقیقت خلافت حضرت عثمان کی لکھی جاتی ہے۔

حقیقت خلافت حضرت عثمان

سنہ ۲۳ ہجری میں جب ابولولو نے حضرت عمر کو زخمی کیا اور مشرف بہلاکت ہوے تب خلافت کو شورے پر چھوڑا چنانچہ باب سادس میں صواعق محرقہ کے بصفحہ (۹۲) منقول ہے۔ فَقَالَ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَقَدْ جَعَلْتُهَا شُورَى فِي عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٍ و

اَمَرَ صُهَيبًا اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاَجَّلَ السِّتَّةَ ثَلَاثًا ترجمہ پس
کہا عمر نے اگر میرے ملک مین بمقدار پری زمین کے سونا ہوتا تو مین اوسکو فدیہ کرتا ہون قیامت سے
اور بتحقیق قرار دیا مینے خلافت کو شوریٰ بیچ عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن
اور سعد کے اور حکم دیا صہیب کو کہ لوگونکے ساتھ نماز پڑھے اور مہلت دی اون چھہ آدمی کو تین
دن کی تنبیہ اگر احادیث مستدلہ محدثین اہل سنت وجماعت کے دربارہ تعین حضرات ائمہ نسبت
خلافت رسول اللہ کے صحیح اور معتبر ہین تو حضرت عمر نے مخالفت حکم رسول اللہ کی کہ باوجود معین
فرمانے رسول اللہ کے خلیفہ سیوم حضرت عثمان کو انہون نے خلافت کو چھہ آدمی کے شورے پر
چھوڑا اور ان چھہ کی رایمین بھی باخودہا اختلاف واقع ہوا چنانچہ بصفحہ (۹۳) کتاب مذکور کے وارد
ہے فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِهٖ وَرَجَعُوْا اِجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ عَوْفٍ اِجْعَلُوْا اَمْرَكُمْ اِلٰى ثَلَاثَةٍ مِّنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ
اِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ
جَعَلْتُ اَمْرِيْ اِلٰى عُثْمَانَ فَخَلَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
اِنَّا لَا اُرِيْدُهَا فَاَيُّكُمَا يَبْرَءُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ نَجْعَلُهُ اِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْاِسْلَامُ
لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِيْ نَفْسِهٖ وَلْيَحْرِصْ عَلٰى صَلَاحِ الْاُمَّةِ فَسَكَتَ الشَّيْخَانِ
عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِجْعَلُوْهُ اِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ لَا اٰلُوَكُمْ
عَنْ اَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَخَلَا بِعَلِيٍّ وَقَالَ لَكَ مِنَ التَّقَدُّمِ فِي الْاِسْلَامِ
وَالْقَرَابَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ اللّٰهُ عَلَيْكَ
لَئِنْ اَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ اَمَّرْتُ عَلَيْكَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيْعَنَّ
قَالَ نَعَمْ ثُمَّ خَلَا بِالْاٰخَرِ فَقَالَ لَهٗ كَذٰلِكَ فَلَمَّا اَخَذَ مِيْثَاقَهُمَا بَايَعَ
عُثْمَانَ وَبَايَعَهٗ عَلِيٌّ وَكَانَتْ مُبَايَعَتُهٗ بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ بِثَلَاثِ
لَيَالٍ وَرُوِيَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
يُشَاوِرُوْنَهٗ وَيُنَاجُوْنَهٗ فَلَا يَخْلُوْ بِهٖ رَجُلٌ ذُوْ رَاْيٍ فَيَعْدِلُ بِعُثْمَانَ
اَحَدًا وَلَمَّا جَلَسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِلْمُبَايَعَةِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ

وقال فی کلامه انی رأیت الناس یألون الا عثمان اخرجه ابن عساکر
وفی روایة انه قال اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم
ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید
عثمان فقال نبایعک علی سنة الله وسنة رسوله وسنة الخلیفتین
بعده فبایعه عبد الرحمن وبایعه المهاجرون والانصار و
اخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الی ابی طلحة الانصاری
قبل ان یموت بساعة فقال کن فی خمسین من الانصار مع هؤلاء
النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احسب سیجتمعون فی بیت
فقم علی ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیهم
ولا تترکهم یمضی الیوم الثالث حتی یؤمروا احدهم وفی
مسند احمد عن ابی وائل قلت لعبد الرحمن ابن عوف کیف
بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی قد بدأت بعلی فقلت
ابایعک علی کتاب الله وسنة رسوله وسیرة ابی بکر وعمر فقال
فیما استطعت ثم عرضتها علی عثمان فقال نعم ترجمہ
پس ہرگاہ فراغت پائی لوگون نے دفن عمر سے اور واپس آئے تو یکجا مجتمع ہوئی یہ گروہ یعنی اصحاب شوریٰ
کے پس عبد الرحمن بن عوف نے کہا تم لوگ اپنے امر کو تین شخص پر چھوڑ دو تب زبیر نے کہا کہ بتحقیق قرار دیا مینے
اپنے امر کو طرف علی کے اور سعد نے کہا مینے اپنے امر کو قرار دیا طرف عبد الرحمن کے اور طلحہ نے کہا
مینے اپنے امر کو قرار دیا طرف عثمان کے پس خلوت کی ان تین آدمیون نے تب عبد الرحمن نے کہا کہ مین خلافت کو نہین
چاہتا ہون پس جو شخص تم دونو سے بیزاری کریگا اس امر سے پس قرار دونگا مین اوس امر کو طرف اوس
شخص کے عہد خدا کا اور اسلام کا اوسیکے ذمہ ہی چاہیے کہ دیکھین اپنے نفس مین افضل کو اور چاہیے کہ حرص
کرین اوپر اصلاح حال امت کے پس سکوت کیا شیخین یعنی علی اور عثمان نے پھر عبد الرحمن نے
کہا کہ قرار دو تم امر خلافت کو طرف میرے اور حق خدا کا مجھپر ہے کہ مین تقصیر نکرونگا تملوگون کی افضل سے
علی اور عثمان دونو نے کہا اچھا پس عبد الرحمن نے علی سے تنہائی مین ملاقات کی اور کہا کہ تمکو

سبقت اسلام مین اور قرابت رسول اللہ صلعم سے ہی اس وجہ سے عہد خدا کا تم سے لیتا ہون
کہ اگر مین تمکو امیر کرون تو تم انصاف کرنا اور اگر کسیکو تمپر امیر کرون تو اوسکی بات سنو اور اطاعت کرو علی نے
کہا اچھا پھر دوسرے یعنی عثمان سے خلوت کی ایسا ہی اونسے بھی کہا پس جب دونو سے عہد لیلیا تو عثمان
سے بیعت کی اور بیعت کی عثمان سے علی نے اور تھا بیعت کرنا عبد الرحمن کا بعد تین شب کے موت
عمر سے اور روایت کیگئی ہی کہ لوگ ان روزونمین عبد الرحمن کے پاس جمع ہوتے تھے اور مشورہ
اور سرگوشی اونسے کرتے تھے پس کسی مرد صاحب راے کو نہین پاتے تھے کہ برابر کرے عثمان کے
کسی شخص کو پس ہرگاہ بیٹھے عبد الرحمن واسطے بیعت کرنے کے خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا اپنی باتون
مین اور تحقیق دیکھا مینے لوگونکو کہ انکار کرتے ہین مگر عثمان سے اخراج کیا ہی اس روایت کو ابن عساکر نے
اور ایک روایت مین ہی کہ عبد الرحمن نے کہا لیکن بعد حمد و نعت کے ای علی تحقیق نظر کی مینے طرف
لوگونکی پس ہرگز نہین دیکھا مینے اونکو کہ عدول کرتے ہون عثمان سے پس نہ قرار دو تم اوپر اپنی نفس کے
کسی راہ کو پھر ہاتھ عثمان کا پکڑ کے کہا کہ مین تمسے بیعت کرتا ہون اوپر سنت خدا اور سنت رسول
اور سنت دونو خلیفونکی جو بعد پیغمبر کے ہوئی ہین پھر بیعت کی عبد الرحمن نے اور بیعت کی مہاجرین
اور انصار نے اور اخراج کیا ہی سعد نے انس سے کہا انس نے کہ پیغام بھیجا عمر نے پاس ابو طلحہ انصاری
کے ایک ساعت قبل اپنے مرنیکے کہ تم خود پچاس آدمی انصار کے اپنے ہمراہ لیکر ان چھو آدمی اصحاب شوری
کیساتھ رہو مین گمان کرتا ہون کہ وہ کسی گھر مین مجتمع ہونگے پس تم اوسکے دروازے پر کھڑے رہو مع اپنی ساتھیون
کے اور کوئی شخص اونکے پاس جانے نہ پاوے اور نہ چھوڑو اونکو کہ تیسرا دن گزرے تا اینکہ وہ لوگ ان چھہ شخص سے
کسیکو امیر مقرر کرین اور بیچ مسند احمد کے ابو وائل سے منقول ہی وہ کہتا ہی کہ مینے عبد الرحمن سے پوچھا کہ تمنے
کیونکر بیعت عثمان سے کی اور علی کو چھوڑ دیا عبد الرحمن نے کہا میری کچھ خطا نہین ہی تحقیق ابتدا کی مینے
علی سے اور اونسے کہا مینے کہ مین تمسے بیعت کرتا ہون اوپر کتاب خدا اور سنت پر اوسکے رسول کی اور اوپر
سیرت ابو بکر اور عمر کے علی نے جواب دیا کہ بقدر استطاعت پھر یہی امر مینے عثمان پر پیش کیا اونے کہا اچھا ان
روایات سے ظاہر ہی کہ درباب نفر اہل شوری و متعین کرنے خلیفہ کے کسقدر اہتمام حضرت عمر نے کیا کہ ابو طلحہ انصاری
کو مع پچاس نفر انصار کے اہل شوری پر متعین کیا کہ تین روز مین ان لوگون سے خلیفہ مقرر کراوے اس سے زیادہ
کیا دلیل ضعیف ان احادیث کی ہوگی جسمین تصریح خلافت حضرات ثلثہ کی وارد ہی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف نے جو حضرت

علی کے خلیفہ کرنیکے باب مین اقوال مختلف و متضاد ارشاد فرمائے ہین کبھی تو یہ فرماتے ہین کہ حضرت علی
خلافت حضرت عثمان سے راضی ہوگئے کبھی یہ فرماتے ہین کہ مین نے علی سے کہا کہ لوگ عثمان کیطرف مائل ہین
تم اپنی نسبت کچھ فکر نکرو کبھی یہ فرماتے ہین کہ ابتدا مینے علی سے کرکے کہا اگر مین تمسے بیعت کرتا ہون اوپر
کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین کی حضرت علی نے کہا کہ جسقدر مجکو استطاعت ہو اوسپر عمل کرونگا اور
عثمان سے جب مینے یہ بات کہی فی الفور عثمان نے قبول کیا تب مینے عثمان سے بیعت کی پس اختلاف بیان
غالبًا بسبب قلت حافظہ کے حضرت عبد الرحمن سے واقع ہوا ہے ورنہ حضرت علی کو تو دعویٰ اپنی خلافت کا تھا
اور حضرت نے اپنی خلافت پر احتجاج کیا ہے یہ بیان کہ حضرت علی خلافت حضرت عثمان سے برغبت راضی ہو گئے
تھے غلط محض ہے بلکہ خود حضرت عمر کو حضرت علی کا بالطبع خلیفہ مقرر کرنا منظور نہ تھا چنانچہ جلد دوم روضۃ
الاحباب مین بصفحہ ۱۹۶ لکھا ہے در روایتے آنکہ گفت گمان من آنست کہ والی مسلمانان نشود مگر یکے از این دو مرد
عثمان یا علی اگر بر عثمان مسلم شود وے بدرستیکہ مردی ہست کہ در او تساہل و لین جانبی ہست و اگر امر بر علی قرار
یابد وے مردیست کہ در او دعابہ و مطایبہ ہست و سزاوار ترین مردم ہست کہ ایشان را بر طریق قویم حق مستقیم دارد
اس عبارت سے عیان و آشکار ہے کہ حضرت عثمان سہل انکار اور سست تھے اور ایسے شخص سے لیقادین قویم کا
طریق مستقیم پر ممکن نہین ہے بخلاف حضرت علی کے کہ خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ حضرت علی لوگونکو دین حق پر
قایم رکھینگے باوصف اسکے اونمین دعابہ اور مطایبہ کا عیب لگا کر ناقابل خلافت تصور فرمایا حالانکہ مطایبہ
سنت نبوی صلعم سے ہے مگر چونکہ حضرت عمر خود فظ غلیظ یعنی سنگدل اور بدمزاج تھے لہذا مطایبہ یعنی خوش
مزاجی اور مزاح کو عیب قرار دیا شعر چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر۔ ایسے ہی
حضرت عبد الرحمن بن عوف کو ہرگز منظور نہ تھا کہ حضرت علی خلیفہ مقرر ہون چنانچہ یہ اختلاف اقوال اونکے
شاہد اس دعویٰ کے ہین خصوصًا ۔ آخر مین جو حضرت عبد الرحمن نے یہ بیان کیا ہے کہ مینے ابتدا علی سے کی اور
کہا علی سے کہ مین تمسے بیعت کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر کرتا ہون علی نے کہا کہ جسقدر
مین استطاعت رکھتا ہون اوسقدر عمل کرونگا یہ صاف تدبیر خلافت عثمان تھی جانتے تھے کہ حضرت علی
سیرت شیخین پر راضی نہونگے اور عمل نکرینگے بلکہ چاہینگے کہ فقط کتاب خدا و سنت رسول پر عمل ہو اور بعد کتاب و
سنت پابندی سیرت شیخین کے کیا حاجت تھی علاوہ اسکے حضرت علی بنص رسول ہمیشہ حق کے ساتھ تھے
اور حق اونکے ساتھ تھا اور اس مطلب کو واضح تر قطب الاقطاب شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین

مین بصفحہ (۱۸۹) مطبوعہ دہلی مین لکھا ہی کہ جس سے واضح ہی تامل حضرت کا سیرت شیخین کی نسبت اور وہ عبارت
یہ ہے فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِعَلِیٍّ وَعُثْمَانَ اَنَا اَخْتَارُ اَحَدَکُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ فَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ یَا عَلِیُّ عَلَیْکَ عَهْدُ اللّٰهِ
وَمِیْثَاقُهٗ وَ ذِمَّتُهٗ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا اَنَا اُبَایِعُکَ لَتَنْصَحَنَّ لِلّٰهِ وَ
لِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَتَسِیْرَنَّ بِسِیْرَةِ رَسُوْلِهٖ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا فَخَافَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ لَا یَقْوٰی مَا قَوُوْا عَلَیْهِ فَلَمْ یُجِبْهُ ثُمَّ
اَخَذَ بِیَدِ عُثْمَانَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَجَابَهٗ عُثْمَانُ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی ذَالِکَ فَمَسَحَ یَدَ عُثْمَانَ فَبَایَعَهٗ ثُمَّ بَایَعَ النَّاسُ
اَجْمَعُ فَصَارَ عُثْمَانُ خَلِیْفَةً بَیْنَ النَّاسِ بِاتِّفَاقِ الْکُلِّ فَکَانَ
اِمَامًا حَقًّا اِلٰی اَنْ مَاتَ وَلَمْ یُوْجَدْ فِیْهِ اَمْرٌ یُوْجِبُ الطَّعْنَ وَلَا
فِسْقَهٗ وَلَا قَتْلَهٗ ترجمہ پس کہا عبد الرحمن نے علی اور عثمان سے کہ مین تم دونو کو پسند کرتا ہون
واسطے کار خدا اور رسول اور مومنین کے پھر ہاتھ علی کا پکڑ کے کہا کہ اے علی لازم ہی تمپر عہد و پیمان خدا اور رسول
کا جسوقت کہ مین تمسے بیعت کرون ہر آئینہ نصیحت کرو تم واسطے رضا خدا اور رسول کے اور واسطے حق مسلمانو کے
اور ہر آئینہ چلو تم ساتھ سیرت ابوبکر اور عمر کے راضی ہوا اللہ اون سے پس ڈرے علی کہ اونکو قوت نہو جس چیز پر
کہ قوت رکھتے تھے ابوبکر اور عمر تب علی نے قبول نکیا پھر عبد الرحمن نے ہاتھ عثمان کا پکڑا اور جو علی سے
کہا تھا وہی عثمان سے کہا پس عثمان نے اون شرائط کو قبول کیا پھر عبد الرحمن نے ہاتھ عثمان کا چھوا اور
بیعت کی عثمان سے پھر سب لوگون نے بیعت کی پس ہوگئے عثمان باتفاق کل کے خلیفہ درمیان مردم اور رہے
عثمان امام برحق تا اینکہ مر گئے اور نہین پایا گیا عثمان مین کوئی امر ایسا کہ واجب کرتا جو اوپر طعن کو یا فسق کو
یا اونکے قتل کو اس عبارت حضرت پیر دستگیر سے عیان و آشکار ہی کہ حضرت علی نے اپنی بیعت سے بر وقت التماس
حضرت عبد الرحمن کے محض اسوجہ سے انکار کیا کہ حضرت عبد الرحمن بیعت مین یہ شرط حضرت علی سے
کرتے تھے کہ تم سیرت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر پر چلو علی کو خوف اس بات کا ہوا کہ جو قوت حضرت شیخین
مین تھی علی مین نہو پس یہ ڈرنا حضرت علی کا نہایت حیرت خیز اور تعجب انگیز ہے کسلیے کہ وہ کون قوت
ایسی تھی کہ جو حضرت شیخین مین تھی اور حضرت علی مین نتھی خلافت رسول کیلیے بظاہر دو قوت درکار ہین

ایک قوت ایمانی کہ شامل ہی علم بالقرآن والسنۃ اور زہد و تقوی و ورع کو دوسری قوت جسمانی یہ دونو
قوتین تواتر روی کتب معتبرہ اہل سنت کی حضرت علی مین بدرجہ کمال پائی جاتی ہین چنانچہ قوت عرفان
ایسی تھی کہ صواعق محرقہ مین بصفحہ (۱۱۳) منقول ہی کہ خود حضرت علی فرماتے تھے لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ
مَا ازْدَدْتُ یَقِیْنًا ترجمہ اگر پردہ کھلجای تو نسبت ذات وصفات اللہ تعالی کے جسقدر مجکو یقین
حاصل ہی اوسمین زیادتی نہو۔ قوۃ علمیہ ایسی تھی کہ اوسی کتاب مین بصفحہ (۱۱۲) منقول ہی عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ قَالَ عَلِیٌّ سَلُوْنِی عَنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اٰیَۃٍ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَیْلٍ نَزَلَتْ
اَمْ بِنَہَارٍ اَمْ فِی سَہْلٍ اَمْ جَبَلٍ ترجمہ ابو الطفیل کہتا ہی کہ کہا علی نے تملوگ پوچھو مجھسے
معانی قران کہ بیس بتحقیق کوئی آیت ایسی نہین ہی جسکو مین نہ جانتا ہون کہ رات کو یا دن کو یا بیچ
زمین نرم کے یا بیچ پہاڑ کے نازل ہوئی ہی اور اسی صفحہ مین منقول ہی کہ حضرت علی فرماتے تھے وَاللّٰہِ
مَا نَزَلَتْ اٰیَۃٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِیْمَ نَزَلَتْ وَاَیْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰی مَنْ نَزَلَتْ اِنَّ
رَبِّی وَھَبَ لِی قَلْبًا عَقُوْلًا وَّلِسَانًا نَاطِقًا ترجمہ خدا کی قسم کوئی آیت نہین نازل ہوئی
مگر یہ کہ مین جانا کہ کس کے بارہ مین نازل ہوئی ہی اور کسپر نازل ہوئی ہی بتحقیق میرے پروردگار نے مجھکو دل
صاحب عقل اور زبان گویا عطا فرمائی ہی اور اوسی کتاب کے صفحہ (۱۰۷) مین منقول ہی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا وَفِی
رِوَایَۃٍ فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاتِ الْبَابَ ترجمہ کہا علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
کہ مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی اور ایک روایت مین ہے کہ پس جو شخص ارادہ کرے علم کے حاصل
کرنیکا پس چاہیے کہ اوسکے دروازہ مین آوے اور اوسی کتاب مین بصفحہ (۱۱۱) منقول ہی قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ عَلِیٌّ اَقْضَانَا وَقَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ یَقُوْلُ سَلُوْنِی اِلَّا
عَلِیٌّ وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَفْرَضُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَاَقْضَاھَا
عَلِیٌّ وَذُکِرَ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اِنَّہٗ اَعْلَمُ مَنْ بَقِیَ بِالسُّنَّۃِ ترجمہ کہا عمر ابن خطاب نے
کہ علی ہملوگونمین بڑے حکم دینے والے معاملات مین ہین اور کہا عمر نے کہ صحابہ مین کوئی ایسا شخص
نہ تھا جو کہے کہ مجھسے پوچھو مگر علی اور روایت کی ہی ابن عساکر نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہین کہ
بڑے جاننے والے فرایض کے اور بڑے حکم دینے والے معاملات مین اہل مدینہ مین علی ہین اور ذکر کیا گیا

علی کا عایشہ کے نزدیک تب کہا عایشہ نے تحقیق علی عالم ترین باقیماندو نمین احادیث نبوی کی ہے
قوت زہد اور تقوی ایسی تھی کہ عقیل اپنے حقیقی بڑے بھائی کی رعایت نہ کی چنانچہ اوسی کتاب مین
صفحہ (۱۱۲) منقول ہی اَخرَجَ ابنُ عَساکِرَ اَنَّ عَقِیلاً سَأَلَ عَلِیًا فَقَالَ اِنِّی مُحتَاجٌ وَ اِنِّی
فَقِیرٌ فَاَعطِنِی قَالَ اصبِر حَتّٰی یَخرُجَ عَطَاؤُکَ مَعَ المُسلِمِینَ فَاُعطِیکَ مَعَهُم
فَاَلَحَّ عَلَیهِ فَقَالَ لِرَجُلٍ خُذ بِیَدِهِ وَانطَلِق بِهِ اِلٰی حَوَانِیتِ اَهلِ السُّوقِ فَقَالَ
لَهٗ دُقَّ هٰذِهِ الاَقفَالَ وَخُذ مَا فِی هٰذِهِ الحَوَانِیتِ قَالَ تُرِیدُ اَن تَتَّخِذَنِی سَارِقًا
قَالَ وَاَنتَ تُرِیدُ اَن تَتَّخِذَنِی سَارِقًا اَن اٰخُذَ اَموَالَ المُسلِمِینَ فَاُعطِیکَهَا دُونَهُم
قَالَ لَاٰتِیَنَّ مُعٰوِیَۃَ قَالَ اَنتَ وَذَاکَ فَاَتٰی مُعٰوِیَۃَ فَسَئَلَهٗ فَاَعطَاهُ مِاَۃَ اَلفٍ
ثُمَّ قَالَ اصعَد عَلَی المِنبَرِ فَاذکُر مَا اَولَاکَ بِهٖ عَلِیٌّ وَمَا اَولَیتُکَ فَصَعِدَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ وَاَثنٰی عَلَیهِ ثُمَّ قَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی اُخبِرُکُم اِنِّی اَرَدتُ مُعٰوِیَۃَ عَلٰی
دِینِهٖ فَاختَارَنِی عَلٰی دِینِهٖ ترجمہ روایت کی گئی ہی ابن عساکر سی کہ تحقیق عقیل نی سوال کیا
علی سی کہ مین فقیر اور محتاج ہون مجھکو کچھ دیجیے علی نی کہا صبر کرو جب عطا مسلمانونکا نکالا جاویگا اونکی
ساتھ تمکو بھی دونگا عقیل نے صبر نکیا اور اصرار کیا کہ اونکو کچھ دیا جاے علی نے ایک شخص سے کہا کہ عقیل
کا ہاتھ پکڑکے بازار مین لیجا کہ قفل دکانہاے بازار کا توڑکر جو دکانون مین رکھا ہی لیوے عقیل نے
کہا کہ مجھکو تم چاہتے ہو کہ چوری مین ماخوذ کرو علی نے کہا تم چاہتے ہو کہ مجھکو چوری مین ماخوذ
کرو باینطور کہ مال مسلمانونکا مین لیکر بغیر اونکے دینے کے تمکو دیدون عقیل نی کہا مین ہر آیئینہ
معٰویہ کی پاس جاتا ہون علی نے کہا تمکو اختیار ہی پس عقیل معٰویہ کے پاس گئے اور اونسے کچھ مانگا
معاویہ نے ایک لاکھ درہم عقیل کو دیا تب معٰویہ نے عقیل سے کہا کہ تم منبر پر چڑھکر جو کچھ علی نے
تم سے سلوک کیا ہی اور جو کچھ مینے تمسے سلوک کیا ہی بیان کرو پس عقیل منبر پر چڑھکر پس حمد و
ثناے الٰہی بیان کرکے کہا ای لوگو مین تمکو آگاہ کرتا ہون کہ مینے چاہا تھا کہ علی مجھکو اپنے دین
پر اختیار کرین پس علی نے اپنے دین کو اختیار کیا اور مینے معٰویہ سے چاہا کہ اپنے دین پر
مجھکو اختیار کرے پس معٰویہ نے اپنے دین پر مجھکو اختیار کیا الحمد للہ بشہادت احادیث نبویہ
بلکہ گواہی سی خود حضرت عمر اور حضرت عایشہ کی بخوبی ثابت ہوگیا کہ قوت ایمانیہ حضرت علی کو بدرجہ کمال حاصل

تھی اور شہر علم کے آنحضرت صلعم تھے حضرت علی اوسکے دروازہ تھے اور علم قرآن اور حدیث کا ایسا حضرت علی
کو حاصل تھا کہ کسی صحابہ کو ایسا علم قران و حدیث کا حاصل نہ تھا چنانچہ باب اول مین ہمنے لکھا ہو کہ حضرات ثلثہ اکثر
خلاف قرآن کے احکام صادر کرتے تھے عورتین اونکو الزام دیتی تھین حضرت عثمان نے لاکھون روپیہ مال
خدا کے بنی امیہ خصوصًا مروان اپنے چچیرے بھائی کو دیدیے الغرض باقی رہی قوت جسمانی پس وہ بھی اسد رحیم
کی علی مین تھی کہ کسی شخص کو جز رسول اللہ صلعم کے حاصل نہین ہوئی چنانچہ غزوات بدر و اُحد و خندق
و حنین و خیبر جنکی کیفیت تفصیلی ہم باب اول مین لکھ چکے ہین شاہد عادل اس دعوی کے ہین خود پیغمبر
نے کرار غیر فرار فرمایا ہی سب ہمراہیان رسول جنگ مین بھاگ گئے علی ابن ابیطالب کے ثبات قدم مین کبھی
لغزش نہین آئی چنانچہ ادنی قوۃ جسمانی علی ابن ابیطالب کی یہ کیفیت تھی کہ صواعق محرقہ کے باب نہم کی فصل
اول مین بصفحہ (١٠٦) لکھا ہی وَاَعطَاہُ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اللِّوَاءَ فِی مَوَاطِنَ
کَثِیرَۃٍ سِیَّمَا یَومَ خَیبَرٍ وَاَخبَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَن یَکُونَ عَلٰی یَدِہٖ
کَمَا فِی الصَّحِیحَینِ وَحَمَلَ یَومَئِذٍ بَابَ حِصنِہَا عَلٰی ظَہرِہٖ حَتّٰی
صَعِدَ المُسلِمُونَ عَلَیہِ فَفَتَحُوہَا وَاَنَّہُم جَرُّوہُ بَعدَ ذٰلِکَ فَلَم
یَحمِلہُ اِلَّا اَربَعُونَ رَجُلًا وَفِی رِوَایَۃٍ اَنَّہُ تَتَرَّسَ فِی بَابِ الحِصنِ عَن
نَفسِہٖ فَلَم یَزَل یُقَاتِلُ وَہُوَ فِی یَدِہٖ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیہِ ثُمَّ اَلقَاہُ فَاَرَادَ
ثَمَانِیَۃٌ اَن یَقلِبُوہُ فَمَا استَطَاعُوا ترجمہ اور دیا علی کو نبی صلعم نے علم اکثر جگہ خصوصًا بروز
جنگ خیبر کے اور خبر دی پیغمبر صلعم نے کہ فتح علی کے ہاتھ پر ہوگی جیسا کہ صحیحین مین وارد ہی اور بروز جنگ خیبر کے اُٹھایا
علی نے دروازہ قلعہ کا اپنی پشت پر یہانتک کہ مسلمانون نے اوسی دروازے پر چڑھکر قلعہ کو فتح کیا اور
مسلمانون نے بعد فتح کے چاہا کہ اوس دروازہ کو کھینچین پس نہ اوٹھا سکے اوسکو مگر چالیس آدمی اور ایک
روایت مین ہی کہ علی نے دروازہ قلعہ کو اوٹھا کر ڈھال بنایا تھا واسطے اپنی حفاظت کے اور اوس دروازہ
قلعہ کو ہاتھ مین لئے ہوئے لڑتے تھے تاآنکہ فتح کی تب اوس دروازے کو پھینک دیا پھر آٹھ آدمی نے ارادہ کیا
کہ اوس دروازے کو پلٹ دین نہ اوٹھا سکے یہ قوت جسمانی حضرت علی کو اللہ تعالی نے بسبب کمال قوت ایمانی
حضرت علی کی عطا فرمائی تھی بہرکیف جب کتب اہل سنت سے ثابت ہی کہ قوت ایمانی اور قوت جسمانی حضرت
علی مین ایسی تھی کہ حضرات ثلثہ بلکہ غیر رسول صلعم کے کسی مین نہ تھی تو معلوم ہوا کہ جو حضرت پیر دستگیر

اہل سنت نے لکھا ہو کہ جب حضرت عبدالرحمن ابن عوف نے حضرت علی سے کہا کہ مین تمسے بیعت کرتا ہون تاکہ تم نصیحت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے اور حق مومنین کے اور چلو تم ساتھ سیرت ابوبکر او عمر کے پس دوسرے علی کہ اونکو قوت نہو جس چیز پر کہ قوت رکھتے تھے ابوبکر او عمر تب علی نے قبول نکیا اس قوت سے حضرت علی نے قوت حرص وہوائے دنیوی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تھی مراد لی تھی واقع مین حضرت علی کا خوف بجا تھا یہ قوت حضرت علی مین کہان تھی کہ لاش اطہر رسول کو بغسل وکفن ودفن چھوڑ کر طلب حکومت کیلئے سقیفہ بنی ساعدہ مین چلے آتے اور دختر رسول کو میراث پدری سے محروم کرتے اور اونکی گھر جلانیکے لئے آگ اور لکڑی لیجاتے بنابرین حضرت علی نے بیعت سے انکار کیا اور چونکہ حضرت عثمان مین یہ قوت موجود تھی وہ بے تکلف سیرت شیخین پر راضی ہوگئے اور خلیفہ بن بیٹھے طرفہ تماشا تو یہ ہو کہ بنص صریح قرآنی ثابت ہو کہ پادشاہی اور فرمانروائی کیلئے کشادگی علم وجسم کی لازم ہے چنانچہ سورہ بقر مین بیچ دوسرے پارے کے اللہ تعالی فرماتا ہو وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ اور کہا اونکو اونکے نبی نے اللہ نے کھڑا کردیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ بولے کہان ہوگی اوسکے واسطے سلطنت ہمارے اوپر اور ہمارا حق زیادہ ہو سلطنت مین اوس سے اور اوسکو نہین ملی کشایش مال کی کہا اللہ نے اسکو پسند کیا تمسے اور زیادہ کشایش دی علم مین اور بدن مین اور اللہ دیتا ہو اپنی سلطنت جسکو چاہے اور اللہ کشایش والا ہو سب جانتا ہو اس آیہ شریفہ سے ثابت اور متحقق ہو کہ اللہ تعالی نے بسبب بسط علم وجسم کے طالوت کو اونکی قوم پر بادشاہ مقرر کیا اور کشادگی علم وجسم حضرت علی کے کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے اسدرجہ کمال پر ثابت ہو کہ حضرات ثلاثہ بلکہ کسی صحابہ مین نہ تھے پس بنص قرآنی حضرت علی احق بالخلافت تھے اور حضرت عمر نے بمخالفت کتاب خدا کے حضرت ابوبکر کو زبردستی خلیفہ بنادیا اور یہ بیان کبھی شیخ ابن حجر اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا کہ حضرت علی خلافت حضرت عثمان سے راضی ہوگئے تھے اور برغبت خاطر اونسے بیعت کی صحیح نہین ہو کیسلئے کہ اگر حضرت علی خلافت حضرت عثمان سے راضی ہوتے تو اپنی خلافت پر بنصوص قرآن وحدیث کے احتجاج نفرماتے چنانچہ خود شیخ ابن حجر صواعق محرقہ کے صفحہ

(۱۱۱) مین لکھتے ہین۔ وَاَخرجَ الدّارُقطنی اَنّ عَلِیًّا قَالَ لِلسِّتَّةِ الَّذِینَ جَعَلَ عُمَرُ
الْاَمْرَ شُوریٰ بَیْنَھُمْ کَلَامًا طَوِیْلًا مِنْجُمْلَتِہٖ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ ھَلْ فِیْکُمْ
اَحَدٌ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ
وَالنَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غَیْرِیْ قَالُوا اللّٰھُمَّ وَمَعْنَاہُ مَا رَوَاہُ عَنْتَرَۃُ عَنْ عَلِیِّ
الرِّضَا اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَنْتَ قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ
فِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَقُوْ النَّارُ ھٰذَا لِیْ وَھٰذَا لَکَ **ترجمہ** اور روایت کی ہی دارقطنی
کہ بتحقیق علی نے کہا اون چہہ آدمیون سے کہ جنکے درمیان مین عمر نے شوریٰ قرار دیا تھا کلام طویل
منجملہ اوسکے یہ ہی کہ علی نے کہا کہ مین تملوگونکو قسم دیتا ہون کہ تملوگو نمین کوئی ایسا ہی جسکے واسطے
رسول اللہ صلعم نے کہا ہو کہ یا علی تم تقسیم کرنیوالے جنت اور دوزخ کے بروز قیامت ہو سوا میرے
سبھون نے کہا یا اللہ کوئی ایسا نہین ہی اور معنی اسکے جو روایت کی ہی عنترہ نے علی رضا سے
کہ کہا رسول اللہ صلعم نے علی سے کہ تم تقسیم کنندہ دوزخ اور جنت کی ہو پس بروز قیامت علی دوزخ
کہینگے کہ یہ میرے لیے ہی اور یہ تیرے لیے ہی ہرچند صاحب صواعق محرقہ نے منجملہ کلام طویل حضرت علی کے
صرف ایک حدیث بیان کی ہی مگر جلد دوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ (۲۳۳) و (۲۳۴)۔ بالتفصیل
کلمات ہدایت سمات حضرت علی کے لکھے ہین اور وہ یہ ہی و در بعضے از کتب تواریخ بنظر رسیدہ کہ چون عبد الرحمن
بن عوف با امیر المومنین عثمان بیعت نمود حضار مجلس با او دران امر موافقت کردند علی مرتضی تامل و تعلل ورزید
فرمود سوگند میدہم شمارا و میخواہم کہ با من راست گوئید کہ در میان اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ احدی
کہ آنسرور وقتیکہ سلسلہ عقد مواخات را میان یاران خویش استحکام میداد با او عقد اخوت بستہ فرمودہ
اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ غیر از من جملہ حضار مجلس گفتند نے بعد ازان فرمود ہیچکس در میان
شما ہست کہ حضرت در شان او فرمودہ باشد مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ غیر از من ہمہ گفتند نے
آنگاہ فرمود ہیچ احد در میان شما ہست کہ آنسرور با او فرمودہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا
اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ غیر از من جمیع حضار از صحابہ کبار گفتند نے پس فرمود در میان شما ہیچ مردی ہست
کہ امین وحی و ضبط امر و نہی او را بہ سورہ برائت مومن داشتہ علی عظیم الشان گردانیدہ باشد بانکہ
کافہ جماعہ دانید کہ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِیْ غیر از من زمرہ حضار با جمعہم

گفتند نے دیگر فرمود کہ آیا نمیدانید کہ سید بشر شفیع روز محشر جملہ مہاجرین و کل انصار مر العین فرمودہ بر ہم سرایا بجانب دشمن فرستاد و ایشان را وصیت بانقیاد و متابعت امر جیشش نمود و بر من ہرگز کسے را امیر نگردانید طائفہ حاضرین باجمعہم گفتند بلے ہمچنین بودہ کہ میفرمائی دیگرے گفت آیا میدانید کہ معلم معلمہ علمت علم الاولین والاخرین اعلاے اعلام علم من فرمودہ یاران را اعلام کرد بایں طریقہ کہ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا و بروایتے اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا گفتند آرے میدانیم دیگر فرمود آیا میدانید کہ اصحاب رسول اللہ علیہ وسلم مکرر او را در مقام مخاطرہ باعدا گزاشتہ از معرکہ محاربہ فرار نمودند و من ہرگز در ہیچ موطن مخوف از آنسرور تخلف نمودہ نفس خویش را وقایہ نفس انفس و جثہ اقدس آنحضرت کردم گفتند بلے ہمچنین ہست باز فرمود آیا میدانید کہ اول مردے کہ قدم در دائرہ ایمان و اسلام در آورد منم ہمہ گفتند بلی میدانیم آنگاہ فرمود کدام یک از ما اقرب ہست برسول صلی اللہ علیہ وسلم از روے نسب جملہ گفتند مرتبہ اقربیت ترا ثابت و مسلم و قدم مزیت تو در راہ قربت و قرابت بآنسرور بغایت راسخ و محکم ہست در این حال عبد الرحمن گفت یا اَبَا الْحَسَن ہمہ این فضایل را کہ برشمردی چنین ہست کہ در تحت تصرف بیان آوردی و جمیع اصحاب بدین امور اقرار و اعتراف دارند و لکن الکنون اکثر مردم بعثمان میل نمودہ با او بیعت کردند متوقع از جناب تو آنکہ با جمہور موافقت نمائی و بقدم قبول و اقبال پیش آئی شاہ عرصہ ولایت فرمود بخدا سوگند کہ شما میدانید کہ احق بخلافت کیست و مع ذالک بمقتضے علم خود عمل نمی نمائید بنا بر ملاحظہ اغراض و مصالح دنیوی خود و الحمد کہ من مسلم داشتم این امر را بغیر خود زیرا کہ من میدانم کہ سلامت مسلمانان در این منزل و تسلیم ہست چہ در این تسلیم حیف بر خالصہ من ہست و بر اسلام و مسلمان ترک مناقشہ و منافسہ کردم طلبا للاجر و الموجر فیہ و با عثمان بیعت فرمود و این ابیات آبدار کہ از ان ابر گہر بار و بحر مملو از در شاہوار کرم اللہ وجہہ بر صفحہ روزگار یادگار ماندہ مناسب این مقاولہ و گفتار ہست **شعر**

قَدْ یَعْلَمُ النَّاسُ اَنَا خَیْرُهُمْ نَسَبًا ‌ ‌ وَنَحْنُ اَفْخَرُهُمْ بَیْتًا اِذَا فَخَرُوْا

رَهْطُ النَّبِیِّ وَهُمْ مَاوَی کَرَامَتِهٖ ‌ ‌ وَنَاصِرُ الدِّیْنِ وَالْمَنْصُوْرُ مَنْ نَصَرُوْا

وَالْاَرْضُ تَعْلَمُ اَنَا خَیْرُ سَاکِنِهَا ‌ ‌ کَمَا بِهٖ یَشْهَدُ الْبَطْحَاءُ وَالْمَدَرُ

وَالْبَیْتُ ذِی السِّتْرِ وَالْاَرْکَانِ سَکِنُوْ ‌ ‌ نَادَی بِذٰلِکَ رُکْنُ الْبَیْتِ وَالْحَجَرُ

شعر

کمال قدر تو ہرگز کجا تواند دید ‌ ‌ بچشم سیر فلک کحل ار شود زر ناب

فراز قدر تو قدر دگرچنان باشد ‌ ‌ کہ وہم از ان سوے گردون گمان بود صحرا

اگر ز کوہ بپرسد کسے ببانگ بلند ۔ کہ در میانۂ اولاد آدم و حوا ++
کسے نظیر تو در حیز زمانہ ندید ۔ برانچہ گفت گواہی دہد زبان صدا

اب صاحبان بصیرت بدیانت وانصاف ان احتجاجات حضرت علی کو ملاحظہ کر کے ارشاد فرماوین اگر حضرت امیر المومنین خلافت حضرت عثمان کو حق جانتے تو اسقدر احتجاج اور استدلال اپنی خلافت پر کیون فرماتے علاوہ اسکے جلد سوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ ۵۶۲ منقول ہو کہ بعد قتل حضرت عثمان کے جب لوگون نے حضرت علی سے خواہش بیعت کی کی آنگاہ فرمود بمسجد روید کہ این امر بخفیہ بمقطع نتوان رسانید پس بمسجد رفتند واول کسیکہ باو بیعت کرد طلحہ بود بعد از او زبیران سعادت دریافت آنگاہ اہل مصر بیکبار بعد از ان مہاجر و انصار و اہل مدینہ گروہ گروہ شرف بیعت باو دریافتند پس امیر المومنین علی روز جمعہ بر سر منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برآمد و خطبہ در غایت بلاغت و فصاحت انشا فرمود و گویند اول آن خطبہ این بود کہ الحمد للہ علی احسانہ قد رجع الحق الی مکانہ ترجمہ سب حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے بنا پر اوسکے احسان کی تحقیق پھرا حق طرف اپنی جگہ کے پس یہ فقرہ خطبہ حضرت امیر علیہ السلام کا دلیل قاطع اور حجت ساطع ہو کہ حضرت علی ہرگز خلافت حضرت عثمان کو حق نہین جانتے تھے پس حضرت نے جو بیعت حضرت عثمان سے کی یہ دلیل حقیت خلافت حضرت عثمان کی نہین ہو سکتی ہو کہ حضرت خود فرماتے تھے کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احق خلافت کا کون ہے باوجود اسکے موافق اپنے علم کے عمل نہین کرتے ہو بسبب اغراض اور مصالح دنیوی کے واللہ کہ مین امر خلافت کو اپنے غیر پر مسلم کرتا ہون اسلیئے کہ سلامتی مسلمانون کی اسمین ہو اور ظلم مجھپر خاص ہو تا ہو اور اسلام اور مسلمانون سے مینے ترک جھگڑے اور فساد کا بتوقع ثواب کے کیا پس معلوم ہوا کہ حضرت امیر نے حضرت عثمان سے جو بیعت کی اور منازعت اور مقاتلہ نہین کیا محض تعمیل حکم رسول اللہ صلعم کی کی کہ آنحضرت صلعم نے وقت آخر امیر المومنین سے وصیت کی تھی و بعد از من مکروہات بتو خواہد رسید باید کہ دلتنگ نشوی و صبر کنی وچون بہ بینی کہ مردم دنیا اختیار کنند باید کہ تو آخرت را اختیار کنی جیسا کہ صفحہ (۵۵۵) مین جلد دوم مدارج النبوۃ کے لکھا ہو تو یہ صبر اور سکوت حضرت علی کا دلیل حقیت خلافت حضرات ثلثہ کی نہین ہو سکتا ہے اور حدیث صحیح بخاری کی بھی ہمنے باب اول مین لکھی ہو جسمین رسول اللہ صلعم نے صحابہ کی دنیا کیطرف مائل ہونیکی خبر دی ہی چونکہ ارشاد مخبر صادق کا تھا مطابق اوسکے واقع ہوا کہ بعد انتقال رسول اللہ صلعم کے صحابہ مائل دنیا کیطرف ہوگئے اور تمسک اہل بیت رسول کا نکیا ضلالت اور گمراہی مین پڑگئے الغرض

تا زمان امارت حضرت عثمان کے جو سلوک اور روش صحابہ نے حضرت علی کی بطور مشتے نمونہ از خروارے تھوڑا سا
حال لکھا گیا اب واقعات و حالات مابعد قتل حضرت عثمان کے باختصار بیان کئے جاتے ہیں کہ ابھی ہم نے
روضۃ الاحباب سے لکھا ہے کہ بعد قتل حضرت عثمان کے پہلے حضرت طلحہ پھر حضرت زبیر نے باصرار حضرت علی
سے بیعت کی اور یہ دونو صاحب حسب عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے منجملہ اون دس شخصونکے ہین جنکے
جنتی ہونیکی رسول اللہ صلعم نے بشارت دی تھی بنابراین نہایت اچھا ذریعہ دخول جنت کا ان دو صاحبون نے
حاصل کیا چنانچہ روضۃ الاحباب کی جلد سوم مین بصفحہ ۱۰۱ منقول ہے نقلست کہ عایشہ صدیقہ
بعد فراغ از ادای حج از مکہ بمدینہ می آمد کہ در اثنای راہ خبر کشتہ شدن عثمان و جلوس علی ابن ابیطالب بر مسند
خلافت باو رسید در زمان از راہ برگشتہ بمکہ معاودت نمود ابن عباس در راہ او را پیش آمد و حالانکہ او نیز از گزاردن
حج فارغ شدہ بود بمدینہ میرفت و گفت یَا اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن چہ حال داری و چرا از راہ مدینہ برگشتی و بطرف مکہ میروی
گفت خبر قتل عثمان و خلافت علی بمن رسید دیگر مدینہ جائے توطن من نمیتواند بود و دل عایشہ از جانب علی
غبارے داشت برائے آنکہ در قضیۂ افک با پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم در شان عایشہ گفتہ بود اَلنِّسَاءُ سِوَاہٗ
کَثِیْرَۃٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ آوردہ اند کہ ہریک از طلحہ و زبیر طلب ایالت و حکومت ناحیہ ممالکے و بلادے کہ در تحت
تصرف امیر المومنین بود نمودند طلحہ ایالت بصرہ و زبیر ایالت کوفہ خواست امیر در جواب فرمود کہ من در سوانح مہمات
کلیہ و بصوابدید مشاورت شما احتیاج دارم چون شما ہر یک بگوشۂ بیرون رفتید من با کہ مشورت نمایم ایشان
ہر دو ازین امتناع گرفتہ خاطر شدند و کینہ و فساد و ضغینہ در سینہ آوردند و گفتند علی ہیچ بیعت بر ما ندارد
چہ ما باکراہ و اجبار با او بیعت کردیم و چون این سخن طلحہ و زبیر در میان مردم فاش گشت و خبر مراجعت عائشہ
بمکہ و تخلف بعضے از صحابہ کہ سابق مذکور شد از بیعت امیر المومنین شہرت یافت اختلاف و اضطراب در میان
پدید آمد و ہر کس سخنے میگفت بعضے را سخن اینکہ چہ بودہ است امیر المومنین علی را کہ در اقامت حد بر قاتلان
عثمان تسویف و تاخیر می نماید و جمعے دیگر میگفتند مناسب این بود کہ جماعتے را کہ متہم اند باین امر نزد خود
راہ ندادی امیر المومنین علی چون برین سخنان شان مطلع شد برآمد و خطبہ خواند و ایشان را وعدہ داد
کہ اقامت حد قتلۂ عثمان خواہد کرد وقتیکہ صاحب دم پیدا شود بمحکمۂ شریعت آید و اثبات مدعائے خود نماید بہ بینۂ
عادلہ فے الجملہ مردم را ازین وعدہ تسکینے حاصل شد و من بعد ازین مقولہ سخن کمتر گفتند اور صواعق
محرقہ باب نہم کی فصل اول مین بصفحہ ۱۱۲ لکھا ہے وَاَخْرَجَ السِّلَفِیُّ فِی الطُّیُوْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ

نِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ سَئَلْتُ اَبِیْ عَنْ عَلِیٍّ وَمُعٰوِیَةَ فَقَالَ اِعْلَمْ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ
کَثِیْرَ الْاَعْدَاءِ فَفَتَّشَ لَهٗ اَعْدَاؤُهٗ شَیْئًا فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَجَاؤُا اِلٰی رَجُلٍ قَدْ
حَارَبَهٗ وَ قَاتَلَهٗ فَاطْرَوْهُ کَیْدًا مِنْهُمْ لَهٗ **ترجمہ** روایت کی ہے سلفی نے بیچ
طیوریات کے عبد اللہ بن احمد ابن حنبل سے کہتے ہین کہ پوچھا مینے اپنے باپ سے حال علی اور معٰویہ کا پس کہا
اونسے جان تو کہ بتحقیق علی کے دشمن بہت تھے پھر ڈھونڈھا دشمنون نے اونکا کوئی عیب پس نہ پایا اونکو کوئی
کوئی عیب اونکا پھر آئے وہ لوگ طرف اوس شخص کے جسنے علی سے جنگ کی اور قتال کیا پس اون لوگون نے از روے
مکر کے مدح معٰویہ مین مبالغہ کیا ان روایات سے ظاہر و باہر ہے کہ دشمن علی کے کثیر تھے اور باوجود عیب جوئی
کے کوئی عیب حضرت کا نہین پاتے تھے اسیوجہ سے بعد وفات جناب سرور کائنات کے لوگون نے حضرت علی
کیجانب رجوع نکی اور تا زمان حیات حضرات خلفاے ثلٰثہ کے جناب امیر المومنین حکومت ظاہریہ سے قطعاً ممنوع و
محروم رہے بعد قتل حضرت عثمان کے جب لوگ حضرت امیر کیطرف رجوع ہوے تب بھی حضرت اختیار حکومت سے انکار
کرتے تھے باصرار تمام حضرت زبیر اور طلحہ نے حضرت امیر المومنین سے بیعت کی بعد بیعت کے حضرت زبیر طالب امارت
کوفہ اور حضرت طلحہ خواہان ایالت بصرہ کے ہوے حضرت علی نے قبول نفرمایا جب ان دونو صاحبون نے دیکھا کہ حضرت
علی کی موافقت سے دنیا ہرگز حاصل نہوگی فی الفور نکث بیعت کی چونکہ جانتے تھے کہ حضرت عائشہ کو حضرت امیر سے
عداوت ہے لہذا اونسے مکہ معظمہ مین جا کر ملے اور اونکو اپنا امیر بنا کر بحیلہ قصاص حضرت عثمان کے حضرت امیر سے خوب
جنگ کی جب اس جنگ مین ہزیمت ہوئی اور حضرت زبیر اور طلحہ دونو صاحب مارے گئے اور مدعا دلی اعداے جناب امیر کا
حاصل نہوا تب حضرت معٰویہ جم غفیر اہل شام کا اپنے ہمراہ لیکر بمقام صفین آمادہ قتال و جدال کی حضرت علی سے
ہوئے ان دونو جنگ مین باعانت فریقین کے صدہا صحابی بدری و شرکاے بیعت رضوان وغیرہم اور ہزارہا بندگان
خدا مارے گئے حالانکہ بکثرت احادیث کتب اہل سنت مین موجود ہین اور باب اول مین چند نصوص لکھے بھی گئے ہین
کہ علی سے جنگ کرنیکو رسول اللہ صلعم نے اپنے ساتھ جنگ کرنا فرمایا تھا باینہمہ ان صحابہ کبار اہل سنت نے ہوا و
ہوس نفسانی و طمع زخارف دنیا ہی قطعاً اون احکام رسول کی تعمیل نکی اور حضرت علی سے قتال و جدال کیا
باعث اس جرأت و جسارت کا ان لوگونکی قول حضرت عمر کا ہوا کہ ابتدا اتباع اہل بیت سے اعراض حضرت صدیق
ہی نے کیا یعنی باوصفیکہ پیغمبر صلعم حدیث ثقلین مین گمراہی سے بچنے کو بعد اپنے تمسک قران اور اہل بیت
پر منحصر کر چکے تھے اور اسی حدیث کی شرح مین جو ہمنے اوپر لکھا ہے شیخ ابن حجر کو اعتراف ہے کہ احق بالتمسک

بعد النبی امام و عادل اہل بیت کے حضرت علی تھے اور حضرت علی کو معیت قرآن کی تا قیامت حسب حدیث مسلّمہ
اہل سنت کے لازم تھی مگر آخر وقت جب پیغمبر نے کاغذ و دوات واسطے تحریر نوشتہ کے باین حکم کہ حاضر کرو کاغذ
و دوات تاکہ لکھدون تملوگو ایک نوشتہ تا بعد میرے تملوگ گمراہ نہو طلب فرمایا اوسوقت حضرت عمر نے اتباع اہل بیت
سے انحراف کر کے رسول کی جواب مین کہا حسبنا کتاب اللہ یعنی ہمکو کتاب خدا کافی ہے پس چونکہ ابتداء
اس انحراف اہل بیت کے حضرت عمر نے کی اور عہد حضرات ثلثہ مین خاطر خواہ طلبگاران دنیا کو جاہ و ثروت حاصل
ہوئی یہانتک کہ خاص حقوق اہل بیت کے بھی اونکو نہ ملے پھر تو ہر ایک کا حوصلہ بڑھ گیا ہر طرح سے آزار دہی
علی و فاطمہ اور ایذای و ایلام مین اونکی کوشش کی کسیکو تیغ جفا اور کسیکو سم دغا سے شہید کر کے خاندان
رسول کو تباہ و برباد کر دیا گو گمراہی و ضلالت مین پڑے مگر زخارف دنیوی سے خاطر خواہ متمتع ہوئے الغرض بحمد اللہ
المتعال کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت سے خلافت حضرات ثلثہ کے نہ کسی نص قرآن اور نہ کسی نص حدیث صحیح سے
ثابت ہوتی ہے جیسا کہ باب اول مین ہمنے بالتفصیل لکھا ہے اور نہ باجماع مقررۂ اہل سنت کے ثابت ہوتی ہے
جیسا اس باب مین ہمنے بالتصریح بیان کیا ہے اور سرگاہ ان دونو صورتون سے خلافت حضرات ثلثہ کی غیر ثابت
ہے تو لازم ہوا کہ یہ حضرات محض ہوائے نفسانی اور استحصال دنیائے دنی کے زبردستی خلیفہ بن بیٹھے تھے اور خلافت
انکی حق نہ تھی تائید الہی امر حق مین ضرور ہوا کرتی ہے بنا بر این اسی مضمون کی حدیث بھی کہ خلافت حضرات ثلثہ کی
حق نہ تھی تفسیر مدارک مطبوعہ مطبع افضل المطابع دہلی مین نظر سے گزری اور باب اول مین ہمنے مع آیۂ قرآنی
کے جسکے ذیل مین یہ حدیث وارد ہے لکھی ہے اس مقام پر بقدر حاجت عبارت اوسکی لکھی جاتی ہے پس تفسیر مذکور
کی جلد دوم مین بذیل تفسیر آیۂ نجویٰ کے جو سورۂ مجادلہ مین واقع ہے بصفحہ (۱۱۲) حضرت علی سے منقول ہے
وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَسَائِلَ فَأَجَابَنِي عَنْهَا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْوَفَاءُ قَالَ التَّوْحِيدُ وَ
شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ وَمَا الْفَسَادُ قَالَ الْكُفْرُ وَالشِّرْكُ
بِاللّٰهِ تع قُلْتُ وَمَا الْحَقُّ قَالَ الْإِسْلَامُ وَالْقُرْآنُ وَالْوِلَايَةُ إِذَا انْتَهَتْ
إِلَيْكَ الخ ترجمہ اور پوچھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پھر جواب دیا آنحضرت
نے دسو مسئلونکا پوچھا مینے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفا کیا چیز ہے فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید
ہے اور گواہی دینا ہے اسکی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے پوچھا مینے اور فساد کیا چیز ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کفر ہی اور شرک ہی ساتھ اللہ تعالی کے پوچھا مینے اور حق کیا چیز ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسلام ہے اور قرآن ہی اور بادشاہی یا حکومت ہی جسوقت پہونچے طرف تمہارے منتہی الارب مین لفظ
ولایت کے معنی باین عبارت لکھے ہین وِلَایَۃ بالکسر بادشاہی اور صفحہ ثانی مین پھر لکھا ہی ولایۃ بالفتح والکسر
دست یافتن بران وتصرف کردن دران یُقَالُ وَلِیَ الْوَالِی الْبَلَدَ پھر پانچوین سطر مین لکھا ہے
ونیز ولایۃ بالفتح بادشاہی راندن ویاری دادن بہرحال لفظ ولایۃ خواہ بالکسر ہو خواہ بالفتح قرار دیا جاوے دونو کے
معنی بادشاہی یا حکومت کرنا ہی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذا حرف شرط کے ساتھ فرمایا کہ اوسوقت
بادشاہی یا حکومت حق ہی جسوقت طرف حضرت علی کے پہونچے تو مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کے عیان اور
آشکار ہوگیا کہ جبتک بادشاہی یا حکومت حضرت علی کیطرف نہین پہونچی تھی ناحق تھی اور عہد حضرت ابوبکر
سے تا عہد حیات حضرت عثمان کے بادشاہی یا حکومت حضرت علی کیطرف نہین پہونچی تھی تو حسب ارشاد
مخبر صادق کہ موجب وحی الٰہی کے قول رسول اللہ کا ہوا کرتا تھا بادشاہی اور حکومت حضرات ثلثہ کی ناحق تھی
فشکر خدا وبے ہمتا کا ہی کہ حدیث معتمد مندرج تفسیر اہل سنت وجماعت سے حق نہونا حکومت اور فرمانروای حضرات
ثلثہ کا ثابت اور متحقق ہوگیا قَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا
یعنی تحقیق آیا حق اور مٹ گیا جھوٹھ اور تحقیق جھوٹھ مٹنے والا ہی تمام ہوا باب ثانی انشاء اللہ اب باب
ثالث شروع کیا جاتا ہی وَهُوَ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَبِیَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِیْقِ۔

باب ثالث اس بیان مین ہی کہ کتب معتمدۂ اہل سنت وجماعت سے بعد وفات جناب سرور کائنات علیہ وعلی
آلہ افضل التحیات کی خلافت بلافصل حضرت علی علیہ السلام اور بعد اونکے خلافت گیارہ امام کی جو اولاد رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہین ثابت ہی یا نہین پس ضرور ہی کہ پہلے یہ بیان کیا جاوے کہ حسب قواعد مقررۂ اہل سنت وجماعت
کی خلافت کی کیا تعریف ہی اور شرائط اور لوازم خلافت کی کیا کیا چیزین ہین اور تقرر خلیفہ کا شرعاً کیا طریقہ ہی ہرچند
یہ مطالب کتب کثیرہ مثل شرح عقائد نسفی وشرح مواقف وشرح مقاصد وغیرہ مین بتفصیل مرقوم ہین مگر شاہ
ولی اللہ صاحب والد ماجد شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے بالخصوص اسی بحث مین کتاب مبسوط ازالۃ الخفا لکھی
ہے اور مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی میرے پاس موجود ہی چونکہ شاہ صاحب موصوف نزدیک فرقۂ اہل سنت کے نہایت
مستند ہین حتے کہ شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مین انکو آیۃ الٰہی ومعجزۂ نبوی قرار دیتے ہین اور
یہ بھی شاہ صاحب نے کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ روایات غیر معتبرہ اس کتاب مین مندرج نہین کیگئی ہین بلکہ اسکی

کوشش کی ہی کہ شرف خلافت سے جناب امیر کو علحدہ کر کے خلفائے ثلثہ ہی پر دائرہ خلافت کو محدود کرین لہذا اسی کتاب سے مطالب مذکورہ زیادہ تر لکھے جاتے ہین تاکہ حجت خدا بخوبی تمام ہو شاہ صاحب موصوف نے مقصد اول مین کتاب مذکور کے بصفحہ (۲) لکھا ہی فصل در خلافت عامہ مسئلہ در تعریف خلافت هِيَ الرِّيَاسَةُ الْعَامَّةُ فِي التَّصَدِّي لِاِقَامَةِ الدِّيْنِ بِاِحْيَاءِ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ وَاِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَالْقِيَامِ بِالْجِهَادِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ مِنْ تَرْتِيْبِ الْجُيُوْشِ وَالْفَرْضِ لِلْمُقَاتِلَةِ وَاِعْطَائِهِمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْقِيَامِ بِالْقَضَاءِ وَاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَرَفْعِ الْمَظَالِمِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ نِيَابَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** خلافت ریاست عام ہو بیچ پیش آنیکے واسطے قایم کرنے دین کے ساتھ زندہ کرنے علوم دین کی اور قایم کرنے ستونہاے اسلام کے اور قایم ہونے ساتھ جہاد کے اور اوس چیز کے کہ متعلق ہو ساتھ جہاد کی از قسم آراستہ کرنے لشکر اور مقرر کرنے جنگ کرنیوالونکی اور دینا اونکو مال غنیمت سے اور قایم ہونا ساتھ حکم دینے کے نزاعات مین اور قائم کرنا حدونکا اور رفع مظالم کا اور حکم کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا برائی سے بہ نیابت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **واضح ہو** کہ خلافت کو شاہ صاحب نے منقسم کیا ہی ساتھ خلافت عامہ اور خاصہ کے اسواسطے کہ کتب صحاح اہل سنت مین متعدد حدیثین وارد ہین جنمین پیغمبر صلعم نے خبر دی ہی کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونگے اور تعیین خلفاے دوازدگانہ مین علماے اہل سنت وجماعت کو کمال دشواری پیش آتی ہی چنانچہ قاضی عیاض نے بعد جناب امیر علیہ السلام کے حضرت معویہ اور خلف الرشید اونکے حضرت یزید اور حضرت عبد الملک ابن مروان اور اونکے بیٹونکو خلیفہ رسول قرار دیکر تعداد بارہ کی پوری کی ہے چنانچہ انشاء اللہ بالتفصیل بیان اسکا آیندہ کیا جاویگا لہذا شاہ ولی اللہ صاحب نے اوس خلافت کو جنمین وہ خلفاے دوازدہ گانہ شامل ہین خلافت عامہ قرار دیا ہی اور خلافت خلفاے اربعہ مسلمہ اپنے کو خلافت خاصہ ٹھہرایا ہی پھر یہان دو تقسیم کی ہی ایک خلافت راشدہ منتظمہ جو مخصوص ہی شیخین کے ساتھ دوسری خلافت غیر منتظمہ جسمین جناب امیر کے ساتھ آپنے حضرت عثمان کو بھی شریک کیا ہی منشا اس تقسیم کا یہ ہی کہ کسیطرح جناب امیر کو مساوات نہونے پاوے شیخین کے ساتھ الغرض پھر صفحہ (۳) مین ازالۃ الخفا کے لکھا ہی مسئلہ واجب بالکفایۃ است بر مسلمین الی یوم القیامۃ نصب خلیفہ مستجمع شروط بچند وجہ یکے آنکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بہ نصب خلیفہ وتعین او پیش از دفن آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم متوجہ شدند پس اگر از شرع وجوب نصب خلیفہ ادراک نمیکردند برین امر خطیر مقدم نمیساختند واین وجہ اثبات دلیل شرعی از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم می نماید بروجہ اجمال **دوم** آنکہ در حدیث وارد شدہ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً یعنی ہر کہ بمیرد حال آنکہ نیست در گردن او بیعت خلیفہ مردہ است بمیت جاہلیت واین نص شرع است تفصیلاً **سیوم** آنکہ خدا تعالی جہاد و قضا و احیاء علوم دین و اقامت ارکان اسلام و دفع کفار از حوزہ اسلام فرض بالکفایہ گردانید و آنہمہ بدون نصب امام صورت نگیرد و مقدمہ واجب واجب است کبار صحابہ بدین وجہ تنبیہ نمودہ اند انتہی عبارت مسئلہ سے واضح و لائح ہے کہ مقرر کرنا خلیفہ کا مسلمانوں پر قیامت تک واجب کفائی ہے پس اب حضرات اہل سنت جو بعد انقضائے زمانہ خلافت دوازدہ گانہ مسلمہ اہل سنت وجماعت کے کسیکو خلیفہ مقرر نہیں کرتے ہیں تو ترک واجب کرتے ہیں واجب بھی وہ واجب جو دفن و کفن رسول پر مقدم ہوا اور اگر کہیں کسی اہل سنت نے خلیفہ رسول کسیکو مقرر کیا ہو تو نشان اوسکا دیوین ہندوستان کا کیا ذکر ہے حرمین شریفین میں بھی کوئی خلیفہ رسول کا سنا نہیں جاتا ہے اور یہ امر بھی اسی مسئلہ سے ثابت اور محقق ہے کہ مقرر کرنا امام کا خدا اور رسول پر لازم نہیں بلکہ بقول شاہ عبد العزیز صاحب جو باب ہفتم میں فرماتے ہیں نص کرنا خلیفہ پر اور بالتعیین مقرر کرنا مستلزم مفاسدہ عدیدہ ہے جیسا کہ مشاہد ہوا پس اگر اللہ یا رسول اللہ کسیکو خلیفہ رسول مقرر کریں تو لزوم مالا یلزم بلکہ استلزام مفاسد عدیدہ نسبت خدا و رسول خدا کے لازم آویگا اور ساحت کبریائی اور ذات حضرت نبوی ایسے الزام سے منزہ اور مبرا ہے علاوہ اسکے شاہ صاحب نے جو تعریف خلافت کی لکھی ہے اگر لفظ نیابت نبی کا اوس سے نکالدیا جاوے تو بعینہ وہی تعریف نبوت کی ہوگی اور نبی کی نسبت اہل سنت وجماعت کو تسلیم ہے کہ تقرر انبیا علیہم السلام کا ذمہ خدا کے ہے پس کوئی عاقل نہ تسلیم کریگا کہ جن کاموں کے انصرام کیلئے خداوند عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث کیے اونہیں کاموں کے انصرام کے کرنیوالے کا تقرر اون مسلمانوں کو تفویض کر دیا جو وقت وفات رسول تک آداب رسالت سے بھی نہ واقف تھے کہ کلمہ لیہجر کہکر حضرت کو ایذا دی اور بعض [illegible] اونہیں داخل تھے جنکی اصلی نیت برہمی دین کی تھی جو بنصوص کثیرہ قرآنی ثابت ہے پس کون عاقل کہہ سکتا ہے کہ ایسے مسلمان یا صحابہ کو خدا اور رسول نے منصب تعیین خلیفہ دیا ہوگا جنسے اکثر حضرت فرماتے تھے کہ تمکو کون سے مجکو خوف اسکا ہے کہ مائل دنیا کیطرف ہو جاؤ اور امیر المومنین علیہ السلام سے ارشاد کرتے کہ بعد میرے یا علی بہت سی مکروہات تمکو پیش آئینگے تم صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ لوگون نے دنیا اختیار کی تو تم آخرت کو اختیار کرنا اور خبر دیتے ارتداد صحابہ سے بعد اپنے چنانچہ الواب متقدم میں یہ جملہ امور ہمنے کتب معتمد

اہل سنت سے بتفصیل لکھے ہین پس بنظران حالات کے کبھی ممکن ہی نہین ہو کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلعم نے
تقرر خلیفہ کو باختیار مسلمانونکے چھوڑ دیا ہو خصوصاً ایسی حالتمین کہ ہمارے پیغمبر خاتم النبیین تھے نہ کسی دوسرے
نبی کا مبعوث ہونا ممکن تھا جو خللہائے واقعہ کی بے عنوانیونکی اصلاح کرتا نہ دین اسلام نے اشاعت کامل
پائی تھی کہ تمام ملک عرب مین یہی دین ہو چہ جاے دیگر بلاد بعیدہ جس سے اسکی گونہ اطمینان ہوجاتی کہ ایک
ملک تو پورے طور پر اسلام مسخر ہو الغرض یہ امور بدیہہ ایسے یقینی ہین کہ محتاج دلیل نہین مگر بنظر تسکین خاطر
ناظرین اس دعوی کی تصدیق خود بیان سے شاہ ولی اللہ صاحب کے ہوتی ہے جو بذیل بیان خلافت خاصہ
مقصد اول کتاب ازالۃ الخفا مین بصفحہ (۵۲) لکھا ہے وہ عبارت یہ ہے چنانکہ نبوت مکتسب و حیلے نیست
ہمچنین خلافت خاصہ پیغمبر نیز مکتسب و حیلے نیست پس اس عبارت سے عیان ہے کہ جیسے نبوت غیر مکتسب
ہوتی ہے ویسے ہی خلافت خاصہ پیغمبر کی غیر مکتسب ہونی چاہیے اور جب خلافت کسبی نہوی تو وہبی ہوگی
پھر شاہ صاحب نے بصفحہ (۲۶۷) لکھا ہے مقدمہ نخستین آنکہ بدلائل عقلیہ یقین میکنیم کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم لابد خلیفہ براے امت خود معین فرمودہ است و انقیاد آن عزیز در انچہ بخلافت تعین دارد لازم نمودہ
تو اب وہ قول غلط ہوا جو شاہ صاحب نے اوسکو فرض کفایہ مسلمین قرار دیا تھا اور وہ قول بھی غلط ہوا
جو شاہ عبد العزیز صاحب نے نص بر خلافت کو مستلزم مفاسد عدیدہ فرمایا تھا - بعد اسکے بصفحہ (۲۷۳)
لکھا ہے دلیل ثالث ہر کہ فن مغازی را تتبع نمودہ باشد البتہ میداند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگاہ براے
غزوہ از مدینہ شریفہ سفر میفرمودند شخصے را حاکم مدینہ می نمودند امر مسلمین را گاہے مہمل نگذاشتہ اند پس
چون کوس رحلت از دنیا نواختند و غیبت کبراے پیش آمد آن سیرت مرضیہ خود را چرا مراعات نفرمایند اگر تامل
کنی در رافت تامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم - شدز ومدرگذاشتن امت بغیر نسق محال دانی و اگر اصلاح عالم
کہ سبب بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بودہ است پیش نظر داری شاع گذاشتن بنی آدم بعد سعی بلیغ در
تربیت و اصلاح آنہا تہافت و تناقض انگاری و اگر بر سیرت علیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نصب حکام و
قضاۃ و تفویض ہر امری بمستحق آن نظر بر گماری بغیر استخلاف بدرود کردن دنیا مستنکر و مستبعد شماری
استقرار اکثر افراد و احوال و حکم کردن بموجب ان در افراد و احوال باقیہ یکی از ادلہ خطابیہ است کہ در معرفت
احکام بان اکتفا میتوان کرد و قصص نصب نواب بعد بر آمدن در غزوات از ان واضح تر است کہ بنقل
شمہ ازان احتیاج افتد علاوہ ان دلائل کے شاہ صاحب نے اسی کتاب میں نصوص کثیرہ بتفصیل اسماء

حضرات ثلثہ لکھے ہین جنمین سے چند نصوص باب اول مین ہمنے بیان کیے ہین باوجود اسکے حضرات ثلثہ کا بغیر تغسیل و تکفین و تدفین رسول اللہ صلعم کی سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے حصول ریاست کے چلا جانا اور آل رسول بلکہ کل بنی ہاشم اور مخصوصین صحابہ کا سقیفہ مین نہ جانا اول دلیل ہی کہ حضرت ابوبکر کو ہرگز پیغمبر نے خلیفہ نہین مقرر کیا تھا بلکہ حضرت علی کو رسول اللہ صلعم نے اپنا خلیفہ بلا فصل مقرر کیا تھا حضرات شیخین یہ سوچکر سقیفہ مین چلے گئے کہ حضرت علی اور کل بنی ہاشم تو بغیر دفن رسول اللہ صلعم کے سقیفہ مین نہ آوینگے اونکی غیبت مین ریاست دنیا حسب دلخواہ حاصل ہوجاویگی اور بموجودی بنی ہاشم کی محال تھا کہ حضرت ابوبکر کو ریاست عامہ مل جاتی کسلیئے کہ باوصف اسکے کہ سقیفہ مین حضرت ابوبکر کو حضرت عمر نے خلیفہ بنا دیا تھا بنی ہاشم تا حیات جناب سیدہ یعنی چھہ مہینے تک حضرت ابوبکر سے بیعت نکی جیسا کہ ہمنے باب اول و دوم مین بحوالہ کتب صحاح اہل سنت کے لکھا ہی اور علاوہ اونکے تمامی یا اکثر قبائل عرب نے اس خلافت سے مخالفت کی جسپر وہ باغی اور مرتد قرار پاکر واجب القتل قرار پائے پھر شاہصاحب نے صفحہ (۵) مین کتاب مذکور کے لکھا ہی مسئلہ در طرق انعقاد خلافت انعقاد خلافت بچہار طریق واقع شود طریق اول بیعت اہل حل و عقد است از علماء و قضاۃ و امراء و وجوہ ناس کہ حضور ایشان میسر شود اتفاق اہل حل و عقد جمیع بلاد اسلام شرط نیست زیراکہ آن ممتنع است و بیعت یک دو کس فائدہ ندارد زیراکہ حضرت عمر در خطبہ آخر خود فرمودہ اند فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشْوَرَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَالَّذِيْ بَايَعَهُ تَغِرَّةً اَنْ يُقْتَلَا وانعقاد خلافت حضرت صدیق بطریق بیعت بودہ است ترجمہ پس جو شخص بیعت کرے کسی شخص کی بغیر مشورہ مسلمانونکے پس بیعت نکیجاویگا وہ شخص اور جسنے اوسکی بیعت کی ہی دونو خطرناک ہین کہ قتل کیے جاوین یہ طریقہ انعقاد خلافت کا جو شاہصاحب نے تحریر فرمایا ہی اسیکو انکے علماے مذہب اجماع کہتے ہین کیفیت تفصیلی اسکی ہمنے کتب اہل سنت و جماعت سے باب دوم مین لکھی ہی کیونکہ جیسے حسب قواعد مقررہ اہل سنت کے اجماع ثابت نہین ہوتا ہی کہ حضرت ابوبکر کی خلافت پر ہوا ہو بنا برین شاہصاحب نے لفظ اجماع کا اپنی عبارت مین داخل نہین کیا بلکہ بیعت اہل حل و عقد لکھا ہی مگر جو عبارت خطبہ حضرت عمر کی لکھی ہی اوسمین یہ جملہ وارد ہی کہ جو کوئی بغیر مشورہ مسلمانونکے بیعت کرے پس اوسکی بیعت نکیجاویگی اور اوائل مین اس خطبہ کے خود حضرت عمر نے فرمایا ہی کہ فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُءٌ اَنْ يَقُوْلَ اِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِيْ بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ اَلَا وَاِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ وَقیٰ شَرَّھَا ترجمہ پس نہ دھوکے مین آگر کوئی شخص یہ کہے کہ جز این نیست کہ بیعت ابوبکر
کی یک ناگاہ ہوئی اور تمام ہوئی آگاہ ہو کہ تحقیق بیعت ابوبکر کی ایسی ہی ہوئی یعنی یک ناگاہ ہوئی
لکن اللہ نے اوسکے شر سے بچایا اس عبارت سے بخوبی ثابت ہو کہ بیعت حضرت ابوبکر کی بغیر مشورہ
مسلمانوں کی یک ناگاہ ہوئی پس بغیر مشورہ اہل حل وعقد کے ایسی بیعت استقرار خلافت کیلئے
ناکافی ہو اور یہ خطبہ بخاری مین بصفحہ (۱۰۰۵) منقول ہو باب دوم مین ہمنے اس بحث کو بتفصیل تمام لکھا
ہو پس حسب قواعد مقررہ اہل سنت کے اجماع بیعت پر حضرت ابوبکر کی ثابت نہین ہوتا ہو نہ بیعت اہل
حل وعقد و وجوہ ناس و قضاۃ و امراء وغیرہ جو مدینہ مین اوسوقت موجود اور حاضر تھے پھر شاہصاحب
نے اوسی صفحہ مین لکھا ہو طریق دوم استخلاف خلیفہ ہست مستجمع شروط را یعنی خلیفہ عادل بمقتضائے نفع مسلمین
شخصے را از میان مستجمعین شروط خلافت اختیار کند وجمع نماید مردمان را و نص کند باستخلاف وی و وصیت
نماید باتباع وی پس این شخص میان سائر مستجمعین خصوصیتے پیدا کند و قوم را لازم ست کہ ہمان شخص را
خلیفہ سازند انعقاد خلافت حضرت فاروق بہمین طریق بود باب دوم مین ہمنے کیفیت استخلاف حضرت عمر
کی کتب معتمدہ اہل سنت سے بالتفصیل لکھی ہو ہرگز حضرت ابوبکر نے قوم کو جمع کر کے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر
نہین کیا بلکہ حضرت عثمان کو تنہا بلا کر خلافتنامہ بنام حضرت عمر کے لکھوا دیا تھا جسمین ابوبکر نے نام حضرت عمر بھی
نہ لکھوایا تھا کہ غش آگیا حضرت عثمان نے اپنی طرف سے لکھدیا جسکو بعد افاقہ از بیہوشی حضرت ابوبکر نے
بحال رکھا بہرحال ان دونو طریقہ انعقاد خلافت سے باعتراف شاہصاحب کے ثابت ہو کہ خلافت
حضرت ابوبکر کی باستخلاف نہین ہوئی اور اسکے قبل ہمنے عبارت شاہصاحب کی لکھی ہو اوس سے ثابت
ہوتا ہو کہ ضرور رسول اللہ صلعم نے خلیفہ مقرر کیا بس یہ تناقض جو بیان مین شاہصاحب کے واقع
ہوتا ہو لایق غور اہل انصاف ہو بعد ازین شاہصاحب نے طریقہ سیوم انعقاد خلافت کا شوریٰ لکھا ہو
جس سے انعقاد خلافت حضرت عثمان کا ہوا اور طریقہ چہارم استیلا لکھا ہو جس سے انعقاد خلافت حضرت
معاویہ کا بعد حضرت مرتضیٰ و بعد صلح امام حسن کے ہوا اور شروط خلافت عامہ کے شاہصاحب نے صفحہ (۴)
و (۵) مین کتاب مذکور کے دس لکھی ہین اول مسلمان ہونا دوم عاقل ہونا سیوم مرد ہونا چہارم آزاد ہونا
پنجم متکلم سمیع و بصیر ہونا ششم شجاع ہونا ہفتم عادل ہونا ہشتم مجتہد ہونا نہم قریشی ہونا دہم
کتابت یہ شرط اختلافی ہو مگر شاہصاحب اس شرط کو بھی تسلیم کرتے ہین بعد تحریر شرائط کے بصفحہ (۵)

لکھا ہو بالجملہ چون این شروط در شخصے موجود باشد مستحق خلافت شود و اگر او را خلیفہ سازند و خلافت
را برای او عقد کنند خلیفہ راشد شود و غیر مستجمع این شروط را اگر خلیفہ سازند ساعیان خلافت او عاصی
گردند لیکن اگر تسلط یابد حکم او ما یوافق بہ الشرع نافذ باشد برای ضرورت کہ برداشتن او از مسند خلافت
اختلاف امت پیدا کند و ہرج و مرج پیدا آرد اس عبارت سے عیان و آشکار ہی کہ جس شخص مین یہ
سب شرطین نہ پائی جائین اوسکو اگر خلیفہ مقرر کرین تو ساعیان خلافت عاصی ہونگے لیکن اگر تسلط
اوسکا خلافت پر ہو جاوے تو احکام اوسکے جو موافق شریعت کے ہون نافذ ہونگے کسلیے کہ مسند خلافت سے
اوسکو اوٹھا دینا باعث اختلاف امت کا ہوگا اور ہرج مرج پیدا کریگا اب دیکھنا چاہیے کہ یہ شرطین
بالاجتماع حضرات ثلثہ مین پائی جاتی تہین یا نہین پس شرائط پنجگانہ اولین ایسے ہین کہ جو اکثر افراد بشر مین
پائے جاتے ہین لایق تعرض نہین ہین البتہ وہ شرطین جسکو شاہصاحب شرط اعظم قرار دیتے ہین اونکی
نسبت بحث کیجاتی ہی پس صفحہ (۴) کتاب مذکور مین شرط ششم شاہصاحب نے لکھا ہو و از انجملہ آنست کہ
شجاع باشد و صاحب رائے در حرب و سلم و عقد ذمہ و فرض مقاتلہ و تعیین امراء و عمال و صاحب
کفایہ یعنی دعتہ دوست نباشد و نا کردہ کار کہ خبط کند در امور و نتواند سر انجام دادن مہمات راز یرا کہ
بجز شجاع و صاحب رائے کافی صورت نہ بندد و آن مطلب اعظم ہست از مطالب خلافت پس یہ دیکھنا
چاہیے کہ حضرات ثلثہ شجاع تھے یا نہین ہر چند باب اول مین اس رسالہ کے فرار و رزی حضرات ثلثہ کی
پانچ جنگ رسول اللہ صلعم سے بخوبی ثابت کیگئی ہی مگر اس مقام مین ذکر بعض روایت کا محض اطمینان
خاطر ناظر رسالہ کیلیے مکرر کیا جاتا ہی پس شاہصاحب اسی کتاب ازالۃ الخفا مین بیچ مقصد
دوم کے صفحہ (۲۶۳) و (۲۶۴) مین کہتے ہین وَاَخرَجَ النِّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلیٰ
عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لِعَلِیٍّ وَکَانَ یَسْبُرُ مَعَہُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَنْکَرُوْا مِنْکَ اَنْ تَخْرُجَ فِی الْبَرْدِ
فِی الْمُلَاءَتَیْنِ وَتَخْرُجَ فِی الْحَرِّ فِی الْخَشِنِ وَالثَّوْبِ الْغَلِیْظِ فَقَالَ اَوَلَمْ تَکُنْ مَعَنَا
بِخَیْبَرَ قَالَ بَلیٰ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَکْرٍ وَ
عَقَدَ لَہٗ لِوَاءً فَرَجَعَ وَبَعَثَ عُمَرَ وَعَقَدَ لَہٗ لِوَاءً فَرَجَعَ بِالنَّاسِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ لَیْسَ بِفَرَّارٍ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ وَاَنَا اَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیَّ

اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ اَذَى الْحَرِّ وَالْبَرْدِ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَا
بَرْدًا ترجمہ اور روایت کی ہی نسائی نے عبد الرحمن ابن ابو لیلی سے اور عبد الرحمن اپنی باپ سے
روایت کرتا ہی ابو لیلی کہتا ہی کہ مین علی کے ساتھ جاتا تھا کہا مینے اونسے کہ تحقیق لوگ تعجب کرتے ہین
آپ سے اس امر مین کہ جاڑون مین آپ دو چادر باریک اوڑھکر نکلتی ہین اور گرمی مین جامہ سخت اور
گاڑھا پہنکر نکلتی ہین پس کہا علی نے کیا تو خیبر مین ہمارے ساتھ نہتا ابو لیلی نے کہا ہان مین تھا علی نے
کہا کہ پس بتحقیق رسول اللہ صلعم نے ابو بکر کو بھیجا اور ایک علم اونکے لئے بنایا پھر ابو بکر پھر آے اور
پیغمبر نے عمر کو بھیجا اور ایک علم اونکے لئے بنایا پھر عمر ساتھ لوگونکے پھر آئے پس رسول اللہ صلعم نے
فرمایا ہر آئینہ دونگا مین علم اوس شخص کو جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہی اور اللہ و رسول اوسکو
دوست رکھتے ہین اور جو شخص بھاگنے والا نہین ہو پس کسیکو میرے پاس بھیجا اور مجکو آشوب
چشم تھا پس آب دہن میری آنکھ مین لگایا پھر فرمایا یا اللہ کفایت کر تو علی کی اذیت گرمی اور سردی
سے علی نے کہا اسکے بعد پھر مینے اذیت گرمی اور سردی کی نہین پائی ہرچند اس عبارت مین لفظ
بھاگنے کا نسبت حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے وارد نہین ہو لفظ رجع یعنی پھر آئے وارد ہی مگر شجاع
کا بے نیل مرام پھر آنا جنگ سے یہ بھی داخل نامردی ہی خصوص حضرت عمر کی نسبت تو پھر آنا ساتھ
آدمیونکے اول دلیل ہی جبن کی چنانچہ اسی کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد دوم مین بیچ مآثر حضرت
عمر کے بصفحہ (۴۹) لکھاہے سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَيْبَرِ فَلَمَّا
اَتَاهَا بَعَثَ عُمَرَ وَبَعَثَ النَّاسَ اِلٰى مَدِيْنَتِهِمْ اَوْ قَصْرِهِمْ فَقَاتَلُوْهُمْ فَلَمْ
يَلْبَثُوْا اَنْ هَزَمُوْا عُمَرَ وَاَصْحَابَهُ فَجَاؤُا يُجَبِّنُوْنَهُ وَيُجَبِّنُهُمْ ترجمہ چلا رسول اللہ
صلعم طرف خیبر کے پس جب خیبر مین پہونچے تو عمر کو بھیجا اور بھیجا لوگونکو طرف شہر یا محل یہودیون
کے پس قتال کیا لوگون نے پھر کچھ دیر نہین کی قتال مین کہ شکست دی یہودیون نے عمر اور اونکے
اصحاب کو پس آئے وہ لوگ نامرد کہتے تھے عمر کو اور عمر نامرد کہتے تھے اونکو اس روایت سے تو صاف
واضح ہو کہ حضرت عمر شکست پاکر یہودیون سے مع اپنے ہمراہیونکے چلے آئے اور ہمراہیان اونکے حضرت
عمر کو اور حضرت عمر اپنے ہمراہیونکو نامرد کہتے تھے پس شکست پاکر چلے آنے ہی کو تو بھاگنا کہتے
ہین اور پہلی حدیث مین جو یہ لفظ وارد ہو کہ مین علم دونگا اوس شخص کو جو محب اور محبوب خدا و

رسول اور غیر فرار بھی یہ لفظ بھی دلیل صریح اس امر کی ہو کہ جو لوگ اس سے پہلے گئے تھے وہ جنگ
سے بھاگے تھے تب رسول اللہ نے فرمایا کہ اب مین اوس شخص کو بھیجونگا جو غیر فرار ہو بہرحال خود شاہ
صاحب کی روایات مسندہ سے فرار ورزی حضرت شیخین کی جنگ خیبر سے بخوبی ثابت ہو اور فرار
ورزی جنگ اُحد سے حضرات ثلثہ کی تو صحیح بخاری سے ثابت ہو چنانچہ صفحہ (۴۲۹) مین بیچ کتاب
المغازی کے منقول ہو عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الخ ترجمہ
انس کہتے ہین کہ جب روز اُحد ہوا تو لوگ بھاگ گئے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو طلحہ سامنے
تھے نبی صلعم کے اور نسبت حضرت عثمان کے تو صفحہ (۴۳۰) کتاب مذکور مین حدیث طویل حضرت عبد اللہ
ابن عمر سے منقول ہو جسکے بعض فقرات یہ ہین۔ قَالَ اَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَیْتِ اَتَعْلَمُ
اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَرَّ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَیَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ
یَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ اِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ
یَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِاُخْبِرُكَ وَلِاُبَیِّنَ لَكَ
عَمَّا سَئَلْتَنِیْ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ یَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ الخ
ترجمہ ایک شخص نے عبد اللہ ابن عمر سے کہا کہ مین تمکو قسم دیتا ہون ساتھ حرمت اس گھر کے آیا تم
جانتے ہو کہ تحقیق عثمان بن عفان بروز اُحد بھاگ گئے عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہان پھر کہا اوسنے
تم جانتے ہو کہ عثمان جنگ بدر مین غائب ہوئے پھر نہ حاضر ہوئے عبد اللہ بن عمر نے کہا ہان پھر کہا اوسنے
تم جانتے ہو کہ عثمان نے بتحقیق تخلف کیا بیعت الرضوان سے یعنی نہیں حاضر ہوئے اوس بیعت مین
عبد اللہ ابن عمر نے کہا ہان راوی کہتا ہو پس تکبیر کہی اوس پوچھنے والے نے کہا ابن عمر نے اوس
شخص سے میرے پاس آؤ تا مین آگاہ کرون تجھکو اور بیان کرون تیرے لئے اوسکو جو تو نے مجھسے
پوچھا ہو لیکن بھاگنا عثمان کا بروز اُحد پس مین گواہی دیتا ہون کہ بتحقیق اللہ نے بخش دیا اوسکو
ہرچند حدیث اوّل سے جب کل صحابہ کی فرار ورزی جز ابو طلحہ کے جنگ اُحد سے پائی جاتی ہو تو اون
کل مین حضرات ثلثہ بھی داخل ہین انکا بھی بھاگنا ثابت ہو گیا مگر حدیث ثانی مین تو حضرت عبد اللہ
ابن عمر فرار حضرت عثمان کا جنگ اُحد سے بقید نام اعتراف کرتے ہین گویہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالی

نے اوس جرم فرار احد کو عفو کر دیا ہمکو اس امر سے بحث نہین ہو کہ وہ جرم عفو ہوا یا نہین اس مقام مین تو سخن مبحوث فیہ یہ ہو کہ حضرات ثلثہ شجاع یا نہین پس ہرگاہ جنگ احد سے بھاگے تو شجاعت کہان باقی رہی اور چونکہ حدیث اول مین نام فرار کنندگان کا وارد نہین ہو اگر اہل سنت وجماعت یہ کہین کہ حدیث پہلی مین جملہ انہزم الناسُ وارد ہو پس لفظ ناس عام ہو اسمین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی داخل ہو سکتے ہین تخصیص حضرات ثلثہ کی کیا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۱۶۷) مرقوم ہو منقول است کہ چون مسلمانان روی بہزیمت آوردند و حضرت رسول را صلے اللہ علیہ وسلم تنہا گذاشتند حضرت در غضب آمد و عرق از پیشانی ہمایونش متقاطر گشت و مثال مروارید دوید در آنحالت نظر کرد علی ابن ابیطالب را کہ برپہلوے مبارکش ایستادہ است فرمود چو نست کہ تو برادران خویش ملحق نگشتی علی گفت اا کفر بعد الایمان ان لی بک اسوۃً آیا کافر شوم بعد از ایمان بدرستیکہ مرا بتو اقتدا است یعنے مرا بشما کار است با یاران و برادران کہ در پے غنیمت رفتند و ہزیمت نمودند چہ کار دارم اس عبارت سے تو بخوبی ثابت ہو کہ جز حضرت علی علیہ السلام کے کل یاران رسول اللہ صلعم جنمین حضرات ثلثہ بھی داخل ہین بروز احد بھاگ گئے تھے اور بفرض تسلیم اسکے کہ حضرت شیخین جنگ احد سے نہ بھاگے ہون لاکن جب فرار حضرت عثمان کا احد سے باعتراف حضرت عبد اللہ ابن عمر کے ثابت ہو تو اونکی شجاعت ثابت نہوئی اور جب وہ شجاع نہ تھے اور شجاعت شرط اعظم خلافت عامہ کی ہو تو مستحق خلافت عامہ نہوئی تو خلافت اونکی باطل ہوئی اور جب خلافت حضرت عثمان کی باطل ہوئی تو خلافت حضرت شیخین کی بھی ہو جاویگی کسلیے کہ خلافت حضرات ثلثہ کی مجموعاً خلافت راشدہ ہو ایک جزو کے بطلان سے کل کا بطلان لازم آتا ہو بہرحال شجاعت جو شرط اعظم خلافت کی تھی حضرات ثلثہ مین کسیطرح سے نہین پائی جاتی ہو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ بعد وفات رسول وحصول خلافت وسلطنت بھی ان لوگونکو شجاعت کا کوئی حصہ ملا ہو یا صرف جرات ہی جرات سے بہرہ مند ہوئے ہین خلفای ثلثہ کا کسی جنگ مین بعہد اپنے شریک ہونا بھی کسی تاریخ سے ثابت نہین ہو چہ جائیکہ کار زار پیکار مین مشغول ہوئے ہون مگر ہان حضرت ابوبکر کی نسبت شجاعت یون ثابت کیجاتی ہو کہ وفات رسول سے حادثہ ہوش ربا مین ثابت قدم رہے اور کسی طرح کی جزع و فزع گریہ و بکا کا الزام اپنر نہین آیا علامہ محمد بن جریر طبری اپنی تاریخ مین جسکو اہل سنت

اصح التواریخ کا لقب دیتے ہیں حال غزوۂ احد بصفحہ (۱۸۷) یوں رقمطراز ہیں فانحاز ابوبکرؓ الی اجمۃٍ فاستتر بھا ثم ھزم اللہ المشرکین ترجمہ پس میل کیا ابوبکرؓ طرف نیستان کی پس چھپے بیچ اوسکے پھر ہزیمت دیا خدا نے مشرکونکو پس جو شخص قبل خلافت اور بعد خلافت وصف شجاعت لازمہ خلافت سے محروم ہے اوسکی خلافت کیونکر صحیح ہو سکتی ہے شرط ہفتم خلافت عامہ کی شاہصاحب نے عدل لکھی ہے چنانچہ بصفحہ (۴) کتاب مذکور کے منقول ہے وازانجملہ آنست کہ عادل باشد یعنی مجتنب از کبائر غیر مصر بر صغائر و صاحب مروت باشد نہ ہرزہ گرد خلیع العذار زیراکہ در شاہد و قاضی و راوی حدیث ہرگاہ اینمعانی شرط ہست پس در ریاست عامہ کہ زمام خلق بدست او افتد اولی ہست بانکہ شرط باشد قال اللہ تبارک و تعالی ممن ترضون من الشھداء ومرضی بودن مفسر ست بعدالت ومروت عدل کے معنی شاہصاحب نے لکھے ہیں کہ گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے اور گناہان صغیرہ پر اصرار نکرے اور صاحب مروت ہو اور ہرزہ گرد اور خلیع العذار نہو اور خلیع العذار کے معنے مردم نافرمان و سرکش حاشیہ پر لکھا ہے الغرض عدالت حضرات ثلثہ کا حال یہ تھا کہ شاہ صاحب نے اسی کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد دوم میں بصفحہ (۱۳) و (۱۴) لکھا ہے وازانجملہ آنست کہ چون صلح حدیبیہ پیش آمد از صدیق اکبر مآثر جمیلہ ظاہر گشت و فضل او بان مآثر دو بالا باشد یکی آنکہ صدیق اکبر در مذاکرہ عروہ بن مسعود کار فرمائے جلادت شد و دشنام غلیظ داد تا قوت مسلمین در جہاد ظاہر گردد آورعروہ بن مسعود کفار قریش کیطرف سے واسطے صلح کے آیا تھا چنانچہ جو دشنام عروہ کو حضرت ابوبکر نے دی تھی اوسکو بھی شاہ صاحب نے لکھا ہے فقال لہ ابوبکر امصص بظر اللات حاشیہ پر ترجمہ اسکا لکھا ہے امر ہست از مص بمعنی مکیدن و بظر بفتحتین پارۂ گوشت فرج ولات نام بت ہست واین دشنام ہست نزد عرب سبحان اللہ شاہصاحب دشنام دہی حضرت ابوبکر کی عروہ کو جو بطور ایلچی قریش کیطرف سے واسطے صلح کے خدمت میں رسول اللہ صلعم کے آیا تھا باعث قوت مسلمانونکا جہاد میں لکھتے ہیں حالانکہ حدیبیہ کا یہ واقعہ ہے جسمین جہاد ہی نہیں ہوا تھا نہ حضرت اس واقعہ میں جہاد کیا چاہتے تھے اسیوجہ سے ابتدا ہی میں تہیۂ اسباب جنگ سے مانع رہے نہ حضرت کی نزدیک قریش سے بہ تشدد پیش آنا مناسب تھا جو اغراض صلح کے بالکل منافی تھا بلکہ حضرت کو نہایت

کتب اہلسنت سے ترجمہ عدالت مردمنا فرمان
۱۲ منہ

سہولت اور نرمی اونسے منظور تھی جسکو آپنے آخر ظاہر بھی فرمایا شاہصاحب نے محض غلط ادعا کیا ہو کہ اس
گالی سے قوت مسلمین اور جہاد کا اظہار منظور تھا مدارج النبوۃ وغیرہ مین صاف طور پر مرقوم ہے
کہ عروہ نے حضرت کو یہ سمجھایا تھا کہ آپ ان اصحاب پر بھروسہ نکرین جو خوشی اور آرام مین تو شریک
ہین اور سخت وقتون مین یہ سب لوگ الگ ہوجائینگے یہ اشارہ تھا طرف حال جنگ اُحد کی جسمین یہ سب
حضرات بادیہ پیما فرار ہوئے اور کوئی صاحب تو تین روز کے بعد تشریف لائے اسی تعریض جانستان خلیفہ
اول کو وہ حرارت آئی کہ گالی دے بیٹھے جو لازمہ جبنیت اور نامردی ہو حالانکہ گالی دینا گناہ کبیرہ ہو خصوصاً
روبروے رسول اللہ صلعم کے کلمۂ فحش کا زبان پر لانا اکبر کبائر اور مسقط عدالت ہو اور حضرت عمر کو تو اس
جنگ مین بسبب صلح کرنے کے نسبت پیغمبری جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وعلی آلہ الاطیاب کے شک
واقع ہوا تھا چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ (۱۴) مین لکھا ہو قَالَ عمر ابن الخطاب فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِیَّ اللّٰہِ حَقًّا قَالَ بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا
عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِی دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ
وَلَسْتُ اَعْصِیْہِ وَھُوَ نَاصِرِیْ قُلْتُ اَوَ لَیْسَ کُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ
فَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی اَفَاَخْبَرْتُکَ اَنَّا نَاْتِیْہِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِیْہِ
وَمُطَوِّفٌ بِہٖ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَابَکْرٍ فَقُلْتُ یَا اَبَابَکْرٍ اَلَیْسَ ھٰذَا نَبِیَّ اللّٰہِ حَقًّا قَالَ
بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی
الدَّنِیَّۃَ فِی دِیْنِنَا اِذًا قَالَ یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَلَیْسَ یَعْصِیْ رَبَّہٗ وَھُوَ نَاصِرُہٗ وَاسْتَمْسِکْ بِغَرْزِہٖ فَوَاللّٰہِ اِنَّہٗ
عَلَی الْحَقِّ قُلْتُ اَلَیْسَ کَانَ یُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ فَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی
اَفَاَخْبَرَکَ اَنَّکَ تَاْتِیْہِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِیْہِ وَمُطَوِّفٌ بِہٖ قَالَ
عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِکَ اَعْمَالًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ کہا عمر ابن خطاب نے
کہ پس آیا مین خدمت مین نبی خدا کی پھر کہا مینے کہ آپ نبی خدا کے برحق نہین ہین پیغمبر نے کہا ہان ہون
مین عمر نے کہا آیا ہملوگ حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہین ہین پیغمبر نے کہا ہان ہین عمر نے کہا پھر
کسلئے اب اس منقصت کو ہم اپنے دین مین قبول کرین پیغمبر نے کہا مین رسول اللہ کا ہون اور مین
خدا کی نافرمانی نہین کرتا ہون اور وہی خدا میرا مددگار ہو عمر کہتے ہین مینے کہا کہ آپ ہمین بیان کرتے
تھے کہ قریب ہو کہ ہم خانہ کعبہ آوینگے اور طواف اوسکا کرینگے پیغمبر نے کہا ہان مینے کہا تھا آیا اس امر

کی خبر دی تھی مجھکو کہ اسی سال ہم خانہ کعبہ مین آجاینگے کہا مینے نہین تب پیغمبر نے فرمایا کہ پس تحقیق تو خانہ
کعبہ مین آئیگا اور طواف کریگا اوسکا عمر نے کہا پھر مین ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مینے اے ابوبکر آیا یہ شخص
نبی برحق نہین ہے ابوبکر نے کہا ہان ہین مینے کہا آیا ہم لوگ حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہین ہین ابوبکر
نے کہا ہان ہین مینے کہا پھر اب کس سبب سے یہ نقصت ہم اپنے دین مین قبول کرین ابوبکر نے کہا اے
شخص وہ رسول اللہ ہین صلعم اور نافرمانی اپنے پروردگار کی نہین کرتے ہین اور اللہ مددگار اونکا ہے
پس جا اونکی رکاب پکڑ پس خدا کی قسم وہ برحق ہین مینے کہا کہ آیا پیغمبر نہین کہتے تھے کہ قریب ہے
کہ ہم خانہ کعبہ مین آکر طواف کرینگے ابوبکر نے کہا ہان پیغمبر کہتے تھے آیا یہ خبر دی تھی تجھکو پیغمبر نے کہ تو
اسی سال خانہ کعبہ مین آویگا مینے کہا نہین ابوبکر نے کہا پھر تو خانہ کعبہ مین آئیگا اور طواف اوسکا کریگا
عمر نے کہا پھر مینے اعمال خیر بکفارہ اسکے کئی روایت کی ہے اسکو بخاری نے اور جلد اول روضۃ الاحباب
مین بصفحہ (۲۰۸) قبل بیان اس حدیث کے یہ لکھا ہے مرویست از عمر خطاب کہ گفت دران روز امر
عظیم در دل من پیدا شد و مراجعت کردم با حضرت مراجعتے کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم ان دونون
روایتون سے ظاہر ہے کہ ایسا شک نسبت نبوت آنحضرت کے حضرت عمر کو بروز حدیبیہ پیدا ہوا تھا
کہ کبھی مثل اوسکے نہ پیدا ہوا تھا پس یہ عبارت مشعر اس امر کی ہے کہ قبل اسکے بھی حضرت عمر کو شک
نسبت نبوت جناب رسالتمآب کے ہوتا تھا گو مثل اس شک کے نہو اور نیز جو تقریر بجواب عمر کے حضرت
ابوبکر نے کی تھی بلفظہ وہی تقریر جناب رسالتمآب صلعم نے بھی حضرت عمر سے کی تھی پس ارشاد جناب
رسولخدا صلعم کا کچھ اثر دل مین حضرت عمر کے نہوا اور حضرت ابوبکر کی تقریر کا یہ اثر ہوا کہ بکفارہ اس
جرات کے عمل خیر حضرت عمر نے کئے مگر توبہ کرنا حضرت عمر کا اس فعل سے الفاظ حدیث سے ثابت
نہین ہوتا ہے بہرحال شک کرنا نبوت مین آنحضرت صلعم کے تو دلیل سلب ایمان ہے چہ جاے سلب
عدالت نعمت خان عالی مرحوم نے کیا خوب یہ شعر کہا ہے شعر عدل تقدیری و تقدیر عدالت دگر است
زانکہ آن مسئلہ تحقیق شد از باغ فدک ۔ واقعی اس معاملہ مین فدک کے جو کچھ حسن سلوک حضرات شیخین
نے حضرت صدیقہ طاہرہ بنت رسول اللہ صلوات اللہ علیہما سے کیا ہے جسکی کیفیت تفصیلی باب
اول مین لکھی گئی ہے بدرجۂ غایت عدالت حضرات شیخین کو ثابت کرتی ہے چونکہ خلافت حضرت عثمان
کی فرع خلافت حضرت شیخین کی ہے اور حضرت شیخین مین صفت عدالت کی نہین پائی گئی تو ابطال
عدالت حضرت عثمان کی حاجت باقی نہ رہی لہذا اونکا ذکر متروک کیا گیا شرط ہشتم خلافت عامہ کی
شاہصاحب نے مجتہد ہونا خلیفہ کا لکھا ہے چنانچہ بصفحہ (۴) کتاب مذکور کے فرماتے ہین و از انجملہ

السنت کہ مجتہد باشد بعد ازین معنی اجتہاد اور پانچ علم کا مجتہد کیلئے ضروری ہونا بیان کرکے
بصفحہ (۵) لکہا ہی ودر زمان صحابہ اکثر این شروط لازم نبود ہمین معرفت قرآن وحفظ سنت درکار
میشد زیرا کہ عربیت زبان ایشان بود بغیر تعلیم نحو بفہم کلام عربی میرسید وہنوز احادیث متعارضہ
ظاہر نشدہ واختلاف سلف پدید نیامدہ بود اس عبارت سے واضح ولائح ہی کہ صحابہ کو اجتہاد
کیلئے صرف معرفت قرآن او حفظ حدیث ضروری ہی پس حضرت شیخین کی معرفت قرآنی اور حدیث
دانی کا یہ حال تھا کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب اتقان مین فی النوع السادس والثلاثون فی
معرفۃ غریب القرآن کو لکہا ہی وَاَخْرَجَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فِی الْفَضَائِلِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ التَّیْمِیِّ اَنَّ
اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاکِھَۃً وَّاَبًّا فَقَالَ اَیُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِیْ
وَاَیُّ اَرْضٍ تُقِلُّنِیْ اِذَا اَنَا قُلْتُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا لَا اَعْلَمُ ترجمہ اور روایت کی ہی ابو عبید
نے بیچ فضائل کے ابراہیم تیمی سے کہ تحقیق ابوبکر صدیق سے پوچھے گئے معنے قول خدا تعالی فاکھۃ
وابا کے پس کہا ابوبکر نے کہ کون آسمان سایہ افگن مجھپر ہوگا اور کون زمین مجھکو اوٹھائے گی
ہرگاہ کہون مین کتاب خدا مین ایسی بات جسکا علم مجکو نہین اور ازالۃ الخفا مین بصفحہ (۱۳۳) منقول ہی
کہ میراث جدہ کا مسئلہ حضرت ابوبکر سے پوچھا گیا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْھَا شَیْئًا وَسَاَسْئَلُ النَّاسَ ترجمہ پس کہا
ابوبکر نے نہین سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہ حضرت نے کچہ اس مسئلہ مین کہا ہو قریب ہے
کہ مین لوگون سے پوچھونگا چنانچہ مسجد مین جاکر اس مسئلہ کو پوچھا مغیرہ ابن شعبہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے چھٹا حصہ جدہ کو دلوایا ہی تمام وکمال یہ حدیث باب اول مین لکھی گئی ہی اور کتاب مذکور مین
بیچ مقصد اول کے بصفحہ (۱۷۱) نسبت حضرت عمر کے منقول ہی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُغَالُوْا فِیْ مُھُوْرِ النِّسَاءِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ
لَیْسَ لَکَ ذٰلِکَ یَا عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا مِّنْ
ذَھَبٍ قَالَ وَکَذَالِکَ فِیْ قِرَاءَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ امْرَاَۃً
خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْہُ ترجمہ ابو عبد الرحمن السلمی کہتا ہی کہ کہا عمر ابن خطاب نے کہ تم لوگ
گرانے کرو مہر وہیں عورتون کی پس ایک عورت نے کہا ای عمر تمکو ایسا کہنا لائق نہین تحقیق اللہ
فرماتا ہی اور دیا ہو تمنے ایک ایک عورت کو بقدر قنطار سونے سے راوی کہتا ہی قرأت ابن مسعود
مین ایسا ہی وارد ہی یعنے آیہ مین بعد قنطار کے من ذہب وارد ہی تب عمر نے کہا تحقیق ایک

عورت نے کیا سنت کی حجت سے لیس وہ عمر پر غالب ہوئی یہ کیفیت حضرت عمر کی معرفت قرآنی
کی تھی کہ عورتین الزام دیتی تھین حدیث دانی کا یہ حال تھا کہ مقصد اول مین کتاب مذکور
کے صفحہ (۲۰۵) منقول ہے عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ کَانَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
دَارٌ اِلٰی جَنْبِ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بِعْنِیْهَا وَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ یَزِیْدَهَا
فِی الْمَسْجِدِ فَاَبَی الْعَبَّاسُ اَنْ یَبِیْعَهَا اِیَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ فَهَبْهَا لِیْ فَاَبٰی فَقَالَ
عُمَرُ فَوَسِّعْهَا اَنْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَبٰی فَقَالَ عُمَرُ لَا بُدَّ مِنْ اِحْدٰهُنَّ فَاَبٰی عَلَیْهِ
قَالَ فَخُذْ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ رَجُلًا فَاَخَذَ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ فَاخْتَصَمَا اِلَیْهِ فَقَالَ اُبَیٌّ
لِعُمَرَ مَا اَرٰی اَنْ تُخْرِجَهٗ مِنْ دَارِهٖ حَتّٰی تُرْضِیَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَرَاَیْتَ
قَضَاءَكَ هٰذَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَجَدْتَهٗ اَمْ سُنَّةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُبَیٌّ بَلْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عُمَرُ وَمَا ذَاكَ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِنَّ سُلَیْمَانَ ابْنَ دَاوٗدَ لَمَّا بَنٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ جَعَلَ کُلَّمَا بَنٰی حَائِطًا اَصْبَحَ
مُنْهَدِمًا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ لَا تَبْنِ فِیْ حَقِّ رَجُلٍ حَتّٰی تُرْضِیَهٗ فَتَرَکَهٗ
عُمَرُ فَوَسَّعَهَا الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذَالِكَ فِی الْمَسْجِدِ ترجمہ زید ابن اسلم کہتا ہے
کہ عباس بن عبد المطلب کا پہلوے مسجد مدینہ مین ایک گھر تھا پس عمر نے عباس سے کہا کہ اس گھر کو
میرے ہاتھ بیع کردو اور ارادہ کیا کہ اوس گھر کو مسجد مین زیادہ کرین عباس نے بیچنے سے اوس
گھر کے بدست عمر کے انکار کیا تب عمر نے کہا کہ مجھکو وہ گھر ہبہ کردو پھر عباس نے انکار کیا تب
عمر نے کہا تمھین مسجد کو اپنا گھر ملا کر وسیع کردو پھر عباس نے انکار کیا تب عمر نے کہا کہ ضرور ہی
تمکو ان تین امر سے ایک امر کو اختیار کرنا پھر عباس نے انکار کیا تب عمر نے کہا کہ میرے اور اپنے
درمیان مین کسی شخص کو پنچ قرار دو تب عباس نے ابی ابن کعب کو پنچ قرار دیا پھر دونو شخص
نے ابی سے اپنی خصومت بیان کی تب ابی نے عمر سے کہا کہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم عباس کو
اونکے گھر سے نکال دو تا اینکہ عباس کو راضی کرو تب عمر نے ابی سے پوچھا آیا یہ حکم جو تونے دیا ہے
اوسکو کتاب خدا مین پایا ہے یا کسی حدیث مین رسول اللہ صلعم کی ابی نے کہا بلکہ حدیث مین
رسول اللہ صلعم کی عمر نے کہا وہ کیا حدیث ہے تب ابی نے کہا بتحقیق مینے سنا ہے رسول اللہ صلعم
سے حضرت کہتے تھے کہ جب سلیمان بن داود نے بیت المقدس بنایا تو جو دیوار بناتے تھے

صبحکو گر جاتی تھی پس خدا نے حضرت سلیمان پر وحی نازل کی کہ نہ بناؤ تم بیچ حق کسی شخص کے
تا اینکہ راضی کرو تم اوسکو تب عمر نے عباس کے گھر کو چھوڑا بعد اسکے عباس نے اوس
گھر کو داخل توسیع مسجد کے کردیا پھر ظاہر ہی کہ جبراً کسیکا مکان لے لینا مسئلہ غامض اور
مشکل نہ تھا بلکہ ایسا مسئلہ آسان ہی کہ بادی النظر مین قباحت ظلم کی عیان ہی حضرت عمر ایسا
مسئلہ آسان بھی نہین جانتے تھے ابی ابن کعب کہ ادنی صحابی ہین اور آخر زمانہ رسول مین
مشرف باسلام ہوئے وہ حضرت عمر سے عالم تر بالحدیث تھے اور اسی کتاب مین بمقصد دوم
بصفحہ (۲۶۸) و (۲۶۹) منقول ہی وَفِي الرِّيَاضِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ دَخَلْتُ
مَسْجِدَ دِمَشْقٍ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ قَدِ الْتَوَتْ تَرْقُوَتَاهُ مِنَ الْكِبَرِ فَقُلْتُ يَا شَيْخُ
مَنْ أَدْرَكْتَ قَالَ عُمَرَ قُلْتُ فَمَا غَزَوْتَ قَالَ الْيَرْمُوكَ قُلْتُ فَحَدِّثْنِي بِشَيْءٍ
سَمِعْتَهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ فِتْيَةٍ حُجَّاجًا فَأَصَبْنَا بَيْضَ نَعَامٍ وَقَدْ أَحْرَمْنَا
فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ فَأَدْبَرَ وَقَالَ
اتَّبِعُونِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى حُجَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ حُجْرَةً
مِنْهَا وَأَجَابَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَ أَثَمَّ أَبُو حَسَنٍ قَالَتْ لَا فَمَرَّ بِالْمَقْنَاةِ فَأَدْبَرَ
فَقَالَ اتَّبِعُونِي حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَهُوَ يُسَوِّي التُّرَابَ بِيَدِهِ فَقَالَ مَرْحَبًا
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ أَصَابُوا بَيْضَ نَعَامٍ وَهُمْ مُحْرِمُونَ قَالَ
أَلَا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ قَالَ أَنَا أَحَقُّ بِإِتْيَانِكَ قَالَ يَضْرِبُونَ الْفَحْلَ قَلَائِصَ
أَبْكَارًا بِعَدَدِ الْبَيْضِ فَمَا نُتِجَ مِنْهَا أَهْدَوْهُ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّ الْإِبِلَ
تُخْدِجُ قَالَ عَلِيٌّ وَالْبَيْضُ يَمْرُضُ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ لَا تُنْزِلْ
بِي شَدِيدَةً إِلَّا وَأَبُو حَسَنٍ إِلَى جَنْبِي ترجمہ کتاب ریاض مین محمد ابن زبیر سے منقول
ہے وہ کہتا ہی کہ مین مسجد دمشق مین داخل ہوا پس ناگاہ ایک پیر کو دیکھا مینے کہ بسبب زیادتی سن کے
دونو ہڈیان اوسکی ہنسلی کی لپٹ گئین تھین پس پوچھا مینے اے شیخ کسکی ادراک صحبت تو نے
کی ہی اوسنے کہا عمر کی پوچھا مینے کون جنگ تو نے کی ہی اوسنے کہا یرموک مینے کہا بیان کر تو
مجھسے کوئی بات جو تو نے سنا ہو اوسنے کہا مین ساتھ چند جوانو کے حج کیواسطے چلا پس بیضہ ہاے نعام
ہم نے تصرف مین لاے حالانکہ ہم حالت احرام مین تھے پس جب ارکان حج کے ادا کئے تب اس امر کو
ہمنے امیر المومنین عمر سے بیان کیا پس عمر چلے اور ہم لوگوں سے کہا کہ ہمارے پیچھے آؤ یہانتک کہ حجرہاے

رسول اللہ صلعم تک پہونچے پس ایک جھریکا اونٹین دی البابب کیا اور ایک عورت نے جواب دیا تب عمر نے پوچھا آیا اسجگہ ابو الحسن ہین او سنے کہا نہین ہین پس عمر جانب مغنا ۃ چلے یعنے وہ زمین جہان آفتاب نہین ڈوبتا تھا اور سپلو کو نسے کہا ہمارے پیچھے آؤ یہانتک کہ علی کے پاس پہونچے درحالیکہ علی اپنے ہاتھ سے مٹی برابر کر رہے تھے پس علی نے کہا مرحبا ای امیر المومنین تب عمر نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ انڈے نعام کے حالت احرام مین انہون نے تصرف کئے ہین علی نے کہا کہ تمنے پیغام بھیجکر کیون نہ دریافت کر لیا عمر نے کہا کہ مین لائق تر آنیکا تمھارے پاس ہون علی نے کہا کہ اونٹ جوان اونٹنیون جوان پر چھوڑے جائین بتعداد انڈونکے اور اونسے جو بچے پیدا ہون وہ قربانی کئے جائین عمر نے کہا کہ اونٹنیون کے اسقاط بھی ہوتا ہی علی نے کہا انڈے گندے بھی ہو جاتے ہین پس جب عمر چلے تو کہا یا اللہ تو کوئی بلاے سخت مجھپر نازل نکر مگر اوس وقت مین کہ جب ابو الحسن یعنی علی میرے پہلو مین ہون اور کتاب مذکور مین بیچ مقصد دوم کے بصفحہ (۲۴۱) کیفیت معرفت قرآن اور وقفیت احادیث رسول اللہ صلعم کی نسبت حضرت عثمان کی یہ لکھی ہو مَالِکٌ اِنَّهُ بَلَغَهُ اِنَّ عُثْمَانَ ابن عَفَّانَ اُتِيَ بِامْرَءَةٍ قَدْ وَلَدَتْ فِي سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَامَرَ بِهَا اَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيطَالِبٍ لَيْسَ ذَالِكَ عَلَيْهَا اِنَّ اللہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يَقُوْلُ فِي كِتَابِهٖ وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَقَالَ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَالْحَمْلُ يَكُوْنُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا فَبَعَثَ عُثْمَانُ فِي اِثْرِهَا فَوَجَدَ قَدْ رُجِمَتْ ترجمہ مالک کو یہ حدیث پہونچی ہو کہ بتحقیق عثمان ابن عفان کے پاس ایک عورت لیگئی جسکے چھ مہینے مین بچہ پیدا ہوا تھا پس حکم دیا عثمان نے کہ وہ عورت سنگسار کیجاوے پس علی نے عثمان سے کہا کہ یہ حکم اوس عورت کا نہین تھا بتحقیق اللہ بزرگ و برتر اپنی کتاب مین فرماتا ہے اور زمانہ حمل اوسکا اور زمانہ شیر خواری اوسکا تیس ۳۰ مہینا ہی اور فرمایا خدا نے اور مائین دودھ پلائین اپنے بچونکو دو برس پورے واسطے اوس شخص کے کہ ارادہ کرے اس امر کا کہ پورا کرے زمان شیر خواری کو پس زمانہ حمل چھ مہینا ہوگا پس نہین حکم ہی سنگسار کرنے کا اوس عورت پر تب عثمان نے کسیکو پیچھے اوس عورت کے بھیجا پس پایا اوس شخص نے کہ بتحقیق وہ عورت سنگسار کیگئی تھی اور مثل ان روایتونکے روایات کثیرہ کتب معتمدہ اہل سنت مین موجود ہین بہرحال ہرگاہ حضرات ثلثہ علم قرآن وحدیث سے ماہر نہ تھے اور اکثر غلطیان

اونسے احکام شرعیہ مین صادر ہوتی تھین تو ہرگز مجتہد نہ تھے اور نہ اونکو مادہ اجتہاد کا حاصل تہا بخلاف حضرت علی کے کہ صفحہ (۱۰۹) صواعق محرقہ مین منقول ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ ام سلمہ کہتی ہین کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہتے تھے علی ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے یہ دونو جدا نہونگے تا اینکہ میرے پاس وارد ہوون حوض پر اور مقصد دوم ازالۃ الخفا مین بیچ ماثر علی کے بصفحہ (۲۰۸) منقول ہو وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوُجُوْہٍ قَالَ اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اِنَّہٗ قَالَ اَقْضَانَا عَلِیٌّ وَاَقْرَءُنَا اُبَیٌّ ترجمہ اور بتحقیق ثابت ہوا ہے نبی صلعم سے ساتھ کئی وجہونکے کہ کہا پیغمبر صاحب نے کہ بڑا حکم دینے والا بیچ خصومات کے تملوگونمین علی ہے اور روایت کی ہے ابو عمر نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے عمر سے کہ بتحقیق عمر کہتے تھے کہ ہم لوگون مین بڑے حکم دینے والے خصومات مین علی ہین اور بڑے قاری ہملوگونمین ابی ہین الغرض ہرگاہ شروط ثلثہ یعنی شجاعت و عدل و اجتہاد کہ اعظم شرائط خلافت عامہ سے ہین از روے کتاب ازالۃ الخفا و نیز دیگر کتب معتمدہ اہل سنت کی حضرات ثلثہ مین پائی نہین جاتی ہین تو مستحق خلافت کے نہ تھے اور شجاعت اور عدالت اور معرفت قرآن اور حدیث کی جو حضرت علی کو حاصل تھی احادیث مقبولہ اہل سنت بلکہ باعتراف حضرت عمر کے حضرت علی مین بدرجۂ کمال پائی جاتی تھین وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا الْبَقِیَّۃَ شرائطہا یعنی اسلام و عقل و مرد ہونا اور آزادی اور متکلم و سمیع و بصیر ہونا و قرشیت و کتابت بھی حضرت علی مین بلا اختلاف موجود تھین تو حضرت علی ہی مستجمع شرائط خلافت عامہ کے تھے وہی خلیفہ رسول اللہ صلعم کے تھے ایسی صورت مین حسب اعتراف شاہ ولی اللہ صاحب کے ساعیان خلافت حضرت ابوبکر کے عاصی ہوے مگر چونکہ تسلط حضرات ثلثہ کا ہوگیا تہا لہذا احکام اونکے جو موافق شرع کے ہوتے تھے وہ نافذ ہے اور خلاف شریعت کے جو احکام حضرات ثلثہ جاری کرتے تھے اوسمین جناب امیر المومنین مخالفت اونسے کرتے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا ہو اور چونکہ اوٹھانے سے حضرات ثلثہ کے مسند خلافت سے اختلاف امت کا پیدا ہونا اور ہرج مرج ظاہر ہوتا لہذا حضرت امیر المومنین نے سکوت فرمایا اور جنگ و پیکار حضرات ثلثہ سے نہین کیا الحمد للہ کہ خود شاہ ولی اللہ صاحب ہی کی تحریر سے خلافت حضرات ثلثہ کی باطل ہوگئی ہرگاہ خلافت عامہ کا ثبوت نسبت

حضرات ثلثہ کی نہوا تو خلافت خاصہ بدرجۂ اولی غیر ثابت ہوگی اور اوسکی بیان کی کچھ حاجت نہ تھی مگر محض بنظر اطمینان خاطر ناظرین رسالہ خلافت خاصہ کا بیان بھی بالاختصار کیا جاتا ہی چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد اول میں بصفحہ (۱۱) منقول ہی نکتہ سیوم آنکہ خلافت امر خطیر است ونفوس بنی آدم مجبول بر اتباع ہوا وشیطان در بنی آدم جاری است مجری الدم چون خلافت برای شخصی مستقر شود احتمال دارد کہ جور پیش گیرد و در مقاصد خلافت تہاون صریح بعمل آرد وضرر این خلیفہ در امت مرحومہ اشد باشد از ضرر ترک استخلاف و این احتمال کثیر الوقوع است نمی بینی کہ بادشاہان ہمہ الا ماشاء اللہ درین مہلکہ گرفتار شدہ اند ومیشوند تا وقتیکہ این احتمال برانداختہ نشود بوعدۂ الہی یا باوصافیکہ نزدیک حصول آنہا جور وتہاون ممتنع عادی گردد وظن قوی بعدل وقیام خلیفہ بامر ملت بظہور رسد استخلاف اینچنین شخص خیر محض نباشد ونفوس بنی آدم باقامت او اطمینان پیدا نکند وکسیکہ مرشد خلایق گردد ومربی ایشان در علم ظاہر وباطن محتمل کہ در علم وحال خود غلط کردہ باشد و دیگران بعض قراین تمسک شدہ ہمان غلط را رواج دادہ باشند وما احسن ما قیل شعر اے بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نشاید داد دست۔ تا اعتماد بر علم وحال شخصے بحدیث مستفیض صادق ومصدق واشارات او حاصل نشود کار ناتمام است پس خلافت کاملہ ہمانست کہ وثوق بصاحب آن داشتہ باشیم بنص شارع واشارات او وخلافت عامہ آنکہ بمجرد عدالت خلیفہ وعلم او اکتفا کنیم **خلاصہ** مطلب اس عبارت کا یہ کہ خلافت کاملہ وہ ہی کہ بنص شارع جسکا ثبوت حاصل ہوا ہو پھر مقصد اول کے صفحہ (۱۶) میں لکھا ہی مسلک اول آنکہ استخلاف این بزرگواران بنص واجماع ثابت شد بعد ازان بصفحہ (۲۶) لکھا ہی کہ مراد ما از تعیین خلیفہ کہ بوجوب ولزوم آن زبان میکشائیم نہ آنست کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزدیک بوفات خود مسلمانان را جمع فرمایند وببیعت آن خلیفہ امر نماید یا فعلے از افعال مفہمہ استخلاف در این حالت بعمل آرد چنانچہ الحال بر تخت نشاندن وچتر بر سر زدن مفہم استخلاف میباشد بلکہ مراد ما ایجاب شرعی است مثل سائر شرعیات چنانکہ بوضو وغسل ونماز وزکوۃ وسائر عبادات ومناکحات ومبایعات واقضیہ وجراحات در عمر شریف خود امت را مکلف ساخت بنص قرآن واشارۂ آن تارۃً وبنص حدیث واشارۂ آن اخری وبہ تشریع اجماع وقیاس صحیح جلی مرۃً ثالثۃ الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ استخلاف بنص قرآن وحدیث واشارۂ قرآن وحدیث واجماع کی واقع ہوا ہی اور صفحہ

ورصفحہ ۱ مین مقصد اول کی لکھا ہی فصل سیوم در تفسیر آیات دالہ بر خلاف خلفا چنانچہ اس فصل مین مثل آیہ استخلاف وغیرہ کے چند آیتین لکھکر اپنے زعم مین اثبات خلاف حضرات ثلثہ کا کیا ہی ہر چند کسی آیہ قرآنی مین نام کسیکا وارد نہین ہی اور نہ اون آیات کو خلافت سے کچھ علاقہ ہی باوصف اسکے بعض آیات جس سے صاحب صواعق محرقہ نے بھی حضرات ثلثہ کی خلافت پر استدلال کیا تھا ہمنے باب اول مین لکھا ہی لہذا مکرر اونکے ذکر کی ضرورت نہین پائی گئی من بعد بصفحہ (۲۷) لکھا ہی چون این آیات نازل شد کہ در اصل معنی خفا نداشت و در تعیین آن افراد و ترتیب ایشان در خلافت و مدت خلافت ایشان غموضے واقع بود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منتظر عالم غیب ماندند کہ چہ افاضہ میشود خدا تعالی در رویا حل معما فرمود بعض رویا خود دیدند و بعض رویا اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیدند و تعبیر آن را آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمودند چنانچہ چند خواب کو بیان کر کے بصفحہ (۲۸) لکھا ہی باز فراست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در بعض حوادث کار کرد و از انجا استنباط فرمود کہ این جماعہ خلفاء اند اَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ لَمَّا بَنَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَضَعَ حَجَرًا ثُمَّ قَالَ لِیَضَعْ اَبُوْبَکْرٍ حَجَرًا اِلٰی جَنْبِ حَجَرِیْ ثُمَّ قَالَ لِیَضَعْ عُمَرُ حَجَرًا اِلٰی جَنْبِ حَجَرِ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ لِیَضَعْ عُثْمَانُ حَجَرًا اِلٰی جَنْبِ حَجَرِ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ بَعْدِیْ ترجمہ اخراج کیا ہی حاکم نے سفینہ سے کہا سفینہ نے کہ جب نبی صلعم نے مسجد بنوائی تو ایک پتھر رکھا پھر کہا چاہیے کہ ابوبکر ایک پتھر میرے پتھر کے پہلو مین رکھی پھر کہا چاہیے کہ عمر ایک پتھر ابوبکر کے پتہر کے پہلو مین رکھے پھر کہا چاہیے کہ عثمان ایک پتھر عمر کے پتھر کے پہلو مین رکھے پھر کہا پیغمبر نے کہ یہ تینو خلیفہ ہین بعد میرے اس روایت مین یہ مذکور ہی کہ خود حضرت نے حکم دیا کہ خلفائے ثلثہ اپنی اپنی اینٹین میرے بعد رکھین تو یہ کہنا کیونکر درست ہوگا کہ حضرت نے بعض حوادث سے استنباط کیا اور اسی صفحہ مین حدیث ثانی یہ لکھی ہی وَاَخْرَجَ اَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَاکِمُ عَنْ عَائِشَۃَ لَمَّا اَسَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ الْمَدِیْنَۃِ جَاءَ بِحَجَرٍ فَوَضَعَہٗ وَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ بِحَجَرٍ فَوَضَعَہٗ وَجَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَہٗ وَجَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَہٗ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ هُمُ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِیْ ترجمہ اور اخراج کیا ہی ابو یعلی اور حاکم نے عایشہ سے کہ جب

بنیاد ڈالی رسول اللہ صلعم نے مسجد مدینہ کی تو آنحضرت نے ایک پتھر لاکر رکھا پھر ابو بکر نے
ایک پتھر لاکر رکھا پھر عمر نے ایک پتھر لاکر رکھا پھر عثمان نے ایک پتھر لاکر رکھا اور پوچھا
گیا رسول اللہ صلعم سے اسکا حال تو فرمایا آنحضرت نے کہ یہ تینو خلیفہ ہین بعد میرے
ان دو نو حدیثون سے تو خلافت بدرجۂ چہارم بھی حضرت علی کی ثابت نہین ہی مگر خلافت حضرات
ثلثہ کی بعد رسول اللہ صلعم کے بلا تاویل بنص صریح ثابت اور متحقق ہی بہر حال شاہ ولی اللہ
صاحب کے نزدیک خلافت حضرات ثلثہ کی منصوص علیہ ہی اور نص بھی کیسی کہ واضح و جلی
جسمین تعئین افراد و اشخاص و ترتیب بھی موجود ہی اور صفحہ (۱۰) - و (۱۱) مین کتاب مذکور
کے لکھا ہی از جملہ لوازم خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ از مہاجرین اولین باشد و از حاضران
حدیبیہ و از حاضران نزول سورۂ نور و از حاضران دیگر مشاہد عظیمہ مثل بدر و تبوک کہ در
شرع تنویہ شان آن مشاہد و وعدۂ جنت برای حاضران آنہا مستفیض شدہ اما آنکہ از مہاجرین
اولین باشد از انجہت مطلوب شد کہ خدا تعالی در شان مہاجرین اولین میفرماید اُذِنَ
لِلَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا بعد از ان فرمود اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ
بِغَیْرِ حَقٍّ بعد از ان فرمود اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنَّاھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حاصل
معنی این آیات آنست کہ در باب مہاجرین اولین کہ اذن قتال برای ایشان دادہ شد تعلیق می فرماید
کہ اگر ایشانرا تمکین فی الارض دہیم یعنی رئیس گردانیم اقامت صلوۃ کنند و ایتاء زکوۃ نمایند
و امر معروف و نہی منکر بعمل آرند و نہی منکر متناول ہست اقامت جہاد را زیرا کہ اشد منکرات
کفر است و اشد نہی قتال و متناول ہست اقامت حدود و رفع مظالم را و امر معروف متناول
ہست احیاء علوم دینیہ را پس بمقتضای این تعلیق لازم شد کہ ہر شخصے از مہاجرین اولین کہ تمکن
فی الارض شود از دست او مقاصد خلافت سر انجام یابد و در وعدۂ الہی خلف نیست پس
خلیفہ اگر از مہاجرین اولین باشد امن حاصل شود در وے و اطمینان قلب متحقق گردد از خلافت
وے و این خصلت نمونۂ عصمتے است کہ برای انبیا علیہم السلام ثابت است اور قبل اس عبارت
کے بصفحہ (۹) لکھا ہی نفوس قدسیہ انبیا علیہم السلام در غایت صفا و علو فطرت آفریدہ شدہ
ہست و در حکمت الہی ہمان صفا و علو فطرت مستوجب وحی گشتہ اند و ریاست عالم بایشان
مفوض شدہ قال اللہ تعالی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ و از میان

امت جمعے ہستند کہ جوہر نفس ایشان قریب بجوہر نفوس انبیاء مخلوق شدہ در اصل فطرت خلفاء انبیاء اند برامت آن دو نو عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جوہر نفس خلفاء کا قریب بجوہر نفس انبیاء کے مخلوق ہوا ہے اور خلیفہ اگر مہاجرین اولین سے ہوگا تو حصول امن اور ہو سکے ہوگا اور اطمینان قلب اوسکی خلافت سے بہم پہونچے گا اور یہ خصلت نمونۂ عصمت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کیلئے ثابت ہے جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خلفاء رسول کیلئے عصمت ضروری ہے پس شیعوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور واقعی اگر خلیفہ رسول کا معصوم نہوگا تو جائز الخطا سے کبھی اطمینان قلب امت کو اور نہ امن خود خلیفہ کو حاصل ہوگا بلکہ اکثر احکام شرعیہ کے اجرا مین غلطی واقع ہوگی اور خلیفہ کو احتیاج دریافت مسائل شرعیہ کی دوسرے شخص سے پڑیگی۔

جیسا کہ حضرات ثلثہ اکثر اجرائے احکام شرعیہ مین غلطی کرتے تھے اور عورتین تک اونکو الزام دیتی تھین اور مسائل مشکلہ مین تو حضرت علی کیجانب رجوع کرتے تھے کیفما کان شاہ ولی اللہ صاحب کی تحریرات سے جو ابھی ہمنے لکھی ہین ثابت اور تحقق ہے کہ حضرات ثلثہ کے نفوس مثل جوہر انبیاء کے پیدا ہوئے تھے اور خصلت جو نمونۂ عصمت انبیاء کی ہین اونکو حاصل تھی اور نصوص صریحہ اونکی خلافت پر وارد اور نازل ہین برخلاف اسکے شاہ عبد العزیز صاحب خلف الصدق تحفہ اثنا عشری جو مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کی ہے باب ہفتم کے عقیدہ پنجم مین (الصفحہ ۲۸۳) لکھتے ہین زیرا کہ خلفاء ثلثہ نزد اہل سنت نہ معصوم اندو نہ منصوص علیہ پس دوشق سے یہ تحریر خالی نہین ہے یا شاہ عبد العزیز صاحب نے کتاب ازالۃ الخفا کو نہین دیکھا تھا یا اپنے والد ماجد کو اہل سنت سے نہین جانتے تھے بہر حال حضرات اہل سنت وجماعت ہی اس اختلاف کو جو فیما بین شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب کے واقع ہے رفع فرماوین میری التماس کی کچھہ ضرورت نہین پائی جاتی ہے البتہ اسقدر ضرور عرض کرتا ہون کہ اجتماع ضدین محال عقلی ہے ایک قول کی تصدیق سے دوسرے قول کی تکذیب لازم آویگی بقول شاہ عبد العزیز صاحب نص بر خلیفہ مستلزم مفاسد عدیدہ ہے تو خلافت خلفاء جو بقول شاہ ولی اللہ صاحب منصوص علیہ ہے مستلزم مفاسد عدیدہ ٹھہری ذٰلِکَ ہُوَ اَعْظَمُ مِنْ ضَرَرِ الدِّیْنِ الغرض پھر صفحہ (۱۱) مین ازالۃ الخفا کا لکھا ہے الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ونیز میفرماید وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَ
وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤ
حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِیْمٌ ونیز میفرماید اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَ
وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَ
عِنْدَ اللّٰهِ ترجمہ آیہ اول پس جن لوگون نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے ملک سے اور ایذا دئے گ
میری راہ مین اور جنگ کی اور مارے گئے ہر آئینہ دور کرینگے ہم اونکے گناہونکو اور ہر آئینہ داخل کرینگ
اون لوگونکو اون جنتونمین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب مین خدا کیطرف سے ترجمہ
آیہ دوم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی او جہاد کیا اونہون نے خدا کی راہ مین اور وہ
کہ جنہون نے پناہ دی اور مدد کی رسول اللہ کی وہ لوگ ایمان لانیوالے ہین سچے اونہ
کیلئے مغفرت ہے اور رزق بزرگ ترجمہ آیہ سیوم جو لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کی
اونہون نے راہ خدا مین اپنے مالون اور جانون سے بڑے درجے اونکے اللہ کے نزدیک ہین فقط ان تینوں آ
کے مضامین ہدایت آگین سے صاف ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدۂ مغفرت اور بڑی
دینے کا وعدہ اون صحابہ سے کیا ہے جو سچا ایمان لائے اور جنہون نے ہجرت کی اور جہاد مین اپنی جان
رسول اللہ صلعم پر فدا کیا اور رسول اللہ صلعم کو پناہ دی اور اونکی نصرت کی
محض اقرار لسانی ایمان کا یا محض ہجرت کرنا کافی نہین ہے اور نہ ایمان ظاہری اور ہجرت سے
شخص مستحق مغفرت اور عطاء اجر عظیم کا ہو سکتا ہے کسلئے کہ کتب سیر و تواریخ فریقین سے بخوبی ثا
کہ اہل مکہ کو پیشین گوئی احبار یہود و نصاریٰ اور کاہنون سے معلوم ہو گیا تہا کہ دین حضرت
خاتم النبیین کا عروج پکڑیگا اور آنحضرت کو فتوحات کثیرہ حاصل ہونگی بنا بر آن بطمع دنیا اکثر
نے بظاہر اسلام قبول کرکے ہجرت کی تھی چنانچہ خود حضرت نے فرمایا ہے کما فی البخاری کہ ج
ہجرت بغرض دنیا یا تزویج ہے اوسکی ہجرت اوس کام کیطرف ہے نہ طرف خدا کے اور منافقین کی
پر تو قرآن ناطق ہے مگر نفاق ظاہر بھی ہو جاتا تہا جیسے شب ہجرت کہ کیسا وقت سخت اور
تھا اوس حالت مین آنحضرت کو سواری کی ضرورت پیش ہوئی تب حضرت پیغمبر نے حضر
ابوبکر سے اونٹ کی خواہش کی حضرت ابوبکر نے بنفع کثیر اپنا اونٹ پیغمبر صلعم کے ہاتھ فروخ
کیا یا حضرت عمر کا صلح حدیبیہ مین آنحضرت سے نسبت صلح کی بحث اور آنحضرت کی نبوت مین
کرنا یا پیغمبر صلعم کو تنہا چھوڑ کر جہادون سے بھاگ جانا اور کسی جنگ مین بیٹھے رہنا اور کسی

نقل عبارت صحیح بخاری
کتاب بدء الوحی ... عن عمر
... یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال الاعمال بالنیات
ولکل امرئ ما نوی فمن
کانت ہجرته الی اللہ ورسوله
فہجرته الی اللہ ورسوله
ومن کانت ہجرته الی دنیا
یصیبها او امرأة یتزوجها
فہجرته الی ما هاجر الیه
من البخاری

غیر حاضر ہو جانا جیسا کہ ہمنے مفصلاً ان حالات کو ابواب متقدمہ مین لکھا ہی بے شبہہ یہ جملہ امور
علامت نفاق کی ہین اور مطابق وعدہ الہی کے منافق مستحق مغفرت اور عطاے اجر عظیم کا نہین
ہو سکتا ہی علاوہ برین یہ تو بدیہی ہی کہ عامہ اہل اسلام سے جسنے مطابق ان آیات کے نصرت جانی
و مالی و اعانت حضرت کی کی ہی وہ اونسے افضل ہین جو ان اوصاف سے معرا ہی آپ کتب سیر و تواریخ
سے ملاحظہ فرمائے کہ کسنے نصرت کی اور کسنے اعانت اور کسنے ان امور کی مخالفت کی جس سے یقیناً
معلوم ہوگا کہ خلفائے ثلثہ ان اوصاف حمیدہ سے ضرور عاری ہین بعد اسکے کتاب مذکور کے اوسی صفحہ
(۱۱) مین لکھا ہی و اما آنکہ از حاضران حدیبیہ باشد از انجہت مطلوب شد کہ خدای تعالی میفرماید مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَہُ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ و در اثر وی میفرماید ذٰلِکَ
مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ
حاصل معنی این آیات آنست کہ بر دست جماعہ کہ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در این واقعہ مبارک
حاضر بودند اظہار دین و اعلای کلمۃ اللہ واقع خواہد شد پس چون این وصف در خلیفہ ثابت باشد عقلاً
متحقق شود کہ مقاصد خلافت از وی سرانجام خواہد گرفت و در قرآن عظیم اثبات رضای برای این فریق
مقرر شد قال اللہ تعالی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِینَ اِذْ یُبَایِعُونَکَ تَحْتَ
الشَّجَرَۃِ و در حدیث آمدہ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ شَہِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ وَعَنْہُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ ترجمہ
آیۂ اول محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہین سخت ہین اوپر کافرونکے **ترجمہ**
آیۂ ثانی یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت ہی اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا
پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی حضرات ثلثہ پر مطابقت ان آیات کی نہین ہو سکتی ہی اسلئے کہ اگر یہ حضرات
سخت گیر کفار پر ہوتے تو جہادون سے نہ بھاگتے اور توریت و انجیل مین مثل انکے موجود ہوتی تو توریت
و انجیل اردو مین شائع ہین جو صاحب چاہین دیکھین حضرات ثلثہ کا ذکر اونمین ہرگز نہین ہی **ترجمہ**
حدیث کہا جابر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا نار مین کوئی شخص
جو حاضر ہوا ہی بدر و حدیبیہ مین اور اونہین جابر سے روایت ہی کہ کہا رسول اللہ صلعم نے نہین
داخل ہوگا نار مین کوئی شخص ان لوگون سے جسنے بیعت کی ہو نیچے درخت کے یہ دونو
حدیثین صاف طور پر دلالت کرتی ہین کہ جسنے بیعت زیر درخت کی ہی اونمین سے کوئی جہنم مین

ن ہوگا حالانکہ آیۂ قرانی مین خوشنودی خدا کیلئے قید ایمان کی موجود ہی چنانچہ ابھی خود شاہصاحب نے جو آیہ لکھا ہی اوسکا ترجمہ یہ ہی ہر آئینہ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب بیعت کی اون لوگون نے تمسے نیچے درخت کے پس اگر کل مومنین ہی نے زیر درخت پیغمبر صلعم سے بیعت کی تھی تو اللہ تعالی اظہار رضامندی مین اپنی قید مومنین کی نہ لگاتا بلکہ بالاطلاق فرماتا کہ اللہ تعالی اون لوگون سے خوش ہوا جنہون نے زیر درخت بیعت کی تھی قید مومنین کے لگانے سے صاف واضح ہی کہ منافقین نے بھی بیعت آنحضرت سے زیر درخت کی تھی علاوہ برین اس آیہ کے اوپر اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ترجمہ جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے نیچے درخت کے وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنی بری کو اور جو کوئی پورا کرے جسکا اقرار کیا اللہ سے اللہ دیگا اوسکو بدلا بڑا اس آیہ سے بھی واضح ہی کہ رضامندی خدا کی ایفاے عہد کے ساتھ مشروط ہی پس ان دونو حدیث مذکورۂ بالا مین جو بغیر کسی شرط کے وارد ہی کہ جسنے بیعت زیر درخت کی ہی وہ جہنم مین نہ جاویگا مخالف قرآن کے ہی اور توڑنا بیعت کا نسبت بیعت کنندگان زیر درخت کے غزوات خیبر وحنین مین بسبب بھاگنے کے جہاد سے ثابت ہی اور اون فرار کنندگان مین حضرات ثلثہ بھی تھے کہ مفصل کیفیت فراردری صحابہ کی ان جنگون سی باب اول مین لکھی گئی ہی ضرورت اعادہ بیان کی نہین ہی صرف اثبات فراردری اہل بیعت رضوان کیلئے عبارت روضۃ الاحباب کی جو جلد اول مین بیچ حالات جنگ حنین کے جب صحابہ بھاگے ہین بصفحہ (۴۵۱) منقول ہی کافی ہی منقولست کہ آنحضرت با عباس فرمود کہ بانگی بر یاران من زن وایشان را بخوان باین طریقہ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَا اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ یَا اَصْحَابَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وحالانکہ عباس آواز بغایت بلند داشت بموجب فرمودہ مردم را میخواند الخ اصحاب سمرہ سی مراد ہی بیعت کنندگان زیر درخت سمرہ ہین جنہون نے حدیبیہ مین بیعت کی تھی پس ہرگاہ حضرات ثلثہ بعد بیعت رضوان کے جنگونسے بھاگے تو فضیلت بیعت رضوان کی اونسے زائل ہوگئی اور چونکہ اس فضیلت کو شاہصاحب لازمہ خلافت خاصہ کا قرار دیئے ہین تو وہ مستحق خلافت کے نہوسکے اور احادیث مذکورہ محض موضوع اور جعلی بنص قرآن ثابت ہوگئین

یا آیہ قرآنی سے اونکے اطلاق کی تخصیص ہوگئی اور چونکہ یہ وصف بیعت مع الایفا ہو یا بلا ایفا
اکثر افراد صحابہ مین پائی جاتی ہے تو کسیطرح مخصوص خلافت خاصہ بھی نہوئی علاوہ اسکے شاہ
صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ خدا تعالی نے نسبت بیعت کنندگان زیر درخت کے یہ بھی فرمایا
ہے کہ محمد رسول اللہ اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہین سخت ترین اوپر کفار کے اور پیچھے اس آیت
کے ہے کہ یہ مثل ہے اونکی بیچ توریت اور انجیل کے پس جب یہ وصف خلیفہ مین پایا جاوے تو اعتماد ہوگا
کہ مقاصد خلافت کو وہ انجام دیگا حالانکہ ذکر حضرات ثلثہ کا کہین توریت و انجیل مین نہین ہے اگر
ہوتا تو خود شاہ صاحب ضرور لکھتے بخلاف ذکر حضرت علی کے کہ ملا جامی نے شواہد النبوۃ مطبوعہ
مطبع منشی نولکشور مین بصفحہ (۱۶۴) و (۱۶۵) لکھا ہے و از انجملہ آنست کہ در وقت توجہ بصفین
اصحاب وے محتاج آب شدند از چپ و راست شتافتند آب نیافتند حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجہہ
ایشان را اند کے از جادہ بگردانید دیرے ظاہر شد در میان بیابان از ساکن آن دیر سوال کردند
گفت از اینجا تا آب دو فرسنگ است اصحاب گفتند ای امیر المومنین اجازت دہ تا بآنجا رویم شاید
کہ پیش از آنکہ ہیچ قوت نماند بآب برسیم حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ حاجت این نیست و عنان
بغلہ خود را بجانب قبلہ تافت و بجائے اشارت کرد کہ آنرا بکاوید چون مقدارے خاک برداشتند
سنگے بزرگ پیدا آمد کہ ہیچ آلتے بآن کار نمیکرد حضرت امیر کرم اللہ وجہہ فرمود کہ این سنگ بالائے
آب است جہد کنید کہ آنرا بر کنید ہر چند اصحاب مجتمع شدند و جہد کردند نتوانستند کہ آنرا از جائے
بجنبانند چون حضرت امیر آنرا بدید از بغلہ خود فرود آمد و آستین را از ساعد باز نوردید و انگشتان
مبارک بزیر آن سنگ در آورد و زور کرد آن سنگ را از بالائے چشمہ دور انداخت پس آبے
ظاہر شد بغایت صافی و شیرین و خنک کہ در ان سفر بہتر از ان آب نخوردہ بودند ہمہ آب
خوردند و آن مقدار کہ خواستند برداشتند پس حضرت امیر کرم اللہ وجہہ آن سنگ را برداشت
و بالائے چشمہ نہاد و فرمود کہ آنرا بخاک بیانباشتند چون راہب آن دیر آنحال را مشاہدہ
کرد از دیر فرود آمد و پیش حضرت امیر باستاد و پرسید کہ تو پیغمبر مرسلی فرمود کہ نی پس گفت
کہ تو فرشتہ مقربی گفت نے پس گفت تو چہ کسی فرمود کہ من وصی پیغمبر مرسلم محمد ابن
عبد اللہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہب گفت دست بیار کہ مسلمان میشوم
حضرت امیر کرم اللہ وجہہ دست وے بتو داد گفت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَلِيٌّ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ بعد ازان

حضرت امیر از وی پرسید که سبب چه بود که بعد از انکه مدتی مدید بر دین خود بودی امروز ایمان آوردی
گفت ای امیر المومنین بنای این دیر از برای کنندهٔ این سنگ است و پیش از من بسیار در این دیر بوده
اند زیرا که ما در کتب خود دیده ایم و از علمای خود شنیده که در این مواضع چشمه ایست و بر بالای
آن سنگی است که آنرا ندانند و کندن آنرا نتوانند مگر پیغمبری یا وصی پیغمبری پس چون من این دیدم
که تو این کار کردی بآرزوی خود رسیدم و آنچه انتظار آن میبردم یافتم چون حضرت امیر آنرا بشنید
چندان بگریست که محاسن مبارک وی از آب دیده تر شد بعد از آن گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ
اَکُنْ عِنْدَهٗ مَنْسِیًّا وَکُنْتُ فِیْ کُتُبِهٖ مَذْکُوْرًا پس آن راهب ملازم حضرت امیر
شد و در پیش وی با اهل شام مقاتله کرد چندانکه شهید شد حضرت امیر بروی نماز گزارد و وی را دفن
کرد و از برای وی از خدای تعالی آمرزش خواست و هرگاه که وی را یاد میکرد میگفت وی مولای
منست و از انجمله آنست که حبیهٔ عربی که از اصحاب امیر المومنین علی بود رضی الله عنه گوید که در ایام
محاربهٔ معویه حضرت امیر رضی الله عنه بر کنار دریای فرود آمد ناگاه مردی آمد و گفت اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت امیر فرمود که وَعَلَیْکَ السَّلَامُ آن مرد گفت من سمعون بن یوحنا
ام صاحب این دیر و اشارت بدیری کرد که آنجا بود پس گفت نزدیک ما کتابی است که اصحاب عیسی
علیه السلام آنرا از یک دیگر میراث گرفته اند اگر خواهی آنرا بر تو خوانم و اگر خواهی پیش تو آرم حضرت امیر
فرمود که بخوان آن مرد خواندن گرفت در نعت رسول بود صلی الله علیه وآله وسلم و اوصاف امتان
وی بود و در آخر آن این بود که روزی فرود آید بر کنار این دریا مردی که اقرب باشد بوی از اهل این زمان
قرابت و دین اهل مشرق را بیارد و با اهل مغرب مقاتله کند اَلدُّنْیَا اَحْقَرُ عَلَیْهِ مِنْ
رَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ وَالْمَوْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ اَهْوَنُ
عَلَیْهِ مِنْ شَرْبَةِ مَاءٍ یَشْرَبُهَا الظَّمْاٰنُ الْعَوْنَ لَهٗ یُصَدِّقُ اَنَّ اللّٰهَ وَ
مَعَهٗ شَهَادَةٌ پس آن مرد گفت چون آن نبی مبعوث شد بوی ایمان آوردم چون تو اینجا فرود
آمدی پیش تو آمدم تا زنده و مرده با تو باشم حضرت امیر رضی الله عنه بگریست و حاضران نیز بگریستند
با وی پس فرمود که اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ عِنْدَهٗ مَنْسِیًّا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
ذَکَرَنِیْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ الْاَبْرَارِ پس با حبیهٔ عربی گفت ای حبیه این را با خود نگاه دار
هرگاه که شام و چاشت خوردی وی را طلب کردی در لیلة الهریره که حرب وی با معویه صعب شد
شهید گشت حضرت امیر رضی الله عنه بر وی نماز گزارد و در قبر وی فرود آمد و فرمود که هٰذَا اَ

اَهْلِ الْبَيْتِ پس ہرگاہ یہ لازمہ خلافت خاصہ کا یعنی مہاجر اول اور اہل بدر اور شریک بیعت
رضوان ہونا جنکی مثل توریت وانجیل مین وارد ہو حضرات ثلثہ مین حسب تصریحات مندرجہ بالا مفقود
اور حضرت علی مین موجود ہو تو ہرگز حضرات ثلثہ خلفاء پیغمبر صلعم کے نہ تھے اور بلاشک حضرت علی
خلیفہ بلا فصل پیغمبر صلعم کے ہین پھر صفحہ (۱۳) مین ازالۃ الخفا کے لازمہ دوم یہ لکھا ہو واز لوازم
خلافت خاصہ آنست کہ خلیفہ مبشر بہ بہشت باشد چونکہ حضرات ثلثہ نے روگردانی اہل بیت سے بعد
رسول اللہ صلعم کے کی یعنی پیغمبر نے حدیث ثقلین مین گمراہی سے بچنے کو مشروط بتمسک قرآن
و اہل بیت کو فرمایا تھا حضرت عمر نے بجواب پیغمبر کے ہنگام طلب کاغذ اور دوات کے حسبنا
کتاب اللہ کہا یعنی ہمکو کتاب خدا کافی ہو اور تمسک اہل بیت سے انحراف کیا تو حسب ارشاد رسول اللہ
صلعم کے گمراہی مین پڑے اور گمراہ مبشر بالجنۃ ہرگز نہین ہو سکتا ہے پس یہ خاصہ بھی حضرات ثلثہ
مین نہین پایا جاتا ہے اور چونکہ حضرات اہل سنت ابھی تک اثبات ایمان خلفاء پر قادر نہین ہوئے تو بشارت
جنت کو کیونکر ثابت کر سکتے ہین لہذا اسمین زیادہ طول دینا مناسب نہین پھر اوسی صفحہ مین
لازمہ سیوم یہ لکھا ہو واز لوازم خلافت خاصہ آنست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نص فرمایند
بر او از طبقہ علیاء امت ست از صدیقین یا شہدا و صالحین و محدث نیز شفیق صدیق ست
بیک اعتبار داخل در حد ویس صواعق محرقہ کے باب یازدہم مین بصفحہ (۱۳۷) منجملہ آیات منزلہ
در شان اہل بیت نبی صلعم مین نوین آیہ مباہلہ لکھی ہو اور یہ عبارت اوسکی ہو اَلْآيَةُ التَّاسِعَةُ
قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ قَالَ فِي الْكَشَّافِ لَا دَلِيْلَ
اَقْوٰى مِنْ هٰذَا عَلٰى فَضْلِ اَهْلِ الْكِسَاءِ وَهُمْ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنَانِ
لِاَنَّهَا لَمَّا نَزَلَتْ دَعَاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَضَنَ الْحُسَيْنَ
وَاَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَمَشَتْ فَاطِمَةُ خَلْفَهُ وَعَلِيٌّ خَلْفَهَا فَعُلِمَ اَنَّهُمُ
الْمُرَادُ مِنَ الْآيَةِ اور اسی صفحہ کی آٹھوین سطر مین بعد عبارت مذکورہ کے لکھا ہے
وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِيُّ اَنَّ عَلِيًّا يَوْمَ الشُّوْرٰى احْتَجَّ عَلٰى اَهْلِهَا فَقَالَ لَهُمْ
اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ اَقْرَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي الرَّحِمِ مِنِّيْ وَمَنْ جَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ وَاَبْنَاءَهُ

اَبْنَاءَ کُمْ وَنِسَاءَ کُمْ غَیْرِیْ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ لَا ترجمہ نوین آیت
تعالی کا ہی پھر جو جھگڑا کری تجھسے اسبات مین بعد اسکے کہ پہونچ چکا تجھکو علم تو تو کہہ آؤ بلا
بیٹے اور تمھاری بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان
دعا کرین اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹھون پر کہا تفسیر کشاف مین کہ نہین ہی کوئی دلیل
اس آیت سے اوپر فضیلت آل عبا کے اور وہ آل عبا علی و فاطمہ اور حسنین ہین اسوا
جب یہ آیہ نازل ہوا تو بلایا پیغمبر صلعم نے اونکو اور گود مین لیا حسین کو اور ہاتھ پکڑا
اور فاطمہ پیچھے رسول اللہ کے چلین اور علی پیچھے فاطمہ کے چلے پس جانا گیا کہ اس
یہی چار شخص مراد ہین اور اخراج کیا دارقطنی نے کہ بتحقیق بروز شوری دلیل قائم کی علی
صاحبان شوری کر پس کہا علی نے ان لوگون سے کہ مین تم لوگون کو قسم دیتا ہون خدا کی کہ
کوئی شخص مجھسے قریب تر رحم و قرابت مین رسول اللہ صلعم سے ہی اور کون ایسا ہی جسکو
اللہ صلعم نے اپنی جان قرار دیا اور جسکے بیٹونکو اپنی بیٹے اور جسکی عورت کو اپنی عورت
سبھون نے کہا یا اللہ کوئی شخص ایسا نہین ہی اور کتاب مذکور کے باب نہم کی فصل ثانی مین
(۱۰۹) منقول ہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاکِمُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ
مَا تُرِیْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْ
مِنٍ بَعْدِیْ ترجمہ اخراج کیا ہی ترمذی اور حاکم نے عمران بن حصین سے بتحقیق ر
صلعم نے کہا کیا چاہتے ہو تملوگ علی سے کیا چاہتے ہو تملوگ علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علی
بتحقیق علی مجھسے ہی اور مین علی سے ہون اور علی حاکم کل مومن کا بعد میرے ہی تنبیہ
شیخ ابن حجر مکی کے کہ علماء اہل سنت مین ملقب بحجۃ الاسلام ہین ثابت ہی کہ اللہ تعالے نے
علی علیہ السّلام کو اس آیہ مباہلہ مین جان رسول اللہ صلعم کی قرار دیا ہی اور یہ لفظ ایسا جا
مانع ہی کہ مثل اسکا کوئی دوسرا لفظ واسطے اثبات تخصیص و اتحاد صوری و معنوی
رسول اللہ و علی علیہم الصلوۃ والسّلام کے مل ہی نہین سکتا ہی یعنی جان سے زیادہ انسان
لئے کوئی شی گرامی اور عزیز نہین ہی پس اللہ تعالی نے ہرگاہ حضرت علی کو رسول کی جان
فرمایا تو اس سے بھی مقصود باریتعالی کا یہی تھا کہ پیروان رسول اللہ صلعم کو بخوبی ثابت اور متحقق
کہ بعد رحلت فرمائی رسول اللہ کی گو جسد اطہر پیغمبر کا اس دنیا مین نہین رہا مگر جان پیغمبر

کی پیروی اور اتباع کریں تا گمراہی سے نجات پاوین اور حدیث مذکور مین پیغمبر خدا صلعم نے
صریح اوسی مضمون کی ارشاد فرمائی ہے کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور علی ولی
و حاکم کل مومن کا بعد میرے ہے اور حضرات اہل سنت جو ولی کے معنے دوست قرار دیتے ہین
اس قید من بعدی سے جو حدیث مین موجود ہے محض بے ربط اور حدیث کے معنے مہمل
ہوجاتے ہین اسواسطے کہ دوستی علی حالت حیات مین بھی جناب رسالتماب کی لازم تھی پھر قید
من بعدی کی لغو ہوجاتی ہے اور کلام رسول اللہ صلعم کو کہ حسب وحی الہی کے ہوا کرتا تھا
بے معنے قرار دینا شان ایمان کے خلاف ہے بس جو جس شخص کو خدا تعالی رسول اللہ کی جان
ارشاد فرمادی اوس سے زیادہ کون طبقہ علیا امت مین ہوگا درحقیقت یہ آیہ نص صریح خلافت
بلافصل حضرت علی کا ہے بنابر آن حضرت علی نے اس آیہ سے بروز شوری احتجاج اپنی خلافت پر بھی
کیا تھا بہر حال یہ خاصہ سیوم بھی منحصر رہا جناب امیر علیہ السلام مین اور حضرات ثلثہ مین نہین پایا
گیا جسکی تصدیق مین یہی روایت ازالۃ الخفا کی جو کہ مقصد دوم مین بصفحہ (۲۵۴) منقول
ہے کافی ہے ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ رَجُلًا مِنْکُمْ
قَدِ امْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَلَیَضْرِبَنَّکُمْ عَلَی الدِّیْنِ اَوْ یَضْرِبُ
بَعْضَکُمْ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ اَنَا ھُوَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ ذٰلِکَ الَّذِیْ یَخْصِفُ النَّعْلَ وَقَدْ اَعْطٰی
عَلِیًّا نَعْلَہٗ یَخْصِفُھَا **ترجمہ** پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے گروہ قریش خدا کی قسم
ہر آئینہ بھیجیگا اللہ اوپر تمہارے ایک مرد کے تئین تم مین سے کہ امتحان کیا ہے اللہ نے اوسکے دلکا
واسطے ایمان کی ہر آئینہ ماریگا وہ شخص تمہارے تئین اوپر دین کی یا ماریگا بعض تمہارے کے تئین
ابوبکر نے کہا مین ہون وہ شخص یا رسول اللہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہین عمر نے کہا مین ہون
وہ شخص یا رسول اللہ آنحضرت نے فرمایا کہ نہین لاکن وہ شخص وہ ہے کہ سیتا ہے نعلین کے تئین
اور تحقیق کہ رسول اللہ نے اپنی نعلین علی کو دی تھی کہ وہ اوسکو سیتے تھے جس سے معلوم ہوا
کہ حضرت ابوبکر و عمر اس وصف سے کہ اونکا قلب ایمان کیلئے امتحان مین آچکا ہے یا وہ دین کیلئے
حرب و ضرب کرنیوالے ہونگے بقول رسول اللہ معرا و مبرا تھے بلکہ بکمال تصریح حضرت نے ابوبکر سے فرمایا
کہ شرک تملوگون مین دبیب نمل سے بھی زیادہ مخفی ہے چنانچہ اوسی ازالۃ الخفا کے مقصد اول مین
بصفحہ (۱۹۹) منقول ہے قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلِ الشِّرْکُ اِلَّا مَا عُبِدَ

من دون اللہ او ما دعی مع اللہ قال ثکلتک امک الشرک فیک
اخفی من دبیب النمل ترجمہ کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ اور نہین ہی شرک مگر وہ جو
عبادت کیجائے غیر خدا سے یا وہ چیز کہ دعوت کیجائے ساتھ اللہ کے کہا رسول اللہ نے روئے
تیری مان شرک بیچ تملو گون کے پوشیدہ تر ہے رفتار سے چیونٹی کی تو جو اشخاص مصداق ثکلتک
ہون بقول رسول وہ طبقہ علیا امت اور صدیقین و شہدا و صالحین مین کس طور سے داخل
ہو سکتے مین پھر خاصہ چہارم کتاب ازالۃ الخفا کے صفحہ (۱۳) مین یہ لکھا ہی و لوازم خلافت خاصہ
آنست کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم با خلیفہ معاملہ فرماید مرات بسیار و کرات بیشمار چنانکہ امیر با ولی
الامارہ معاملہ میکند قولاً و فعلاً و این معنی بچند وجہ تواند بود یکے آنکہ استحقاق خلافت او بیان
فرماید و فضائل او باعتبار معاملہ با امت ذکر کند دوم آنکہ اظہار فرماید قراین بسیار اگر رسول
صلعم نے بیان استحقاق خلافت حضرات ثلثہ کا کیا ہوتا یا اظہار قراین کا نسبت اونکی خلافت کے
بیان فرمایا ہوتا تو سقیفہ بنی ساعدہ مین انکے جانے کی کیا حاجت ہوتی اپنی خلافت مقررہ رسول
مستقل رہکر تجہیز و تکفین رسول عمل مین لاتے اور اگر غلبہ خواہش نفسانی کے سبب وہ نصوص
رسول اللہ بھول گئے تھے تو حضرات شیخین بمقابلہ انصار کے جب وہ لوگ بیعت سے حضرت ابوبکر کی انکار
کرتے تھے ارشاد رسول کا نسبت استحقاق خلافت حضرت ابوبکر کی پیش کرتے جیسا کہ حدیث الائمۃ
من قریش سے استدلال کیا اور حضرت ابوبکر حضرت عمر کو خلافت نامہ نہ لکھتے اور حضرت عمر بعد
اپنے خلافت کو چھ شخص کے شورے پر منحصر نفرماتے کہ یہ جملہ مراتب بالتفصیل کتب معتمدہ اہل سنت
باب دوم مین لکھے گئے ہین پس یہ خاصہ بھی کسیطرح حضرات ثلثہ مین نہین پایا جاتا ہی پھر خاصہ پنجم
ازالۃ الخفا کے صفحہ (۱۴) مین لکھا ہی و از لوازم خلافت خاصہ آنست کہ آنچہ خدای عزوجل برائے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وعدہ فرمودہ ہست بعض آن بر دست این خلیفہ ظاہر شود و این علامت
خلافت خاصہ در وقت خلافت توان شناخت شاہصاحب نے اس بحث مین فتح روم و فارس
کو لکھا ہی جو بعہد خلفائے ثلثہ فتوحات ہوئی اور اونہین فتوحات سے یہ نتیجہ نکالا ہی مگر افسوس ہی کہ شاہصاحب
کو یہ نہ معلوم ہوا کہ حضرت سے وعدہ صرف فتح فارس و روم ہی نہین تہا بلکہ تمامی دنیا کا حلقہ
اسلام مین آنا بھی موعود تہا تو اب کل خلفائے اموی و عباسی و سلاطین چنگیزی وغیرہ بھی اسمین
داخل ہو گئے جنہون نے وقتاً فوقتاً فتوحات کئے اور ممالک اسلامی مین وہ سب داخل ہوئے
تو یہ کل سلاطین بھی شرف خلافت خاصہ سے مشرف ہوئے اور چونکہ تواریخ سے یہ بھی ثابت ہی کہ کوئی

فتح ہاتھ پر خلفا کے نہین ہوئی اور برخلاف اسکے دیگر سلاطین نے اکثر بشرکت خود ہا فتوحات کی ہین
توخلفائے ثلثہ بہرطور اس خاصہ سے بھی محروم ٹھہرے حالانکہ تمامی کتب تواریخ و احادیث سے یہ
امر ثابت ہے کہ ان فتوحات کی بشارت کچھ مخصوص حضرت سے نہ تھی بلکہ اہل اسلام سے چنانچہ ابتدائے
بعثت مین حضرت نے کفار قریش سے بھی یہ بشارت ظاہر کی ہے کہ اسلام لاؤ تو یہ فتوحات تمکو حاصل
ہونگے جسپر وہ ازراہ طنز کہتے تھے کہ یہ لوگ فاتحین فارس و روم ہین اور خود اس حالت مین ہین
بہرحال چونکہ خلافت حضرات شیخین کی حسب اصول مقررہ شاہصاحب کے بھی ثابت نہین ہوتی ہے
توخاصہ خلافت کیونکر پایا جائیگا پھر خاصہ ششتم صفحہ (۱۴) و (۱۵) مین کتاب ازالۃ الخفا کے لکھا ہے
و از لوازم خلافت خاصہ آنست کہ قول خلیفہ حجت باشد در دین بے شبہ قول خلیفہ کا حجت ہے بشرطیکہ
خلیفہ معصوم ہو اور قول غیر معصوم جائز الخطا کا حجت ہونیکی صلاحیت نہین رکھتا ہے کسلیئے کہ حجت
وہی قول ہو سکتا ہے جسمین احتمال خطا کا نہو اور حسب اعتراف شاہ عبد العزیز صاحب کے حضرات
ثلثہ معصوم نہ تھے اور حضرت علی کو شیعہ معصوم اور اہل سنت محفوظ عن الخطا جانتے ہین پس
یہ خاصہ بھی حضرات ثلثہ مین مفقود اور حضرت علی مین موجود ہے تو استحقاق خلافت کا بھی
حضرات ثلثہ کا زائل ہو گیا جسکی تصدیق بھی واقعات مرقومۂ بالا سے ہوتی ہے کہ ایک عورت نے
قول عمر کو دربارہ مغالات مہور رد کیا اور حضرت عباس و ابی ابن کعب نے قول عمر کو دربارہ توسیع
مسجد رد کیا پس اگر یہ خلیفہ جائز ہوتے تو انکا قول حجت ہوتا نہ مردود برخلاف اسکے قول جناب
امیر علیہ السلام کو دیکھئے کہ چونکہ درحقیقت خلیفہ مقرر کردہ رسول تھے عمر اور عثمان نے
باوصفیکہ حضرت کی خلافت نہ مانی مگر آپکے قول کو دربارۂ بیض نعام و رجم حجت مانا قُلْ فَلِلّٰهِ
الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پھر خاصہ ہفتم کتاب مذکور مین بصفحہ (۱۶) لکھا ہے و از لوازم خلافت خاصہ
آنست کہ خلیفہ افضل امت باشد در زمان خلافت خود عقلاً و نقلاً از انجہت کہ در نکتہ اولی تقریر
کردیم کہ چون خلافت ظاہرہ ہمدوش خلافت حقیقیہ باشد وضع شی در محل خود ثابت گردد لیکن
اینجا باید شناخت کہ غیر اخص خواص ریاست خواص را لایق نیست پس خلافت او مطلق نباشد
و نصب غیر افضل حکم رخصت دارد بہ نسبت عزیمت و رخصت خالی از ضعفے نیست و مورد مدح
مطلق نمیتواند شد و از انجہت کہ در خلافت خاصہ تمکین دین مرضی من کل وجہ مطلوب است و آن
بغیر استخلاف افضل صورت نمی بندد چنانکہ حضرت مرتضیٰ نزدیک استخلاف امام حسن فرمود
اِنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِالنَّاسِ خَیْرًا فَسَیَجْمَعُهُمْ بَعْدِیْ عَلٰی خَیْرِهِمْ رواه الحاکم

بخلاف خلافت عامہ کہ آنجا تمکین دین مرتضی من وجہ دون وجہ مطلوب ست لامن کل الوجوہ
وازانجہت کہ خلافت خاصہ مقیس ست بر نبوۃ زیراکہ در حدیث آمدہ خلافۃ علی منہاج النبوۃ و
نیز آمدہ تکون نبوۃ ورحمۃ ثم خلافۃ ورحمۃ وجامع ہر دو ریاست عامہ ست در دین و دنیا
ظاہرا و باطنا پس چنانکہ استنبائ شخص دلالت میکند بر افضلیت وی برامت تا قبح از مستنبئ
جل ذکرہ مرتفع گردد ہمچنان استخلاف شخصے برامت دلالت مینماید بر افضلیت وی برامت
وازانجہت کہ عامل ساختن شخص مفضول خیانت ست عن ابن عباس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعمل رجلا من عصابۃ وفی تلک
العصابۃ من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ وخان رسولہ و
خان المومنین وعن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ولی من امر المسلمین شیئا فامر علیہم احدا
محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا
حتی یدخلہ جہنم اخرجہما الحاکم انتہی بقدر الحاجۃ

ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص عامل مقرر کرے کسی گروہ سے
درحالیکہ اوس گروہ مین وہ شخص ہو کہ جو پسندیدہ تر ہو واسطے خدا کے اوس عامل سے پس
بتحقیق خیانت کی اوس عامل مقرر کرنیوالے نے خدا کی اور خیانت کی اوسکے رسول کی اور
خیانت کی مومنین کی اور ابوبکر صدیق نے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے جو شخص مسلمانونکے امر کا
کسی چیز مین متولی ہو پس امیر مقرر کرے مسلمانوں پر کسی شخص کو از روی رعایت کے پس اوسپر
لعنت خدا کی ہے نہ قبول کریگا اللہ اوسکا توبہ اور نہ فدیہ یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم مین
اخراج کیا ہے ان دونو حدیث کو حاکم نے **تنبیہ** اس تمام عبارت سے واضح ولائح ہے کہ خلافت
خاصہ قیاس کیگئی ہے نبوت پر اور نبوت اور خلافت دونو ریاست عامہ ہین دنیا اور آخرت مین پس
افضل ہونا خلیفہ کا امت سے عقلا ونقلا اپنے وقت مین ضروری ہے چنانچہ دو حدیثین بھی صاحب
نے لکھی ہین جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ باوجود افضل کے اگر کوئی شخص مفضول کو حاکم مقرر کریگا تو
اوسنے خیانت خدا اور رسول اور مومنین کی کی اور جو کوئی برعایت کسیکو امیر مقرر کریگا اوسپر خدا کی
لعنت ہے اور خدا اوسکو جہنم مین داخل کریگا اور توبہ اور فدیہ اوسکا قبول نکریگا پس اب دیکھنا چاہیے
کہ حضرات ثلثہ اپنے اپنے عہد خلافت مین افضل امت یا حضرت علی افضل امت تھے ہر چند بابیادل مین

ہمنے افضلیت حضرت علی کی حضرات ثلثہ سے باستدلال نص قرآن کے ثابت کی ہو مگر اس مقام مین
انشاء اللہ العزیز دوسری وجہون سے حضرت علی کی افضلیت حضرات ثلثہ سے ثابت کیجاویگی
بنابرآن پہلے حال قبول اسلام حضرات ثلثہ کا بیان کیا جاتا ہو چنانچہ تاریخ الخلفاء مین بصفحہ
(۲۲) لکھا ہو واخرج ابن عساکر بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی
وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابوبکر الصدیق اولکم
اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسۃ ولکن کان
خیرنا اسلاما قال ابن کثیر الظاہر ان اہلبیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم امنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجۃ ومولاہ زید
وزوجۃ زید ام ایمن وعلی و ورقۃ انتہے ترجمہ اور اخراج کیا ہو
ابن عساکر نے بسند جید محمد پسر سعد پسر ابی وقاص سے تحقیق پوچھا محمد نے اپنے باپ سعد سے
آیا ابوبکر صدیق تمہو گو نمین سب سے پہلے اسلام لائے ہین سعد نے کہا نہین اور لکن اسلام لائے پہلے
ابوبکر سے اکثر پانچ شخص سے اور لکن ابوبکر ہملو گو نمین بہتر ہو از روی اسلام کے ابن کثیر نے کہا ہو
کہ ظاہر یہ ہو کہ بتحقیق اہل بیت نبی صلعم پہلے ہر کسی سے ایمان لائے اور وہ زوجہ نبی کی خدیجہ اور
غلام اونکا زید اور زوجہ زید کی ام ایمن اور علی اور ورقہ ہین تمام ہوا ترجمہ اور تائید اس کلام
کی روضۃ الاحباب سے بھی ہوتی ہو کہ حضرت ابوبکر نے بعد مراجعت کے سفر شام سے اسلام
قبول کیا ہو چنانچہ جلد دوم مین کتاب مذکور کے بصفحہ (۱۷) لکھا ہو القصہ ابوبکر چون از سفر
شام مراجعت نمود جمعے از اعیان وقدوہ قریش برسم تہنیت قدوم آن ہنی العیش بدیدن
او آمدند بعد از تمہید قواعد تحیت وتفقد وتکلم والتودد ازایشان پرسید کہ ہیچ امری غریب و
شان عجیب درمیان شما حادث شدہ جواب دادند کہ آری محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب
دعوی نبوت میکند وبنیان ادیان آباء واجداد مارا بتیشہ اندیشہ مخالفت ومعاندت میکند ابوبکر
صدیق رض چون استماع این خبر نمود ہوائے لقای سید انبیاء صبر ش را بکلی در ربود و فحوای این
منظوم در لوح دل با حاصل وآئینہ سینہ باسکینہ اش انطباع وانتقاش مییافت کہ ع ای
آرزوی دیدہ دلم در ہوای تست + جانم اسیر سلسلہ مشکسای تست۔ ایشانرا عذر خواہی
کردہ بمنازل خود باز گردانید وخود بملازمت حضرت شتافت وشرائط سلام وکلام بدستوریکہ
درسوابق ایام معہود بود از جانبین مرعی شد آنگاہ سید انام ویرا باسلام دعوت فرمود

صدیق دلیل و برہان طلب نمود گفت دلیل من آن پیر ست کہ در یمن بتو رسید و حکایات در باب من بتو گفت و شنید و خال بالای ناف و نشان ران چپ ترا دید و ابیات در مدح من بتو داد و بر دست تو سوی من سلام فرستاد ابوبکر فی الحال کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بر زبان راند و سطور الیقان از لوح عرفان بصدق و اخلاص برخواند الغرض اول الاسلام ہونا حضرت ابوبکر کا جو زبانوں پر اہل سنت کی جاری ہی ہر ان سوالون سے باطل ہوتا ہو بلکہ شاہ ولی اللہ صاحب نے مقصد دوم مین ازالۃ الخفاء کی بصفحہ (۸) تاویل اول الاسلام ہونی حضرت ابوبکر کی یہ ہو فقیر اینجا نکتہ دارد و آن این ہست کہ اولیت اسلام بجہت آن از مآثر معدود شدہ ہست کہ حامل شد بر اسلام مردمان را جالب شد قلوب مردم را بسوی اسلام و بحکم اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ اجر جمیع آنانکہ بعد از وی باسلام در آیند در جریدۂ اعمال وی نوشتہ شود و اینمعنی بجز مانع مشہود فی الناس مطاع درمیان ایشان کہ اظہار دین خود کند و بجد تمام مردمانرا بر قبول آن آرد میسر نیست پس از مآثر خاصہ حضرت صدیق ہست گو در اولیت حقیقیہ اختلاف واقع شدہ باشد اور صفحہ (۴۴) مین تاریخ الخلفاء کی منقول ہی اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرٍ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ شِعْرًا قَطُّ فِیْ جَاہِلِیَّۃٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَلَقَدْ تَرَکَ ہُوَ وَعُثْمَانُ شُرْبَ الْخَمْرِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ اخراج کیا ہی ابن عساکر نے ساتھ سند صحیح کے کہ کہا عایشہ نے خدا کی قسم نہین کہا ابوبکر نے شعر کبھی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور ہر آئینہ بتحقیق چھوڑ دیا تھا ابوبکر نے اور عثمان نے پینا شراب کا بیچ جاہلیت کے اس حدیث سے یہ ثابت ہی کہ ایام جاہلیت مین حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان شراب پیتے تھے مگر اوسی حالت جاہلیت مین پینا شراب کا ترک کر دیا تھا جسکی تکذیب روایت ابن مردویہ و فاکہانی بزار و ابن حجر عسقلانی کرتی ہی کہ مدینہ منورہ مین بھی یہ لوگ شرب خمر مین مبتلا تھے جیسا کہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین موجود ہی بہر حال اس روایت فتح الباری سے تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ حضرات ثلثہ نے تا آنے مدینہ طیبہ کے ترک شراب خواری نہین کیا تھا اور جلد دوم روضۃ الاحباب مین بصفحہ (۳۵) و (۳۶) لکھا ہی مدت خلافت صدیق بقول اصح دو سال و نیم بود و بعضے از ائمہ در کتب خود حدیثے روایت کردہ اند کہ دلالت بر صحت این قول میکند و بقولی دو سال و دو ماہ و بست و پنج روز و بقولے دو سال و چار ماہ بود واللہ اعلم بالصواب اور جلد دوم مین کتاب مذکور کے صفحہ (۵۹) مین لکھا ہی

ف عبارت فتح الباری کی یہ ہے عن انس قال کنت ساقی القوم و کما انتفخ القوم رجل یقال له ابو بکر ہو چکا شرح بخاری کی حضرت شیخین سے کتب اہلسنت جماعت سے بتفصیل جلد اول استقصاء الافحام صفحہ ۵۰۹ مین مرقوم ہے عن ثعلبۃ [illegible]

ارباب سیر و تواریخ رحمہم اللہ آوردہ اند کہ ابو بکر صدیق بعد از واقعہ قتال بدو سال و چہار ماہ
متولد شد و در آخر روز دو شنبہ و بقولے شب سہ شنبہ و اصح اینست و بقولے روز جمعہ بست
و دوم یا سیوم جمادی الاخری سال سیزدہم از ہجرت وفات یافت و مدت عمرش تقریباً
شصت و سہ سال و بقولے شصت و پنج سال بود ۵ بہرحال اگر تریسٹھہ برس کی عمر مین
حضرت ابوبکر نے قضا کی بھی تو از روے حساب تقریباً چالیس برس کی عمر مین اسلام لائے
تھے اور اگر ترسٹھ برس کی عمر مین اونہون نے رحلت کی تھی تو تخمیناً اڑتیس برس کی
عمر مین اسلام لانا اونکا واضح ہوتا ہے اور تاریخ الخلفاء مین بصفحہ (۸۴) نسبت اسلام حضرت
عمر کے لکھا ہے عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ
قُرْطِ ابْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْ حَفْصِ
الْقُرَشِيُّ الْعَدَوِيُّ الْفَارُوْقُ اَسْلَمَ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ
مِنَ النُّبُوَّةِ وَلَهٗ سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً قَالَهُ الذَّهَبِيُّ ترجمہ
عمر بیٹے خطاب بیٹے نفیل بیٹے عبد العزی بیٹے ریاح بیٹے قرط بیٹے رزاح کے ابو حفص
قریشی عدوی فاروق اسلام لائے بیچ ۶ کے نبوۃ سے اور عمر اونکی ستائیس برس کی تھی
بیان اسکو ذہبی نے اور قاموس مین لکھا ہے اَلْمُبَرْطِشُ اَلدَّلَّالُ اَوِ السَّاعِيْ
بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِيْ وَكَانَ عُمَرُ رض فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُبَرْطِشًا
ترجمہ مبرطش کے معنے دلال یا کوشش کرنیوالا درمیان بیچنے والے اور مول لینے والے
کے ہے اور عمر زمانہ جاہلیت مین مبرطش یعنی دلال تھے اور تاریخ الخلفاء مین بصفحہ (۱۰۲) نسبت
اسلام حضرت عثمان کے لکھا ہے وَكَانَ اَوَّلَ النَّاسِ اِسْلَامًا بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلِيٍّ
وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ترجمہ اور تھے عثمان پہلے لوگون سے مسلمان ہونے مین بعد ابی بکر
اور علی اور زید ابن حارثہ کے اور مقصد دوم مین ازالۃ الخفا کی بصفحہ (۲۲۰) مآثر حضرت عثمان مین
لکھا ہے واز انجملہ آنست آنکہ چون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث شد وی از سابق بود در اسلام
پیش از ابو عبیدہ بن الجراح و عبد الرحمن بن عوف بیکروز اسلام آوردہ بدلالت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہما اور تاریخ الخلفاء مین بصفحہ (۱۱۰) لکھا ہے وَكَانَ لَهٗ يَوْمَ قُتِلَ اِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ
سَنَةً وَقِيْلَ اِحْدٰى وَثَمَانُوْنَ سَنَةً وَقِيْلَ اَرْبَعٌ وَثَمَانُوْنَ وَقِيْلَ
سِتٌّ وَثَمَانُوْنَ وَقِيْلَ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ وَقِيْلَ تِسْعُوْنَ ترجمہ

اور عمر عثمان بروز قتل بیاسی برس کے او ربعضون نے اکاسی برس اور بعضون نے چوراسی برس اور بعضون
نے چھیاسی برس اور بعضون نے اٹھاسی یا نواسی برس اور بعضون نے نوے برس لکھا ہے
بہرحال اگر بیاسی سال جو قول اصح ہے عمر حضرت عثمان کی قرار دیجاے تو ۳۵ھ ہجری مین وہ
قتل ہوئے ہین اور تیرہ برس بعد بعثت آنحضرت کے مکہ مین رہے اور سال اول بعثت مین اسلام
لائے تو مجموع اڑتالیس سال ہوتے ہین تو مجموع عمر سے اونکی کہ بیاسی سال ہے اڑتالیس
سال زمانہ اسلام کو خارج کیجئے تو چونتیس ۳۴ سال زمانہ جاہلیت حضرت عثمان کا نکلتا ہے تمام ہوئی
کیفیت اسلام حضرات ثلثہ کی اب کیفیت پیدایش اور تعلیم او رتربیت اور اسلام حضرت علی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے بیان کیجاتی ہے پس کتب متعددہ معتمدہ
اہل سنت وجماعت مین اس مضمون کی حدیثین وارد ہین کہ آنحضرت صلعم اور حضرت علی علیہ الصلوٰۃ
والسلام ایک نور سے پیدا ہوئے ہین منجملہ اون کتابون کے کتاب خواص الامہ فی معرفۃ الائمہ مین ابو المظفر
یوسف ابن قزعلی سبط ابن جوزی نے کہ اکابر علماے اہلسنت سے ہین لکھا ہے قَالَ اَحْمَدُ فِی الفَضَائِل
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانٍ
عَنْ زَاذَانِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُنْتُ اَنَا وَعَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ
اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃِ اٰلَافِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ قَسَمَ ذٰلِکَ النُّوْرَ
جُزْئَیْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خُلِقْتُ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ
نُوْرٍ وَّاحِدٍ ترجمہ کہا احمد نے بیچ فضایل کے بیان کیا ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے
اور معمر نے زہری سے اور زہری نے خالد ابن معدان سے اور خالد نے زاذان سے اور زاذان نے
سلمان سے کہا سلمان نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تھا مین اور علی ابن ابیطالب ایک نور سامنے
اللہ تعالیٰ کے قبل چار ہزار برس پیدایش آدم کے پس ہرگاہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو تو
دو حصے اُس نور کے کئے پس ایک حصہ مین ہون اور ایک حصہ علی ہین اور بیچ ایک روایت کے ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ پیدا کیا گیا مین اور علی ایک نور سے اور راویان اس حدیث کے عبد الرزاق
اور معمر اور زہری ہین اس فضائل ومحامد کی عالی رتبہ ہین کہ انکی روایت سے احادیث کثیرہ صحاح ستہ
بالخصوص صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین کہ اصح الکتب بعد القرآن ہین منقول و موجود ہین علاوہ اسکے
توثیق اور تصدیق مضمون حدیث کی قرآن سے بھی ہوتی ہے آیہ مباہلہ مین اللہ تعالیٰ نے

علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ صلعم کی جان ارشاد فرمایا ہے پس یہ لفظ دلیل
ہے کہ محمد و علی کی خلقت نور واحد سے تھے اسیواسطے اللہ جل شانہٗ نے محمد صلعم کو بمنزلہ جسم قرار دیکر
حضرت علی کو جان پیغمبر کی ارشاد فرمایا اور جو خدا کے نور سے پیدا ہوگا وہ بیشبہہ نجاسات ظاہریہ
اور باطنیہ سے مبرا اور منزہ ہوگا بنا برآن اللہ جل شانہ نے تصدیق رسالت اور اپنے نور سے پیدا کرنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت سے جو کتف رسول اللہ صلعم پر تھی کی اور تصدیق
جزئیت نبی اور خلیفہ بلافصل ہونے حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے گھر یعنی خانہ کعبہ مین پیدا
ہونے سے کی یہ شرف کسی پیغمبر یا سلف کو عطا نہین فرمایا بسبب اسکے کہ جز علی کے کوئی شخص
شریک و سہیم نور محمدی کا نہ تھا لہذا خداوند عالم نے اس فضیلت کو خاص حضرت علی کا ٹھہرایا
درحقیقت یہ تعظیم و تکریم نور محمدی کی تھی کہ ولادت باسعادت حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خانہ کعبہ مین ہوئی اور خلایق کو آگاہ کر دیا کہ جز علی کے کوئی شریک نور محمدی کا نہین ہے اور جو شریک
نور نبوی ہے وہ بیشبہ افضل الخلق بعد النبی ہے اور افضل الخلق اور شریک نور نبوی لاریب خلیفہ نبی
کا ہوگا اور تصدیق ولادت حضرت علی کی خانہ کعبہ مین روایات معتمدہ اہل سنت وجماعت سے
ہوتی ہے چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا کے مقصد دوم مین بیچ مآثر حضرت علی کے بصفحہ (۲۵۱)
شاہ ولی اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین و از مناقب وے رضی اللہ عنہ کہ در حین ولادت او
ظاہر شدیکے آنست کہ در جوف کعبہ معظمہ تولد یافت قَالَ الْحَاكِمُ فِي تَرْجَمَةِ حَكِيْمِ ابْنِ
حَزَامٍ وَقَوْلُ مُصْعَبٍ فِيْهِ لَمْ يُوْلَدْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فِي الْكَعْبَةِ
اَحَدٌ مَا نَصَّهٗ وَهَمَ مُصْعَبٌ فِي الْحَرْفِ الْاَخِيْرِ فَقَدْ تَوَاتَرَتِ
الْاَخْبَارُ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا
فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ ترجمہ کہا حاکم نے بیچ ترجمہ حکیم ابن حزام کے اور قول مصعب کا بیچ
اوسکے ہے کہ نہین پیدا ہوا ہے قبل اسکے اور نہ بعد اوسکے کعبہ مین کوئی شخص جسکا نص یہ ہے وہم واقع
ہوا مصعب کو بیچ حرف آخر یعنی عدم ولادت کسی شخص کے بعد حکیم کے پس تحقیق حلم شین متواتر
وارد ہین کہ تحقیق فاطمہ بنت اسد کے بطن سے علی خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے اگرچہ یہ معمولی
ترکیب اہل سنت کی ہے کہ فضائل مخصوصہ جناب امیر کو مخصوص رکھنا نہین چاہتے کسیکو اوسکا
شریک کر دیتے ہین چنانچہ یہان حکیم بن حزام کو بھی متولد خانہ کعبہ بنا دیا جسکی تکذیب بھی خود
وہی حضرات اہل سنت کرتے ہین کیونکہ جو شخص برخلاف احادیث متواترہ حرف اخیر مین

مرتکب کذب ہو تو اوسکی کل حرفونکو کذب محض کیون نہ کہینگے مگر نسبت ولادت حضرت علی کے خا
مین تو ثابت ہوا کہ حدیثین متواترہ سے ثابت ہے پس اسمین تو کچھ شک نہین ہے کہ خانہ کعبہ خا
ہے اور جبکہ خانہ خدا مین ولادت حضرت علی ثابت ہوئی تو طیب ولادت بھی حضرت علی کی
ہو گئی کسلئے کہ خانہ خدا مین نجاسات کا بچانا محرمات شرعیہ سے ہے اور وقت ولادت
نجاسات کا نہونا سوا اسکے کہ اوس مولود کی خلقت نور الٰہی سے ہوئی ہو ممکن ہی نہین
بدلیل عقل ونقل حضرت علی کا اوس نور خدا سے پیدا ہونا جو ایک حصہ نور محمدی کا تھا
واشگاف ہو گیا وبنابرین باوجودیکہ حضرت ابوطالب کے چار بیٹے تھے مگر جناب رسالتمآب
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بموداے اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ اونمین سے صرف
علی کو لیکر پرورش اور تعلیم و تادیب اونکی کی اور اپنی آغوش عاطفت مین مثل اپنی اولاد کی او
چنانچہ کتاب ازالۃ الخفا مین بصفحہ (۲۵۱) بیچ مقصد دوم کے منقول ہے قَالَ مُحَمَّدُ ابْن
اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاہِدِ ابْنِ جُبَیْرِ
الْحَجَّاجِ قَالَ کَانَ مِنْ نِعْمَۃِ اللّٰہِ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ
مِمَّا صَنَعَ اللّٰہُ لَہٗ وَاَرَادَہٗ بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ اَنَّ قُرَیْشًا اَصَابَتْہُمْ اَزْ
شَدِیْدَۃٌ وَکَانَ اَبُوْطَالِبٍ ذَا عِیَالٍ کَثِیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ عَمِّہٖ وَکَانَ مِنْ اَیْسَرِ بَنِیْ ہَاشِ
یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبٍ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَ النَّا
مَا تَرٰی ہٰذِہِ الْاَزْمَۃِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ لِنُخَفِّفَ مِنْ عِیَالِہٖ اٰخُ
مِنْ بَنِیْہِ رَجُلًا وَتَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَکْفِیْہِمَا عَنْہُ قَا
الْعَبَّاسُ نَعَمْ فَانْطَلَقَا حَتّٰی اَتَیَا اِلٰی اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَا لَہٗ اِنَّ
نُرِیْدُ اَنْ نُخَفِّفَ عَنْکَ مِنْ عِیَالِکَ حَتّٰی یَنْکَشِفَ عَنِ النَّاسِ
مَا ہُمْ فِیْہِ فَقَالَ لَہُمَا اَبُوْطَالِبٍ اِذَا تَرَکْتُمَا لِیْ عَقِیْلًا وَقَالَ
ہِشَامٌ عَقِیْلًا وَطَالِبًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّہٗ
اِلَیْہِ فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
حَتّٰی بَعَثَہُ اللّٰہُ نَبِیًّا فَاتَّبَعَہٗ عَلِیٌّ فَاٰمَنَ بِہٖ وَصَدَّقَہٗ وَلَمْ یَزَلْ جَعْ

عِنْدَ الْعَبَّاسِ حَتّٰی اَسْلَمَ وَ اسْتَغْنٰی عَنْہُ ترجمہ کہا محمد ابن اسحاق نے
اور بیان کیا ہی مجھسے عبداللہ ابن نجیح نی مجاہد ابن جبیر بد رحجاج سی کہا اوسنے کہ تھی بعض نعمت خدا
سے اوپر علی ابن ابیطالب کر راضی ہو اللہ اوسنسے وہ چیز کہ اللہ نے اونکے ساتھ کیا اور ارادہ کیا اللہ نے
بسبب اوس نعمت کے علی کے ساتھہ نیکی کا تحقیق کہ قریش کو خشک سالی سخت پہونچی اور ابو طالب کی اولاد
بہت تھی پس کہا رسول اللہ صلعم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ بنی ہاشم مین مرفہ الحال تھے اے عباس
بھائی تمہارے ابو طالب کثیر العیال ہین اور تم دیکھتے ہو خشک سالی سے لوگ جس حالت کو پہونچ گئے ہین
پس ہمارے ساتھ چلو ابو طالب کیطرف تاکہ ہلکا کرین ہم عیال سے اونکو اونکی دلاسے ایک شخص کو ہم لیوین
اور ایک شخص کو تم لو پس کفایت کرین ہم دو شخص کی ابو طالب سے عباس نے کہا اچھا پس دونو
شخص چلے تا اینکہ ابو طالب کے یہان پہونچے پھر کہا ان دونون نے کہ ہم دونو چاہتے ہین کہ ہلکا کرین تمکو
عیال سے یہانتک کہ دور ہو لوگون سے وہ چیز کہ جسمین وہ مبتلا ہین تب ابو طالب نے بجواب اون
دونو کے کہا کہ اب تم عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو اور ابن ہشام کہتا ہے کہ ابو طالب نے کہا عقیل اور
طالب کو میرے پاس چھوڑ دو پھر جو چاہو کرو پس لیا رسول اللہ صلعم نے علی کو اور اپنے سینہ
سے لگایا اور عباس نے جعفر کو لیکر لپٹا لیا پس برابر رہے علی راضی ہو اللہ اونسے ساتھ
رسول اللہ صلعم کے یہانتک کہ اللہ نے پیغمبر کیا محمد صلعم کو پس پیروی کی علی نے آنحضرت کی پھر
ایمان لائے علی آنحضرت پر اور سچا جانا آنحضرت صلعم کو اور برابر رہے جعفر عباس کے پاس یہانتک
کہ اسلام لائے اور بے پرواہ ہوئے عباس سے اور باب نہم صواعق محرقہ مین بصفحہ ۰۵ الکھا ہے اَسْلَمَ
وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَ قِيْلَ تِسْعٌ وَ قِيْلَ ثَمَانٍ وَ قِيْلَ دُوْنَ ذَالِكَ
قَدِيْمًا بَلْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنَسٌ وَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمٍ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيْ
وَجَمَاعَةٌ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ وَ نَقَلَ بَعْضُهُمُ الْاِجْمَاعَ عَلَيْهِ
وَمَرَّ الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذَا الْاِجْمَاعِ وَ الْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ
اَسْلَمَ وَ نَقَلَ اَبُوْ يَعْلٰی عَنْهُ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ اَسْلَمْتُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَ اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ
ابْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمْ يَعْبُدِ الْاَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهٖ اَیْ وَ مِنْ ثَمَّ يُقَالُ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ الْحَقَّ بِهِ الصِّدِّيْقُ فِیْ ذَالِكَ لِمَا قِيْلَ
اَنَّهٗ لَمْ يَعْبُدْ صَنَمًا قَطُّ ترجمہ اسلام لائے علی درحالیکہ وہ دس برس کے تھے اور

کہا گیا ہو کہ نو برس کے اور کہا گیا ہو کہ آٹھ برس کی تھی اور کہا گیا ہو کہ کم اس سے تھے اور
وہ قدیم الاسلام تھے بلکہ کہا ابن عباس اور انس اور زید بن ارقم اور سلمان فارسی اور ایک جماعت
نے کہ تحقیق علی پہلے سب سے اسلام لائے اور بعضون نے نقل کیا ہو اجماع کو اسی پر اور گزرا ہو
جمع درمیان اس اجماع اور اس اجماع کے کہ ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے اور نقل کی ہو ابو یعلی
نے علی سے کہ کہا علی نے مبعوث ہوئے رسول اللہ صلعم بروز دوشنبہ اور اسلام لایا مین بروز
سہ شنبہ اور اخراج کیا ہو ابن سعد نے حسن ابن زید سے کہا حسن نے کہ نہین عبادت کی بتون کی علی
نے کبھی بسبب کم سنی اپنی کے اور اسیواسطے کہا جاتا ہو علی کو کرم اللہ وجہہ یعنی بزرگ کیا اللہ نے
اونکے منہ کو اور شامل کئے گئے ہین اسباب مین ساتھ علی کے صدیق اسواسطے کہ کہا گیا
ہے کہ ابو بکر نے بھی ہرگز عبادت بت کی نہین کی تمام ہوا ترجمہ اس عبارت مین بلفظ قیل کہ ضعف
روایت پر دلالت کرتا ہو صرف حضرت ابو بکر کو بت پرستی سے مستثنے کر کے شریک حضرت علی کا کیا
ہے اس سے ثابت ہو کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایام جاہلیت مین بت پرستی بھی کرتے تھے آبا ارباب
دین و دیانت و اصحاب یقین و امانت کل روایات مسطورہ بالا کو ملاحظہ فرماوین اور حالات حضرت
ثلثہ اور حضرت علی کو مطابق کر کے موازنہ کرین کہ کون افضل ہو حضرت ابو بکر قریب چالیس ۴۰ سال
تک اور حضرت عمر ستائیس سال تک اور حضرت عثمان چونتیس ۳۴ سال تک شرف اسلام سے
بے بہرہ تھے اور ایام جاہلیت مین شراب بھی پیتے تھے گو شاہ ولی اللہ صاحب نے ترک شراب کی
روایت لکھی ہو مگر بروایت صحیح بخاری و فاکہانی و بزاز ابن حجر عسقلانی غلط ہو بہر طور شراب
پینا اونکا ایک زمانہ تک ثابت ہو اور حضرت عمر کا ترک شراب بعد الاسلام کبھی ثابت نہین ہوتا ہو
کیونکہ نبیذ کا پینا تا وقت زخمی ہونے کے حضرت عمر کا خود کتاب ازالۃ الخفا اور احیاء العلوم
سے ثابت ہوا اور نبیذ ایک قسم کی شراب ہو اور مفصل بیان اوسکا باب اول مین لکھا گیا ہو اور صرف
حضرت ابو بکر کو لکھا ہو کہ کبھی انہون نے بت پرستی نہین کی اس سے ثابت ہوتا ہو کہ ایام جاہلیت مین
حضرت عمر اور حضرت عثمان بت پرستی کرتے تھے اور حضرت عمر ہمیشہ دلالی کیا کرتے تھے
بخلاف حضرت علی کے کہ جزو نور نبی سے خانہ خدا مین پیدا ہوئے رسول اللہ صلعم کے آغوش مین پلے
آداب رسول سے متادب اور تعلیم رسول سے متعلم ہوئے نابالغی مین ایمان لائے کبھی بت کو سجدہ نہین
کیا نہ کبھی شراب پی اللہ تعالے نے رسول کی جان اونکو آیہ مباہلہ مین فرمایا پیغمبر صلعم نے جب
صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور حضرت علی کا کسیکو بھائی نہین بنایا تب حضرت علی

نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے کسیکو میرا بھائی نہین ٹھہرایا بجواب اوسکے پیغمبر نے فرمایا
اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فرمایا یعنی ای علی تم میرے بھائی دنیا اور آخرت
مین ہو دیکھو صفحہ (۲۵۳) مقصد دوم ازالۃ الخفاء کا یہ حالات تو ایسے بدیہی اور واضح
ہین کہ کوئی نادان وجاہل بھی اونکو دیکھکر نہ کہیگا کہ حضرت علی سے حضرات ثلثہ افضل اور جب
افضلیت حضرت علی کی حضرات ثلثہ سے بدلائل عقلیہ ونقلیہ موجودہ کتب اہل سنت وجماعت سے
ثابت ہو تو حضرت عمر نے باوصف موجودی افضل یعنی حضرت علی کے جو بعد رسول اللہ صلعم کے
سقیفہ بنی ساعدہ مین بغیر مشورۂ قومی کے فلتۃ یعنی یک ناگاہ جیساکہ حضرت عمر خود فرماتے
تھے اور بخاری سے ہمنے باب دوم مین نقل کیا ہو قبل اسکے کہ تجہیز تغسیل وتکفین وتدفین رسول اللہ
کی کرین محض واسطے نگاہداشت خلافت کے کہ اگر بنی ہاشم بعد دفن وکفن رسول اللہ صلعم
کے آجاوینگے تو جز علی ابن ابیطالب کے کہ افضل الخلق بعد الرسول ہین خلافت ہمکو نہ ملیگی
حضرت ابوبکر سے بیعت کر کے اونکو خلیفہ بنادیا ایسے ہی حضرت ابوبکر نے اپنی مرض الموت مین
باوجود نارضامندی ایک گروہ صحابہ کی خلافت حضرت عمر سے اور نیز باوصف موجودی افضل یعنے
حضرت علی کی بتحریر خلافتنامہ حضرت عمر کو خلیفہ بنادیا اور حضرت عمر نے اپنے مرض الموت مین
بحالت موجودی افضل یعنی حضرت علی کی خلافت کو چھہ شخص کے شورے پر منحصر کردیا اور
حضرت عبد الرحمن بن عوف نے صرف اس بنیاد پر کہ حضرت علی نے عمل کرنے سے اوپر سیرت شیخین
کے انکار کیا ہی حضرت عثمان کو خلیفہ بنادیا اور یہ جملہ امور مفصلاً باب دوم مین لکھے گئے ہین تو
یہ سب حضرات جنہون نے باوجود موجودی افضل کے مفضول کو محض واسطے استحصال خلافت
کے کہ بنی ہاشم مین نہ جانے پاوے بمصداق ان دونون حدیثون کے جو ابھی ہمنے کتاب ازالۃ الخفا
سے نقل کی ہی خیانت کرنیوالی خدا اور رسول اور مومنین کے ومورد دوری از رحمت الٰہی کی ایسی
ہوئی کہ جنکا توبہ اور فدیہ بھی اس جرم کے وقوع کے بعد قبول نہین ہو سکتا ہی اور خیانت حسب حدیث
صحیح بخاری کی جو کتاب الایمان کے باب علامۃ المنافق مین بصفحہ (۸) منقول ہی علامت نفاق
کی ہی اور وہ حدیث یہ ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ
وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ اور صحیح مسلم مین بھی بلفظہ بھی حدیث کتاب الایمان کے باب خصال
المنافق مین بصفحہ (۵۶) منقول ہی اور بعد حدیث مذکور کے اوسی صفحہ مین یہ حدیث بھی لکھی ہی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعُلَاءِ وَذَکَرَ فِیْہِ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ روایت کرتے ہین نبی صلعم سے کہ فرمایا پیغمبر نے نشان منافق کے تین ہین جب بات کرے جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت سپرد کیجاوے خیانت کرے ترجمہ حدیث ثانی ابوہریرہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مانند حدیث یحیٰی ابن محمد کے علاسے اور بیان کیا اوس حدیث مین ہو کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور گمان کرے کہ بتحقیق وہ شخص مسلمان ہو بحمد اللہ تعالیٰ لوازم خلافت خاصہ بھی جسکو شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا مین بڑے شد و مد سے لکہا تھا حضرات ثلثہ مین نہ پائی گئی بلکہ تقرر خلافت مین اون حضرات کا خیانت کرنا واضح ہو اور حسب احادیث صحیحین کے خیانت علامت نفاق ہو اور منافق خلیفہ رسول اللہ کا نہین ہو سکتا ہو تو یقیناً خلفاء ثلثہ منافق بھی ٹھہرے اور ہر طرح خلافت خاصہ و عامہ سے محروم گو منافقین زمانہ اونکو اپنا خلیفہ بنائین اور شرائط خلافت عامہ اور لوازم خلافت خاصہ بشہادت روایات مسلمہ اہل سنت و جماعت کی حضرت علی مین موجود تھی تو حضرت علی کا خلیفہ بلا فصل رسول اللہ صلعم کا ہونا ثابت اور متحقق ہو گیا اب مجھکو کوئی ضرورت بیان کرنے نصوص خلافت حضرت علی علیہ السلام کی جو کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت مین موجود ہین باقی نہین رہی تھی مگر بنظر اطمینان خاطر ناظرین رسالہ وامید عطائے ثواب من جانب رب الارباب بعض نصوص صریحہ خلافت بلا فصل حضرت علی علیہ السلام کی بھی جو از ابتدای بعثت تا رحلت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار کے وارد ہوئی ہین اور کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت مین منقول ہین ضبط تحریر مین آتی ہین نص اول کتاب ینابیع المودۃ تالیف شیخ سلیمان الحسینی البلخی القندوزی الحنفی جو دار السلطنت قسطنطنیہ مین چھپی ہو اور کتاب مذکور حسب فرمایش سلطان عبد العزیز خان کے کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت سے انتخاب روایات کرکے تالیف کیگئی ہو اوسکے باب (۳۱) کے صفحہ (۱۰۵) مین منقول ہے وَفِیْ مُسْنَدِ اَحْمَدَ بِسَنَدِہٖ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَسَدِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ جَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَ بَیْتِہٖ فَاجْتَمَعَ ثَلٰثُوْنَ نَفَرًا فَاَکَلُوْا وَشَرِبُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَھُمْ مَنْ یَّضْمَنُ عَنِّیْ

دینی ومواعدی یکون معی فی الجنة ویکون خلیفتی فی اہلی
فقال علیؑ انا یا رسول اللہ ایضا الثعلبی ذکر ہذا الحدیث
فی تفسیر ہذہ الآیة ترجمہ اور بیچ مسند احمد کے بسند ابی عباد ابن عبد اللہ
اسدی سے روایت کی ہے کہ کہا علی نے راضی ہو اللہ اونسے جب نازل ہوئی آیہ وانذر
عشیرتک الاقربین یعنی ڈراؤ تم اپنے قبیلہ قریب تر کو جمع کیا نبی صلعم نے اپنے اہل بیت کو
پس تیس نفر جمع ہوے پس تین مرتبہ کھایا اور پیا سب نے پس کہا پیغمبر صلعم نے اون سب سے جو شخص ضامن
ہووے میرے قرض اور میرے وعدہ کا وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا اور خلیفہ میرا میرے اہل مین ہوگا
پس کہا علی نے کہ یا رسول اللہ مین ضامن ہونگا ثعلبی نے بھی اس حدیث کو اس آیہ کی تفسیر مین بیان
کیا ہے یہ پہلی نص خلافت حضرت علی کی ہے کہ قبل ہجرت کے پیغمبر صلعم نے مکہ معظمہ مین ارشاد
فرمائی ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی قریب المضمون اسی روایت کے دوسری حدیث
ازالة الخفا مین لکھی ہے الا اسقدر فرق ہے کہ لفظ خلیفتی اوسمین نہین ہے اور نہ بیچ تفسیر
آیہ وانذر عشیرتک الاقربین کے لکھا ہے مگر معاملہ منتظر الخلافت مین اس واقعہ کو تحریر
کیا ہے چنانچہ مقصد دوم مین بصفحہ (۱۵۲) مرقوم ہے وازانجملہ آنکہ پیش از ہجرت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم با او معاملہ منتظر الخلافت کہ یکے از لوازم خاصہ است بجا آوردند اخرج النسائی
فی کتاب الخصائص عن ربیعة بن ناجیة ان رجلا قال لعلی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک قال جمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنی عبد المطلب فصنع لہم مدا من طعام قال فاکلوا حتی شبعوا
وبقی الطعام کما ہو کان لم یمس ثم دعا بغمرة فشربوا حتی رووا وبقی
الشراب کان لم یمس ولم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت
الیکم خاصة والی الناس عامة وقد رایتم من ہذہ الامة
ما قد رایتم وایکم یبایعنی علی ان یکون اخی
وصاحبی ووارثی فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ
وکنت اصغر القوم فقال اجلس ثم
قال ثلث مرات کل ذالک اقوم فیقول

اِجْلِسْ حَتّٰی کَانَ فِی الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی یَدِی ثُمَّ قَالَ فَبِذَالِکَ
وَرِثْتُ ابْنَ عَمِّیْ دُوْنَ عَمِّیْ ترجمہ اخراج کیا ہے نسائی نے بیچ کتاب
خصائص کے ربیعہ بن ناجیہ سے کہ بتحقیق ایک شخص نے علی ابن ابیطالب سے پوچھا کہ یا امیر
المومنین آپ کس طرح سے وارث اپنے چچا کے بیٹے کے ہوئے اور اپنے چچا کے وارث نہوئے
کہا جمع کیا یا بلایا رسول اللہ صلعم نے اولاد عبد المطلب کو پس ایک مد کھانا اونکے لئے پکایا
پس سبھون نے سیر ہوکر کھایا اور کھانا جتنا تھا اوتنا باقی رہا گویا چھوا بھی نہین گیا تھا پھر
آنحضرت نے ایک چھوٹا کاسہ منگایا پس سیر ہوکر سبھون نے پانی پیا اور پانی جتنا تھا
اوتنا ہی رہا گویا کسی نے اوسکو نہ چھوا تھا اور نہ پیا تھا پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے اے اولاد
عبد المطلب مین تم لوگونکی طرف بالخصوص مبعوث کیا گیا ہون اور لوگونکی طرف بالعموم مبعوث کیا
گیا ہون اور بتحقیق دیکھا تمنے اس آیت کے وہ چیز کہ بتحقیق دیکھا تمنے پس کون تم لوگون مین میری
بیعت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ میرا بھائی اور میرا ساتھی اور میرا وارث ہو پس کوئی نہ اٹھا طرف
اوس بیعت کرنے کے پھر مین اوٹھا طرف بیعت کرنے کے حالانکہ مین بہت کمسن قوم مین تھا
پیغمبر نے فرمایا تو بیٹھ جا پھر تین مرتبہ پیغمبر نے کہا اور ہر مرتبہ مین اوٹھا اور پیغمبر کہتے تھے کہ تو بیٹھ
جا یہانتک کہ تیسری مرتبہ پیغمبر نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا پھر علی نے کہا کہ اس سبب سے مین وارث
ہوا اپنے چچا کے بیٹے کا اور چچا کا وارث نہوا تنبیہ ہرچند اس روایت مین شاہ ولی اللہ صاحب نے
لفظ خلیفتی نہین لکھا ہے بلکہ الفاظ اخی وصاحبی ووارثی بیان کیا ہے مگر مورد واحد ہے اور
مقصود ان الفاظ سے بھی وہی لفظ خلیفتی پایا جاتا ہے کیلئے کہ محض بیعت کرنے پر
کے کسیکو وراثت نہین حاصل ہوسکتی تھی اور بزعم اہل سنت تو انبیا کا کوئی وارث ہی نہین ہوتا
ہے تو ضرور ہوا کہ اس وراثت سے مراد نبوت ہو اور چونکہ نبوت آنحضرت پر ختم ہوگئی تھی تو خلافت
رسول کا مراد ہونا لازم ہوا ہر گاہ متعدد کتب معتمدہ اہل سنت مین مثل تفسیر ثعلبی اور تفسیر معالم التنزیل
بغوی اور تاریخ ابو الفدا اور تاریخ طبری اور تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جزری مین لفظ خلیفتی اس
حدیث مین وارد ہے تو محض ایک حدیث منقولہ شاہ ولی اللہ مین اگر لفظ خلیفتی وارد نہو
تو منافی مدعا نہین ہے چنانچہ تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جزری کی جلد دوم مین بصفحہ (۲۲)
یہ عبارت منقول ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاَیُّکُمْ یُوَازِرُنِیْ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ عَلٰی
اَنْ یَکُوْنَ اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ عَنْهَا جَمِیْعًا

وَقُلْتُ وَاِنِّی لَاَحْدَثُهُمْ سِنًّا وَاَرْمَصُهُمْ عَیْنًا وَاَعْظَمُهُمْ بَطْنًا وَ
اَحْمَشُهُمْ سَاقًا اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَکُوْنُ وَزِیْرَکَ عَلَیْہِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِیْ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَا اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْکُمْ فَاسْمَعُوْا لَہٗ
وَاَطِیْعُوْہُ قَالَ فَقَامَ الْقَوْمُ یَضْحَکُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ لِاَبِیْ طَالِبٍ قَدْ
اَمَرَکَ اَنْ تَسْمَعَ لِاِبْنِکَ وَتُطِیْعَ ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے اولاد عبد المطلب
وغیرہ سے کہ کون تم سے میری وزارت کرتا ہے اس شرط پر کہ ہو بھائی اور وصی اور خلیفہ میرا پس
روگردانی کی سب قوم نے سے اور میں یعنے (علی) نے کہا حالانکہ اون لوگون مین سب سے صغیر السن
تھا چرک آلودہ چشم و بزرگ شکم و باریک تر ساق تھا کہ ای نبی خدا مین آپکا وزیر ہونگا اس امر
دین مین پس حضرت نے پکڑی میری گردن اور کہا ضرور یہ اخی اور وصی و خلیفہ میرا ہے تم لوگون مین
پس سنو تم لوگ اوسکے حکم کو اور اطاعت کرو اوسکی پس اوٹھ گئی وہ قوم ہنستی ہوئی اور کہتے تھے
ابیطالب سے کہ تمکو حکم دیا ہے کہ اپنے بیٹے کا حکم سنو اور اوسکی فرمانبرداری کرو انتہے ترجمہ یہانتک
اس روایت کی شہرت ہوئی کہ مسٹر واشنگٹن اِروِنگ صاحب نے جو سوانح عمری
جناب رسالت مآب صلعم کی بزبان انگریزی لکھکر چھپوائی اور نام اسکا لائف آف محمد
بائی واشنگٹن ارونگ رکھا ہے اوسکے صفحہ (۳۷) مین اس واقعہ کو بھی بیان
کیا ہے چنانچہ عبارت انگریزی اوسکی یہ ہے

Nothing daunted by the failure of his first attempt, Mohammad called a second meeting of the Hashemites at his own house, when having regaled them with the flesh of a lamb and given them milk to drink he stood forth and announced, at full length, his revelation recieved from heaven & the devine command to impart them to those of his immediate

line. "Oh children of Abdul Mutalib" cried he with enthusiasm, "to you of all men has Allah vouch safed these most precious gifts. In his name I offer you the blessings of this world endless joys here after, who among you will share the burden of my offer, who will be my brother, my lieutenant, my wazier?"
All remained silent, some wondering, others smilling with incredulity and derision. At length Ali starting up with youthful zeal, offered himself to the services of the prophet, though modestly acknowledging his youth & physical weakness - Mohammed threw his arms round the generous youth & pressed him to his honor, "Behold my wazier, my brother, my viceregent" Exclaimed he let all listen to his words & obey him.

ترجمہ پہلی کوشش کے ناکامیاب ہونے سے دل شکستہ ہوئے محمد نے پھر دوسری جماعت اکٹھا کی ہاشمیون کی اپنے خاص مکان پر اور بعد انکے خوشش کرنیکے اونکو گوشت دُنبے کا دیا اور دودھ دیا واسطے پینے کے تب کھڑے ہوے اور تصریح وار اپنے الہام کو جو آسمان سے اوتری اور قطعی حکم اون لوگون کے سُنانے کو جو اونکی خاص اولاد مین سے تھے وہ حکم یہ تھا ای لڑکو عبدالمطلب کے پکار کر کہا ساتھ ہمدردی کے تمکو تمام آدمی سے اللہ نے دی ہین یہ قیمتی بخششین اوسکے نام دیتا ہون مین تمکو برکتین اس دنیا مین اور بیحد خوشی اوسکے ہمارے دینی بار اوٹھانیکا تم مین سے کون شریک ہوگا کون ہوگا میرا بھائی اور میرا جانشین اور میرا وزیر سب خاموش رہے بعض متحیر تھے بعض بے اعتباری کے ساتھ اور بعض

کینہ وری کے ساتھ مسکراتے تھے آخر کو علی اپنی جوانی کے جوش مین اوٹھے اور پیش کیا اپنے تئین خدمت مین نبی کی ساتھ پاکدامنی کے قبول کرتے ہوے اپنے لڑکپن اور کمزوری جسم کو محمد نے تب ڈالے اپنے ہاتھ اوپر اوس فیاض اور نوجوان کے اور لگایا اپنے سینہ سے اور باواز بلند کہا کہ دیکھو میرے بھائی اور میرے وزیر میرے جانشین کو اور سب لوگ اوسکے کلام کو مانو اور اوسکی فرمان برداری کرو تنبیہ کیا قدرت خداے ذو الجلال ہے کہ صاحبانِ نصاری تک نے اپنی کتابون مین اس واقعہ قبل ہجرت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشرح وبسط تمام لکھا ہے جس سے اور نیز احادیث مذکورہ منقولہ کتب اہل سنت وجماعت سے ثابت ہی کہ جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے مکہ مین بعد مبعوث ہونے کے تمام اپنے قرابتمندونکو جمع کرکے اونکی دعوت کی اس مجمع مین کہ حکم خدا کا خاص قرابتمندان قریب تر کے ڈرانیکا تھا پیغمبر صلعم نے بنی ہاشم کو جمع کیا تھا حضرات ثلثہ چونکہ قرابتمند قریب رسول اللہ کے نہ تھے لہذا وہ اس جلسہ مین شریک نہ تھے بعد کھانا کھلانے کے وہ حکم الہامی جو آسمان سے اوپر نازل ہوا تھا اون لوگونکو سنایا جسکے یہ الفاظ ہین کہ ہمارے دینی بار اوٹھانیکا تم مین سے کون شریک ہوگا اور کون ہوگا میرا بھائی میرا جانشین میرا وزیر یہ سنکر کوئی نہ اوٹھا حضرت علی نے اوٹھکر جو کچھ پیغمبر صلعم فرماتے تھے اوسکو قبول کیا تب پیغمبر نے علی کو سینہ سے لگاکر باواز بلند فرمایا کہ دیکھو میرے بھائی میرے جانشین اور میرے وزیر کو اور اسکے حکم کو مانو اور اوسکی فرمانبرداری کرو یہ پہلے پہل پیغمبر صلعم نے مکہ مین حضرت علی کو اپنا خلیفہ بحکم خدا تعالی کے مقرر کیا اور اللہ نے اس آیہ شریفہ مین حکم انذار یعنی ڈرانیکا مخصوص نسبت قرابتمندانِ قریب رسول اللہ کے نازل فرمایا بظاہر وجہ اوسکی یہ ہی کہ قرابتمندان قریب رسول صلعم کے بنی ہاشم سردار عرب کے تھے گنجایش اسکی تھی کہ بسبب قرابتمندی رسول کے وہ لوگ دعوی خلافت رسول اللہ کا کرتے لہذا اوسطے دفع دخل قرابتمندون کے رسول اللہ صلعم نے بعد اتمام حجت کے اون لوگون سے حضرت علی کو خلیفہ اپنا قرابتمندان قریب پر مقرر کیا اور جس گاہ بنی ہاشم کے خلیفہ حضرت علی ہوے تو غیر بنی ہاشم کے بدرجہ اولی خلیفہ ہونگے وھو المطلوب **نص دوسری** کتاب ینابیع المودۃ مین بیچ باب اکیسوین کے بصفحہ (۹۲) لکھا ہے مَوَفَّقُ بْنُ اَحْمَدَ بِسَنَدِہٖ عَنْ حَکِیْمِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ شَرٰی نَفْسَہٗ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ عَلِی ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ وَقَالَ عِنْدَ مَبِیْتِہٖ عَلٰی فِرَاشِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرا شعر

وقیت بنفسی خیر من وطی الثری ومن طاف بالبیت العتیق وبالحجر

رسول الٰہ خاف ان یمکروا بہ فنجاہ ذوالطول الالہ من المکر

وبات رسول اللہ فی الغار امنا موقی فی حفظ الالہ وفی الستر

وبت اراعیھم وما یتبونی وقد وطنت نفسی علی القتل والاسر

ایضا الحموینی اخرجہ بعینہ ایضا الثعلبی عن ابن عباس وابو نعیم الحافظ بسندہ عن ابن عباس قال بات علی علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ خروجہ مکۃ ونزلت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الثعلبی فی تفسیرہ وابن عقبۃ فی ملحمتہ وابو السعادات فی فضائل العترۃ الطاھرۃ و الغزالی فی الاحیاء باسانیدھم عن ابن عباس وعن ابی رافع وعن ھند بن ابی ھالۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم امہ خدیجۃ ام المومنین رضی اللہ عنہما انہ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل انی اخیت بینکما وجعلت عمر احدکما اطول من عمر صاحبہ فایکما یوثر اخاہ عمرہ فکلاھما کرھا الموت فاوحی اللہ الیھما انی اخیت بین علی ولی وبین محمد نبی فاثر علی حیاتہ للنبی فرقد علی فراش النبی یمھجتہ اھبطا علی الارض واحفظاہ من عدوہ فھبطا فجلس جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ وجعل جبرئیل یقول بخ بخ من مثلک یا ابن ابیطالب واللہ عزوجل یباھی بک الملئکۃ فانزل اللہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ترجمہ موفق ابن احمد بسند اپنے حکیم ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ کہا علی ابن الحسین نے کہ پہلے جنہے بیچا اپنی جان کو واسطے چاہنے خوشنودی خدا کے علی ابن ابیطالب ہیں بزرگ کرے اللہ انکے منہ کو اور کہا علی نے وقت اپنے سونے کے بچھونے پر رسول اللہ صلعم کے شعر بچایا میں نے بہترین کو ان لوگوں کے

جو زمین پر چلے ہین - اور بہترین کو اون لوگون کے جنہون نے طواف کیا ہے خانہ کعبہ اور حجر
اسمعیل کا ذری رسول خدا اس سے کہ مکر کرین کفار اونسے پس نجات دی اونکو خدا سے اعدا
بخشش نے مکر سے - اور سوئے رسول اللہ غار مین بحالت امن بچا ہے گئے بیچ نگہبانی خدا
کے اور بیچ پردہ کے اور سویا مین نگہبانی کرتا تھا مین اونہین کفار کی اور نہین سوئے جسکو قریب
تھے مجکو کفار اور تحقیق آمادہ کیا مینے اپنے نفس کو اوپر قتل کے اور قید کرنے ۔ ۔
اخراج کیا ہی بعینہ اسی حدیث کو ثعلبی نے بھی ابن عباس سے اور روایت کی ۔ ۔
نے بسند اپنے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سوئے علی بچھونے پر رسول اللہ صلعم
کے جس رات کو رسول اللہ مکہ سے نکلے ہین اور آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ نازل ہوا ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور ابن عقبہ نے کتاب ملحمہ مین
اور ابو السعادات نے بیچ کتاب فضائل عترۃ طاہرہ کے اور غزالی نے احیاء العلوم مین اپنی اپنی سند و ن
سے ابن عباس اور ابو رافع اور ہندہ پسر ابو ہالہ ربیب پیغمبر صلعم سے جسکی مان ام المومنین خدیجہ تھین رضی
اللہ عنہم اونسے روایت کی ہی کہ تحقیق کہا انہین تینون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ وحی کی اللہ
نے طرف جبرئیل اور میکائیل کے کہ مینے تم دونون کو بھائی ایک دوسرے کا قرار دیا اور ایک کی عمر تم دونون
سے دوسرے کی عمر سے زیادہ قرار دی ہی مینے پس تم دونون مین سے کون ایسا ہی کہ اپنی عمر اپنے بھائی کو
دیوے پھر دونون نے مکروہ جانا موت کو تب خدا نے اون دونون پر وحی بھیجی کہ مینے درمیان علی و لی
اپنے اور محمد نبی اپنے کے مواخات قرار دی تھی پس علی نے ایثار کیا اپنی حیات کو واسطے نبی کے پھر
علی سو رہے بچھونے پر نبی کے اور بچایا پیغمبر کو اپنی جان و دل سے پس تم دونون زمین پر اترو اور
نگہبانی کرو علی کی اوسکے دشمن سے پھر دونون اترے پس بیٹھے جبرئیل اور میکائیل پایانے
علی کے اور جبرئیل کہتے تھے مبارک مبارک ہو کون مثل تمہارا ہی اے بیٹے ابو طالب کے درحالیکہ
اللہ بزرگ و غالب مباہات کرتا ہی ساتھ تمہارے فرشتون مین تب نازل کیا اللہ نے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ کو تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مین بھی یہ
حدیث موجود ہی اور جلد اول روضۃ الاحباب مین بصفحہ (۱۸۶) لکھا ہی نقلست کہ جبرئیل امین از نزد
رب العالمین بسید المرسلین آمد و از حقیقت آن حال آن سرور اخبر دار گردانید و فرمان آورد
کہ اِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ بِالْهِجْرَةِ و گفت امشب در خانہ خواب خود کہ ہر شب میبود ے
تکیہ مکن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب در آمد کفار بدستور یکہ

مقرر کردہ بودند بر در سرای حضرت جمع آمدند و مترصد میبودند تا کی در خواب شود کہ بر سر وے ریزند و
بلا کش کنند پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بران حال مطلع شد علی مرتضیٰ را کرم اللہ وجہہ گفت کفار قصد قتل
من دارند من ازانجا بیرون میروم تو امشب بر جای خواب من تکیہ کن و برد سبز حضرمی مرا بر خود بپوش
و آن بردے بود کہ ہر شب حضرت دران تکیہ میکرد و بادی گفت دل قوی دار کہ ایشان ہیچ مکروہے بتو نتوانند
رسانید و در روایتے آنست کہ فرمود مارا اذن ہجرت بمدینہ دادند من فردا بجہیز سفر می نمایم و بطرف مدینہ
روان میشوم و امانات و ودائع کہ نزد حضرت بود ہمہ را بعلی سپرد تا بصاحبانش رساند و خود از عقب
آنسرور بمدینہ آمد علی کرم اللہ وجہہ بر فراش خاص پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تکیہ زد و در دا بر دوش
کشید و حضرت از خانہ بیرون رفت و اول سورہ یٰس تا آنجا کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ
مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ میخواند و مشت خاک بر سرہاے ایشان میپاشید
و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان بادیہ ضلالت ویرا ندیدند بعد اسکے صاحب روضۃ الاحباب نے
بعینہ حدیث نزول جبریل و میکائیل بنا بر محافظت علی کی جو اوپر لکھی گئی ہی لکھکر کے بصفحہ (۱۸۷) و
(۱۸۸) لکھا ہی از عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرویست کہ گفت روزے در خانہ خویش نشستہ بودیم
در گرم گاہ روز کہ گویندہ گفت اینک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم طیلسان بر سر مبارک انداختہ می آید و
دستور آنحضرت نبود کہ دران وقت روز بخانہ ما آید ابوبکر گفت پدر و مادرم فداے او باد دراین زمان
امرے عظیم اورا آوردہ پس آنسرور برسید و بعد از اذن در آمد و گفت بیرون کن ہر کس را کہ نزد تست ابوبکر
گفت یا رسول اللہ کسی نیست پیش من غیر از دو دختر من یکی ازانہا اہل تو است یعنی عایشہ حضرت فرمود کہ
حقتعالیٰ مرا اذن ہجرت داد ابوبکر گفت اَلصَّحَابَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی میخواہم کہ مصاحب تو باشم فرمود
آرے تو مصاحب خواہی بود اس روایت سے عیان ہی کہ رسول اللہ صلعم دن کو وقت گرمی کے بخانہ
حضرت ابوبکر کے تشریف لیگئے حالانکہ اسکے اوپر جو روایت لکھی ہے اوس سے واضح ہے کہ
بوقت شب کے رسول اللہ صلعم حضرت علی کو اپنے بچھونے پر سُلا کے جانب غار روانہ ہوئے
شب کے وقت کا حال صاحب روضۃ الاحباب نے خواہ صاحب مدارج النبوہ نے کچھ نہین
لکھا ہے کہ اپنے گھر سے نکلکر آنحضرت صلعم تا گرم ہونے روز کے کہان رہے مگر کیفیت
روانگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خانہ حضرت ابوبکر سے جلد دوم مدارج النبوہ مین
بصفحہ (۸۲) باین عبارت لکھی ہے پس بر آمد آنحضرت و ابوبکر شبا شب از راہ
دریچہ کہ در عقب خانہ ابوبکر بود و الآن آن مکان کہ دریچہ نیز دران ساختہ اند

ایستادہ ہست ہزار و شتیر کہ بسوی غار روان شدند اور ازالۃ الخفا کے مقصد دوم مین بصفحہ (۲۶۱) لکھا ہو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَشَرٰی عَلِیٌّ نَفْسَهٗ فَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مَکَانَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَعَلِیٌّ نَائِمٌ قَالَ وَاَبُوْ بَکْرٍ یَحْسَبُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَیْمُوْنٍ فَادْرِکْهُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَکْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ انتھی بِقَدْرِ الْحَاجَةِ ترجمہ کہا ابن عباس نے اور بیچا علی نے اپنے نفس کو پھر اوڑھا علی نے لباس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر سو رہے علی بجای پیغمبر صلعم کے ابن عباس کہتے ہین اور مشرکین پتھر مارتے تھے رسول اللہ صلعم کو پس آی ابوبکر درحالیکہ علی سوتے تھے راوی کہتا ہو اور ابوبکر یہ گمان کرتے تھے کہ تحقیق وہ رسول اللہ صلعم ہین راوی کہتا ہو پس کہا ابوبکر نے یا نبی اللہ تب علی نے کہا کہ پیغمبر خدا طرف بیر میمون کے تشریف لیگئے ہین پس پیغمبر سے تم ملو راوی کہتا ہو کہ ابوبکر چلے اور پیغمبر کے ساتھ غار مین داخل ہوے اس روایت سے یہ ثابت ہو کہ حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم کیساتھ نہین گئے بلکہ بعد تشریف بری رسول اللہ صلعم کی جانب بیر میمون پیچھے سے جا کر آنحضرت سے ملے اور رسول اللہ صلعم کیساتھ داخل غار ہوے پس مدارج النبوۃ کی صفحہ (۸۱) مین جو یہ لکھا ہو کہ رسول اللہ صلعم اپنی جگہ پر علی کو سُلا کر اپنے گھر سے چلے پس آمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نزد ابوبکر صدیق و در روایت عایشہ آمدہ کہ در اثنای آنکہ ما نشستہ ایم درخانہ ابوبکر نیم روز گرم آمد رسول اللہ متقنع در ساعتیکہ ہرگز دران ساعت نمی آمد مخالف روایت مذکورہ بالا کی ہو کیفما کان کیفیت داخل ہونے رسول اللہ صلعم کی مدینہ طیبہ مین روضۃ الاحباب کی جلد اول مین بصفحہ (۱۹۶) و (۱۹۷) یہ لکھا ہو نقلست کہ حضرت عنان مرکب خود بگردانید و از جانب راست مدینہ بمحلہ قبا توجہ نمود و درمیان قوم بنی عمرو بن عوف بر کلثوم بن الہدم و بروایتے بر سعد خثیمہ نزول فرمود و وجہ جمع بین الروایتین آنکہ گویند نزول بر کلثوم بن الہدم بودہ فاما بجہت آمد و شد مردم در سرای سعد بن خثیمہ منزلے تعیین کردند کہ انجا مجلس دارد زیراکہ وی تاہل نداشت و عزب بود و ابوبکر صدیق در محلہ سنخ بر حبیب بن یساف یا بر خارجہ بن زید فرود آمد بعد از این پھر انہین صفحون مین بیچ ذکر وقایع سال اول از ہجرت کے لکھا ہے۔ اہل سیر رحمہم اللہ آوردہ اند کہ دران ایام کہ حضرت در محلہ قبا بود در قبیلہ بنی عمرو اساس مسجد قبا بنہاد و بعمارت آن مشغول شد و آن مسجدے است کہ حقتعالیٰ

در وصف آن میفرماید لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ
تَقُوْمَ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

و آن اول مسجدے بود در مدینہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در آنجا نماز گزارد و گویند علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ سہ روز بعد از آنحضرت در مکہ توقف کرد تا امانتہائے مردم را از قبل آن سرور ادا نمود آنگاہ
از آنجا بیرون آمد و بمدینہ توجہ فرمود و شب پیادہ راہ میرفت و روز پنہان میشد ہنوز آن سرور در محلہ
قبا بود کہ علی برسید پایہا مبارک وے از پیادہ رفتن آبلہ کردہ بود حضرت دست حق پرست خویش
را بران مالید و دعائے شفا بران خواند در زمان صحت یافت و دیگر علی درد پا نکشید تنبیہ ہرچند مصنف
روضۃ الاحباب اور شیخ عبد الحق صاحب محدث مصنف مدارج النبوۃ نے وجہ مختلف محلون مین قیام فرمائی
رسول اللہ صلعم اور حضرت ابوبکر کی نہین لکھی ہے بلکہ عبارت مجمل سے صرف اسیقدر لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم
محلہ قبا مین اور حضرت ابوبکر کی نہین لکھی ہے بلکہ عبارت مجمل سے صرف اسیقدر لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم محلہ
قبا مین اور حضرت ابوبکر محلہ سنح مین مقیم ہوے مگر یہ امر کسی پر پوشیدہ نہین ہے اکثر حضرات اہل اسلام زیارت
مدینہ طیبہ سے مشرف ہوئے ہین اور مسجد قبا مین بالضرور گئے ہونگے کہ مسجد قبا مدینہ طیبہ سے تخمیناً دو فرسخ
سے کم نہین ہے شہر سے دور ہے اور یہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلعم تنہا مکہ معظمہ سے تشریف لائے تھے کوئی
خادم یا غلام بھی آنحضرت کے ساتھ نہ تھا باوصف اسکے حضرت ابوبکر رسول اللہ صلعم سے علحدہ ہوکر
محلہ سنح مین کہ منجملہ محلات شہر مدینہ کے ہے مقیم ہوئے ایسی حالت تنہائی مین رسول اللہ صلعم سے علحدہ
قیام حضرت ابوبکر کا کمال ارادت اور حسن عقیدت حضرت ابوبکر کو ظاہر کرتا ہے بلکہ خاص وقت روانگی مدینہ
طیبہ کی کہ آنحضرت کفار قریش سے پوشیدہ تشریف لے چلے تھے حضرت ابوبکر نے اونٹ اپنا آنحضرت
کے ہاتھ بنفع کثیر بیچا چنانچہ مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۸۱) مرقوم ہے و ابوبکر را دو شتر بود کہ بچہار صد
درم و در روایتی بہشت صد خریدہ و مدت چار ماہ آنرا علف دادہ فربہ ساختہ نگاہداشتہ بود ہر دو پیش
آورد تا یکی را آنحضرت قبول فرماید فرمود قبول کردم و لکن بشرط ابتیاع پس بہ نہصد درہم آن ناقہ را
از ابوبکر صدیق بخرید پس اگر چار سو درم کی خرید ناقہ کی صحیح ہے تو پانچ سو درم منافع لیا اور اگر آٹھ
سو درم خرید ناقہ کی صحیح مانی جاوے تو سو درم منافع مگر یہ مقدار منافع کی اسصورت مین ہوگی
کہ جب یہ تسلیم کر لیا جاوے کہ دونو ناقہ رسول اللہ صلعم نے خرید کئے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ ایک ناقہ
پر آنحضرت تشریف لیگئے تھے اور ایک ناقہ پر خود حضرت ابوبکر سوار ہوے تھے پس ضرور ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے ایک ہی ناقہ خرید فرمایا تھا تو منافع اسکا سات سو درم ہوا ایسے وقت مین

پیغمبر خدا سے اسقدر نفع کثیر لینا کمال ایمان پر حضرت ابوبکر کی دلالت کرتا ہے پس باوصف ان واقعات
کے حضرات اہل سنت و جماعت حضرت ابوبکر کے ہمراہی کو ساتھ رسول اللہ صلعم کے مایۂ افتخار اور
دلیل خلافت حضرت ابوبکر کی قرار دیتے ہیں حالانکہ خلیفہ اوسکو کہتے ہیں جو بعد افسر کے افسر کا کام کرے
اور رسول اللہ صلعم نے شب ہجرت کو بجاے اپنے ایسی حالت میں کہ کفار مکہ خانۂ آنحضرت کو گھیرے آمادۂ
قتل کے تھے حضرت علی کو اپنا جانشین بحکم رب العالمین کیا اور اپنی جگہ پر سلایا اور کار خاص اپنا
یعنی استرداد امانت و ودایع متعلق حضرت علی کے کیا اور تاوقتیکہ حضرت علی مکہ معظمہ سے خدمت
(میں) رسول اللہ صلعم کے حاضر نہیں ہوئے آنحضرت شہر مدینہ میں تشریف نہیں لیگئے پس یہ نص صریح
خلافت بلافصل حضرت علی علیہ السلام کی ہے نص تیسری آیہ مباہلہ ہے بیان اس آیہ کا کہ نص
صریح اوپر خلافت بلافصل حضرت علی کے ہے ابھی ہمنے بیچ ذکر لازمہ سیوم خلافت خاصہ کے بالتفصیل
لکھا ہے اوسکے اعادہ کی حاجت نہیں ہے نص چوتھی صاحب صواعق محرقہ نے باب یازدہم میں بصفحہ
(۱۴۲) کے لکھا ہے اَلْاٰیَۃُ الْحَادِیَۃُ عَشَرَۃَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ اَخْرَجَ الْحَافِظُ جَمَالُ الدِّیْنِ
الزَّرَنْدِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ لَمَّا نَزَلَتْ
قَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ ھُوَ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ تَاْتِیْ اَنْتَ
وَشِیْعَتُکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَیَاْتِیْ عَدُوُّکَ غِضَابًا
مُقْمَحِیْنَ قَالَ وَمَنْ عَدُوِّیْ قَالَ مَنْ تَبَرَّءَ مِنْکَ وَلَعَنَکَ ترجمہ
گیارھویں آیت قول اللہ تعالی کا ہے تحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے عمل نیک کئے ہیں وہ لوگ
بہترین خلق ہیں اخراج کیا ہے حافظ جمال الدین زرندی نے ابن عباس سے رضی ہو اللہ ان دونوں سے کہ تحقیق
جب یہ آیہ نازل ہوا تو فرمایا پیغمبر صلعم نے علی سے بہترین خلق تم اور شیعہ تمہارے ہیں آوینگے تم اور شیعہ
تمہارے بروز قیامت خوش اور محظوظ اور آوینگے دشمن تمہارے غضب کردہ شدہ سر اوٹھائے ہوئے اور آنکھیں
بند کئے ہوئے اسطرح سے کہ گردنمیں زنجیر ڈالنے سے سر جھکا سکتے ہونگے علی نے پوچھا میرا دشمن کون ہے آنحضرت نے
فرمایا جو تم سے بیزاری کرے اور تمپر لعنت کرے نص پنجم سورۂ نجم میں اللہ تعالی نسبت جناب رسالتمآب کے
ارشاد فرماتا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ترجمہ نہیں
بولتے ہیں محمد خواہش نفسانی سے نہیں ہے بولنا اونکا مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے پس بمصداق اس آیۂ شریفہ
کے جناب رسالتمآب صلعم کا حضرت علی کو خیر البریہ فرمانا بوحی الہی ثابت ہوا اور بریہ میں حضرات ثلثہ

داخل تھے تو حسب لازمہ مفہوم خلافت خاصہ کے جو شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ خلیفہ کا اپنے وقت مین افضل امت ہونا چاہیے تو حضرات ثلثہ حسب آیہ ملمہ قرآنی کہ حضرت علی سے افضل نہوے اور ہرگاہ لازم خلافت اونمین نپایا گیا تو خلافت اونکی باطل اور خلافت حضرت علی کی ثابت ہوگئی اور پھر ظاہر ہے کہ جناب سالتماب صلعم خیر البشر تھے ایسے ہی خلیفہ بلافصل اونکی بنص قرآنی خیر البریہ تھے اور بیزاری کے معنی انکار کرنیکے ہین پس انکار کرنیوالے خیر البریہ ہونے سے علی کے اور معاذ اللہ لعنت کرنیوالے علی کے کہ حضرت معویہ اور اہل شام تھے دشمنان علی مین شامل اور داخل حسب مضمون حدیث مصرحہ بالا کے ہین یہ آیہ بھی نص صریح ہے اوپر خلافت بلافصل حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام کے

نص پانچوین سورۂ مائدہ مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ترجمہ نہین حاکم اور مختار تمہارا ہے مگر خدا اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ایسے لوگ کہ قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حالت رکوع مین جلد اول تفسیر بیضاوی مین بصفحہ (۲۳۱) ذیل تفسیر اس آیہ مین لکھا ہے وَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ سَئَلَهٗ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَطَرَحَ لَهٗ خَاتِمَهٗ ترجمہ اور تحقیق یہ آیہ نازل ہوا ہے بیچ حق علی رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ سوال کیا سائل نے درحالیکہ علی رکوع مین اپنی نماز کے تھے پس اوتار دیا علی نے اپنی انگوٹھی اوسکو اور تفسیر مدارک مین بیچ جلد اول کے صفحہ (۲۲۶) اور (۲۲۷) مین بلفظہ یہی عبارت لکھی ہے مگر مفسرین اہل سنت و جماعت لفظ ولی کے معنی دوست قرار دیتے ہین پس یہ معنی اس آیہ مین درست نہین ہوتے ہین کسلئے کہ ہرگاہ باعتراف مصنف بیضاوی و مدارک کے یہ بات ثابت ہے کہ یہ آیہ حق مین حضرت علی کے نازل ہوا ہے اور انما حصر کیواسطے آتا ہے تو اب یہ معنی اس آیہ کے ہوے کہ مسلمانونکے دوست صرف خدا اور رسول اور علی ہین اور حضرات ثلثہ جو حسب زعم اہل سنت و جماعت خلفاے رسول اللہ صلعم کے تھے مسلمانونکے دوست نہین ہین اور بظن غالب حضرات اہل سنت اس معنی کو پسند نہ فرماوینگے کہ قباحت اسکی ظاہر اور باہر ہے اور بفرض تسلیم اسکے کہ ولی بمعنی دوست کے اس آیہ مین ہے تاہم انحصار دوستی کا جس ترتیب سے کہ آیہ شریفہ مین واقع ہے وہ ترتیب خود بندای بلند پکارتی ہے کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل رسول اللہ صلعم کے ہین یعنی پہلا دوست مسلمانونکا اللہ ہے دوسرا دوست مسلمانونکا خدا کا رسول ہے تیسرا دوست مسلمانونکا قایم مقام رسول کا ہے اور ہرگاہ تیسرے

دوست باعتراف مفسرین اہل سنت حضرت علی ہین تو خلافت بلا فصل حضرت علی کی مسلم اور خلافت حضرات
ثلثہ کی باطل ہوگئی باوصف اوسکے پھر درجہ چہارم کا خلیفہ حضرت علی کو قرار دینا یعنی محض ہی اور کلام الٰہی
بیمعنی قرار دینا شان اسلام کے خلاف ہی علاوہ اسکے یہ تو مسلم الثبوت ہی کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ
قرآن کے معنے جاننے والا دوسرا شخص اس دنیا مین نہین تھا اور یہ بھی بنص قرآنی ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم
بغیر وحی کو کوئی بات بخواہش نفسانی نہین فرماتے تھے پس احادیث متعددہ مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نسبت حضرت علی کے فرمایا ہو کہ تم ولی کل مومن و مومنہ کے بعد میرے ہو تو قید بعدی سے سوا معنی حاکم اور مختار کے
دوسرے معنی مراد نہین ہوسکتے ہین چنانچہ ازالۃ الخفا مین بیچ مقصد دوم کی بصفحہ (۲۶۱) منقول ہی قال
ابن عباس وقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انت ولی کل
مومن بعدی ومومنۃ **ترجمہ** کہا ابن عباس نے اور کہا واسطے علی کے رسول اللہ صلعم نے
تم حاکم اور مختار کل مومن اور مومنہ کے بعد میرے ہو اور صواعق محرقہ کے باب نہم کے فصل اول مین بصفحہ (۱۰۹)
منقول ہی اخرج الترمذی والحاکم عن عمران ابن حصین ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا
منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی **ترجمہ** اخراج کیا ہی ترمذی اور حاکم نے
عمران بن حصین سے کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ
علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے تحقیق علی مجھسے ہی اور مین علی سے ہون اور وہ یعنی علی حاکم اور مختار کل
مومن کا ہی بعد میرے **تنبیہ** ان دونون حدیث مین بھی لفظ ولی کا نسبت جناب امیر کے پیغمبر صلعم نے ارشاد
فرمایا ہو درحقیقت یہ دونو حدیثین تفسیر آیہ مذکورہ کی ہین اگر ان دونو حدیث مین ولی بمعنی دوست قرار دیا جاوے
تو لازم آتا ہی کہ حالت حیات مین جناب رسول اللہ صلعم کی حضرت علی دوست کل مومن اور مومنہ کے نہ تھے اور
قبح اس معنی کا ظاہر ہی خصوص اس صورت مین کہ جب نصوص کثیرہ کتب اہل سنت مین موجود ہین جنمین پیغمبر
صلعم نے محبت علی کو سبب دخول جنت کا و باعث بچنے گمراہی کا اور دشمنی علی کو علامت نفاق کی قرار دیا
ہے منجملہ اونکے مقصد دوم ازالۃ الخفا مین بصفحہ (۲۶۲) منقول ہی وعن زید ابن ارقم قال
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یرید ان یحیی حیوتی ویموت
مماتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فلیتول علی ابن ابیطالب
فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی ضلال وعن ابی
ذر قال ما کنا نعرف المنافقین الا بتکذیب اللہ ورسولہ

وَالتَّخَلُّفِ عَنِ الصَّلٰوۃِ وَالْبُغْضِ لِعَلِیِّ ابْنِ اَبِیطَالِب ترجمہ زید ابن ارقم کہتے
ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو چاہے کہ زندہ رہے مانند میری زندگی کے اور مرے مانند میرے
مرنے کے اور ٹھہرے اوس جنت خلد مین جسکا وعدہ مجھسے میرے پروردگار نے کیا ہے پس چاہیے
کہ دوست رکھے علی ابن ابیطالب کو پس تحقیق دوستی علی کی نہ نکالیگی تملوگونکو ہدایت سے اور نہ
داخل کریگی تم لوگونکو بیچ گمراہی کے اور ابوذر کہتے ہین کہ ہم نہین پہچانتے تھے منافقونکو مگر ساتھ
جھٹلانے خدا و رسول کے اور روگردانی کرنے سے نماز کی اور دشمنی سے علی ابن ابیطالب کی اور صفحہ
(٢٦٥) مین لکھا ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ ترجمہ ام سلمہ
کہتی ہین کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلعم کہ نہین دوست رکھیگا علی کو منافق اور نہین دشمنی رکھیگا
علی سے منافق علاوہ احادیث نبویہ کے آیہ قرآنی اوپر واجب ہونے محبت علی کی امت محمدیہ پر ناطق
چنانچہ ابن حجر مکی ذی منجملہ آیات منزلہ شان اہلبیت علیہم السلام کی چودہوین آیت صواعق محرقہ مین صفحہ
(١٤٩) لکھا ہے قَوْلُہٗ تَعَالٰی قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی
الْقُرْبٰی وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْہَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ
شَکُوْرٌ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ
عَلٰی قَلْبِکَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوْا
عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ اِعْلَمْ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ
مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی مَقَاصِدَ وَتَوَابِعَ اَلْمَقْصَدُ الْاَوَّلُ فِیْ تَفْسِیْرِھَا
اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیْ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْحَاکِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَمَّا نَزَلَتْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُکَ
ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ وَابْنَا
ھُمَا وَفِیْ سَنَدِہٖ شِیْعِیٌّ غَالٍ لٰکِنَّہٗ صَدُوْقٌ ترجمہ قول اللہ
تعالی کا ہے کہو تم اے محمد نہین مانگتا مین تمسے اسپر یعنی خدا کے پیغام پہونچانے پر کچھ اجرت مگر دوستی
چاہیے بیچ ناتے کے یعنی قرابت کی اور جو کوئی کمادیگا نیکی ہم اوسکو بڑھاوینگے خوبی بیشک اللہ
معاف کرتا ہے حق ماننا ہے کیا کہتے ہین اسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ سو اگر اللہ چاہے مہر کردے

ی دل پر اور مٹا دیگا اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہی سچ کو اپنی باتون سے اوسکو معلوم ہی جو دلون مین ہے
وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو جان تو
تحقیق یہ آیہ شامل ہی اوپر کئی مقصد اور توابع کے مقصد پہلا یہ تفسیر آیہ کی ہی اخراج کیا ہی احمد
طبرانی اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے ابن عباس سے تفسیر اس آیت کی کہ ہرگاہ نازل ہوئی یہ
ت لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ قرابتمند آپکے ہین جنکی محبت ہمپر خدا نے واجب کی ہی فرمایا
مبر نے وہ علی اور فاطمہ اور دو بیٹے اونکے ہین اور بیچ سند اس حدیث کے ایک شیعہ غالی ہی مگر ایسا
ی احادیث فضائل اہل بیت نبی مین محدثین اہل سنت وجماعت اسی قسم کے نقص نکالا کرتے
ین کسی حدیث کے راوی کو شیعہ کسیکو مجہول الحال کسیکی حدیث غریب قرار دیکر تضعیف حدیث
کر دیتے ہین ہرچند اس حدیث کے ایک راوی کو شیعہ غالی قرار دیتے ہین مگر اوسکے سچے ہونیکے
قائل ہین لاکن اس حدیث کو تفسیر بیضاوی مین بہی ذیل تفسیر اس آیہ مین لکھا ہی علاوہ اسکے
ازالۃ الخفا مین بیچ مقصد دوم کے بصفحہ (۲۶۵) ایک خطبہ امام حسن علیہ السلام سے باسناد معتبر
نقل کیا ہی جسکے آخر فقرے یہ ہین وَ اَنَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ الَّذِیْ افْتَرَضَ اللهُ
مَوَدَّتَهُمْ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمَنْ يَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ مَوَدَّتُنَا اَهْلِ
الْبَيْتِ ترجمہ ہم اون اہل بیت سے ہین جنکی محبت اللہ نے کل مسلمانون پر فرض کی ہی پس فرمایا
خدای بزرگ و برتر نے اور جو شخص کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھاوینگے خوبی پس کمانا نیکی کا محبت ہم
اہل بیت کی ہی پس ہرگاہ شاہ ولی اللہ صاحب اس خطبہ کو اپنی کتاب مین تحریر کرتے ہین جس سے وجوب
محبت اہل بیت کا آیہ مودہ سے ثابت ہوتا ہی تو اب کوئی جاے اعتراض حضرات اہل سنت کو باقی نرہی
اور یہ آیہ سورہ شوری مین وارد ہی اور سورہ شوری مکی ہی پس بخوبی عیان اور متحقق ہوا کہ محبت علی
علیہ السلام کی قبل ہجرت آنحضرت کے خداوند عالم نے مسلمانون پر فرض کی تھی بعد اوسکے پیغمبر صلعم
نے مواقع مختلفہ کثیرہ مین تائید اوسی آیہ کی احادیث مشعر بتاکید محبت رکھنی ساتھ علی کے ارشاد
فرمائی پس اب تو کچھہ شک وشبہ کی گنجایش باقی نرہی کہ حدیث پیغمبر صلعم مین جو وَلِيُّكُمْ بَعْدِيْ ہے
وارد ہی معنی ولی کے حاکم اور مختار کے سوا دوسرے معنے نہین ہو سکتے ہین اور اگر کوئی شخص یہ کہے
اس حدیث مین معنی ولی کے حاکم اور مختار صحیح ہین مگر مراد اوس سے خلافت درجہ چہارم حضرت علی کی
علیہ السلام کا اطلاق بعدیت رسول اللہ کا خلافت درجہ چہارم پر بھی ہوتا ہی تو یہ بھی غلط ہے

اسواسطے کہ بعدی میں یا متکلم موجود ہے یعنی پیغمبر صلعم فرماتے ہیں کہ بعد میرے علی حاکم تمھارا ہوگا کوئی بھی
خلافت درجہ چہارم میں حضرت علی کو حکومت بعد حضرت عثمان کے حاصل ہوتی ہے نہ بعد رسول اللہ
کے اس صورت میں مصداق حدیث کا صحیح نہیں ہوتا پس سوا اسکے کہ خلافت بلافصل حضرت علی کی
حدیث ہے جیسا کہ منشا رسول اللہ کا ارشاد اس حدیث سے بھی مان لیا جاوے اور کوئی چارہ کار حضرات
اہل سنت و جماعت کو نظر نہیں آتا ہے واللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَبِيَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِيقِ
نص چھبیسویں مقصد دوم ازالۃ الخفا میں بصفحہ (۲۶۳) منقول ہے وَعَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهٖ
اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُنْذِرُ
وَاَنَا الْهَادِيْ ترجمہ روایت کیگئی ہے علی سے بیچ قول خدا کی جز این نیست کہ تم ڈرانیوالے اور
واسطے ہر قوم کے راہ دکھلانیوالا ہو کہا علی نے کہ رسول منذر یعنی ڈرانیوالے ہیں اور میں ہادی یعنی
دکھلانیوالا ہوں چونکہ انما حصر کیواسطے آتا ہے اور بعد رسول اللہ صلعم کے زندہ اور موجود رہنے تو حصر
رہنمائی کا حضرت علی پر ہو گیا اور جبکہ ہدایت منحصر ہو وہی خلیفہ رسول اللہ کا ہوگا کیسلئے کہ خلافت
رسول کی غرض محض ہدایت خلق ہے پس موجب اس آیہ شریفہ کے حضرت علی خلیفہ بلافصل رسول اللہ
کی ٹھہری اور بتائید اس حدیث کہ دوسری حدیث بھی مقصد اول میں کتاب کور کے بصفحہ (۱۲۵) منقول
وَاَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ وَنَحْنُ نَمْشِيْ فِيْ بَعْضِ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ
اَتَيْنَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيْقَةٍ قَالَ
لَكَ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا ثُمَّ مَرَرْنَا بِاُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا
اَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيْقَةٍ قَالَ لَكَ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا حَتّٰى مَرَرْنَا بِسَبْعِ
حَدَائِقَ كُلُّ ذٰلِكَ اَقُوْلُ مَا اَحْسَنَهَا وَيَقُوْلُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ
اَحْسَنُ مِنْهَا فَلَمَّا خَلَا لِيَ الطَّرِيْقُ اعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ اَجْهَشَ بَاكِيًا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ ضَغَائِنُ فِيْ صُدُوْرِ اَقْوَامٍ
لَا يُبْدُوْنَهَا لَكَ اِلَّا مِنْ بَعْدِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ
دِيْنِيْ قَالَ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِكَ وَاَخْرَجَ الْحَسَنُ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ
فِيْ اٰخِرِهٖ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا
مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ [illegible] وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ

جابر ابنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ
اِنَّکَ مُؤَمَّرٌ مُسْتَخْلَفٌ وَاِنَّکَ مَقْتُوْلٌ وَاِنَّ ھٰذِہٖ مَخْضُوْبَۃٌ
مِنْ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ لِحْیَتَہٗ مِنْ رَاْسِہٖ ترجمہ اخراج کیا ہے ابو یعلی نے علی ابن ابیطالب
سے کہا علی نے ایک دفعہ رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے کوچہ ہاے مدینہ مین جاتے تھے ناگاہ ایک باغ
مین پہونچے مینے کہا یا رسول اللہ کیا خوب یہ باغ ہے پیغمبر صلعم نے فرمایا تمھارا باغ جنت مین اس سے
بہتر ہے پھر دوسرے باغ مین گذر ہم لوگو کا ہوا مینے کہا یا رسول اللہ کیا خوب یہ باغ ہے پیغمبر نے فرمایا تمہا
باغ جنت مین اس سے بہتر ہے یہانتک کہ سات باغ مین گذر ہم لوگو کا ہوا اور ہر باغ کی نسبت میے کہا
کیا خوب یہ باغ ہے اور ہر مرتبہ پیغمبر نے فرمایا کہ تمہارا باغ جنت مین اوس سے بہتر ہے پس ہرگاہ راہ تمام
ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے مجھکو گود مین لیا پھر بہت روے مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب
آپکے رونے کا ہے فرمایا پیغمبر صلعم نے کینے بیچ دلون قومونکے ہین کہ نہین ظاہر کرینگے اون کینونکو واسطے
تمہارے مگر میرے بعد مینے کہا یا رسول اللہ جب کینہ وہ لوگ مجھسے ظاہر کرینگے میرا دین سلامت رہیگا
پیغمبر صلعم نے فرمایا بیچ سلامتی دین تمہارے کے اور اخراج کیا ہے احمد نے علی سے بیچ آخر اسی حدیث
کے یہ جملہ فرمایا پیغمبر صلعم نے اور یہ کہ امیر مقرر کرو تملوگ علی کو اور نہین دیکھتا ہون مین تملوگونکو کہ شما
اگر امیر مقرر کروگے تملوگ علی کو تو پاؤگے تملوگ علی کو راہ نمایندہ اور راہ یافتہ پکڑیگا علی واسطے تمہار
راہ مضبوط اور اخراج کیا ہے طبرانی نے جابر ابن سمرہ سے کہا جابر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے علی سے کہ
تحقیق تم امیر مقرر کئے جاؤگے اور خلیفہ مقرر کئے جاؤگے اور تحقیق تم قتل کئے جاؤگے اور تحقیق یہ کہ
خضاب کیجائیگی اس سے مراد لیا پیغمبر نے کہ خون سر سے اونکی ریش اونکی رنگی جاویگی **تنبیہ**
ان احادیث سے چند امور پائے جاتے ہین **اول** یہ کہ قومونکے دلونمین کینے مجانب علی کے پوشیدہ تھے کہ
اونکے ظہور کی خبر بعد اپنے جناب سالتمآب نے دی مگر ظہور اون کینونکا اس طرحسے ہونیوالا تھا کہ جسکی
سبب سے رسول اللہ صلعم حضرت علی کو اپنی آغوش مین لیکر زار زار روے سو چونکہ قول مخبر صادق کا سچ موافق حکم
خدا کی تھا ضرور ہے کہ حسب ارشاد نبوی کے ظہور بھی اوسکا ہوا پس ہم اہل سنت کو لازم ہے کہ پہلے اون اقوام کو
متعین فرماوین کہ جنہون نے اظہار کینہ ہای پوشیدہ کا حضرت علی سے بعد جناب سالتمآب کے کیا
بعد ازان اون کینونکی تفصیل بیان کرین کہ وہ کیا کیا کینے تھے ایسے کہ جسکے لیے قبل وقوع کے
رسول اللہ صلعم زار زار روے تھے پس چونکہ رسول اللہ صلعم نے اقوام بصیغہ جمع قلت کے فرمایا
تھا لہذا تین قوم سے تو کم تعداد ہو ہی نہین سکتی ہے تو وہ تین قوم خبر قبیلہ تیم و عدی اور بنی امیہ کی اور

کوئی معلوم نہین ہوتی ہو کسلئے کہ بمجرد انتقال رسول مقبول صلعم کے قبل تغسیل و تکفین و تدفین آنحضرت کی پہلا
معاملہ خلافت کا پیش ہوا کہ بغیر شرکت علی بلکہ کل بنی ہاشم کے حضرت عمر نے کہ قبیلۂ عدی سے تھے حضرت
ابوبکر کو کہ قبیلۂ تیم سے تھے بلا مشورۂ قومی خلیفہ بنادیا اور بعد خلیفہ ہونیکے حضرت ابوبکر نے فوراً دوسرا
یہ انتظام کیا کہ حضرت فاطمہ زہرا کی مصیبت او رغم و رنج پر کہ جو رحلت جناب نبوی سے اونکو عاید حال ہو
تھے رحم نکیا اونکی آمدنی جو قوت الیموت تھی اوسکو بند کردیا یعنی فدک کو ضبط کیا پھر واسطے لینے بیعت
حضرت ابوبکر نے حضرت علی پر یہ سختی کی کہ حضرت عمر لکڑی او رآگ لیکر حضرت فاطمہ کے گھر جلانے پر آمادہ ہوئے
پھر حضرت ابوبکر نے اپنے مرض الموت مین بتحریر خلافتنامہ حضرت عمر کو خلیفہ بنادیا اور حضرت عمر نے
اپنی آخروقت مین خلافت کو چھ شخص کے شوری پر محمول کیا اور حضرت عثمان نے جو کچھ اپنے عہد
حکمرانی مین کیا اوسکی تفصیل کیجاتی نہین ہے اتنا ہی کافی ہے کہ بپاداش اونہین افعال کے مارے گئے
اور سرکردہ قاتلان حضرت عثمان کے حضرت محمد ابن ابی بکر خلیفہ زادہ اہل سنت وجماعت کے تھے
بعد ازان حضرت عایشہ نے حضرت علی سے جنگ کی پھر حضرت معویہ نے علاوہ جنگ و پیکار کے سب
ولعن حضرت علی پر خطبہ مین کیا اور اپنی تمام قلمرو مین کرایا ان امور کے سوا اور کسی کینے کا اظہار اگر کسی
دوسری قوم اور قبیلہ نے کیا ہو جسکی بیان پر رسول اللہ صلعم زار زار روئے تھے تو اہل سنت وجماعت
اوسکا نشان دیوین **دوم** چونکہ آیۂ قرآن مین اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو ہادی ارشاد فرمایا تھا اور
لفظ اِنَّمَا لاکر حصر کردیا تھا کہ دوسرا شخص ہادی نہوگا لہذا رسول اللہ صلعم نے بتفسیر آیۂ مذکورہ کے
ارشاد فرمایا کہ تم علی کو امیر مقرر کرو اونکو ہادی پاؤگے مگر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ علی
کو امیر نہ مقرر کروگے تو اب اہلسنت فرماوین وہ کونسا زمانہ تھا بجز زمانۂ خلفاے ثلثہ جسمین حضرت کی امارت
اور خلافت نہ مانی گئی کیونکہ بعہد معاویہ حضرت کی خلافت سے کسیکو باقرار اہل سنت انکار نہ تھا تو اب یہی
اشخاص او روہی زمانہ مراد ہوا جسمین خلفاے ثلثہ خلیفہ بنائے گئے اور دوسری حدیث مین یہ بھی حضرت
علی سے ارشاد فرمایا کہ تم امیر مستخلف ہو یعنی محض قوم کی بنائی ہوے تم امیر نہین ہو بلکہ تم خلیفہ بھی مقرر
کئے گئے ہو تاکہ کسیکو جاے شک خلافت بلافصل حضرت علی مین باقی نرہے پس باوصف موجودی ایسی
نص صریح کے خلافت بلافصل حضرت علی کا انکار کرنا کمال تعصب و رعناد ہے اور دیدہ و دانستہ حق کو
چھپانا اور آفتاب پر خاک ڈالنا ہے **نص سلی توین** ازالۃ الخفا کی مقصد دوم مین بیچ مآثر علی کے بصفحہ (۲۵۲)
منقول ہے وَاَخرَجَ النِّسَائِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْکَعْبَةَ فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم على منكبي فنهض به علي فلما رأى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ضعفي قال لي اجلس فجلست فنزل نبي الله صلى الله
عليه وسلم وجلس لي وقال اصعد على منكبي فصعدت على
منكبيه فنهض بي فقال علي عليه السلام انه ليخيل الي اني لو شئت
لنلت افق السماء فصعد على الكعبة وعليها تمثال من صفر و
نحاس فجعلت اعالجه لازيله يمينا وشمالا وقداما ومن
بين يديه ومن خلفه حتى اذا استمكنت فيه فقال نبي الله صلى الله
عليه وسلم اقذفه فقذفت به فكسرته كما يكسر
القوارير ثم نزلت فانطلقت انا ورسول الله صلى الله عليه
وسلم نستبق حتى توارينا البيوت خشية ان يلقانا احد

ترجمہ اخراج کیا ہے نسائی نے علی سے راضی ہوا اللہ اوس سے کہا علی نے چلا مین ساتھ
رسول اللہ صلعم کے یہانتک کہ پہونچے ہم کعبہ مین پس پیغمبر خدا میرے دونون شانہ پر چڑھے پھر
اوٹھایا مینے رسول اللہ صلعم کو جسوقت دیکھا رسول اللہ صلعم نے میرے ضعف کو فرمایا بیٹھ
جاؤ پھر مین بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم میرے شانون سے اوتر آئے اور میرے واسطے رسول اللہ صلعم
بیٹھے اور فرمایا کہ تم میرے دونون شانون پر چڑھو پس مین دونون شانون پر رسول کے چڑھ گیا اور پیغمبر
نے مجکو اوٹھایا پھر کہا علی علیہ السلام نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہر آئنہ خیال کیا گیا مجکو کہ تحقیق اگر
مین چاہون تو کنارہ سے آسمان تک پہونچ جاؤن پھر چڑھ گیا مین کعبہ پر اور کعبہ پر ایک تصویر
بت کی تانبے اور پیتل سے تھی پس شروع کی مینے تدبیر اس امر کی کہ دور کرون مین اوس تصویر کو راست و چپ اور سامنے سے اور پس و
پیش سے یہانتک کہ جسوقت مین اوس تصویر کے دور کرنے پر قادر ہوا پس کہا پیغمبر خدا نے گرا دو اوس تصویر کو پھر گرا دیا مین نے
اوس تصویر کو پھر توڑا مینے اوسکو جیسے شیشے ٹوٹتے ہین پھر اوترا مین اور چلا مین اور رسول اللہ صلعم اور جلد چلتے
تھے ہم دونون شخص تا اینکہ گھر وہین ہم دونون شخص چھپ گئے بخوف اسکے کہ کسی سے ملاقات نہو جاے تنبیہ اس حدیث سے
ثابت ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کو اپنے شانہ پر سوار کرکے بت ہاے خانہ کعبہ کی شکست کرائی اور یہ مسلم الثبوت
نزدیک اہلسنت و جماعت کی ہی کہ آنحضرت صلعم معصوم تھے اور مہر نبوت آنحضرت کی کتف مبارک پر تھی پس
غیر معصوم جایز الخطا ہرگز شایستہ رسول اللہ پر سوار ہو کر مہر نبوت پر پاؤن نہین رکھ سکتا ہے تو ضرور ہوا حضرت
علی کی عصمت کا اقرار اہل سنت و جماعت کرین اور ہر گاہ حضرت علی معصوم تھے در خلفاے ثلثہ باعتراف شاہ عبدالعزیز صاحب کے

کہ خلفاء ثلثہ نزد اہل سنت وجماعت نہ منصوص علیہ اند ونہ معصوم جیسا کہ باب ہفتم تحفہ اثنا عشری
مین مرقوم ہے پس باوجود معصوم کے غیر معصوم خلیفہ نہین ہو سکتا ہے اگر غور کیجیے تو درحقیقت یہ
فعل رسول اللہ صلعم کا کہ پہلے خود دوش علی پر سوار ہوے پھر علی کو اپنے دوش پر سوار کیا محض اس واسطے
تہا کہ امت کو پوری آگہی ہو جاوے کہ نبی وعلی کنفس واحد ہین نور واحد سے پیدا ہوے ہین پس بعد نبی علی کے
ہوتے ہوے غیر کو منصب خلافت اور جانشینی کا حاصل نہین ہو سکتا ہے اور یہ واقعہ استخلاف حضرت
علی کا تہا کہ سنہ ۸ ہجری مین بعد فتح مکہ کے واقع ہوا **نص آٹھوین** مقصد دوم ازالۃ الخفا مین
بصفحہ (۲۵۶) ہے ذکر بیعت رضوان مقام حدیبیہ کے کہ سنہ ۶ ہجری مین واقع ہوئی ہے لکھا ہے
وہم دراین سفر باصرت تقضی معاملہ منتظر الخلافۃ بجا آوردند أَخْرَجَ النَّسَائِي وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ
مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا جِيرَانُكَ وَحُلَفَاؤُكَ وَإِنَّ مِنْ عَبِيدِنَا
قَدْ أَتَوْكَ لَيْسَ لَهُمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّينِ وَلَا رَغْبَةٌ فِي الْفِقْهِ إِنَّمَا فَرُّوا
مِنْ ضِيَاعِنَا وَأَمْوَالِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا تَقُولُ فَقَالَ
صَدَقُوا إِنَّهُمْ لَجِيرَانُكَ وَحُلَفَاؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَا تَقُولُ قَالَ صَدَقُوا لَجِيرَانُكَ وَ
حُلَفَاؤُكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ
لِلْإِيمَانِ فَيَضْرِبُكُمْ عَلَى الدِّينِ أَوْ يَضْرِبُ بَعْضَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا
هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ عُمَرُ أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ
ذٰلِكَ الَّذِي يَخْصِفُ النَّعْلَ وَقَدْ كَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا
ترجمہ اخراج کیا ہے نسائی اور حاکم نے اور عبارت حدیث نسائی کی ہے علی سے راضی ہو اللہ اونسے کہا
علی نے کہ نبی کے پاس کچھ لوگ قریش کے آئے اور کہا اون لوگون نے اے محمد ہم لوگ تمہارے ہمسایہ اور
ہمسوگند ہین اور بتحقیق ہمارے غلام تمہارے پاس آئے ہین کہ اونکو خواہش دین کی نہین ہے اور نہ رغبت
عقل ودانش کی ہے جز این نیست کہ ہمارے زمینون اور مالون سے قصور کر کے بہاگ آے ہین پس
اون لوگون کو ہمکو واپس کر دیجیے پیغمبر نے ابوبکر سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو ابوبکر نے کہا کہ قریش سچ کہتے
ہین تحقیق قریش آپکے ہمسایہ وہم سوگند ہین پس روے مبارک پیغمبر کا متغیر ہوا پھر عمر سے پوچھا کہ

کیا کہتے ہو عمر نے کہا قریش سچ کہتے ہین تحقیق قریش آپ کے ہمسایہ وہم سوگند ہین پھر چہرہ
مبارک پیغمبر کا متغیر ہوا پھر فرمایا پیغمبر نے اے گروہ قریش خدا کی قسم ہر آئینہ بھیجیگا خدا تملوگون
پر ایسے شخص کو کہ آزمایا ہے خدا نے اوسکے دلکو ساتھ ایمان کے پس ہر آئینہ چلاویگا تملوگونکو اوپر دین کے
مارینگا بعض کو تملوگون سے ابوبکر نے کہا مین ہون وہ شخص یا رسول اللہ پیغمبر نے فرمایا نہین عمر
نے پوچھا مین ہون وہ شخص یا رسول اللہ پیغمبر نے فرمایا نہین اور لیکن وہ شخص یہ ہے جو پیوند
لگاتا ہے جوتہ مین اور بتحقیق رسول اللہ نے اپنا جوتہ علی کو دیا تھا کہ علی اوسمین پیوند لگاتے تھے
خصائص نسائی مطبوعہ کلکتہ مین یہ حدیث بصفحہ (۳۱ و ۳۲) لکھی ہے اور خصائص نسائی مین
قریب المضمون اس حدیث کی ایک اور حدیث بصفحہ (۲) منقول ہے چونکہ اوسمین ذکر کمال جرأت
حضرت عمر کا وارد ہے لہذا وہ بھی نقل کیجاتی ہے أَنبأَنا العَبّاسُ ابنُ مُحَمَّدِ الدُّورِی
قالَ حَدَّثَنا الاَخرَصُ ابنُ حَرابٍ قالَ حَدَّثَنا یُونُسُ بنُ اَبِی اِسحاقَ
عَن زَیدِ ابنِ یَنبَعٍ عَن اَبِی ذَرٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ
سَلَّمَ لَیَنتَهِیَنَّ بَنُو وَکِیعَةَ اَو لَاَبعَثَنَّ اِلَیهِم رَجُلاً کَنَفسِی یُنفِذُ
فِیهِم اَمرِی فَیَقتُلُ المُقاتِلَةَ وَیَسبِی الذُّرِّیَّةَ فَما راعَنِی اِلّا وَ
کَفُّ عُمَرَ فِی حُجزَتِی مِن خَلفِی قالَ مَن تَعنِی قالَ ما اِیّاکَ اَعنِی
وَلا صاحِبَکَ قالَ فَمَن تَعنِی قالَ خاصِفُ النَّعلِ قالَ وَعَلِیٌّ
یَخصِفُ نَعلاً ترجمہ خبر داد مارا عباس پسر محمد دوری گفت عباس حدیث کرد مارا اخرص
پسر حراب گفت اخرص حدیث کرد مارا یونس پسر ابی اسحق از زید پسر ینبع از ابی ذر گفت پیغمبر خدا ہر آئینہ
باز خواہند ماند پسران وکیعہ کہ قبیلہ از کفار عرب بود یا ہر آئینہ ہر آئینہ خواہم فرستاد مردی را کہ مثل ذات
من است خواہد رسانید درانہا حکم مرا پس قتل خواہد کرد جنگ کنندگان را و بندی خواہد کرد زنان آنہا
پس نترسانید مرا مگر کف دست عمر در کمر بند من از پس من گفت عمر کدام کس را مراد میداری گفت
حضرت نہ ترا مراد میدارم و نہ صاحب ترا گفت عمر ابن خطاب پس کدام کس را مراد میداری گفت آنحضرت
دوزندہ پاپوش را گفت عمر فاروق و علی میدوزد پاپوش را و حضرت علی کنارہ پاپوش آنحضرت
میدوخت **کتاب خصایص نسائی** کلکتہ مین مع ترجمہ کے چھپی ہے یہ ترجمہ بلفظہ اوسی
کتاب مطبوعہ سے نقل کیا گیا ہے **تنبیہ** حدیث اول سے ثابت ہے کہ جب چند اشخاص کفار قریش
نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کی حاضر ہوکر عرض کی کہ ہم لوگ ہمسایہ و ہم سوگند آپکے ہین ہمارے

غلامونکو جنکو رغبت دین و عقل و دانش نہین ہی واپس کر دیجیے تب آنحضرت نے حضرت ابوبکر سے پوچھا
کہ تمھاری کیا رائی ہی حضرت ابوبکر نے تصدیق قول مشرکین کی کی جس سے آنحضرت صلعم کا روے مبارک
متغیر ہو گیا تب آنحضرت نے عمر سے پوچھا کہ تمھاری کیا رائی ہی باوجودیکہ حضرت عمر نے دیکھا تھا کہ
ابوبکر کی رائے سے پیغمبر خدا کو تغیر ہوا تھا تاہم کچھ لحاظ و پاس اسکا نکیا اور باتفاق راے حضرت ابوبکر
تصدیق قول مشرکین کی کی انکی راے دہی سے بھی رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اس
عبارت سے حدیث کی تصدیق اوس حدیث کی جسکو ہمنے باب اول مین لکھا ہی کہ قران حسب راے
حضرت عمر کے نازل ہوا کرتا تھا بخوبی ہو گئی گو رسول اللہ صلعم کی راے کے مخالف حضرت عمر کی
مگر خداوند عالم کو راے حضرت عمر کی پسند تھی کہ قران حسب راے اونکی نازل فرماتا تھا بہر حال جبکہ
صلعم نے دیکھا کہ حضرت شیخین جانبدار مشرکین قریش کے ہین اور کیونکر حضرت شیخین جنبہ قریش
نکرتے کہ خود بھی قریش اور قرابتمند اونکے اور جدید الاسلام تھے تب رسول اللہ صلعم نے بناخوشی
قسم کھا کر فرمایا کہ اگر وہ قریش بھیجیگا خدا تملوگونپر اوس شخص کو جسکے دل کا امتحان خدانے ساتھ ایمان
کے کیا ہی ہر چند حضرت شیخین نے دیکھا تھا کہ رسول صلعم کو ان دونو صاحب کی راے دہی سے
ہوا تھا مگر کیا صاحب جرات تھے کہ پھر رسول اللہ صلعم سے دونون صاحب نے پوچھا کہ وہ شخص بعد
جسکے دل کا امتحان خدانے ساتھ ایمان کے لیا ہی اور وہ مبعوث ہوگا اونپر ہم ہین پیغمبر صلعم نے فرمایا
نہین ہو ہر چند تصدیق قول کفار ہی سے جو حضرت شیخین نے کی تھی کمال ایمان انکا ثابت ہو
مگر اس استفسار نے حضرت شیخین کے تو اصلی حال اونکے دل کا کھولدیا کہ پیغمبر خدانے بالتصریح فرمایا
تم دونو صاحب وہ شخص نہین ہو جسکے دل کا امتحان خدانے ساتھ ایمان کے لیا ہی بلکہ وہ خاصف
النعل یعنی علی ہین پس کامل الایمان نہین ہونا ان دونون صاحب کا اسی حدیث سے مثل آفتاب نیمروز کے
آشکار ہو گیا اور چونکہ پیغمبر نے کفار قریش سے فرمایا کہ ہر آئینہ خدا بھیجیگا تم لوگونپر اوس شخص کو
جسکے دل کی آزمایش ایمان کے ساتھ اوسنے کی ہی تو ثابت ہو گیا کہ تقرر حضرت علی کا منجانب خدا
واسطے تبلیغ احکام خدا کی بہ نیابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوا تھا پھر وہ نیابت رسول
اللہ صلعم کی بعد وفات سرور کائنات امت کے اختیار سے کیسے زائل ہو سکتی ہی اور دوسری
حدیث مین رسول اللہ نے قبیلہ بنو ولیعہ کی نسبت کہ کافر تھے فرمایا کہ اگر وہ باز نرہینگے تو مین اونپر ایک
شخص کو جو مثل میری ذات کی ہی بھیجونگا کہ وہ میرے حکم کو پہونچا دیگا اور قتل کریگا جنگ کنندگان
اور اسیر کریگا اونکی ذریت کو کمال جرات اور دلیری حضرت عمر کی لایق غور ہی کہ یہ سنتے ہی عمر

بغیر پاس ادب کے حضرت نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ اس جملہ سے کہ مین
بھیجونگا ایک شخص کو جو مثل میری ذات کے ہے میرے حکم کو پہونچا ویگا کس شخص سے تمنے مراد لی ہے
حضرت نے جواب مین فرمایا کہ تم اور تمہارا صاحب یعنی حضرت ابوبکر اوس شخص سے مراد نہین ہے
پیوند لگانیوالا نعلین کا یعنے حضرت علی مراد ہین اس حدیث سے یہی ثابت ہو کہ حضرت علی کو
رسول اللہ صلعم نے مثل اپنی ذات کے فرمایا اور اپنے احکام کے پہونچانیکے لئے مامور کرنیکی
خبر دی کہ یہی کام خلیفہ کا ہے اور بجواب حضرت عمر کے صاف فرمایا کہ تم اور حضرت ابوبکر وہ شخص نہین
ہو یعنی مثل میری ذات کے نہین ہو اور نہ میرے احکام کے پہونچانیوالے ہو پس بدرجہ غایت
رسول اللہ صلعم نے خلافت علی اور عدم استحقاق خلافت شیخین کی تصریح اس حدیث مین
فرمائی اور ان دونون حدیثون سے یہ بھی ثابت ہو کہ دونون صاحب کو بے انتہا رغبت اور خواہش عہد
رسول اللہ صلعم سے خلافت کی تھی تا اینکہ اوسی کثرت شوق سے جب مخالف اپنی خواہش کے
قول اور فعل رسول اللہ کا پاتے تھے تو بے ساختہ افعال بے ادبانہ بمضمون اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ
بھی صادر ہو جاتی تھی کہ وہ کاشف سر مخفیہ باطنیہ ہوتے تھے تیسرے یہ کہ جتنی جنگین خلفا نے
بعہد خلافت اپنی کین وہ سب ناجایز ٹھہرین کیونکہ ان احادیث سے ظاہر ہوا کہ وہ لوگ نہ قابلیت ضرب علی
الدین رکھتے تھے نہ اونکا مقاتلہ یا اسیر کرنا مطابق مرضی رسول کے تھا نص نوین کتاب ازالۃ الخفا
کے مقصد دوم مین بصفحہ (۲۶۱) منقول ہو وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ فَکَانَ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ
جُنُبًا وَھُوَ طَرِیْقُہٗ لَیْسَ لَہٗ طَرِیْقٌ غَیْرَہٗ ترجمہ اور کہا ابن عباس نے اور بند
کیا رسول اللہ صلعم نے دروازہائے مسجد کو سوا دروازہ علی کے پس علی جاتے تھے مسجد مین
بحالت جنابت کے اور وہ مسجد علی کی راہ تھی سوا مسجد کے دوسری راہ علی کی نہ تھی اور صفحہ (۲۶۲)
مین کتاب مذکور کے منقول ہو وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَتْ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَۃٌ فِی الْمَسْجِدِ
فَقَالَ یَوْمًا سُدُّوْا ھٰذِہِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ قَالَ فَتَکَلَّمَ
فِیْ ذٰلِکَ نَاسٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ
اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُمِرْتُ لِیُسَدَّ
ھٰذِہِ الْاَبْوَابُ غَیْرَ بَابِ عَلِیٍّ فَقَالَ

فقال قد قلتم والله ما سددت شيئا ولا فتحته ولكن امرت
بشيء فاتبعته ترجمہ زید ابن ارقم کہتے ہین کہ چند اصحاب رسول اللہ صلعم کے دروازے
عام راہ کی مسجد مین تھے پس ایک روز پیغمبر نے فرمایا کہ سب دروازونکو سوا دروازہ علی کے بند کر دو پس
کہا ہو کچھ لوگون نے اس باب مین گفتگو کی پس رسول اللہ صلعم نے کھڑے ہو کر حمد و ثناے الہی کی
فرمایا بتحقیق مینے حکم دیا کہ یہ دروازے بند کر دیے جاوین سوا دروازہ علی کے پس تملوگون مین کسی
شخص نے اوسمین اعتراض کیا قسم خدا کی نہ مینے کسی چیز کو بند کیا اور نہ کھولا اور لیکن جس چیز کا مجھ
حکم ہوا اوسکی تعمیل مینے کی اور خصائص نسائی مین بصفحہ (٣٩) منقول ہے انبانا احمد
بن یحیی الکوفی الصوفی قال حدثنا علی وهو ابن قادم قال
انبانا اسرائیل عن عبد الله عن شریك عن الحرب ابن مالك
قال اتیت مكة فلقیت سعد ابن ابی وقاص فقلت هل
سمعت لعلی منقبة قال كنا مع رسول الله صلعم فی المسجد
فنودی فینا لیلة لیخرج من فی المسجد الا آل رسول الله صلعم
وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاه عمه فقال یا رسول الله اخرجت
اصحابك واعمامك واسكنت هذا الغلام فقال رسول الله
صلعم ما انا امرت باخراجكم ولا باسكان هذا الغلام ان
الله هو امر به ترجمہ ترجمہ اس حدیث کا جو کتاب خصائص نسائی مین بصفحہ ٣٨ و
٣٩ لکھا ہے یہ ہے ترجمہ خبر داد ما را احمد پسر یحیی کوفی صوفی گفت حدیث کرد مرا علی و او پسر
قادم است گفت علی خبر داد ما را اسرائیل از عبد اللہ از شریک از حرب پسر مالک گفت حرب آمدم
مکہ را پس ملاقات کردم سعد پسر ابی وقاص را پس گفتم آیا شنیدی برای علی منقبت را گفت سعد
بودم همراه پیغمبر خدا در مسجد پس ندا کرده شد در میان ما شب را تا که بیرون رود آنکس که در مسجد
مگر آل پیغمبر خدا و آل علی پس بیرون آمدیم پس هر گاه صبح شد آمد نزد آنحضرت عموی آنحضرت
پس گفت ای پیغمبر خدا خارج کردی تو یاران خود را و عموهای خود را و ساکن گردانیدی تو این طفل
پس گفت پیغمبر خدا نہ من حکم کردم بخارج کردن شما و نہ بساکن کردن این طفل بتحقیق خدا او حکم
کرد باو تنبیہ ان حدیثون سے ظاہر و باہر ہے کہ مسجد مین جو صحابہ کے دروازے تھے
بموجب حکم خدا کے وہ سب دروازے بند کر دیے گئے صرف حضرت علی کا دروازہ کھلا رکھا گیا

خدا نے علی حالت جنابت مین بھی مسجد نبوی مین آنے جانے کی اجازت تھی رات کو مسجد مین صحابہ رہا کرتے
تھے بوقت شب پیغمبر نے سبکو مسجد سے باہر نکالدیا صرف حضرت علی کو مسجد مین رہنے دیا عم رسول
نے شکایت کی پیغمبر خدا سے کہ آپ نے اصحاب کو اور اپنے چچا اونکو مسجد سے نکالدیا اور اس لڑکے یعنی علی
کو رہنے دیا پیغمبر نے جواب دیا کہ مینے بحکم خدا اسکو مسجد سے نکالدیا اور علی کو رہنے دیا چونکہ فعل خدا کا
بیفائدہ اور عبث نہین ہوتا ہی تو یہ اخراج صحابہ کا اور اسکان علی کا اور بند کرنا دروازہای صحابہ متصل
مسجد نبوی کا جز دروازۂ علی کے جو خدا نے حکم دیا اسمین یہی غرض اور مصلحت الہی کی تھی کہ تمام
قرابتمندان و اصحاب رسول کو معلوم ہو جاوے کہ علی ابن ابیطالب مثل رسول اللہ صلعم کے معصوم اور بعد
رسول اللہ کے مطاع خلق ہین اور کسی شخص کو قرابتمندان و اصحاب رسول سے یہ وقار و منزلت پیش خدا
بعد الرسول سوا علی کے حاصل نہین ہی درحقیقت یہ حکم خدا کا علی کے مشعر خلیفہ مقرر کرنیکا تھا
باوجود ایسے نص صریح کے چشم پوشی کرنا اور حضرت علی کو خلیفہ بلافصل رسول اللہ کا نہ قرار دینا کمال
ہٹ دھرمی اور بے انصافی ہی **نص دسوین** کتاب ازالۃ الخفا کی مقصد دوم مین بصفحہ (٢٦٢)
منقول ہی وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْتَ سَيِّدَ
الْعَرَبِ قَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ ترجمہ کہتی ہین
عائشہ راضی ہو اللہ اونسے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بلاؤ میرے لئے سردار کو مینے کہا یا رسول
اللہ آیا آپ سردار عرب کے نہین اور کتاب مذکور کے صفحہ (٢٦٣) مین منقول ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُوْحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلٰثٌ إِنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ
وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ترجمہ عبد اللہ پسر سعد پسر زرارہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین
کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے کہ وحی کیگئی مجھپر بیچ حق علی کے تین چیز کی کہ بتحقیق علی سردار مومنونکے ہین
اور امام پرہیزگارونکے ہین اور دستگیر طرف جنت کے اون لوگونکے ہین اعضاے سبعہ سجدہ کے روشن
ہین **تنبیہ** حدیث اول مین پیغمبر نے فرمایا کہ علی عرب کے سردار ہین اور حضرات ثلثہ کہ عرب تھے انکے بھی
علی سردار ہوئے اور چونکہ حضرت عایشہ راوی اس حدیث کی ہین تو اہل سنت و جماعت کو لازم
بلکہ الزم ہی کہ حضرت علی کو سردار حضرات ثلثہ کا باقرار زبانی و تصدیق دلی کرین اور حدیث ثانی
سے تو امام متقین اور سردار کل مومنونکا اور نمازگزارونکا جنکے اعضاے سبعہ سجدہ کے بسبب کثرت

سجود کے روشن ہونگے جنت کیجانب قَائِدٌ یعنی لیجانے والا ہونا جناب علی ابن ابیطالب کا
نوری الٰہی سے ثابت اور متحقق ہو پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو امام پرہیزگاران اور سردار
مومنان کا مقرر فرمایا تو پھر حضرات ثلثہ برخلاف حکم الٰہی کے کیسے امام اور سردار مومنین اور متقین
سکے ہوئے برابر نیست کہ اہل سنت امام وسردار غیر مومنین اور غیر متقین کا انکو قرار دین فرقہ شیعہ
بھی اس امامت اور سیادت حضرات ثلثہ کو بے عذر مان لینگے کسواسطے کہ قرآن ناطق ہو کہ ہر قوم
کا ایک امام ہوگا اور ہر فرقہ بروز قیامت اپنے امام کے ساتھ بلایا جاویگا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل
مین اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہو يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ترجمہ جسدن
بلاوینگے ہم کل آدمیونکو ساتھ انکے امام ہونگے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِمَامَنَا فِی الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْطَالِبٍ وَاحْشُرْنَا فِی الْقِيَامَةِ مَعَهٗ بِحَقِّ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْمَعْصُوْمِيْنَ نص گیارھوین کتاب ازالۃ الخفا مین بیچ
مقصد دوم کے بصفحہ (۲۶۱) منقول ہو فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ
لَهٗ عَلِیٌّ اَخْرُجُ مَعَكَ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
فَبَكٰى عَلِیٌّ فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ
مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَ
اَنْتَ خَلِيْفَتِیْ ترجمہ پس کہا ابن عباس نے اور نکلے رسول اللہ صلعم بیچ جنگ تبوک کے اور
نکلے لوگ ساتھ رسول اللہ کے تب کہا علی نے رسول اللہ سے کہ مین آپکے ساتھ چلونگا ابن عباس
کہتے ہین کہ پیغمبر نے کہا نہین پس علی رونیلگے تب پیغمبر نے علی سے کہا آیا تم راضی نہین ہو اس
بات سے کہ جو مرتبہ ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا وہ مرتبہ تمکو مجھسے حاصل ہو مگر بتحقیق شان یہ ہے
کہ بعد میرے کوئی نبی نہین ہو بتحقیق شان یہ ہو نہین لائق ہو یہ کہ جاؤن مین مگر درحالیکہ تم خلیفہ ہو میرے
اور صحیح مسلم مین جو مع شرح نووی کے چھپی ہو بصفحہ (۲۷۸) اور صحیح بخاری مین بصفحہ (۵۷۴) یہ حدیث
ان الفاظ سے منقول ہو عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكٍ فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا قَالَ
اَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ بِمَنْزِلَةِ
هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ترجمہ مصعب ابن سعد نے اپنے

باپ سے روایت کرتا ہی کہ نکلے رسول اللہ صلعم طرف تبوک کے پس خلیفہ کیا علی کو علی نے کہا کیا
آپ مجھکو لڑکون اور عورتون مین چھوڑے جاتے ہین پیغمبر صلعم نے فرمایا آیا تم راضی نہین ہو کہ
جو مرتبہ ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا وہ مرتبہ تمکو مجھسے حاصل ہو مگر تحقیق شان یہ ہے
کہ کوئی نبی بعد میرے نہین ہو تشبیہ واضح اور لایح ہو کہ کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے
مثل روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ وغیرہ کے ثابت ہی کہ غزوہ تبوک ۹ھ ہجری مین واقع
ہوا وقت تشریف بری جنگ مذکور کے پیغمبر صلعم نے حضرت علی کو مدینہ طیبہ مین چھوڑا اور اپنا خلیفہ
مقرر کیا متکلمین اور محدثین اہل سنت وجماعت اس استخلاف حضرت علی کی نسبت کہتے ہین
کہ یہ خلافت مطلقہ نہ تھی بلکہ خلافت اہل وعیال کی تھی چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا
عشری مین بصفحہ (۲۳۳) لکھا ہی اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت است در اثبات فضیلت حضرت
امیر در صحت امامت ایشان در وقت خود زیراکہ ازین حدیث مستفاد میشود استحقاق آنجناب برای
امامت آمدیم بر نفی امامت غیر او و آنکہ امام بلافصل حضرت امیر بود پس ازین حدیث فہمیدہ نمیشود ہرچند
نواصب خذلہم اللہ در تمسک اہل سنت ہم قدح کردہ اند وگفتہ اند کہ این خلافت نہ آن
خلافت بود کہ محل نزاع است تا استحقاق آن خلافت بدادن این خلافت ثابت شود زیراکہ باجماع اہل
سیر محمد ابن مسلمہ را صوبہ دار مدینہ وسباع ابن عرفطہ را کوتوال مدینہ وابن ام مکتوم را پیش نماز مسجد
خود کردہ بودند و اگر خلافت مرتضی مطلق میبود این امور معنی نداشت پس معلوم شد کہ این خلافت
محض در امور خانگی وخبرداری اہل وعیال بود وچون این امور موقوف بر محرمیت واطلاع بر امور مستورہ
آنست لابد فرزند و داماد و امثال ایشان برای این کار متعین میباشند ہرچند کہ باشند پس دلیل
استحقاق خلافت کبری نمیتوانند شد انتہیٰ اب اس حدیث منزلت سے جو کچھ شاہ صاحب
نے کوشش بلیغ معانی مین خلافت بلافصل حضرت علی علیہ السلام کی تحفہ اثنا عشری مین کی
تھی اوسکے ہر فقرہ ولفظ کا جواب کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے خاتم المتکلمین آیۃ التقی والعابرین
بعد الائمۃ المعصومین جناب قدسی القاب مولانا الحاج سید حامد حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ فی
اعلی علیین نے کتاب مستطاب عبقات الانوار مین بیچ جواب حدیث منزلت کی بتفصیل تمام
تحریر فرمایا ہی مگر چونکہ کتاب مسطور بعبارت عربی وفارسی ہی عامہ مومنین اوسکو سمجھ نہین سکتے ہین
لہذا بالاختصار زبان اردو عام فہم مین اوسی کتاب سے انتخاب کرکے جواب لکھا جاتا ہی بسم اللہ
نستعین ونتکلم بالاذعان والیقین پس بحمد اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب

یہ تو اقرار فرماتے ہین کہ حدیث منزلت کو اہل سنت بھی دلیل بیچ اثبات فضیلت اور صحت خلافت جناب امیر کی دروقت خود قرار دیتے ہین تو خلافت حضرت علی کی منصوص ہوئی اور کتاب مذکور کے باب ہفتم مین بعقیدہ پنجم بصفحہ (۲۸۳) لکھاہی زیراکہ خلفاء ثلثہ نزد اہل سنت نہ معصوم اند ونہ منصوص علیہ اس عبارت سے ثابت ہی کہ خلافت حضرات ثلثہ مین کوئی نص وارد نہین ہے تو یہ تاویل جو شاہصاحب نے کی ہی کہ حدیث منزلت کو اہل سنت دلیل خلافت حضرت امیر کی دروقت خود قرار دیتے باطل ہو گئی کسلیئے کہ ہرگاہ خلافت حضرات ثلثہ مین کوئی حدیث وارد نہین ہی تو حضرت امیر کی خلافت مطلق حدیث منزلت سو ثابت ہوئی نہ خلافت دروقت خود دوسری عنوان عبارت مین شاہصاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس حدیث کو اہل سنت دلیل خلافت بوقت خود قرار دیتے ہین اور آخر مین لکھتے ہین کہ یہ خلافت محض امور خانگی اور خبرداری اہل وعیال کیلئے تھی پس ان دونو عبارت مین تناقض ہی کون سا قول شاہصاحب کا سچ مانا جاوی بلکہ بمضمون اِذَا تَعَارَضَا تَسَاقَطَا کے دونو قول شاہصاحب کے پایۂ اعتبار سے ساقط ہو گئے تیسرے حضرت شاہصاحب خلافت بلافصل حضرت امیر کی اسحدیث منزلت سے باطل کرنیکی دلیل یہ لکھتے ہین کہ باجماع اہل سیر کے واضح ہی کہ محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مدینہ اور سباع بن عرفطہ کو کوتوال مدینہ اور ابن ام مکتوم کو خشماء اپنی مسجد کا مقرر کیا تہا پس اگر خلافت مرتضی کی مطلق تھی تو تقرر ان لوگونکا بیمعنے ہوا جاتا ہے الالمہ دعوی اجماع اہل سیر اور تقسیم عہدہائے مذکورہ کی محض جھوٹھ اور بے اصل ہی کتب سیر معتبرہ اہلسنت مین نہ اس قول پر اجماع منقول ہی اور نہ تقسیم عہدونکی جیسے شاہصاحب نے لکھی ہی وارد ہے چنانچہ جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۴۵۴) لکھاہی وبعداز اتفاق استخلاف علی مرتضی بر اہل و عیال اختلاف کردہ اند کہ بر مدینہ کرا خلیفہ ساخت بعضے گفتہ اند کہ محمد ابن مسلمہ را ساخت و گفتہ اند کہ اصح روایات انست وبروایتے سباع ابن عرفطہ بضم عین مہملہ وسکون وضم فاء وبروایتے ابورہم غفاری وبروایتے علی ابن ابیطالب را وابن عبد البر ترجیح این روایت نمودہ اور روضۃ الاحباب کی جلد اول مین بصفحہ (۴۸۸) لکھاہی القصہ محمد ابن مسلمہ را بروایت اصح وبروایتے سباع بن عرفطہ وبروایتے ابورہم غفاری وبروایتے علی ابن ابیطالب را در مدینہ خلیفہ ساخت اور کتاب انسان العیون مین کہ معتمد کتاب اہل سنت وجماعت کی ہی لکھاہی وَخَلَّفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مُحَمَّدَ ابْنَ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّ عَلٰى مَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ قَالَ الْحَافِظُ الدِّمْيَاطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ اَثْبَتُ عِنْدَنَا وَقِيْلَ سِبَاعُ ابْنُ

عُرفُطَةَ اَیْ وَ قِیلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَ قِیلَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَ هُوَ اَثْبَتُ ترجمہ اور خلیفہ کیا رسول اللہ صلعم نے اوپر مدینہ کے محمد ابن مسلمہ انصاری کو بنا بر اسکے کہ وہ مشہور ہی کہا حافظ دمیاطی رحمہ اللہ نے اور وہ ثابت تر ہے نزدیک میرے اور کہا گیا ہی کہ ابن عرفطہ کو خلیفہ کیا اور کہا گیا ہو کہ ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا اور کہا گیا ہو کہ علی ابن ابیطالب کو خلیفہ کیا کہا ابن عبد البر نے کہ وہ یعنی خلیفہ کرنا علی کا ثابت تر ہے

اب صاحبان بصیرت ان تینو کتاب سیر کی عبارت کو ملاحظہ فرماوین کہ کہاں ارباب سیر نے اجماع اس بات پر کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے وقت جانے غزوہ تبوک کی محمد ابن مسلمہ کو صوبہ دار مدینہ اور سباع بن عرفطہ کو کوتوال مدینہ اور ابن ام مکتوم کو پیش نماز اپنی مسجد کا مقرر کیا تھا بلکہ تقسیم ان عہدونکا تو ذکر بھی نہین کیا ہی البتہ اس بات مین اختلاف فیما بین ارباب سیر کے پایا جاتا ہی کہ پیغمبر صلعم نے خلیفہ مدینہ مین کسکو مقرر کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ محمد ابن مسلمہ کو خلیفہ مقرر کیا ہی اس روایت کو محدث دہلوی اور صاحب تحفۃ الاحباب و انسان العیون اصح لکھتے ہین اور بعضے سباع بن عرفطہ اور بعضے ابو رہم غفاری کو اور بعضے علی ابن ابیطالب کو لکھتے ہین کہ پیغمبر صلعم نے مدینہ مین خلیفہ مقرر کیا تھا اور ابن عبد البر کہ اکابر علماء اہل سنت سے ہین حضرت علی کے خلیفہ مقرر کرنیکو ثابت تر لکھتے ہین باوصف اسکے بے تکلف شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھدیا کہ اہل سیر کا اجماع ہی کہ رسول اللہ نے عہدہا مسطورہ پر محمد ابن مسلمہ وغیرہ کو مقرر کیا تھا کچھ خیال اسکا بھی نکیا کہ فرقہ شیعہ جب کتب سیر کو اہل سنت کی دیکھینگے اور کوتوال و صوبہ دار و پیشنماز کے تقرر کا ثبوت نہ پاوینگے تو شاہصاحب کی کذب بیانی کھل جاویگی بہر حال جو کچھ اختلاف ارباب سیر مین اہل سنت کی واقع ہو وہ اسیقدر ہی کہ پیغمبر صلعم نے وقت جانے غزوہ تبوک کے مدینہ مین خلیفہ کسکو مقرر کیا تھا ابن عبد البر حضرت علی کے خلیفہ مقرر کرنیکا ثابت تر لکھتے ہین اور چونکہ صحیحین مین کہ اصح الکتب بعد القرآن نزد اہل سنت و جماعت کی ہی نص صریح وارد ہی کہ پیغمبر صلعم نے وقت جانے تبوک کے حضرت علی کو خلیفہ مقرر کیا تو روایات مخالف صحیحین کی قابل اعتماد نہین ہین پس شاہصاحب نے جو واسطے منافی خلافت حضرت علی کے عہدے تقسیم کئے تھے اور ابن ام مکتوم کو عہدہ پیش نمازی مدینہ کا عطا فرمایا تھا اوسکا کوئی وجود کتب سیر مین نہ پایا گیا تو حضرت علی خلیفہ مطلق پیغمبر کے بموجب نص منقولہ صحیحین کے ہوئے اور یہ جو شاہصاحب لکھتے ہین کہ حضرت علی کو پیغمبر نے واسطے خبرداری اہل و عیال کے خلیفہ مقرر کیا تھا یہ امر بھی اونہین احادیث منقولہ صحیحین سے باطل ہوتا ہی کسلئے کہ حدیث مذکورہ کا ترجمہ

یہ ہو کہ جبکہ رسول اللہ صلعم طرف تبوک کی پس خلیفہ مقرر کیا علی کو اس عبارت مین کسی لفظ سے یہ ثابت نہین
ہوتا ہو کہ اہل وعیال کا خلیفہ علی کو پیغمبر نے مقرر کیا تہا باوصف اسکے خود حضرت علی نے پوچھا
کہ کیا مجھکو آپ لڑکون اور عورتون مین چھوڑے جاتے ہین اگر پیغمبر صلعم نے اہل وعیال کا خلیفہ علی
کو مقرر کیا ہوتا تو بالضرور آپ بجواب اوسکے فرماتے کہ مینے تمکو خلیفہ اہل وعیال کا مقرر کیا ہو مگر یہ
جواب پیغمبر نے نہین دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کیا تم راضی نہین ہو کہ جو مرتبہ ہارون کو موسے سے حاصل ہوا
وہ مرتبہ تمکو مجھسے حاصل ہو مگر بعد میرے کوئی نبی نہین ہو اور جو حدیث منزلت کہ شاہ ولی اللہ صاحب
ازالۃ الخفا مین لکھی ہو اوسمین بعد اس فقرہ کے کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہین ہو یہ فقرہ اور زیادہ
لکھا ہو کہ لایق نہین ہو کہ مین جاؤن اور تم میرے خلیفہ نہو پس یہ فقرہ بندای بلند پکارتا ہو کہ رسول اللہ
صلعم نے جو حضرت علی کو وقت ذہاب تبوک کے خلیفہ مقرر کیا یہ محض غیبت جنگ تبوک کیواسطے نہ تہا
بلکہ دائمی تہا یعنی جب رسول اللہ کہین جاوین تو حضرت علی خلیفہ پیغمبر کے ہین اور جملہ اِنَّہٗ لَا نَبِیَّ
بَعْدِیْ مؤید اس مدعا کا ہو یعنی اگر بعد میرے نبی ہوتا تو تمکو نبوت بھی بعد میرے حاصل ہوتی جیسے حضرت
ہارون کو نبوت اور خلافت موسوی دونو منزلت حاصل ہوئی تھی چونکہ مجھپر نبوت ختم ہوگئی ہو تو بعد میرے
خلافت میری تمکو حاصل ہوگی اور بنص قرآنی یہ ثابت ہو کہ حضرت ہارون کی خلافت قومی حضرت موسیٰ سے
ملی تھی چنانچہ سورہ اعراف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھَارُوْنَ اخْلُفْنِیْ
فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ترجمہ اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی
ہارون سے خلیفہ ہو تم میری قوم مین اور نیکی کرو اور پیروی نکرو فساد کرنیوالوں کی راہ کی پس ہرگاہ حضرت
ہارون مُشَبَّہ بہ ہین اور اونکو خلافت قومی حضرت موسیٰ سے حاصل ہوئی تھی تو حضرت علی جو کہ مُشَبَّہ
ہین اونکو بھی وہی خلافت قومی آنحضرت صلعم سے حاصل ہونا چاہیے باقی رہا یہ اعتراض اہل سنت کا کہ
حضرت ہارون حیات حضرت موسیٰ مین مرگئے اور خلافت مابعد حضرت موسیٰ کے ہارون کو نہین ملی
تو حضرت علی کو بھی بسبب تشبیہ حضرت ہارون کی خلافت مابعد آنحضرت نہ ملنا چاہیے پس جواب اسکا
یہ ہو کہ ہرگاہ بنص قرآنی حضرت ہارون کو استحقاق خلافت موسوی کا علی الاطلاق غیر موقت حاصل ہو
تہا پس اگر حضرت ہارون بعد حضرت موسیٰ کے زندہ رہتے تو بالضرور خلیفہ حضرت موسے کے ہوتے اور
حضرت علی کو آنحضرت صلعم نے حضرت ہارون سے تشبیہ دی تو خلافت حضرت علی کی بھی غیر موقت علی الاطلاق
ہوئی اور جناب امیر علیہ السلام بعد جناب سالتمآب کے زندہ تھے تو بے شبہ مستحق خلافت رسول اللہ
صلعم کی ہوئی اور اسی بنا پر رسول اللہ صلعم نے اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا یعنی مگر

بعد کوئی نبی نہیں ہوگا یعنی اگر بعد میرے نبوت ہوتی تو تم نبی بھی ہوتے چونکہ نبوت بعد میرے ختم ہوگئی تو
خلیفہ میرے ہو اور یہ فقرہ آخر حدیث منزلت کا جو شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ نہیں لایق ہے
میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ ہو مثبت اس دعوی کا ہے بہر حال یہ حدیث منزلت نص صریح اور خلافت
بلافصل حضرت علی علیہ السلام کے ہے تاویلات اور توجیہات اہل سنت کی ہرگز قابل قبول کسی عاقل اور
صاحب شعور کے نہیں ہے کیونکہ مجموعہ طرق حدیث منزلت مفید قطع ویقین خلافت بلافصل جناب امیر
علیہ السلام ہے جا دعوی کیلئے ہے چنانچہ تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی میں ہے فَقَالَ اَلَا تَرضٰی
اَن تَکُونَ مِنّی بِمَنزِلَۃِ ھَارُونَ مِن مُوسٰی اِلَّا النُّبُوَّۃَ وَاَنتَ خَلِیفَتِی
اور کنز العمال میں ہے قال قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ حِینَ خَلَّفَنِی عَلَی المَدِینَۃِ
خَلَّفتُکَ لِتَکُونَ خَلِیفَتِی اور مستدرک وغیرہ میں ہے فَاِنَّ المَدِینَۃَ
لَا تَصلُحُ اِلَّا بِی اَو بِکَ ترجمہ حدیث تذکرہ خواص الامہ پس کہا
رسول اللہ صلعم نے کہ آیا نہیں راضی ہو تم کہ جو مرتبہ ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا وہ مرتبہ
تمکو مجھسے حاصل ہو مگر نبوت اور تم خلیفہ میرے ہو ترجمہ حدیث کنز العمال کہا علی
نے کہ فرمایا رسول اللہ نے جسوقت خلیفہ کیا میرے تئیں اوپر مدینہ کے خَلَّفتُکَ لِتَکُونَ
خَلِیفَتِی یعنی خلیفہ کیا مینے تمکو تاکہ رہو تم خلیفہ میرے ترجمہ حدیث مستدرک
پس تحقیق کہ مدینہ نہیں صلاحیت رکھتا ہے مگر ساتھ میرے یا تمہارے **نص بارہویں** ازالۃ الخفا
میں بیچ مقصد دوم کے بصفحہ (٢٥٠) لکھا ہے واز انجملہ آنکہ سال نہم حضرت ابوبکر صدیق را امیر
حج ساختند وو ے رضی اللہ عنہ چون روان شد اوائل سورۂ برات نزول یافت وآنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بجہت تبلیغ آن حضرت مرتضے را امر فرمود و در عقب حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ فرستاد اس عبارت سے ظاہر اور ہویدا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکر کو امیر حج کا مقرر
کر کے روانہ کیا بعد روانگی حضرت ابوبکر کے سورۂ براءۃ نازل ہوا تب امیر المومنین کو واسطے تبلیغ سورۂ
مذکورہ کے مامور کر کے پیچھے سے حضرت صدیق کے روانہ کیا اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج
النبوۃ کی جلد دوم میں بصفحہ (٤٩١) و (٤٩٢) لکھتے ہیں وہمدرین سال آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ را در ذی القعدہ و نزد قومے در ذی الحجہ و بعضے گویند
کہ در سلخ ذی الحجہ بحج فرستاد سابقا معلوم شد کہ جمہور برآنند کہ فرضیت حج در سال ششم است
وطایفہ میگویند کہ در سال نہم بود کہ آنرا عام الوفود گویند کہ نزول صدر سورۂ آل عمران

که دروی کریمهٔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ واقع است در سال نهم ست و مختار محققین
این قول ست ولکن رفتن محمد صلے اللہ علیه وسلم دران سال بجهت اشتغال بامر غزو
وتشئید احکام تعلیم و فود میسر نشد پس صدیق اکبر را رضی اللہ عنه امیر حاج ساخته باسیصد
نفر و بست بدنه و پنج بدنه ابوبکر از خاصه خود گرفت بمکه فرستاد تا اقامت مراسم حج نماید و مردم
مناسک حج تعلیم کند و اوائل سورهٔ براة راسی آیت یا چهل آیت بر مردم بخواند و جمعے از کبار
صحابه مثل سعد ابن ابی وقاص وعبد الرحمن بن عوف و جابر بن عبد الله و ابو هریره و غیرهم رضی الله
عنهم نیز درین میان بودند چون ابوبکر صدیق از مسجد ذو الحلیفه احرام بسته روان شد جبرئیل
بر آنحضرت نازل شد که اداے رسالت و پیغام نکند الا تو یا علی و در روایتی یا مردیکه از تو باشد
زیرا که ثبوت عهد و نقض کار مردیست که صاحب معامله است یا کسیکه خویش و قرابت او باشد پس آنحضرت
بعلی مرتضی فرمود که عقب ابی بکر برو و این آیات را از وی بستان و در روز حج بر مردم بخوان و این
چهار کلمه را نیز فرمود که بمردم برساند یکی آنکه در نیاید در بهشت مگر نفسیکه مومن باشد دوم آنکه
هیچ عریان طواف خانه نکند سوم بعد از امسال هیچ مشرک حج نگزارد و بمسجد حرام قربان نیارد
چهارم آنکه هر کس از کافران با خدا و رسول خدا عهدی موقت داشته بعد از انقضای از وقت
بر عهد خود ثابت باشد و اگر اصلا عهدے نداشته باشد تا عهد موقت شود تا مدت چهار ماه در امان
باشد و بعد از ان اگر مسلمان نشود خون و مال وی هدر باشد و بر ناقهٔ خاصه خود که غضبا نام داشت
علی را سوار کرد و بجهت امور مذکوره از عقب ابوبکر روانه ساخت جابر بن عبد الله گوید که ما با صدیق
اکبر بعزم حج بر آمده بودیم چون بمنزل عرج که نام منزلیست در راه مکه یا ضجنان بفتح ضاد معجمه و سکون
جیم که نام کوهے است قریب مکه رسیدیم وقت نماز بامداد در آمد ابوبکر پیش رفت که امامت کند و هنوز
در نماز شروع نکرده بود که علی مرتضی رضی الله بر ناقهٔ خاصهٔ پیغمبر صلے اللہ علیه وسلم سوار در آمد
پس پرسید ابابکر صدیق از وی که اَمِيْرًا اَوْ مَامُوْرًا بود یعنی که تو آمده امیر آمده و من معزول
شدم یا مامور آمده که امیر من باشم و تو تابع من باشی علی مرتضی گفت بَلْ مَامُوْرًا بلکه مامور آمدم
یعنی امیر الحاج بر تو مقررست و ما همه تابع توایم ولکن فرمان واجب الاذعان چنین صادر شده که
آن آیات سورهٔ براة را بر مردم من بخوانم و آن احکام مذکوره را من بمردم برسانم و چون بمکه رسیدند
و مناسک حج بجا آوردند ابوبکر صدیق خطبه ها که در ایام حج مقررست بخواند و تعلیم مناسک حج نموده پس
علی برخاست و آیات را بر مردم خواند و کلمات اربعه بایشان رسانید امر جلد اول وصنا الاحباب بین

یعنی بصفحہ (۵۱۶) و (۵۱۷) یہی مضمون مرقوم ہے اور خصائص نسائی میں بصفحہ (۶۳) منقول ہے
أَنبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ
عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صلعم بَعَثَ بَرَاءَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَتْبَعَهُ
بِعَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَامْضِ بِهِ إِلَى
أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَلَحِقْتُهُ وَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ قَالَ فَانْصَرَفَ
أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ كَئِيبٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ لَا إِلَّا
أَنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُبَلِّغَهُ أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ترجمہ مندرجہ کتاب
مسطور خبر داد ما را عباس پسر محمد دوری گفت عباس حدیث کرد ما را ابو نوح قراد از یونس پسر
ابی اسحاق از زید پسر یثیع از علی تحقیق پیغمبر خدا فرستاد سورۂ برات را طرف اہل مکہ ہمراہ ابی
بکر تابع کرد اورا بعلی پس فرمود علی را بگیر این کتاب را پس برو او را طرف اہل مکہ گفت حضرت
مرتضیٰ علی پس لاحق شدم ابی بکر صدیق را و گرفتم را از و گفت علی پس بازگشت ابو بکر صدیق و
حال آنکہ او محزون و شکستہ از غم بود گفت ابو بکر صدیق اے پیغمبر خدا آیا نازل شد در حق من چیزے گفت
آنحضرت نہ مگر تحقیق من حکم کردہ شدم اینکہ رسانم آن کتاب را من یا مرد از اہل بیت من روایت مندرجہ
مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب اور اس حدیث نسائی سے بخوبی ثابت اور متحقق ہے کہ پہلے رسول اللہ
صلعم نے سورۂ برات کی آیات واسطے سنانے اہل مکہ کے حضرت ابو بکر کو دیا تھا بعد روانگی حضرت ابو بکر
کے بحکم خداوند جلیل کے حضرت علی کو حکم دیا کہ تم جا کر حضرت ابو بکر سے سورۂ برات لیکر کفار کو سناؤ
پس روایت شاہ ولی اللہ صاحب کہ بعد روانگی حضرت ابو بکر کیجانب مکہ سورۂ برات نازل ہوا غلط
ہو گئی اور مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب میں یہ لکھا ہے کہ حضرت امیر بموجب حکم رسول اللہ روانہ ہو کر
جب حضرت ابو بکر کے پاس پہونچے تو حضرت ابو بکر نے پوچھا کہ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ علی مرتضیٰ نے
کہا بَلْ مَأْمُورٌ بفرض تسلیم صحت روایت ترجمہ اسکا فارسی خوان بھی بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت
ابو بکر نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم امیر یعنی حکم کنندہ ہو یا مامور یعنی حکم کردہ شدہ ہو جناب امیر نے
کہ افصح الفصحا و ابلغ البلغا تھے بجواب اوسکے فرمایا بَلْ مَأْمُورٌ یعنی بلکہ حکم کیا گیا ہوں پس
بہت سچا کلمہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بموجب حکم پیغمبر صلعم کے حضرت امیر واسطے لینے آیات سورۂ
براۃ کی حضرت ابو بکر سے آئے تھے تو بے شبہ منجانب الرسول مامور تھے بلکہ اگر غور سے عبارت

مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب کو دیکھئے تو خود جناب رسول اللہ اس حکم مین جو حضرت علی کو دیا
تھا کہ آیات سورہ برأت کی حضرت ابوبکر سے لیلو امیر یعنی حکم کنندہ نہ تھے بلکہ پروردگار کیجانب سے
جبرئیل امین حکم لائے تھے کہ تبلیغ سورہ برأت کی تم کرو یا علی کرین تو رسول اللہ صلعم بھی منجانب
اللہ مامور تھے اور علی منجانب اللہ اور منجانب الرسول مامور ہوے باوصف اسکے محدث دہلوی نے اس
جملہ امیر اور مامور کے یہ معنی لکھے ہین آمِیرٌ اَوْ مَامُوْرٌ بود یعنی کہ تو آمدہ امیر آمدہ ومن معزول شدم
یا مامور آمدہ کہ من امیر باشم و تو تابع من باشی علی مرتضی گفت بَلْ مَامُوْرٌ بلکہ مامور آمدہ ام یعنی
امیر الحاجی بر تو مقرر ہست و تابع تو ایم اب صاحبان دین و دیانت برای خدا ارشاد فرماوین کہ یہ معنی
امیر اور مامور کے ہین جو محدث دہلوی نے اپنی جودت ذہن سے نکالے ہین مثل مشہور ہے کہ پیران
نمی پرند و مریدان می پرانند یعنی تو حضرت ابوبکر کے ذہن باصفا مین نہین آئے تھے ورنہ بالضرور
ارشاد فرماتے افسوس ہے کہ حضرت محدث دہلوی اوسوقت حضرت ابوبکر کے ہمراہ نہ تھے کہ تفصیل ان
مطالب کو اونکی زبان فصاحت ترجمان سے ادا کرادیتے لاکن یہ امر تو بہت واضح ہے محتاج دلیل کا
نہین ہے کہ بفرض محال اگر امیر الحاجی حضرت ابوبکر کی واسطے تعلیم مناسک حج کے حجاج کو بحال تسلیم
کر لیجاوے لیکن تبلیغ سورہ برأت سے معزولی حضرت ابوبکر کا تو کسی صورت سے حضرات اہل سنت
انکار ہی نہین کر سکتے ہین اور وجہ معزولی جو محدث دہلوی نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ عہد اور توڑنا
عہد کا کام اس شخص کا ہے جو صاحب معاملہ ہو یا اسکا کام ہے جو اوسکا قرابتدار ہو گفتگو قابل تسلیم کسی صاحب عقل اور
دانش کے نہین ہے کسلئے کہ امور دنیوی مین تو بے شبہ عہد و نقض عہد خود صاحب معاملہ کر سکتا ہے
یا اوسکا قرابتمند جو اہل عقل و دانش ہو کر سکتا ہے اور امور دینی مین تو جز پیغمبر اور اوسکے خلیفہ کے
کسی قرابتمند کو ہرگز اختیار عہد اور نقض عہد کا نہین حاصل ہوتا ہے خصوص ایسی حالت مین کہ
حضرت ابوبکر سا جامع صفات پسندیدہ خلیفہ حسب عقیدہ اہل سنت موجود ہو جو ابتدای ہجرت
مین بوقت تعمیر مسجد خلیفہ مقرر ہو چکا تھا اوس سے یہ اختیار عہد و نقض عہد کا رسول اللہ صلعم
بموجب حکم خدا کے ایسے مجمع عام مین کہ حج کیواسطے ہزارون آدمی جاتے تھے نکال کر علی ابن ابیطالب
کو دیوین چنانچہ حدیث نسائی سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر اس عزل و نصب سے محزون اور شکستہ
از غم ہوے اور واپس آکر رسول اللہ صلعم سے پوچھا آیا میرے حق مین کچھ نازل ہوا ہے پیغمبر صلعم
نے جواب مین فرمایا کہ حکم پروردگار کا مجھکو ہوا کہ کتاب خدا کو مین خود پہونچاؤن یا کوئی مرد میرے
اہل بیت سے پہونچاوے ماورا اسکے اگر یہ عہد اور نقض عہد صاحب معاملہ اور اوسکے خویش

اور قرابتمندی سے مخصوص مان لیا جاوے تو حضرت عباس چچا رسول اللہ صلعم کے اور حضرت عثمان
داماد رسول اللہ صلعم کے بقول اہلسنت موجود تھے پھر خداوند عالم نے بخصوصیت نام حضرت کیون
رسول اللہ کو حکم تعیناتی حضرت علی کا صادر فرمایا اور نیز ہرگاہ یہ نص قرآنی مسلم الثبوت ہی کہ رسول اللہ
صلعم کوئی بات بغیر وحی الٰہی کے نہین فرماتے تھے تو حضرت ابوبکر کو جو رسول اللہ نے واسطے تبلیغ
آیات سورۂ برارت کے متعین فرمایا تھا بموجب حکم خدا کے مقرر کیا تھا بعد ازان جب حضرت ابوبکر
روانہ مکہ ہوئے تب جبریل کو اپنے پیغمبر کے پاس اس حکم سے بھیجا کہ آیات کو سوا تمہارے اور علی کے
اور کوئی شخص نہین پہونچا سکتا ہی اس سے لازم آتا ہی کہ معاذ اللہ منہا اللہ تعالیٰ کو پہلے علم اسکا
نہ تھا کہ حضرت ابوبکر تبلیغ احکام الٰہی کی نہین کر سکتے ہین یا اللہ تعالیٰ کے افعال عبث اور بغیر غرض
کے صادر ہوا کرتے ہین حالانکہ ان دونو امرون سے ذات پاک خداوند عالم کی منزہ و مبرا ہی پس تغیر جو اس
حکم خدا مین واقع ہوا بظاہر اسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ علم باریتعالیٰ کا تو حسب عقیدۂ اسلامیہ ازلی
و ابدی ہی پس علم الٰہی مین گزر چکا تھا کہ حضرت ابوبکر بعد رحلت جناب رسالتمآب صلعم کے خلیفہ رسول بن
جاوینگے لہذا بنا بر آگاہ کرنے مخلوقات کے پہلے حکم دیا گیا کہ آیات سورۂ برارت کی حضرت ابوبکر نے
جا کر مشرکین مکہ کو سنا دین چونکہ تبلیغ احکام خدا کا خاص کام رسول یا خلیفہ رسول کا ہی لہذا تعین
نام علی ابن ابیطالب کی بذریعہ جبریل امین کے حکم اپنے رسول کے پاس بھیجا کہ یہ تمہارا یا علی کا کام ہے
تب پیغمبر صلعم نے اوس مجمع عام مین کہ صحابی غیر صحابی کا اجماع تھا حضرت علی کو بھیجا کہ آیات سورۂ
برارت کے حضرت ابوبکر سے لیکر تم تبلیغ اونکی کرو تا عام طور پر لوگونکو معلوم ہو جاوے کہ حضرت ابوبکر یا کسی
دوسرے کو استحقاق اور لیاقت خلافت رسول کا سوا علی ابن ابیطالب کے نہین ہی کیونکہ خود شاہ ولی اللہ
صاحب نے قرۃ العینین مین یہ روایت بھی لکھی ہی کہ ابوبکر و عمر دونو اس عہدہ تبلیغ برارت و امیر الحاج
پر مقرر ہو گئے تھے بعدہ حضرت علی علیہ السلام بھیجے گئے جسپر وہ دونو صاحب واپس آئے اور حضرت
سے سوال کیا کہ کیا کوئی آیہ میرے بارہ مین نازل ہوا ہی جسپر حضرت نے وہ جواب فرمایا جو سابقاً مرقوم
ہوا الغرض اللہ اور رسول نے تو استخلاف اور اظہار اور راجہا و اعلان خلافت بلافصل حضرت علی
مین کوئی بات فروگزاشت نہین کی مگر حضرات اہل سنت و جماعت مے محبت حضرات ثلثہ مین ایسے
مخمور و سرشار ہین کہ اون سب احکام خدا اور رسول کے معنی گڑھ گڑھ کر حضرات ثلثہ کی خلافت کو
قائم کرنا چاہتے ہین مگر حق کسیطرح سے چھپ نہین سکتا ہی وَاللّٰہُ یُحِقُّ الْحَقَّ وَیُمْحِقُ الْبَاطِل

نص تیرہوین مقصد دوم ازالۃ الخفا مین بصفحہ (۲۵۹) منقول ہی و چون از حجۃ الوداع

مراجعت فرمودند در غدیر خم خطبہ خواندند متضمن اظہار فضائل حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ اَخرج
الحَاکِمُ وَابُوعُمَر وَغَیرھُمَا وَھٰذَا لَفظُ الحَاکِمِ عَن زَیدِ ابنِ اَرقَم
لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مِن حُجَّۃِ الوَدَاعِ
وَنَزَلَ غَدِیرِ خُمٍّ اَمَرَ بِدَرَجَاتٍ فَقُمِمنَ قَالَ کَاَنِّی قَد دُعِیتُ
فَاَجَبتُ اِنِّی قَد تَرَکتُ فِیکُمُ الثَّقَلَینِ اَحَدُھُمَا اَکبَرُ مِنَ الاٰخَرِ
کِتَابُ اللہِ تَعَالٰی وَعِترَتِی فَانظُرُوا کَیفَ تَخلُفُونِی فِیھِمَا فَاِنَّھُمَا
لَن یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ
مَولَایَ وَاَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنہُ
فَقَالَ مَن کُنتُ وَلِیَّہُ فَھٰذَا وَلِیُّہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ
مَن عَادَاہُ ترجمہ اخراج کیا ہی حاکم اور ابو عمر اور اونکے سوا اورون نے اور حدیث مرویہ
کے یہ لفظ ہین حاکم سے اور اوسنے زید ابن ارقم سے روایت کی ہو کہ جب پھر رسول اللہ صلعم حج
آخری سے اور اوترے غدیر خم مین تو حکم دیا کہ زینے بنائے جاوین پس صاف کئے گئے وہ زینے تب
کہا پیغمبر صلعم نے گویا مین تحقیق بلایا گیا ہون پس قبول کیا مینے تحقیق مین چھوڑتا ہون تملوگون
مین دو چیز گران کہ ایک دوسری سے بزرگتر ہو ایک اونمین سے کتاب خدا برتر و بزرگ و غالب ہو اور دوسری
اونمین سے میری اولاد ہو پس دیکھو تملوگ کیونکر بعد میرے سلوک اون دونوسے کروگے پس تحقیق
وہ دونو جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے
تحقیق اللہ برتر و بزرگ و غالب حاکم میرا ہو اور مین حاکم ہر مومن کا ہون پھر علی کا رضی ہو اللہ انکے
ہاتھ پکڑ کے کہا مین جسکا حاکم ہون پس یہ علی حاکم اوسکا ہو یا اللہ دوست رکھ تو اوسکو جو دوست
علی کا ہو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن علی کا ہو تنبیہ معنی لفظ ولی کے منتہی الارب مین کہ لغت
معتمد ہو یہ لکھے ہین ۔ ولی کغنی یار ان دوم بہاری اولیہ جمع و نوی محرکہ
منسوب بوی و دوست و مہربان و یار و مددگار و نگہبان و متصرف بر کسے وکُلُّ مَن وَلِیَ
اَمرَ وَاحِدٍ فَھُوَ وَلِیُّہٗ و نزدیک یُقَالُ دَارُہٗ وَلِیُ دَارِی ہرچند لغت مین
لفظ ولی کے معنی متعدد ہین مگر اہل سنت و جماعت اس حدیث مین معنی ولی کے دوست قرار دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ درباره تاکید محبت حضرت علی کی یہ حدیث رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمائی ہو
تو اب ترجمہ فقرہ مَن کُنتُ وَلِیَّہٗ فَھٰذَا عَلِیٌّ وَلِیُّہٗ کا یہ ہوگا کہ مین جسکا دوست

ہون پس یہ علی اوسکا دوست ہی پس اس جملہ سے تو تاکید دوستی علی کی امت کو ثابت نہین ہوتی ہی بلکہ پیغمبر صلعم خبر دیتے ہین امت کو کہ بین جسکا دوست ہون علی اوسکا دوست ہی مفہوم اس جملہ کا تو مقتضی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم حضرت علی سے وصیتہً ارشاد فرماتے کہ یا علی بین جسکا دوست ہون تم او سکے دوست رہنا امت کو اس خبر دینے کی تو کوئی ضرورت ظاہر الفاظ حدیث سے پائی نہین جاتی ہی پس معنی ولی کے دوست قرار دینا اصل حدیث کے مضمون کو مہمل کر دینا ہی شان نزول اور سیاق حدیث کا مخالف ادسکے ہی جو معنی اہل سنت انہو ولی کے قرار دیتے ہین تفصیل اسکی یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ مین امت آنحضرت سے خطاب کر کے فرماتا ہی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ترجمہ بتحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر تملوگونکی جنس سے دشوار ہی او سپر کہ تملوگ رنج مین پڑو حرص کرنیوالا ہی تملوگونپر ساتھ مومنونکی شفقت اور مہربانی کرنیوالا ہی اس آیہ شریفہ سے ثابت اور محقق ہی کہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے رحیم اور مہربانی کرنیوالے تھے اور آنحضرت پر بہت دشوار تہا کہ امت آپکی رنج مین پڑے اور چونکہ خود آنحضرت باعث ایجاد کائنات تھے لہذا امت بھی آپکی خیر الامم ہی پس بفحوائے اسی آیہ شریفہ کے آنحضرت صلعم کو ہر دم و ہر وقت اصلاح حال امت کا منظور نظر رہتا تھا بنابران جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع سے فراغت کر کے مراجعت فرمائی اور مقام خم غدیر مین پہونچے اور بوحی الہی آنحضرت کو معلوم ہوا کہ خداوند عالم نے آپکو طلب فرمایا ہی اور زمانہ حیات کا آپکے منقضی ہو گیا ہی چونکہ قوم عرب کی نہایت سخت اور سرکش اور رہنا نفاق کی کثرت تھی کہ قران اسپر ناطق ہی اور رہنا نیا اسلام جاری ہوا تھا پس بغیر اسکے کہ کوئی شخص حامی اسلام اور نگہبان شریعت کا ایسا کہ جو اعلم بالقران والسنۃ ہو مقرر کیا جاوے حفظ اسلام کا ممکن نہ تھا لہذا رسول اللہ صلعم نے کجاوہائے شتر کا ممبر بنوایا اور اوس مقام کو صاف کرایا اور چونکہ حج آخری آنحضرت کا تہا مجمع کثیر تھا آنحضرت نے سبکو جمع کر کے یہ خطبہ پڑھا کہ مین خدا کے یہان بلایا گیا ہون اور مینے قبول کیا ہی پس مین تملوگون مین دو چیز گران چھوڑتا ہون کہ ایک دوسری سے بزرگتر ہی وہ ایک قران ہی اور دوسری میری اولاد ہی دیکھو میرے بعد کیا سلوک انسے کروگے اور یہ دونو قیامت تک جدا نہونگے چونکہ اس حدیث مین لفظ اولاد کا حضرت نے فرمایا تہا نام کسیکا وارد نہ تہا اور محض قران تا وقتیکہ کوئی معنی اوسکا بیان کرنیوالا نہو

ہدایت نہین کرسکتا تہا اور یہہ بھی حدیث اہل سنت مین وارد ہی اور قبل اسکے ہمنے لکہا ہی کہ علی ساتھ
قران اور قرآن کے ساتھ علی ہین لہذا رسول اللہ صلعم نے ہاتھ علی کا پکڑ کے کہا کہ مین جسکا حاکم اور متصرف
ہون اوسکا علی حاکم و متصرف ہی اس اعلان سے مجمع عام مین حضرت علی کو خلیفہ مقرر کیا اب غور کرو
کہ یہ محل موقع استخلاف کا ہی یا اظہار محبت علی کا ہی کسواسطے کہ کوئی عاقل اسکو نہ تسلیم کریگا کہ ایسا نبی
آخر الزمان جسکا دین ناسخ جملہ ادیان کا ہی اپنی امت کو بغیر کسی خلیفہ اور اپنی جانشین کے مقرر کیے ہوے
دنیا سے رحلت کرے یہ معمول عالم ہی کہ جب کسی شخص کو آثار موت معلوم ہوتے ہین تو وہ اپنے انتظام امور
کیواسطے وصیت نامہ لکہتا ہی اور کسیکو ولی عہد یا وصی اپنا مقرر کرتا ہی اگر احیانا بغیر تقرر ولیعہد اور
تحریر وصیت نامہ کی مرگیا اور بعد اوسکے ورثا مین کچھ نزاع واقع ہو تو مورد الزام خلایق ہوتا ہی
چہ جائیکہ رسول خاتم النبیین دنیا سے رحلت کرے اور اپنا کوئی خلیفہ اور جانشین مقرر نکرے بالخصوص
ایسی حالت مین کہ خود جب پیغمبر نے خبر دی ہو کہ بعد میرے تہتر فرقے میری امت مین ہو جاینگے جز ایک
فرقے کے کل جہنم مین جاوینگے پس تا وقتیکہ بعد رسول اللہ صلعم کے کوئی بتانیوالا اوس راہ حق کا نہو
تو حجت تمام نہوگی اور معاذ اللہ یہ الزام تا ساحت کبریای اللہ تعالی کی عاید ہوگا و تعالی اللہ
و رسولہ عن ذالک علوا کبیرا بنا بران نصب خلافت جناب امیر کا مقام خم
مین حسب الحکم خداوند عالم کے رسول اللہ نے کیا اور ثبوت اسکا کتب اہل سنت سے بھی ہوتا ہی لہذا
ضرور ہی کہ پہلے تفصیل واقعہ غدیر خم کی لکھی جاوے بعد اوسکے جس امر سے کہ علمای اہلسنت منکر ہین اوسکا ثبوت
اونکی کتابون سے پیش کیا جاوے پس جلد دوم کتاب مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۵۰۳) و (۵۰۴) لکہا ہی
واز وقایع کلیہ عظیمہ سنہ عشر حج کردن آنحضرت است سابقا معلوم شد کہ فرضیت حج در سنہ ششم
یا نہم و قول اخیر راجح و مختار است از جہت ثبوت دلیل ان از بہ تقدیر از جہت اشتغال بغزوات و تشیید
مبانی دین اسلام خود بحج نرفت و ابوبکر صدیق را بمکہ فرستاد تا مردم حج گزارند و در سنہ عشر خود بحج
متوجہ شد و این را حجۃ الاسلام خوانند و حجۃ الوداع نیز گویند بجہت آنکہ مردم تعلیم احکام دین نمود و بسفر
آخرت وداع کرد و فرمود بگیرید از من مناسک خود شاید کہ من سال آیندہ حج نکنم و زندہ نمانم و اطلاق
حجۃ الوداع بران واقع است در احادیث و کتب آن و در مواہب میگوید کہ ابن عباس مکروہ میداشت
کہ حجۃ الوداع گویند وجہ آن ظاہر نیست مگر آنکہ یاد از تودیع حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میکنند و ذکران بر ابن عباس ہولم می افتاد واللہ اعلم و چون وے صلی اللہ علیہ وسلم
فارغ شد از امر غزوات و غیرہ عزم نمود و بیرون آمد بحج و اعلام کرد و ندا در داد کہ رسول خدا

ے اللہ علیہ وسلم بحج میرود و فرستاد مردم را باکناف و اطراف پس قدوم آوردند بمدینہ خلق کثیر
ز ذی القعدہ کہ پنج شب در وزی باقیماندہ بود درآمد بمکہ صبح تاریخ چہارم از ذی الحجہ و درین سفر
چندان مردم جمع شدند کہ از حد حصر و احصا بیرون بودند بعضے نود ہزار گفتہ اند و در روایتے
صد و چہار دہ ہزار و در روایتے صد و بست و چہار ہزار و اینقول صحیح تر است و گفتہ اند کہ ہر جانب
نگاہ میکردند مردم در نظر می افتادند الخ بعد ازاین آنحضرت کی اداے حج اور مراجعت کا حال لکھکر
صفحہ (۵۲۰) و (۵۲۱) لکھا ہے و در اثناے طریق مراجعت چون بمنزل غدیر خم رسید کہ از
نواحی حجفہ درمیان مکہ معظمہ و مدینہ مطہرہ است روے مبارک سوے یاران کرد و فرمود آلستم
تعلمون انّی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم آیا نمیدانید شما کہ من نزدیکترین مر از
مر مومنان از ذاتہای ایشان چنانچہ در قرآن مجید ہم مذکور است النّبیّ اولیٰ بالمؤمنین
من انفسھم و در روایتی آمدہ است کہ ۳ بار فرمود این لفظ و معنی را و معنی آنست کہ من
نمیکنم مگر بانچہ صلاح و نجات و خیریت دنیا و آخرت ایشان در آن باشد بخلاف نفوس ایشان کہ گاہے
بشر و فساد نیز میخواند قالوا بلیٰ گفتند صحابہ آرے تو نزدیکترین مومنین ہستی از نفوس
ایشان و در روایتی آمدہ است کہ فرمود گویا مرا بعالم خود خواندہ اند و من اجابت نمودم بدانید کہ من درمیان
شما دو امر عظیم میگزارم و یکی از دیگرے بزرگتر است قرآن و اہلبیت من ببینید و احتیاط کنید از بعد از من
این دو امر چگونہ سلوک خواہید کرد و رعایت حقوق آنہا بچہ کیفیت خواہید نمود و آن دو چیز بعد از من
از یکدیگر ہرگز جدا نخواہد شد تا در لب حوض کوثر بمن رسند آنگاہ فرمود خدا مولی من و من مولے
جمیع مومنانم بعد ازان دست علی را بگرفت و فرمود اللّٰھمّ من کنت مولاہ فعلی
مولاہ خداوندا کسیکہ من مولی اویم پس علی مولی اوست اللّٰھمّ وال من والاہ وعاد
من عاداہ خداوندا دوست دار کسے را کہ دوست دارد علی را و دشمن دار کسے را کہ دشمن دارد
علی را و در روایتے این زیادہ آمدہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ
یاری دہ کسے را کہ یاری دہد علی را فرو گزار و یاری مدہ کسی را کہ فرو گزارد و یاری ندہد علی را
وادر الحق حیث دار وبگردان حق را با علی بہر سو کہ بگردد و آمدہ است کہ ملاقات کرد
علی را رضی اللہ عنہ عمر بعد ازاین حکایات و گفت گوارندہ باش و شاد باش اے پسر ابو طالب
صبح کردی و شام کردی و گشتی مولی ہر مومن مرد و زن روایت کردہ است اینحدیث را احمد از براء بن
عازب و زید بن ارقم کذا فی المشکوٰۃ بعد نقل اس روایت کے محدث دہلوی نے نقلا عن الصواعق

هنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ ۱۲

المحرقہ تردید اس امر کی کی ہو کہ یہ حدیث خلافت بلا فصل حضرت علی پر دلالت نہین کرتی ہے
چونکہ عبارت طویل ہو لہذا خلاصا اوسکا بیان کیا جاتا ہو چنانچہ وہ چید وجہون کو شامل ہو اول
یہ کہ اس حدیث مین لفظ مولی بمعنی ناصر و محبوب ہے اور اسلئے رسول اللہ صلعم نے آغاز حدیث
کا آیہ قرآن اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُوْمِنِیْنَ سے فرمایا **دوسری** یہ کہ جملہ دعائیہ اَللّٰھُمَّ
وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ بعد حدیث مذکورہ کے جو پیغمبر نے ارشاد فرمایا ہے
وہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مولی بمعنی محبوب ہے **تیسری** مولی بمعنی امام لغتہً و شرعاً معلوم
معہود نہین ہے نہ کسی اہل لغت نے ذکر کیا ہو کہ افعل بمعنی مفعل یعنی اولی بمعنی مولے آیا ہو
چوتھی شان نزول اس حدیث کا قصہ بریدہ اسلمی ہو کہ اونے سریہ مین مین شکایت علی کی آنحضرت
صلعم سے کی تھی لہذا پیغمبر خدا نے تاکید محبت علی کی اس حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ سے کی
پانچوین یہ کہ حضرت علی نے اپنی خلافت پر اس حدیث سے احتجاج کیون نہین کیا پس سکوت حضرت
علی کا دلیل ہو کہ خلافت بلا فصل پیغمبر کی اونکو حاصل نہ تھی **چھٹوین** جب ابوبکر نے حدیث
اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ سے اپنی خلافت پر احتجاج کیا تو اور صحابہ نے کیون نہ کہا کہ نعم بمحنین ہست
لاکن نص خاص در بارۂ علی کے وارد ہو حدیث الائمہ من قریش سے احتجاج بیفائدہ ہو لہذا بعد روز غدیر
کے پیغمبر صلعم نے خطبہ پڑھکر حق ابوبکر اور عمر کو انہین الفاظ ظاہر کیا تھا اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ
مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اس سے ثابت ہوا کہ بیان حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ سے صرف
تحریص اور ترغیب محبت علی کی مراد تھی **جواب** وجہ اول مجمع البحار لغت معتمد حدیث فرقہ
اہل سنت کی ہو اوسکے صفحہ (۴۶۴) مین مولی کے معنے بذیل لغت ولی کے یہ لکھے ہین اِسْمُ
الْمَوْلٰی یَقَعُ عَلَی الرَّبِّ وَالْمَالِکِ وَالسَّیِّدِ وَالْمُنْعِمِ وَالْمُعْتِقِ
وَالنَّاصِرِ وَالْمُحِبِّ وَالتَّابِعِ وَالْجَارِ وَابْنِ الْعَمِّ وَالْحَلِیْفِ وَالْعَقِیْدِ
وَالصِّھْرِ وَالْعَبْدِ وَالْمُعْتَقِ وَالْمُنْعَمِ عَلَیْہِ وَاَکْثَرُھَا
جَاءَتْ فِی الْحَدِیْثِ وَکُلُّ مَنْ وَلِیَ اَمْرًا وَقَامَ بِہٖ فَھُوَ
مَوْلَاہُ وَوَلِیُّہٗ **ترجمہ** اسم مولی بمعنی پروردگار اور مالک اور سردار اور نعمت دہندہ
اور آزاد کنندہ اور یاری دہندہ اور دوستی کنندہ اور فرمانبردار اور ہمسایہ اور چچیرا بھائی اور
ہم سوگند اور عہد کنندہ اور داماد اور غلام اور آزاد کردہ شدہ اور جسکو نعمت دیجاوے ہو اور اکثر
یہ معنی حدیث مین آئے ہین اور جو شخص ولی کسی امر کا ہو اور کھڑا ہو ساتھ اوسکے پس وہ مولے

اور دلیل اوس امر کا ہو ان معانی مین محبوب داخل نہین ہو قطع نظر اسکے محدث دہلوی نے جو لکھا ہو کہ پیغمبر
خدا صلعم نے یارونکی طرف خطاب کرکے فرمایا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ اور ترجمہ اسکا یہ کیا آیا نمیدانید شما کہ من نزدیکتر و دوست ترم مومنان را از
ذاتہای ایشان چنانکہ در قرآن مجید ہم مذکور ست اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
اور معنی اوسکے یہ لکھے ہین کہ من امر میکنم مومنان را مگر بانچہ صلاح و نجات و خیریت دنیا و آخرت ایشان در آن
باشد بخلاف نفوس ایشان کہ گاہے بشر و فساد نیز میخواند یہ ترجمہ ہو عبارت تفسیر بیضاوی کا
مگر پوری عبارت کا ترجمہ بنظر اسکے کہ وہ مخالف مدعاے محدث موصوف کے تھا نہین کیا پس واضح ہو
کہ یہ آیہ سورۂ احزاب کے شروع مین واقع ہو تفسیر بیضاوی کی جلد دوم مین بصفحہ (۱۰۵) یہ تفسیر
اس آیہ کی ہو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا فَاِنَّهٗ
لَا یَاْمُرُهُمْ وَلَا یَرْضٰی مِنْهُمْ اِلَّا بِمَا فِیْهِ صَلَاحُهُمْ وَنَجَاحُهُمْ بِخِلَافِ
النَّفْسِ فَلِذٰلِكَ اَطْلَقَ فَیَجِبُ اَنْ یَّكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَاَمْرُهٗ اَنْفَذَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَمْرِهَا وَشَفَقَتُهُمْ عَلَیْهِ اَتَمَّ مِنْ شَفَقَتِهِمْ
عَلَیْهَا رُوِیَ اَنَّهٗ صلعم اَرَادَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوْجِ
فَقَالَ نَاسٌ نَسْتَاْذِنُ اٰبَاءَنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَنَزَلَتْ ترجمہ نبی اولی ہین ساتھ
مومنین کے اونکی جانون سے بیچ کل امور کے پس تحقیق پیغمبر نہین حکم دینگے مومنونکو اور نہین خوش
ہونگے اونسے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ جسمین بہتری اور بر آر کار مومنونکا ہو بخلاف نفس کے پس اسلیئے
اللہ نے اولویت نبی صلعم کی مطلق کی پس واجب ہو کہ آنحضرت دوست تر مومنین کو اونکی نفسون سے
ہون اور حکم آنحضرت کا نافذ تر ہو مومنین پر اونکی نفسونکی حکم سے ہو اور شفقت مومنین کی اوپر پیغمبر
کے تمام تر ہو اون مومنین کی شفقت سے اوپر اپنے نفسونکی روایت کیگئی کہ تحقیق پیغمبر صلعم نے ارادہ
کیا غزوہ تبوک کا پس حکم دیا لوگونکو نکلنے کا تب لوگون نے کہا کہ ہم اپنے پدران و مادران سے طلب اذن
کرین پس نازل ہوا یہ آیہ اور معالم التنزیل بغوی مین بھی تفسیر اس آیہ کی اسی عبارت کی ہو
اور تفسیر مدارک مین بیچ جلد دوم کے بصفحہ (۲۰۲) و (۲۰۳) ذیل تفسیر اس آیہ مین یہ عبارت
لکھی ہو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَیْ اَحَقُّ بِهِمْ فِیْ
كُلِّ شَیْءٍ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَحُكْمُهٗ اَنْفَذُ عَلَیْهِمْ
مِنْ حُكْمِهَا فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَّبْذُلُوْهَا دُوْنَهٗ وَیَجْعَلُوْهَا فِدَاءً لَّهٗ

وَهُوَ اَوْلیٰ بِهِمْ اَیْ اَرْءَفُ بِهِمْ وَاَعْطَفُ عَلَیْهِمْ وَاَنْفَعُ لَهُمْ

ترجمہ نبی اولیٰ ہین ساتھ مومنین کے اونکے نفسون سے یعنے حقدار زیادہ ہین ساتھ
مومنین کے بیچ ہر چیز کے امور دین ودنیا سے اور حکم اونکا نافذ تر ہے مومنین پر اونکی نفسونکے
پس لازم ہے مومنونپر کہ صرف کرین اپنی نفسونکو نزدیک پیغمبر کے اور فدا کرین اپنے نفسونکو
اور وہ پیغمبر اولیٰ ہین ساتھ مومنونکے یعنی مہربان تر ہین ساتھ مومنونکے اور عطوف تر ہین اور
زیادہ نفع دینے والے ہین مومنونکو اب معنی اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے جو شاہ
عبدالحق صاحب نے لکھا ہے اوسکو ساتھ معانی کے جو تفسیر بیضاوی اور تفسیر مدارک مین
ہین ملاکر کے دیکھیے تو مقصود سب کا واحد ہے اور یہ معنی اوس جملہ کے ہوتے ہین کہ پیغمبر بیچ امور
دینی اور دنیوی مین مومنونکے زیادہ حقدار اونکے نفسونسے ہین اور حکم پیغمبر کا نافذ تر ہے اونکے
نفسون سے اور مومنونکو لازم ہے کہ بذل نفوس اپنا پیغمبر کے پاس کرین اور جان اپنی
پر فدا کرین اور جب مومنون نے اولویت پیغمبر کی بمعنی مذکور قبول کی تو پیغمبر نے فرمایا کہ مین
مولیٰ ہون اوسکا علی مولیٰ ہے پس احق ہونا علی کا مثل پیغمبر کے نفوس مومنین پر اور نافذ
ہونا حکم علی کا مثل حکم پیغمبر کے مومنونپر اور لازم ہونا مومنونپر بذل نفوس اپنا نزدیک
اور فدا کرنا اپنی نفسونکا علی پر جیسے یہ دونو امر نسبت پیغمبر کے مومنونپر لازم تھی ثابت
ہوگیا پھر شاہ عبدالحق صاحب مدارج النبوۃ مین بعد بیان کرنے معنی مذکور کے تصریح
لکھتے ہین پس غرض از تخصیص [illegible] موالات تنبیہ است بر اجتناب از بغض وی رضی اللہ عنہ
تخصیص بر آن وافی تر و موکد تر است مزید شرف او را رضی اللہ عنہ ازین جہت تصدیر کرد قول
اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِکُمْ غلط محض او معنی مذکور د تفاسیر
بالکل بے ربط ہے کسلئے کہ ہرگاہ معانی لفظ مولیٰ کے جو کتاب مجمع البحار لغت حدیث اہل
سے لکھی گئی ہین اون معانی مین لفظ مولیٰ کے معنے محبوب وارد نہین ہے البتہ منجملہ معانی
لفظ مولیٰ کے محب ہے اور محب کا ترجمہ دوستی کرنیوالا ہے پس اگر مولے کے معنے محب یعنے دوستی
کرنیوالا قرار دیا جاوے تو جو غرض شاہ صاحب لکھتے ہین کہ اس تخصیص سے تنبیہ بر موالات
وہ فوت ہوتی ہے اسلئے کہ موالاۃ مصدر ہے باب مفاعلہ سے معنے اوسکے صراح مین دوستی
و پیوستگی باہم نمودن لکھے ہین یعنی خاصہ اس باب کا اشتراک ہے دو شخص کی شرکت سے لازم
اور ہرگاہ لفظ مولیٰ کے معنی محب قرار دیے جاوین تو یہ محبت یکطرفہ ہوگئی اسمین اشتراک

نہین ہو تو اب معنی مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ کے یہ ہو گئے ہین جسکا مین دوستی رکھنے والا ہون اوسکا علی دوستی رکھنے والا ہو اس معنی سے تو تاکید محبت علی کی امت کو ثابت نہین ہوتی ہو اور کوئی نفع اس مطلب کے اظہار کا معلوم نہین ہوتا ہو یہ تاویلات رکیکہ صرف واسطے چھپانے خلافت بلا فصل حضرت علی کے کیجاتی ہین مگر ان باتون سے حق نہین چھپ سکتا ہو

جواب وجہہ دوم جملہ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ یعنی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علی کو دلیل اس امر کی ہر گز نہین ہوسکتی ہو کہ مولی بمعنی محبوب ہو کسلیئے تمام دنیا مین معمول مرسوم ہو کہ جب کسیکو حکومت و ریاست حاصل ہوتی ہو تو جو خیر خواہ رئیس کا ہوتا ہو وہ اوسکو دعا دیتا ہو کہ تیرا دوست شاد اور دشمن پامال ہو کسلیئے کہ حکومت کی شان یہ ہو کہ دوست کم ہوتے ہین اور دشمن زیادہ ہوتے ہین خصوصاً خلافت رسول پر تو بہت لوگ مدتون سے نظر دوختہ اور بمزید فضائل و خصوصیات و عموم عنایات رسول اللہ صلعم کے جو حضرت علی کے حال پر مبذول رہتی تھی بحضرت علی لوگونکی نگاہون مین کھٹکتے تھے اور لوگونکو بالیقین معلوم تہا کہ یہ منصب جلیل خلافت رسول کا سوا علی کو دوسرے کو نہین ملیگا اور یہی وجہ تھی جو حضرت علی سے لوگ دشمنی رکھتے تھے ورنہ امور دنیوی مین تو حضرت علی نے کسی سے کچھ کوشش کبھی نہین کی تھی بنا بر آن پیغمبر صلعم نے بعد خلیفہ مقرر کرنیکے پہلے یہ دعا کی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے بعد اس جملہ کے ارشاد فرمایا وَانصُر مَن نَصَرَہُ وَاخذُل مَن خَذَلَہُ یعنی مدد کر تو اوسکی جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے تو اوسکو جو چھوڑ دے علی کو جملہ آخر دعا کا ہے نصرت و خذلان حاکم ہی کیلئے لازم ہی پس یہ جملہ آخر دعا کا اول دلیل ہو کہ مولی کے معنی حاکم اور متصرف فے الامر ہین علاوہ اسکے اگر رسول صلعم نے حضرت علی کو اس حدیث من کنت مولاہ سے خلیفہ نہین مقرر کیا تہا تو صحابہ اور ازواج نبی صلعم بلکہ خود حضرت عمر نے مبارکبادی کس بات کی حضرت علی کو دی تھی چنانچہ رکن چہارم معارج النبوۃ مین بصفحہ (۳۱۸) منقول ہو آوردہ اند کہ بیشتر اصحاب تا بحدیکہ امہات مومنین رضی اللہ عنہن وعنہم امیر المومنین علی را رضی اللہ عنہ درین امر تہنیت بجای آوردند امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ گفت ای علی بامداد کردی مولاے من و مولای مومنین و مومنات شدی اور کتاب روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ چون حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درغدیر خم حدیث مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ در شان امیر المومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد و در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود

کہ امیر المومنین علی در خیمہ دیگر بنشینند بعد ازان طبقات خلایق را فرمود تا بخیمہ علی رضی اللہ عنہ رفتند و زبان تہنیت علی کشادند چون مردم ازین امر فارغ شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علی رفتند و او را تہنیت دادند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ گفت خوشا حال تو اے علی کہ صباح کردی و مولائے جمیع مومنین و مومنات۔ اور کتاب حبیب السیر مین بعد ذکر حدیث غدیر کے لکہا ہی پس امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بموجب فرمودہ حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم در خیمہ نشست تا طوائف خلائق بملازمتش رفتہ لوازم تہنیت بتقدیم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب ولایتماب را گفت بَخٍ بَخٍ یا ابنَ ابی طالبٍ اَصبحتَ مولای و مولی کلّ مؤمنٍ و مؤمنۃٍ یعنی خوشا حال تو اے پسر ابو طالب بامداد کردی در وقتیکہ مولائے من و مولائے ہر مومن و مومنہ بودی بعد ازان امہات مومنین بر حسب اشارۂ سید المرسلین بخیمہ امیر المومنین رفتہ شرط تہنیت بجا آوردند اگر یہ حدیث من کنت مولاہ محض تاکید محبت علی ابن ابیطالب کیلئے رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمائی تھی تو یہ اہتمام بعد ارشاد حدیث مذکور کے کیون فرمایا کہ حضرت علی کو ایک خیمہ خاص مین بٹھلایا اور عام خلائق خصوصاً اصحاب اور اپنی ازواج کو حکم دیا کہ حضرت علی کو مبارکباد دیوین چنانچہ حضرت عمر نے بھی مبارکباد اس عبارت سے دی کہ مبارک ہو اور مبارک ہو اے بیٹے ابو طالب کے کہ صبح کی تمنے او سوقت مین کہ مولی میرے اور مولی ہر مومن اور مومنہ کی ہوے کوئی عاقل باور کر سکتا ہی کہ یہ مبارکباد اس اہتمام سے صرف اسواسطے دیگئی تھی کہ پیغمبر صلعم نے تاکید محبت حضرت علی کی کی تھی حالانکہ وجوب محبت حضرت علی کا آیہ قرآنی سے بنص قرآنی قبل اسکے ہو چکا تھا اور بیان اوسکا اوپر لکہا گیا ہی بلکہ دیگر آیات سے مومنین کی باخود ہا محبت و موالات لازم تھی جس سے کسی مسلمان کو نہ انکار تہا اور نہ ہی تعجب کا مقام یہ ہی کہ جب خدا نے محبت علی کی کل امت پر واجب کی تھی او سوقت مین تو مبارکباد حضرت علی کو کسی نے نہ دی اور جب رسول اللہ صلعم نے محبت علی کی تاکید کی تو اسقدر اہتمام کیا گیا کہ عورتون تک نے مبارکباد دی اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ جواب وجہ سوم اس وجہ کو محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۵۲۳) اس عبارت سے لکہا ہے و بودن مولے بمعنی امام معلوم و معہود نیست در لغت و نہ در شرع و ہیچ یکے از ائمہ لغت ذکر نکردہ کہ مفعل بمعنی افعل می آید اب دیکہنا چاہیے کہ کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت مین امامت کے کیا معنی لکھے ہین اور وہ معنی منجملہ معانی مولی کے کسی معنی پر صادق آتے ہین یا نہین پس شرح مواقف مین بصفحہ (۷۲۹) عبارت مین کی یہ لکھی ہی اَلْاِمَامَۃُ رِیَاسَۃٌ عَامَّۃٌ فِی اُمُوْرِ

حبیب السیر جلد دوم جزو سیوم (۲۳۳) نقل کردہ عبارت حدیث ... (marginal note, partly illegible)

الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا بِشَخْصٍ مِنَ الْاَشْخَاصِ وَنُقِضَ بِالنُّبُوَّةِ وَالْاَوْلٰى اَنْ
يُقَالَ هِيَ خِلَافَةُ الرَّسُوْلِ فِيْ اِقَامَةِ الدِّيْنِ وَحِفْظِ حَوْزَةِ الْمِلَّةِ
بِحَيْثُ يَجِبُ اِتِّبَاعُهٗ عَلٰى كَافَّةِ الْاُمَّةِ ترجمہ امامت ریاست عام بیچ
امور دین اور دنیا کے ہے واسطے کسی شخص کے اشخاص سے اور ٹوٹ جاتی ہے یہ تعریف ساتھ نبوت کے
پس بہتر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ امامت خلافت کی ہے بیچ قائم کرنے دین اور نگاہ رکھنے گھیرے اسلام
کی اس حیثیت سے کہ واجب ہو فرمانبرداری کرنی خلیفہ کی اوپر عام امت کے اس تعریف امامت سے
ثابت ہے کہ امام رئیس امور دین اور دنیا کو کہتے ہیں اور امور دینی اور دنیوی کی بغیر تصرف کے حاصل نہیں
ہو سکتی ہے تو معنی امامت کے متصرف فی امر الدین والدنیا ہوئے اور منجملہ معانی لفظ مولیٰ کے جو ابھی ہمنے
لکھا ہے متصرف فی الامر کتاب مجمع بحار الانوار لغت حدیث اہلسنت میں اور دیگر لغات میں منقول ہیں
بلکہ قاضی شہاب الدین دولت آبادی ملقب بملک العلماء کہ اکابر اہلسنت سے ہیں کتاب ہدایۃ السعداء
میں مقر ہیں کہ اہلسنت وجماعت مولائیت حضرت علی کی حدیث من کنت مولاہ سے انکے زمانہ خلافت
اور امامت میں مراد لیتے ہیں اور عبارت کتاب مذکور کی یہ ہے وَفِي التَّشْرِيْحِ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ
رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا اَفْضَلُ مِنْ عُثْمَانَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ
لَازِمَةٌ قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ مَنْ قَالَ
اِنَّ عَلِيًّا اَفْضَلُ الْعَالَمِيْنَ وَاَفْضَلُ النَّاسِ اَوْ اَكْبَرُ الْكُبَرَاءِ
فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ اَفْضَلُ النَّاسِ فِيْ عَصْرِهٖ وَزَمَانِ
خِلَافَتِهٖ كَقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ
مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَيْ فِيْ زَمَانِ خِلَافَتِهٖ وَمِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ
قَدْ وَرَدَ فِي الْقُرْاٰنِ وَالْاَحَادِيْثِ وَفِيْ اَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ بِقَدْرٍ
لَا يُحْصٰى وَلَا يُعَدُّ ترجمہ اور بیچ تشریح کے کہا ابو القاسم نے جو شخص کہے تحقیق
علی افضل ہیں عثمان سے پس اوسپر کچھ الزام نہیں ہے اسلئے کہ تحقیق یہ کہا ہے ابو حنیفہ نے اور کہا ابن
مبارک نے جو شخص کہے کہ علی افضل تمام عالم سے ہیں یا افضل الناس ہیں یا اکبر الکبرا ہیں پس
اوسپر کچھ الزام نہیں ہے اسلئے کہ مراد اوس سے افضل الناس بیچ زمانہ اپنے کے اور وقت خلافت
اپنی کے ہیں مثل قول پیغمبر صلعم کے جسکا میں مولا ہوں پس علی اوسکا مولیٰ ہے یعنی بیچ زمانہ خلافت
اپنے کے اور مثل اس کلام کے بتحقیق وارد ہوا ہے قرآن اور احادیث علما میں اسقدر کہ جسکا

احصا اور شمار نہین کیا جا سکتا ہی اور پھر اوسی کتاب ہدایۃ السعدا مین لکھا ہی وفی حاصل
التمہید فی خلافۃ ابی بکر و دستور الحقایق ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما رجع من مکۃ نزل فی غدیر فامر ان
یجمع رحال الابل فجعلہا کالمنبر فصعد علیہا فقال الست
باولی المومنین من انفسہم فقالوا نعم فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وقال اللہ عز وجل انما ولیکم
اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ
وہم راکعون قال اہل السنۃ المراد من الحدیث من
کنت مولاہ فعلی مولاہ ای فی وقت خلافتہ وامامتہ
یعنی ہر کہ تا قیامت بر من ایمان آرد علی ولی اوست بر علی ارادت آرد و بر من تصدیق و بر علی عقیدت
در غیبت تا قیامت باشد والشاہد علیہ قولہ تعالی یومنون بالغیب
ترجمہ اور بیچ حاصل تمہید خلافت ابوبکر اور دستور الحقایق کے ہی کہ بتحقیق نبی صلعم جب مکہ سے پھرے
تو اوترے بیچ غدیر خم کے پس حکم دیا کہ یکجا کئے جاوین کجاوے اونٹونکے پس بنایا کجاؤنکو مثل منبر کے
پھر پیغمبر صلعم اوسپر چڑھ گئے پس فرمایا پیغمبر صلعم نے کیا مین نہین ہون اولی ساتھ مومنین کے اونکی
جانون سے سبھون نے کہا ہان آپ ایسے ہین تب کہا نبی صلعم نے مین جسکا مولی ہون پس
علی مولی اوسکا ہی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو
دشمن رکھے اور مدد کر اوسکی جو علی کی مدد کرے اور چھوڑ دے اوسکو جو علی کو
چھوڑ دے اور کہا خدا بزرگ و برتر نے جز این نیست کہ ولی تمہارا اللہ ہی اور اوسکا رسول ہے
اور وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اور جو برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو درحالت
رکوع کہا اہل سنت نے مراد حدیث سے یہ ہی کہ مین جسکا مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہی یعنی
بیچ وقت خلافت اور امامت اپنی کے اس عبارت سے ظاہر و باہر ہی کہ اہل سنت نے کہا ہی
کہ مراد حدیث من کنت مولاہ سے یہ ہی کہ حضرت امیر المومنین مولا اوسکے ہین جسکے مولے
رسول اللہ صلعم ہین اپنے عہد خلافت اور امامت مین پس بخوبی ثابت ہو گیا کہ علماے اہل سنت
کے نزدیک بھی معنی بمعنی امام اور خلیفہ اس حدیث غدیر مین ہی اور اگر بمعنی ناصر اور محبوب ہوتا

شعر (۳۰۰) جلد دوم

اور غرض جناب سالتمآب کی اوس سے تاکید محبت حضرت علی کی ہوئی کو قید وقت خلافت اور امامت
کی نہ لگائی جاتی پس اعتراض شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کا کہ مولی بمعنی امام شرعاً
اور لغۃً معلوم اور معہود نہیں ہے خود اونکے علماء کی تحریر سے باطل ہو گیا اور حضرت ملک العلماء
قاضی شہاب الدین دولت آبادی ہی نے مولے کو بمعنی امام نہیں لکھا ہے بلکہ اوروں نے بھی لکھا ہے
چنانچہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہ بھتیجے شاہ عبد العزیز صاحب کے اور منجملہ خلفاے سید احمد صاحب
مجدد تیرہوین صدی کے بالقول جمع کثیر اہل سنت کے ہین ایک رسالہ موسوم بہ منصب امامت کے
تصنیف کیا ہے اوسمین لکھا ہے نکتہ ثانی امام نائب رسول ہست آنچہ سنۃ اللہ در بندگان خود بواسطہ انبیا
ورسل جاری فرمود ہمان سنت بواسطہ آئمہ ہم جاری میفرماید واز انجملہ اتمام حجت ہست بہ بعثت ایشان
یعنی تا وقتیکہ بعثت رسول متحقق نمیشود جحود وانکار ایشان چر شقیا سر بر نمیزند انتقام ملک
علام بنسبت اہل معاصی و آثام متحقق نمیگردد قال اللہ تبارک وتعالی وما کنا
معذبین حتی نبعث رسولا واین اتمام حجت بہ بعثت آئمہ ہم ثابت نمیگردد
قال اللہ تعالی واضرب لہم مثلا اصحاب القریۃ اذ جاء
ھا المرسلون الی آخر القصہ مراد ازین قریہ انطاکیہ ہست کہ حوارین حضرت روح اللہ بسوے
ایشان مبعوث شدہ بودند وآخر الامر اہل انطاکیہ بایشان بجحود وانکار پیش آمدند ودر انتقام
ملک علام گرفتار گردیدند قال اللہ تعالی فیہ ایضا وما انزلنا علی قومہ
من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا
صیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون پس ازینمعنی بالیقین باید فہمید کہ چون
در وقتے از اوقات امام قایم گردید و دعوی او بمنصہ ظہور رسید لابد حجۃ اللہ در جمیع اہل معصیت وفساد
تمام شد ووقت انتقام الہی از ایشان در رسید پس گویا کہ معاصی و آثام بمعارضہ ومقابلہ امام باتمام
میرسد ولاریب بسرحد انتقام میکشد بحمد اللہ المتعال اس عبارت سے بلا قیل وقال یہ بھی ثابت
ہو گیا کہ نصب امام کا خداوند ذو الجلال کرتا ہے جس سے عقیدہ اہل سنت کا کہ نصب امام کا باختیار
امت ہے بتمامتر باطل اور کالعدم ہو گیا تو ضرور اور لازم ہوا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بخلافت
حضرت خاتم المرسلین من جانب اللہ منصوب تھے فتامل وکن من الشاکرین الغرض
تھوڑے فاصلہ کے بعد مولوی اسمعیل صاحب رسالہ مذکورہ مین لکھتے ہین وازانجملہ ہست ثبوت
ریاست یعنی چنانکہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت یک نوعی از ریاست ثابت ہست کہ بملاحظہ ہمان ریاست

عبقات الانوار جلد دوم صفحہ (۲۰۵ و ۲۰۶)

ایشان را امامت این رسول میگویند واین رسول را رسول این امت و در بسیاری از امور دنیویہ ہم تصرف رسول در ایشان جاری ہست کما قال اللہ تعالیٰ النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم و در مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت قال اللہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاء شہیدا پس ہمچنین امام را ہم در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ہست قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلیٰ فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقال اللہ تعالیٰ ویوم ندعوا کل اناس بامامہم وقفوھم انہم مسئولون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم مسئولون عن ولایۃ علی اس عبارت سے بکمال وضوح ثابت اور متحقق ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب حدیث غدیر کو نص امامت حضرت علی کی قرار دیتے ہین اس بیان سے کہ جیسے جناب سالتمآب کو بہ نسبت اپنی امت کے ایک نوع کی ریاست ثابت ہی کہ بلحاظ اوسی ریاست کے ان لوگونکو امت آنحضرت کی اور آنحضرت کو اونکا رسول کہتے ہین اور بہت امور دنیویہ مین تصرف آنحضرت کا جاری ہی اور مقدمات اخرویہ مین بھی ولایت آنحضرت کی ثابت ہی ایسے ہی امام کو بھی مثل اسکی ریاست بیچ دنیا اور آخرت کے نسبت مبعوث الیہم کے ثابت ہی اور ثبوت ریاست دنیویہ امام کا حدیث غدیر سے کیا ہی اور ثبوت ریاست اخرویہ امام کا نص قران ویوم ندعوا کل اناس بامامہم وقفوھم انہم مسئولون سے کیا ہی اس آیہ قرآنی کا ترجمہ یہ ہے کہ جسدن ہم بلائینگے ہر گروہ کو اوسکی امام کیساتھ اور ٹھہراؤ تم اون لوگونکو تحقیق اون لوگونسے پوچھا جاویگا اور انہم مسئولون کی تفسیر پیغمبر صلعم کی حدیث سے لکھی ہی کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ اون لوگونسے سوال کیا جاویگا ولایت علی سے پس شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین اور دیگر متکلمین اہل سنت نے جو انکار باصرار تمام کیا ہی کہ حدیث غدیر خلافت جناب امیر پر دلالت نہین کرتی ہی اور اس بحث مین تقاریر طویلہ لکھی ہین وہ سب کالعدم اور کان لم یکن ہوگئین اور حسب اعتراف مولوی اسمعیل صاحب برادر زادۂ شاہ عبدالعزیز صاحب کی ثابت ہوگیا کہ بنص غدیر حضرت علیؑ کو ریاست دنیویہ وبنص قرآنی ریاست اخرویہ حاصل ہوئی اور بروز قیامت ولایت یعنی حکمرانی علی سے سوال کیا جاویگا اب تو مجال انکار حضرات اہلسنت کو باقی

مذہبی اور عقیدہ شیعونکا اکابر علمائے اہل سنت کے اقرار سے ثابت و تحقیق ہو گیا علاوہ ترلطف الہی یہ
ہے کہ کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حسب نزول آیہ قرانی و حکم ربانی کے
رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو بمقام خم غدیر کے مولے المومنین کا مقرر کیا تھا چنانچہ علامہ جلال الدین
سیوطی نے بیچ تفسیر درمنثور کے لکھا ہے۔ وَاَخرَجَ ابنُ اَبی حاتِمٍ وَابنُ مَردُوَیہ وَابنُ
عَساکِرٍ عَن اَبی سَعیدِ الخُدرِیِ قالَ نَزَلَت ھٰذِہِ الاٰیَۃُ یا اَیُّھَا
الرَّسُولُ بَلِّغ ما اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ عَلیٰ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ یَومَ غَدیرِ خُمٍّ فی عَلیِ ابنِ اَبی طالِبٍ وَاَخرَجَ ابنُ مَردُوَیہ
عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قالَ کُنّا نَقرَءُ عَلیٰ عَھدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ یا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ ما اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ
اِنَّ عَلِیًّا مَولَی المُومِنینَ وَاِن لَم تَفعَل فَما بَلَّغتَ
رِسالَتَہٗ وَاللہُ یَعصِمُکَ مِنَ النّاسِ **ترجمہ** اور اخراج کیا ہے ابن ابی حاتم اور ابن
مردویہ اور ابن ابی عساکر نے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید خدری نے کہ نازل ہوا یہ آیہ ای رسول
پہونچاؤ اوس چیز کو کہ نازل کیگئی ہے طرف تمہارے پروردگار کیجانب سے اوپر رسول اللہ صلعم کے
روز غدیر خم حق مین علی ابن ابیطالب کے اور اخراج کیا ہے ابن مردویہ نے ابن مسعود نے کہ ہم عہد
رسول اللہ مین پڑھتے تھے اس آیہ کو اسطرح سے یا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ ما اُنزِلَ
اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ اِنَّ عَلِیًّا مَولَی المُومِنینَ وَاِن لَم تَفعَل فَما بَلَّغتَ
رِسالَتَہٗ وَاللہُ یَعصِمُکَ مِنَ النّاسِ یعنی ای رسول پہونچاؤ اوس چیز کو کہ نازل کی
گئی ہے طرف تمہارے جناب تمہارے پروردگار کے تحقیق علی مولی مومنونکے ہین اور اگر نکیا تمنے تو نہ
پہونچایا تمنے اپنی پیغامبری کو اور اللہ بچاویگا تمکو شر سے آدمیونکے اور تفسیر درمنثور کے اعتماد کے
واسطے عبارت شاہ عبد العزیز صاحب کے جو اونکے رسالہ اصول حدیث مین مرقوم ہے کافی ہے یہ عبارت
اوسکی ہے و احادیث متعلقہ بتفسیر را علم تفسیر گویند تفسیر ابن مردویہ و تفسیر دیلمی و تفسیر ابن جریر وغیرہ
مشاہیر تفاسیر حدیث اند و کتاب در منثور شیخ جلال الدین سیوطی جامع ہمہ است اور محمد محبوب عالم
ابن صفی الدین جعفر المعروف ببدر عالم نے اپنی تفسیر مین کہ مشہور بتفسیر شاہی ہے بیچ تفسیر آیہ یا ایہا
الرسول بلغ کے بعد ترجمہ اوسکی اور بیان کرنے ایک روایت کے جناب امیر المومنین سے بیچ بیان عصمت
عصمت کے لکھا ہے و فی النیشاپوری عن ابی سعید الخدری ھٰذہ الاٰیۃ

نزلت فی فضل علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ یوم غدیر خم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ وقال ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ وھو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہم

اور بیچ نیشاپوری کے ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا بیچ فضیلت علی ابن ابیطالب کے راضی ہوا اللہ تعالی اونسے بروز غدیر خم پس پکڑا رسول اللہ صلعم نے علی کا ہاتھ اور کہا مین جسکا مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہے یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علی کو پس ملاقات کی علی سے عمر نے راضی ہوا اللہ اونسے اور کہا گوارا ہو تمکو اے بیٹے ابوطالب کے صبح کیا تمنے درحالیکہ مولی کل مومن اور مومنہ کے ہوئے اور یہہ قول ابن عباس اور براء ابن عازب اور محمد ابن علی کا ہے راضی ہو اللہ اونسے اور معتمد ہونا تفسیر شاہی کا عبارت شاہ عبدالعزیز صاحب سے جو باب سیوم تحفہ اثنا عشریہ مین بصفحہ (۱۷۱) منقول ہے واضح و آشکار ہے اور وہ عبارت یہ ہے کہ ذکر کتب شیعہ مین لکھا ہے و اما تفاسیر پس از انجملہ است تفسیر یکہ نسبت میکنند بحضرت امام حسن عسکری علیہ السلام رواہ عنہ ابن بابویہ باسنادہ وروی عنہ غیرہ ایضا باسنادہ مع زیادۃ ونقصان واہل سنت نیز از حضرت امام موصوف ودیگر ائمہ در تفسیر روایات دارند چنانچہ در در منثور مبسوط اند و در تفسیر شاہی مجموع ومضبوط اما انچہ شیعہ از جناب ائمہ روایت میکنند ہرگز باان مطابق نمیشود انتہی اس عبارت شاہ صاحب سے معتمد اور معتبر ہونا تفسیر در منثور اور تفسیر شاہی کا اور مبسوط و مجموع و مضبوط ہونا روایات حضرت امام حسن عسکری و دیگر ائمہ علیہم السلام کا ان دونو تفسیر و نمین مخالف روایات شیعہ کے ثابت و متحقق ہے پس جب ایسی تفاسیر معتمدہ اہل سنت سے واضح اور لائح ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ بیچ غدیر خم کے بیچ علی ابن ابیطالب کے نازل ہوا تب رسول اللہ صلعم نے ہاتھ علی کا پکڑ کے فرمایا مین جسکا مولی ہون اوسکا علی مولی ہے اور حسب اعتراف قاضی شہاب الدین دولت آبادی ملقب بملک العلماء و مولوی اسمعیل صاحب خلیفہ سید احمد صاحب مجدد مایہ ثالث عشر کے ہم لکھ چکے ہین کہ مولی حدیث من کنت مولاہ مین بمعنی ریاست دینویہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ حسب حکم

تعالیٰ شانہ کے رسول اللہ صلعم نے مقام غدیر خم میں حضرت علی کو رئیس اپنی امت یعنی خلیفہ بلا فصل
مقرر کیا علاوہ اسکے یہ ہی کہ کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت میں منقول ہے کہ بمقام غدیر خم بعد
بیان فرمانے رسول اللہ کے ولایت امیر المومنین کو آیہ اکملت لکم دینکم الخ ہی نازل ہوا چنانچہ مرزا
محمد بن معتمد خان بدخشی کتاب مفتاح النجا میں لکھتے ہیں اَخرَجَ عَبدُ الرَّزَّاقِ الرَّسعَنِی
عَن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَت ہٰذِہِ الاٰیَۃُ یَا اَیُّہَا الرَّسُولُ
بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَّبِّکَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ
سَلَّمَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ
اَللّٰہُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ وَاَخرَجَ ابنُ مَردَوَیہِ
عَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رض مِثلَہٗ وَفِی اٰخِرِہٖ فَنَزَلَت اَلیَومَ اَکمَلتُ
لَکُم دِینَکُم الاٰیَۃَ فَقَالَ النَّبِیُّ ص اَللّٰہُ اَکبَرُ عَلٰی اِکمَالِ الدِّینِ
وَاِتمَامِ النِّعمَۃِ وَرِضَی الرَّبِّ بِرِسَالَتِی وَالوَلَایَۃِ لِعَلِیِّ ابنِ
اَبِیطَالِبٍ ترجمہ اخراج کیا عبد الرزاق رسعنی نے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے
کہ جس گاہ نازل ہوا یہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک تب پکڑا نبی صلعم نے ہاتھ علی
کا پھر کہا میں جسکا مولیٰ ہوں پس علی اوسکا مولیٰ ہے یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو علی کو دوست رکھے
اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے اور اخراج کیا ہے ابن مردویہ نے ابی سعید خدری سے مثل اسی روایت
کے آخر میں اس حدیث کے یہ ہے کہ پس نازل ہوا آیہ اکملت لکم دینکم الخ تب فرمایا نبی صلعم نے اللہ بزرگتر ہے
اوپر کامل کرنے دین اور پوری کرنے نعمت اور خوشنودی پروردگار کی ساتھ میرے پیغمبری اور حکمرانی علی
ابن ابیطالب کی اور کتاب ما نزل من القران فی علی علیہ السلام میں ابو نعیم احمد ابن عبد اللہ الاصفہانی نے
باسناد خود لکھا ہے عَن قَیسِ الرَّبِیعِ عَن اَبِی ہٰرُونَ العَبدِیِّ عَن اَبِی
سَعِیدِ الخُدرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّاسَ
اِلٰی عَلِیٍّ فِی غَدِیرِ خُمٍّ وَاَمَرَ بِمَا تَحتَ الشَّجَرَۃِ مِن شَوکٍ فَقُمَّ
وَذَالِکَ فِی یَومِ الخَمِیسِ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَخَذَ بِضَبعَیہِ فَرَفَعَہُمَا حَتّٰی
نَظَرَ النَّاسُ بَیَاضَ اِبطَی رَسُولِ اللّٰہِ ثُمَّ لَم یَفتَرِقُوا حَتّٰی نَزَلَت
ہٰذِہِ الاٰیَۃُ اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی
وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِینًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبَرُ

عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرَضِیَ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَبِالْوَلَایَۃِ لِعَلِیٍّ مِنْ بَعْدِیْ ترجمہ قیس بیر ربیع ابو ہارون عبدی سے ابو ہارون ابو سعید
خدری سے روایت کرتا ہے کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے بلایا لوگونکو طرف علی کے بیچ غدیر خم کے اور حکم دیا
پیغمبر نے کہ نیچے درخت کے کانٹے جھاڑے گئے اور یہ بروز پنجشنبہ واقع ہوا پھر پکارا پیغمبر نے علی کو پس
دونو بازو علی کے پکڑ کر بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے سفیدی بغل رسول اللہ کی دیکھی پھر نہ متفرق ہوئے لوگ
تا اینکہ نازل ہوئی یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ پھر فرمایا پیغمبر صلعم نے اللہ بزرگتر ہی اوپر کامل کرنے
دین کے اور پوری کرنے نعمت کے اور خوشنودی پروردگار کی ساتھ میری پیغمبری اور حکمرانی علی کی میرے بعد
آب اہل دین بنظر انصاف غور فرماوین کہ ہرگاہ کتب معتمدہ اہل سنت وجماعت سے ثابت ہوگیا کہ حسب
نزول آیہ قرآنی یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ کے جسمین خدا تعالی نے رسول اللہ صلعم کو شر سے لوگونکے بچانے کا
وعدہ کیا تہا رسول اللہ صلعم نے بمقام غدیر خم حضرت علی کو مولی ہر مومن اور مومنہ کا مقرر کیا تب آیہ
اکملت لکم دینکم نازل ہوا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ بزرگتر ہی اوپر کامل کرنے دین اور پورا کرنے
نعمت کے اور خوشنودی پروردگار کی ساتھ میری پیغمبری اور ولایت یعنی حکمرانی علی کی میرے بعد
اس لفظ من بعدی سے تو کوئی محل شک وشبہ کا باقی نرہا کہ علی ابن ابیطالب کو رسول اللہ صلعم نے بعد اپنے
خلیفہ بلافصل اپنا بحکم محکم خلاق عالم کے مقرر کیا چونکہ لوگونکے دلون مین علی ابن ابیطالب کی نسبت یہ امر
جاگزین تہا کہ خلافت بلافصل رسول اللہ صلعم حضرت علی کو ملیگی بنابران حضرت علی سے کینہ وبغض
رکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم کو احتمال ضرر رسانی کا اون لوگونسے تھا بنابران اللہ تعالی نے اپنے حبیب
خاص سے وعدہ کیا کہ تم تعمیل میرے حکم کی کرو اللہ تعالی تمکو شر سے لوگونکے بچائیگا چنانچہ بتعمیل حکم الہی
کے رسول اللہ صلعم نے مجمع کثیر مین جسکی تعداد اوپر لکھی گئی ہی بمقام غدیر خم حضرت علی کو اپنا خلیفہ مقرر
کیا تب قرآن کا یہ آیہ نازل ہوا کہ آج مینے دین کو کامل کیا اور تمپر اتمام نعمت کی اور یہانتک لوگونکو
حضرت علی سے عداوت تھی کہ باوصف اسکے کہ رسول اللہ صلعم نے مقام غدیر خم مین بحاضری مجمع
کثیر کے حضرت علی کو خلیفہ مقرر کیا اور اظہار نزول آیہ یا ایہا الرسول کا بھی فرمایا مگر اسپر بھی لوگون کو
یقین نہوا کہ بموجب حکم خدا کے رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو مولی مومنونکا مقرر کیا ہی تا اینکہ پیغمبر
صلعم سے بعضون نے پوچھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ مینے بحکم خدا کے علی کو مولی مومنین کا مقرر کیا
تاہم اوسنے یقین نکیا اور خواستگار نزول عذاب کا خدا سے ہوا اللہ تعالی آسمان سے

ایکپتھر اوسپر گرادیا کہ وہ داخل دار البوار ہوا چنانچہ بجنسہ مضمون ابو اسحق محمد ابن ابراہیم ثعلبی نے
اپنی تفسیر مسمےٰ بالکشف والبیان عن تفسیر القرآن مین نقل کیا ہی یہ عبارت اوسکی ہی سُئل
سُفیان ابن عُیینۃ عن قولِ اللہِ عزّ وجلّ سأل سائلٌ فیمن
نزلت فقال لقد سألتنی عن مسئلۃٍ ما سألنی عنہا احدٌ
قبلک حدثنی ابی عن جعفر بن محمدٍ عن آبائہ لما کان
رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بغدیر خمٍ نادی للناس
فاجتمعوا فاخذ بیدِ علی ابن ابیطالب فقال من کنتُ مولاہُ
فعلیٌ مولاہُ فشاع ذالک وطار فی البلادِ فبلغ ذالک الحرث
ابن النعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
ناقۃٍ حتی اتی الابطح فنزل عن ناقتہ فاناخہا وعقلہا
ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی ملاءٍ من اصحابہ
فقال یا محمدُ امرتنا عن اللہ ان نشہد ان لا الہ الا اللہُ
وانک رسولُ اللہ فقبلناہُ منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہُ
منک وامرتنا بالزکوٰۃ فقبلناہُ منک وامرتنا ان نصوم
شہر رمضان فقبلناہُ منک وامرتنا بالحج فقبلناہُ ثم لم
ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک ففضلتہُ علینا
وقلت من کنتُ مولاہُ فعلیٌ مولاہُ فہذا شئٌ منک ام من اللہ
عز وجل فقال صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان
ہذا من اللہ فولی الحرث ابن النعمان یرید راحلتہُ وہو
یقول اللہم ان کان ما یقولہُ محمدٌ حقا فامطر علینا حجارۃً
من السماء او ائتنا بعذابٍ الیمٍ فما وصل الیہا حتی رماہُ
اللہُ بحجرٍ فسقط علی ہامتہ وخرج من دبرہ فقتلہُ وانزل
اللہ عز وجل سأل سائلٌ بعذابٍ واقعٍ للکافرین لیس لہُ
دافعٌ ترجمہ سفیان ابن عیینہ سے پوچھا گیا کہ قول خدای بزرگ و برتر کا سئل سائل =
کس شخص کے حق مین نازل ہوا ہی تب کہا اوسنے کہ پوچھا تو نے مجھسے وہ مسئلہ کہ نہین پوچھا

صفحہ اول جزو ثانی
جلد دوم

مجھسے کسی نے اس مسئلہ کو تجھسے بہتر روایت کی ہی مجھسے میرے باپ نے جعفر ابن محمد سے
اور وہ اپنے آبا سے روایت کرتے ہین کہ ہر گاہ رسول اللہ صلعم غدیر خم مین آے تو پکارا لوگونکو پس
سب جمع ہوے تب علی کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مین جسکا مولی ہون پس علی اوسکا
مولی ہی پس شایع ہوئی یہ خبر اور منتشر ہوئی شہرون مین پس پہونچی یہ خبر حرث ابن نعمان فہری کو پر
ناقہ پر سوار ہو کر رسول اللہ کے پاس چلا تا اینکہ مدینہ پہونچا پس ناقہ سے اوترکر اوسکو بٹھلایا اور باندھ
دیا پھر نبی صلعم کے پاس آیا اوس حالتمین کہ وہ حضرت مجمع مین اصحاب کے تھے تب کہا اے محمد
تمنے خدا کیطرف سے ہمکو حکم دیا کہ ہم گواہی دیوین اسکی کہ کوئی معبود نہین ہی سوا اللہ کے اور تحقیق تم
رسول اللہ کے ہو پس ہمنے اسکو تمہارے کہنے سے قبول کیا اور حکم دیا تمنے یہ کہ ہم پانچ وقت نماز پڑھیں
پس اسکو بھی ہمنے تمہارے کہنے سے قبول کیا اور حکم دیا تمنے کہ روزہ رکھین ہم ایک مہینا رمضان کا
پس اسکو بھی ہمنے تمہارے کہنے سے قبول کیا اور حکم دیا تمنے حج کا پس اسکو بھی ہمنے قبول کیا پھر تم
نہ راضی ہوے ان باتونپر یہانتک کہ بلند کیا تمنے دونو بازو اپنے چچیرے بھائی کے پھر فضیلت دی تمنے
اپنے چچیرے بھائی کو بھلو گونپر اور کہا تمنے مین جسکا مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہی پس یہ چیز
تمنے اپنی طرف سے کہا ہی یا طرف سے خدا ے غالب اور برتر کے کہا ہی تب فرمایا پیغمبر صلعم نے قسم
اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی تحقیق یہ مینے خدا کیطرف سے کہا ہی پس منہ پھیرکر حرث ابن نعمان
نے ارادہ کیا کہ اپنی سواری کے پاس جاوے درحالیکہ کہتا تہا کہ یا اللہ جو محمد صلعم کہتے ہین اگر سچ ہے
پس ایک پتھر میرے اوپر آسمان سے گرادے یا عذاب رنج دہندہ مجھپر نازل کر پس نہین پہونچا تہا اپنے
ناقہ تک تا اینکہ اللہ نے اوسپر ایک پتھر پھینکا پس گرا وہ پتھر اوسکے کاسہ سر پر اور اوسکی مقعد
سے باہر نکل گیا پس قتل کیا اوس پتھر نے اوسکو اور نازل کیا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ آیہ یعنی
سوال کیا ایک سائل نے ساتھ عذاب واقع ہونیوالے واسطے کافرونکے جسکا نہین ہی دور کرنیوالا
اس روایت سے آشکار ہی کہ کسقدر رنجکی عداوت لوگونکو حضرت علی سے تھی اور کسقدر رنج و ملال
لوگونکو اس واقعہ خم غدیر سے ہوا تھا اور یہ حاسدین اور معاندین بھی عرب تھے اور صحابی تھے بہرحال دنیا کے
لیے ایسے لوگون نے اگر بعد رسول اللہ صلعم کے اس بیعت غدیر خم کو جو حضرت علی سے کی تھی توڑ ڈالا
تو کیا محل تعجب ہی خصوصاً بعد قتل حضرت عثمان کے حضرت زبیر اور حضرت طلحہ نے باصرار تمام حضرت
علی سے بیعت کی تھی اور پھر توڑ ڈالی اور حضرت علی سے بعیت حضرت عایشہ کے جنگ کی حالانکہ
ان دونو صاحبون نے بعد رسول اللہ صلعم کے چھ مہینہ تک حضرت ابو بکر سے بیعت نہ کی تھی اور

نزدیک اہل سنت کی منجملہ اصحاب عشرہ مبشرہ کی ہین کہ مفصل کیفیت ان حضرات کی ہمنے باب اول مین
لکھی ہو پھر دوسرے صحابہ سے تو ٹرنا بیعت کا کچہ مستبعد اور محال نہین ہو کسواسطے کہ حضرت زبیر
قطع نظر صحابیت کے ابن عمہ رسول اللہ اور حضرت علی کے بھی تھے فاعتبروا یا اولی الابصار
اب باقی رہا یہ اعتراض شاہ عبد الحق صاحب کا کہ افعل بمعنی مفعل یعنی اولی بمعنی مولی کہین نہین
آیا ہی پس باوصف محدث ہونیکے ایسا اعتراض شاہ صاحب کا نہایت ہی بعید اور حیرت انگیز ہے
کسلیے کہ صحیحین مین حدیثین موجود ہین جنمین اولی بمعنی مولی مستعمل ہوا ہی چنانچہ صحیح بخاری کے
کتاب الاستقراض کے باب من استعاذ من الدین مین بصفحہ (۲۳۱) و (۲۳۲) اور کتاب التفسیر
مین بیچ تفسیر سورۂ احزاب کے بصفحہ (۵۳۷) منقول ہی عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ
بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ
مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ ترجمہ
ابوہریرہ نے نبی صلعم سے روایت کی ہو کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے نہین ہو کوئی مومن مگر مین اولی ہون لوگون
سے ساتھ اوسکے دنیا اور آخرت مین اگر چاہو تم لوگ پڑھو اس آیت کو کہ نبی اولی ہو ساتھ مومنون کی اونکی
نفسون سے پس جو مومن مرا اور اوسنے مال چھوڑا پس چاہیے کہ وارث ہو اوسکا جو اوسکی گروہ سے ہو
اور جس مومن نے قرض یا عیال محتاج چھوڑی پس مین اوسکا مولی یعنی اولی بالتصرف ہون اور
مجلد دوم مسلم مین جو مع شرح نووی کے چھپی ہی بصفحہ (۳۵) و (۳۶) منقول ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِیَدِهٖ اِنْ عَلَی الْاَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِهٖ فَاَیُّکُمْ
مَا تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ وَاَیُّکُمْ تَرَکَ مَالًا فَاِلَی
الْعَصَبَةِ مَنْ کَانَ ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی ہی پیغمبر صلعم سے کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا
پیغمبر نے قسم ہی اوسکی جسکے قبضۂ اختیار مین جان محمد کی ہی نہین ہی روی زمین پر کوئی مومن سے مگر
یہ کہ مین لوگون سے اولی ساتھ اوسکے ہون پس جو شخص تملوگون مین سے چھوڑی قرض یا عیال محتاج
پس مین مولی اوسکا یعنی اولی بالتصرف ہون اور جو تملوگون سے مال چھوڑے پس وہ پھریگا طرف
اوسکی گروہ کی جو ہو اب اہل علم ان حدیثون کو ملاحظہ فرماوین کہ انمین اولی بمعنی مولی استعمل ہوا ہی

اور حدیثین صحیحین مین ہین اہل سنت ان حدیثون سے انکار نہین کر سکتے ہین باانیہمہ محدث دہلوی انکار کرتے ہین کہ اولی المعنی مولی نہین آیا ہے اس تعصب اور عناد کی کچھ حد ہو کہ ابطال خلافت بلافصل حضرت علی کیلئے جہوٹھ تک لکہنا محدثین روا رکھتے ہین اعاذنا اللہ منہ **جواب** وجہ چہارم جسکو محدث دہلوی نے جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۵۲۲) باین عبارت لکھا ہے ونیز آمدہ است کہ سبب ورود اینحدیث آنست کہ بعضے کہ باعلی رضی اللہ عنہم دریمن بودند وشکایت از وی رضی اللہ عنہ در بعضے امور وانکاری بردند چنانکہ بریدہ اسلمی وذکر آن در سریہ علی بجانب یمن پیش از ذکر حجۃ الوداع گزشت اور قصہ بریدہ اسلمی کا کتاب مذکور مین بصفحہ (۵۰۲) و (۵۰۳) وقایع سنہ دہم ہجری مین لکھا ہے واز بریدہ اسلمی مرویست وبصحت پیوستہ است کہ حضرت خالد ابن ولید را بیمن فرستادہ بود بعد ازان علی را بجای او فرستاد ودر روایتے علی را برای آن فرستاد تا خمس غنایمے کہ خالد تحصیل کردہ باشد بستاند وہم از بریدہ مروی است کہ من دران لشکر بودم چون خمس جدا شد سبایا دران میان بود علی کنیزکے را کہ از بہترین کنیزکان سبے بود اختیار نمود وباوی صحبت داشت ومرا باوی کدورتی وانکاری پیدا شد باخالد گفتم می بینی این مرد را یعنی علی را کہ چہ میکند وگفتم یا ابو الحسن این چیست گفت نمی بینی این جاریہ را از سبے کہ در خمس واقع شدہ بود ازان در قسم آل محمد واقع شد بعد ازان نصیب آل علی شد باو نزدیکی کردم گویا از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اذن یافت بقسمت خمس وذوی القربی را دران نصیبے است پس وے رضی اللہ عنہ قسمت کرد واین جاریہ در نصیب وے آمد بریدہ گوید چون بنزد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آمدم این قصہ را بوے عرض کردم فرمود ای بریدہ مگر علی را دشمن داشتی گفتم آری فرمود وی را دشمن ندار واگر باوی دوستی داری در دوستی وی بیفزا ای بریدہ نصیب او از خمس بیش از کنیزک بود ودر روایتی از بریدہ آمدہ کہ گفت رنگ رخسار حضرت ازین گفتار افروخت وفرمود در شان علی گمان بد مبر کہ او از من ومن از ویم واو مولی شماست ہر کس کہ من مولا اویم علی مولا اوست الخ اور خصائص نسائی مطبوعہ کلکتہ مین از صفحہ (۷۳) تا صفحہ (۷۶) دو حدیثین قصہ بریدہ کی باین عبارت مندرج ہین اور ترجمہ بھی اوسکا کسی اہل سنت نے بزبان فارسی کیا ہے اور نسائی منجملہ مولفین صحاح ستہ کے ہین حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ یَعْنِیْ ابْنَ سُلَیْمَانَ عَنْ یَزِیْدٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عِمْرَانِ ابْنِ حُصَیْنٍ رض قَالَ بَعَثَ (نسخہ جیش) جَیْشًا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم

جيشًا واستعمل عليهم علي ابن ابي طالب فمضى في السرية
فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة من اصحاب
رسول الله صلعم فقالوا اذا لقينا رسول الله صلعم فنشكو عليه
(اخبرناه ما صنع) وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر
بدؤا برسول الله صلعم فسلموا عليه ثم انصرفوا الى
رحالهم فلما قدمت السرية فسلموا على النبي عليه السلام
فقام احد الاربعة فقال يا رسول الله الم تر ان علي ابن
ابي طالب صنع كذا وكذا فاعرض عنه رسول الله
صلعم ثم قام الثاني فقال مثل ذالك ثم قام الثالث
فقال مثل مقالتهم ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل
اليهم رسول الله صلعم والغضب يعرف في وجهه فقال ما
تريدون من علي ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل
مؤمن من بعدي حدیث کرد مارا احمد پسر شعیب گفت احمد خبر داد مارا قتیبه پسر سعید گفت
قتیبه حدیث کرد مارا جعفر ای پسر عبد الله از عمران پسر حصین گفت فرستاد یا ساخت و آماده کرد
پیغمبر خدا لشکر را و عامل کرد بر او شان علی پسر ابیطالب پس گزشت در گروهی از لشکر پس رسید
لشکر را پس نگاه کرد بسهم آمد مردم بر او وعقد و عهد کردند چهار مردم از اصحاب پیغمبر خدا پس شکایت
خواهم برد یا خبر خواهم داد آنحضرت را آنچیز را که کرد علی و بودند مسلمانان وقتیکه رجوع میکردند
از سفر ابتدا میکردند به پیغمبر خدا پس سلام میکردند بر آنحضرت پس تر باز میگردیدند طرف خانهای
خود پس هرگاه که آمد گروهی از لشکر پس سلام کردند بر نبی بر و سلام ایستاد یکی از چهار مردم پس
گفت ای پیغمبر خدا آیا نمی بینی تحقیق علی پسر ابیطالب کرد چنین و چنان یعنی کنیزک گرفته پس روی
گردانید از او پیغمبر خدا پس ایستاده شد دوم مرد پس گفت مانند گفتن مرد اول پس ایستاده شد
سیوم مرد پس گفت مانند گفتن مرد اول پس ایستاده شد چهارم مرد پس گفت مانند آنچیز که هر سه
گفتند پس روی مبارک گردانید طرف آن چهار مردم پیغمبر خدا حالانکه غصه شناخته میشد در روی
مبارک آنحضرت پس گفت آنحضرت چه اراده میدارید از علی تحقیق علی از منست و من از علی
و او ولی هر مومن است از پس من حدثنا (نسخه اخبرنا) احمد بن

شُعَيبٍ قَالَ اَخبَرَنَا وَاصِلُ بنُ عَبدِ الاَعلَى الكُوفِيُّ عَن اَبِي فُضَيلٍ (نسخہ ابنِ فُضَيلٍ) عَنِ الاَصلَحِ عَن عَبدِ اللهِ بنِ بُرَيدَةَ عَن اَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صلعم اِلَى اليَمَنِ مَعَ خَالِدِ ابنِ وَلِيدٍ وَبَعَثَ عَلِيًّا عَلَى جَيشٍ اٰخَرَ وَقَالَ اِنِ التَقَيتُمَا فَعَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجهَهُ عَلَى النَّاسِ وَاِن تَفَرَّقتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنكُمَا عَلَى حِدَةٍ فَلَقِينَا بَنِي زُبَيدٍ مِن اَهلِ اليَمَنِ وَظَهَرَ المُسلِمُونَ عَلَى المُشرِكِينَ فَقَاتَلنَا المُقَاتِلَةَ وَسَبَينَا الذُّرِّيَّةَ فَاصطَفَى عَلِيٌّ جَارِيَةً لِنَفسِهِ مِنهُنَّ فَكَتَبَ بِذَالِكَ خَالِدُ بنُ الوَلِيدِ اِلَى النَّبِيِّ صلعم وَاَمَرَنِي اَن اَنَالَ مِنهُ قَالَ فَدَفَعتُ الكِتَابَ اِلَيهِ وَنِلتُ مِن عَلِيٍّ فَتَغَيَّرَ وَجهُ النَّبِيِّ صلعم فَقُلتُ هٰذَا مَكَانُ العَائِذِ بَعَثتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَاَلزَمتَنِي بِطَاعَتِهِ فَبَلَّغتُ مَا اُرسِلتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم لَا تَقَعَنَّ يَا بُرَيدَةُ فِي عَلِيٍّ فَاِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَاَنَا مِنهُ وَهُوَ وَلِيُّكُم بَعدِي

ترجمہ خبر داد مارا احمد پسر شعیب گفت احمد خبر داد مارا واصل بن عبد الاعلی کوفی از ابی فضیل از اصلح از عبد اللہ پسر بریدہ از پدر خود گفت پدر او فرستاد مارا پیغمبر خدا طرف یمن ہمراہ خالد پسر ولید و فرستاد آنحضرت علی را سردار کردہ بر لشکر دیگر و گفت اگر ملاقات خواہید کرد ہر دو یعنی خالد و علی رضی اللہ عنہما پس علیست بخشد خدا ذات اورا سردار بر مردم و اگر جدا خواہید شد ہر دو پس ہر یکی از شما ہر دو علیحدہ ہست پس جنگ کردیم بنی زبید را کہ قبیلہ از اہل یمن بودند و غالب شدند مسلمانان بر کفار پس قتل کردیم جنگ کنندگان را و بندی کردیم ذریت آنہارا پس چید علی کنیزکی را برای ذات خود از پدر من پس نوشت این حقیقت را خالد پسر ولید طرف نبی و حکم کردم اینکہ رسانم از او آن مکتوب را گفت راوی پس دفع کردم آن کتاب طرف آنحضرت و شکایت کردم از علی پس متغیر شد روی مبارک او ای نبی پس گفتم این جای پناہ گیرندہ ست بخدا یعنی پناہ میگیرم بخدا از خشم گرفتن خدا و خشم گرفتن رسول خدا فرستادی مرا ہمراہ مردی و لازم کردی مرا بفرمان برداری او پس رسانیدم آنچیز یکہ فرستادہ شدہ ام با وچیز پس گفت پیغمبر خدا مر البتہ تا نی تو ای بریدہ روی مبارک پیغمبر خدا و فرمودند بد گوئی کن در علی پس تحقیق علی از من ہست و من از علی ام و او دوست شما ہست پس من ہ او رباب نہم کی فصل اول میں بیچ کتاب صلوا عق محرقہ

من ابی

وجہ رسول اللہ صلعم وقال

لا تبغضن

بصفحہ (۱۰۹) منقول ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ وَالحَاکِمُ عَن عِمرَانِ ابنِ حُصَینٍ
اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تُرِیدُونَ مِن عَلِیٍّ
مَا تُرِیدُونَ مِن عَلِیٍّ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَاَنَا مِنہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ
بَعدِی ترجمہ اخراج کیا ہے ترمذی اور حاکم نے عمران بن حصین سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلعم نے کہا کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے کیا چاہتے تم لوگ علی سے کیا چاہتے ہو تم لوگ علی سے
تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے اور علی متصرف فی الارض یعنی حاکم ہر مومن کا ہے بعد
میرے یہ حدیثین نسبت قصہ بریدہ کی کتب احادیث اہل سنت مین موجود ہین دو حدیث مین جملہ
وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِنٍ بَعدِی اور ایک حدیث مین وَھُوَ وَلِیُّکُم بَعدِی
موجود ہے مگر شیخ عبد الحق صاحب نے باوصف محدث ہونیکے ترجمہ لفظ من بعدی کا نہین کیا
بلکہ دیدہ و دانستہ ترک کیا کسواسطیکہ یہ لفظ منافی مدعاے محدث موصوف کی تہا کسلیے کہ اس حدیث
بریدہ کو محدث موصوف شان نزول حدیث مَن کُنتُ مَولَاہُ کا قرار دیکر معنی مولی اور ولی کے دوست
قرار دیتے ہین لاکن جب حدیث بریدہ مین لفظ مِن بَعدِی بعد ولیکم کے موجود ہے تو ترجمہ حسب قرار
داد شیخ صاحب کے یہ ہوگا کہ علی دوست تمہارا ہے بعد میرے اگر یہ معنی جملہ حدیث کی مان لیے جاوین
تو لازم آتا ہے کہ حیات رسول اللہ صلعم مین علی دوست صحابہ یا مومنون کے نتھے علاوہ اسکے حضرت
بریدہ اور دوسرے صحابہ حضرت علی سے بغض رکھتے تھے اور شکایت علی کی رسول اللہ صلعم سے کی
تھی اگر رسول اللہ صلعم کو تاکید محبت رکھنی علی کی اونلوگونکی نسبت منظور تھی تو یہ فرماتے کہ تم لوگ
علی سے محبت رکھو یہ نفرماتے کہ علی دوست تمہارا ہے بعد میرے اس جملہ سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
علی کو پیغمبر صلعم نے تاکید محبت رکھنی اصحاب مبغضین علی سے کی اور بطلان اسکا خود بیان شیخ صاحب
سے ہوتا ہے کہ خود شیخ صاحب فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلعم کا مقصود یہ تہا کہ حضرت بریدہ وغیرہ کو
تاکید محبت علی کی فرماوین بہر حال گو اس حدیث بریدہ سے کچھ تعلق حدیث من کنت مولاہ سے نہین ہے
لاکن بپاسخاطر شیخ صاحب کے مین تسلیم کرتا ہون کہ وجہ نزول حدیث مَن کُنتُ مَولَاہُ کے یہی قصہ بریدہ
کا ہے مگر چونکہ حدیث بریدہ مین وارد ہے کہ علی ولی کل مومن کا بعد میرے ہے اس قید بعدیت سے معنی لفظ
ولی کے سوا متصرف فے الامر کے دوسرے نہین ہو سکتے ہین پس لازم ہوا کہ حدیث من کنت مولاہ
مین بھی معنی مولی کے متصرف فے الامر ہون اسلیے کہ حدیث بریدہ علت نزول حدیث من کنت
مولاہ کے حسب اعتراف شیخ صاحب موصوف کے ہے تو ضرور ہے کہ علت اور معلول مین لفظ مبحوث فیہ

کے معنے متحد ہین نہ متغایر وہو المطلوب **جواب** وجہ پنجم جسکو شیخ عبد الحق صاحب محدث
دہلوی نے جلد دوم مدارج النبوۃ مین بصفحہ (۵۲۲) و (۵۲۳) بدینعبارت لکھی ہی وچگونہ نص
باشد برامامت حالانکہ حجت نیاورد علی وعباس رضی اللہ عنہما و نہ غیر ایشان وقت حاجت بدان
بلکہ احتجاج آورد علی رضی اللہ عنہ در وقت خلافت پس سکوت وی رضی اللہ عنہ از احتجاج ایام خلافت
دلیل است بر آنکہ نص است در وی بر خلافت وی عقب وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باوجود انکہ
رضی اللہ تصریح کردہ است کہ نص نیست از آنحضرت بر خلافت وے و نہ خلافت غیر وی الخ اس عبارت سے
عیان وآشکار ہی کہ ہنگام خلافت حضرت ابوبکر کے حضرت علیؑ نے حدیث غدیر سے احتجاج اپنی امامت
پر نہین کیا تھا بلکہ اپنی خلافت کے وقت مین اس حدیث سے البتہ احتجاج کیا تھا پس بفرض تسلیم
اس بیان کے یہ تو ثابت ہو گیا کہ حدیث غدیر دلالت حضرت علی کی امامت پر کرتی ہی گو حضرت علی نے
کسیوقت مین اوس سے احتجاج کیا ہو بخلاف خلافت حضرات ثلثہ کے جسکی نسبت احادیث صحاح اہل سنت
مین موجود ہین کہ پیغمبر صلعم نے کسیکو خلیفہ نہین مقرر کیا تھا اور باب اول مین احادیث مذکورہ بالتفصیل
لکھی گئی ہین تو موجودگی اوس شخص کے جسکی خلافت کی نسبت حدیث پیغمبر کی موجود ہو وہ شخص
جسکی خلافت کی نسبت حدیث پیغمبر کی وارد نہو خلیفہ برحق نہین ہو سکتا ہی علاوہ اسکے ہر گاہ کتب
معتبرہ اہل سنت سے ثابت کیا گیا ہی کہ چھ مہینے تک یعنی تاحیات جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی حضرت
علی اور کل بنی ہاشم اور اکابر صحابہ یعنی سلمان ومقداد وابوذر وابو عبادہ انصاری وغیرہم تا ابن
حضرت ابوسفیان پدر بزرگوار حضرت معویہ نے بیعت حضرت ابوبکر سے نہین کی تو کوئی عاقل باور
کر سکتا ہی کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ وزبیر کہ حسب اعتقاد حضرات اہل سنت کی داخل عشرہ مبشرہ مین
خلیفہ برحق سے معاذ اللہ چھ مہینے تک منحرف رہتے یا حضرت علی باوجود حقیت خلافت حضرت ابوبکر
کی بروقت بیعت طلبی کے بیعت سے انکار اور اپنی خلافت پر احتجاج اور اصرار کرتے چنانچہ جلد دوم
روضۃ الاحباب مین بصفحہ (۳۳) و (۳۴) لکھا ہی وجمعے از اہل تاریخ آوردہ اند کہ چون از
مہم بیعت فراغت حاصل شد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ از وجوہ مہاجر وانصار مجمعے ساختہ
فرستاد و علی مرتضے کرم اللہ وجہہ را بآن مجلس طلبید وی اجابت فرمود و دران مجمع حاضر شد
ودر محلے لایق خود بنشست واز موجب طلب خویش پرسید عمر فاروق رض گفت موجب آنست
کہ میخواہیم کہ چنانچہ سائر اصحاب با ابوبکر رضی اللہ عنہ بیعت کردہ اند تو ہم بیعت کنی علی گفت من
ہمان سخن کہ شما بر انصار حجت ساختہ اید واین منصب را گرفتید بر شما حجت میگردانم راست گوئید

کہ بحضرت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کراقرب بود کیست عمر گفت ترا نگزاریم تا بیعت نکنی علی فرمود
اول این سخن را جواب باصواب بگوئید بعد ازان از من بیعت خواہید ابوعبیدہ گفت ای ابوالحسن
تو بواسطہ سبقت در اسلام وفضل وقرابت قریبہ باسید انام علیہ الصلوۃ والسلام سزاوار حکومت
وخلافتی ولیکن چون صحابہ برابوبکر اجماع واتفاق نمودہ اند مناسب اینست کہ تو نیز قدم در دائرہ
وفاق درآری علی گفت ای ابوعبیدہ تو امین این امتی بقول رسول مختار ومقتضی امانت راستیست
در گفتار وکردار موہبتی کہ حق سبحانہ وتعالی بخاندان نبوت کرامت فرمودہ در بندان میباشید کہ بجای
دیگر نقل کنید مہبط قرآن ووحی وامور وامر ونہی ومنبع فضل وعلم ومعدن عقل وحلم مائیم بواسطہ این
امور خلافت راشائستہ وامارت راسزائیم بشر ابن سعد انصاری گفت ای ابوالحسن اگر این داعیہ کہ تو
امروز ظاہر میکنی پیش ازاین معلوم مردم شدی ہر آئنہ کسی باتو مضائقہ ومنازعہ نمیکرد وباتو بیعت
مینمودند ولکن چون درخانہ نشستی ودر اختلاط بامردم بستی ایشان را گمان این شد کہ تو از خلافت
کنارہ میکنی ودفع اعبای این امور از خود چارہ میکنی اکنون کہ جماعت مسلمانان کسی دیگر را قبول کردہ
اند وپیشوای ازپی درمی آئی وخود را طرز دیگر مینمائی علی فرمود ای بشر تو را امیداری کہ من جسد اطہر وقالب
انور سید عالم را غسل نادادہ وتجہیز وتکفین وی نمودہ واز دفن وی فراغت حاصل نکردہ دم در طلب
خلافت وحکومت زدمی وبامردم در منازعت وخصومت شدمی ابوبکر صدیق چون دید کہ کلمات علی
جملہ محکم واستوار وہر یکی ازانہا مقابل صد کلمہ بل ہزار است از راہ رفق ومدارا درآمد وگفت اے
ابوالحسن مرا گمان این بود کہ ترا بامن درین مضائقہ نباشد واگر میدانستم کہ از بیعت بامن تخلف خواہی کرد
ہرگز آنرا قبول نمیکردم اکنون کہ مردم بامن اتفاق نمودہ اند اگر تو نیز با ایشان موافقت نمائی ظن مرا
مطابق واقع ساختہ باشی واگر حالا توقف کنی وخواہی درین امر تفکر وتامل نمائی ہیچ حرجی بر تو نیست پس علی
از مجلس برخواست ومتوجہ خانہ خویش گشت اس روایت سے بخوبی ظاہر وباہر ہی کہ حضرت علی نے خود حضرت
ابوبکر کے مقابلہ مین بیعت سے اون کی انکار کیا اور جب حضرت ابوعبیدہ نے حضرت علی سے کہا کہ ہرچند
بسبب سبقت فی الاسلام اور فضل وقرابت قریبہ سید انام کی سزاوار خلافت اور حکومت کے تم ہو لیکن
جو صحابہ نے ابوبکر پر اتفاق کیا ہی مناسب ہے کہ تم بھی ان سے موافقت کرو اوسکے جواب مین حضرت علی نے
فرمایا کہ بفرمودہ رسول اللہ کے تم امین اس امت کے ہو جو موہبت کہ خداوند عالم نے خاندان نبوت کو
کرامت فرمائی ہی تم لوگ اس فکر مین رہتے ہو کہ اوسکو بجای دیگر نقل کرو جای اوترنے قرآن ووحی اور جای
ورود امر ونہی اور چشمہ فضل وعلم اور کان عقل وبردباری کی ہم ہین اسواسطے سے سزاوار خلافت

حضرات ثلٰثہ کی اعلان عداوت کا حضرت علی سے نہین کرتا تھا اور فواتح میبذی شرح دیوان جناب امیر ؑ مین صاف طور پر مرقوم ہو کہ حضرت ؑ ذان اشعار سے جسمین حدیث غدیر کا ذکر ہو بمقابلہ حضرت ابوبکر و عثمان وغیرہ استدلال کیا وہ یہ ہو شعر لَذَالِكَ اَقَامَنِیْ لَهُمْ اِمَامًا وَاَخْبَرَهُمْ بِهٖ بِغَدِیْرِ خُمٍّ عبارت فواتح میبذی یہ ہی حکایت امام علی بن احمد واحدی از ابوہریرہ روایت کند کہ مرتضیٰ علی این ابیات را در حضور امیر المومنین ابوبکر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل بن عباس و عمار و عبد الرحمن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہم خبر مود۔ بلکہ خود جناب سیدہ ؑ نے بھی حدیث غدیر اور حدیث منزلت سے استدلال کیا ہو جیسا کہ اسنے المطالب مین ہو۔ اور بالفرض اگر کوئی صحابہ معلن بعداوت بھی ہوتا تو حضرت علی کو کیا ضرر اوسکی عداوت سے محتمل تھا صحابہ سے اپنے تاکید محبت کیلئے تصدیق غدیر کی کرتے طرفہ تر یہ ہو کہ خود حضرت عمر فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے روز غدیر علی کو علم مقرر کیا تھا چنانچہ سید علی ہمدانی شافعی نے کتاب مودۃ القربیٰ مین بصفحہ ۱۶ لکھا ہو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَمًا فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهٗ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ شَهِيْدِيْ عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانَ فِيْ جَنْبِيْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَقَالَ يَا عُمَرُ لَقَدْ عَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدًا لَا يَحُلُّهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ فَاحْذَرْ اَنْ تَحُلَّهٗ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ عَلِيٍّ كَانَ فِيْ جَنْبِيْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا عُمَرُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ وُلْدِ اٰدَمَ لٰكِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَرَادَ اَنْ يُؤَكِّدَ عَلَيْكُمْ مَا قُلْتُهٗ فِيْ عَلِيٍّ ترجمہ عمر بیٹے خطاب سے روایت کی ہو کہا عمر نے کہ قایم کیا رسول اللہ صلعم نے علی کو نشان پس کہا مین جسکا مولا ہون علی اوسکا مولا ہو یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے اور چھوڑ دے اوسکو جو علی کو چھوڑ دے اور مدد کر اوسکی جو علی کی مدد کرے یا اللہ تو میرا گواہ ہو اوپر ان لوگون کے کہا عمر نے کہ تھا میرے پہلو مین ایک جوان خوشرو پاکیزہ بو پس اوس جوان نے کہا اے عمر ہر آئینہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے ایک گرہ باندھی ہو کہ نکھولیگا اوس گرہ کو مگر منافق پس پرہیز کر تو اس سے کہ تو اس گرہ کو کھولے عمر کہتے ہین کہ پس مینے کہا یا رسول اللہ

در مودۃ القربیٰ مین صفحہ (۳۳۴) منقول ہے ۱۲

تحقیق آپنے جسوقت حق مین علی کے کہا تھا میرے پہلو مین ایک جوان خوشرو پاکیزہ بو تھا اوسنے ایسا ایسا
خطاب کہا تو پیغمبر نے اے عمر وہ جوان اولاد آدم سے نہ تھا لیکن وہ جوان جبرئیل ہی ارادہ کیا جبرئیل نے
کہ تاکید کرین اوپر تمکو گرنگے اوس چیز کی جو پنے حق مین علی کے کہا ہو آپ اسباب دین اور اصحاب یقین
مضمون اس روایت کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ خود حضرت عمر بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم
حضرت علی کو علم یعنی نشان قایم کرکے فرمایا کہ مین جسکا مولی ہون علی اوسکا مولی ہی پس نصب
علم کا اطلاق جز اسکے کہ خلیفہ مقرر کیا دوسرے معنی پر نہین ہو سکتا ہی کسواسطے کہ نشان کے قایم
کرنیکی غرض یہ ہوتی ہی کہ لوگ راہ نہ بھولین اور نصب خلیفہ کی بھی یہی غرض ہی علاوہ اسکے حضرت
جبرئیل کا بصورت جوان خوشرو کے پہلو مین حضرت عمر کے بیٹھنا اور بالتخصیص اونکو تحذیر اور تاکید
کرنا کہ پیغمبر نے ایک گرہ باندھی ہی اوسکو جز منافق کے دوسرا نہین کھولیگا خبردار اے عمر تم اوسکو نہ
کھولنا اول دلیل اس امر پر ہی کہ حضرت رسول اللہ نے علی کو خلیفہ بلا فصل اپنا خم غدیر مین مقرر کیا تھا
اور جبرئیل جانتے تھے کہ بعد جناب سالتمآب صلعم کے حضرت عمر اوس عہد رسول کو توڑکر حضرت ابوبکر
کو خلیفہ بنا دینگے اور بعد حضرت ابوبکر کے اونسے خلافتنامہ لکھوا کر خود خلیفہ بن بیٹھینگے لہذا خاص حضرت
عمر سے تاکید کی کہ خبردار تم اوس گرہ کو جسکو رسول اللہ نے حق علی مین باندھی ہی نہ کھولنا باوصف اسکے
حضرت عمر نے تاکید جبرئیل کا کچھ لحاظ نکیا اور بغیر مشورہ واتفاق قومی کے حضرت ابوبکر سے خود بیعت کرکے اونکو
خلیفہ بنا دیا الغرض وجہ پنجم بھی باطل ہو گئی اور کتب اہل سنت سے ثابت ہو گیا کہ جناب امیر المومنین نے
حدیث غدیر سے احتجاج اپنی خلافت پر کیا تھا **جواب** وجہ ششم جسکو شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی
نے صفحہ (۵۲۳) بدین عبارت لکھا ہی وآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعد از روز غدیر خم خطبہ خواندہ اشارہ
کرد در حق ابوبکر و عمر را گفت اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ اور بعد
پانچ سطر کے اس عبارت سے لکھا ہی وچون ابوبکر احتجاج کرد بحدیث اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ
جواب گفتند کہ نعم ہمچنین ست ولیکن نص بر خصوص علی واقع است احتجاج برین فائدہ ندارد صحابہ کا
حال تو کتب اہل سنت سے ظاہر اور آشکار ہو گیا کہ جب حضرت علی نے بالمشافہ اونسے حدیث غدیر کی تصدیق
وگواہی طلب کی تو حضرت انس ابن مالک اور زید ابن ارقم نے باوجود علم کے گواہی ندی اور بارہ انصار جو
حاضر وقت تھے بتصدیق حدیث مذکورہ کے ادائے شہادت کی پھر سقیفہ بنی ساعدہ مین حضرت علی موجود نہ
غیبت مین حضرت علی کی اگر کسی صحابہ نے اظہار اسکا کہ دربارہ خلافت علی کے نص وارد ہی نہ کیا تو
کوئی محل ستعجاب نہین ہی باینہمہ یہ تو کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت کیا گیا ہی کہ کل بنی ہاشم

اور حضرت طلحہ و زبیر کہ داخل عشرہ مبشرہ ہیں اور علاوہ انکے چند اکابر صحابہ نے حضرت ابوبکر سے بیعت
نکی تھی بلکہ عبارت روضۃ الاحباب سے جو جلد دوم میں بصفحہ (۳۰) منقول ہے کہ ایک گروہ قلیل صحابہ
کی حضرت علی ہی کو خلیفہ جانتے تھے اور یہ عبارت اوسکی ہے الاطائفہ قلیلہ کہ بعضے گفتند یا مبایعت
با ہیچ کس نکنیم الا با علی ابن ابیطالب و گویا شیخ فریدالدین عطار قدس اللہ از زبان آنجمع گفتہ شعر

ز مشرق تا بمغرب گر امام است — علی و آل و اولاد وشر تمام است

و سعد ابن عبادہ از روی تعصب و حمیت تا زندہ بود بیعت نکرد و روایتی ضعیف است کہ آخر الامر
از روی باکراہ بیعت کردند اس روایت سے یہ ثابت ہوگیا کہ کچھ قلیل صحابہ حضرت علی کی خلافت
کے قائل تھی پس اگر کوئی نص دربارہ خلافت حضرت علی کے نازل نہ تھی تو وہ کیسے حضرت علی کو خلیفہ
جانتے تھے جنکی خلافت پر نہ اجماع ہوا نہ بیعت اہل حل و عقد اور حسب عقیدہ کے کہ اَلصَّحَابَۃُ
کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ ممکن نہیں ہے کہ صحابہ باوصف عادل ہونیکے امر ناحق کو اختیار کرتے
پس ضرور ہے کہ جو صحابہ جناب امیر المؤمنین کی خلافت کے قائل تھے اور حضرت ابوبکر سے انہوں نے
بیعت نہیں کی اوسی نص کے ذریعہ سے حضرت علی کو خلیفہ جانتے پس وہ نص صریح جولاکھ آدمی
سے زیادہ کی موجودگی میں بحکم خدا تعالی کے ہوئی وہ سوا احادیث غدیر کے دوسری نص نہیں باقی رہا یہ
بیان محدث دہلوی کا کہ بعد روز غدیر کے پیغمبر خدا صلعم نے خطبہ پڑھا اور ظاہر کیا حق ابوبکر و عمر کو اور یہ
حدیث اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ یعنی پیروی کرو تم لوگ
دو شخص یعنی ابوبکر اور عمر کی بعد میرے محدث دہلوی نے اس حدیث کو بحذف اسناد لکھا ہے مگر شیخ ابن حجر مکی نے
صواعق محرقہ میں بصفحہ (۱۷) اس حدیث کو مع اسناد اسطرح نقل کیا ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنْ حُذَیْفَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ
بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ مِنْ حَدِیْثِ
اَبِی الدَّرْدَاءِ وَالْحَاکِمُ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَرَوٰی اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ عَنْ حُذَیْفَۃَ اِنِّیْ
لَا اَدْرِیْ مَا قَدْرُ بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ
وَّعُمَرَ وَتَمَسَّکُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَکُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
فَصَدِّقُوْا وَالتِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالرُّوْیَانِیُّ عَنْ حُذَیْفَۃَ

وَابْنُ عَدِیٍّ عَنْ اَنَسٍ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ترجمہ
اخراج کیا ہو احمد اور ترمذی نے اور حسن جانا ہو اسکو اور اخراج کیا ہو ابن ماجہ اور حاکم نے اور تصحیح کی
ہے اوسکی حذیفہ سے کہا حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے پیروی کرو تملوگ یعنی ابوبکر اور عمر
کی بعد میرے اور اخراج کیا ہو طبرانی نے حدیث ابو درداء سے اور حاکم نے حدیث ابن مسعود سے و ترجمہ
کی ہو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے صحیح اوسکے حذیفہ سے تحقیق مین نہین جانتا
ہون کسقدر میری بقا تملوگون مین ہو پس پیروی کرو بعد میرے دو شخص یعنی ابوبکر اور عمر کی اور تمسک
کرو ساتھ سیرت عمار کے اور جو بات تمسے ابن مسعود تملوگون سے بیس جانو تملوگ اوسکو اور اخراج
کیا ہو ترمذی نے ابن مسعود سے اور رویانی نے حذیفہ سے اور ابن عدی نے انس سے پیروی کرو تملوگ دو شخص
یعنی ابوبکر اور عمر کی میرے اصحاب سے بعد میرے اور ہدایت حاصل کرو ساتھ سیرت عمار کے اور
تمسک کرو ساتھ عہد ابن مسعود کے اس حدیث اقتدوا کو شیخ ابن حجر نے باسناد متعددہ نقل کیا
ہے مگر تین طریقہ مین سند حدیث کی حضرت حذیفہ پر منتہی ہوئی ہو اور حضرت حذیفہ صحابہ انصار سے
ہین اور شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ کے صفحہ (۰) مین خطبہ حضرت عمر کا متضمن واقعات سقیفہ
بنی ساعدہ کے صحیحین سے لکھا ہو اوسمین یہ فقرہ موجود ہو کہ حضرت عمر فرماتے ہین وَخَالَفَ الَّذِیْ
عَنَّا بِاَجْمَعِهَا فِیْ سَقِیْفَةِ بَنِیْ سَاعِدَةَ ترجمہ اور مخالفت کی جمیع انصار نے ہم
سے سقیفہ بنی ساعدہ کے یعنی درباره مقرر کرنے حضرت ابوبکر کے چنانچہ اسی خطبہ مین منقول ہے
کہ انصار کہتے تھے مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ یعنی ہملوگون کا امیر ہماری قوم و قبیلہ کا ہو اور
تمہارا امیر تمہاری قوم و قبیلہ کا ہو پس حضرت حذیفہ اگر حدیث اقتدوا کی راوی تھے اور یہ حدیث صحیح
تھی تو حضرت ابوبکر نے اوسوقت انصار خصوصا حضرت حذیفہ سے اس حدیث سے کیون احتجاج
اپنی خلافت پر نکیا اور یہ کیون فرماتے تھے کہ عمر سے یا ابو عبیدہ سے بیعت کرلو اور اگر یہ حدیث
صحیح مان لیجاوے تو حضرت حذیفہ پر بڑا الزام عائد ہوتا ہو کہ خود حدیث اقتدوا کے راوی ہون اور
بیعت اور خلافت حضرت ابوبکر سے انکار کرین پھر جب صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ خود ان احادیث کو
جھیلتے تھے تو جناب امیر المومنین کی خلافت کے بارے مین اگر ناحق کو شی اونسے ظہور مین آئی تو کیا محل
استعجاب ہو اور بفرض تسلیم صحت اس حدیث کے اگر علماء اہل سنت وجماعت لفظ اقتدوا سے
خلافت حضرت شیخین کی مراد لیتے ہین تو حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ

اِھْتَدَیْتُمْ ہین کہ بڑی معتمد حدیث وما یہ ناز اہل سنت وجماعت کی ہی لفظ اِقْتَدَیْتُمْ وارد ہی
جسکا ترجمہ یہ ہی کہ اصحاب میرے مانند ستارونکے ہین جسکی تملوگ اقتدا کروگے ہدایت پاوگے جا
کہ کل صحابہ خلیفہ پیغمبر صلعم کے ہون اور تخصیص اقتدا حضرت شیخین کی باقی نرہی پس اگر شیعون ...
اقتدا حضرت علی کی کی اور اونکو خلیفہ بلا فصل پیغمبر کا جانا تو بمنشا اسحدیث کے بالضرور ہدایت
پائی اور اہل سنت وجماعت کو مجال اعتراض کا نسبت خلافت بلا فصل حضرت علی کی باقی نرہا
علاوہ اسکے خود حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث نے بصفحہ (۵۲۰) ذکر حدیث غدیر مین لکہا ہے
ودر روایتے آمدہ ہست کہ فرمود گویا مرا بآنعالم خوانند ومن اجابت نمودم بدانید کہ من درمیان شما
دو امر عظیم میگذارم ویکی از دیگری بزرگترست قران واہل بیت من بہ بینید واحتیاط کنید کہ بعد
از من باین دو امر چگونہ سلوک خواہید کرد و رعایت حقوق آنہا بچہ کیفیت خواہید نمود وآن دو امر
بعد از من از یکدیگر جدا ہرگز نخواہند شد تا در لب حوض کوثر بمن برسند آنگاہ فرمود خدا مولی من و
من مولی جمیع مومنانم وبعد ازان دست علی رابگرفت وفرمود اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اور صفحہ (۱۳۲) صواعق محرقہ مین حدیث ثقلین ان الفاظ سے منقول ہے
وَفِیْ رِوَایَةٍ صَحِیْحَةٍ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا اِنْ تَبِعْتُمُوْ
ھُمَا وَھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَاَھْلُبَیْتِیْ عِتْرَتِیْ ترجمہ اور بیچ روایت صحیح کے
ہے کہ تحقیق مین چھوڑنیوالا ہون تملوگون مین دو امر نہ گمراہ ہوگے تملوگ اگر پیروی کروگے تملوگ
اون دونون کی اور وہ دونو امر کتاب خدا اور اہل بیت میرے یعنی اولاد میری ہی اور اوسی صفحہ مین یہ بہی
لکہا ہی کہ پیغمبر صلعم نے حدیث ثقلین کو خم غدیر مین ارشاد فرمایا تہا اور خود محدث موصوف نے
شرح مشکوۃ مین اسحدیث کو بصفحہ (۵۶۹) نقل کیا ہی اوسمین بہی یہ جملہ موجود ہی کہ مین چھوڑنیوالا
ہون تملوگونمین اوس چیز کو کہ اگر چنگل مار وگے تملوگ اوس چیز سے میرے بعد تو گمراہ نہوگے وہ کتاب
خدا اور اہل بیت میرے ہین باوصف اسکے مدارج النبوۃ مین محدث ممدوح نے عنوان حدیث غدیر
مین حدیث ثقلین سے اس جملہ کو خارج کرکے ترجمہ کیا ہی یہ تحریف اس غرض سے کی ہی کہ ہرگاہ
عنوان حدیث مین پیغمبر نے حکم اتباع اہل بیت کا بعد اپنے دیا اور آخر حدیث مین حکم سنایا کہ مین
جسکا دوست ہون علی اوسکا دوست ہی تو معنی حدیث کے محض بے ربط اور مہمل ہوجاوینگے اور
ہمارے پیغمبر افصح الفصحا تھے اونکی نسبت ایسا سوء ظن معاذ اللہ داخل کفر ہے پس سیاق
حدیث غدیر کا دلالت کرتا ہی کہ چونکہ عنوان حدیث مین پیغمبر نے بلا قید کسیکے نام کے فرمایا تہا

کا اگر بعد میرے متمسک رہو گے قرآن اور میرے اہلبیت سے تو گمراہ نہوگے لہذا آخر حدیث مین متعین کر دیا کہ مین جسکا مولی یعنی حاکم ہون علی مولی اور حاکم ہو اور بیشبہ علی داخل اہل بیت ہین تو علی ہی کا اتباع بعد رسول اللہ صلعم کے سبب بچنے کا گمراہی سے ہو نہ اتباع غیر کا پس حدیث اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ اگر صحیح مان لیجاوے تو لازم آتا ہو کہ حضرت رسول صلعم خود باعث گمراہی امت کے ہوئے یعنے حدیث ثقلین مین تو آنحضرت نے اپنے اہل بیت کی اتباع کو بعد اپنے سبب بچنے کا گمراہی سے فرمایا اور دوسری حدیث مین بعد اپنے اقتدا شیخین کا حکم دیا معاذ اللہ حاشا و کلا ہمارے پیغمبر صلعم کی ہرگز یہ شان نہ تھی رؤف و رحیم اپنی امت پر تھے بالضرور حدیث اقتدا موضوع اور جعلی اور عہد حضرت معاویہ مین بنالی گئی تھی چنانچہ مفصل کیفیت وضع احادیث کے باب اول مین ہمنے لکھی ہو اور اگر اس تقریر سے بھی اہلسنت کی دلجمعی نہو تو اپنے علامہ عربی کا قول اس روایت کے متعلق شرح منہاج الوصول مین ملاحظہ کرین کہ فرماتے ہین اِنَّ الْحَدِیْثَ مَوْضُوْعٌ لِمَا بَیَّنَّا فِیْ شَرْحِ الْمَطْوَالِعِ کہ یہ حدیث اِقْتَدُوْا موضوع ہو جیسا کہ ہمنے بیان کیا شرح طوالع مین اور زیادہ توضیح اسکی موضوعیت کی کتاب مستطاب عبقات الانوار مجلد ثانی حدیث طیر اور مجلد ثانی حدیث ثقلین مین ملاحظہ ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے نہایت شرح و بسط سے ارقام فرمایا ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔ بالجملہ وجوہ ستہ جو محدث دہلوی نے نسبت نفی ورود حدیث غدیر کے دربارۂ خلافت بلافصل حضرت علی کے قایم کی تھی بحمد اللہ وہ سب باسناد کتب معتمدۂ اہل سنت و جماعت ہی کے مرتفع اور کان لم یکن ہو گئی اور کتب معتمدۂ اہل سنت و جماعت سے ثابت ہو گیا کہ سرور کائنات علیہ افضل التحیات نے حضرت علی کو بمقام غدیر خم کے بحاضری ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کے خلیفہ بلا فصل اپنا بذریعہ حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کے مقرر کیا صلے اللہ علیہما و آلہما نص چودھوین بیچ کتاب ترجمہ مشکوٰۃ مولفہ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ (۵۶۹) مین منقول ہو وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُ هُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ

فانظروا کیف تخلفونی فیہما رواہ الترمذی ترجمہ روایت کیگئی ہے
زید ابن ارقم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق چھوڑنیوالا ہون تمکو گوئیں اون
چیز کو کہ اگر چنگل مارو گے تملوگ اوس چیز سے تو ہرگز گمراہ نہوگے بعد میرے ایک انمین دونونکا بزرگتر ہی دوسرے سے
ایک کتاب خدا ہی کہ رسی کھنچی ہوئی ہی آسمان سے طرف زمین کے دوسری اولاد میری یعنی اہل بیت میرے
ہین اور ہرگز جدا نہونگے یہ دونو یہانتک کہ پہونچین میرے پاس اوپر حوض کے پس دیکھو کیا رعایت کروگے
تملوگ میری بیچ اون دونونکے روایت کی ہی اوسکو ترمذی نے اور صواعق محرقہ مین بصفحہ (۱۳۱) بلفظ
اس حدیث کو ترمذی سے نقل کر کے بصفحہ (۱۳۲) لکھا ہی ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ لِحَدِیْثِ التَّمَسُّکِ
بِذَالِکَ طُرُقًا کَثِیْرَۃً وَرَدَتْ عَنْ نَیِّفٍ وَعِشْرِیْنَ صَحَابِیًّا وَمَرَّ لَہٗ طُرُقٌ
مَبْسُوْطَۃٌ فِیْ حَادِیْ عَشَرَ الشُّبَہِ وَفِیْ بَعْضِ تِلْکَ الطُّرُقِ اَنَّہٗ قَالَ
ذَالِکَ بِحَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِعَرَفَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّہٗ قَالَہٗ بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ مَرَضِہٖ
وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْحُجْرَۃُ بِاَصْحَابِہٖ وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّہٗ قَالَ ذَالِکَ بِغَدِیْرِ
خُمٍّ وَفِیْ اُخْرٰی اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا قَامَ خَطِیْبًا بَعْدَ انْصِرَافِہٖ مِنَ الطَّائِفِ
کَمَا مَرَّ وَلَا تَنَافِیْ اِذْ لَا مَانِعَ مِنْ اَنَّہٗ کَرَّرَ عَلَیْہِمْ ذَالِکَ فِیْ تِلْکَ
الْمَوَاطِنِ وَغَیْرِہَا اِہْتِمَامًا بِشَانِ الْکِتَابِ الْعَزِیْزِ وَالْعِتْرَۃِ
الطَّاہِرَۃِ ترجمہ پھر جان تو کہ تحقیق واسطے حدیث تمسک کے ساتھ قرآن اور اہل بیت کے
طریقہ بہت وارد ہوئے ہین وہی طریقے بیس سے کسیقدر زیادہ صحابی سے اور بیان ہوئی ہین طریقے میرے
اوسی حدیث تمسک کے بیچ گیارہوین شبہ کے اور ان طرق کثیرہ سے بعض طریقہ یہ ہی کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر صلعم نے اس حدیث تمسک کو حجۃ الوداع مین بروز عرفہ اور دوسرے طریقہ مین ہی کہ فرمایا پیغمبر صلعم
نے اوسی حدیث تمسک کو مدینہ مین بحالت بیماری اپنے درحالیکہ حجرہ اصحاب رسول سے بھرا ہوا تھا اور
بیچ دوسرے طریقہ کے ہی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر نے اس حدیث تمسک کو بیچ غدیر خم کے اور بیچ دوسرے
طریقہ کے ہی کہ فرمایا پیغمبر نے اسحدیث تمسک کو جب طائف سے پھری حالت خطبہ پڑھنے مین جیسا کہ گذرا
اور نہین مخالفت ہی یہ واسطے کہ کوئی مانع نہین ہی اس بات سے کہ بتحقیق مکرر فرمایا آنحضرت نے اس
حدیث تمسک کو اونہین صحابہ کے ان جگہون مین اور سوائے ان جگہونکے واسطے اہتمام شان قرآن
اور اولاد پاک کے پھر اوسی کتاب صواعق محرقہ مین بصفحہ (۱۳۲) و (۱۳۳) لکھا ہے تَنْبِیْہٌ
سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعِتْرَتَہٗ وَہِیَ بِالْمُثَنَّاۃِ

وثانيهما لاهل والنسل والرهط الادنون ثقلين لان الثقل كل
نفيس خطير مصون وهذان كذلك اذ كل منهما معدن للعلوم
اللدنية والاسرار والحكم العلية والاحكام الشرعية ولذا حث
صلى الله عليه وسلم على الاقتداء والتمسك بهم والتعلم منهم
وقال الحمد لله الذي جعل فينا الحكمة اهل البيت وقيل سميا
ثقلين لثقل وجوب رعاية حقوقهما ثم الذين وقع الحث
عليهم منهم انما هم العارفون بكتاب الله وسنة رسوله
اذ هم الذين لا يفارقون الكتاب الى الحوض ويؤيده الخبر السابق
ولا تعلموهم فانهم اعلم منكم وتميزوا بذلك عن بقية العلماء
لان الله اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا وشرفهم
بالكرامات الباهرة والمزايا المتكاثرة وقد مر بعضها وسياتي
الخبر الذي في قريش وتعلموا منهم فانهم اعلم منكم فاذا ثبت
هذا العموم لقريش فاهل البيت اولى منهم بذلك لانهم
امتازوا عنهم بخصوصيات لا يشاركهم فيها بقية قريش
وفي احاديث الحث على التمسك باهل البيت اشارة الى عدم انقطاع
متاهل منهم للتمسك به الى يوم القيامة كما ان الكتاب
العزيز كذلك ولهذا كانوا امانا لاهل الارض كما ياتي و
يشهد لذلك الخبر السابق في كل خلف من امتي عدول
من اهل بيتي الخ ثم احق من يتمسك به منهم امامهم وعالمهم
علي ابن ابي طالب كرم الله وجهه لما قدمناه من مزيد علمه
ودقائق مستنبطاته ومن ثم قال ابو بكر علي عترة رسول
الله صلى الله عليه وسلم اي الذين حث على التمسك بهم
فخصه لما قلنا وكذلك خصه صلى الله عليه وسلم بما
مر يوم غدير خم ترجمه فارسی جو ملا کمال الدین ابن فخر الدین جهرمی نے صواعق
کا کیا ہے اور نام اوسکا براہین قاطعه رکھا ہے اور مطبع محمدی لاہور مین چھپا ہے اوسکے صفحه (۲۶۹)

(۲۰۰) مین اس عبارت عربی کا ترجمہ یہ لکھا ہی تنبیہ بدانید کہ رسول اللہ صلعم قرآن و عترت خود را کہ بمعنی اہل و نسل و رہط است ثقلین خواند زیرا کہ ثقل ہر چیزے نفیس عظیم الشان محفوظ است و عترت طاہرہ ہمچنین حال دارد زیرا کہ ہر یک از ایشان مصدق علوم دینی و منبع اسرار و حکمت علمی و احکام شرعیہ اند بنا بر این ترغیب فرمود باقتدای و تمسک بایشان و تعلیم از ایشان گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ اَهْلَ الْبَيْتِ و بعضے گفتہ اند کہ ایشان را ثقلین خوانند بواسطہ وجوب رعایت حق ایشان و باز بدانکہ کسانیکہ ترغیب باقتدای و تمسک بایشان واقع شدہ از اہل بیت نیستند مگر آنہا کہ عالم و عارف اند بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و ہمین جماعت مخصوصہ اند کہ تا وقت ورود بر حوض از کتاب اللہ مفارقت نمیکنند و حدیث سابق کہ فرمود لَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ موید این قول است و باین صفت از بقیہ علما ممتاز اند زیرا کہ خدا یتعالی رجس و گناہ از ایشان بر داشتہ است و پاکیزہ ساختہ است ایشان را و تشریف دادہ است بکرامات باہرہ و مزایای متکاثرہ چنانچہ بعضے از آنہا مذکور شد و بعد از ان این حکم در شان قریش کہ پیغامبر صلے اللہ علیہ وسلم فرمود مِنْهُمْ فَاِنَّهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ از قریش علم فرا گیرید کہ ایشان اعلم اند از شما و ہر گاہ کہ این اعلمیت برای عامہ قریش ثابت شد پس اہلبیت از ایشان اولی اند دران زیرا کہ اہل بیت بخصوصیات کثیرہ ممتاز اند از بقیہ قریش کہ ہیچکدام از ایشان دران با اہلبیت شریک نیست و در احادیث ترغیب بتمسک با اہلبیت اشارہ است بآن کہ ہمیشہ کسیکہ اہل بیت آن دارد کہ باو تمسک شوند از اہل بیت ہست و منقطع نمیشود تا روز قیامت ہمچنانکہ قرآن انقطاع نمیابد و ازینجہت است کہ اہل بیت امان اہل زمین اند چنانچہ خواہد آمد و حدیث سابق کہ فِيْ كُلِّ خَلَفٍ مِّنْ اُمَّتِيْ عُدُوْلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ الخ بریں معنے شاہد است باز از ان اہل بیت سزاوار ترین کسیکہ باو تمسک جویند امام و عالم ایشان علی ابن ابیطالب است بواسطہ مزید علم و دقایق مستنبطات وی چنانچہ گزشت و ازینجہت است کہ ابوبکر گفت رضی اللہ عنہ کہ علی رضے اللہ عنہ عترت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم است یعنے کسے است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ بآن متمسک شوید پس تخصیص فرمود علی را چنانچہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم در روز غدیر خم وے را مخصوص ساختہ فقط تمام ہوا ترجمہ عبارت صواعق محرقہ کا۔ **تنبیہ** دو نو عبارت کتاب صواعق محرقہ سے جو نقل کیگئی ہی چند امور ثابت اور متحقق ہوتے ہین اول یہ کہ حدیث ثقلین کی طرق کثیرہ ہین اور بیس سے زیادہ صحابی اس حدیث کی راوی ہین تو حدیث متواتر ہوئی اور حدیث متواتر واجب التسلیم

بالاتفاق ہی دوم یہ کہ رسول اللہ صلعم نے مکرر مقامات مختلفہ مین اس حدیث کو ارشاد فرمایا
چنانچہ بعض طریقہ حدیث مین وارد ہی کہ حجۃ الوداع مین بروز عرفہ اور بعض طریقہ حدیث مین وارد
ہے کہ مدینہ مین بحالت مرض جب حجرہ صحابہ سے بھرا ہوا تھا اور بعض طریقہ حدیث مین وارد ہے
کہ غدیر خم مین اور بعض طریقہ حدیث مین وارد ہی کہ بعد پھرنے طائف سے حالت خطبہ پڑھنے مین
پیغمبر صلعم نے اس حدیث ثقلین کو ارشاد فرمایا اور خود شیخ ابن حجر مکی لکھتے ہین کہ پیغمبر صلعم نے
ان مقامات مذکورہ اور غیر ان مقامات مین جو پیغمبر کا بیان فرمانا حدیث ثقلین کی نسبت
احادیث مین وارد ہی اسمین منافاۃ نہین ہی بلکہ بسبب اسکے کہ قرآن اور اہل بیت کی شان بڑی ہے
پس بسبب تتمہ بالشان ہونے قرآن و اہل بیت کے رسول اللہ نے بار بار اس حدیث کو ارشاد
فرمایا و ہر گاہ پہلی حدیث غدیر کی رسول اللہ صلعم نے اس حدیث ثقلین کو ارشاد فرمایا جسمین
حکم صریح ہی کہ اگر قرآن اور اہل بیت سے میرے تمسک کروگے تو بعد میرے گمراہ نہوگے تا ورود حوض
اور بعد اسکے حدیث من کنت مولاہ فرمایا تو بخوبی ظاہر و باہر ہی کہ مقصود اصلی
جناب رسالتماب صلعم کا اس اہتمام سے بیان کرنی حدیث غدیر سے صرف حفاظت اور ریاست
امت کی بعد اپنی گمراہی سے تھا پس ایسی صورت مین معنی مولے کے جو کچھ قرار دیے جاتے ہین
ناصر و محبوب وغیرہ وہ سب معنی مخالف سیاق حدیث کی ہوتی ہین بجز اسکے کہ معنی مولے کے حاکم
اور متصرف فے الامر قرار دیے جاوین کسلئے کہ جب تمسک اہل بیت کا نجات دہندہ گمراہی سے
مسلم ہی تو تاوقتیکہ اہل بیت حاکم اور مطاع امت نہونگے تو تمسک اونسے کیونکر حاصل ہوگا اسواسطے کہ
تمسک سے معنی لغوی یعنی چنگل زدن مراد لینا یعنی اہل بیت کو پکڑ لینا کوئی نفع دہندہ نہین ہی بلکہ
تمسک سے مراد اتباع اور پیروی اہلبیت کی مراد ہی اور جب اتباع اور پیروی اہل بیت کی نجات دہندہ
گمراہی سے ہوئی تو اہل بیت کا حاکم اور مطاع ہونا لازم ہوا سیوم یہ کہ اہل بیت رسول صلعم کے
تمام قریش سے اعلم اور اولے ہین تو حضرات ثلثہ سے اہل بیت رسول افضل ہین چہارم
یہ کہ اہل بیت رسول صلعم سے ہمیشہ تا قیامت ایک شخص دنیا مین ایسا رہیگا جس سے تمسک کیا جاوی
اور اہل بیت امان اہل زمین کے ہین پس اہل سنت بیان فرماوین کہ بعد شہادت حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام سے تا این زمان کون شخص اہل بیت رسول سے اس دنیا مین باقی رہا اور ہے جسکا
تمسک اہل سنت و الجماعت کرتے آئے اور اب کرتے ہین ہرگز ہرگز اہل سنت و جماعت نہین بتلا سکتے
کہ وہ کون اہل بیت رسول ہی کہ جو الی الیوم موجود ہی وہ سوا حضرت قایم و منتظر یعنی حضرت امام

مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ دوسرے شخص بھی زندہ ہیں بمصداق حدیث الٰہی
ہم لوگوں کی نظر سے غائب و مستور ہیں جیسے حضرت الیاس علیہما السلام انبیائے کرام حی و قائم ابر
دار دنیا میں موجود ہیں مگر وجود باجود حضرت امام ثانی عشر کا حسب حدیث مقبولہ اہل سنت کی باعث
امان اہل زمین کا ہے عجل اللہ ظہورہ واتم نورہ پنجم یہ کہ حضرت علی داخل عترت رسول صلعم
ہیں اور امام و رہنما اہل بیت اور احق بالخلافت بعد الرسول اکرم بشہادت خود حضرت ابوبکر کے ہیں باوجود
موجودگی ایسی نص صحیح و متواتر کے کہ یہ نص آخر رسول اللہ صلعم نے نسبت حضرت علی
کے اتباع و اقتدار کی بعد اپنے ارشاد فرمائی تھی حضرات خلفائے ثلثہ نے بمجرد انتقال رسول اللہ
صلعم کے اتباع حضرت علی کو بلکہ لاش اطہر نبوی کو بغسل و کفن و دفن چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں
جاکر انصار سے جنگ و جدال کر کے حضرت عمر نے بلا مشورہ و اتفاق دوسرے صحابہ کے حضرت
ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا جیسا کہ ذکر تفصیلی اس واقعہ کا باب دوم میں لکھا گیا ہے بلکہ کتب معتبرہ اہل سنت سے
تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے تو حالت حیات رسول اللہ صلعم ہی میں بمقابلہ آنحضرت کے
اتباع اور تمسک اہل بیت رسول سے انکار اور انحراف کیا تھا چنانچہ صحیح بخاری میں بیچ باب کراہیۃ
الاختلاف کے بصفحہ (۸۳۹) و (۸۴۰) منقول حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ
اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ
رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ
تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ قَالَ عُمَرُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ
وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا
فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا
اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْمُوْا عَنِّيْ
قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ
مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ
ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ ترجمہ روایت کی ہے ابراہیم
پسر موسے نے کہا اوسنے کہ خبر دی مجھکو ہشام نے معمر سے اور معمر نے زہری سے اور زہری نے

عبید اللہ پسر عبد اللہ اور عبید اللہ نے عبد اللہ ابن عباس سے کہا عبد اللہ ابن عباس
نے کہ ہر گاہ حاضر ہوا زمانہ موت کا رسول اللہ صلعم کو درحالیکہ گھر مین بہت لوگ تھے
اونلوگونمین عمر ابن خطاب بھی تھے فرمایا پیغمبر صلعم نے آؤ لکھونمین تم لوگونکے لیے ایک نوشتہ
کہ نہ گمراہ ہو تم لوگ بعد اوسکے کہا عمر نے تحقیق نبی صلعم کو غلبہ کیا ہی درد نے اور تم لوگونکے
پاس قرآن ہی کافی ہی ہملوگونکو خدا کی کتاب اور اختلاف کیا اہل بیت نے اور مخاصمت کی
سبھون نے پس بعض اونمین سے وہ شخص تھے کہ کہتے تھے کہ نزدیک کرو لکھین رسول اللہ
صلعم واسطے تمھارے نوشتہ کہ نہ گمراہ ہو تملوگ بعد اوسکے اور بعض اونمین سے وہ شخص تھے
جو کہتے تھے اوس بات کو جو عمر نے کہا تھا پس جب بہت شور و غل اور اختلاف کیا لوگون نے
نزدیک نبی صلعم کے تب کہا پیغمبر صلعم نے اوٹھ جاؤ تملوگ میرے پاس سے کہا عبید اللہ کہا
کرتے تھے ابن عباس تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ چیز تھی کہ حائل ہوئی درمیان
رسول اللہ صلعم کے اور درمیان اسکے کہ لکھا جاوی واسطے اونلوگونکے یہ نوشتہ بسبب اختلاف
اور شور و غل کرنے اونلوگونکے تنبیہ اب صاحبان بصیرت اس حدیث کے مضمون کو ملاحظہ
فرماوین اور انصاف کرین کہ یہ تو بنص قرآنی ثابت ہی کہ پیغمبر بغیر وحی کوئی بات خواہش نفسانی
سے نہین کہتے تھے پس یہ ارشاد پیغمبر کا کہ آؤ مین تمھارے واسطے ایک نوشتہ لکھون کہ تملوگ
گمراہ نہو موجب وحی خدا کے تھا باوصف اسکے صحابہ نے شور و غل مچایا اور اختلاف کیا اہل بیت
سے اور پیغمبر کو نوشتہ لکھنے نہ دیا لاکن کسی صحابہ نے کچھ کہا نہین حضرت عمر نے بلا لحاظ و پاس
رسول بے تکلف کہہ دیا کہ درد کا غلبہ رسول اللہ کو ہی یعنی حالت بیماری اور شدت مرض مین جیسے
کلمات ہذیان وغیرہ کے زبان پر مریض کی جاری ہوتے ہین اوسی قسم کی یہ بات رسول اللہ نے
فرمائی ہی ہمکو کتاب خدا کافی ہی حالانکہ حدیث متواتر سے یہ ثابت ہوچکا ہی کہ پیغمبر خدا کبرات و مرات
فرما چکے تھے کہ مین تملوگونمین دو چیز گران چھوڑتا ہون ایک قرآن اور دوسرے اہل بیت اپنے
ان دونون سے اگر تمسک کروگے تو گمراہ نہوگے تا ورود حوض کوثر کے حضرت عمر نے صرف
قرآن پر کفایت کی اور بمقابلہ رسول اللہ صلعم کے اہل بیت نبی سے انحراف کیا یہ روگردانی
اہل بیت اول دلیل ہی کہ حضرت عمر کو پہلے سے معلوم تھا کہ آنحضرت صلعم جز امر خلافت حضرت
علی کے کہ بعد میرے علی خلیفہ صحیح ہی اور کچھ نہین لکھینگے لہذا بمقابلہ رسول اللہ صلعم کے بے تکلف
کہہ دیا کہ ہمکو کتاب خدا کافی ہی یعنی آپ کے اہل بیت سے کچھ کام نہین ہے چنانچہ بعد انتقال

حبیب ذوالجلال کے ویساہی حضرت عمر نے قبل تغسیل وتکفین وتدفین رسول اللہ کے
کیا کہ اہلبیت نبی تو آنحضرت کی تجہیز وتدفین مین مشغول تھے سقیفۂ بنی ساعدہ مین حضرت عمر اور
حضرت ابو عبیدہ جراح نے جاکر حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا اور آپ وزیر اعظم اونکے بن بیٹھے اور
اہلبیت پیغمبر کا تمسک اور اتباع نہ کیا جسکا حال مفصل ہمنے باب دوم مین لکھا ہے الغرض بحمداللہ
وتوفیقہ چودہ نصوص کتب معتمدہ اہل سنت سے تصریحاً واشعاراً خلافت بلافصل حضرت
علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بخوبی ثابت اور متحقق ہوگئی اب کچھ حاجت بیان کرنے
دلائل خلافت باقی گیارہ خلفاے رسول کے جو بعد حضرت علی کے یکے بعد دیگرے ہوے
نہین تھی مگر محض بنظر ازدیاد بصیرت وعقیدت ناظرین رسالہ کی وہ نصوص صریحہ ومعتمدہ جو
کتب اہل سنت وجماعت مین نسبت خلافت خلفاے دوازدگانہ کے وارد ہین حیز تحریر مین
آتی ہین پس جلد ثانی صحیح مسلم مین جو مع شرح نووی کی چھپی ہے بصفحہ (۱۱۹) سے کتاب الامارہ کے
سات حدیثین مفصلۂ ذیل منقول ہین حدیث اول عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یَنْقَضِیْ حَتّٰی یَمْضِیَ فِیْھِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً
قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ خَفِیَ عَلَیَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ قَالَ
کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ترجمہ حصین روایت کرتا ہے جابر ابن سمرہ سے جابر کہتا ہے کہ مین
اپنے باپ کے ساتھ خدمت مین رسول اللہ صلعم کی گیا پس سنا مینے پیغمبر صلعم کو کہتے تھے بتحقیق
یہ امر نہین منقضی ہوگا یہانتک کہ گزرین اوسمین بارہ خلیفہ جابر کہتا ہے کہ پھر آنحضرت نے ایسی بات کہی
کہ مجھپر پوشیدہ رہی پھر جابر کہتا ہے کہ مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرت صلعم نے کیا کہا جابر
کے باپ نے کہا کہ پیغمبر نے فرمایا کہ کل وہ قریش سے ہونگے حدیث دوسری حَدَّثَنَا
اِبْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ
مَاضِیًا مَا وَلِیَھُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ خَفِیَتْ عَلَیَّ فَسَاَلْتُ اَبِیْ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ترجمہ روایت کی ہے ہمسے ابو عمر
نے اوسنے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے عبد الملک ابن عمیر سے اور عبد الملک نے روایت کی

جابر ابن سمرہ سے جابر کہتا ہو کہ سُنا مینے نبی صلعم کو کہ کہتے تھے نہ گزریگا امر انسان کا جبتک
والی ہوں اونکے بارہ شخص پھر کلام کیا نبی صلعم نے ساتھ ایک کلمہ کے کہ مجھپر پوشیدہ
رہا پس پوچھا مینے اپنے باپ سے کہ کیا چیز کہی رسول اللہ صلعم نے پس کہا اونسے کہ فرمایا
پیغمبر صلعم نے وہ سب قریش سے ہین **حدیث تیسری** وحدثنا قتیبۃ بن
سعید قال نا ابو عوانۃ عن سماک عن جابر بن سمرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر الناس
ماضیا ترجمہ اور روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا اونسے بیان کیا ہمسے ابوعوانہ نے
سماک سے اور سماک سے جابر بن سمرہ نے بیان کیا اور جابر نے روایت کی نبی صلعم سے ساتھ
اسی حدیث کے اور نہین ذکر کیا جملہ لا یزال امر الناس ماضیا کو **حدیث چوتھی** حدثنا
ھدب ابن خالد الازدی قال نا حماد ابن سلمۃ عن سماک ابن
حرب قال سمعت جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ
ثم قال کلمۃ لم افھمھا فقلت لابی ما قال فقال کلھم من
قریش ترجمہ روایت کی ہمسے ہدب ابن خالد ازدی نے کہا اونسے کہ بیان کیا ہمسے
حماد ابن سلمہ نے ابن سماک ابن حرب سے کہا حماد نے سُنا مینے جابر ابن سمرہ سے جابر کہتا ہے
سُنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام غالب بارہ خلیفہ تک
پھر پیغمبر صلعم نے ایسا کلمہ کہا کہ مین اوسکو نہ سمجھا پس پوچھا مینے اپنے باپ سے کیا کہا پیغمبر صلعم
نے پس کہا اونسے کہ پیغمبر نے فرمایا کل وہ خلیفہ قریش سے ہین **حدیث پانچوین** حدثنا
ابوبکر بن ابی شیبۃ قال نا ابو معاویۃ عن داود عن الشعبی عن جابر
ابن سمرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر
عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال ثم تکلم بشیء لم افھمہ فقلت
لابی ما قال کلھم من قریش ترجمہ روایت کی ہمسے ابوبکر پسر شیبہ نے کہا
ابوبکر نے کہ بیان کیا ہمسے ابو معاویہ نے اور ابو معاویہ سے داؤد نے اور داؤد سے شعبی نے
اور شعبی نے جابر ابن سمرہ سے جابر کہتا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے ہمیشہ رہیگا یہ حکم غالب بارہ خلیفہ تک
جابر کہتا ہی کہ پھر پیغمبر صلعم نے کچھ بات کہی کہ مین اوسکو نہ سمجھا پس مینے اپنے باپ سے پوچھا

جو بات کہ پیغمبر نے کہی تھی میرے باپ نے کہا کہ پیغمبر نے فرمایا کہ کل وہ خلیفہ قریش سے ہونگے

حدیث چھٹیں حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَزْهَرُ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ روایت کی ہمسے نصر ابن علی جہضمی نے کہا نصر نے کہ بیان کیا مجھسے یزید ابن زریع نے کہا یزید نے کہ بیان کیا مجھسے ابن عون نے اسناد دوسری اسی حدیث کی یہ ہی اور روایت کی مجھسے احمد ابن عثمان نوفلی نے اور لفظ حدیث کی وہی ہین جو پہلی سناد مین ہے کہا اُسنے کہ بیان کیا ہمسے ازہر نے کہا ازہر نے کہ بیان کیا ہمسے ابن عون نے شعبی سے اور شعبی نے جابر ابن سمرہ سے جابر کہتا ہی کہ چلا مین طرف رسول اللہ صلعم کے اور ساتھ میرے میرا باپ تھا پس سنا مینے پیغمبر صلعم کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا یہ دین غالب استوار بارہ خلیفہ تک پھر پیغمبر صلعم نے ایک کلمہ کہا کہ بہرہ کر دیا مجھکو لوگون نے اوسکے سننے سے مینے اپنے باپ سے پوچھا کہ پیغمبر صلعم نے کیا کہا اونے کہا کہ کل وہ خلیفہ قریش سے ہونگے

حدیث ساتوین حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ انتہی بقدر الحاجۃ

ترجمہ روایت کی ہمسے قتیبہ پسر سعید اور ابو بکر پسر شیبہ نے کہا ان دونون نے کہ روایت کی ہمسے حاتم نے اور وہ بیٹا اسماعیل کا ہے اور اوسنے مہاجر پسر مسمار سے اور اوسنے عامر پسر سعد پسر ابی وقاص سے کہتا ہی کہ مینے خط لکھکر نافع اپنے غلام کے ہاتھ جابر بن سمرہ کے پاس اس مضمون سے بھیجا کہ مجھکو خبر دی تو اوس چیز سے

کہ جو سنا ہی تونے رسول اللہ صلعم سے کہا سعد ابن ابی وقاص نے کہ جابر نے مجکو جواب مین لکھا کہ
مینے سُنا رسول اللہ صلعم سے بروز جمعہ شام سنگسار ہونے اسلمی کے پس فرمایا پیغمبر صلعم نے
ہمیشہ رہیگا دین قایم یہانتک کہ قیامت قایم ہو یا ہون اوپر تم لوگون کے بارہ خلیفہ کل خلیفہ
قریش سے ہونگے تنبیہ ان احادیث سبعہ سے جو صحیح مسلم اصح الکتب بعد القرآن مین منقول
ہے مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کے روشن اور مبرہن ہے کہ مخبر صادق صلعم نے بعد اپنے بارہ
خلیفہ ہونیکی خبر دی اور بعض حدیث مین یہ بھی وارد ہے کہ تا قیام قیامت کے یہ خلافت قایم
رہیگی باوصف اسکے علماے اہل سنت وجماعت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کو جو اولاد پاک رسول اللہ
صلعم کی ہین باستثناے حضرت علی علیہ السلام کہ اس خلافت دوازدگانہ مبشرہ رسول اللہ صلعم
سے محروم کرکے سلاطین بنی امیہ کو جنکا ظلم وفسق عیان وآشکار ہے بعد خلفاے اربعہ
مسلمہ خود منصوب اور متعین کرتے ہین اور بعض علما کچھ سلاطین بنی امیہ اور کچھ خلفاے
عباسیہ کو منتخب کرکے بارہ خلیفہ قرار دیتے ہین چنانچہ شیخ ابن حجر مکی شیخ الاسلام اہل سنت
وجماعت نے کتاب صواعق محرقہ مین بصفحہ (۱۶) و (۱۷) بعد ذکر احادیث خلافت
دوازدگانہ کے تعیین بارہ خلیفہ کی تفصیل مندرجہ ذیل کی ہے قَالَ الْقَاضِی
عِیَاضٌ لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْاِثْنَیْ عَشَرَ فِی هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ وَمَا شَابَهَهَا
اِنَّهُمْ یَکُوْنُوْنَ فِی مُدَّةِ عِزَّةِ الْخِلَافَةِ وَقُوَّةِ الْاِسْلَامِ وَاِسْتِقَامَةِ
اُمُوْرِهٖ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلٰی مَنْ یَقُوْمُ بِالْخِلَافَةِ وَقَدْ وُجِدَ هٰذَا فِیْمَنِ
اجْتَمَعَ عَلَیْهِ النَّاسُ اِلٰی اَنِ اضْطَرَبَ اَمْرُ بَنِیْ اُمَیَّةَ وَوَقَعَتْ
بَیْنَهُمُ الْفِتْنَةُ زَمَنَ الْوَلِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ فَاتَّصَلَتْ تِلْكَ الْفِتَنُ
بَیْنَهُمْ اِلٰی اَنْ قَامَتِ الدَّوْلَةُ الْعَبَّاسِیَّةُ فَاسْتَاْصَلُوْا اَمْرَهُمْ
قَالَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ فِی فَتْحِ الْبَارِیْ کَلَامُ الْقَاضِیْ هٰذَا
اَحْسَنُ مَا قِیْلَ فِی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَرْجَحُهُ لِتَاْیِیْدِهٖ بِقَوْلِهٖ فِیْ بَعْضِ
طُرُقِهِ الصَّحِیْحَةِ کُلُّهُمْ یَجْتَمِعُ عَلَیْهِ النَّاسُ وَالْمُرَادُ بِاجْتِمَاعِهِمْ
اِنْقِیَادُهُمْ لِبَیْعَتِهٖ وَالَّذِیْ اجْتَمَعُوْا عَلَیْهِ الْخُلَفَاءُ الثَّلَاثَةُ ثُمَّ
عَلِیٌّ اِلٰی اَنْ وَقَعَ اَمْرُ الْحَکَمَیْنِ فِیْ صِفِّیْنَ فَتَسَمّٰی مُعَاوِیَةُ یَوْمَئِذٍ
بِالْخِلَافَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا عَلَیْهِ عِنْدَ صُلْحِ الْحَسَنِ ثُمَّ عَلٰی وَلَدِهٖ

بيزيد ولم ينتظم للحسين امر بل قتل قبل ذلك ثم لما مات
يزيد اختلفوا الى ان اجتمعوا على عبد الملك بعد قتل ابن
الزبير ثم على اولاده الاربعة الوليد فسليمان فيزيد
فهشام وتخلل بين سليمان ويزيد عمر بن عبد العزيز
فهؤلاء سبعة بعد الخلفاء الراشدين والثاني عشر الوليد بن
يزيد بن عبد الملك اجتمعوا عليه لما مات عمه هشام
فولي نحو اربع سنين ثم قاموا عليه فقتلوه وانتشرت
الفتن وتغيرت الاحوال من يومئذ ولم يتفق ان يجتمع الناس
على خليفة بعد ذلك لوقوع الفتن بين من بقي من بني امية
ولخروج المغرب الاقصى عن العباسيين تغلب المروانيين
على الاندلس الى ان تسموا بالخلافة وانفرط الامر الى
ان لم يبق في الخلافة الا الاسم بعد ان كان يخطب
لعبد الملك في جميع اقطار الارض شرقا وغربا يمينا وشمالا مما
غلب عليه المسلمون ولا يتولى احد في بلد امارة في شيء
الا بامر الخليفة وقيل المراد وجود اثني عشر خليفة في جميع
مدة الاسلام الى القيمة يعملون بالحق وان لم يتوالوا ويؤيده
قول ابي الجلد كلهم يعمل بالهدى ودين الحق منهم
رجلان من اهل بيت محمد صلى الله عليه وسلم فعليه المراد
بالهرج الفتن الكبار كالدجال وما بعده وبالاثني
عشر الخلفاء الاربعة والحسن ومعاوية وابن الزبير وعمر بن
عبد العزيز قيل ويحتمل ان يضم اليهم المهدي العباسي
لانه في العباسيين كعمر بن عبد العزيز في الامويين
والطاهر العباسي ايضا لما اوتيه من العدل ويبقى الاثنان
المنتظر احدهما المهدي لانه من آل بيت محمد صلى الله
عليه وسلم وحمل بعض المحدثين الحديث السابق على من

يلي بعد المهدي لرواية ثم يلي الامر بعده اثنا عشر رجلا ستة من ولد الحسن وخمسة من ولد الحسين وآخر من غيرهم لكن سياتي في الكلام على الاية الثانية عشر من فضائل اهل البيت ان هذه الرواية واهية جدا فلا يعول عليها ترجمہ

کہا قاضی عیاض نے شائد مراد بارہ سے بیچ ان حدیثون کے اور جو مانند انکے ہین یہ ہو کہ ہونگی وہ بارہ خلیفہ بیچ مدت غلبہ خلافت وقوت اسلام اور استقامت امور اسلام کے اور اجتماع اوپر اوس شخص کے کہ قایم ہو ساتھ خلافت کے اور بتحقیق پایا گیا یہ بیچ اون لوگون کے جنپر لوگون نے اجماع کیا یہانتک کہ مضطرب ہوا امر بنی امیہ کا اور واقع ہوا فتنہ درمیان بنی امیہ کے زمانہ ولید ابن یزید مین پس متصل رہے یہ فتنے درمیان بنی امیہ کے زمانہ ولید ابن یزید مین پس متصل رہے یہ فتنے درمیان بنی امیہ کے یہانتک کہ قایم ہوئی دولت عباسیہ کی پس عباسیون نے استیصال کیا بنی امیہ کا کہا شیخ الاسلام نے فتح الباری کے کہ کلام قاضی کا بہترین سخنان جو اس حدیث مین کہی گئی ہین ہے اور غالب تر اون اقوال مین ہے بسبب اسکے کہ تائید کلام قاضی کی قول سے رسول اللہ صلعم کے جو بعض طریقہ صحیحہ حدیث مین وارد ہے کہ کل اون خلفاء پر اجماع لوگون کا ہوگا اور مراد اجتماع ناس سے فرمانبرداری کرنا لوگون کا ہے واسطے بیعت خلیفہ کے اور وہ خلیفے جنپر اجتماع لوگون نے کیا خلفاء ثلثہ ہین پھر علی ہین تا اینکہ واقع ہوا حکم دو پنچ کا بیچ صفین کے پس نامزد کیا گیا معویہ اوسدن سے ساتھ خلافت کے پھر اجتماع کیا لوگون نے اوپر معویہ کے وقت صلح حسن کے پھر یزید بیٹے معویہ کے اور نہین منتظم ہوا کوئی امر واسطے حسین کے بلکہ قتل کئے گئے حسین قبل اجتماع کے پھر جب مرا یزید اختلاف کیا لوگون نے یہانتک کہ اجتماع کیا لوگون نے اوپر عبد الملک کے بعد قتل پسر زبیر کے پھر اوپر چار بیٹے عبد الملک کے کہ پہلا ولید دوسرا سلیمان تیسرا یزید چوتھا ہشام ہے اور بیچ مین سلیمان اور یزید کے عمر ابن عبد العزیز نے رخنہ ڈالا پس یہ سات شخص ہین بعد خلفائے راشدین کے اور بارہوان ولید پسر یزید پسر ہشام کا ہے اجتماع ہوا لوگون کا اوپر اوسکے جب مرا چچا اوسکا ہشام پس حاکم رہا قریب چار برس تک کے پس کھڑے لوگ اوسپر پس قتل کیا اوسکو اور پھیل گئے فتنے اور بدل گئی حالات اوس روز سے اور بعد اسکے اتفاق نہوا کہ اجتماع ہو لوگون کا کسی خلیفہ پر بسبب واقع ہونے فتنون کے درمیان باقیماندگان بنی امیہ کے اور بسبب نکلنے

مغرب اقصےٰ کے عباسیون سے بنا بر غالب ہونے بنی امیہ کے اوپر اندلس کے تا اینکہ نا فرد ہوئے
عباسی ساتھ خلافت کے اور اتنی کمی امر خلافت کی ہوئی کہ سوا نام کے کچھ باقی نہ رہا بعد از انکہ خطبہ
پڑھا جاتا تھا واسطے عبد الملک کے بیچ کل اطراف زمین پورب پچھم اوتر دکھن اوس چیز سے کہ
غلبہ کیا اوسپر مسلمانون نے اور کوئی متولی حکومت کا کسی شہر مین بیچ کسی چیز کے نہین ہوتا
تھا مگر بحکم خلیفہ کے اور کہا گیا ہی کہ مراد وجود بارہ خلیفہ سے بیچ جمیع مدت اسلام کے ہی قیامت
تک کہ عمل بحق کرتے رہے ہون اگرچہ پے در پے ایک دوسرے کے نہون اور تائید کرتا ہی اس قول
کی قول ابی الجلد کا کہ کل خلفا عمل کرینگے ساتھ رہنمائی اور دین حق کی اونمین سے دو شخص
اہل بیت محمد صلعم سے ہین پس اوپر اس قول کے ہرج سے مراد فتنہ ہاے بزرگ ہین مثل دجال
اور بعد دجال کے اور مراد بارہ خلفاء سے خلفاء اربعہ اور حسن اور معویہ اور ابن زبیر
اور عمر ابن عبد العزیز ہین اور کہا گیا محتمل ہے کہ ملایا جاوے انہین خلفاء کے ساتھ مہدی عباسی
اسواسطے کہ مہدی عباسیون مین مثل عمر ابن عبد العزیز کے بنی امیہ مین ہی اور ظاہر عباسی بھی
اسواسطے کہ دیا گیا تھا اوسکو عدل باقی رہے دو منتظر ایک اونمین سے مہدی ہین اسلیے کہ حضرت
مہدی اہل بیت محمد صلعم سے ہین اور حمل کیا ہی بعض محدثین نے حدیث سابق کو اوپر اوسکے کہ
جو آویگا بعد مہدی کے بدلیل ایک حدیث کے وہ یہ ہی کہ پھر والی امر خلافت کے ہونگے بعد مہدی کے
بارہ مرد چھ اولاد حسن سے اور پانچ اولاد حسین سے اور ایک غیر انکا ہوگا لکن قریب ہی کہ آویگا ذکر
اونکا بیچ بیان بارہوین آیت کے کہ جو فضائل اہل بیت مین ہی تحقیق کہ یہ روایت واہی ہی قطعا پس
نہین اعتماد کیا جاویگا اوپر اوسکے تنبیہ اس تمام عبارت سے ظاہر و باہر ہے کہ علما و محدثین اہل سنت
و جماعت تعیین خلفاء دوازدہ گانہ بمبشرہ رسول اللہ صلعم مین مختلف الاقوال ہین چنانچہ
تین قول علماء کی شیخ ابن حجر مکی نے بیان کرکے قول ثالث کو واہی اور غیر معتمد لکھا ہی اور منجملہ دو قول کے
قول اول جسکو قاضی عیاض نے لکھا ہی اوسکو احسن اور ارجح الاقوال قرار دیا ہی اوسکے رو سے
خلفاء دوازدگانہ حسب تفصیل ذیل ہوتے ہین خلیفۂ اول حضرت ابوبکر خلیفۂ دوم حضرت عمر
خلیفۂ سوم حضرت عثمان خلیفۂ چہارم حضرت علی خلیفۂ پنجم حضرت معویہ خلیفۂ ششم حضرت یزید
خلیفۂ ہفتم حضرت عبد الملک ابن مروان خلیفۂ ہشتم حضرت ولید ابن عبد الملک خلیفۂ نہم
حضرت سلیمان بن عبد الملک خلیفۂ دہم حضرت یزید ابن عبد الملک خلیفۂ یازدہم حضرت
ہشام ابن عبد الملک خلیفہ دوازدہم حضرت ولید پسر یزید پسر ہشام اور یہ بھی عبارت

مذکورہ مین لکھا ہی کہ بیچ مین سلیمان اور یزید کے عمر ابن عبد العزیز خلل انداز ہوئے پس باوصفیکہ
علماے اہل سنت، وجماعت حضرت عمر ابن عبد العزیز کے عدل وداد اور پابندی شریعت
کے قائل اور معترف ہین معلوم نہین ہوتا ہی کہ پھر کیون اونکو اس منصف جلیل خلافت رسول
سے محروم کرتے ہین اور اگر حضرت عمر ابن عبد العزیز بھی خلفاء دوازدگانہ مین محسوب کیے جاوین
تو تیرہ خلیفہ ہو جاوینگے علاوہ اسکے زیادہ تر محل حیرت اس امر مین ہی کہ کل خلفاے
بنی امیہ باستثناے حضرت عثمان کی بتفصیل ذیل تیرہ شخص ہوتے ہین چنانچہ مع حضرت
عمر ابن عبد العزیز نو شخص کے نام لکھے گئے انکے سوا حضرت معویہ ابن یزید اور حضرت یزید الناقص
اور حضرت مروان ابن حکم اور حضرت ابراہیم ابن الولید بن عبد الملک اور حضرت مروان الحمار
پانچ شخص اور ہین مگر نوعیت خلافت اور کیفیت اجتماع ناس کی ان لوگون پر بطرز واحد ہی اور
کلہم نامزد بخلیفہ بھی ہوئے ہین پھر انھین سے بعض کو خلیفہ قرار دینا اور بعض کو خلافت سے
خارج کر دینا کیونکر عقل سلیم قبول کر سکتی ہی طرفہ تر یہ ہی کہ خود شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین
بصفحہ (۱۹۳) لکھتے ہین وَاَمَّا مَا اَخْرَجَہٗ ابْنُ اَبِی شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ عَنْ
سَعْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ قُلْتُ لِسَفِیْنَۃَ اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ
الْخِلَافَۃَ فِیْهِمْ فَقَالَ کَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْکٌ مِنْ
اَشَرِّ الْمُلُوْکِ وَاَوَّلُ الْمُلُوْکِ مُعٰوِیَۃُ فَلَا یُتَوَهَّمُ مِنْهُ اَنْ لَا خِلَافَۃَ
لِمُعَاوِیَۃَ لِاَنَّ مَعْنَاهُ اَنَّ خِلَافَتَہٗ وَاِنْ کَانَتْ صَحِیْحَۃً اِلَّا اَنَّہٗ غَلَبَ
عَلَیْهَا مُشَابَهَۃُ الْمُلْکِ لِاَنَّهَا خَرَجَتْ عَنْ سُنَنِ خِلَافَۃِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِیْنَ فِیْ کَثِیْرٍ مِنَ الْاُمُوْرِ فَهِیَ حَقَّۃٌ وَصَحِیْحَۃٌ مِنْ حِیْنِ
نُزُوْلِ الْحَسَنِ لَہٗ وَاجْتِمَاعِ النَّاسِ اَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ عَلَیْهِ وَبِلْکَ
مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ وَقَعَ فِیْهَا اُمُوْرٌ نَاشِئَۃٌ عَنْ اِجْتِهَادَاتٍ غَیْرِ مُطَابِقَۃٍ
لِلْوَاقِعِ لَا یَاْثَمُ بِهَا الْمُجْتَهِدُ لٰکِنَّهَا تُوَخَّرُ عَنْ دَرَجَاتِ ذَوِی الْاِجْتِهَادَاتِ
الصَّحِیْحَۃِ الْمُطَابِقَۃِ لِلْوَاقِعِ وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَۃُ وَالْحَسَنُ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ فَمَنْ اَطْلَقَ عَلٰی وِلَایَۃِ مُعَاوِیَۃَ اَنَّهَا مُلْکٌ اَرَادَ مِنْ حَیْثُ
مَا وَقَعَ فِیْ خِلَالِهَا مِنْ تِلْکَ الْاِجْتِهَادَاتِ الَّتِیْ ذَکَرْنَاهَا وَمَنْ
اَطْلَقَ عَلَیْهَا اَنَّهَا خِلَافَۃٌ اَرَادَ اَنَّہٗ بِنُزُوْلِ الْحَسَنِ لَہٗ وَاجْتِمَاعِ

اَهْلِ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ عَلَيْهِ صَارَ خَلِيْفَةً حَقٍّ مُطَاعًا يَجِبُ لَهٗ مِنْ
حَيْثُ الطَّاعَة وَالْاِنْقِيَادِ مَا يَجِبُ لِلْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ قَبْلَهٗ وَلَا
يُقَالُ بِنَظِيْرِ ذٰلِكَ فِيْمَنْ بَعْدَهٗ لِاَنَّ اُولٰئِكَ لَيْسُوْا مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ
بَلْ مِنْهُمْ عُصَاةٌ فَسَقَةٌ لَا يُعَدُّوْنَ مِنْ جُمْلَةِ الْخُلَفَاءِ بِوَجْهٍ بَلْ مِنْ
جُمْلَةِ الْمُلُوْكِ بَلْ مِنْ اَشْرَارِهِمْ اِلَّا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَاِنَّهٗ
مُلْحَقٌ بِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَكَذٰلِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ **ترجمہ** اور لکن
وہ روایت کہ اخراج کیا ہے پسر ابی شیبہ نے بیچ کتاب مصنف کی سعد ابن جمہان سے کہا سعدنے
کہ پوچھا مینے سفینہ سے کہ بنی امیہ گمان کرتے ہین کہ بتحقیق خلافت اون لوگونمین ہے سفینہ نے کہا
کہ بنی الزرقا نے
جھوٹھ کہا وہ لوگ بادشاہ ہین بلکہ بدترین بادشاہون سے
ہین اوّل اون بادشاہونمین معاویہ ہے پس نہ وہم کیا جاوے کہ بتحقیق معاویہ کے لئے خلافت نہین ہے
اسواسطے کہ معنی اس روایت کے یہ ہین کہ بتحقیق خلافت معٰویہ کی اگرچہ صحیح ہے لاکن غالب ہو اوپر
خلافت معٰویہ کے مشابہت بادشاہی کے اسواسطے خلافت معٰویہ کی نکلگئی سنتہاے راشدین
سے بیچ اکثر امور کے پس وہ خلافت حق ہے اور صحیح ہے وقت نزول حسن سے واسطے معٰویہ کے اور
اجتماع اہل حل وعقد سے اوپر معاویہ کے اور یہ خروج سنتہاے خلفاے راشدین اس حیثیت سے ہے
کہ بتحقیق شان یہ ہے کہ واقع ہوئے بیچ خلافت معٰویہ کے ایسے امور کہ پیدا ہونیوالے ہین اجتہادات
غیر مطابق واقع سے ایسے کہ نہین گنہگار ہوتا ہے اوس سے مجتہد لاکن وہ اجتہادات غیر مطابق
واقع کے موخر کر دیتے ہین درجات صاحبان اجتہادات صحیح مطابق واقع سے اور وہ خلفاے اربعہ
اور حسن ہین راضی ہو اللہ اونسے پس جس شخص نے اوپر حکومت معٰویہ کے اطلاق کیا کہ وہ حکومت
بادشاہی تھی ارادہ کیا اوسنے اس حیثیت سے کہ درمیان اوسی حکومت کے واقع ہوئے اجتہاد
جسکو ہمنے بیان کیا ہے اور جس شخص نے اطلاق کیا اوس حکومت پر کہ بتحقیق وہ خلافت ہے ارادہ
کیا اوسنے کہ بتحقیق شان یہ ہے کہ بسبب نزول حسن اور اجتماع اہل حل وعقد کے ہوگیا معٰویہ خلیفہ
برحق اطاعت کردہ شدہ واجب ہے معٰویہ کی اطاعت اور انقیاد اوس حیثیت سے جیسے واجب
تھی خلفاے راشدین کی قبل معٰویہ کی اور نہین کہا جاویگا کہ دیکھی جاویگی یہی اطاعت اور
انقیاد بیچ اوس شخص کے جو بعد معاویہ کے ہوا ہے اسواسطے کہ بتحقیق وہ لوگ اہل اجتہاد سے
نہین ہین بلکہ وہ لوگ نافرمان اور فاسق ہین نہ شمار ہونگے وہ لوگ جملہ خلفاء سے ساتھ

سی وجہ کے بلکہ جملہ بادشاہون سے بلکہ بدترین بادشاہون سے ہین مگر عمر ابن عبد العزیز پس
تحقیق عمر ابن عبد العزیز شامل ہی ساتھ خلفاے راشدین کے اور ایسا ہی ابن زبیر ہے
ہر چند شیخ ابن حجر مکی حضرت معٰویہ کے بچانے کیواسطے تاویلات رکیکہ کرتے ہین مگر صاحبان
عقل و فہم ہرگز ایسی باتون کو تسلیم نہین کر سکتے ہین کسواسطے کہ اگر حضرت معٰویہ بذریعۂ
اجتہاد غیر مطابق واقع کے گنہگار نہین ہو سکتے ہین اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام جنگ کرنیکی عوض مین مستحق ایک ثواب کے ہین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ حضرت
یزید خلف الرشید اونکے جنکو خود حضرت معٰویہ نے اپنی حیات مین ولیعہد اپنا کرکے بیعت
کی اہل مدینہ تک سے لی تھی امام حسین علیہ السلام کے قتل کرانے اور مقید
و اسیر کرنے اور شہر بشہر پھرانے و زیارت رسول کے بذریعہ اجتہاد مطابق غیر
واقع کے بری الذمہ نہون بالخصوص ہرگاہ حضرت یزید حسب تصریح مندرجۂ بالا بارہ
خلفاے رسول اللہ مین باعتراف خود شیخ ابن حجر مکی کے معدود و محسوب ہین کسلیے کہ
کوئی فرق درمیان اجتہاد حضرت معٰویہ اور حضرت یزید کے پایا نہین جاتا ہے اگرچہ جنگ
صفین مین حضرت علی بدرجۂ شہادت فایز نہین ہوئے مگر صدہا صحابی بدری و احدی وغیرہ
ت یاوران حضرت معٰویہ سے شہید ہوئے ہین علاوہ اسکے صفحہ (۸) مین بیچ کتاب
ازالۃ الخفا کے منقول ہے درحدیث صحیح وارد شدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم
خبر دادند کہ چندگاہ نبوت و رحمت خواہد بود بعد ازان خلافت و رحمت بعد ازان ملک
عضوض بعد ازان جبریت و عتو و در بعض روایات خلافت بر منہاج نبوت واقع شدہ
بثبوت رسیدہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم خبر دادند = اَلخِلَافَۃُ بَعدِی
ثلٰثون سِنَۃً یعنی خلافت بعد میرے تیس برس ہی اور لفظ ملک پر جو اوپر لکھا گیا ہی حاشیہ
ہی یعنی سلطنتی خواہد بود کہ دران بر رعیت ظلم و ستم خواہد رسید و عض گزیدن را گویند
پس اس روایت سے ثابت ہی کہ خلافت تیس برس ہی بعد اسکے بادشاہان گزندہ ہونگے
اور مسلمات اہل اسلام سے ہی کہ کوئی قول رسول اللہ صلعم کا بغیر وحی کے نہین ہوتا تھا اور
کا بغیر مصلحت کے صادر نہین ہوتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ ہرگاہ خلافت تو تیس ہی برس تھی
رسول اللہ صلعم نے بادشاہان گزندہ کو کیون اپنی خلافت مین محسوب فرمایا اور محصور بارہ
مین کیا حالانکہ حسب تصریح بالا علاوہ حضرت عثمان کے تیرہ بادشاہ بنی امیہ اور باون

خلفاے بنی العباس ایک ہی قسم اور صنف کے ہوئے ہین الا شاذ اور بعض خلفاے بنی امیہ اور عباسیہ کو علماے اہل سنت اونسے مستثنی کر کے متصف بعدل و داد کرتے ہین پس ان کل خلفائے بنی امیہ اور بنی العباس سے چند کس کو منتخب کر کے عدد بارہ خلیفہ کی پوری کرنی کس قاعدہ اور اصول شرعیہ سے ہی حالانکہ کوئی حدیث بتعیین اسما ان خلفاء دوازدگانہ کی علماے اہل سنت وجماعت بیان نہین کرتے ہین اور ہر گاہ بعض احادیث خلفاء دوازدگانہ مین یہ بھی وارد ہی کہ یہ بارہ خلیفہ تا قیام قیامت ہونگے تو پھر کیونکر اطلاق اوسکا خلفاے بنی امیہ پر ہوگا پس ضرور ہوا کہ یا حدیث خلافت سی سالہ موضوع اور جعلی ہی یا احادیث سبعہ خلافت خلفاء دوازدگانہ جھوٹی اور بنائی ہوئی ہین لاکن خلافت سی سالہ کی صرف ایک حدیث ہے اور خلافت خلفاے دوازدگانہ کی سات حدیثین ہین اور صحیح مسلم مین کہ اصح الکتب بعد القران ہی منقول ہین تو ضرور ہی کہ یہ احادیث سبعہ صحیح اور حدیث واحد موضوع اور جعلی ہو اور ہر گاہ یہ ساتون حدیثین صحیح قرار پائین اور خلفاے دوازدگانہ جنکو حسب تفصیل مندرجہ بالا علماے اہل سنت وجماعت خلیفہ رسول کا قرار دیتے ہین بفرض محال مان لئے جاوین کہ بمصداق احادیث خلفاے دوازدگانہ کے وہی اشخاص خلیفہ رسول ہوئے ہین تو لازم آتا ہے کہ اطاعت اون خلفاے دوازدگانہ کی مثل اطاعت رسول اللہ صلعم امت پر واجب و لازم ہو کسلئے کہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۱۰۸۱) بیچ کتاب الاحکام کے منقول ہے - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ ترجمہ باب قول اللہ کا اطاعت کروتملوگ اور اطاعت تملوگ رسول اور صاحبان حکم کے تم مین سے روایت کی مجھ سے عبدان نے کہا اونسے کہ خبر دی مجھکو عبد اللہ یونس سے اور یونس نے زہری سے زہری نے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو سلمہ پسر عبد الرحمن کہ تحقیق سنا ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہ بتحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جسنے اطاعت میری اور پس بتحقیق اوسنے اطاعت کی خدا کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس بتحقیق اوس

نافرمانی کی خدا کی اعلام ہدایت انضمام اس حدیث مین لفظ امیری وارد ہی اور امیر بمعنی
خلیفہ کتب احادیث اہل سنت وجماعت مین مستعمل ہی دیکھو صفحہ (۱۱۹) جلد دوم صحیح مسلم کو جس سے
سات حدیثین خلیفہ اثنا عشر کی کتاب الامارہ سے اوپر لکھی گئی ہین پس چونکہ اس حدیث کو
شیخ بخاری نے تفسیر آیہ اَطِیعُوااللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ
مین لکھا ہی اس سے ثابت ہوا کہ اولی الامر سے اس آیہ شریفہ مین خلفاے رسول اللہ صلعم کے مراد
ہین اور یہی عقیدہ شیعون کا ہی اور چونکہ اللہ تعالی نے اس آیہ کریمہ مین دو مرتبہ لفظ اطیعوا کا اوپر
لفظ اللہ اور رسول کے استعمال فرمایا ہی اولی الامر پر لفظ اطیعوا کا وارد نہین ہے اس مین یہ نکتہ
لطیف ہی کہ خلیفہ رسول مطاع مطلق نہین ہی بلکہ حافظ ونگہبان اور جاری کرنیوالا احکام رسول
کا ہے تو اطاعت خلیفہ عین اطاعت رسول کی ہی لہذا اللہ تعالی نے حکم اطاعت رسول واولوالامر
کا ایک ہی صیغہ اَطِیعُوا سے ارشاد فرمایا بہرحال بنص قرآنی کہ جسکی تفسیر حدیث بخاری سے
بیان ہوئی اطاعت خلیفہ رسول کی مثل اطاعت خدا ورسول کے ہر مسلمان پر فرض ولازم اور
نافرمانی خلیفہ کی عین نافرمانی خدا ورسول کی ہی پس ہرگاہ حسب تصریح شیخ ابن حجر مکی شیخ الاسلام
اہل سنت وجماعت ودیگر اعاظم علماے فرقہ مذکورہ مثل قاضی وعلامہ جلال الدین سیوطی وغیرہم
کے خلفاے دوازدگانہ رسول اللہ صلعم مین حضرت یزید خلیفہ الرشید حضرت معویہ کے بھی
معدود ومتعین ہین تو اطاعت حضرت یزید کی بھی معاذاللہ فرض ولازم ہوگی پس بحکم حضرت
یزید کے ابن زیاد اور عمر ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور سنان ابن انس وغیرہم شرکار قتل
جناب امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کچھ قتل فرزندان رسول وہتک حرمت ذریات علی
وبتول کی کیا وہ سب عین حق وصواب تھا بلکہ مرتکبین اس ظلم وجور کے معاذاللہ عنداللہ مستحق
اجر وثواب کے ہوئے اور شہادت حضرت خامس آل عبا روحی لہ الفداء
باطل اور کالعدم ہوگئی اور عیاذاً باللہ حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا نے بغاوت
کی کہ نافرمانی اُولی الامر کی کی پس اگر اسیکا نام اسلام ہی تو ایسے اسلام کو ہمارا سلام ہے اور اگر
بفرض محال تسلیم کرلیا جاوے کہ یہ ساتون حدیثین جسمین رسول اللہ صلعم نے بعد اپنے بارہ
خلیفہ ہونیکی خبر دی ہی صحیح نہین ہی بلکہ وضعی اور جعلی ہین اور حدیث اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ
سَنَۃً وَبَعْدَہٗ مُلْکٌ عَضُوْضٌ یعنی خلافت تیس برس ہی بعد اسکے بادشاہان
درندہ ہین صحیح اور معتمد ہی تو خلافت سنی ۳۰ سالہ کا حساب بموجب تصریح مندرجہ مدارج النبوۃ

کی حسب تفصیل ذیل ہے چنانچہ مدت خلافت حضرت ابوبکر کی صفحہ (۶۷۲) مین کتاب مذکور کے
یہ لکھی ہے ولادت وے بعد از مولد آنحضرت است بدو سال وچند ماہ واین مدت خلافت
اوست کہ تمام شد مر او را بعد از حضرت اس عبارت مین تعیین ماہ کی نہین ہے مگر تاریخ الخلفا
مین بصفحہ (۵۹) لکھا ہے وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلِيَ اَبُوْبَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَسَبْعَةَ
اَشْهُرٍ ترجمہ اور اخراج کیا ہے حاکم نے ابن عمر سے کہا اونہون نے کہ خلافت کی ابوبکر نے
دو برس سات مہینہ اور مدت خلافت حضرت عمر کی اوسی صفحہ مین کتاب مدارج النبوۃ کے مرقوم ہے
و مدت خلافت او دہ سال و شش ماہ اور مدت خلافت حضرت عثمان کی بصفحہ (۶۷۴) کتاب
مذکور مین لکھی ہے مدت خلافت او دوازدہ سال اور کتاب مذکور کے صفحہ (۶۷۵) مین مدت
خلافت حضرت علی کی یہ لکھی ہے وشہید کردہ شد وے بر راس ثلثین سنہ وتمام شد
بوے مدت خلافت و بود خلافت وے چہار سال وہفت ماہ و شش روز یا دوازدہ و بعض
چہار سال ونہ ماہ گفتہ وتمام شد سال پنجم بولد وے امام حسن مجتبیٰ پس بتفصیل مندرجۂ بالا کل زمان
خلافت خلفاے اربعہ مسلمہ اہل سنت وجماعت کا اونتیس سال اور آٹھ مہینہ اور چھہ روز ہوا تو
خلافت سی سالہ مین صرف تین مہینہ اور چوبیس روز باقی ہے اور بصفحہ (۶۸۴) کتاب مذکور کے
حالات حضرت معٰویہ مین لکھا ہے ومتولی شد شام را بعد از برادرش یزید بن ابی سفیان در
زمن عمر ابن الخطاب وہمیشہ بود متولی وحاکم شام تا چہل سال ازان در زمان عمر وتمام مدت
خلافت عثمان وخلافت علی وابن وے حسن ومجموع آن بست سال است تا مستبد ومستقل
شد بامارت بتسلیم حسن ابن علی امور او بوی در سنہ احدی واربعین وبست سال دیگر گذشت
تا وفات یافت در سنہ ستین در رجب بدمشق بہرحال اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت
معٰویہ نے چالیس برس خلافت کی بیس برس تا صلح حضرت امام حسن علیہ السلام کے
پورے ہوئے اگر یہ بیس سال خلافت سی سالہ مین محسوب کئے جاوین تو بیس برس تک
بقول علماے اہل سنت کے خلافت راشدہ اور حقہ ہوگی باقی رہے بیس برس جو حضرت معٰویہ
نے علاوہ اسکے خلافت کی وہ داخل خلافت بادشاہان گزندہ کی ہوگی تو حضرت معٰویہ
داخل بادشاہان گزندہ اور اشر الملوک ہوئے پس اب حضرات اہل سنت وجماعت کو اختیار
ہے چاہین ساتون حدیث خلفاے دوازدگانہ کو صحیح قرار دیکر حضرت یزید کو خلیفہ برحق اور
خون سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کو مباح وجائز قرار دیوین یا حضرت معٰویہ کو بادشاہ

گزندہ اور اشہر الملوک قرار دیکر زمرۂ کبار صحابہ سے خارج فرماویں بہر حال بنظر انہیں اشکال اور دقت کے بعض علمائے
اہل سنت وجماعت نے مجبور ہو کر لکھا ہے کہ اطلاق خلفاء دوازدگانہ کا اوپر ملوک بنی امیہ اور بنی العباس کے بسبب کثرت
تعداد اور ظلم فاحش اون کے نہیں ہو سکتا ہے بلکہ جز دوازدہ امام کے کہ جو اولاد رسول اللہ صلعم سے ہیں کوئی
شخص مصداق ان خلفاء دوازدہ گانہ کا نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ کتاب ینابیع المودۃ میں بعد ذکر اون احادیث
کے جنمیں پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونگے بصفحہ (۴۴۶) لکھا ہے قال بعض المحققین
اِنَّ الاحادیث الدّالة علیٰ کون الخلفاء بعدہٗ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم اثنا عشر قد اشتھرت من طرق کثیرة فبشرح الزمان
وتعریف الکون والمکان علم انّ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم من حدیثہ ھذا الائمة الاثنا عشر من اھل بیتہ وعترتہ
اذ لا یمکن ان یحمل ھذا الحدیث علی الخلفاء بعدہٗ من اصحابہ
لقلتھم عن اثنی عشر ولا یمکن ان یحملہ علی الملوک الاموية
لزیادتھم علی اثنی عشر وبظلمھم الفاحش الا عمر بن عبد العزیز
ولکونھم غیر بنی ھاشم لانّ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال کلھم
من بنی ھاشم فی روایة عبد الملک عن جابر واخفاء صوتہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی ھذا القول یرجح ھذہ الروایة
لانھم لا یحسنون خلافة بنی ھاشم ولا یمکن ان یحملہ
علی الملوک العباسیة لزیادتھم علی العدد المذکور ولقلة
رعایتھم الآیة قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربیٰ
وحدیث الکساء فلا بد من ان یحمل ھذا الحدیث علی الائمة
الاثنی عشر من اھل بیتہ وعترتہ صلی اللہ علیہ وسلم لانھم کانوا
اعلم اھل زمانھم واجلھم واورعھم واتقاھم واعلاھم نسبا
وافضلھم حسبا واکرمھم عند اللہ وکان علومھم عن آبائھم
متصلا بجدھم صلی اللہ علیہ وسلم بالوراثة واللدنیة کذا
عرفھم اھل العلم والتحقیق واھل الکشف والتوفیق
ویؤید ھذا المعنی ای انّ مراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الائمة الاثنا عشر

مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَنَسْلِهٖ وَبِتَرْجَمَةِ حَدِیْثِ الثَّقَلَیْنِ وَالْاَحَادِیْثِ الْمُتَکَثِّرَةِ
الْمَذْکُوْرَةِ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ وَغَیْرِهَا وَاَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَیْهِ الْاُمَّةُ فِیْ رِوَایَةٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَمُرَادُهٗ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاُمَّةَ تَجْتَمِعُ عَلَی الْاِقْرَارِ بِاِمَامَةِ کُلِّهِمْ
وَقْتَ ظُهُوْرِ قَائِمِهِمِ الْمَهْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ کہا بعض محققین نے
تحقیق حدیثین دلالت کرنیوالی اوپر ہونے خلفا بعد پیغمبر صلعم کے بارہ تحقیق مشہور ہے بیچ بہت طریقون سے
پس ساتھ شرح زمان اور تعریف کون و مکان کی جانا کہ تحقیق مراد رسول اللہ صلعم کی اپنی اس حدیث سے
بارہ امام ہین اونکی اہلبیت اور اولاد سے اسواسطے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر خلفا بعد
رسول اللہ کے اونکی اصحاب سے بسبب کم ہونیکے بارہ سے اور نہین ممکن ہے حمل اوسی حدیث کا اوپر بادشاہان بنی امیہ
کے بسبب زیادہ ہونے اونکے بادشاہان امی کے بارہ سے اور بسبب انکے ظلم ظاہر کے مگر عمر ابن عبد العزیز اور بسبب
ہونے بنی امیہ کے غیر بنی ہاشم اسواسطے کہ تحقیق پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ کل بارہ خلیفہ بنی ہاشم سے ہونگے بیچ روایت
عبد الملک کے جو جابر سے منقول ہے اور پست کرنا اپنی آواز پیغمبر صلعم کا بیچ کہنے اوس قول کی ترجیح دیتا ہے اس روایت کو
اسواسطے کہ تحقیق بنی امیہ نہین اچھی جانتے تھے خلافت بنی ہاشم کو اور نہین ممکن ہے حمل کرنا اس حدیث کا اوپر بادشاہان
عباسیہ کے بسبب زیادتی عباسیونکی اوپر عدد مذکور کے اور بسبب کم رعایت کرنے عباسیونکی آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی اور حدیث کسا کی پس ضرور ہے کہ حمل کیجاوے یہ حدیث اوپر
بارہ اماموں کے اہلبیت اور اولاد پیغمبر صلعم سے کسلئے کہ وہی اہلبیت اور اولاد رسول عالم تر اپنے اہل زمانہ سے تھے
اور بزرگ تر اور پرہیزگار تر اور بڑے متقی اور بلند تر نسب مین اور بزرگ تر حسب مین لوگون سے تھے اور بزرگ تر لوگون
سے خدا کے نزدیک تھے اور علوم اونکی بذریعہ اپنے آبا کے ملے ہوئے تھے علوم سے اونکی جد رسول صلعم کے اور اونکے
علوم بوراثت اور لدنی تھے ایسا ہی پہچانا ہے اونہین اہلبیت اور اولاد رسول کو صاحبان علم اور تحقیق اور صاحب کشف
اور توفیق نے اور تائید کرتی ہے اس معنی کی یعنی تحقیق مراد پیغمبر کی کہ بارہ امام اونکے اہلبیت سے ہین اور گواہی دیتی ہے
اور غلبہ دیتی ہے اس معنی کو حدیث ثقلین اور بہت حدیثین جو اس کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور غیر اس کتاب مین اور لیکن
قول پیغمبر صلعم کا کہ کل بارہ خلیفہ پر اجماع کریگی امت جو ایک روایت مین جابر ابن سمرہ سے وارد ہے پس مراد پیغمبر صلعم
کی یہ ہے کہ تحقیق امت اجتماع کریگی اوپر اقرار امامت کل بارہ خلیفہ کے وقت ظاہر ہونے قایم مہدی کی راضی ہو
اللہ اون سب سے اس عبارت سے تو بخوبی بوجود عیان و آشکار ہے کہ اطلاق بارہ خلیفہ کا بسبب قلت عدد کے
حضرات ثلثہ پر نہین ہو سکتا ہے اور بنی امیہ پر بھی اطلاق خلفاء دوازدہ گانہ کا بسبب زیادہ ہونے اونکے عدد بارہ سے

اور بسبب اونکے ظلم فاحش کے اور نیز بسبب انکے بنی ہاشم کے کہ جو سیکے کہ پیغمبر نے فرمایا ہی کہ وہ بارہ خلیفہ
بنی ہاشم ہونگے نہیں ہوسکتا ہی اور بنی العباس ہرچند بنی ہاشم تھے مگر کثیر التعداد تھے یعنی باون شخص بنی العباس
سے بادشاہ ہوئے ہیں اور نیز رعایت آیہ مودۃ اور حدیث کساء کی کم کرتی تھی لہذا وہ بھی اس اطلاق سے خارج
ہیں پس سوا ان بارہ امام علیہم السلام کے جو اولاد رسول سے ہیں یعنی جنکو شیعہ بارہ خلیفہ رسول اللہ
صلعم کے قرار دیتے ہیں کوئی اور مراد نہیں ہوسکتا ہی میرے نزدیک ہرگاہ حدیث ناطق ہی کہ کل بارہ خلیفہ بنی ہاشم
سے ہونگے تو کوئی حاجت قائم کرنے کسی دلیل کی نہیں ہی بلکہ وہی حدیث کافی ہی جس سے حضرت شیخین و حضرت عثمان
سے تا مروان الحمار کہ آخر خلفاے بنی امیہ ہیں کلہم اس خلافت دوازدگانہ مبشرہ رسول اللہ صلعم سے خارج
ہوجاتے ہیں کسلیے کہ بنی امیہ ہاشمی نہیں باقی رہے بنی العباس تو اونکی نسبت علماے اہل سنت و جماعت سے کوئی
اسکے نہیں ہوئے ہیں کہ بنی العباس خلفاے دوازدہ گانہ مبشرہ رسول اللہ صلعم کے ہوئے ہیں اور وہ حدیث جسکی طرف
اشارہ کیا ہی صاحب کتاب نے پس کتاب ینابیع المودۃ کے باب سابع و سبعون کی بصفحہ (۴۴۵) یون منقول ہے

فِي الْمَوَدَّةِ الْعَاشِرَةِ مِنْ كِتَابِ مَوَدَّةِ الْقُرْبٰى لِلسَّيِّدِ عَلِيِّ الْهَمْدَانِي
قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ وَ اَفَاضَ عَلَيْنَا بَرَكَاتَهٗ وَ فُتُوحَهٗ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ اَخْفٰى صَوْتَهٗ فَقُلْتُ
لِاَبِيْ مَا الَّذِيْ اَخْفٰى صَوْتَهٗ قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ

ترجمہ یہ ہے مودۃ عاشرہ کتاب مودۃ القربیٰ کی جو تصنیف سید علی ہمدانی کی ہی پاک کرے اللہ اونکے راز کو اور
پہونچاوے اللہ اوپر ہمارے اونکی برکتون اور کشایشون کی منقول ہی عبد الملک ابن عمیر سے اور عبد الملک جابر سے
روایت کرتا ہی جابر ابن سمرہ کہتا ہی کہ مین اپنے باپ کے ساتھ نزدیک نبی صلعم کے تھا پس سنا مینے پیغمبر صلعم کو کہتے
تھے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہین پھر پست کی صلعم نے اپنی آواز پھر پوچھا مینے اپنے باپ سے کہ جو سنا پیغمبر صلعم نے
اپنی آواز کو پست کیا میرے باپ نے کہا کہ فرمایا پیغمبر صلعم نے وہ کل خلیفہ بنی ہاشم سے ہونگے اور وجہ اخفاء صوت
رسول اللہ صلعم کی مصنف ینابیع المودۃ نے لکھدی ہی کہ وہ یہ بیان کیگئی ہی چونکہ سید علی ہمدانی بڑے معتمد و اکابر علماے
اہلسنت و جماعت سے ہین اور کتاب مودۃ القربیٰ مستند تصانیف سے اونکی ہی تو اہل سنت و جماعت صحت حدیث
مذکورہ مین کچھ عذر نہیں کرسکتے ہین مزاد بران یہ ہی کہ تائید اس حدیث کی اور احادیث نبوی اور اقوال فحول
علماے اہل سنت سے بھی ہوتی ہی چنانچہ جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ کلکتہ
مین بصفحہ ۳۰۹ منقول ہی و یکی از انواع تر صیحانی است کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بہ ثبوت رسیدہ کہ روز

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دست بدست علی مرتضی سلام اللہ علیہ در بعضے بساتین مدینہ
میگذشتند ناگاہ از میان نخلہا آواز برآمد کہ ھذا محمدٌ سیّدُ الانبیاءِ وھذا علیٌّ سیّدُ الاولیاءِ
ابو الائمۃِ الطاہرین ترجمہ یہ محمد سردار نبیوں کے ہیں اور یہ علی سردار ولیوں کا باپ اماموں پاک کے ہیں
سبحان اللہ اشجار شہادت دیتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام باپ ائمہ طاہرین ہیں اور انسان اونکی اولاد
طاہرین کی امامت میں اختلاف کریں بہرحال علاوہ ثبوت اس امر کے کہ حضرت علی کی اولاد میں ائمہ ہونگے لفظ طاہرین
سے عصمت بھی اون ائمہ علیہم السلام کی ظاہر و باہر ہوگئی اور نیز کتاب شواہد النبوۃ میں بصفحہ (۱۵۹) یہ عبارت درج
کے مرقوم ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ وے امام اول است از ائمہ اثنا عشر و بصفحہ (۱۶۱)
لکھا ہے امیر المومنین حسن رضی اللہ تعالی عنہ وے امام دوئم است و بصفحہ (۱۷۳) لکھا ہے امیر المومنین حسین رضی اللہ
تعالی عنہ وے امام سیوم است و ابو الائمہ است و بصفحہ (۱۷۶) لکھا ہے علی ابن الحسین رضی اللہ تعالی عنہما وے امام
چہارم است و بصفحہ (۱۸۰) لکھا ہے محمد ابن علی ابن الحسین رضی اللہ تعالی عنہم وے امام پنجم است و بصفحہ (۱۸۶) لکھا ہے جعفر
بن محمد بن الحسین بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم وے ششم است و بصفحہ (۱۹۲) لکھا ہے موسی بن جعفر رضی اللہ
تعالی عنہما وے امام ہفتم است و بصفحہ (۱۹۶) لکھا ہے علی ابن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وے امام ہشتم است
و بصفحہ (۲۰۴) لکھا ہے محمد بن علی ابن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وے امام نہم است و بصفحہ (۲۰۷)
لکھا ہے علی ابن محمد ابن علی بن موسی ابن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم وے امام دہم است و بصفحہ (۲۱۰) لکھا ہے حسن
بن علی بن محمد بن علی الرضا رضی اللہ عنہم وے امام یازدہم است و بصفحہ (۲۱۲) لکھا ہے محمد ابن حسن بن علی ابن محمد
بن علی الرضا رضی اللہ عنہم وے امام دوازدہم است اور کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شاہ
عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ کلکتہ میں بصفحہ (۲۶۳) منقول ہے تکمیلٌ فی زیارۃِ اھلِ البیت
در فصل الخطاب از امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی سائر اہل بیت النبوۃ می آرد فرمودہ مَنْ زارَ
واحِداً مِنَ الائمۃِ کانَ کَمَنْ زارَ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم
ترجمہ جو شخص زیارت کرے اماموں سے ایک امام کی تو ہوگا زیارت کنندہ مثل اوس شخص کے جسنے زیارت کی رسول اللہ
صلعم کی بعد حدیث مذکورہ کے اسی صفحہ (۲۶۳) و نیز صفحہ (۲۶۴) میں کتاب مذکور کے لکھا ہے وَقِیلَ
لِموسَی الرِّضا رضیَ اللہُ عنہُ عَلِّمنی قولاً بلیغاً کامِلاً اِذا زُرتُ واحِداً مِنکُم
فقالَ اِذا صِرتَ اِلَی البابِ فَقِفْ وَاشهَدِ الشَّهادَتَینِ وَاَنتَ علیٰ غُسلٍ
وَاِذا دَخَلتَ وَرَاَیتَ القَبرَ فَقِفْ وَقُلِ اللہُ اکبَرُ ثَلٰثینَ مَرّۃً ثُمَّ امشِ
قَلیلاً وَعَلَیکَ السَّکینَۃُ وَالوَقارُ وَقارِبْ بَینَ خُطاکَ ثُمَّ قِفْ و

کبر اللہ ثلثین مرۃ ثم ادن من القبر وکبر اللہ اربعین مرۃ تمام مأۃ مرۃ
ثم قل السلام علیکم یا اھلبیت الرسالۃ ومختلف الملائکۃ ومھبط
الوحی وخزان العلم ومنتھی الحلم ومعدن الرحمۃ واصول الکرم
وقادۃ الامم وعناصر الابرار ودعائم الاخیار وابواب الایمان وامناء
الرحمن وسلالۃ خاتم النبیین وعترۃ صفوۃ المرسلین ورحمۃ اللہ و
برکاتہ السلام علی الائمۃ الھدی ومصابیح الدجی واعلام التقی وذوی
الحجی والنھی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی محال رحمۃ اللہ ومساکن
برکۃ اللہ ومعادن حکمۃ اللہ وحفظۃ سر اللہ وحملۃ کتاب اللہ وورثۃ
رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علی الدعاۃ الی حکم اللہ و
الادلاء علی مرضات اللہ والمظھرین لامر اللہ ونھیہ والمخلصین
فی توحید اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انی مستشفع بکم ومقدمکم امام
طلبتی وارادتی ومسئلتی وحاجتی فاشھد اللہ انی مؤمن بسرکم
وعلانیتکم وانی ابرأ الی اللہ تعالی من عدو محمد وآل محمد من الجن
والانس صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیما
کثیرا کثیرا ترجمہ کسی نے موسی رضا سے راضی ہو اللہ اونسے کہا کہ آپ مجھے تعلیم کیجیے قول
بلیغ کامل کہ جب مین تم مین سے کسیکی زیارت کرون تو اسی کو پڑھا کرون تب کہا امام رضا نے کہ جب تو پہونچے تو دروازے
پر تو ٹھہر جا اور شہادتین ادا کر درحالیکہ تو غسل کیے ہوا اور جب تو اندر داخل ہوا اور قبر کو دیکھے پھر ٹھہر جا
اور تیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ پھر تھوڑا سا چل وقار کے ساتھ نزدیک قدم اوٹھا ہوا پھر ٹھہر جا اور تیس مرتبہ
اللہ اکبر کہہ پھر نزدیک ہو قبر سے اور چالیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر پوری سو مرتبہ ہو اوسکے بعد کہہ سلام ہو تمپر اے اہلبیت
رسالت اور اے جگہ پھرنے کی آنے فرشتونکی اور جگہ اوترنے وحی کی اور خازن علم کی اور جگہ انتہا پانے حکمتونکی اور کان
رحمت کی اور جڑ کرم کی اور کھینچنے والے امتونکے اور عناصر نیکون کے اور ستون اخیار کے اور دروازے ایمان کے
اور امانت دار رحمن کے اور فرزند خاتم النبیین اور اولاد صفوۃ المرسلین کے اور رحمت اور برکتین خدا کے سلام ہو
اوپر اماموں ہدایت اور چراغوں تاریکی کے اور نشانون تقوی اور صاحبان عقل وزیرکی کے اور رحمت خدا
اور اوسکی برکتین سلام ہو اوپر جگہون خدا کی رحمت کے اور جگہون ٹھہرنے برکت خدا کی اور جگہون نکلنے خدا
کی حکمت کے اور حفاظت کرنیوالے خدا کے بھید کے اور اوٹھانیوالے خدا کی کتاب کے اور وارثان رسول اللہ کے

اور رحمت اور برکتین خدا کی اور سلام ہو اوپر بلانیوالی کتاب کے اور رہنما شان رسول اللہ کے اور رحمت اور برکتین خدا کی
اور سلام ہو اوپر بلانیوالی خدا کی حکم کے طرف اور راہبر اوپر مرضیات خدا کی اور ظاہر کرنیوالی خدا کی امر و نہی کے اور
خلوص کرنیوالے خدا کی توحید مین اور رحمت اور برکتین خدا کی تحقیق مین طلب شفاعت کرنیوالا تمھاری وزریعے
ہون اور آگے کرنیوالا ہون تمکو اپنی طلب اور ارادہ اور سوال اور حاجت کی گواہ کرتا ہون مین اللہ کو کہ تحقیق مین
ایمان لایا ہون ساتھ تمھاری پوشیدہ اور ساتھ تمھاری ظاہر کے اور تحقیق بیزاری کرتا ہون مین طرف اللہ کے
دشمن محمد اور آل محمد سے وہ دشمن آل محمد کے از قسم جن ہون یا انسان ہون اور رحمت کاملہ نازل کرے اللہ
اوپر محمد کے اور آل محمد کے کہ پاک و طاہر ہین اور سلام نازل کرے اللہ تعالی بہت بہت سلام حدیث منقولہ جذب
القلوب سے واضح ولایح ہے کہ درخت خرما واقع مدینہ طیبہ سے وقت مرور حضرت سید الانبیا مع علی مرتضے
صلوات اللہ علیہما کے قریب درخت مذکور سے آواز آئی کہ یہ علی باپ ہین اماموں پاک کے اور ملا جامی شواہد
النبوۃ مین حضرت علی کو امام اول ائمہ دوازدہ گانہ سے لکھکر تفصیل اسمار ایمہ مقبولہ ائمہ شیعہ کی بارہ امام کی عدد
قایم آل محمد علیہم الصلوۃ والسلام پر پوری کرتے ہین پس اگر امام کے معنی لغوی یعنی پیشوا قرار دیا جاوے تو
تخصیص بارہ کی اولاد رسول صلعم مین تمام تر لغو اور بیمعنی ہے کسواسطے کہ ان حضرات دوازدہ امام علیہم السلام
کی جنکی تفصیل اسمار شواہد النبوۃ مین ملا جامی نے لکھی ہے اولاد ذکور کثیر تھے اور صاحبان فضل و علم اولاد رسول اللہ
صلعم سے تھے پس کیا وجہ ہے کہ وہ اس امامت عامہ سے محروم کیے جاوین حالانکہ اہل سنت و جماعت لقب
امام سے مجتہدین اپنے مذہب کو بھی ملقب کرتے ہین مثل امام ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام حنبل و امام
غزالی و امام فخر الدین رازی و امام نووی وغیرہم کی پس اس تخصیص بارہ سے ثابت اور تحقیق ہے کہ امام ایمہ اثنا عشر
علیہم السلام بمعنی لغوی نہین ہے بلکہ بمعنی اصطلاحی ہے یعنی خلافت رسول اللہ صلعم کی ہے اور مصدق اس
دعوی کی حدیث جذب القلوب ہے جو درباب آداب زیارت آیمہ ہدی علیہم السلام کے لکھی لکھی گئی ہے اور مین
فقرات زیارت اور ثواب زیارت کو دیکھے کسواسطے کہ حدیث اول مین وارد ہے کہ جسنے ایک امام کی زیارت کی
تو اوسنے زیارت کی رسول اللہ صلعم کی اور فقرات زیارت مین نہین حضرات آئمہ کو جا ہے آمد و رفت ملائکہ
جای ورود وحی اور خازن علم اور معدن حکمت وغیرہ جیسا کہ ترجمہ زیارت سے واضح ہے منقول ہے پس جامع
ان صفات کمالیہ ظاہریہ و باطنیہ کے سوا ان دوازدہ امام علیہم السلام کی جنکی تفصیل اسمار ملا جامی نے
شواہد النبوۃ مین لکھی ہے دوسرا کوئی شخص اس دنیا مین نہین ہوا ہے اور انھین کو شیعہ بارہ خلیفہ رسول اللہ صلعم
کا موصوف بھین صفات جیسا زیارت منقولہ جذب القلوب مین وارد ہے کہتے ہین اور منجملہ فقرات زیارت
کے ایک یہ بھی فقرہ ہے کہ مین ایمان ساتھ تمھارے پوشیدہ اور ظاہر کی جس سے غیبت امام ثانی عشر

عجل اللہ ظہورہ کی بھی بپایۂ ثبوت کو پہونچگئی اور ایک فقرہ آخرمین عبارت مذکورہ کے یہ بھی ہو کہ تحقیق مین
بیزاری کرتا ہون دشمن محمد اور آل محمد سے وہ دشمن از قسم جن یا انسان ہو جس سے تبرا کرنیکا جواز نسبت دشمن
محمد اور آل محمد کی بخوبی عیان و آشکار ہو اور یہ بھی بعض کتب اہل سنت وجماعت سے ثابت ہوتا ہو کہ پیغمبر صلعم نے
ان حضرات ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کو خلفاء بعد اپنے ارشاد فرمایا ہی چنانچہ کتاب روضۃ الاحباب نے سیرۃ النبی
والآل والاصحاب جو مشہور کتاب ہو اور لکھنؤ مین بیچ مطبع نامی تیغ بہادر کے چھپی اوسمین سیرت آل کا باب
چھپا یا نہین گیا بلکہ نکالڈالا گیا ہی بندۂ ناچیز اس فکر مین تھا کہ وہ حصہ کتاب مذکور کا کہین سے ملجاوے
تو دیکھا جاوے کہ سیرت آل رسول اللہ صلعم مین کیا کیا امور لکھے ہین چنانچہ بعد تجسس بسیار اور تفحص بیشمار
باب مذکور قلمی بذریعہ ایک صاحب دیندار با عزو وقار کے کتبخانہ سید محمد عسکری صاحب چودھری پرگنہ اکبرپور
ضلع فیض آباد سے مجھکو بہم پہونچا شکر خدا کا بجالایا دیکھا کہ اوسکے اول ورق پر بعد بسم اللہ کے یہ عبارت لکھی ہی
صحیح الوصل است در اکثر کتب نسخہ روضۃ الاحباب تا حال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یافتہ از راہ تعصب
احوال حضرت شاہ ولایت را بدر کردہ بودند بنابران بتلاش وسعی بدست آمدہ کہ کتابت کنانیدہ شد
واللہ اعلم بالصواب۔ الغرض کتاب مذکور کے صفحہ (۹۲۷) و (۹۲۹) مین بیچ ذکر امام دوازدہم علیہ السلام
کے منقول ہی و از جابر ابن یزید الجعفی مرویست کہ گفت شنیدم از جابر ابن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ
کہ میگفت کہ چون ایزد تعالی نازل گردانید بر پیغمبر خود این آیہ را کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ گفتم یا رسول اللہ می شناسم خدا و رسول را این کیستند
اصحاب امر کہ خدا تعالی اطاعت ایشان را فرض ساختہ است بطاعت تو پس گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھُمْ خُلَفَائِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَوَّلُھُمْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَیْنُ
ثُمَّ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِیٍّ نِالْمَعْرُوْفُ فِی التَّوْرٰیۃِ بِالْبَاقِرِ وَسَتُدْرِکُہٗ
یَا جَابِرُ فَاِذَا لَقِیْتَہٗ فَاقْرَءْہُ مِنِّی السَّلَامَ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ
مُوْسٰی ابْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِیُّ ابْنُ مُوْسٰی ثُمَّ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِیٍّ ثُمَّ عَلِیُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ
الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ ثُمَّ حُجَّۃُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ وَبَقِیَّتُہٗ فِیْ عِبَادِہٖ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِیٍّ ذٰلِکَ الَّذِیْ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی یَدَیْہِ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَھَا وَذٰلِکَ الَّذِیْ یَغِیْبُ عَنْ شِیْعَتِہٖ وَاَوْلِیَاءِہٖ غَیْبَۃً لَا یَثْبُتُ
فِیْھَا عَلَی الْقَوْلِ بِاِمَامَتِہٖ اِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ جابر گوید گفتم یا رسول اللہ
آیا در غیبت امام شیعہ انتفاع یابند فَقَالَ اَیْ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالنُّبُوَّۃِ اِنَّھُمْ یَسْتَضِیْئُوْنَ

بِنُورِہٖ وَیَنْتَفِعُوْنَ بِوِلَایَتِہٖ فِیْ غَیْبَتِہٖ کَانْتِفَاعِ النَّاسِ بِالشَّمْسِ وَاِنْ عَلَاھَا
سَحَابٌ ای جابر این از اسرار مکنونہ الٰہی است پس نہان دار آنرا مگر از کسیکہ اہل آن باشد ترجمہ پس کہا پیغمبر
صلعم نے وہ اولو الامر خلفا میرے ہین بعد میرے پہلے خلیفہ اونمین سے علی ابن ابیطالب ہین پھر حسن ہین پھر
حسین ہین پھر علی ابن الحسین ہین پھر محمد ابن علی ہین جو توریت مین مشہور ساتھ باقر کے ہین قریب ہے
کہ تم اونکو پاؤ گے ای جابر پس جسوقت اونسے ملاقات کرنا تو میرا سلام اونسے کہنا پھر صادق جعفر بیٹے
محمد کے ہین پھر موسیٰ ابن جعفر ہین پھر علی بن موسیٰ ہین پھر محمد ابن علی ہین پھر علی ابن محمد ہین پھر حسن
بن علی ہین پھر حجت خدا کی اوسکی زمین پر اور بقیہ حجت اوسکی بندونمین محمد بن حسن ابن علی ہین یہ محمد وہ
ہین کہ فتح کریگا اللہ غالب و بزرگ ونکے ہاتھ پر مشارق اور مغارب زمین کو اور یہ محمد وہ ہین جو غائب ہونگے
اپنے شیعوں سے اور دوستون سے ایسی غیبت سے کہ نہ قایم رہیگا اونکی غیبت مین اوپر قرار امامت کے
اونکی مگر وہ شخص کہ جسکی قلب کی آزمایش کی ہے اللہ نے ساتھ ایمان کے جابر کہتے ہین کہ مینے پوچھا
یارسول اللہ غیبت مین امام کی شیعہ فائدہ پائینگے پس فرمایا پیغمبر صلعم نے ہان قسم ہے اوسکی جسنے مجھکو
مبعوث بنبوت کیا ہے بتحقیق شیعہ نور حاصل کرینگے نور سے امام غائب کے اور نفع حاصل کرینگے ساتھ
ولایت امام غائب کے جیسے لوگ آفتاب سے نفع پاتے ہین اگرچہ آفتاب پر بدلی آجاوے اس حدیث مین تو بتفصیل
اسمائے دوازدگانہ رسول اللہ صلعم کی جو بعد آنحضرت صلعم کے ہونگے وارد ہے اور یہی بارہ خلیفہ اولاد رسول صلعم
سے مراد اور مصداق اولو الامر کے ہین انہین کی اطاعت حسب مضمون حدیث صحیح بخاری کی جو ہمنے قبل اسکے
لکھی ہے عین اطاعت خدا و رسول اور انہین کی نافرمانی عین نافرمانی خدا و رسول کی ہے اور جا در ود وحی اور جا
آمد و رفت ملئکہ اور دیگر اوصاف مذکورہ زیارت منقولہ جذب القلوب کی بھی مصداق یہی حضرات ائمہ اثنا عشر
علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین دوسرا شخص مصداق ان اوصاف کا نہین ہے ہزارہا ہزار شکر پروردگار عالم کا ہے
کہ کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت سے ابطال خلافت حضرات ثلٰثہ اور اثبات خلافت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا جو
اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہین بخوبی ہوگیا اور اصل حقیقت خلافت حضرات ثلٰثہ کی خود حضرات
اہل سنت و جماعت کی کتب معتمدہ سے مثل ٹھیک دوپہر کے آفتاب کے روشن اور منجلی ہوگئی امید ہے کہ ارباب عقل
سلیم اور اصحاب ذہن مستقیم انصاف اور راستی کو ترک نہ فرماکر بخوبی سمجھ لینگے کہ حق کیا ہے اور نجات اخروی کسکی
اتباع اور پیروی سے وابستہ ہے اور چونکہ اختیار دین کا محض واسطے خوشنودی خدا اور رسول کی ہے تو تحقیق دین
مین تعصب اور نفسانیت کو دخل دینا یا اپنے قیاس اور اجتہاد سے ایک جانب کو حق قرار دینا تمام تر خلاف عقل
اور نقل ہے جیسا کہ حضرات اہل سنت و جماعت نے مشہور کردیا ہے اور عام طور پر ایک عام و خاص یہ کہتا ہے

کہ شیعہ صحابہ کو نہین مانتے ہین اونکو برا کہتے ہین اسواسطے مذہب شیعہ کا باطل ہی حالانکہ یہ تہمت محض ہی ہرگز شیعہ کل صحابہ کو برا نہین کہتے ہین چنانچہ مفصل اس بحث کو ہم ابواب متقدم مین لکھ چکے ہین یہان صرف بیان ایک آیہ قرآنی پر جو آخر سورۂ انا فتحنا مین واقع ہی کفایت کیجاتی ہی قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے اونہین صحابہ مین سے اونلوگونکو جو ایمان لائے ہین اور کام نیک کئے ہین بخشنے اور بڑے ثواب دینے کا پس جن صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے وعدۂ مغفرت اور عطا ثواب عظیم کیا ہی شیعہ ہرگز اونکی اکرام و احترام مین قصور نہین کرتے اونکی تعظیم و تکریم اور اونکی ولا کو جزو ایمان جانتے ہین البتہ وہ صحابہ جنہون نے بعد رسول اللہ کے اہلبیت کو ایذا دی حق دختر رسول کا ضبط کیا پارۂ جگر رسول کے گھر جلانیکو کہا اگرچہ تہدید کہا ہو اور تمسک حدیث ثقلین سے خلاف حکم رسول کے انحراف کیا اور صحابہ کرام مثل زرہ عمار و ابن مسعود وغیرہ کو نفی بلد اور زد و ضرب کیا ہو اور امیر المومنین علیہ السلام سے جنگ کی کہ اونسے جنگ عین رسول اللہ سے جنگ تھی اور حضرت علی پر سالہا دراز خود سب و لعن کی اور دوسرون سے کرائی ایسے صحابہ سے البتہ شیعہ بیزاری کرتے ہین ایسے لوگونکو اچھا نہین جانتے ہین یہ عمل شیعونکا تو موافق قرآن و حدیث کے ہے در حقیقت یہ الزام شیعون پر نہین ہے بلکہ خدا و رسول پر یہ الزام عاید ہوتا ہی کیونکہ قرآن و حدیث مین مذمت ایسے لوگونکی ارشاد فرمائی اور ان سب ظلم و جور جنکو اجمالاً اس مقام مین بیان کیا ہی بتفصیل تمام بحوالہ کتب معتمدۂ اہلسنت و جماعت کی ہمنے اس رسالہ مین اوسکی محل و موقع پر لکھا ہی اسلئے تکرار اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہی پس باوجود ثبوت واقعات مذکورہ کے بھی اگر کوئی ہٹ دھرمی اور بے انصافی کرکے حق کو چھپاوے اور راہ باطل پر چلے تو مصداق اس آیہ کریمہ کا ہی جو سورۂ زمر مین وارد ہی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ترجمہ جسکو گمراہی مین اللہ ڈالے رہنے دے پس نہین ہی اوسکے لئے کوئی راہ بتلانیوالا اور جسکو ہدایت دے اللہ پس نہین ہی واسطے اوسکے گمراہ کرنیوالا کیا نہین ہی اللہ غالب بدلا لینے والا وما علینا الا البلاغ۔

خاتمہ ناظرین رسالہ کو یہ شبہ واقع نہو کہ ثبوت خلافت بلا فصل حضرت امیر المومنین اور بعد اونکی گیارہ امام کی خلافت مین صرف اسیقدر آیات و احادیث نبوی ہین جو اس رسالہ مین لکھی گئی ہین حالانکہ یہ آیات و احادیث کتب معتمدہ اہل سنت و جماعت سے لکھی گئی ہین اور بھی نصوص پائی جاتی ہین مگر بخوف طول اسیقدر پر کفایت کیگئی برخلاف اسکے کتب معتمدہ شیعہ مین تو آیات و احادیث بیشمار اثبات خلافت ایمہ اثنا عشر علیہم السلام مین موجود ہین اور احادیث مع تفصیل تعداد اور اسمائے ایمہ دوازدہ گانہ علیہم السلام کے وارد ہین احصا کل روایات کا جو در بارہ خلافت ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کے وارد ہین کیا جاوے تو کتاب بہت ضخیم ہوجاوے لہذا بنا بر رفع اشتباہ کی منجملہ اونکی تیمنا و تبرکاً صرف بارہ حدیثین در بارہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کے لکھی جاتی ہین حدیث اول باب ششم عیون اخبار الرضا مین منقول ہی عن عثمان بن ابراھیم عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن علی عن ابیہ علی ابن الحسین

× عـ ۱۰۵۰

عن ابیہ الحسین ابن علی علیہم السلام قال سئل امیر المومنین صلوات الله علیہ عن معنی قول رسول الله انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی من العترۃ فقال انا والحسن والحسین والائمۃ التسعۃ من ولد الحسین تاسعہم مہدیہم وقائمہم لا یفارقون کتاب الله ولا یفارقہم حتی یردوا علی رسول الله صلی الله علیہ واٰلہ حوضہ ترجمہ عتاب ابن ابراہیم صادق جعفر سے اور وہ اپنے باپ محمد سے اور وہ اپنے باپ علی ابن الحسین سے اور وہ اپنے باپ حسین ابن علی علیہم السلام سے روایت کرتے فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین صلوات الله علیہ سے پوچھا گیا معنی قول رسول الله صلعم کہ بتحقیق مین چھوڑنے والا ہون تملوگونمین دو چیز بھاری کتاب خدا اور اپنی عترت کو عترت کون ہین حضرت علی نے کہا مین ہون اور حسن اور حسین اور نو امام اولاد حسین سے ہین نوان اونمین کا مہدی اور قایم اونکا ہے نہ جدائی کرینگی وہ کتاب خدا سے اور نہ جدائی کریگی کتاب خدا اونسے یہانتک کہ پہونچین رسول صلعم کے پاس حوض پر **حدیث دوم** اوسی کتاب مین منقول ہے عن المفضل بن عمر عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابائہ عن امیر المومنین علیہم السلام قال قال رسول الله لما اسری بی الی السماء اوحی الی ربی جل جلالہ فقال یا محمد انی اطلعت الی الارض اطلاعۃ فاخترتک منہا فجعلتک نبیا وشققت لک من اسمی اسما فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منہا علیا وجعلتہ وصیک وخلیفتک وزوج ابنتک وابا ذریتک وشققت لہ اسما من اسمائی فانا العلی الاعلی وھو علی وجعلت فاطمۃ والحسن والحسین من نورکما ثم عرضت ولایتہم علی الملئکۃ فمن قبلہا کان عندی من المقربین یا محمد لو ان عبدا عبدنی حتی ینقطع ویصیر کالشن البالی ثم اتانی جاحدا لولایتہم ما اسکنتہ جنتی ولا اظللتہ تحت عرشی یا محمد اتحب ان تراھم قلت نعم یا ربی فقال عز وجل ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انا بانوار علی وفاطمۃ والحسن والحسین وعلی ابن الحسین ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی ابن موسی ومحمد ابن علی وعلی ابن محمد والحسن بن علی والحجۃ ابن الحسن القائم فی وسطہم کانہ کوکب دری قلت یا رب من ھؤلاء قال ھؤلاء الائمۃ وھذا القائم الذی یحل حلالی ویحرم حرامی وبہ

أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي وَهُوَ رَاحَةٌ لِأَوْلِيَائِي وَهُوَ الَّذِي يَشْفِي قُلُوبَ شِيعَتِكَ
مِنَ الظَّالِمِينَ وَالْجَاحِدِينَ وَالْكَافِرِينَ انتهى بقدر الحاجة ترجمہ مفضل ابن عمر حضرت جعفر
بن صادق سے اور حضرت صادق اپنے باپ سے اور اونکے باپ بواسطہ اپنے آباے طاہرین کے امیر المومنین علیہم السلام سے
روایت کرتے ہین کہ کہا امیر المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب مجھکو رات کو لیگئے طرف آسمان کے تو بھیجی وحی
نازل کی میرے پروردگار جل جلالہ نے پس کہا کہ اے محمد مینے نظر کی طرف زمین کے ایک نظر تو تمکو مینے پسند کیا زمین سے
پس تمکو مینے نبی قرار دیا اور تمھارا نام مینے اپنے نام سے نکالا پس مین محمود ہون اور تم محمد ہو بعد ازان مینے نظر ثانی
کی پس پسند کیا مینے زمین سے علی کو اور قرار دیا مینے علی کو وصی اور خلیفہ تمھارا اور شوہر تمھاری بیٹی کا اور باپ تمھاری
اولاد کا اور نکالا مینے اوسکے لئے ایک نام اپنے نامونسے پس مین علی الاعلی ہون اور وہ علی ہے اور پیدا کیا مینے فاطمہ
اور حسن اور حسین کو تم دونونکے نور سے پھر پیش کیا مینے اونکی ولایت کو اوپر ملئکہ کے جسنے اونکی ولایت قبول
کی وہ فرشتہ میرے مقربین سے ہوا اے محمد اگر کوئی بندہ میری عبادت میری کرے یہانتک کہ مرجاوے اور مثل مشک کہنہ کے خشک
ہو جاوے پھر میرے سامنے آوے درحالیکہ منکر ہو اونکی ولایت کا نہ ٹھہراونگا مین اوسکو اپنی جنت مین اور نہ زیر سایہ عرش
اپنے اوسکو رکھونگا اے محمد تم چاہتے ہو کہ اونکو دیکھو مینے عرض کی کہ اے پروردگار میرے ہان مین چاہتا ہون تب حکم ہوا
خدائے عز وجل کا کہ اپنے سر کو اوٹھاؤ پس مینے اپنے سر کو اوٹھایا پھر یک ناگاہ دیکھا مینے نورین علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین اور علی ابن الحسین اور محمد ابن علی اور جعفر ابن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی اور محمد ابن علی اور علی
ابن محمد اور حسین ابن علی اور حجۃ ابن حسن قائم آل محمد کو بیچ مین اونکے اسطرح ہے گویا وہ ستارہ روشن ہے مینے کہا اے پروردگار
میرے یہ کون لوگ ہین فرمایا اللہ تعالی نے یہ لوگ امام ہین اور یہ قایم ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کریگا اور
اسکے ذریعہ سے بدلا لونگا مین اپنے دشمنون سے اور وہ راحت ہے میرے دوستونکے لئے اور وہی ایسا ہے کہ شفا دیگا
تمھاری شیعہ کی دلونکو ظلم کرنیوالون اور انکار کرنیوالون اور کافرون سے تمام ہوئی حدیث بقدر ضرورت کے۔

حدیث سیوم اسی باب اور کتاب مین منقول ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَعَلِيُّ ابْنُ أَبِيطَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَاِنَّ أَوْصِيَائِي بَعْدِي اِثْنَا
عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ ابْنُ أَبِيطَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ ترجمہ عبد اللہ
ابن عباس کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مین سردار نبیونکا ہون اور علی ابن ابیطالب سردار وصیونکے ہین اور تحقیق
کہ اوصیاء بعد میرے بارہ ہین اول اوصیاء علی ابن ابیطالب سردار وصیونکے ہین اور آخر اوصیاء قائم ہین حدیث چہارم
اوسی باب و کتاب مین ہے عَنْ ثَابِتِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَيِّدِ
الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيطَالِبٍ

عَلَیہِمُ السَّلَامُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْاَیِمَّۃُ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُہُمْ اَنْتَ یَا عَلِیُّ وَ آخِرُہُمُ الْقَایِمُ الَّذِیْ یَفْتَحُ اللّٰہُ تَعَالٰی ذِکْرُہٗ عَلٰی یَدَیْہِ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَہَا ترجمہ ثابت ابن دینار سردار عابدین علی ابن الحسین سے اور وہ سید الشہدا حسین ابن علی اور وہ سردار اوصیا امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہم السلام سے روایت کرتے ہین کہا علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ امام بعد میرے بارہ ہین اول ون اماموں کے تم ہو یا علی اور آخر اون اماموں کے قایم ہین ایسے قایم کہ کھولے گا اللہ تعالے اوپر ہاتھوں اوسی قایم کے مشارق اور مغارب زمین کو **حدیث پنجم** کتاب اصول کافی مین بیچ باب وَمَا جَاءَ فِی الْاِثْنَا عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَیْہِمْ کے بصفحہ (۳۴۵) منقول ہے عَنْ سُلَیْمِ ابْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرِنِ الطَّیَّارِ یَقُوْلُ کُنَّا عِنْدَ مُعٰوِیَۃَ اَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ ابْنُ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاُسَامَۃُ ابْنُ زَیْدٍ فَجَرٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَ مُعٰوِیَۃَ کَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعٰوِیَۃَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ یَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ثُمَّ اَخِیْ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَاِذَا اسْتُشْہِدَ عَلِیٌّ فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ ثُمَّ ابْنِی الْحُسَیْنُ مِنْ بَعْدِہٖ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَاِذَا اسْتُشْہِدَ فَابْنُہٗ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَسَتُدْرِکُہٗ یَا عَلِیُّ ثُمَّ ابْنُہٗ مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِیٍّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَسَتُدْرِکُہٗ یَا حُسَیْنُ فَتُکْمِلُہٗ اِثْنَیْ عَشَرَ اِمَامًا تِسْعَۃٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ جَعْفَرٍ وَاسْتَشْہَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ ابْنَ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَشَہِدُوْا لِیْ عِنْدَ مُعٰوِیَۃَ قَالَ سُلَیْمٌ وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِکَ مِنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ وَذَکَرُوْا اَنَّہُمْ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ ترجمہ سلیم ابن قیس کہتے ہین کہ سنا مینے عبد اللہ ابن جعفر طیار سے کہتے تھے کہ مین اور حسن اور حسین اور عبد اللہ ابن عباس اور عمر ابن سلمہ اور اسامہ ابن زید معٰویہ کے پاس تھے پس مجھسے اور معٰویہ سے باتین ہونے لگین مینے معٰویہ سے کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے مین اولی بالتصرف ہون ساتھ مومنوں کے اونکی جانون سے ہون پھر بھائی میرا علی ابن ابیطالب اولی بالتصرف ساتھ مومنوں کے اونکی جانون سے ہے پس جسوقت شہید کئے جاوین علی تو حسن ابن علی اولی بالتصرف ساتھ مومنوں کے جانون سے ہین پھر فرزند میرا حسین بعد حسن کے اولی بالتصرف ساتھ مومنوں کے اونکی جانون سے ہے پس جسوقت شہید کیا جاوے حسین تو بیٹا اونکا علی ابن الحسین اولی بالتصرف ساتھ مومنوں کے اونکی جانون سے ہے پس قریب ہے کہ ملاقات کروگے تم علی ابن الحسین سے اے علی پھر بیٹا اونکا محمد ابن علی اولی بالتصرف ساتھ مومنوں کے اونکی جانون سے ہے اور قریب ہے کہ تم اے حسین ملاقات کروگے محمد ابن علی سے پس بیان کیا عبد اللہ ابن جعفر نے معٰویہ سے بارہ امام کو نو اولاد امام حسین سے

ہین کہا عبداللہ ابن جعفر نے اور گواہی طلب کی مینے حسن و حسین و عبداللہ ابن عباس اور عمر ابن ام سلمہ اور اسامہ ابن زید سے
پس سبھون نے میری گواہی دی نزدیک معویہ کے کہا سلیم نے کہ تحقیق سنا مینے اس حدیث کو سلمان اور ابوذر اور مقداد سے
اور بیان کیا ان لوگون نی کہ تحقیق ہمنے سنا ہی اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے **حدیث ششم** اوسی باب کتاب مین
بصفحہ (۳۴۹) منقول ہی عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
مِنْ وُلْدِی اِثْنَی عَشَرَ نَقِیْبًا نُجَبَاءُ مُحَدَّثُوْنَ مُفَہَّمُوْنَ اٰخِرُہُمُ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ یَمْلَاُھَا
عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا ترجمہ کہا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نی میری اولاد سے بارہ نقیب
نجیب محدثون اور مفہمون ہونگے آخر اون بارہ کا قائم ساتھ حق کے ہوگا بھر دیگا زمین کو انصاف سے جیسے ظلم سے بھر گئی ہوگی
محدثون اور مفہمون کے یہ معنی ہین کہ امام آواز ملایک سنتے ہین اور صورت اونکی نہین دیکھتے اور بات ملایک کی سمجھتے ہین **حدیث**
ہفتم بیچ مجلد ہفتم کتاب بحار الانوار کے باب فضائل اہلبیت والنص علیہم مین بصفحہ (۲۳۹) منقول ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَمَّا عُرِجَ بِی اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ وَمِنْہَا اِلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی
وَمِنَ السِّدْرَۃِ اِلٰی حُجُبِ النُّوْرِ نَادَانِی رَبِّی جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ عَبْدِی وَاَنَا رَبُّکَ فَلِی
فَاخْضَعْ وَاِیَّایَ فَاعْبُدْ وَعَلَیَّ فَتَوَکَّلْ وَبِی فَثِقْ فَاِنِّی قَدْ رَضِیْتُ بِکَ عَبْدًا وَحَبِیْبًا وَرَسُوْلًا
وَنَبِیًّا وَبِاَخِیْکَ عَلِیٍّ خَلِیْفَۃً وَبَابًا فَہُوَ حُجَّتِی عَلٰی عِبَادِی وَاِمَامٌ لِخَلْقِی بِہٖ یُعْرَفُ
اَوْلِیَائِی مِنْ اَعْدَائِی وَبِہٖ یُمَیَّزُ حِزْبُ الشَّیْطَانِ مِنْ حِزْبِی وَبِہٖ یُقَامُ دِیْنِی وَتُحْفَظُ
حُدُوْدِی وَتُنْفَذُ اَحْکَامِی وَبِکَ وَبِہٖ وَبِالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِہٖ اَرْحَمُ عِبَادِی وَاِمَائِی
وَبِالْقَائِمِ مِنْکُمْ اُعَمِّرُ اَرْضِی بِتَسْبِیْحِی وَتَقْدِیْسِی وَتَہْلِیْلِی وَتَکْبِیْرِی وَتَمْجِیْدِی وَبِہٖ
اُطَہِّرُ الْاَرْضَ مِنْ اَعْدَائِی وَاُوْرِثُہَا اَوْلِیَائِی وَبِہٖ اَجْعَلُ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِی السُّفْلٰی
وَکَلِمَتِی الْعُلْیَا وَبِہٖ اُحْیِی عِبَادِی وَبِلَادِی وَبِعِلْمِی وَلَہٗ اُظْہِرُ الْکُنُوْزَ وَالذَّخَائِرَ بِمَشِیَّتِی
وَاِیَّاہُ اُظْہِرُ عَلَی الْاَسْرَارِ وَالضَّمَائِرِ بِاِرَادَتِی وَاُمِدُّہٗ بِمَلَائِکَتِی لِتُؤَیِّدَہٗ عَلٰی اِنْفَاذِ اَمْرِی
وَاِعْلَانِ دِیْنِی ذٰلِکَ وَلِیِّی حَقًّا وَمَہْدِیُّ عِبَادِی صِدْقًا ترجمہ کہا ابن عباس نے
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب مجھکو طرف ساتوین آسمان کے اور آسمان ہفتم سے سدرۃ المنتہی تک اور سدرۃ المنتہی سے
پردہ ہای نور تک لیگئے تو ندا کی مجھکو میرے پروردگار جل جلالہ نے کہ ای محمد تو بندا میرا ہی اور مین پروردگار تیرا ہون پس میرے
لئے فروتنی کر اور خاص میری عبادت کر اور مجھپر توکل کر اور مجھپر بھروسا کر بسبب اسکے کہ مین بتحقیق راضی ہوا تیرے بندے
اور حبیب اور رسول اور نبی ہونے سے اور تیرے بھائی علی کے خلیفہ اور دروازہ ہونے سے پس علی میری حجت ہی میرے بندون پر
اور امام ہی واسطے میری مخلوق کے اوسکے سبب سے پہچانے جاینگے میرے دوست میرے دشمنون سے وبسبب اوسکے تمیز کیا جاویگا

گروہ شیطان کا میری گروہ ہووے سبب اوسکے قایم کیا جاویگا دین میرا اور حفاظت کیجاویگی میری حدود کی اور جاری کیے جاوینگے میرے احکام اور
بسبب تمہارے ہے اور علی کا اور اماموں کے جو علی کی اولاد سے ہونگے رحم کرونگا میں اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر اور ساتھ قایم کی تمہارے آباد کرونگا
میں اپنی زمین کو ساتھ تسبیح اور تقدیس اپنی اور تہلیل اور تکبیر اور تمجید اپنی کے اور بسبب اوسی قایم کے پاک کرونگا میں زمین کو اپنے دشمنوں سے اور وارث
کرونگا میں زمین کا اپنے دوستوں کو اور بسبب اوسکے گردانونگا میں کلمہ کو اون لوگونکے جنہوں نے انکار کیا ہے میرا پست اور اپنے کلمہ کو بلند اور
بسبب اوسکے زندہ کرونگا میں اپنے بندوں کو اور اپنے شہروں کو اور ساتھ علم اپنے کے اور واسطے اوسکے ظاہر کرونگا میں خزانوں اور
ذخیروں کو اپنی خواہش سے اور خاص اوسیکے لئے ظاہر کرونگا میں اپنی بھیدوں اور پوشیدگیوں کو ساتھ اپنے ارادہ کے اور مدد
کرونگا میں اوسکی اپنے فرشتوں سے تاکہ مدد کرین وہ فرشتے اوسکی اوپر جاری کرنے میرے حکم کے اور ظاہر کرنے میرے دین کے یہ میرا دوست
ہے از روے حق کے اور مہدی ہے میرے بندونکا از روے راستی کے **حدیث ہشتم** اوسی کتاب با بیان بصفحہ (۳۹) و (۴۰)
منقول ہے عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اٰبَائِهٖ عَنْ عَلِیٍّ
عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ وَوَارِثِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ فِیْ اَهْلِیْ
وَاُمَّتِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ مُحِبُّكَ مُحِبِّیْ وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِیْ یَا عَلِیُّ اَنَا وَاَنْتَ اَبَوَا
هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَا عَلِیُّ اَنَا وَاَنْتَ وَالْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَةٌ فِی الدُّنْیَا وَمُلُوْكٌ فِی الْاٰخِرَةِ
مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللّٰهَ وَمَنْ اَنْكَرَنَا فَقَدْ اَنْكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ سلیمان ابن مہران صادق جعفر
ابن موسیٰ سے اور وہ اپنے باپ سے اور باپ انکے اپنے بزرگان سے اور وہ علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہین کہا علی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم
نے یا علی تم بھائی میرے ہو اور وارث میرے اور خلیفہ میرے ہو میرے خاندان اور میری امت مین میری زندگی مین اور بعد میرے میرے دوست
تمہارا دوست میرا ہے اور دشمن تمہارا دشمن میرا ہے یا علی مین اور تم دونوں شخص باپ اس امت کے ہین یا علی مین اور تم اور ایمہ تمہاری
اولاد کے سردار ہین بیچ دنیا کے اور بادشاہ ہین بیچ آخرت کے جسنے پہچانا ہم سب کو اوسنے خدا کو پہچانا اور جسنے انکار کیا ہم لوگون کا
اوسنے انکار کیا خدا تعالیٰ غالب اور بزرگ کا **حدیث نہم** مجلد نہم بحار الانوار مین بیچ باب نصوص الرسول علی الائمہ علیہم السلام
کے بصفحہ (۱۲۸) منقول ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ
السَّلَامُ اَنْتَ الْاِمَامُ وَالْخَلِیْفَةُ بَعْدِیْ وَابْنَاكَ هٰذَانِ اِمَامَانِ وَسَیِّدَا شَبَابِ الْجَنَّةِ وَتِسْعَةٌ مِنْ
صُلْبِ الْحُسَیْنِ اَئِمَّةٌ مَعْصُوْمُوْنَ وَمِنْهُمْ قَائِمُنَا اَهْلَ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ لَیْسَ فِی الْقِیٰمَةِ
رَاكِبٌ غَیْرُنَا وَنَحْنُ اَرْبَعَةٌ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا عَلٰی دَابَّةِ اللّٰهِ الْبُرَاقِ وَاَخِیْ صَالِحٌ عَلٰی نَاقَةِ اللّٰهِ الَّتِیْ عُقِرَتْ وَعَمِّیْ حَمْزَةُ
عَلٰی نَاقَتِیَ الْعَضْبَاءِ وَاَخِیْ عَلِیٌّ عَلٰی نَاقَةٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ وَبِیَدِهٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ یُنَادِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ الْاٰدَمِیُّوْنَ اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ

اَوْ حَامِلُ عَرْشٍ فَیُجِیْبُهُمْ مَلَكٌ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ یَا مَعْشَرَ الْآدَمِیِّیْنَ لَیْسَ هٰذَا مَلَكٌ
مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَلَا حَامِلُ عَرْشٍ هٰذَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَالْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ
عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ **ترجمہ** زید ابن ارقم کہتے ہین کہ سُنا مینے رسول اللہ صلعم کو علی سے کہتے تھے کہ تم امام اور خلیفہ بعد میرے
ہو اور یہ دونون بیٹے تمھارے امام اور دو سردار اہل جنت کے ہین اور نو شخص صلب حسین سے امام ہین معصوم ہین اور انھین نو مین سے
قایم ہمارے اہل بیت کا ہے پھیر فرمایا پیغمبر صلعم نے کہ یا علی بروز قیامت کوئی شخص بجز ہم چار آدمی کے سوار نہوگا پس ایک
مرد انصار نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ باپ اور مان میری آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ وہ کون چار شخص ہین فرمایا پیغمبر صلعم
نے کہ مین چوپایۂ خدا براق پر اور بھائی میرے صالح اوس ناقہ پر جو پی کیا گیا ہے اور چچا میرے حمزہ میرے ناقہ غضبا پر اور بھائی میرے
علی اوپر ایک ناقہ کے ناقہ ہاے جنت سے سوار ہونگے اور ہاتھہ مین علی کے لواء الحمد ہوگا پکارتے ہونگے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس سب آدمی کہینگے کہ نہین ہے یہ شخص مگر فرشتہ مقرب یا نبی مرسل یا اوٹھانیوالا عرش کا پس ایک فرشتہ
درمیان عرش سے اونلوگونکو جواب دیگا کہ اے گروہ آدمیونکے نہین ہے یہ شخص فرشتہ مقرب اور نبی مرسل اور نہ اوٹھانیوالا عرش کا
یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم علی ابن ابیطالب ہے **حدیث دہم** اوسی کتاب باب بین بصفحہ (۱۷۸) منقول ہے عَنْ اَبِیْ
اَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ رَاَیْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی سَاقِ
الْعَرْشِ بِالنُّوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَنَصَرْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَرَاَیْتُ عَلِیًّا
عَلِیًّا عَلِیًّا وَمُحَمَّدًا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰی وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ اِثْنَا عَشَرَ اِسْمًا مَکْتُوْبًا بِالنُّوْرِ فَقُلْتُ
یَا رَبِّ اَسَامِیْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ قَرَنْتَهُمْ بِیْ فَنُوْدِیْتُ یَا مُحَمَّدُ هُمُ الْاَئِمَّةُ بَعْدَكَ وَالْاَخْیَارُ
مِنْ ذُرِّیَّتِكَ **ترجمہ** ابو امامہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب مجھکو آسمان پر لیگئے تو دیکھا مینے ساق عرش پر نور سے لکھا ہوا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَیَّدْتُهٗ بِعَلِیٍّ وَنَصَرْتُهٗ بِعَلِیٍّ یعنی نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے محمد رسول اللہ کے
ہین تائید کی مینے محمد کی ساتھہ علی کے اور مدد کی مینے محمد کی ساتھہ علی کے اور دیکھا مینے علی علی علی اور محمد محمد اور جعفر اور موسی اور حسن
اور حجۃ بارہ نام نور سے لکھے ہوے پس عرض کی مینے اے پروردگار میرے نام کن لوگونکے ہین جنکو تو نے میرے نام کے نزدیک کیا ہے پس ندا ہوئی مجھکو
کہ اے محمد وہ سب امام ہین بعد تمھارے اور بہترین اولاد تمھاری ہین **حدیث یازدہم** اوسی کتاب باب بصفحہ (۱۷۹) منقول ہے
عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَقُوْلُ اَنَا سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ وَعَلِیٌّ
سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ وَسِبْطَایَ خَیْرُ الْاَسْبَاطِ وَمِنَّا الْاَئِمَّةُ الْمَعْصُوْمُوْنَ مِنْ صُلْبِ الْحُسَیْنِ وَمِنَّا
مَهْدِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَامَ اِلَیْهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَمِ الْاَئِمَّةُ بَعْدَكَ قَالَ عَدَدُ الْاَسْبَاطِ
وَحَوَارِیِّ عِیْسٰی وَنُقَبَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری کہتے ہین کہ سُنا مینے رسول اللہ صلعم کو کہ کہتے تھے مین سردار نبیونکا ہون
اور علی سردار وصیونکے ہین اور نواسے میرے بہترین اسباط ہین اور ہماری اولاد سے ائمہ معصومین صلب حسین سے ہین اور ہماری اولاد سے ہین

اور ہماری ولادت مہدی اس امت کا ہی پس ایک اعرابی نے آنحضرت کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ کتنے امام بعد آپ کے ہونگے آنحضرت نے فرمایا بشمار اسباط و بشمار حواری عیسی و بشمار نقیبون بنی اسرائیل کے **حدیث دوازدہم** اوسی کتاب باب مین بصفحہ (۸۳) منقول ہے

عن الحسین ابن علی عن ابیہ علی علیہما السلام قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی بیت ام سلمۃ وقد نزلت علیہ ھذہ الآیۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا فقال رسول اللہ یا علی ھذہ الآیۃ نزلت فیک و فی سبطی و الائمۃ من ولدک قلت یا رسول اللہ وکم الائمۃ بعدک قال انت یا علی ثم ابناک الحسن و الحسین و بعد الحسین علی ابنہ و بعد علی محمد ابنہ و بعد محمد جعفر ابنہ و بعد جعفر موسی ابنہ و بعد موسی علی ابنہ و بعد علی محمد ابنہ و بعد محمد علی ابنہ و بعد علی الحسن ابنہ و بعد الحسن ابنہ الحجۃ من ولد الحسین ھکذا وجدت اسامیھم مکتوبۃ علی ساق العرش فسألت اللہ عزوجل عن ذلک فقال یا محمد ھم الائمۃ بعدک مطھرون معصومون و اعدائھم ملعونون **ترجمہ** حسین ابن علی کہتے ہین کہ میرے بابا علی نے کہا کہ مین رسول اللہ صلعم کے پاس گھر مین ام سلمہ کے گیا در حالیکہ تحقیق رسول اللہ صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا کہ جز این نیست ارادہ کرتا ہے اللہ کہ بیجائے تم اہلبیت سے نجاست کو اور پاک کرے تمکو پاکیزگی لایق پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے یا علی یہ آیہ نازل ہوا ہے تمھارے اور دونون میرے نواسون اور امامون کے حق مین جو تمھاری اولاد سے ہین مینے کہا کہ یا رسول اللہ اور کتنے امام آپکے بعد ہونگے فرمایا پیغمبر صلعم نے تم ہو اے علی پھر دونون بیٹے تمھارے حسن اور حسین ہین اور بعد حسین کے علی بیٹے اونکے اور بعد علی کے محمد بیٹے اونکے اور بعد محمد کے جعفر بیٹے اونکے اور بعد جعفر کے موسی بیٹے اونکے اور بعد موسی کے علی بیٹے اونکے اور بعد علی کے محمد بیٹے اونکے اور بعد محمد کے علی بیٹے اونکے اور بعد علی کے حسن بیٹے اونکے اور بعد حسن کے بیٹے اونکے حجۃ اولاد حسین سے ہین اسیطرح پایا مینے نام ان امامونکے لکھے ہو ساق عرش پر پس پوچھا مینے خدا عزوجل سے ان امامونکو پس فرمایا خداوند عالم نے اے محمد وہ سب امام ہین بعد تمھارے پاک کیے گئے معصوم ہین اور دشمنین اون امامونکے لعنت کیے گئے ہین

اب ناظرین رسالہ غور فرماوین کہ حضرات اہلسنت و جماعت باوجود اقرار اتباع ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کی وہ احادیث جو باسناد اونحضرات کے مروی ہین نہین مانتے ہین ورنہ اپنی کتب مین نقل کرتے ہین اور غیرونکی روایت کو جنمین اکثر دشمنان خاندان نبوت ہین بالراس والعین تسلیم کرکے اوسپر عمل کرتے ہین ان ھذا لشیء عجاب **شکر خدا کا** کہ یہ رسالہ بروفق مدعا ختم ہوا امید ناظرین باتمکین سے یہ ہے کہ بنظر انصاف نہ بنظر تعصب و اعتساف و نیز بغیر لحاظ مذہب آبائی و بلا تقلید علمای اپنی مذہب کے اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین اگر حق جوئی مقصود ہے اور مجادلہ اور مکابرہ مرکوز خاطر نہین ہے تو انشاء اللہ تعالی توفیق الہی شامل ہو کر بالضرور موصل الی المطلوب ہوگی اور دین حق محمدی صلوات اللہ علی صاحبہ و آلہ مثل آفتاب کے تابان و نمایان ہوجاویگا اللھم اھدنا و ایاھم الی سوء الطریق و سبیل النجات و انقذنا و ایاھم من شفا جرف الھلکات و اجعل لی ھذہ العجالۃ من باقیات الصالحات و انت تعلم السرائر و الخفیات انی الفتھا خالصا مخلصا لمرضاتک یا مجیب الدعوات و صل و سلم علی رسولنا و شفیعنا محمد ن العلۃ التامۃ لخلق البریات و عترتہ و خلفائہ الاثنی عشر بعد الرسول افضل المخلوقات و اصحابہ الذین تمسکوا باذیال اھلبیتہ من بعدہ و وفاتہ الی الممات و آخر دعوانا ان الحمد للہ خالق الارضین و السموات و تمت الرسالۃ فی ثانی عشر صفر یوم الخمیس سنۃ ست و ثلثۃ مائۃ بعد الالف من ھجرۃ سید الکائنات علیہ و علی آلہ افضل التسلیمات و التحیات ہ

اطلاع عام

جملہ حقوق اس کتاب سیطاب کے بنام مولف محفوظ ہین کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھائینگے۔ جسکو کتاب ہذا مطلوب ہو اس پتہ سے طلب کرے۔

الہ آباد دائرہ شاہ اجمل۔ مولوی سید محمد آغا صاحب

قیمت ۱۲

ایکجائی خریدار کے ساتھ بکفایت معاملہ ہوگا

رسالہ اصلاح۔ علمی میگزین جس سے بڑھکر کوئی رسالہ مفید قوم آجتک شائع نہ ہوا تین ۳ برس سے دو جز کا ماہانہ شائع ہوتا ہے۔ سالانہ قیمت دو روپیہ ہے فی پرچہ ۴ر کامل جلد و نیز خریدار کو از ابتدائے شعبان ۱۳۱۵ھ لغایت رجب ۱۳۱۸ھ ۱۲ر پرچہ مل سکتا ہے درخواستین اس نشان سے آئین

علی حیدر دفتر اصلاح پٹنہ

اعلان

یہ کتابین جو فن مناظرہ کی روح روان ہین قیمت ذیل پر مجھسے طلب فرمایئے اور کہین یہ کتابین نہ ملین گی۔

سید محمد عسکری بازار بندی ضلع سارن

ذوالفقار حیدر جلد اول	جلد ثالث	تشفی اہل سنۃ و خوارج	کنز مکتوم
عمر	عہر	عیمر	عمر

دفع الوثوق	تبصرۃ السائل	رسالہ الوضو شیعون سے	اور اہل سنۃ والجماعۃ سے
۱۰ر	۸ر	عمر	۸ر